تحفۃ العوام

مصدقہ مقبول جدید

ناشر

افتخار بک ڈپو [illegible] اسلام پورہ لاہور

تحفۃ العوام

مصدقہ مقبول جدید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقبول

تحفۃ العوام

جدید

افتخار بک ڈپو۔ اسلام پورہ



اعلم العلماء والمجتہدین رئیس الملۃ والدین زعیم الحوزۃ العلمیۃ آیۃ اللہ العظمیٰ
آقائے حاج سید علی حسینی سیستانی دام ظلہ الوارف



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰهِ
وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَخَلِیْفَتُهٗ بِلَا فَصْلٍ

تحفۃ العوام مقبول
مع اضافہ جدید

مؤلفہ ومرتبہ

عالیجناب تقدس مآب مولانا السید منظور حسین نقوی پیشنماز مسجد نئی پور مظفر گڑھ

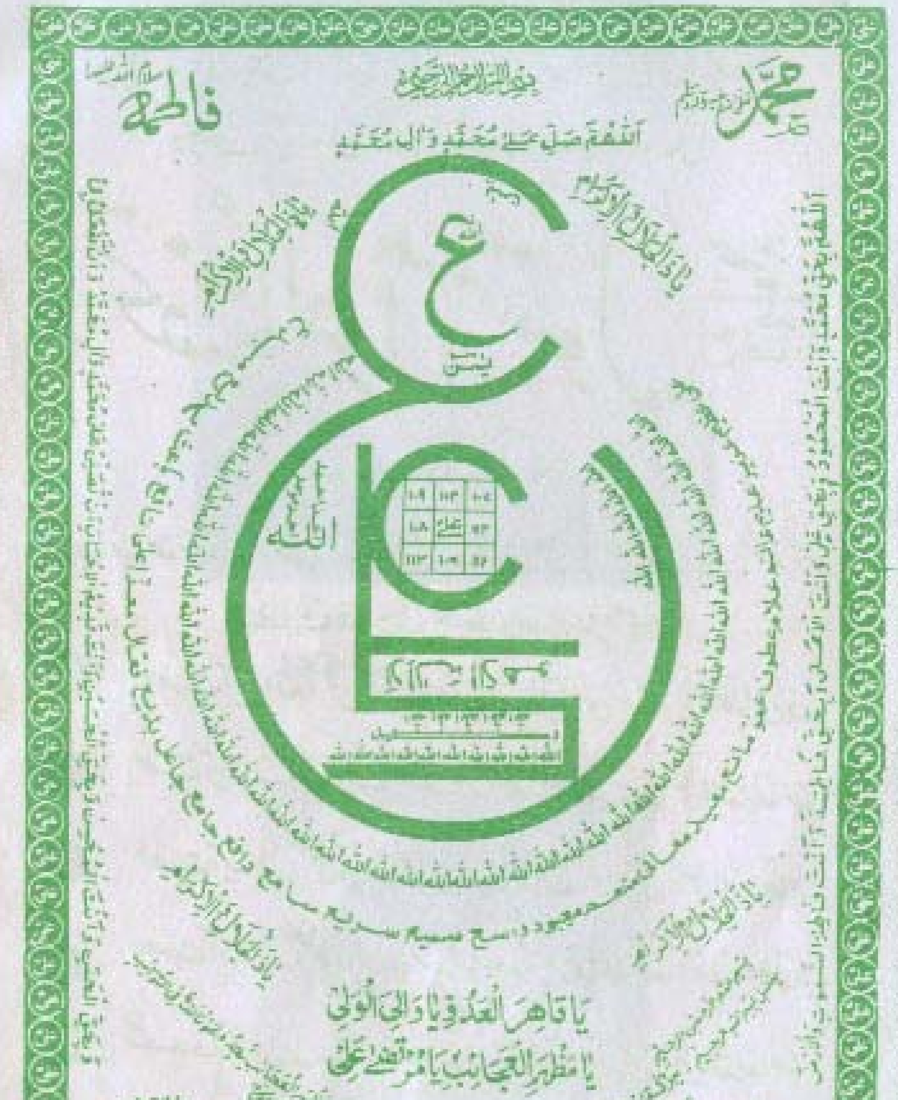
مطابق فتاویٰ مجتہدین اعلام

- حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے حاج سید علی حسینی سیستانی دام ظلہ الوارف
- حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے السید روح اللہ الموسوی الخمینی اعلی اللہ مقامہ
- حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے الحاج السید ابوالقاسم الخوئی اعلی اللہ مقامہ۔
- حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج سید محمد سعید الحکیم مدظلہ نجف اشرف عراق
- مصدقہ:۔ عالیجناب سید العلماء علامہ سید علی نقی النقوی مجتہد اعلی اللہ مقامہ۔
- مصدقہ:۔ عالیجناب مولانا سید محمد جعفر شہید سابق پیشنماز مسجد صاحب الزمانؑ لاہور

ناشر

افتخار بک ڈپو رجسٹرڈ، اسلام پورہ، لاہور

عظیم نورانی نقش



سید علی اس عظیم نورانی نقش کو حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ مشکل میں ہر روز دیکھیں یعنی اس کی زیارت کریں اور بوقت زیارت آیۃ الکرسی کی تلاوت کریں۔ آپ دنیا میں کسی کے محتاج نہ رہیں گے۔ لوگوں میں عزت کا مقام حاصل ہوگا۔ رزق میں اضافہ ہوگا۔ نااہلوں سے مخفی رکھیں۔

ضمیمہ حواشی
تحفۃ العوام مقبول جدید

مطابق فتاویٰ

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج سید علی حسینی سیستانی نجف اشرف عراق

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج سید محمد سعید الحکیم نجف اشرف عراق

مرتبہ:

عالیجناب مولانا سید زوار حسین ہمدانی (تلہ گنگ) فاضل عراق

ناشر:

افتخار بک ڈپو (رجسٹرڈ) اسلام پورہ لاہور

تعارف

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج سید علی حسینی سیستانی نجف اشرف

آپ ۱۳۴۹ھ ۱۹۳۰ء مشہد مقدس میں پیدا ہوئے آپ کا خاندان علم و ورع اور پرہیز گاری میں مشہور و معروف ہے مقدمات و سطوح (ابتدائی و قانونی) کی تعلیم اپنے آبائی شہر میں حاصل کی۔ اور ایک عرصہ تک جناب عالم ربانی آقائے مرزا مہدی اصفہانیؒ سے کسب فیض کیا۔

۱۳۶۸ھ میں قم تشریف لے گئے اور وہاں آیۃ اللہ العظمیٰ سید حسین بروجردیؒ سے فقہ و اصول فقہ کی تعلیم حاصل کی اور ان کی کتاب رجال حدیث سے بھرپور استفادہ کیا نیز انہی دنوں آپ نے آیۃ اللہ آقائے حجتؒ اور نامور فقیہ آقائے کوہ کمریؒ کے درس فقہ میں شرکت فرمائی۔

۱۳۷۱ء میں وارد نجف اشرف ہوئے اور آیۃ اللہ العظمیٰ سید محسن حکیمؒ آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے شیخ حسین حلیؒ اور آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے سید ابوالقاسم خوئیؒ کے زیر سایہ علوم الٰہیہ کے جوہر سمیٹے ۱۳۸۰ھ میں آقائے خوئیؒ نے سند اجتہاد مرحمت فرمائی جب کہ اس وقت آپ کی عمر ۳۱ سال تھی فقہ میں آپ کی تحقیق عمیق، رجال حدیث کے گہرے مطالعہ اور مختلف دینی امور سے واقفیت کی مثال آپ کے ہمعصروں میں بہت کم ملتی ہے آپ نے آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد باقر صدر شہیدؒ کی علمی نشستوں سے بھی بھرپور استفادہ فرمایا۔ آیۃ اللہ آقا بزرگ تہرانیؒ نے علم رجال اور راویان حدیث کے موضوع پر علمی کمال اور تفوق کی سند عطا فرمائی۔

آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی سیستانی صرف ایک فقیہ ہی نہیں ہیں بلکہ وہ ایک بالغ نظر عالم ہیں جو زمانہ حال کے مختلف علوم سے بھی پوری طرح واقفیت رکھتے ہیں۔ جن میں سیاسی اور معاشی نظریات بھی شامل ہیں ان کے خیالات انتظامی اور سماجی امور میں موجودہ دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہیں۔

آیۃ اللہ سید نصر اللہ مستنبطؒ کی وفات کے بعد آیۃ اللہ العظمیٰ سید ابوالقاسم خوئیؒ نے آپ کو حوزہ علمیہ نجف اشرف کے ایگزیکٹو آفس کے انتظام و انصرام کے لئے منتخب فرمایا چنانچہ آپ نے اس مسئولیت کو بدرجہ احسن انجام دیا آقائے خوئیؒ کی زندگی میں ہی آپ ان کی جگہ مسجد خضراء میں نماز جماعت پڑھاتے تھے۔

گزشتہ ۳۴ سالوں سے آپ حوزہ علمیہ نجف اشرف میں مختلف علوم کی تدریس و تحقیق میں مصروف ہیں درج خارج کے ساتھ تالیفات کا سلسلہ بھی جاری ہے آپ کی تالیفات مندرجہ ذیل ہیں جن میں سے بعض شائع بھی ہو چکی ہیں۔

تالیفات: (۱) شرح عروۃ الوثقیٰ (۲) البحوث الاصولیۃ (۳) کتاب القضا (۴) کتاب البیع و الخیارات (۵) رسالہ فی لباس المشکوک فیہ (۶) رسالہ فی قاعدۃ الید (۷) رسالہ فی صلاۃ المسافر (۸) رسالہ فی قاعدہ التجاوز و الفراغ (۹) رسالہ فی القبلہ (۱۰) رسالہ فی التقیہ (۱۱) رسالہ فی قاعدہ الالزام (۱۲) رسالہ فی الاجتہاد و التقلید (۱۳) رسالہ فی قاعدۃ لا ضرر ولا ضرار (۱۴) رسالہ فی الربا (۱۵) رسالۃ فی حجیتہ مراسیل ابن ابی عمیر (۱۶) رسالہ فی مسالک القدماء فی حجیتہ الاخبار (۱۷) رسالہ عملیۃ المسائل المنتخبہ

تعارف

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج سید محمد سعید حکیم مدظلہ نجف اشرف

آپ ۸ ذیق ۱۳۵۴ھ سرزمین نجف اشرف میں پیدا ہوئے آپ آیۃ اللہ سید محمد علی حکیم مدظلہ کے فرزند ارجمند اور آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج سید محسن حکیم اعلی اللہ مقامہ کے نواسے ہیں۔ خاندان حکیم ایک مشہور و معروف مجاہد علمی گھرانہ ہے جس کے افراد دین و دیانت، علم و ورع اور ذکاوت و ذہانت میں اپنی مثال آپ ہیں ناسماعد حالات میں ملت اسلامیہ کے لئے آپ کے خاندان کی قربانیاں قابل ستائش ہیں اس خاندان کے درجنوں افراد جن میں مرحوم آقائے حکیمؒ کے جید علماء فرزند بھی شامل ہیں درجہ شہادت پر فائز اور تقریباً" ستر اسی افراد ان ناساعد حالات کے باعث قید قبرہ میں عدم پتہ ہیں۔

آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد سعید حکیم مدظلہ نے ابتدائی اور قانونی (مقدمات و سطوح) کی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی جنہوں نے بڑی جانفشانی اور انتہائی کاوشوں کے ساتھ ایک ایک لفظ کی کماحقہ وقیق تعلیم دی رسائل و مکاسب اور کفایہ تک تعلیم اپنے والد محترم اور آیۃ اللہ العظمیٰ الشیخ محمد طاہر آل الشیخ راضی اور آیۃ اللہ سید محمد حسین طباطبائی حکیم (صاحب کتاب الفقہ المقارن) سے حاصل کی آپ کی فہم و فراست اور علمی صلاحیتوں کے پیش نظر آیۃ اللہ الشیخ محمد طاہر آل الشیخ راضی ابتداء ہی سے فرماتے تھے کہ یہ شخص مستقبل کا مرجع عام ہے لہٰذا مذکورہ بالا اساتذہ آپ کی علمی تربیت میں زیادہ سے زیادہ دلچسپی لیتے۔

آپ حصول علم کے ساتھ ساتھ ایک ماہر مدرس کی حیثیت سے بھی کسی سے کم نہ تھے چنانچہ رسائل و مکاسب اور کفایۃ کو کئی بار پڑھا۔ اور ۱۳۸۸ھ سے درس خارج بھی شروع کر دیا ۱۳۹۹ھ کے بعد آپ پر مصائب و آلام نے شدت اختیار کر لی جس سے آپ کو ایک مدت تک شرار کے باعث قید حجرہ میں رہنا پڑا لیکن جونہی آپ کو قدرے آزادی میسر آئی پھر سے درس خارج اور تالیفات کا سلسلہ جلیلہ شروع کر دیا آپ حضرت آیۃ اللہ **العظمی** آقائے سید محسن حکیمؒ کی کتاب منہاج الصالحین کی بنیاد قرار دے کر درس خارج دیتے ہیں۔

آیۃ اللہ **العظمی** آقائے حکیمؒ کی اجتہادی کتاب مستمسک العروۃ الوثقی آپ کے اشراف میں مراحل تکمیل کو پہنچی اور اس طرح آپ نے اس مفصل اجتہادی کتاب فقہ پر پوری طرح عبور حاصل کیا اور کئی مقامات پر خود مصنف مرحوم آقائے حکیمؒ کے ساتھ بحث و مباحثہ کیا چنانچہ آپ کی علمی صلاحیت کے اعتراف کے طور پر آپؒ نے فرمایا (**انی انتظر للسید محمد سعید ان یکون مرجعا**) میں مستقبل میں دیکھتا ہوں کہ سید محمد سعید مرجع خلائق ہو گا) آپ نے حضرت آیۃ اللہ **العظمی** سید ابوالقاسم خوئیؒ خاص طور پر آیۃ اللہ **العظمی** شیخ حسین حلیؒ سے بھی کسب فیض کیا۔

آپ کی تالیفات: آپ ابتداء ہی سے اپنے جملہ دروس قلمبند کرنے کے عادی تھے۔ چنانچہ اپنی اس تحقیقی و تصنیفی تمایل کے پیش نظر آپ نے بڑی بڑی علمی و تحقیقی کتب کی تالیف کا سلسلہ جلیلہ بھی جاری رکھا ہوا ہے اب تک تالیف شدہ کتب کی فہرست مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ المحکم فی اصول الفقہ: یہ فن اصول فقہ میں ایک کامل دورہ چھ جلدوں پر مشتمل ہے دو جلد میں مباحث الفاظ و ملازمات عقلیہ ہیں، دو جلدیں مباحث قطع و امارات اور براءۃ و احتیاط میں اور دو جلدیں استصحب و تعارض اور اجتہاد و تقلید میں ہیں۔

۲۔ مصباح المنہاج: آیۃ اللہ **العظمی** سید محسن حکیم رح کے منہاج الصالحین پر استدلالی کتاب ہے چونکہ آپ منہاج الصالحین کی بنیاد پر درس خارج دیتے ہیں لہذا اب تک دس مجلدات مکمل ہوئی ہیں ایک جلد اجتہاد و تقلید میں، سات جلدیں طہارت و صلوۃ میں ایک جلد صوم اور ایک جلد خمس میں ہے۔

۳۔ دورۃ فی تہذیب علم الاصول: اس دوران چونکہ حالات انتہائی ناسازگار تھے لہذا آپ نے علم اصول کی صرف اہم ابحاث پر اقتصار کرتے ہوئے اب تک دو جلدیں مکمل کی ہیں جو بحث دوران الامرین بین **الاقل و الاکثر الارتباطین** تک مشتمل ہیں امید ہے کہ فراغت پا کر اس کو مکمل کریں گے۔

۴۔ کتاب فی اصول العملیۃ: یہ کتاب اپنے ناسازگار حالات میں تحریر کی جب کہ آپ کے دسترس میں کوئی مدرک و مصدر بھی نہ تھا صرف اپنے حافظہ میں یاداشتوں پر اعتماد کرتے ہوئے تالیف کی لیکن افسوس کہ یہ کتاب انہی ناسازگار حالات کے نتیجہ میں ظالم ہاتھوں سے تلف کر دی گئی۔

۵۔ حاشیہ موسعہ بر رسائل الشیخ انصاری: تین جلدوں پر مشتمل ہے۔

۶۔ حاشیہ موسعہ بر کفایۃ الاصول جلد اول: درس خارج کی تدریس کے دوران تین جلدوں میں تالیف فرمایا۔

۷۔ حاشیہ بر کفایۃ الاصول جلد دوم: یہ دو جلدوں پر مشتمل ہے۔

۸۔ حاشیہ موسعہ بر مکاسب: ناسازگار حالات کے باعث صرف دو جلدوں پر مشتمل مکاسب محرمہ سے مباحث عقد فضولی تک تالیف کر پائے اس کے علاوہ اپنے والد محترم سے درس حاصل کرتے وقت بھی ایک اور حاشیہ تحریر فرما چکے ہیں جو چار جلدوں پر مشتمل ہے۔

۹۔ تقریرات آیۃ اللہ **العظمی** الشیخ حسین الحلیؒ جو اصول فقہ میں ہیں اور **استصحب** اور اس کے لواحق، باب التعارض اول اصول سے اجزا تک ہے۔

۱۰۔ تقریرات آیۃ اللہ **العظمی** الشیخ حسین الحلیؒ جو فقہ میں دو جلدوں پر مشتمل ہے۔

۱۱۔ تقریرات آیۃ اللہ **العظمی** سید ابوالقاسم خوئیؒ یہ کتاب صرف ایک جلد واجب تخییری سے بدایۃ البراۃ تک ہے۔

۱۲۔ رسالہ تجرتہ بحث الخارج

۱۳۔ رسالہ مستقلہ فی خارج المعاملات

۱۴۔ رسالہ عملیۃ منہاج الصالحین: دو جلدوں پر مشتمل مومنین کی کثیر تعداد کی خواہش کے پیش نظر تالیف فرمایا

۱۵۔ کتاب سیرۃ المعصومین و حیاتہم: یہ کتاب بھی آپ نے ناسازگار حالات اور قید تنہائی میں بغیر کسی کتاب مصدر کے اپنی ذہنی یاداشتوں پر اعتماد کی بناء پر تالیف فرمائی۔

احقر سید زوار حسین ہمدانی (فاضل عراق)

ضمیمہ تحفۃ العوام

اس تحفہ کی افادیت کو بڑھانے کے لئے ہم نے اس کو حواشی کے ذریعہ مندرجہ ذیل علمائے کرام کے فتویٰ کے مطابق کر دیا ہے۔ تاکہ ان حضرات میں سے ہر ایک کا مقلد اپنی تقلید کے مطابق عمل کر سکے۔ جن علماء کے حواشی درج کئے گئے ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

۱۔(ع): حضرت آیۃ اللہ **العظمیٰ** الحاج سید علی حسینی سیستانی نجف اشرف عراق

۲۔(س): حضرت آیۃ اللہ **العظمیٰ** الحاج سید محمد سعید الحکیم نجف اشرف عراق

ملتمس دعا: سید زوار حسین ہمدانی (فاضل عراق)

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۴۱	۶	احتیاط واجب	یہ احتیاط مستحب ہے (ع) یہ احتیاط لازم نہیں (س)
۴۱	۹	اگرچہ حرام ہے	حرام گوشت حیوان کہ جو خون جہندہ نہیں رکھتا کے پیشاب سے اجتناب لازم ہے (ع)(س)
۴۱	۱۳	یہ سب حرام ہو جائیں گے	اور ان کی نسل کا حکم بھی خود انہی کی طرح ہے' حیوانات کے علاوہ پرندے بھی اس حکم میں شامل ہیں (س)
۴۲	۱۳	صرف زردی نجس ہوگی	بناء بر احتیاط مستحب (ع) نجس نہیں اگرچہ اس کا کھانا حرام ہے (س)
۴۳	۱۰	سب چیزیں پاک سمجھی جائیں گی	بشرطیکہ وہ ان کو شرعی طریقہ سے ذبح شدہ اشیاء کی طرح پیش کرے (س)
۴۳	۳	بلکہ ہر نشہ کرنے والی چیز جو اصل میں بہنے والی ہو	بناء بر مستحب (ع)
۴۳	۶	بناء بر احوط نجس بھی ہے	نجس نہیں پاک ہے (ع)(س)
〃	۳	طاہر ہو جائے گا	
۴۳	۸	حرام و نجس ہے	نہ حرام ہے نہ نجس (ع)(س)
۴۳	۱۵	بناء بر احوط و حتوی	یہ احتیاط واجب نہیں (ع) مجنب حرام کا پسینہ نجس نہیں لیکن اس حالت میں نماز پڑھنا جائز نہیں (س)
۴۳	۱۸	بناء بر اقویٰ اجتناب کیا جائے	اجتناب (پرہیز) لازم نہیں (ع) نماز کے علاوہ اجتناب لازم نہیں (س)
۴۵	۱	بناء بر احتیاط واجب	بلکہ اقویٰ یہی ہے (ع)
۴۶	۱۲	بواسیر کا خون	بواسیر کا خون معاف نہیں خواہ ظاہری ہو یا باطنی (س)
۴۶	۱۵	خواہ بدن پر ہو یا لباس میں	صرف لباس میں معاف ہے (س)
۴۶	۱۶	یا استحاضہ	خون استحاضہ سے اجتناب بناء بر احتیاط کے مستحب ہے (س)
۴۷	۳	یا وہ دونوں (غلط)	اور وہ دونوں (صحیح)
۵۱	۵	۸/۷ ۴۲ بالشت مکعب	بلکہ ۳۶ بالشت مکعب بھی کافی ہے (ع) ۷ ۲۷ بالشت مکعب کافی ہے (س)
۵۱	۳	چھری کی نوک	چھری کی نوک کا پاک ہونا محل اشکال ہے (س)
۵۱	۱۹	نصب کی ہوئی اشیاء	نصب شدہ مثلاً دروازہ کیل وغیرہ آفتاب سے پاک نہیں ہوتے (ع)
۵۱	۱۹	اور منقول اشیاء	منقول اشیاء مثلاً بوریا' چٹائی وغیرہ کو آفتاب پاک نہیں کرتا (س)
۵۴	۲	دوسری جانب دھوپ نہ جا سکے	ظاہراً" دوسری جانب بھی پاک ہو جائے گی اگر عرفاً کہا جائے کہ وہ بھی آفتاب کی تمازت ہی سے خشک ہوتی ہے (ع)
۵۴	۱	استبراء کی مدت	استبراء کی مدت اونٹ کے لئے چالیس دن' گائے بھینس کے لئے بیس دن اور افضل تیس دن بلکہ احوط چالیس دن ہے بھیڑ بکری کے لئے دس دن اور افضل چودہ دن

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
			ہے۔ بطخ کے لئے پانچ دن اور افضل سات دن ہے مرغ کے لئے تین دن ہے ان کے علاوہ دیگر حیوانات کے لئے بناء بر احتیاط واجب اس وقت تک استبراء ضروری ہے کہ جب ان کو نجاست خوار نہ کہا جائے بشرطیکہ یہ مدت اس حیوان کے جسم کے مطابق بیان کردہ ایام سے کم نہ ہو۔ اور خنزیر کا دودھ پینے والے کے لئے ضروری ہے کہ اس کو کسی جگہ پابند کر کے سات دن چارہ یا بکری وغیرہ کے دودھ سے غذا مہیا کی جائے (س)
۵۴	۱۲	بشرطیکہ	یہ شرط بناء بر احتیاط مستحب ہے (ع)
۵۵	۱۲	اس کے بعد دو مرتبہ	جس برتن میں کتے کا لعاب دہن گر جائے اس کو مٹی سے مانجھنے کے بعد بناء بر احتیاط کے تین مرتبہ دھونا لازم ہے (ع)
۵۵	۲۰	بناء بر احوط (دھونی)	یہ احتیاط مستحب ہے (ع) (س)
۵۵	۲۱	پہلے مٹی سے مانجھ لیں	لازم نہیں البتہ سات مرتبہ دھونا لازم ہے خواہ پانی قلیل ہو یا کر و جاری (ع) مٹی سے مانجھنا ضروری نہیں لیکن آب قلیل سے سات مرتبہ دھونا لازم ہے جب کہ کر یا جاری پانی میں ایک مرتبہ دھونا کافی ہے (س)
۵۶	۳	خمیر اور نجس روٹی پاک	ان چیزوں کا پاک ہونا مشکل ہے (ع) (س)
۵۶	۱۹	آب قلیل	آب قلیل کر یا جاری پانی میں پیشاب سے نجس شدہ کو دو مرتبہ دھونا لازم ہے (ع)
۵۷	۱۱	احوط (استحبابی)	یہ احتیاط واجب ہے (ع)
۵۷	۱۷	جاری میں دو دفعہ	بلکہ ایک دفعہ کافی ہے (س) اگر پیشاب سے نجس ہو بصورت دیگر صرف ایک دفعہ کافی ہے (س)
۵۸	۶	خرمہ کا شیرہ	خرمہ کا شیرہ جوش کھانے سے نہ نجس ہوتا ہے نہ حرام (ع) (س)
۵۸	۱۳	مخالطت حرام ہے	مخالطت حرام نہیں ہے (ع)
۵۸	۱۶	حرام نہیں ہے	حرام ہے (س)
۵۸	۱۹	جائز ہے	حرام ہے (س)
۵۹	۳	حرام ہے	حرام نہیں ہے (ع) وہ جو عام طور پر کھانے پینے کے لئے استعمال ہوتے ہوں (س)
۵۹	۵	حرام ہے	حرام نہیں ہے (ع) صرف ایسے برتن کہ جن کا استعمال صرف کھانے پینے میں منحصر ہو لیکن اگر ان برتنوں کی خرید و فروخت برتن ہونے کے پیش نظر نہ ہو بلکہ اصل ماہیت کے اعتبار سے ہو تو جائز ہے (س)
۶۰	۱	اس سے محل پاخانہ صاف ہو جائے	بناء بر احتیاط مستحب (ع) بناء بر احتیاط واجب (س)
۶۰	۶	حرام ہے	حرام نہیں اگرچہ بناء بر احتیاط کے ایسا نہ کرنا مستحب ہے (ع) (س)
۶۲	۱	قرآن کندہ ہو	بشرطیکہ اس تک نجاست پہنچنے کا امکان یا ہتک حرمت نہ ہو ورنہ حرام ہے (ع) (س)
۶۷	۱۷	واجب ہے	واجب نہیں ہے (ع)
۶۹	۱۰	ہتھیلی سے مسح	بناء بر احتیاط مستحب (ع) (س)
۶۹	۱۹	دوسری مرتبہ مستحب	استحباب ثابت نہیں اگرچہ مبطل بھی نہیں ہے (س)
۷۰	۶	احکام جبیرہ	اگر شکستہ یا زخمی عضو پر جبیرہ وغیرہ نہ ہو بلکہ وہ جگہ کھلی ہو اور اس جگہ کا دھونا یا مسح کرنا متعذر ہو تو اس صورت میں صحیح اطراف کا دھونا یا مسح کرنا کافی ہے کھلی شکستہ یا زخمی جگہ کا دھونا یا مسح کرنا لازم نہیں ہے (س)

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
			مذکورہ صورت میں اگر ممکن ہو تو بہتر یہ ہے کہ تر ہاتھ سے زخمی جگہ پر مسح کرے اور اس کے بعد پاک کپڑا اس جگہ پر رکھ کر دوبارہ تر ہاتھ سے مسح کرے لیکن شکستگی کی صورت میں صرف تیمم واجب ہے (خ)
۷۱	۹	وقت اتنا تنگ ہو	اگر وقت تنگ ہو تو پانی سے وضو کر کے نماز کا کچھ حصہ (اگرچہ ایک رکعت ہی ہو) بھی وقت میں نہ پڑھ سکتا ہو تو اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ تیمم کر کے نماز پڑھے اور اس کے بعد نماز کی قضا بھی لازم ہے لیکن اگر وضو کے ساتھ وقت میں ایک رکعت بھی پڑھ سکنے کا احتمال ہو تو واجب ہے کہ کوشش کرے ایسا ہی کرے (س)
۷۳	۱	سوائے معاون کے	بناء بر احتیاط مستحب (خ) معاون میں در نجف شامل نہیں یہ سنگریزوں میں سے ایک شفاف سنگریزہ ہے (س)
۷۳	۱	چونا گچ پختہ ہونے سے قبل	چونا گچ سیمنٹ وغیرہ پر خواہ پختہ ہوں یا پختہ ہونے سے قبل دونوں صورتوں میں ان پر تیمم جائز ہے (خ) (س)
۷۳	۱۵	اگر غسل کے بدلے تیمم ہو	تیمم خواہ غسل کے بدلہ ہو یا وضو کے عوض ایک ضربی کافی ہے
۷۳	۱	اگر وضو کے عوض تیمم ہو	اگرچہ بناء بر احتیاط کے دو ضربی مستحب ہے (خ) (س)
۷۵	۳	اگرچہ منی خارج نہ ہو	مذکر کی دبر میں جماع کی صورت میں اگر باوضو نہ ہو تو غسل کے ساتھ وضو بھی کرنا بناء بر احتیاط کے واجب ہے (س) دبر میں جماع خواہ مذکر کے ساتھ ہو یا مونث اگر باوضو نہ ہو تو غسل کے ساتھ وضو بھی بناء بر احتیاط کے واجب ہے (خ)

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۷۵	۱۳	احوط (وجوبی)	یہ احتیاط واجب نہیں (خ) (س)
۷۶	۳	احوط (وجوبی)	یہ احتیاط مستحب ہے (خ)
۷۶	۷	ان چار سورتوں	بلکہ ان چار آیات کہ جن میں سجدہ واجب ہے (خ) (س)
۷۷	۳	جس کی ترتیب یہ ہے	مذکورہ ترتیب کے علاوہ اس قدر بھی کافی ہے کہ پہلے سر کو دھو لے اور بعد بقیہ بدن' دائیں بائیں جانب ترتیب ضروری نہیں (خ) (س)
۷۷	۱۲	ٹھنڈے پانی سے	لازم نہیں (خ) (س)
۷۸	۱۸	علی الاحوط واجب	تمام اغسال واجب اور مستحب میں وضو کرنا واجب نہیں (خ) (س)
۷۸	۲۰	سب کے قصد سے	سب یا کسی ایک کا قصد کرلے تو تیز سب کے لئے کافی ہے (خ) (س)
۷۹	۴	تو یہ غسل تو صحیح ہوگا	معلوم نہیں لہٰذا اس صورت میں اس غسل کو نئے سرے سے کرے اور وضو نیز کرنا ہوگا (س)
۷۹	۸	علاوہ دوسری عورتوں کو	غیر قریشی عورتوں کو پچاس اور ساٹھ سال کے درمیانی عرصہ میں (اگر خون صفات حیض رکھتا ہو) تو احکام حیض اور احکام استحاضہ دونوں پر عمل کر کے احتیاط کرنا چاہیے (خ)
۸۳	۱۸	کفایت نہیں کرتا	کفایت کرتا ہے اور وضو واجب نہیں (خ) (س)
۸۳	۲	وضو کرنا لازم ہے	وضو کرنا لازم نہیں صرف غسل واجب یا مستحب کافی ہے (خ) (س)
۸۵	۱۹	وضو کرے	بناء بر احتیاط کے مستحاضہ متوسطہ کو غسل کے بعد وضو کرنا چاہیے (خ) جو نماز غسل کے بعد بلا فاصلہ پڑھے اس کے لئے وضو لازم نہیں اسی طرح اگر متوسط

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
			ظہرین یا مغربین سے پہلے غسل کرے اور دونوں نمازوں کو بلا فاصلہ پڑھے تو نیز دونوں نمازوں کے لئے وضو لازم نہیں (س)
۸۶	۲	اور وضو کرنا ضروری ہے	مستحاضہ کثیرہ کے لئے غسل ہی کافی ہے وضو کی ضرورت نہیں اگرچہ بناء بر احتیاط کے مستحب ہے (خ) جو نماز یا نمازیں غسل کے بعد فوراً بلا فاصلہ پڑھے ان کے لئے وضو لازم نہیں (س)
۸۹	۱۳	البتہ چار مہینے سے کم	اگر چار ماہ سے قبل ساقط ہونے والے کے بدن کی ساخت مکمل ہو چکی ہو تو بھی بناء بر احتیاط کے غسل و کفن واجب ہے (خ)
۸۹	۲۰	اور شیعہ اثنا عشری ہو	بناء بر مشہور کے (خ)(س)
۹۳	۱۰	اگر اتنا پانی نہ ہو	اگر تین غسل دینے کے لئے پانی نہ ہو تو خالص پانی سے غسل دیں اور اگر مزید بچ جائے تو بیری کے پتوں یا کافور میں سے کسی ایک کے ساتھ غسل دینے میں اختیار ہے اور بناء بر احتیاط واجب اس صورت میں تیمم بھی ضروری ہے (س)
۹۳	۸	اگر بیری کے پتے اور کافور میسر نہ ہوں	اس صورت میں بناء بر احتیاط واجب ہر ایک کے بدلے خالص پانی سے غسل دیں اور تیمم بھی کرائیں (خ)
۹۳	۱۹	تین تیمم دیے جائیں	صرف ایک تیمم کافی ہے اگرچہ بناء بر احتیاط کے تین تیمم (ہر ایک کے عوض) مستحب ہے اور ان میں سے کسی ایک کی نیت مافی الذمہ کی کرے (خ)(س)
۹۳	۱۶	جائز ہے	واجب ہے اگر ہتک حرمت نہ ہوتی ہو (خ)(س) نوٹ: (۱) غسل میت میں جبیرہ نہیں ہے لہٰذا اگر

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
			غسل بغیر جبیرہ کے ممکن نہ ہو تو غسل جبیرہ کے بجائے تیمم واجب ہے (خ)(س) (۲) میت کو تیمم اپنے ہاتھ سے کرایا جائے اور اگر ممکن ہو تو میت کے ہاتھ سے بھی کرائیں (خ) اگر میت کے ہاتھ سے تیمم ممکن ہو تو میت کے ہاتھ سے بصورت دیگر غسل دینے والا اپنے ہاتھ سے تیمم کرائے (س)
۹۸	۱۹	اس میں چھ سال کا بچہ	چھ سال سے کم عمر بچہ اگر نماز کو سمجھتا ہو تو اس پر نماز پڑھنا لازم ہے بصورت دیگر برجاء مطلوبیت پڑھی جا سکتی ہے (خ) جو بچہ نماز کو نہیں سمجھتا اس پر بلوغ سے قبل نماز پڑھنا شروع نہیں بالغ پر واجب اور غیر بالغ اگر نماز کو سمجھتا ہے تو اس پر مستحب ہے (س)
۹۸	۲۱	نماز پڑھنا واجب ہے	واجب نہیں بلکہ برجاء مطلوبیت پڑھنا چاہیے (خ)(س)
۱۰۸	۵	میت کو بغیر غسل و کفن کے دفن کر دیا گیا ہو	اس صورت میں تب قبر کھودنا جائز ہے جب میت تازہ دفن کی گئی ہو اس طرح کہ بدن پاش پاش یا بدبودار ہونے کے باعث میت کی بے حرمتی نہ ہو ورنہ جائز نہیں اور اس صورت میں غسل و کفن ساقط ہو جائے گا اسی طرح اگر بے حرمتی نہ ہو تو ایک جگہ سے قبر سے نکال کر دوسری جگہ لے جا کر دفن کرنا جائز ہے خصوصاً جب کہ اماکن مقدسہ میں لے جا کر دفن کرنا ہو (س)
۱۰۹	۱	کفایت نہیں کرتا	کفایت کرتا ہے اور وضو واجب نہیں (خ)(س) نوٹ: واضح رہے کہ اگر زندہ یا مردہ انسان کا (جب کہ

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
			تین غسل مکمل نہ ہو چکے ہوں) کوئی حصہ جدا ہو جائے اور ۱۔ وہ حصہ گوشت اور ہڈی پر مشتمل ہو۔ ۲۔ وہ حصہ صرف گوشت پر مشتمل ہو اور ہڈی نہ ہو۔ ۳۔ وہ حصہ صرف ہڈی ہو گوشت نہ ہو یا برائے نام ہو۔ تو صرف پہلی صورت میں مس کرنے سے غسل مس میت واجب ہو گا دوسری اور تیسری صورت میں نہیں (س) تینوں صورتوں میں غسل واجب نہیں (ع)
۸۰	۱۷	نماز والدین	صرف نماز والد جو اس نے نافرمانی کے باعث نہ پڑھی ہو اور قضا کرنا بھی ممکن تھا بڑے لڑکے پر واجب ہے لیکن اگر باپ کی فوتیدگی کے وقت بالغ نہ ہو تو بلوغ کے بعد واجب نہ ہو گی (ع) ہر مرد میت کی ایسی نمازیں جو اس نے کسی عذر (مثلاً بیماری، جہالت غلط ادائیگی یا غفلت وغیرہ) کے باعث نہیں پڑھی ہوں اس کے ولی پر قضا واجب ہے "ولی سے مراد مرد وارث ہے" اگر ایک سے زیادہ وارث ہوں تو سب پر واجب کفائی کے طور پر قضا کرنا واجب ہے لیکن ایسی نمازیں جو جان بوجھ کر خفیف قرار دیتے ہوئے بے اعتنائی وہٹ دھرمی کے باعث ادا یا قضا نہ پڑھی ہوں ان کی قضا وارث پر واجب نہیں، موت کے بعد نابالغ وارث پر بھی بلوغ کے بعد بناء بر احتیاط کے قضا واجب ہے (س)

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۱۱۳	۴	تو اس صورت میں احوط یہ ہے	بلکہ واجب ہے کہ اس کے بعد نماز ظہر کی نیت سے پڑھے اسی طرح اگر عشاء کی نماز مغرب کی نماز سے پہلے سہواً پڑھنے کے بعد یاد آئے تو نیز اس کے بعد مغرب کی نیت سے نماز پڑھے (ع)
۱۱۳	۱۳	بلکہ نماز مستحب میں بھی	مستحبی نماز اگر حالت استقرار میں پڑھی جائے تو قبلہ معتبر ہے لیکن اگر راستہ چلتے یا سواری پر مستحبی نماز پڑھتا ہو تو قبلہ رو ہونا شرط نہیں ہے (ع)(س)
۱۱۵	۱	تو واجب ہے کہ چاروں سمتوں	واجب نہیں اگرچہ مستحب ہے اور کسی ایک سمت پڑھنا کافی ہے (ع)(س)
۱۱۵	۶	اگر نہ باقی ہو	اگر وقت گذرنے کے بعد ظاہر ہو تو قضا واجب نہیں (س)
۱۱۶	۱	بنا بر احوط	یہ احتیاط واجب نہیں (ع)
۱۱۸	۱۹	یہی حکم بواسیر کے خون	داخلی بواسیر، داخلی زخم اور داخلی پھوڑے کا خون معاف نہیں بلکہ ظاہری بواسیر کا خون بھی بنا بر احتیاط واجب معاف نہیں (س)
۱۱۸	۲۰	پالنے والی عورت	ہر عورت نہیں بلکہ صرف بچہ پالنے والی ماں (س)
۱۱۹	۱	احوط یہ ہے	بلکہ واجب یہی ہے (س)
۱۲۰	۱۳	واجبات نماز گیارہ	قیام حالت تکبیرۃ الاحرام اور قیام متصل برکوع کو ایک ہی واجب شمار کیا جاتا ہے جب کہ گیارھواں واجب ذکر ہے جیسے رکوع و سجود کے دوران اور تیسری و چوتھی رکعت میں سورۃ الحمد کے عوض (ع)(س)
۱۲۰	۱۴	کمی یا زیادتی	رکن کی کمی خواہ سہواً ہو یا عمداً اور زیادتی اگر عمداً ہو تو مبطل ہے لیکن رکن کی زیادتی (رکوع و سجود کے علاوہ) اگر سہواً ہو تو اس تامل ہے (ع)(س)

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۴۳	۲۰	اسکے بعد ایک مرتبہ استغفراللہ	یہ مستحب ہے (ع)(س)
۴۴	۱۱	سورتوں کا جزو ہے	جزئیت معلوم نہیں لہٰذا بسم اللہ کو جزئیت کی نیت سے نہ پڑھے اگرچہ تعیین سورۃ کیلئے پڑھنا واجب ہے (ع)(س)
۱۳۱	۷	قنوت سنت ہے	سوائے نماز شفع کے کہ اس میں قنوت بر جائے مطلوبیت پڑھنا چاہیے (ع)(س)
۱۳۶	۱۳	اس طرح منحرف ہونا	اگر عذر یا جبر کے باعث قبلہ کے دائیں یا بائیں جانب تک بلکہ پشت بقبلہ کی صورت میں بھی اگر نماز کا وقت گذر چکا ہے یا نماز کا وقت اتنا تنگ ہو کہ ایک رکعت بھی وقت میں نہ پڑھ سکے تو نماز صحیح ہوگی (ع)(س)
۱۵۰	۱	سجدے سے سر اٹھانے	بلکہ دوسرے سجدہ میں سر رکھنے کے بعد (ع) بلکہ دوسرے سجدے میں ذکر واجب پڑھنے کے بعد (س)
۱۵۰	۳	یا دو رکعت بیٹھ کر	بیٹھ کر نہیں بلکہ بناء بر احتیاط واجب کھڑے ہو کر ایک رکعت پڑھے (ع)(س)
۱۵۰	۶	احتیاط" اعادہ بھی	لازم نہیں (ع)(ش)
۱۵۰	۹	اکمال سجدتین کے بعد	دوسرے سجدے میں سر رکھنے کے بعد (ع) دوسرے سجدہ کا ذکر واجب پڑھنے کے بعد (س)
۱۵۰	۱۳	اکمال سجدتین کے بعد	دوسرے سجدہ میں سر رکھنے کے بعد (ع) دوسرے سجدہ کا ذکر واجب پڑھنے کے بعد (س)
۱۵۰	۱۵	اکمال سجدتین کے بعد	دوسرے سجدہ میں سر رکھنے کے بعد (ع) دوسرے سجدہ کا ذکر واجب پڑھنے کے بعد (س)
۱۵۰	۶،۷	چوتھی اور پانچویں	ان چار صورتوں میں مذکورہ احتیاط کے ساتھ نماز تمام کرنے کے بعد بناء براولیٰ نئے سرے سے نماز پڑھے (ع)

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۱۵۱	۸،۹	رکعت	ان چار صورتوں میں نماز کو تمام کرنے کے بجائے نئے سرے سے پڑھے (س)
۱۵۳	۹	دل میں نیت	نماز احتیاط کی نیت زبان سے ادا کرنا مبطل نماز ہے (ع)(س)
۱۵۴	۴	احتیاط بہتر ہے	یہ احتیاط واجب ہے (ع)(س)
۱۵۵	۱	تو اختیار ہے جسے چاہے	بلکہ اس صورت میں نماز احتیاط کو مقدم کرے (ع)(س)
۱۵۵	۶	اور پڑھے	بلکہ یوں پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اور تشہد نماز کی طرح پڑھے (ع) دونوں میں سے جسے چاہے پڑھ سکتا ہے اور تشہد نماز کی طرح پڑھے (س)
۱۵۶	۴	احوط ہے	یہ احتیاط لازم نہیں (ع)(س)
۱۵۶	۹	سات یا پانچ	مع امام کے کل پانچ افراد کا ہونا ضروری ہے (ع)(س)
۱۵۶	۱۴	پہلی رکعت میں	نماز جمعہ صبح کی نماز کی طرح ہے اگرچہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورہ جمعہ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورہ منافقون پڑھنا مستحب ہے۔ نیز پہلی رکعت میں رکوع سے قبل اور دوسری رکعت میں رکوع کے بعد قنوت بھی مستحب ہے (ع)(س)
۱۵۷	۱	نماز آیات	آیات کے وقت اگر عورت حالت حیض یا نفاس میں ہو تو اس پر نماز ادا یا قضا واجب نہیں ہے (س)
۱۵۷	۱۳	یا زلزلہ	بنا بر احتیاط واجب (ع)(س)
۱۵۷	۱۵	بلکہ احوط یہ ہے	یہ احتیاط واجب ہے (ع)
۱۵۷	۲۱	ادا کرنے کی نیت	بلکہ قضا کی نیت کرے اگر وقت میں فوراً نہ پڑھے (س)

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۱۵۸	۲۲	بسم اللہ	اس صورت میں صرف بسم اللہ پر اکتفا نہ کرے بلکہ بسم اللہ کے ساتھ معین صورت کا کچھ دیگر حصہ بھی ملا کر پڑھے اور سورۃ توحید پڑھنے کی صورت میں یوں پانچ حصے بنا کر پڑھے (۱) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ (۲) اَللّٰهُ الصَّمَدُ (۳) لَمْ يَلِدْ (۴) وَلَمْ يُوْلَدْ (۵) وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○ (ع)(س)
۱۵۹	۶	نماز والدین	باپ کی ایسی نمازیں اور روزے جو انہوں نے کسی عذر کی بنا پر ادا نہ کئے ہوں اور قضا کرنے پر قدرت رکھتے تھے بڑے لڑکے پر قضا واجب ہے بشرطیکہ والد کی وفات کے وقت نابالغ، مجنون، کافر یا ان کا قاتل نہ ہو ورنہ قضا واجب نہ ہو گی (ع) والدین بلکہ ہر میت کی نماز اور روزے جو کسی عذر کی بنا پر ادا نہ کئے ہوں یا غفلت کے باعث مرد ولی (وارث) پر قضا واجب ہے بشرطیکہ میت نے لاپرواہی اور بغاوت کے باعث قضا کرنے میں کوتاہی نہ کی ہو۔ ولی سے مراد ہر وارث مرد ہے اگر وارث مرد ایک سے زیادہ ہو تو سب پر واجب کفائی کے طور پر قضا لازم ہے (س)۔
۱۶۱	۸	اس ترتیب سے بجالانا واجب ہے	قضا نمازوں میں ترتیب واجب نہیں مگر وہ نمازیں جو اصل میں بالترتیب ہیں جیسے ظہرین سے پہلے ظہر پڑھے بعد میں عصر یا جیسے مغربین سے پہلے مغرب پڑھے بعد میں عشاء اور ترتیب حاصل کرنے کا جو طریقہ صفحہ ۱۶۱ سطر ۱۰ سے صفحہ ۱۶۲ سطر ۱ تک بیان کیا گیا ہے غیر ضروری ہے (ع)(س)

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۱۶۳	۳	اگرچہ اقویٰ ہے	یہ اقویٰ نہیں ہے (ع)(س)
۱۶۳	۶	تو احوط یہ ہے	اگر کوئی اول وقت حضر میں ہو اور آخر وقت سفر میں یا اول وقت سفر میں ہو اور آخر وقت حضر میں تو ایسی صورت میں آخر وقت کی اپنی شرعی تکلیف کے مطابق عمل کرے (ع)(س)
۱۶۳	۱۳	احتیاطاً ۴۸ میل	اس طرح احتیاط غلط ہے جہاں تک ممکن ہو اصل مقدار مسافت معلوم کر کے اس پر عمل کرے اور شک کی صورت میں نماز پوری پڑھنا چاہیے (س)
۱۶۴	۴	چھ مہینے تک	چھ مہینے کی کوئی قید نہیں، وطن کی تین قسمیں ہیں (۱) جہاں ماں باپ رہتے ہوں اور وہ بھی ان کے ساتھ رہتا ہو (۲) خود کسی شہر میں ہمیشہ رہنے کی نیت سے رہائش اختیار کر لی ہو (۳) جائے عمل ہو اس طرح کہ ہر روز یا ہفتہ میں اکثر ایام وہاں جاتا ہو یا یہ کہ اپنے کام (ڈیوٹی، تعلیم) وغیرہ کی غرض سے وہاں کچھ مدت کے لئے رہنا پڑے اس طرح کہ اگر کوئی دوسرا کام نہ ہو تو وہ اسی جگہ پر مقیم رہے جیسے وہاں کے لوگ رہتے ہیں (ع)(س)
۱۶۴	۳	(مثلاً ایک مہینہ) قیام	ضروری نہیں (ع)(س)
۱۶۴	۸	پہلے سفر میں نماز قصر	پہلے یا دوسرے سفر کی کوئی قید نہیں اور نہ احتیاط ضروری ہے (ع)(س)
۱۶۵	۹	تیسرے مسجد کوفہ	بلکہ شہر کوفہ (س)
۱۶۵	۹	چوتھے حائر سید الشہداؑ	یعنی جتنی مقدار قبہ شریفہ کے نیچے آتی ہے صرف اسی حد تک (ع)(س)

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ؛ بیان اختلاف فتویٰ
۱۸۳	۷	حد شرعی	جس پر حد شرعی جاری کی گئی ہو اگرچہ اس نے بعد میں توبہ بھی کر لی ہو کے پیچھے نماز جماعت جائز نہیں (ع)(س)
۱۸۳	۱۵	ترک فاصلہ احوط ہے	آخری یا درمیانی میں فاصلہ کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں اور یہ احوط لازم نہیں (ع)(س)
۱۸۳	۱۳	دوبارہ پڑھے	لازم نہیں لیکن اس کے بعد نماز کو فرادیٰ کی نیت سے پڑھے (س)
۱۸۳	۵	دوبارہ پڑھے	لازم نہیں لیکن اس کے بعد نماز کو فرادیٰ کی نیت سے پڑھے (س)
۱۸۵	۸	احتیاط کے خلاف ہے	بلکہ ضروری ہے کہ بغیر عذر کے جماعت سے فرادیٰ نہ ہو (ع)
۱۹۱	۹	غیر معمولی طرز سے ہو	ایسا ٹیکہ لگوانا جائز ہے جو عضلات (گوشت) میں ہو البتہ رگ میں لگوانے سے پرہیز کرے کہ جس کا اثر معدہ تک ہو' اور آنکھ' کان یا ناک میں دوا ڈالنا جائز ہے۔ اگرچہ اس کا اثر حلق میں بھی محسوس ہو (ع)(س)
۱۹۱	۱۷	تو احوط یہ ہے	یہ احتیاط مستحب ہے (ع)(س)
۱۹۲	۱۲	احوط وجوبی	یہ احتیاط واجب نہیں (ع)(س)
۱۹۳	۲	کفارہ بھی دے	اگر غسل کرنے کے قصد سے سوئے تو جتنی بار ہو کفارہ واجب نہ ہو گا مگر یہ کہ غسل کرنے سے منصرف ہو کر سوئے (س)
۱۹۶	۳	تو احوط (وجوبی) بلکہ اقویٰ	لازم نہیں (س)
۱۹۷	۹	دو عادل گواہی دیں	لیکن اگر جماعت یا کثیر تعداد میں لوگ چاند دیکھنے کی کوشش کریں اور ان میں بھی کم از کم دو عادل شخص موجود ہوں جو کوشش کے باوجود چاند نہ دیکھ پائیں اور مطلع بھی صاف ہو تو ایسی صورت میں صرف دو عادل گواہوں کی گواہی قابل قبول نہ ہو گی (ع)
۱۹۷	۱۳	(۵) مجتہد جامع الشرائط کا حکم	یہ بذات ثبوت ہلال کے لئے کافی نہیں (ع)(س)
۱۹۷	۱۹	افق ایک ہو	افق ایک ہو یا یہ کہ جس شہر میں چاند دیکھا گیا ہے وہ مشرق کی طرف واقع ہو پس جملہ شہر جو مغرب کی طرف واقع ہوں گے کے لئے بھی ثابت ہو گا (س)
۲۰۳	۱	مواجب نکالنے کے بعد	جملہ مصارف زراعت بشمول مواجب شاہی کا استثنا جائز نہیں (ع)(س)
۲۰۳	۳	زکوٰۃ وصول کرنے والے	بشرطیکہ نبیؐ' امامؑ یا ان کے نائب خاص کی طرف سے معین ہوں (س) نبیؐ' امامؑ' انکے نائب خاص/عام یا حاکم شرعی کی طرف سے معین ہوں (ع)
۲۰۳	۳	یعنی وہ کفار	یا ایسے مسلمان کہ جن کا ایمان ضعیف ہو اگر ان کو زکوٰۃ دی جائے تو ممکن ہے کہ وہ راہ حق پر آجائیں (ع) صرف ضعیف العقیدہ مسلمان (س)
۲۰۳	۵	ساتویں امور خیریہ	جن سے عام لوگ استفادہ کریں لہٰذا حاجی' زوار' یا نکاح وغیرہ جیسے امور میں صرف نہ کریں (س) عمومی نوعیت کے امور خیریہ میں اور وہ بھی بناء بر احتیاط واجب حاکم شرعی کی اجازت سے صرف کریں (ع)
۲۰۳	۹	مجتہد جامع الشرائط	لازم نہیں تاہم اگر بحیثیت وکیل کے ایسا کیا جائے تو بری الذمہ ہو سکتا ہے (س)
۲۰۳		مستحب زکوٰۃ	مذکورہ امور میں زکوٰۃ کا استحباب ثابت نہیں لیکن صدقہ عامہ کی نیت سے استحباب میں کوئی اشکال نہیں (س)

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۳۰۳	۵	(۳)دوسرے مال تجارت میں	مال تجارت میں بناء براحتیاط کے زکوٰۃ واجب ہے(ع)
۳۰۶	۷	خمس نہ ہوگا	بلکہ بناء براحتیاط کے ہبہ یا کسی بھی دوسرے طریقہ سے زمین حاصل کرنے میں خمس دینا واجب ہے(ع)(س)
۳۰۷	۵	آمدنی ومنافع تجارت	آمدنی سے مراد ہر قسم کی آمدنی خواہ تجارت' صناعت' زراعت' اجارہ حیازت' ہبہ' وصیت' نماز و وقف' مہر' عوض خلع ومبارات' غیر محسوب میراث وغیرہ سے ہو البتہ قریبی رشتہ دار کی میراث پر نہ ہے(س) قریبی رشتہ دار کے علاوہ مہر' عوض خلع ومبارات اور زکوٰۃ و خمس کے عنوان سے حاصل شدہ مال پر بھی خمس نہیں(ع)
۳۰۸	۱۳	غیر امام کا سہم	سہم سادات بھی حاکم شرع کی اجازت کے بغیر از خود نہیں دیا جاسکتا تاہم میری طرف سے مومنین کو اجازت عام ہے کہ وہ سہم سادات مستحقین کو اپنے علاقہ میں خود دے سکتے ہیں(س)
۳۱۰		بیسواں باب بیان حج	چونکہ کتاب تحفۃ العوام حج پر ہمراہ نہیں لے جائی سکتی لہٰذا احکام حج سے متعلق علیحدہ رسالہ مناسک حج ملاحظہ فرمائیں(ع)(س)
۳۶۰	۱۰	مقدار مہر کی تعیین ہو	مقدار مہر کا معین طور پر ذکر کرنا عقد دائمی میں شرط صحت نہیں لہٰذا ذکر نہ کرنے کی صورت میں عقد صحیح اور مہر مثل (یعنی اتنی مقدار کہ جو عام طور پر اس علاقہ میں اس حیثیت کے لوگوں میں رائج ہے) دینا ہوگا البتہ عقد غیر دائمی (متعہ) میں مہر معین اور مدت معین کا

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
			ذکر شرط صحت ہے(ع)(س)
۳۶۰	۳	باپ کی اجازت	باکرہ لڑکی کے لئے باپ' یا دادا کی اجازت ضروری ہے اگرچہ بنابر احتیاط واجب وہ لڑکی باپ دادا سے علیحدہ مستقل طور پر زندگی بسر کررہی ہو مگر یہ کہ وہ شرعاً و عرفاً کفو کے ساتھ شادی کرنے پر راضی نہ ہوں یا اس کے امور زواج میں وخالت کرنے سے باز رہیں یا یہ کہ اجازت کی اہلیت ہی نہ رکھتے ہوں مثلاً دیوانے ہوں یا غائب ہوں اور ان سے اجازت مشکل ہو اور اس باکرہ لڑکی کے لئے شادی کرنا ضروری ہو یا لڑکی باکرہ نہ ہو یعنی مطلقہ یا بیوہ ہو البتہ باپ یا پدری اجداد کے علاوہ دیگر رشتہ دار افراد مثلاً ماں' بھائی' چچا' ماموں اور مادری اجداد سے اجازت کی ضرورت نہیں(ع)(س)
۳۶۱	۲	صیغے عربی زبان میں	بشرط امکان بنابر احتیاط واجب بصورت دیگر اپنی زبان میں بھی بقصد انشاء ماضی کے صیغے پڑھ کر عقد کرسکتے ہیں اگرچہ وکیل کے ذریعہ ممکن ہو(ع)
۳۶۵	۵	اور بازاری عورت	بناء براحتیاط واجب زنا کرنے والی مشہور عورتیں یا ایسی عورت جس سے انسان نے خود زنا کیا ہو (بشرطیکہ شوہر دار یا عدت میں نہ ہو) تو اس کے توبہ کرنے سے پہلے نکاح دائمی یا متعہ کرنا جائز نہیں نیز بناء براحتیاط واجب ایک حیض کا استبراء بھی لازم ہے(ع)
۳۶۸	۸	یا یہ کہ	شک کی صورت میں(ع)
۳۶۹	۱	طلاق رجعی	بناء براحتیاط واجب(ع)
۳۶۹	۱۱	دونوں خواہ کس عمر کے ہوں	بناء براحتیاط واجب ہے(ع)

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۳۶۹	۱۳	وہ حرام ہو جائیگی	حرام نہیں ہو گی (ع)
۳۶۹	۱۳	عقد ہونے سے قبل	بناء بر احتیاط واجب یا عقد کے بعد دخول سے پہلے لیکن عقد اور دخول کے بعد حرام نہ ہو گی (ع)
۳۷۰	۳	بناء بر احوط ناجائز ہے	جائز ہے مگر یہ کہ اس کے گمراہ ہونے کا اندیشہ ہو (ع)
۳۰۳	۴	جائداد سے حصہ نہ پائیگی	خواہ اس کی اولاد ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں زمین سے وراثت کی حقدار نہ ہو گی خواہ زمین سکنی ہو، کمرشل ہو، یا زراعتی البتہ جو چیزیں موت کے وقت اس زمین میں ثابت ہوں گی مثلاً "عمارت، زراعت، درخت، مشینری وغیرہ ان کی قیمت سے وراثت پائے گی (ع) (س)

باسمہٖ سبحانہٗ وتعالیٰ

تقریظ

از جناب مولینا و مقتدانا سیّد محمد جعفر صاحب قبلہ مدظلہٗ

دینی مسائل، اعمال اور ادعیہ ماثورہ پر مشتمل بہت سی مفید کتابیں اُردو زبان میں لکھی گئیں اور ایک حد تک متداول و مقبول بھی رہیں لیکن جو پائیدار مقبولیت اور برقرار شہرت کتاب "تحفۃ العوام" نے حاصل کی وہ اپنی مثال آپ ہی ہے۔

خدا جانے کہ کتاب مذکور ابتداءً حاجی حسن علی اعلی اللہ مقامہٗ نے کس خلوص کامل، کس جذبۂ اخلاص اور کس سچی لگن سے کیسی مبارک اور نیک ساعت میں لکھی تھی کہ دنیائے شیعیت نے اس کو ہاتھوں ہاتھ لیا نہ کوئی گھر اس سے خالی رہا نہ کوئی شخص اس سے ناواقف رہا۔ قرآن کریم کے ساتھ اس کتاب کا بھی ہر گھر میں موجود ہونا ضروری سمجھا جاتا تھا اور قرآن کریم کے ساتھ ساتھ اس کتاب کا بھی بچوں اور بچیوں کو پڑھانا معمول رہا۔ جیسی یہ کتاب مقبولِ عام ہوئی کوئی کتاب ایسی مقبول نہیں ہوئی۔

اس قبولیتِ بے مثال کا سبب ایک مؤلف مرحوم کا خلوص اور دوسری طرف اس کتاب کی ہمہ گیر افادیت ہے۔ حاجتمندوں کی جو زیادہ سے زیادہ ضرورتیں اس ایک کتاب سے پوری ہو جاتی ہیں وہ اس کتاب کے سوا کسی ایک کتاب سے پوری نہیں ہوتیں بلکہ مختلف اور متعدد کتابیں درکار ہوتی ہیں۔

اس کتاب کی مقبولیتِ عام اور شہرتِ عام ہی کا یہ نتیجہ ہے کہ وقت کے بدلتے ہوئے تقاضے سے اور بہت سی مفید اور کارآمد چیزوں کے اضافے سے اگرچہ کتاب کا ڈھانچہ بہت کچھ بدل گیا اور ردوبدل یا تحلل ہوتے ہوتے یہ کتاب کچھ سے کچھ ہوتی چلی گئی مگر نام

اس کا برقرار اور پائیدار رہا۔

"جدید تحفۃ العوام مقبول جو اس وقت میرے پیش نظر ہے وسعتِ مضامین کے اعتبار سے ایک بیش بہا دینی ذخیرہ اور شرعی خزینہ ہے جو عوام ہی کے لیے نہیں بلکہ خواص کیلیے بھی ازبس مفید اور کارآمد ہے اب تو اس کتاب کی جامعیت کا یہ عالم ہے کہ اگر اس کتاب کا نام بدل دینا کوئی پسندیدہ اقدام ہوتا تو تحفۃ العوام کے بجائے اس کو تحفۃ الخواص سے موسوم کیا جاتا۔

لائق صد ہزار تحسین و آفرین اور مستحق اجر جمیل ہیں جناب عمدۃ الاحباب زبدۃ اولی الالباب نخبۃ الافاضل و قدوۃ الاماثل مولوی السید منظور حسین صاحب قبلہ دام ظلہ جنہوں نے اپنی محنت شاقہ اور صلاحیت فائقہ سے اس کتاب کو پہلے سے بھی کہیں زیادہ جامع الکتب بنا دیا جس کا آغاز اُصولِ دین سے جن کا ماخذ کتاب اللہ ہے قرار دیا۔

اس طرح اس کتاب سے اللہ کا معجزہ اور مولانا کی کرامت دونوں کا ظہور ہو رہا ہے۔ ابتدا میں یہ کتاب ہلالِ تاباں تھی انتہا میں مولانا الموصوف کے دم سے بدرِ درخشاں ہو گئی پھر اس چاند کو مولانا نے اور چار چاند لگائے جبکہ چار علماء اعلام اور مجتہدین عظام کے ارشاداتِ عالیہ کو بھی شامل کر دیا۔ متن کتاب کو پہلے ہی جناب سیدالعلماء علی نقی النقوی دام ظلہ کے ارشادات میں ڈھال دیا تھا اس طرح یہ کتاب بہر صورت اور بہر معنی بیحقیقی ہو گئی۔ خداوند عالم مولانا الموصوف کو اجر جزیل اور عمر طویل عطا کرے تاکہ اُن سے ایسے کرامات کا ظہور ہوتا رہے اور قوم و ملت کو اس گنجینۂ جواہر سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

میں آخر میں اُن تمام حضرات کے لیے صمیم قلب سے دعاگو ہوں جنہوں نے اس کتاب کی نشر و اشاعت و طباعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا خصوصاً قوم کے اسم بامسمٰی سرمایۂ افتخار آغا افتخار حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کہ خداوند عالم اس جواں ہمت اور جواں سال کو خیر و برکت کیساتھ طولِ حیات کرامت فرمائے جو دینی اور ایمانی سرمایہ کی نشر و اشاعت کیلئے ہمیشہ سرگرم عمل رہتے ہیں۔

——— السید محمد جعفر عفی عنہ القلم (شہید)

خطیب جامع شیعہ کرشن نگر لاہور

توثیق

از عالیجناب صدر المفسرین سید العلماء مولانا سید علی نقی صاحب نقوی

مجتہد العصر مد ظلہ العالی لکھنؤ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ کتاب مستطاب تحفۃ العوام اول سے آخر تک میری نظر سے گذری ہے اور میں نے مسائل وادعیہ واعمال سب کو پوری ذمہ داری کے ساتھ جانچ کر محل اختلاف میں حواشی تحریر کر دیے ہیں۔ اب مومنین اس کتاب پر ان حواشی کے پیش نظر رکھنے کے ساتھ عمل کرنے کے لئے مجاز ہیں اور عمل کرنا اس کتاب پر بلا اشکال جائز اور صحیح ہے۔

دستخط (علی نقی النقوی عفی عنہ)

اس حقیر نے علامہ موصوف مد ظلہ العالی کے حواشی کو مد نظر رکھتے ہوئے جدید تحفۃ العوام کو ترتیب دیا ہے اور ان مطالب کو جزو متن بنا دیا ہے۔ اگر کوئی فروگذاشت ہو گئی ہو تو سہوا ہو گی۔ لہذا قابل معافی۔

حررہ الاحقر۔ منظور حسین نقوی عفی عنہ

پیش نماز و خطیب جامع مسجد

علی پور (مظفر گڑھ)

الحاج مولانا سید منظور حسین نقوی رحلت فرما چکے ہیں۔ مرحوم و مغفور کے ایصالِ ثواب کے لئے سورۂ فاتحہ کی استدعا ہے۔ (ادارہ)

فہرست مضامین

مسائلِ متفرقہ

مطابق فتاویٰ جناب حجۃ الاسلام آیۃ اللہ العظمیٰ المجاہد الاکبر آقائے آقا مجتہد اعظم نائب امام العصر والزمان الحاج السید روح اللہ الموسوی الخمینی متع اللہ المسلمین بطول وجودہ الشریف۔

۱- روزہ دار انسان کے لئے مستحب ہے کہ نماز مغرب و عشاء افطار سے پہلے پڑھ لے اور اگر کوئی شخص اس کا انتظار کر رہا ہو یا کھانے کے لئے اتنا بے قرار ہو کہ حضور قلب سے نماز ادا نہیں کر سکتا تو اس کے لئے بہتر ہے کہ پہلے افطار کرے لیکن جتنا ممکن ہو نماز کو فضیلت کے وقت میں بجا لائے۔

۲- اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ میں سیّد ہوں تو اُسے خمس نہیں دیا جا سکتا جب تک کہ دو عادل اس کے سیّد ہونے کی تصدیق نہ کریں یا لوگوں کے درمیان اس طرح معروف ہو کہ انسان کو یقین اور اطمینان پیدا ہو جائے کہ یہ سیّد ہے۔

۳- معاملہ کرتے وقت قسم کھانا اگر سچی ہو تو مکروہ اور اگر جھوٹی ہو تو حرام ہے۔

۴- سود دینا سود لینے کی طرح حرام ہے۔ اگر قرض دینے کے وقت اس کے ساتھ کوئی شرط نہ کرے لیکن مقروض کچھ زیادہ واپس کرے تو اس میں کچھ حرج نہیں بلکہ یہ مستحب بھی ہے۔

۵- خداوند عالم کے علاوہ کسی اور کے لئے سجدہ کرنا حرام ہے اور بعض عوام جو ائمہ علیہم السلام کے قبور کے سامنے پیشانی زمین پر رکھتے ہیں اگر شکر خداوندی کے طور پر ہو تو کوئی اشکال نہیں ورنہ حرام ہے۔

۶- چاند کا اونچا ہونا یا دیر میں غروب ہونا اس کی دلیل نہیں ہو سکتا کہ سابقہ رات کو چاند کی پہلی تاریخ تھی۔

۷- وہ فرش جو امام بارگاہ کے لئے وقف کیا گیا ہے وہ نماز کے لئے مسجد میں نہیں لے جا سکتے اگرچہ وہ مسجد امام بارگاہ کے قریب ہی کیوں نہ ہو۔

۸- اگر کوئی شخص وصیت کرے کہ اس کے ترکہ کا تیسرا حصہ نہ بیچا جائے اور اس کا نفع فلاں مصرف میں خرچ کیا جائے تو اس کی وصیت کے مطابق عمل کرنا چاہیے۔

۹- علوم دینیہ کے طلبہ کے لئے ان اداروں میں داخل ہونا جائز نہیں ہے کہ جو دین کے نام پر حکومت کی طرف سے تاسیس کئے گئے ہیں۔

۱۰- جو اشخاص اہل علم کے لباس میں ان اداروں میں جو حکومت کے اشارے سے بنائے گئے ہیں وارد ہوتے ہیں مسلمانوں اور دینداروں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان سے اعراض کریں اور ان سے میل جول نہ رکھیں ایسے اشخاص عدالت سے خارج ہیں اور ان کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز نہیں اور ان کی موجودگی میں طلاق دینا باطل ہے اور سہم مبارک امام علیہ السلام و سہم سادات عظام انہیں نہیں دینا چاہیے اور اگر انہیں دیں گے تو بری الذمہ نہیں ہوں گے اور اگر ایسے اشخاص اہل منبر ہیں تو ضروری ہے کہ انہیں منبر پر جانے کی اجازت نہ دیں اور ان کی مجالس میں شرکت نہ کی جائے۔

۱۱- لوگ جو کچھ بینک سے بعنوان قرض یا کسی اور عنوان سے لیتے ہیں جبکہ معاملہ شرعی طور پر انجام پذیر ہو تو حلال ہے۔

۱۲- سونے سے زینت کرنا مثلاً سونے کی زنجیر سینہ پر لٹکانا یا سونے کی انگوٹھی کلائی پر باندھنا مرد کے لئے حرام ہے اور اس کے ساتھ نماز پڑھنا باطل ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ سونے کی عینک بھی نہ لگائے۔

۱۳- جو پیسہ بینک میں رکھا جاتا ہے اگر قرض کے عنوان سے ہو اور اس میں نفع کی قرارداد نہ ہو تو اس میں کوئی اشکال نہیں اور بینک کے لئے جائز ہے کہ اس پیسے میں تصرف کرے اور اگر نفع کی قرارداد ہو تو قرض باطل اور بینک اس میں تصرف نہیں کر سکتا۔

۱۴- نفع کی قرارداد جو سود کا سبب ہے اس میں فرق نہیں کہ قرارداد صریح ہو یا قرض لیتے وقت طرفین کی بنا نفع پر ہو پس اگر بینک کا یہ قانون ہے کہ وہ جو قرض لیتا ہے اس کا سود ہوگا تو جو قرض اس سود پر مبنی ہو وہ حرام ہے۔

۱۵- اگر قرض لیتے وقت نفع کی قرارداد نہ ہو نہ صریحاً نہ اس کے علاوہ تو قرض صحیح ہے اور قرارداد کے بغیر جو چیز قرض دینے والا بینک دے وہ حلال ہے۔

۱۶- لاٹری جو کہ متعارف ہے جسے رقم معینہ پر بیچا جاتا ہے پھر اس کی قرعہ اندازی ہوتی ہے پھر جن اشخاص کے نام پر قرعہ نکلتا ہے تو انہیں معین رقم دیتے ہیں اس کی خرید و فروخت جائز نہیں اور باطل ہے اور جو رقم لاٹری کے مقابلے میں لیتے ہیں وہ حرام ہے لینے والا اس کا ضامن ہے اور جو رقم قرعہ اندازی سے ملے وہ حرام ہے اور لینے والا اس رقم کے حقیقی مالک کا ضامن ہے۔

۱۷- مسلمان مرنے والے کے جسم کو چیرنا پھاڑنا جائز نہیں اور اگر ایسا کریں تو فعل حرام ہے البتہ غیر مسلم کے مردے کو چیرنا پھاڑنا جائز ہے۔

۱۸- اگر کسی ایک یا کئی مسلمانوں کی جان کی حفاظت پوسٹ مارٹم پر موقوف ہو اور غیر مسلم کا پوسٹ مارٹم

ممکن نہ ہو تو وہ مسلمان کو گر سکتے ہیں۔

۱۹۔ اگر بھیڑ بکری یا دوسرے جانوروں کو ان مشینوں کے ذریعے سے ذبح کریں جو آجکل بعض شہروں میں مرسوم ہیں تو وہ حرام و نجس اور مردار ہو جائیں گے اور ان کی خرید و فروخت جائز نہیں رہے گی چاہے بجلی کا بٹن مسلمان کھولے اور وہ تکبیر بھی کہے اور جانور بھی قبلہ رخ ہو اور اس کے حلقوم کو کاٹنے یا ایسا نہ ہو۔ البتہ وہ گوشت جو مسلمانوں کے بازار میں فروخت ہوتا ہے اور یہ احتمال ہو کہ شرعی طور پہ ذبح کیا گیا ہوگا تو وہ حلال اور اس کی خرید و فروخت جائز ہے۔

۲۰۔ وہ گوشت یا ذبح شدہ مرغ جو بلادِ کفر سے آتے ہیں وہ نجس و حرام اور مردار کا حکم رکھتے ہیں مگر یہ کہ ثابت ہو جائے کہ انھیں شرعی طور سے ذبح کیا گیا ہے۔

۲۱۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن جو منافع عقلائی رکھتے ہیں اور اسلامی نظریہ کے حرام منافع بھی ان میں ہیں تو ان سے حلال قسم کے منافع حاصل کرنا جائز ہے۔ مثلاً ریڈیو سے خبریں اور مواعظ اور ٹیلیویژن سے حلال چیزیں مثلاً تعلیم و تربیت صحیح کے لیے دکھانا یا کارخانے اور عجائباتِ بحر و بر دکھانا البتہ حرام چیزیں مثلاً گانے اور موسیقی اور بری چیزوں کی اشاعت کرنا۔ خلافِ اسلام قوانین کا نشر، خائن اور ظالم کی مدح اور باطل کی ترویج کرنا اور ایسی چیزیں دکھانا جو لوگوں کے اخلاق کو خراب اور ان کے عقائد کو متزلزل کرتی ہیں۔ حرام و گناہ ہیں۔

۲۲۔ چونکہ ان آلات کا استعمال وجہ حرام پر شائع و رائج ہے جیسا کہ ان کا استعمال حلال قریباً مفقود ہو گیا ہے لہٰذا میں ان کی خرید و فروخت کی اجازت نہیں دیتا مگر ان اشخاص کو جو بالکل غیر شرعی طور پر انہیں استعمال نہ کریں اور کسی اور کو بھی غیر مشروع طور پہ استعمال نہ کرنے دیں۔



[illegible]



مجاہد ملت آیۃ اللہ روح اللہ خمینی مد ظلہ



[illegible]



آیۃ اللہ حکیم السید محسن الحکیم اعلی اللہ مقامہ



علامہ سید علی نقی النقوی مجتہد اعلی اللہ مقامہٗ



علامہ سید محمد جعفر قبلہ شہید



دیباچہ طبع پنجد ہم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ خدا کے فضل و کرم اور حضرت آئمہ معصومین علیہم السلام کی تائید سے کتاب مستطاب "تحفۃ العوام" کی پندرھویں اشاعت اضافہ کثیرہ جدیدہ کے ساتھ منصئہ شہود پر جلوہ گر ہورہی ہے جس سے اس کی ضخامت میں معتدبہ اضافہ ہو گیا ہے جس طرح کہ شب چہاردہم کا چاند ہر لحاظ سے اپنی ضوافگنی اور نورپاشی میں کامل بدر ہوتا ہے اسی طرح یہ جدید ایڈیشن ہر پہلو اور ہر حیثیت سے کامل بلکہ اکمل ہو گیا ہے۔ ادعیہ منقولہ میں دعائے سباب، دعائے نادِ علیؑ صغیر و کبیر اور دعائے مجیر کا اضافہ ہے۔ حج کے مکمل احکام درج کر دیئے ہیں، جہاد کا باب بھی زیادہ کر دیا گیا ہے۔ مزید ضروری مسائل مثلاً خرید و فروخت، رہن، قرض وغیرہ بھی شامل کر دیئے ہیں۔ مزید برآں اس تازہ ایڈیشن میں جمعہ و عیدین کے مشہور و معروف خطبوں کا بھی الحاق کر دیا گیا ہے اور اس کمی کا احساس پیش نماز صاحبان شدت سے محسوس کر رہے تھے اور اس حقیر کو بار بار توجہ دلائی گئی۔ الحمد للہ کہ یہ کمی اب کی دفعہ پوری کر دی گئی ہے اور اب ہر لحاظ سے کامل بلکہ اکمل ہو گئی ہے اور اس تحفہ کو باقی تمام 'تحفوں' پر فوقیت و عظمت حاصل ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ میری محنت ٹھکانے لگی اور مجھے یقین ہے کہ یہ میرے لئے 'الباقیات الصالحات' ثابت ہوگی اور آخر میں التماس ہے کہ مومنین کرام اس حقیر کو اپنی دعاؤں سے فراموش نہ فرمائیں۔

حررہ الاحقر السید منظور حسین نقوی
خطیب و پیش نماز مسجد علی پور (مظفر گڑھ)

الحاج مولانا سید منظور حسین نقوی وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم و مغفور کے لئے ایصال ثواب کے لئے سورۃ فاتحہ کی تلاوت فرما کر مشکور فرمائیں۔ ادارہ

۱۔ مشکل الفاظ کے معنی

اکثر مومنین اور خصوصاً مستورات کو یہ شکایت تھی کہ تحفۃ العوام کی عبارت ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ اس کے علاوہ میرے ذہن میں یہ بات بھی تھی کہ ہمارے نوعمر لڑکے اور لڑکیاں دینیات سے ناواقف اس لئے رہے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اوّل تو دینیات پڑھنے کی طرف ان کی توجہ ہی نہیں ہے اور اگر کوئی پڑھائے تو بعض مسائل میں شرم حائل ہو جاتی ہے۔ اس لئے غسل وغیرہ کی معلومات جو ہر شخص کو معلوم ہونا چاہیئے۔ نئی نسل اس سے واقف نہیں ہونے پاتی۔ لہٰذا میری دیرینہ خواہش تھی کہ میں تحفۃ العوام کی عبارت اتنی آسان کر دوں کہ نئے لڑکے اور لڑکیاں خود بغیر کسی استاد کے کتاب پڑھیں تو مسائل ان کی سمجھ میں آجائیں۔

میں جناب آغا افتخار حسین صاحب پروپرائٹر افتخار بک ڈپو کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ موصوف نے تحفۃ العوام چھاپتے وقت مجھے یہ موقع عنایت فرمادیا۔ اب مجھے یہ بات سوجھی ہے کہ اگر کتاب کی عبارت میں تبدیلی کی جائے تو یہ فائدہ تسلیم کہ عبارت آسان ہو جائے گی مگر نقصان یہ پہنچے گا کہ عبارت کا وہ "وسیع" مطلب نہ رہے گا جو پہلے تھا۔ اس لئے میں نے دونوں فائدوں کو ہم آہنگ کرنے کے لئے عبارت کو تبدیل نہیں کیا ہے بلکہ مشکل الفاظ پر نمبر ڈال کر ان کے معنی حاشیے میں لکھ دیے ہیں۔

اب سنیئے! حاشیوں پر نمبر ڈالنے کے لئے دشواری یہ پیش آئی کہ کتاب میں پہلے ہی ۱، ۲، ۳ وغیرہ دائرہ کے، نمبر دے کر حاشیے درج کئے ہوئے ہیں۔ اگر میں بھی ۱، ۲، ۳ نمبر دے کر حاشیے لکھوں تو پہلے والے حاشیے اور میرے لکھے ہوئے حاشیے مخلوط ہو جائیں گے اور پتہ نہ چلے گا کہ کونسا حاشیہ کس کا لکھا ہوا ہے لہٰذا میں نے اس کا یہ حل نکالا کہ اپنے حاشیوں پر a، b، c وغیرہ (انگریزی کے) نمبر ڈال دیے ہیں۔ اس سے آپ ہر مشکل لفظ کے معنی اُسی صفحے پر دیکھ سکتے ہیں۔

اُمید ہے کہ اب عام مومنین و مومنات اور نوعمر لڑکے و لڑکیاں جو شرم کی وجہ سے بغیر کسی استاد کے خود تحفۃ العوام پڑھیں گے تو تمام مسئلے مسائل انشاء اللہ ان کی سمجھ میں آجائیں گے۔

۲۔ نظرِ ثانی و تصحیح

محترم آغا افتخار حسین صاحب نے اپنے دینی جذبے کا اظہار کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ میں تحفۃ العوام کو ایسا چھاپنا چاہتا ہوں کہ اب تک کی تمام تحفۃ العوام سے یہ ایڈیشن سب سے زیادہ خوشخط، جلی اور صاف چھپے۔ اس کے لئے میں نے اسے اس دفعہ آفسٹ پر چھپوانے کا اہتمام کیا ہے جس پر کہ زرِ کثیر صرف ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ میں نے اس میں مومنین کرام کی سہولت کے لئے موجودہ وقت کے

چاروں مجتہدین اعلام جامع الشرائط کے فتاویٰ اور زیارت ناحیہ مقدسہ کا بھی اضافہ کر دیا ہے۔ مزہ تو جب ہے کہ اس تحفۃ العوام میں کوئی غلطی نہ رہے لہٰذا آپ اس پر نظرِ ثانی اور تصحیح فرمائیں چنانچہ میں نے اس تحفہ کی کتابت کو اس کے سابقہ ایڈیشن سے ایک ایک لفظ ملا کر پروف ریڈنگ کر دی ہے پھر دعا ہا صرف عربی عبارت کو دوسری عربی کتابوں میں تلاش کر کے ان سے ایک ایک لفظ ملا کر پڑھا اور بقیہ غلطیاں بھی درست کر دی ہیں۔ قرآنی سورتوں کا معاملہ یہ ہے کہ حکومت نے تاج کمپنی کے مطبوعہ قرآن مجید کو غلطیوں سے پاک قرار دیا ہے اس لئے میں نے اس تحفہ کی قرآنی سورتوں کو تاج کمپنی مطبوعہ قرآن مجید سے ایک ایک لفظ ملا کر پروف ریڈنگ کر دی ہے۔ تو غلطیاں دور کرنے کی یہی صورتیں ہیں لہٰذا میں نے اس تحفہ کو حتی المقدور غلطیوں سے پاک کر دیا ہے۔

۳۔ ترتیب

کتاب کی یہ بھی صفت ہوتی ہے کہ اس کے مضامین کی ترتیب درست ہو۔ تحفۃ العوام چونکہ ابتداء میں مختصر لکھی گئی تھی اور بعد میں اس میں اضافے ہوتے چلے گئے۔ لہٰذا جو بھی اضافہ کیا گیا اسے یا تو کتاب کے آخر میں لگا دیا گیا یا بالکل شروع میں یا کہیں موقع بے موقع درمیان میں لگا دیا گیا اس میں شک نہیں کہ ان اضافوں سے کتاب کی افادیت بہت بڑھ گئی ہے لیکن یہ بھی تو چاہیئے کہ مضامین کی ترتیب درست ہو۔ میں نے کتاب کی ترتیب درست کر دی ہے۔ یعنی قرآن کی سورتیں جو بالکل شروع میں تھیں انہیں ان کی مناسب جگہ لے گیا ہوں۔ دینیات جو دو جگہ تھی۔ اسے ایک جگہ لے آیا ہوں۔ اسی طرح دعاؤں کو ایک جگہ۔ اعمال کو ایک جگہ، زیارات کو ایک جگہ اور تعویذات وغیرہ کو ایک جگہ لے آیا ہوں۔

اُمید ہے کہ اس سے کتاب بہتر ہو گئی ہے اور مومنین کو پہلے سے زیادہ سہولت ہو جائے گی۔ انشاء اللہ۔

اعجاز محمد (فاضل فقہ)

گورنمنٹ رجسٹرڈ پروف ریڈر

برائے قرآن مجید

رجسٹرڈ نمبر:- ۱۵- ۷۶/(۷) ؟

حواشی مطابق فتاویٰ

۱۔ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقای الحاج سید ابوالقاسم الخوئی مدظلہ مجتہد اعظم نجف اشرف
۲۔ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقای الحاج سید محمود الحسینی الشاہرودی مدظلہ مجتہد اعظم نجف اشرف
۳۔ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقای الحاج سید روح اللہ خمینی
۴۔ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج سید محمد کاظم شریعتمدار

یہ ہر مومن کی ضرورت ہے کہ وہ جس مجتہد اعلم جامع الشرائط کی تقلید میں ہو۔ وہ اسی کے فتاویٰ پر عمل کرتا ہے۔ آج کل مندرجہ بالا چار مجتہدین اعلام ہیں۔ لہذا مومنین کو ان چاروں کے اختلافی مسائل سے آگاہی کی ضرورت ہے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ہم موجودہ مجتہدین اعلام کے یہ حواشی آپ کے لئے پیش کر رہے ہیں۔ مومنین اپنے اپنے مجتہد اعلم کے فتاوی تحفۃ العوام ھذا کے صفحہ نمبر و سطر نمبر کی مدد سے حاصل کر سکتے ہیں۔

صفحہ	سطر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ (بیان اختلاف فتوے)
۳۸	۶	مجتہد اعلم جامع الشرائط کی تقلید کرے	جن مسائل کے متعلق یہ معلوم ہو کہ ان میں علماء کے درمیان اختلاف ہے۔ خوئیؒ
۳۹	۱	میت کی تقلید پر	میت کی تقلید پر باقی رہنا جائز نہیں۔ آقای شہرودی اگر مسائل یاد ہوں تو بقاء واجب اور اگر میت مجتہد کے مطابق فتویٰ مسائل بھول چکا ہو تو زندہ کی تقلید واجب ہے۔ خوئیؒ اگر فوت شدہ مجتہد کے بعض مسائل پر عمل کر چکا ہو تو تمام پر باقی رہنا جائز آقای خمینی میت کی تقلید پر بقا جائز نہیں زندہ مجتہد کی تقلید واجب ہے۔ شاہرودی
۴۱	۶	بنا بر احتیاط واجب	یہ احتیاط واجب نہیں۔ خوئیؒ۔ شاہرودی
۴۲	۶	بنا بر احوط نجس بھی ہے	نجس نہیں بلکہ پاک ہے۔ خوئیؒ۔ شاہرودی
۴۴	۸	حرام و نجس ہے	نجس نہیں بلکہ پاک ہے اگرچہ احتیاط مستحب ہے۔ خوئیؒ
۴۴	۱۴	نجس ہے	نجس نہیں لیکن اس کے ساتھ احتیاطاً نماز نہ پڑھے۔ خوئیؒ
۴۴	۱۷	بلکہ حائضہ کے ساتھ جماع بحالت روزہ	ان صورتوں میں اگر اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرے تو یہ پسینہ نجس نہ ہوگا اور نہ ہی نماز میں اس سے احتیاط لازم ہے۔ خوئیؒ
۴۵	۱	نجاست کھانے والے	نجاست کھانے والے اونٹ اور دیگر جانوروں کا پسینہ نجس نہیں۔ لیکن نماز میں احتیاط واجب ہے۔ خوئیؒ
۴۵	۱	نجاست کھانے والے اونٹ	نجاست خوار اونٹ کا پسینہ نجس ہے۔ ہاں اگر اس کے علاوہ اور جانور نجاست کھاتے ہوں تو اُن کے پسینہ سے اجتناب ضروری نہیں۔ آقای خمینی نجاست خوار اونٹ کا پسینہ بلکہ اونٹ کے علاوہ دیگر نجاست خوار کے پسینہ سے بھی اجتناب لازم ہے اور ان کا پسینہ نجس ہے۔ آقای شہرودی نجاست کھانے والے اونٹ کا پسینہ نجس ہے۔ احتیاط واجب ہے کہ نجاست کھانے والے جانوروں کے پسینہ سے انسان اجتناب کرے۔ آقای شریعتمدار بنابر احتیاط واجب۔ شاہرودی
۴۶	۱۲	بواسیر کا خون خواہ باطن جسم میں ہو	اگر بواسیر باطن جسم میں ہو تو اس صورت میں یہ خون معاف نہ ہوگا۔ شاہرودی
۴۱	۲	وہ عورت جو چھوٹے بچہ کی پرورش	بشرطیکہ عورت کا اپنا بچہ ہو اور بچہ لڑکا ہو اور عورت کے لئے ہر روز بار بار لباس کا پاک کرنا ذاتی طور پر باعث زحمت ہو۔ اور نجاست بھی پیشاب کی ہو تو معاف ہوگا۔ خوئیؒ
۵۱	۴	کر کی مقدار باعتبار پیمائش	کر کی مقدار باعتبار پیمائش یہ ہے کہ لمبائی، چوڑائی اور گہرائی میں سے اگر ہر ایک تین بالشت جس کا مجموعی حاصل ضرب ۲۷ بالشت ہوتا ہے کافی ہے۔ خوئیؒ کر پانی اس مقدار کو کہتے ہیں جس کی لمبائی چوڑائی گہرائی ۳½ بالشت ہو۔ اس کا مجموعی وزن بیس مثقال کم ایک سو اٹھائیس من تبریزی ہے جو کہ ۹۰۶/۳۸۲ گرام ہے۔ آقای خمینی کر کی مقدار یہ ہے جس کی لمبائی چوڑائی اور گہرائی میں سے ہر ایک ۳½ بالشت ہو۔ مجموع ۴۲⅞ بالشت مکعب ہو۔ آقای شہرودی کر کی مقدار یہ ہے جس کی لمبائی چار بالشت ہو۔ چوڑائی اور گہرائی تین تین بالشت ہو۔ یعنی تین بالشت چوڑائی ہو۔ اور تین بالشت گہرائی اور اس کا کل وزن بیس مثقال کم ایک سو اٹھائیس من

		تبریزی ہے۔ آقای شریعتمدار
۵۱ - ۱۵	لیکن بنابر احوط	بلکہ بنابر اقویٰ۔ خوئی
۵۲ - ۱	بوریہ اور چٹائی	ایسی اشیاء کے پاک ہونے میں اشکال ہے۔ خوئی
۵۴ - ۱۹	صرف ڈبو دینا تطہیر کے لئے کافی ہے۔	کافی نہیں بلکہ آب کُر یا آب جاری میں بھی دو مرتبہ دھونا ضروری ہے۔ خوئی
۵۵ - ۳	غسالہ بول و براز پاک ہوگا	بول کا نہیں صرف براز کا غسالہ پاک ہے۔ خوئی۔ شاہرودی
۵۵ - ۱۲	نچوڑنے کی ضرورت نہیں	ضرورت ہے۔ خوئی
۵۶ - ۱	ایک مرتبہ دھونا کافی ہے۔	ایک مرتبہ نہیں بلکہ آب کثیر اور آب جاری میں بھی سات مرتبہ دھونا ضروری ہے۔ خوئی
۵۷ - ۱۸	نچوڑنے کی بھی ضرورت نہیں	ضرورت ہے۔ خوئی
۵۸ - ۶	نجس ہو جاتا ہے	نجس نہیں ہوتا۔ خوئی۔ شاہرودی
۵۸ - ۸	شیرۂ انگور کا بھی یہی حکم ہے	شیرۂ انگور اگر خود بخود جوش میں آجائے تو اس کا کھانا حرام لیکن نجس نہیں، اگرچہ احتیاط بہتر ہے اور اگر آگ پر جوش آجائے تو اس کا کھانا حرام لیکن نجس نہ ہوگا۔ خوئی
۵۸ - ۱۳	حفاظت حرام ہے	حرام نہیں اگرچہ احتیاط مستحب ہے۔ خوئی۔ شاہرودی
۵۹ - ۴	بنانا اور مزدوری لینا حرام ہے	حرام نہیں ہے اگرچہ احتیاط بہتر ہے۔ خوئی۔ شاہرودی
۶۰ - ۵	استنجا کی حالت میں بھی	استبراء اور استنجاء کی حالت میں حرام نہیں۔ خوئی۔ شاہرودی
۶۳ - ۸	گٹوں تک مسح کرنا	بلکہ پاؤں کے ابھرے ہوئے حصہ تک کافی ہے۔ خوئی۔ شاہرودی
۶۴ - ۱۵	سونے یا چاندی کا ہو	اگر پانی صرف غصبی برتن یا سونے یا چاندی کے برتن میں ہی ہو تو اس صورت میں اس پانی سے وضو صحیح نہ ہوگا اور تیمم واجب ہے۔ لیکن اگر اس کے علاوہ دوسرا پانی موجود ہو تو پھر اس پانی کے ساتھ اگرچہ ارتماسی وضو جائز نہیں تاہم چلّو وغیرہ سے پانی نکال کر اعضاء وضو پر ڈالا جائے تو صحیح ہوگا۔ شاہرودی اگر پانی غصبی برتن یا سونے یا چاندی کے برتن میں ہو تو وضو ارتماسی صحیح نہ ہوگا لیکن اگر چلّو یا کسی دوسری چیز کے ساتھ برتن سے نکال کر اعضاء وضو پر ڈالا جائے تو وضو صحیح ہوگا۔ اگرچہ بعض صورتوں میں گنہگار بھی ہوگا۔ خوئی وضو کا پانی غصبی برتن میں ہو یا سونے یا چاندی کے برتن میں ہو اور پانی نہ ہو۔ اگر شرعی طریقہ پر دوسرے برتن میں ڈال سکتا ہے تو دوسرے برتن میں ڈال کر وضو کرے ورنہ تیمم کرے۔ اگر اس پانی کے علاوہ کوئی اور پانی موجود ہو تو اس سے وضو کرے۔ اگر غصبی یا سونے چاندی کے برتن میں وضو ارتماسی کرے تو وضو باطل ہے، اس پانی کے علاوہ اور پانی موجود ہو یا نہ ہو۔ آقای خوئی اگر وضو کا پانی غصبی یا سونے چاندی کے برتن میں ہو اور کوئی پانی نہ ہو تو پھر تیمم کرنا چاہیئے اور اگر غصبی برتن یا سونے چاندی کے برتن سے وضو ارتماسی کرے یا ان برتنوں سے منہ اور ہاتھوں پر پانی ڈالے، احتیاط واجب یہ ہے کہ وضو باطل ہے اگر چلّو یا دوسری چیز سے ان سے پانی لے کر منہ اور ہاتھوں پر پانی ڈالے تو اس کا وضو صحیح ہے۔ آقای خمینی اگر پانی غصبی برتن یا سونے چاندی کے برتن میں ہو اور پانی نہ ہو تیمم کرے۔ اگر پانی غصبی یا سونے چاندی کے برتن میں ہو تو اس سے ارتماسی نہ کرے اگر چلّو یا کسی دوسری چیز سے اس سے پانی لے کر وضو کرے تو وضو صحیح ہے۔ آقای شریعتمدار
۶۸ - ۲	بنابر احوط (وجوبی)	یہ احتیاط مستحب ہے۔ خوئی
۷۰ - ۱۷	مسح کر لینا کافی ہے	کافی نہیں، اس صورت میں تیمم واجب ہے۔ خوئی
۷۲ - ۱۵	تو دو ضربی تیمم کرے	لازم نہیں بلکہ خواہ وضو کے بدلہ ہو یا غسل کے ایک ضربی کافی ہے۔ خوئی
۷۷ - ۳	بنابر احوط (وجوبی)	یہ احتیاط مستحب ہے۔ خوئی
۷۷ - ۱۳	دفعۃً واحدۃً دھل جائے	لازم نہیں بلکہ تدریجی طور پر بھی غوطہ لگانا صحیح ہے۔ خوئی
۷۷ - ۱۸	بدن نجس رہے گا	گزشتہ مسائل میں ذکر کر دیا گیا ہے کہ مجنب حرام کا پسینہ نجس نہیں۔ اگرچہ نماز میں احتیاطاً لازم ہے لہٰذا گرم پانی کے ساتھ غسل جائز ہے۔ خوئی

صفحہ - سطر	عبارت	حاشیہ
۷۹ - ۶	ضروری نہیں ہے	لیکن جس حصہ کو دھونا ہو اس کو دھونے سے قبل پاک کر لینا کافی ہے۔ خوئیؒ ۔ شاہرودی
۷۹ - ۱۰	قرشی عورتوں کو	قرشی عورتیں کہ جن کی عمر پچاس اور ساٹھ سال کے درمیان ہو۔ ان کو چاہیئے کہ وہ خون دیکھنے کے ایام میں اگر شرائط حیض موجود ہوں تو احتیاط پر عمل کریں۔ یعنی احکام حیض پر بھی عمل کریں اور احکام استحاضہ پر بھی۔ خوئیؒ
۸۰ - ۳	مگر احوط یہ ہے	یہ احتیاط واجب نہیں۔ خوئیؒ
۸۱ - ۱۲	دو روز پہلے خون آتا دیکھے	لیکن اگر دو دنوں سے زیادہ ہو تو اس صورت میں احتیاط لازم ہے خوئیؒ
۸۳ - ۸	اور بنا بر احوط	یہ احتیاط مستحب ہے۔ خوئیؒ
۸۳ - ۱۳	کفارہ واجب ہے	ظاہراً واجب نہیں ۔ خوئیؒ
۸۴ - ۲۰	ان میں احتیاط پر عمل کرے	لازم نہیں بلکہ اس درمیانی مدت میں نفاس کے احکام جاری ہونگے خوئیؒ ۔ شاہرودی
۸۷ - ۷	قبلہ رُخ لٹائیں	بنا بر احتیاط واجب اور اس سلسلہ میں ولی میت سے اجازت حاصل کرنا بھی بنا بر احتیاط کے واجب ہے۔ خوئیؒ
۸۸ - ۷	بنا بر احوط غسل سے فراغت تک	یہ احتیاط واجب نہیں ۔ خوئیؒ
۸۹ - ۲۰	اور شیعہ اثنا عشری ہو	لازم نہیں بلکہ اگر مسائل غسل سے واقف ہو اور صحیح غسل بہ نیت قربۃً الی اللہ دے تو کافی ہے۔ خوئیؒ
۹۲ - ۱۴	لیکن احوط یہ ہے	واجب نہیں بلکہ تین میں سے کسی ایک غسل کی نیت ما فی الذمہ کر لینا کافی ہے۔ خوئیؒ
۹۴ - ۸	بلکہ احوط یہ ہے	یہ احتیاط واجب نہیں ۔ خوئیؒ
۱۱۲ - ۹	عصر کی نماز صحیح نہیں	البتہ اگر سہواً ایسا ہو جائے تو اس نماز کو ظہر کی قرار دے کر ایک اور نماز چار رکعتی بقصد ما فی الذمہ ادا کرے کافی ہے۔ خوئیؒ
۱۱۶ - ۱	بنا بر احوط	یہ احتیاط واجب نہیں اور اگر ایک بالشت یا اس سے زائد فاصلہ دونوں کے درمیان ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ خوئیؒ ۔ شاہرودی
		یہ احتیاط واجب نہیں ۔ شاہرودی
۱۱۸ - ۳	جائز ہے	سونے کی گھڑی کا استعمال جائز نہیں ۔ خوئیؒ ۔ شاہرودی

صفحہ - سطر	عبارت	حاشیہ
۱۱۸ - ۳	حرام نہیں ہے	بلکہ حرام ہے۔ خوئیؒ ۔ شاہرودی
۱۱۸ - ۱۶	بواسیر کے خون کا ہے	بشرطیکہ بواسیر داخل میں نہ ہو ۔ شاہرودی
۱۱۹ - ۱	بچہ لڑکا ہو	یہ حکم صرف بچہ کی ماں کے لئے مخصوص ہے۔ خوئیؒ
۱۱۹ - ۱۶	دو مرتبہ اشہد ان امیر المومنین	یہ جملہ جزو اذان نہیں اور نہ جزئیت کے قصد سے کہنا جائز ہے البتہ بقصد تیمن و برکت کہنا چاہیئے۔ خوئیؒ ۔ شاہرودی
۱۲۰ - ۹	دو یا ایک مرتبہ اشہد ان علیا	یہ جملہ جزو اقامت نہیں۔ لہٰذا بقصد تیمن و برکت کہنا چاہیئے۔ خوئیؒ ۔ شاہرودی
۱۲۸ - ۳	انگوٹھے	بلکہ انگوٹھوں کے سرے ۔ خوئیؒ ۔ شاہرودی
۱۲۸ - ۶	کاغذ پر سجدہ جائز ہے	بشرطیکہ ان چیزوں سے بنایا گیا ہو جن پر سجدہ جائز ہے۔ خوئیؒ ۔ شاہرودی
۱۵۰ - ۳	یا دو رکعت بیٹھ کر	بنا بر احتیاط واجب ایک رکعت کھڑے ہو کر پڑھے ۔ خوئیؒ
۱۵۰ - ۳	اور یہی حکم اس صورت میں بھی	نہیں بلکہ اگر دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے سے پہلے یہ شک ہو اگر چہ ذکر واجب پورا کر چکا ہو تو نماز باطل ہو گی ۔ خوئیؒ
۱۵۰ - ۶	لیکن اس صورت میں بہتر یہ ہے	بلکہ بنا بر احتیاط کے واجب ہے ۔ شاہرودی
۱۵۹ - ۲	لیکن جمعہ و ظہر دونوں کو	نہیں بلکہ شرائط پوری ہوں تو نماز جمعہ واجب ہے اور نماز ظہر لازم نہیں البتہ بقصد رجاء پڑھ سکتا ہے ۔ خوئیؒ
۱۵۹ - ۴	کسی عذر کی وجہ سے	بلکہ اگر بغیر کسی عذر کے بھی نہ پڑھی ہوں تو بھی قضا واجب ہے۔ خوئیؒ
۱۶۲ - ۲	اگر چہ اقویٰ ہے	اقویٰ نہیں بلکہ بہتر ہے۔ خوئیؒ ۔ شاہرودی
۱۶۲ - ۲	دونوں کو جمع کرے	لازم نہیں بلکہ آخر وقت اگر سفر میں ہو تو قصر اور اگر آخر وقت حضر میں ہو تو پوری قضا کرے۔ خوئیؒ ۔ شاہرودی
۱۶۲ - ۱۳	احتیاطاً ۲۸ میل	یہ احتیاط بے معنی اور لغو و غلط ہے۔ لہٰذا اگر سفر ۲۷ میل ۲ فرلانگ ۸۰ گز سے کم ہو تو نماز پوری اور اگر اس مذکورہ مسافت تک کا یا اس سے ذرا برابر بھی زائد ہو تو قصر واجب ہے۔ خوئیؒ ۔ شاہرودی
۱۶۳ - ۸	پہلے سفر میں نماز قصر پڑھیں	نہیں بلکہ پہلے سفر میں بھی نماز پوری پڑھیں گے۔
۱۶۳ - ۹	اور احوط یہ ہے	یہ احتیاط لازم نہیں۔ خوئیؒ
۱۶۳ - ۱۱	پہلے سفر میں قصر کرے گا	بلکہ احوط یہ ہے کہ پہلے سفر میں قصر اور پوری دونوں طرح پڑھے ۔ خوئیؒ
۱۶۵ - ۹	حائر حضرت سید الشہداؑ	بشرطیکہ ضریح مقدس سے ۱۱/۲ گز سے زائد مقدار دور نہ ہو۔ شاہرودی

صفحہ - سطر	عبارت	حاشیہ
۱۶۵ - ۹	جائز حضرت سید الشہداءؑ	بلکہ تمام حرم سید الشہداء کا بھی یہی حکم ہے۔ خوئی
۱۸۲ - ۱۵	ترک فاصلہ احوط ہے	یہ احتیاط بے معنی ہے آخری اور درمیانی صفوں میں کوئی فرق نہیں۔ خوئی۔ شاہرودی
۱۹۴ - ۵	واجب ہے کہ تیمم کریں	اگر ماہ رمضان یا اس کی قضا کا روزہ ہو تو واجب ہے اگر ان کے علاوہ کسی اور معین دن کا روزہ واجب ہو تو بنا بر احتیاط کے واجب ہے لیکن غیر معین دن کا روزہ واجب ہو یا روزہ مستحبی ہو تو پھر واجب نہیں اگرچہ احتیاط مستحب ہے۔ شاہرودی بنا بر احتیاط واجب مجنب کو چاہیئے کہ وہ تیمم کرے لیکن حائض اور نفساء اگر اذان صبح سے قبل پاک ہو جائیں اور ان کا وظیفہ تیمم ہو، اور وہ تیمم نہ کریں تو بھی ان کا روزہ صحیح ہوگا۔ خوئی
۲۰۳ - ۱	وہ اور شاہی مواجب نکالنے کے بعد	نہیں بلکہ نصاب کا حساب مواجب و اخراجات کے منہا کرنے سے قبل نکالا جائے اگرچہ زکوٰۃ کی ادائیگی مصارف وغیرہ کے منہا کرنے کے بعد کرے۔ خوئی
۲۰۳ - ۱۵	بلکہ یہ احوط ہے	یہ احتیاط واجب ہے۔ خوئی۔ شاہرودی
۲۰۴ - ۲	کہ وہ غنی ہو جائے	بنا بر احتیاط واجب ایک سال کے اخراجات سے زائد نہ دی جائے۔ خوئی۔ شاہرودی
۲۰۶ - ۱۱	اس کو وضع کرنے کے بعد	بلکہ نصاب کا حساب مصارف منہا کرنے سے قبل کیا جائے گا۔ اگرچہ خمس کی ادائیگی مصارف منہا کرنے کے بعد کرے۔ خوئی
۲۰۶ - ۱۲	سونے یا چاندی	نہیں بلکہ صرف سونے کے پہلے نصاب کے برابر ہونا چاہیئے۔ خوئی
۲۰۶ - ۱۵	ایک مثقال شرعی	بنا بر احتیاط واجب اگرچہ اس مقدار سے کم بھی ہو تو نیز مصارف منہا کرنے کے بعد خمس نکالا جائے۔ خوئی
۲۱۴ - ۲۰	بیان مواقیت	واضح رہے کہ آج کل جو راستے ہمارے ہاں کے حجاج اختیار کرتے ہیں خواہ ہوائی راستہ سے جائیں، بحری راستہ سے یا خشکی کے راستہ سے وہ حتمی طور پر یا پہلے مدینہ منورہ وارد ہوں گے یا جدہ میں۔ لہٰذا ہم لوگوں کے لئے صرف دو میقات مسجد شجرہ (کہ جسے ابیار علی بھی کہتے ہیں) اور حدیبیہ (کہ جسے جلیں بھی کہا

کہا جاتا ہے) ان میں سے کسی ایک پر سے احرام باندھنا واجب ہے۔ اس طرح کہ جو شخص جدہ سے مکہ مکرمہ کی طرف حج کے لئے جانا چاہے تو اس پر حدیبیہ کے مقام پر احرام باندھنا واجب ہے۔ اور جو شخص مدینہ سے مکہ جا رہا ہو یا جدہ سے پہلے مدینہ جائے اور پھر اس کے بعد مکہ جانا چاہے تو اس پر مسجد شجرہ پر سے احرام باندھنا واجب ہے۔ لیکن جب جدہ کے راستہ سے ہو کر حدیبیہ سے گذرے تو بنا بر احتیاط کے تجدید نیت کرنا مستحب ہے۔

دیگر میقات کا ہمارے ساتھ تعلق نہیں اور یہ بھی جاننا چاہیئے کہ ان میقات سے قبل احرام باندھنا جائز نہیں ہے۔ مگر یہ کہ نذر وغیرہ کی وجہ سے، جو لوگ ہوائی جہاز کے ذریعہ سفر کرنے والے کراچی سے احرام باندھ لیتے ہیں یا بحری جہاز پر دوران راہ سمندر کے اندر کسی میقات کے محاذی ہونے کی وجہ بتلا کر احرام باندھ لیتے ہیں۔ ہمارے مذہب کی رو سے جائز نہیں، یہ مخالفین کے مذہب کے مطابق ہے۔ لہٰذا ہوشیار رہیں۔
خوئی۔ شاہرودی

صفحہ - سطر	عبارت	حاشیہ
۲۱۸ - ۷	اور نہ سلا ہوا ہو	یہ شرط مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں۔ خوئی۔ شاہرودی
۲۲۱ - ۸	فضیلت و مفاخرت کا اظہار کرنا	اگر اپنی فضیلت و مفاخرت اس طرح کرے کہ دوسرے شخص کی توہین کا پہلو نکلے تو حرام اور اگر ایسا نہ ہو بلکہ صرف اس کی اپنی فضیلت ثابت ہو تو یہ فعل جائز ہے۔ اور احرام کی وجہ سے اس کا حرام ہونا معلوم نہیں۔ خوئی
۲۲۵ - ۱۹	یا جاہل مسئلہ ہو	جاہل مسئلہ ہونے کی صورت میں ایک اونٹ کفارہ نیز واجب ہے۔ شاہرودی
۲۶۰ - ۱۰	مقدار مہر کی معین ہو	دائمی عقد میں مہر کا ذکر کرنا یا معین کرنا ضروری نہیں۔ خوئی۔ شاہرودی
۲۶۰ - ۱۴	اجازت لینا احوط ہے	یہ احتیاط مستحب ہے۔ شاہرودی

۲۶۰ - ۱۳	اجازت لینا احوط ہے
۳۰۴ - ۲	دہا شہور قول کے مطابق

باپ یا دادا سے بناء بر احتیاط کے اجازت لینا واجب ہے۔ غوئی
زوجہ خواہ اولاد والی ہو یا بے اولاد اصل زمین میں حق وراثت
نہیں رکھتی خواہ وہ زمین رہائشی ہو یا زراعتی یا کوئی دیگر البتہ
جو چیزیں اس زمین پر مثل عمارت درخت اور زراعت وغیرہ
کے مانند موجود ہیں ان کی قیمت میں وراثت کا حق رکھتی ہے
جیسا کہ زمین کے علاوہ ہر قسم کے متروکہ اموال سے وراثت
کی حقدار ہے۔ اگر اس کے شوہر کی اولاد ہو تو ۱/۸ حصہ اور
اگر اس کے شوہر کی اولاد نہ ہو تو ۱/۴ حصہ۔
خوئی۔ شاہرودی

امامیہ جنتری

پاکستان و ہند کی مقبول ترین اور کثیر الاشاعت جنتری

جس میں

سال بھر کی تقویم، قمر در عقرب، نوروز عالم افروز، چاند و سورج گرہن
سیاسیاتِ عالم، پیش گوئیاں، نیک و بد تاریخیں، بارہ راشیوں کے
نیک و بد حالات و دیگر مذہبی معلومات و مفید مضامین درج ہوتے ہیں۔

ناشر

افتخار بک ڈپو رجسٹرڈ۔ اسلام پورہ۔ لاہور

کتاب المسائل و الاحکام

اس میں اصولِ دین اور فروعِ دین، احکامِ طہارت و نسواں، تجہیز، میت، نماز ہائے
واجبہ و مستحبی، روزہ، حج و زکوٰۃ و خمس و جہاد اور تعقیباتِ نماز کا بیان ہے۔

جدید

تحفۃ العوام

مقبول

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشۡرَفِ الۡاَنۡبِیَآءِ وَالۡمُرۡسَلِیۡنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الۡمَعۡصُوۡمِیۡنَ ؕ

امابعد۔ المتمسک بالثقلین احقر السید منظور حسین نقوی ابن الحاج السید غلام مرتضٰے صاحب مرحوم طاب ثراہ عرض پرداز ہے کہ ہر مکلّف[1] پر شرعاً واجب ولازم ہے کہ وہ اپنے عقائد دینی کو صحیح ودرست کرے یعنی اُسے اُصولِ دین کا صحیح علم وواقفیت حاصل ہو۔ اوراپنی استعداد علمی کے مطابق ادلّہ وبراہین کے ساتھ ان کو تسلیم کرے اور فروعِ دین یعنی نماز وروزہ وزکوٰۃ وغیرہ کے ضروری مسائل واحکام سے بمطابق فتاویٰ مجتہد جامع الشرائط پورے طور پر واقف وآگاہ ہو۔

اولاد کی تعلیم وتربیت والدین کا فریضہ ہے۔ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں۔ کُلُّکُمۡ رَاعٍ وَّکُلُّکُمۡ مَسۡئُوۡلٌ عَنۡ رَعِیَّتِہٖ یعنی تم میں سے ہر

[1] مکلّف۔ بمعنی تکلیف دیا گیا ہے۔ یعنی جب لڑکا یا لڑکی شرعی لحاظ سے بلوغ کی حد کو پہنچ جائے تو اس پر شرعی تکلیف عائد ہو جاتی ہے۔ بس نو سالہ لڑکی اور پندرہ سالہ لڑکا احکامِ شرعی کا پابند ہو جاتا ہے۔
الاحقر نقوی۔

شخص اپنے گھر والوں کا حاکم ہے۔ اور تم میں سے ہر ایک اپنے متعلقہ اشخاص کے بارے میں جواب دہ ہے۔ لہٰذا صاحب خانہ پر اپنے تمام متعلقین کے اخلاق واطوار واعمال کی اصلاح ودرستی کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ بنا بریں اولاد کی تعلیم وتربیت بدرجہ اولیٰ والدین کا اوّلین فریضہ ہے۔ پس جب لڑکا سنِ تمیز ورشد کو پہنچے تو اُسے خدا اور رسول اور آئمہ معصومین علیہم السّلام کے اسمائے مبارکہ تعلیم کئے جائیں۔ اور سات برس کی عمر میں اُسے نماز سکھائی جائے اور نو برس گزرنے پر اُسے نماز پڑھائیں۔ اور اس بارے میں اگر سختی بھی کرنی پڑے تو اس سے گریز نہ کریں۔ لڑکی کو نو برس کے قبل سے تاکید وتنبیہ ضروری ہے تاکہ نو برس پورے ہونے پر وہ بالکل نماز کی پابند ہو جائے۔ اور لڑکے پر جب وہ پورے پندرہ برس کا ہو جائے نماز واجب ہو جاتی ہے۔

پہلا باب

اُصولِ دین

توحید، عدل، نبوت، امامت، قیامت

ہر ذی شعور وصاحبِ عقل وفراست جب اشیائے عالم کے وجود میں ذرا غور وفکر کریگا تو اس پر یہ منکشف ہو جائے گا کہ کوئی مصنوع خود بخود وجود میں نہیں آیا اور کوئی مخلوق از خود خلق نہیں ہوئی بلکہ ایک صانع وخالقِ قادر وحکیم نے اپنی قدرتِ کاملہ سے اسے ایجاد وخلق کیا ہے جو صفاتِ کمالیہ وجلالیہ وجمالیہ کا جامع اور ہر قسم کے نقص وعیب سے مبرّا اور فقر واحتیاج سے منزّہ ہے۔ لہٰذا ہر مصنوع وجودِ صانع پر دال اور ہر مخلوق اپنے خالق کے وجود کی دلیل ہے۔ خداوندِ عالم کی توحید ویگانگت ویکتائی کے ثبوت میں چند عام فہم دلیلوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

توحید

خدا کی یکتائی و بے ہمتائی کی چھ دلیلیں ہیں۔

(اوّل) اگر خدا کا کوئی شریک ہوتا تو اس کی وجہ سے عالم میں فساد پیدا ہوتا۔

(دوم) شرکت خدا کا نقص ہے اور نقص خدائی میں نہیں ہو سکتا۔

(سوم) سب نبی و رسول ایک ہی خدا کے پاس سے آئے ہیں جنہوں نے متفقہ طور پر اسکی وحدانیت کی خبر دی۔ اگر کوئی اور خدا ہوتا تو وہ بھی نبی و رسول بھیج کر اپنے آپ کو پہچنواتا۔

(چہارم) اگر دو خدا فرض کر لئے جائیں تو ایک خدا دوسرے خدا کے رفع پر قادر ہوگا یا نہیں اگر قادر ہوگا تو جو دفع ہو جائے وہ خدا نہیں ہو سکتا۔ اور اگر قادر نہ ہوگا تو جو عاجز ہو وہ خدا نہیں ہو سکتا۔

(پنجم) نبیوں اور رسولوں سے خدا نے فرمایا ہے کہ میرا کوئی شریک نہیں لیس کمثلہ شیء پس اگر یہ بات اس نے (معاذ اللہ) جھوٹ کہی ہے تو جھوٹ بولنا نقص ہے اور نقص خدا میں نہیں ہو سکتا اور اگر سچ کہی ہے تو مطلب ثابت ہے کہ خدا کا کوئی شریک نہیں۔

(ششم) دو چیزوں کے درمیان فصل ہونا ضروری ہے۔ تاکہ ان کا دو ہونا متحقق ہو سکے پس اگر دو خدا ہوں۔ اور اُن کے درمیان فصل ہو تو لازم آئے گا کہ فصل بھی قدیم ہو۔ حالانکہ اس کا کسی نے دعویٰ نہیں کیا ہے اور اگر کوئی یہ دعوےٰ کرے بھی تو تسلسل لازم آئے گا۔ جو محال ہے۔

صفاتِ ثبوتیہ معلوم ہونا چاہیئے کہ خدا کی ذات ہر حیثیت سے کامل ہے اور اس لئے جتنے کمال کے آثار ہو سکتے ہیں۔ سب اس کی ذات کے لئے حاصل ہیں مگر اس کی ذات کے لئے علیحدہ صفات جو ذات کے علاوہ ہوں موجود نہیں ہیں۔ وہ ذات ہی ذات ہے۔ اور اگر آثارِ کمال کے لحاظ سے دیکھا جائے تو اس کی صفات کا حصر و شمار ناممکن ہے لیکن جو صفات خاص طور پر محلِ بحث قرار پائے ہیں اور علم کلام کی کتابوں میں بیان کئے گئے ہیں وہ آٹھ ہیں۔

قدیم یعنی خدا ہمیشہ سے قدیم ہے۔ **قادر** یعنی خدا ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ **عالم** یعنی وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ **حیّ** یعنی خدا زندہ ہے۔ اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ **مرید** یعنی وہ صاحب ارادہ ہے۔ اور جو چیز واقع ہوتی ہے۔ اُس کے اختیار سے ہوتی ہے۔ لہٰذا وہ اپنے افعال میں مجبور نہیں۔ **مُدرک** یعنی وہ ہر چیز کے ظاہر و باطن کا دریافت کرنے والا ہے اگرچہ آنکھ کان وغیرہ نہیں رکھتا۔ **متکلم** یعنی وہ جس چیز سے چاہے کلام پیدا کر سکتا ہے جیسے موسیٰ علیہ السّلام کے لئے درخت میں کلام پیدا کیا۔ **صادق** یعنی خدا کا کلام درست اور برحق ہے۔

صفاتِ سلبیہ وہ صفتیں جو خدا کی ذات کے شایانِ شان نہیں۔ آٹھ ہیں۔

(اوّل) شرکت یعنی خدا کا کوئی شریک نہیں (دوسرے) ترکیب۔ یعنی خدا مرکب نہیں۔ دوسرے الفاظ میں چند چیزوں سے مل کر اس کا وجود تیار نہیں ہوا ہے۔ اور اس کا کوئی جزو نہیں ہے (تیسرے) مکان۔ یعنی خدا ایک جگہ اور ایک مقام میں نہیں۔ وہ اپنی قدرت کاملہ سے ہر جگہ حاضر و موجود ہے۔ وہ لامکان ہے (چوتھے) حلول۔ یعنی خدا کسی چیز میں نہیں سماتا۔ آدمی کے بدن میں روح حلول کرتی ہے۔ جب روح نکل جاتی ہے تب آدمی مر جاتا ہے۔ یہ صورت خداوند عالم کے لئے روا نہیں ہے بالفاظ دیگر کہ ایک شے دوسری شے میں سما جائے۔ اس طرح کہ اس کی صفت قرار پا جائے۔ جیسے سیاہی جسم میں (پانچویں) محل حوادث یعنی خدا مختلف حالات اور کیفیات سے بری ہے۔ پہلے کچھ تھا اور اس کے بعد کسی اور حال میں ہو گیا یعنی بچپن سے جوانی اور پھر بڑھاپا پایا جاگتا تھا، سو گیا۔ پس حق تعالےٰ اس عیب سے منزہ ہے۔ (چھٹے) مرئی۔ یعنی خدا لائق دید نہیں نہ دنیا میں اور نہ عقبیٰ میں (ساتویں) احتیاج۔ یعنی خدا ذات و صفات میں کسی دوسرے کا محتاج نہیں ہے۔ وہ ہر طرح سے بے نیاز اور مستغنی ہے۔ (آٹھویں) صفات کا زائد بر ذات ہونا یعنی خدا کی صفتیں اُس کی ذات کے سوا اور علیٰحدہ نہیں ہیں۔ اُس کی ذات عین صفات اور اُس کی صفات عین ذات ہیں۔

عدل

مطلب یہ ہے کہ خدا کا ہر کام اُس کی حکمت و مصلحت کے مطابق اور برمحل و موقع کے

عین موافق ہے۔ اس کے افعال میں ظلم و بے اعتدالی ناممکن ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ بندہ اپنے افعال میں مختار ہے اور ان کا ذمہ دار ہے۔

خداوند عالم کوئی ایسی بات نہیں کرتا جو خلافِ عدل ہو۔ اس پر دلائل یہ ہیں۔

اوّل۔ ظلم قبیح ہے لہٰذا خدا کے لئے جائز نہیں ہو سکتا۔

دوم۔ ظلم کسی ضرورت و احتیاج کی وجہ سے ہوتا ہے اور خدا محتاج نہیں ہے۔

سوم۔ خدا نے دوسروں کو ظلم کرنے کی ممانعت کی ہے تو وہ خود بھلا کیسے ظلم کرے گا۔

چہارم۔ تمام کتابیں جو خدا نے نازل فرمائی ہیں اُن میں اُس نے اپنے عادل ہونے کی خبر دی ہے۔

پنجم۔ خلقتِ عالم کا نظام از خُود عدلِ خداوندی کو ظاہر و نمایاں کرتا ہے۔

ششم۔ اگر خدا کے لئے ظلم کا احتمال بھی ہو تو اس کی سچائی کے متعلق اعتماد جاتا رہے گا۔

نبوّت

سب انبیاء و مرسلین خدا کی طرف سے مبعوث اور مامور ہوئے ہیں اور سب برحق ہیں اور جو کتابیں اور صحیفے ان پر نازل ہوئے ہیں وہ سب منجانب اللہ ہیں۔ اور جو معجزات ان کے ہاتھوں واقع ہوئے ہیں اور جن کا تذکرہ کلام الٰہی اور احادیث میں آیا ہے سب صحیح و درست ہیں۔ سب پیغمبر معصوم یعنی مہد سے لحد تک تمام کبیرہ و صغیرہ گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔ کسی نبیؑ سے کوئی خطا عمداً یا سہواً نہیں ہوتی۔ نہ مذموم صفات سے متصف اور نہ ایسے امراض میں مبتلا ہوتے ہیں جو موجبِ نفرتِ خلائق ہوں۔ مثلاً برص و جذام اندھا۔ بہرا۔ گونگا ہونا وغیرہ وغیرہ۔

حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے حضرت خاتم النبیین محمد مصطفٰےؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عہد تک ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اللہ کی طرف سے مبعوث بر خلائق ہوئے۔ اور ان سب نے ہمارے رسول کی تشریف آوری کی بشارت دی۔ آنحضرتؐ پر ہر قسم کی نبوت و رسالت کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا اور

جو کوئی اس قسم کا دعوٰی کرے وہ کذاب اور ملعون ہے۔ آں حضرتؐ کا دینِ اسلام قیامت تک باقی رہنے والا ہے آپ کی نبوت چھ دلیلوں سے ثابت ہے۔

(اوّل) کافر و مسلم سب کا اتفاق ہے کہ رسولِ اکرمؐ نے کسی کے آگے زانوئے ادب تہ نہیں کیا۔ نہ سبق پڑھا۔ اور نہ کتابت کی لیکن بایں ہمہ آں حضرتؐ اور آپ کے اوصیائے طاہرین سے ہر علم میں ایسے افاداتؐ اور ارشادات صادر ہوئے۔ جن کا صدور کسی شخص سے باقاعدہ پڑھے لکھے بغیر عادتاً محال ہے اور اس خرقِ عادت کا ان سے صادر ہونا واضح معجزہ ہے۔

(دوم) سب آسمانی کتابوں میں آں حضرتؐ کی تشریف آوری کی بار بار بشارتیں نہ ہوتیں تو یہود اور نصارٰی جو آں حضرتؐ کے دشمن تھے۔ قرآن مجید کے اس بیان کی تکذیب کرتے۔ اور ان کی اس تکذیب کی خبر ہم تک بتواتر پہنچتی حالانکہ ایسی کوئی خبر ہم تک نہیں پہنچی۔

(سوم) معجزے آں حضرتؐ سے متواتر صادر ہوئے۔ مثلاً چاند کا شق ہو جانا اور سنگریزوں کا آپ کے ہاتھ پر تسبیح کرنا اور اسی طرح تمام معجزے جو کتابوں میں درج ہیں۔

(چہارم) آں حضرتؐ خدا کی جانب سے قرآن لے کر آئے جس کی فصاحت و بلاغت نے عرب کے تمام فصحاء و بلغا کو عاجز و ساکت کر دیا۔ چنانچہ قرآن مجید کے پارہ اوّل کی آیت ۲۳ میں اس کا چیلنج درج ہے۔

(پنجم) آں حضرتؐ کے جو حالات اور مکارم اخلاق بتواتر ہم تک پہنچے ہیں وہ خود بتاتے ہیں کہ وہ پیغمبر کے سوا کسی دوسرے میں نہیں ہو سکتے۔

(ششم) اگر آپؐ پیغمبر نہ ہوتے تو لازم تھا کہ خداوند عالم کسی شخص کو معیّن کرتا جو علم کی رو سے آپ کے دعوائے نبوت کا کذب واضح کرتا کیونکہ مقتضائے حکمت یہ ہے کہ جو کوئی دین کی تخریب کرے۔ خدائے حکیم و قادر مطلق پر فرض ہے کہ غلبہ و طاقت سے اور روئے علم اُسے دفع کرے۔

امامت

انبیاء و مرسلین کی طرح امامؑ بھی منصوص و مامور من اللہ ہوتے ہیں جس طرح اور نبیوں کے

وصی وجانشین خدا کی جانب سے مقرر و معین ہوئے ہیں۔ اسی طرح سے ہمارے پیغمبرؐ کے وصی وجانشین بھی خدا کی طرف سے معین و مقرر ہوئے ہیں۔ لہٰذا ان کا معصوم اور مالک علم لدنی ہونا اور جمیع اوصافِ ماموریںؑ خدا سے ان کا متصف ہونا ضروری و لازمی ہے اور تا قیام قیامت ان کی امامت کا باقی رہنا بھی لازمی ہے اور یہ امام بارہ ہیں جن کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

پہلے امام جو حضرت محمد مصطفیٰؐ کے خلیفہ بلافصل و وصی برحق ہیں حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام، دوسرے امام حسن علیہ السلام، تیسرے امام حسین علیہ السلام، چوتھے امام علی زین العابدین علیہ السلام، پانچویں امام محمد باقر علیہ السلام، چھٹے امام جعفر صادق علیہ السلام، ساتویں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام، آٹھویں امام علی رضا علیہ السلام، نویں امام محمد تقی علیہ السلام

دسویں امام علی نقی علیہ السلام، گیارہویں امام حسن عسکری علیہ السلام، بارھویں امام آخر الزمان عجل اللہ فرجہ خصوصی حیثیت سے ان حضرات کی امامت پانچ دلیلوں سے ثابت ہے۔

(اول) شیعہ و سنی متفق ہیں کہ جناب رسولِ اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے پس ان بارہ اماموں کے علاوہ جن لوگوں نے خلافت کا دعوےٰ کیا۔ ان کی یہ تعداد نہ تھی اور نہ وہ معصوم تھے۔ اور آئمہ طاہرینؑ کی عصمت کسی مسلمان کے نزدیک محل کلامؑ نہیں ہے۔ سوائے خوارج و نواصب کے کہ جن کا بغض و عناد واضح ہے۔

(دوم) ان حضرات میں سے ہر امامؑ نے قطعی طور پر اپنی امامت کا دعویٰ فرمایا اور عصمت دروغ گوئی سے مانعؑ ہے۔ اور اس کے علاوہ ان حضرات کے حالات و کمالات اور عبادات و مکارم اخلاق جو تواتر ہم تک پہنچے ہیں، ان کی صداقت کا بیّنؑ ثبوت ہیں۔

(سوم) جو علوم اور حقائق و معارف ان حضرات سے ہمیں پہنچے ہیں وہ انہوں نے کسی دنیوی تعلیم گاہ سے حاصل نہیں کئے تھے اور یہ خرقِ عادتؑ ہے۔

(چہارم) ان حضرات کی امامت کے بارے میں ان کے اسمائےؑ و صفات کے متواتر نصوص جو ہم تک پہنچے ہیں وہ کتب معتبرہ میں مذکور ہیں۔

(پنجم) ان میں سے ہر بزرگوار نے متواتر معجزے دکھائے جو مبسوط کتابوں میں درج ہیں۔

قیامت (معاد)

قیامت سے یہ مراد ہے کہ تمام لوگ اسی بدن عنصری کے ساتھ بروزِ قیامت محشور ہوں گے اور ان کے نیک و بد اعمال کا جائزہ لیا جائے گا۔ جو قابلِ بہشت ہوں گے وہ جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ اور آبِ کوثر و سلسبیل سے سیراب ہوں گے اور جو قابلِ دوزخ ہوں گے۔ انہیں نارِ جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔ جناب رسولِ خدا اور ائمہ معصومین گنہگار مومنوں کی شفاعت فرمائیں گے۔

قیامت کا برپا ہونا چھ دلیلوں سے ثابت ہے

(اول) اولاد آدم میں ظلم بہت ہے اور اکثر و بیشتر ظلم کا بدلہ دنیا میں نہیں ملتا۔ پس اگر کوئی روزِ جزا نہ ہو جس میں مظلوم کی داد ظالم سے لی جائے تو لازم آئے گا کہ خود خدا اسبابِ ظلم قرار پائے اور ظلم اس کے لئے قبیحؑ ہے۔

(دوم) خدائے حکیم نے بندوں پر کچھ فرائض عاید کئے ہیں اور ان کے متعلق اجر و ثواب کا وعدہ اور عذاب و عقاب کی وعیدؑ فرمائی ہے۔ اور چونکہ وہ ثواب و عقاب دنیا میں نہیں۔ لہٰذا لازم ہے کہ کوئی روزِ جزا مقرر ہو۔ ورنہ فرمانبردار اور نافرمان دونوں برابر ہو جائیں گے۔ اور یہ قبیح ہے۔

(سوم) نیز اس امر سے خدا کے لئے (معاذ اللہ) کذبؑ بھی لازم آئے گا۔

(چہارم) تمام امتوں کا اس پر اتفاق ہو چکا ہے کہ قیامت کا برپا ہونا لازمی ہے۔

(پنجم) اگر روزِ جزا نہ ہوتا۔ اور اسے بیان نہ کیا جاتا تو بندوں کے ظلم و جور سے نظامِ عالم درہم برہم ہو جاتا۔

(ششم) جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ثابت ہو چکنے کے بعد ثبوتِ قیامت کے لئے یہی کافی ہے کہ قرآن مجید میں اس کا ذکر متواتر ہے۔

دوسرا باب

تقلید

قبل اس کے کہ فروعِ دین بیان کئے جائیں، مسئلہ تقلید[1] کا ذکر ضروری ہے تاکہ عامۃ الناس[2] جو اس اہم ترین مسئلہ سے نابلد ہیں واقف ہو جائیں۔ اور اُن کی عبادات و اعمال شرعاً صحیح و درست اور بدرگاہِ احدیت قبول و منظور ہو جائیں۔

(۱) ہر مکلفِ[3] شرعی غیر مجتہد کے لئے واجب ہے کہ وہ مجتہد اعلم جامع الشرائط کی تقلید کرے۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام فرماتے ہیں کہ فقہا[4] میں جو اپنے نفس کو محفوظ رکھنے والا، دین کو بچانے والا، خواہشِ نفسانی کی مخالفت کرنے والا۔ اور خدا اور رسولؐ اور ائمہ معصومینؑ کی اطاعت کرنے والا ہو تو عوام پر ایسے فقیہ و مجتہد کی تقلید لازم ہے۔

(۲) تقلید صحیح ہونے کے لئے مجتہد میں چند امور کا ہونا ضروری ہے۔ اور وہ یہ ہیں۔

اوّل بالغ ہو۔ دوسرے عاقل ہو۔ تیسرے مرد ہو۔ چوتھے شیعہ اثنا عشری ہو۔ پانچویں عادلؒ ہو۔ چھٹے ولد الحرام نہ ہو۔ ساتویں اس کا حافظہ عام حیثیت سے اتنا کم نہ ہو کہ استنباطِ مسائل نہ کر سکے۔ آٹھویں مجتہد ہو۔ نویں زندہ ہو۔ پس میّت کی تقلید نہیں کر سکتا۔ ہاں اگر زندگی میں کسی کی تقلید کر چکا ہو تو مرنے کے بعد بھی صرف اُن مسائل میں جن میں وہ عمل کر چکا ہو۔ اسکی تقلید پر باقی رہ سکتا ہے۔ دسویں اعلم[5] ہو۔ اگرچہ یہ شرط نہیں ہے۔ ہاں جب ایک مجتہد کا فتوٰے دوسرے مجتہد کے خلاف ہو تب شرط یہ ہے کہ جس کی تقلید کرے اُس سے دوسرا مجتہد اعلم نہ ہو۔ گیارہویں دنیا پر اس طرح مائل نہ ہو کہ اُس کی عدالت میں فرق آجائے۔

ؒ عادل سے مراد وہ شخص ہے جو تمام واجبات کو بجالائے۔ اور تمام حرام چیزوں کا ارتکاب نہ کرے۔ اور مکروہات سے مجتنب[6] رہے اور یہ چیز اس کی عادت میں راسخ ہو کر اس کی فطرت ثانیہ[7] بن چکی ہو۔ (الاحقر نقوی)

۱۔ تقلید: معنی پیچھے چلنا۔ چونکہ امام زمانہ غائب ہیں اس لئے شریعت کے مسائل میں رہنمائی کے لئے ان کا کوئی نائب ہونا ضروری ہے جو کہ مشکل اور پیچیدہ مسئلوں میں فتوٰے دے کر فیصلہ کر سکے۔ [illegible] جو تمام مجتہدوں میں سب سے زیادہ عقل اور عالم ہو [illegible] مجتہد اعلم جامع الشرائط [illegible]

(۳) اگر کسی نے یہ ہے کہ عمل شدہ مسائل میں میّت کی تقلید پر باقی رہنا جائز ہے۔ لیکن جن مسائل پر عمل نہیں کیا ہے۔ ان میں میّت کی تقلید کرنا جائز نہیں۔ مردہ مجتہد کی تقلید ابتداء میں نہیں ہو سکتی۔

(۴) مجتہد اعلم کی تقلید اگر ہو سکتی ہو تو احتیاطاً واجب ہے کہ اعلم کی تحقیق جہاں تک ممکن ہو کی جائے۔ اور اس کی تعیین[1] میں باخبر لوگوں کی طرف رجوع کرنا چاہیئے جو خود قوتِ استنباط رکھتے ہوں۔ اور اعلم سے مراد وہ شخص ہے جس کا استنباط دوسروں سے بہتر ہو یعنی وہ اُن تمام چیزوں کا سب سے بہتر جاننے والا ہو جن سے حکمِ شرعی کا استنباط کیا جاتا ہے۔

(۵) اگر مقلد[2] اپنے مجتہد کے فتوٰے سے ناواقف ہو۔ لیکن اس کا یقین رکھتا ہو کہ جو وہ عمل بجالاتا ہے اُس کے اجزاء و شرائط سب ٹھیک ادا کرتا ہے اور کوئی منافی امرِ عمل میں نہیں لایا تو اقوٰے یہ ہے کہ عمل صحیح ہوگا۔ اگرچہ احوط[3] (استحبابی) یہ ہے کہ (فتوٰے حاصل کرنے کے بعد) اس کا اعادہ[4] کرے۔

(۶) اگر ایک مجتہد کی تقلید کرنے کے بعد یہ علم ہو جائے کہ دوسرا مجتہد اعلم ہے تو عدولؒ واجب ہے۔ اور اگر دوسرے مجتہد کی اعلمیت میں شک ہے یا محض احتمال یا ظن[5] اس کی اعلمیت کا ہو تو ایسی حالت میں عدول جائز نہ ہوگا۔

تیسرا باب

فروعِ دین

اصُولِ دین یعنی دین کی جڑوں کا بیان ہو چکا ہے۔ اب فروعِ دین یعنی دین کی شاخوں کا ذکر کیا جاتا ہے جس طرح درخت کی بنیاد کا استحکام اور اُس کی سرسبزی و شادابی اُس کی

ؒ اگر وہ مجتہد زندہ مجتہد سے اعلم ہو تو اس کی تقلید پر تمام مسائل میں باقی رہنا واجب ہے اور اگر زندہ اس سے اعلم ہو تو پھر زندہ کی طرف رجوع کرنا واجب ہے اور اگر دونوں مساوی ہوں تو پھر اختیار ہے جس کی چاہے تقلید کرے اگرچہ زندہ کی تقلید کرنا بہتر ہے (آقائے محسن مدظلہ)

جڑوں کی مضبوطی اور شاخوں کے سرسبز اور ہرے بھرے رہنے پر منحصر ہے۔ بعینہ دین اسلام کی بقا و استقرار و استحکام کا انحصار اس کے اُصول کے صحیح اعتقاد اور فروع احکام سے کما حقہٗ آگاہی اور افعال و اعمال کی مطابق شریعت حقہ تعمیل و بجا آوری پر ہے۔

فروع دین چھ ہیں:۔ اول نماز، دوسرے روزہ، تیسرے زکوٰۃ، چوتھے خمس، پانچویں حج اور چھٹے جہاد۔ پہلی پانچ چیزوں کا بیان اپنے اپنے مقام پر کیا جائے گا۔ باقی رہا جہاد تو اس کے متعلق یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ جہاد اس زمانہ میں صرف بصورتِ دفاع ہو سکتا ہے یعنی مرکز اسلام پر دشمن حملہ کریں تو ہر مسلمان کا فرض ہے کہ بقدر امکان اُن سے جنگ کرے اور اُن کو دفع کرے۔ اور اپنے ننگ و ناموس کی حفاظت کرنا بھی فرض ہے لیکن جہاد جس میں علاوہ دیگر شرائط کے یہ بھی شرط ہے کہ امام کی معیت میں یا امام کے حکم سے کافروں سے لڑے یا لڑنے جائے، زمانۂ غیبتِ امام آخر الزمان عجل اللہ فرجہٗ میں مفقود ہے۔

بعض فقہائے کرام کے نزدیک ان چھ فروع کے علاوہ جن کا ذکر اُوپر کیا گیا ہے۔ چار اور بھی ہیں۔ اور وہ یہ ہیں: ساتویں امر بالمعروف۔ یعنی حتی الامکان لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم کرے۔ اور مطابق احکام خدا و رسولؐ ان کو پند و نصیحت کرے۔ آٹھویں نہی عن المنکر یعنی جہاں تک ممکن ہو لوگوں کو بُری باتوں سے منع کرے۔ اور ان کو عذاب و عقاب خدا سے ڈرائے۔ نویں تولاّ یعنی اہل بیت رسول علیہم السّلام سے اور اُن کے دوستوں سے محبت و دوستی رکھے۔ اور دسویں تبرّا یعنی خدا و رسولؐ و اہل بیت علیہم السّلام کے دشمنوں سے دشمنی رکھے اور بیزاری اختیار کرے۔

چونکہ احکام نماز وغیرہ کے بیان سے پیشتر یہ جاننا ضروری و لابدی ہے کہ نجاسات کیا ہیں۔ اور نجاستوں کے ازالہ کے لئے کون کون سے مطہرات ہیں۔ طہارت اصل اصولِ اسلام ہے۔ اس لئے کہ اگر طہارت صحیح اور مطابق احکام شریعت نہیں ہے تو پھر تمام عبادتیں ضائع و اکارت ہو جائیں گی۔ یعنی اگر طہارت بدن و لباس نہیں تو وضو صحیح نہیں ہوگا۔ اور وضو شرطِ صحتِ نماز ہے۔ لہٰذا پہلے نجاسات و مطہرات اور ان کے احکام و شرائط وغیرہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

چوتھا باب

نجاست

نجس چیزیں بارہ ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(اول و دوم) پیشاب و پائخانہ:۔ آدمی کا اور ان تمام حیوانوں کا بول و براز نجس ہے جن کا گوشت کھانا حرام ہے۔ اور خونِ جہندہ بھی رکھتے ہوں۔ یعنی بوقتِ ذبح خون دھار سے نکلے اور بنا بر احتیاط واجب حرام گوشت پرندوں کے بول و براز سے بھی پرہیز کیا جائے۔ پس جن حیوانوں کا گوشت کھانا حلال ہے۔ مثلاً گائے بھینس یا بھیڑ بکری وغیرہ۔ ان کا پیشاب و گوبر پاک ہے۔ کوئی چیز اُن سے ملنے سے نجس نہیں ہوتی۔ اسی طرح ان جانوروں کا بھی پیشاب و پائخانہ پاک ہے کہ جن کا کھانا اگرچہ حرام ہے لیکن ان کا خون ذبح کے وقت دھار کر نہیں نکلتا۔ مثلاً حرام مچھلی اور حرام گوشت کھانے کے اعتبار سے صرف وہی جانور مُراد نہیں جن کا گوشت کھانا اصلاً حرام تھا بلکہ وہ حیوان بھی ان میں داخل ہیں جو اصلی حرام نہ تھے لیکن کسی خاص امر کے پائے جانے کی وجہ سے حرام ہو گئے۔ مثلاً نجاست کھانے والی گائے وغیرہ یا وہ بکری جس نے سورنی کا دودھ اس مقدار میں پیا ہو کہ اس کی ہڈیاں مضبوط ہو جائیں یا وہ پالتو یا وحشی جانور جس سے کسی آدمی نے وطی کی ہو یہ سب حرام ہو جائیں گے۔ اور ان کا پیشاب و پائخانہ نجس رہے گا اور جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے اُن کے پیشاب و پائخانہ کی خرید و فروخت جائز ہے۔ اور حرام گوشت والے جانوروں کے بول و براز کا خریدنا بیچنا حرام ہے۔ البتہ کھیتی کو کھاد دینے یا اس طرح دوسرے کام میں لانا جائز ہے۔

لے بنا بر اقویٰ ان کا بول و براز پاک ہے۔ اگرچہ بنا بر احوط (استحبابی) اجتناب کیا جائے خصوصاً چمگادڑ کے پیشاب سے (آقائے محسن مدظلہ)

(سوم) منی - ہراس جاندار کی منی نجس ہے جس کا خون اُچھل کر نکلے۔ خواہ حلال ہو یا حرام
دریائی ہو یا صحرائی. لیکن وہ رطوبت جو ہیجانِ شہوت[1] کے وقت مقامِ پیشاب سے نکلتی ہے
پاک ہے اُسے "مذی" کہتے ہیں۔ اور وہ رطوبت بھی جو اخراجِ منی کے بعد نکلتی ہے۔ پاک
ہے۔ اس کو "وذی" کہتے ہیں، اور وہ رطوبت بھی جو پیشاب کے بعد خارج ہوتی ہے پاک
ہے۔ اس کا نام "ودی" ہے۔ بلکہ پیشاب یا منی کے علاوہ دوسری رطوبتیں بھی پاک ہیں۔

(چہارم) خون - جن جانوروں کا خون جہندہ نہیں ہے۔ اُن کا خون پاک ہے۔ مثلاً
مچھلی، پسو، کھٹمل وغیرہ۔ اور خون جہندہ رکھنے والے تمام جانوروں کا خون نجس ہے خواہ ان کا
گوشت حلال ہو یا حرام اور خون مقدار میں کم ہو یا زیادہ اور خون رگ سے نکلے۔ یا رگ سے
نہ نکلے مگر جو حلال جانور شرعی طریقے سے ذبح ہو۔ اُس سے جتنا خون عموماً نکلتا ہے۔ نکل
چکنے کے بعد جو خون باقی رہ جائے وہ پاک ہے۔ اگرچہ اس کا کھانا پینا حرام ہے۔ اور جس عضو
کا کھانا حرام ہو مثلاً تلی وغیرہ، اس میں جو خون ہو اُس سے اجتناب کرنا احوط (وجوبی) ہے
اور اگر انڈے کی زردی میں خون پڑ گیا ہو لیکن زردی پہ جو پردہ ہوتا ہے اُس کی وجہ سے خون
سفیدی تک نہ پہنچا ہو تو صرف زردی نجس ہو گی۔ اور سفیدی پاک رہے گی۔ اور وہ خون جو جانور
کو دوہنے کی حالت میں دودھ کے ساتھ کبھی نکل آتا ہے نجس ہے جس سے دودھ بھی نجس ہو
جائے گا اور زخم یا پھوڑے وغیرہ سے جو محض پیپ خارج ہوتی ہے پاک ہے۔ اور جب کہ
زخم یا پھوڑے سے زرد رنگ کی چیز خارج ہو۔ اور اس میں شک ہو کہ آیا یہ خون ہے یا نہیں
تو اس کو پاک سمجھا جائے گا۔ اسی طرح جسم کے کھجانے سے جو رطوبت نکلے اور اس میں شک
ہو کہ آیا یہ خون ہے یا نہیں تو اس کو بھی پاک سمجھا جائے گا اور اسی طرح جب کہ کپڑے پر خون
دیکھا جائے اور یہ معلوم نہ ہو کہ آیا گائے بکری کا خون ہے یا مچھر وغیرہ کا۔ تو وہ بھی پاک سمجھا
جائے گا اور اگر غذا کے پکنے کے وقت میں ذرہ بھر خون جا پڑے تو تمام غذا اور برتن نجس ہو
جاتا ہے۔

(پنجم) مردہ - یعنی وہ جانور جو بیماری سے مرے یا مارا جائے یا شرعی طریقے کے
خلاف ذبح کیا جائے، اُن تمام حیوانوں کا مردہ نجس ہے جن کا خون جہندہ ہو خواہ وہ حلال
ہوں یا حرام۔ صحرائی ہوں یا دریائی۔ اور مُردے کے اجزا بھی نجس ہیں خواہ اس کی زندگی ہیں
اس سے جدا ہوں یا مرنے کے بعد علیحدہ ہوں۔ بشرطیکہ اُن میں جان ہو لیکن وہ اجزاء پاک ہیں
جن میں روح حلول نہیں کرتی۔ مثلاً بال، ناخن، ہڈی، سینگ وغیرہ اور معمولی اجزاء جو جانور
سے جدا ہوتے ہیں (جیسے ہونٹوں کی پپڑی یا زخم کے اوپر کی کھال یا نافۂ مشک وغیرہ) جب کہ
ان اجزاء کے علیحدہ کرنے کا موقع بھی ہو تو پاک ہیں۔ اور اگر قبل از موت مثلاً اگر زندہ کھال نوچ
لی جائے تو بنا بر اقویٰ نجس ہے۔ اور انسان کا مردہ سرد ہونے کے بعد اور غسل سے پہلے نجس
ہوتا ہے۔ البتہ صرف مسلمان کا مردہ غسل سے پاک ہو جاتا ہے۔ اور غسل سے پہلے اور میت
ٹھنڈی ہونے کے بعد کوئی اسے مَس کرے تو غسل مسِ میت واجب ہو جاتا ہے۔ اگرچہ
خشک ہی کیوں نہ ہو۔ اور جو کھال یا چربی مسلمان سے لی جائے۔ خواہ جانور کا شرعی طریقہ ذبح
ہونا معلوم نہ ہو۔ سب چیزیں پاک سمجھی جائیں گی۔ اور اگر کافر سے لی جائیں تو نجس قرار دی
جائیں گی۔ جب کسی پڑی ہوئی کھال کے متعلق یہ معلوم نہ ہو کہ خون جہندہ رکھنے والے جانور کی
ہے یا نہیں تو وہ پاک سمجھی جائے گی۔ اور بحالتِ تری ہاتھ یا کوئی دوسرا عضو لگ جانے سے
نجس ہو جاتا ہے جو دھونے سے پاک ہو گا۔ اور احوط یہ ہے کہ بغیر رطوبت کے لگ جانے پر
بھی اس عضو کو دھو کر پاک کیا جائے۔ جو مُردہ سے لگا ہے۔ اور مرغی کا انڈا جو مردہ مرغی کے
پیٹ سے باہر نکلے۔ اگر اس کی اُوپر کی کھال سخت ہو چکی ہو تو پاک ہے لیکن پھر بھی اُس کا
ظاہر پاک کر لینا چاہیے۔

(ششم و ہفتم) خشکی پر رہنے والا کتا اور سؤر نجس ہیں لیکن دریائی سؤر کتا پاک ہیں
اور اس نجس کتے اور سؤر کے تمام اجزاء بھی نجس ہیں خواہ ان میں جان ہو یا نہ جیسے بال ناخن
وغیرہ۔ اگر بکری کے پیٹ سے کتے یا سؤر کا بچہ پیدا ہو۔ اور اس پر کتے یا سؤر کا نام صادق
آئے تو وہ نجس ہے اور اگر اس کو بکرا یا بکری کہا جائے تو پاک ہے۔

(ہشتم) کافر - خواہ وہ مرتد ہو یا یہودی، عیسائی، مجوسی، حربی ہو نجس ہے اور غالی جو
امیر المومنین کو خدا کہے نجس ہے اور جن لوگوں نے امیر المومنین پر خروج کیا یا خروج کرنے والوں
کے طریقہ پر رہے وہ بھی کافر و نجس ہیں۔ ان کو خوارج یا خارجی کہتے ہیں۔ اسی طرح وہ شخص

بھی کافر و نجس ہے جو اہلِ بیتؑ سے عداوت رکھے۔ ایسے لوگوں کو ناصب یا ناصبی کہتے ہیں اگر کوئی مسلمان بارہ اماموں میں سے کسی ایک امام کو بھی گالی دیتا یا دشمنی و بغض رکھتا ہو تو وہ بھی نجس ہے اور کافر کی تمام رطوبتیں اور اس کے تمام اجزاء نجس ہیں۔

دہم | شراب۔ خواہ انگور کی ہو یا کسی اور چیز کی بلکہ ہر نشہ کرنے والی چیز جو اصل میں بہنے والی ہو نجس ہے اور اگر آبِ انگور[1] آگ پر جوش کھا جائے تو اقویٰ یہ[2] ہے کہ حرام ہے۔ اور بنا بر احوط نجس بھی ہے لیکن دو ثلث[3] آگ پر جل جانے کے بعد طاہر ہو جائے گا۔ آبِ انگور اور منقی و خرمے کا عرق اگر خود بخود یا گرمی کی وجہ سے جوش کھا جائے تو اقویٰ یہ ہے کہ بلا کسی قید[4] کے حرام و نجس ہے اور بغیر سرکہ ہوئے اس کی حرمت[5] و نجاست کے برطرف ہونے میں اشکال ہے۔ کھجور، کشمش، مویز، منقی وغیرہ کو اگر ابال لیا جائے تو یہ پاک اور ان کا کھانا پینا حلال ہے اگرچہ پرہیز کرنے میں احتیاط[6] ہے۔

دوہم | فقاع جو شراب جَو سے بنائی گئی ہے نجس[7] ہے اور ماء الشعیر جسے اطباء ادویہ میں استعمال کرتے ہیں فقاع نہیں ہے بلکہ پاک و حلال ہے اُسے عرق جو کہتے ہیں۔

(تنبیہ) بھنگ، چرس وغیرہ جو اصل میں بہنے والی چیزیں نہیں نجس نہیں ہیں اگرچہ ان کو پانی میں ملا کر جوش دیا جائے لیکن ان کا کھانا پینا حرام ہے۔

دیازدہم | پسینہ۔ فعل حرام سے جنب[8] ہونے والے شخص کا پسینہ بنا بر احوط (وجوبی) نجس ہے۔ خواہ پسینہ جنابت[9] کے وقت آئے یا بعد میں اور فعل حرام مرد کے ساتھ ہو یا عورت کے ساتھ یا جانور کے ساتھ ہو بلکہ حائضہ کے ساتھ جماع یا بحالتِ روزہ جماع یا قبل از کفارہ ظہار[10] کی حالت میں جماع کرنے سے جو پسینہ آئے اس سے بھی بنا بر اقویٰ اجتناب[11] کیا جائے۔

---

[1] اور عصیر عنبی جلا ہر اگر اس میں نشہ نہ ہو تو نجس نہیں ہے اگرچہ بنا بر اقویٰ اس کا پینا حرام ہے (آقائے محسن مدظلہ)

[2] منقی اور خرمے کا عرق جوش کھانے سے نہ نجس ہوتا ہے نہ حرام۔

[3] بلکہ اگر نشہ کرنے والی نہ ہو تو اس کی حرمت و نجاست معلوم نہیں (آقائے محسن مدظلہ)

(دوازدہم) نجاست کھانے والے اونٹ کا پسینہ جو استبراء سے قبل آئے بلکہ بنا بر احتیاط واجب ہر فضلہ[1] خور جانور کا پسینہ نجس ہے[2]۔

ثبوتِ نجاست

نجاست چند طریقوں سے ثابت ہوتی ہے۔ اول یہ کہ اُس چیز کے نجس ہونے کا علم و یقین [ہو]، دوسرے یہ کہ جس کے تصرف میں وہ چیز ہے۔ وہ شخص اس کے نجس ہونے کی خبر دے [تیسرے] یہ کہ دو عادل گواہی دیں بلکہ بنا بر احوط ایک عادل کی گواہی سے بھی نجس ہونا مان لینا [چاہیئے]۔ پس محض خیال و گمان اور ظن و شک ثبوتِ نجاست میں کافی نہیں ہے۔ اگر کسی چیز کی [نج]است میں شک ہو تو وہ پاک ہے خواہ مخواہ ان چیزوں کو کہ جنہیں شریعت نے طاہر قرار [دیا] ہے نجس سمجھنا اور اُن سے بچنا نہ صرف مکروہ بلکہ کبھی حرام ہو جاتا ہے اور ایسے شیطانی [وسو]سے اور شکوک رفتہ رفتہ اس حد تک پہنچا دیتے ہیں کہ تمام عبادات نماز روزہ ترک ہو جاتے [ہیں] اور زندگی تلخ ہو جاتی ہے۔ البتہ مشتبہ رطوبت جو پیشاب یا منی کے بعد استبراء سے پہلے [خارج] ہو۔ اس میں شک بھی ثبوتِ نجاست کے لئے کافی ہے۔ اسی طرح کسی نجس چیز کا [پا]ک ہونا علم سے یا دو عادل شخصوں کی گواہی سے یا اس شخص کے بیان کرنے سے ثابت ہوتا [ہے ج]س کے تصرف میں وہ چیز[3] ہو۔

احکامِ نجاست

احکامِ نجاست پانچ چیزیں ہیں (۱) نماز و طواف کی حالت میں خواہ واجب ہو یا مستحب [تما]م لباس نجس نہ ہونا چاہیئے۔ اور نہ مشتبہ بہ نجس[4] ہونا چاہیئے۔ مثلاً دو لباس ہوں۔ جن [میں] سے ایک کی نسبت معلوم ہو کہ نجس ہے تو ایسے لباس سے نماز نہ پڑھنا چاہیئے۔ اور نہ [اس میں] طواف استعمال کرنا چاہیئے۔ البتہ اگر نماز بجا لاتے کے بعد معلوم ہو کہ لباس نجس تھا

---

[1] [بلکہ] نجاست خوار اونٹ کا پسینہ نجس ہے (آقائے محسن مدظلہ)

[2] [بلکہ] اگر عادل واحد کے کہنے سے حاصل ہو بنا بر اقویٰ کافی نہیں ہوگا (آقائے محسن مدظلہ)

اور پہلے نجاست کا بالکل علم نہ تھا، تو ایسی صورت میں نماز صحیح ہو جائے گی۔ اور اعادہ و قضا لازم نہیں ہے۔

۲۔ کھانے پینے میں جو چیزیں استعمال کی جائیں اُن کا پاک ہونا ضروری ہے۔

۳۔ مقامِ سجدہ کا پاک ہونا لازمی ہے۔

۴۔ مساجد اور مشاہدِ مقدسہ آئمہ طاہرین علیہم السّلام اور رواق و ضریح اقدس، قرآن مجید۔ اور وہ تمام محترم چیزیں جن کی تعظیم کا شرعاً حکم ہے ان سب کا پاک رکھنا ضروری ہے۔

(۵) اعیانِ نجسہ (نجس العین) اور وہ چیزیں جو نجس ہو جانے کی وجہ سے قابلِ طہارت نہ رہیں۔ ان کی خرید و فروخت ناجائز ہے البتہ روغنِ متنجس کی بیع جلانے کی غرض سے جائز ہے اور اسی طرح کلبِ معلّم (یعنی شکاری کتے) کی بھی بیع و شرا جائز ہے۔

بحالتِ نماز نجاست کی معافی

نماز کی حالت میں نجاست چار صورتوں میں معاف ہے (۱) زخم اور پھوڑے کا خون بشرطیکہ اس کا سلسلہ جاری رہے اور منقطع نہ ہو[1]۔ اور بواسیر کا خون[2] خواہ باطن جسم میں ہو یا ظاہر جسم میں معاف ہے خواہ بدن پر ہو یا لباس میں۔

۲۔ وہ خون جو ایک درہم (یعنی انگوٹھے کے ناخن کی مقدار) سے زیادہ نہ ہو۔ اگرچہ متفرق مقامات پر اس کی چھینٹیں پڑی ہوئی ہوں۔ تب بھی معاف ہے۔ خواہ بدن پر ہو یا لباس میں بشرطیکہ وہ حیض یا نفاس یا استحاضہ یا نجس العین (یعنی کتا، سوّر اور کافر) اور مُردہ کا خون نہ ہو کہ وہ معاف نہیں ہے بلکہ آدمی کے علاوہ حرام جانور کے خون سے بھی اجتناب کرنا احوط ہے[3]

(۳) وہ لباس جو ساترِ عورت نہ ہو۔ جیسے ٹوپی، ازار بند، جراب۔ اس کا نجس ہونا نماز کی حالت میں

---

[1] اور جسم یا کپڑے کا بار بار پاک کرنا یا لباس کا تبدیل کرنا باعثِ زحمت ہو۔

[2] اگرچہ خونِ بواسیر سے اجتناب احوط ہے جو باطن میں ہو (آقائے محسن مدظلہ)

[3] بلکہ اقویٰ ہے۔ (آقائے محسن مدظلہ)

معاف ہے۔

۴۔ وہ عورت جو چھوٹے بچہ کی پرورش کر رہی ہو۔ اور ایک لباس سے زیادہ اس کے پاس نہ ہو۔ یا دو لباس ہوں۔ یا وہ دونوں محلِ حاجت ہوں تو اس کو چاہیئے کہ شب و روز میں ایک لباس پاک کرلے۔ اب اگر اس کے بعد بچہ پیشاب کر بھی دے تو وہ اسی لباس میں نماز پڑھ سکتی ہے۔ اور یہ نجاست معفو قرار پائے گی۔ لیکن احوط یہ ہے کہ آخرِ وقت لباس کو پاک کرے اور نماز ظہرین و مغربین قریب ہی قریب طہارت کے ساتھ ادا ہو جائیں۔

پانچواں باب

مطہّرات

مطہرات یعنی نجس چیز کو پاک کرنے والی چیزیں بارہ ہیں۔

(اول) **پانی**۔ ہر اُس چیز کو جو کسی نجاست سے نجس ہو جائے۔ اور طہارت کے قابل ہو پانی پاک کر دیتا ہے۔ بشرطیکہ وہ خود بھی پاک اور خالص ہو۔ پانی دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک آبِ مطلق جسے بلا کسی قید کے پانی کہتے ہیں۔ دوسرے آبِ مضاف جو خالی پانی نہ ہو۔ بلکہ اس چیز کا پانی کہا جائے کہ جو اس میں مل گئی ہو یا جس سے وہ نچوڑا گیا ہو۔ مثلاً عرقِ گلاب یا شربت، تربوز کا پانی یا سوڈے کا پانی وغیرہ۔ آبِ مضاف قابلِ تطہیر نہیں ہے نہ اس سے حدث دور ہوتا ہے۔ نہ خبث۔ خواہ وہ کُر سے زیادہ ہو۔ تب بھی ذرہ بھر نجاست کے ملنے سے نجس ہو جاتا ہے[1]۔

آبِ مطلق اُن چیزوں کو بھی پاک کرتا ہے جو نجس ہو جائیں اور اُسی سے وضو و غسل بھی ہوتا ہے۔ اس پانی کی پانچ قسمیں ہیں۔

آبِ رواں۔ یعنی جاری پانی جو کنوئیں کے علاوہ زمین سے جوش کر کے اس پر

---

[1] مگر اس میں تفصیل یہ ہے کہ نجس اوپر سے یا بہاؤ سے ملے (آقائے محسن مدظلہ)

رواں ہو جاتا ہے (جیسے دریا، چشمے، نہریں) یہ پانی کسی نجاست کے ملنے سے نجس نہیں ہوتا تاوقتیکہ اس کا رنگ یا بو یا مزہ نجاست کی وجہ سے متغیر[1] نہ ہو۔ اور ان میں سے کوئی چیز بھی متغیر ہو جائے تو نجس ہو جائے گا۔ جس نجس پانی میں تغیر نہ ہوا ہو یا اس کا تغیر زائل ہو چکا ہو وہ آب جاری یا آب کر کے متصل ہو جانے سے پاک ہو جائے گا۔ اس پانی میں نجس کپڑا وغیرہ نجاست دور کرنے اور غوطہ لگانے سے پاک ہو جاتا ہے۔ نچوڑنے اور کئی مرتبہ دھونے کی ضرورت نہیں۔

(۲) **آبِ باراں** - یعنی بارش کا پانی جو برسنے کی حالت میں آبِ جاری کے حکم میں ہے خواہ وہ قلیل یعنی کُر سے کم ہی کیوں نہ ہو۔ اور نجاست کے ملنے سے نجس نہیں ہوتا جبتک کہ بوجہ نجاست اس میں تغیر نہ پیدا ہو جائے۔ یعنی اس کا رنگ یا بو یا مزہ نہ بدلے۔ نجس پانی اور اس کے علاوہ زمین کپڑا اور فرش وغیرہ عین نجاست زائل ہونے کے بعد بارش[2] سے پاک ہو جاتے ہیں۔ اور بارش میں نجس چیز کو کئی بار غوطہ دینا اور نچوڑنا ضروری نہیں ہے۔

(۳) **آبِ چاہ** - یعنی کنوئیں کا پانی۔ یہ بھی آبِ جاری کا حکم رکھتا ہے۔ اور بنا بر اقوی[3] نجاست کے ملنے سے نجس نہیں ہوتا جب تک کہ اس کا رنگ یا بو یا مزہ تبدیل نہ ہو۔ پس نجس کپڑا یا برتن وغیرہ نجاست دور کرنے کے بعد اس میں غوطہ دینے سے پاک ہو جاتا ہے اور کنواں بھی پاک رہتا ہے۔ البتہ اگر کسی نجاست کے گرنے سے اس کے اوصاف میں تغیر ہو جائے تو اس قدر پانی اس سے کھینچا جائے کہ جس کی وجہ سے وہ تغیر زائل ہو جائے یا یہ کہ آبِ جاری اس سے متصل ہو جائے یا اس قدر بارش اس پر ہو جائے یا اس قدر کُر پانی اس پر ڈالا جائے جس سے پانی کا رنگ و بو و مزہ درست ہو جائے یا یہ کہ خود بخود وہ تغیر دفع ہو جائے تو کنواں پاک ہو جاتا ہے۔ مستحب ہے کہ نجاسات وغیرہ کے گرنے سے ان کے نکالنے

[1] بنا بر احوط (وجوبی) آبِ جاری یا آبِ کُر اس پر غالب آجائے۔ [2] بنا بر احوط (وجوبی) شرط یہ ہے کہ بارش کا پانی برسنے کی حالت میں اس نجس چیز پر غالب آجائے اور یہ کہ بارش اتنی مقدار میں ہو کہ اگر زمین نرم ہو تو اس پر بہنے لگے ۱۲ [3] اگرچہ کُر سے کم ہو۔ آقائے محسن مدظلہ۔ کہ اور احوط بھی ہے۔ ۱۲۔ آقائے بروجردی مدظلہ آقائے محسن مدظلہ۔

کے بعد حسب ذیل پانی کی مقدار کھینچی جائے۔

احکامِ چاہ

نمبر شمار	وہ چیزیں جن کے گرنے سے پانی نکالنا مستحب ہے	پانی کی مقدار
۱	دودھ پیتے بچے کا پیشاب گرنا۔ چڑیا یا اس کی مانند پرند کا گر کر مر جانا۔	ایک ڈول
۲	سانپ بچھو کا مر جانا یا چوہے کا گر کر مر جانا بشرطیکہ وہ پھولا یا پھٹ نہ گیا ہو۔	تین ڈول
۳	مرغ وغیرہ گھر کے پلے ہوئے جانوروں کی بیٹ کا گرنا۔ خواہ وہ فضلہ کھاتا ہو یا نہ کھاتا ہو۔	پانچ ڈول
۴	کسی پرندہ کا (کبوتر سے لے کر شتر مرغ تک) گر کر مر جانا چوہے کا مر کر پھول جانا یا پھٹ جانا۔ غذا کھانے والے نابالغ لڑکے کا پیشاب گر جانا۔ کتے کا گر کر زندہ نکل آنا چھپکلی کا مر کر پھول جانا۔ بدن پر کسی نجاست کے بغیر جنب کا داخل ہونا۔	سات ڈول
۵	تھوڑے سے خون کا گرنا۔ جیسے مرغ کے ذبح کا خون۔ خشک پاخانہ کا گرنا بشرطیکہ پھٹ کر پھیلا نہ ہو۔	دس ڈول
۶	بارش کے اس پانی کا گرنا جس میں آدمی کا پیشاب، پاخانہ یا کتے کا پاخانہ مخلوط ہو گیا ہو۔ دماغ یا ناک سے جو خون نکلتا ہے اس کا گرنا۔	تیس ڈول
۷	حیض، نفاس و استحاضہ کے علاوہ طاہر العین کا خون گرنا ایسے جانور کا خون گرنا جس کا خون زیادہ نکلتا ہو جیسے بکری وغیرہ آدمی کے پاخانہ کا گرنا جو پھٹ گیا ہو۔	پچاس ڈول

۸	کتا، بلی، گیدڑ، لومڑی، خرگوش یا ان کے مشابہ جانور کا گر کر مر جانا۔ مرد کا پیشاب گرنا	چالیس ڈول
۹	مسلمان آدمی کا گر کر مر جانا۔ خواہ مرد ہو یا عورت۔ بالغ ہو یا نابالغ۔	ستر ڈول
۱۰	گھوڑا، خچر، گدھا، گائے کا گر کر مر جانا	ایک کُر
۱۱	شراب اور ہر سیال نشہ دار چیز کا گرنا۔ منی کا گرنا۔ ہر اُس حیوان کے پیشاب کا گرنا جس کا گوشت حرام ہے خونِ حیض نفاس یا استحاضہ کا گرنا۔ نجس العین کا پیشاب، پاخانہ اور اُس کا خون گرنا۔ انسان کے خون کا گرنا۔ حرام سے جنبؑ یا نجاست خور جانور کے پسینہ کا گرنا۔ بیل اور اونٹ کا گرنا۔ خواہ نر ہو یا مادہ۔ اور تمام اُن نجاستوں کا گرنا جن کے لئے پانی کی کوئی خاص مقدار نکالنے کی بیان نہیں کی گئی۔	تمام پانی

ڈول کی حیثیت کنویں کی نوعیت سے متعلق ہے یا جو مناسب ہو یا جو اس شہر میں معمول ہو۔ کل پانی کھینچنے میں کسی خاص ڈول کا لحاظ نہیں۔ اگر چھوٹے ڈول کی بجائے بڑا ڈول استعمال کریں تو بھی کافی ہے مگر عدد میں کمی نہ ہو۔ اگر کنویں میں دو مختلف چیزیں گر جائیں کہ جن میں ایک کے لئے ڈولوں کی تعداد کچھ اور ہے۔ اور دوسری چیز کے لئے اور ہے۔ مثلاً ایک کے پانچ اور دوسری کے سات ڈول ہیں تو صرف سات ڈول پانی نکالنا کافی نہیں بلکہ پانچ بھی کھینچے جائیں گے۔ اور اگر پانی کی زیادتی کی وجہ سے کنویں کا کل پانی کھینچنا ممکن نہ ہو یا دشوار ہو تو چار مرد باری باری دو دو کر کے اول صبح صادق سے لے کر شام تک برابر پانی کھینچتے جائیں اور جب کنواں پاک ہو جاتا ہے تو اسی کے اتباع میں ڈول رسی، دیوار اور کنویں سے متعلقہ سب چیزیں پاک ہو جاتی ہیں۔

(۴) **آبِ راکد** ٹھہرا ہوا پانی، بقدر کُر یعنی آبِ کثیر۔ یہ پانی بھی نجاست کے ملنے سے نجس نہیں ہوتا۔ جب تک کہ بوجہ نجاست پانی کا رنگ یا بُو یا مزہ میں تغیّر نہ آجائے۔ تغیّر سے مراد تغیر حسی ہے۔ یعنی اس طرح تغیّر ہو جائے کہ آنکھ کو رنگ، زبان کو ذائقہ اور ناک کو بُو محسوس ہونے لگے۔ متغیّر پانی خود بخود اپنی اصلی حالت پر آجانے سے پاک نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس پر بارش کا ہونا یا آبِ جاری یا دوسرے ایک کُر یا چند کُر پانی سے اتصالؑ لازم ہے۔

کُر کی مقدار باعتبار پیمائش کے اس قدر ہے کہ جس کی لمبائی ۳½ بالشت چوڑائی ۳½ بالشت اور گہرائی بھی اسی قدر ۳½ بالشت جس کا مجموعی حاصل ضرب ۳½ × ۳½ × ۳½ = ۴۲⅞ بالشت مکعب ہوتا ہے ؎

(۵) **آبِ راکد**۔ ٹھہرا ہوا پانی، جو کُر سے کم ہو یعنی آبِ قلیلؑ جو کسی برتن میں ہو۔ یا چھوٹے سے گڑھے میں جمع ہو جائے لیکن بقدر کُر کے نہ ہو یا حوض و تالاب میں کُر سے کم ہو جائے تو یہ پانی محض نجاست کے ملنے سے نجس ہو جاتا ہے۔ خواہ وہ نجاست سوئی کی نوک کے برابر ہو۔ یہ پانی نجس ہونے کے بعد اُس وقت تک پاک نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس پر بارش نہ ہو۔ یا آبِ جاری سے اتصال نہ ہو جائے یا دفعۃً کُر بھر پانی اس پر نہ ڈالا جائے۔

(دوم) **زمین**۔ ہر چیز کی نجاست کو زمین پاک نہیں کرتی بلکہ پاؤں کے تلوے کو جوتے کے تلے کو، ہاتھ کی چھڑی کی نوک اور اسی قسم کی چیزوں کو اگر کسی نجاست سے نجس ہو جائیں۔ تو نجاست زائل ہونے کے بعد زمین پر چلنے یا رگڑنے سے پاک کرتی ہے۔ بشرطیکہ زمین پاک اور خشک ہو۔ خواہ پتھریلی ہو یا ریتلی ہو یا مٹی ہو لیکن بنا بر احوط شرط یہ ہے کہ نجس زمین پر چلنے ہی سے نجاست لگی ہو۔

(سوم) **آفتاب**۔ سورج پیشاب کی نجاست یا کوئی اور نجاست جو لگ جائے، تو اس کے دُور ہونے کے بعد خشک کر کے صرف غیر منقولہ چیزوں کو مثلاً زمین، مکانات اور دیواروں یا اُن میں نصب کی ہوئی اشیا مثلاً دروازہ، چوکھٹا، کیل وغیرہ اور منقولہ اشیاء

ؑ کافی ہے کہ طول، عرض اور عمیق تین تین بالشت کل ۲۷ بالشت ہو۔ آقائے محسن حکیم ؒ خشک ہونے کی شرط بنا بر احوط واجبی ہے ؎ اگرچہ اقویٰ یہ ہے کہ کوئی فرق نہیں ہے خواہ راستہ چلنے سے نجاست لگی ہو یا کسی اور طرح پھر بھی احوط پر عمل کرنا ضروری ہے ؎ یا درخت اور ان کے میوے یا گھاس وغیرہ جو زمین میں اُگی ہو یا مادہ ظرفؑ جو زمین میں گڑے ہوں۔ مثلاً تنور وغیرہ کو۔ آقائے محسن مدظلہ۔

میں سے صرف بوریہ اور چٹائی کو پاک کر دیتا ہے۔ بشرطیکہ نجاست کا لگا ہوا کوئی جزو باقی نہ رہے اور ان دو چیزوں میں مقام نجاست پر تری ہو تاکہ اس کو آفتاب[ع] خشک کر دے۔ اور اگر نجاست خود بخود سوکھ جائے تو اُسے دوبارہ تر کر دیں تاکہ آفتاب اس کو خشک کر دے طہارت ہو جائے گی۔ اگر سورج دیوار کی ایک طرف پڑے اور دوسری جانب دھوپ نہ جا سکے تو وہی حصہ پاک ہوگا جس پر دھوپ پڑی ہے۔

(چہارم) **استحالہ و انقلاب**:۔ یعنی کسی نجس چیز کا پاک شے بن جانا۔ جیسے شراب کا سرکہ بن جانا یا عین نجاست (پاخانہ) کا مٹی ہو جانا۔ یا منی سے انسان بن جانا، یا نجس پانی کا بخارات بن جانا۔ کتے کا نمک زار میں گر کر نمک ہو جانا۔ خون کا پیپ کی صورت اختیار کر لینا۔ اس طرح خود نجاستیں بھی، اور تمام نجس چیزیں بھی پاک ہو جاتی ہیں۔ اگر نجس چیز کی جنس نہ بدلے تو پھر نجس ہی رہے گی جیسے نجس گندم کا آٹا بن جانے سے آٹا نجس رہے گا یا نجس آٹے کی روٹی بن جانے سے روٹی نجس ہی رہے گی۔ کیونکہ جنس تبدیل نہیں ہوئی۔

(پنجم) **انتقال**۔ بعض نجس چیزیں منتقل ہونے سے پاک ہو جاتی ہیں۔ بشرطیکہ بعد از انتقال دوسری چیز کا جزو شمار ہوں۔ جیسے انسان کے خون کا کھٹمل، جوں، مچھر وغیرہ کے جسم میں پہنچ کر ان کا جزو بدن بن جانا یا نجس پانی یا پیشاب کا درخت یا کھیتی میں آنا کہ اس طرح منتقل ہونے سے یہ اشیاء پاک ہو جائیں گی۔

علی الظاہر انتقال کوئی مستقل شے مطہرات میں سے نہیں ہے بلکہ انتقال کی وجہ سے جب استحالہ ہو جائے۔ جیسے آدمی کا لہو کھٹمل یا جوں نے پی لیا۔ اور وہ اب اُسی کا خون سمجھا جانے لگا تو پاک ہو جائے گا۔ چونکہ وہ عنوانِ نجس سے خارج ہو گیا اور اس لئے جونک جو آدمی کا خون پیئے وہ طاہر نہیں سمجھا جائے گا کیونکہ وہ جونک کا خون نہیں قرار پاتا بلکہ جونک

ع دیوار یا عمارت یا زمین کی وہ مقدار کہ جس میں نجاست جذب ہے ایک ہی مرتبہ سورج پڑ کر اسے خشک کرے۔ پس اگر اس پر سورج ایک دفعہ پڑ کر اس کے ظاہری حصہ کو خشک کرے اور پھر دوسری مرتبہ پڑ کر اس کے باطنی حصہ کو خشک کرے تو اُس جگہ کا فقط ظاہری حصہ پاک ہو جائے گا۔ اور باطنی حصہ نجس ہی رہے گا۔ (آقائے خمینی مدظلہ)

اس کا ظرف سمجھا جاتا ہے اور وہ ہے انسان ہی کا خون۔

(ششم) **اسلام**۔ کافر کے مسلمان ہو جانے کے بعد اُس کا بدن اور رطوبت مثلاً تھوک، پسینہ، بال، ناخن وغیرہ سب پاک ہو جاتے ہیں۔ البتہ وہ برتن جو اُس نے حالتِ کفر میں استعمال کئے تھے اور وہ لباس جو کفر کی حالت میں اُس کے زیب تن تھا نجس ہیں۔ ان کو پاک کر لینا چاہیئے اور ہر کافر کے لئے یہی حکم ہے۔ خواہ اصلی کافر ہو یا مرتد ملّی (یعنی جس کا نطفہ ماں باپ کے کفر کی حالت میں قرار پایا تھا۔ یہ مسلمان ہوا۔ اور پھر کافر ہو گیا) یا مرتد فطری ہو۔ (جس کے والدین دونوں یا اُن میں سے کوئی نطفہ قرار پکڑنے کے وقت مسلمان ہو۔ اور باوجود اس کے یہ کافر ہو جائے)

(ہفتم) **تبعیّت**۔ کسی چیز کا دوسری چیز کے اتباع میں پاک ہو جانا مثلاً اگر کافر مسلمان ہو جائے تو اُس کا بچہ بھی اُسی کا تابع ہو کر پاک ہے۔ خواہ باپ مسلمان ہو یا ماں یا جب شراب سرکہ بن جائے تو اُس کا برتن بھی پاک ہو جائے گا یا جس تختہ پر میت کو غسل دیں یا جو کپڑا غسل دینے میں میت پر پڑا ہو یا غسل دینے والے کا ہاتھ یہ سب چیزیں تبعیت میں پاک ہو جائیں گی[1]

(ہشتم) **غیبت**۔ مسلمان کا جسم یا کپڑے یا برتن یا فرش یا جو چیزیں بھی اس کے متعلقات میں سے ہوں۔ اگر نجس ہو جائیں اور وہ شخص غائب ہو کر پھر سامنے آئے۔ تو ان کو پاک سمجھا جائے گا۔ بشرطیکہ اس شخص کو اُن چیزوں کی نجاست کا علم ہو چکا ہو۔ اور یہ احتمال بھی ہو کہ اُس نے پاک کر لیا ہوگا۔ اور وہ ان چیزوں کو کسی ایسے امر میں استعمال بھی کرے۔ جس میں طہارت شرط ہے۔

(نہم) **استبراء**۔ حلال جانور جو نجاست کھانے لگے۔ اُسے نجاست کھانے سے بچانا۔ اُس کے پیشاب پاخانہ کو پاک کر دیتا ہے اور استبراء اتنے دن ہو کہ وہ جانور نجاست خود

[1] لیکن غسل دہندہ کے ہاتھ کے علاوہ اور باقی جسم اور لباس کے پاک ہونے میں تامل ہے پس احوط یہ ہے کہ اسے دھویا جائے (آقائے خمینی مدظلہ)

ہونے سے خارج ہو جائے۔ استبراء کی مدت اونٹ کے متعلق چالیس روز، گائے کے بارہ میں تیس روز[1] بھیڑ بکری کے متعلق دس روز بطخ کے لئے سات یا پانچ روز۔ اور مرغ کے واسطے تین روز ہیں۔

(دہم) ذبیحہ کا خون بقدر متعارف نکلنا۔ ذبح کرنے سے جانور کا جب اس قدر خون نکل جائے کہ جس قدر معمولاً نکلا کرتا ہے تو اس کے جسم کا بقیہ خون پاک ہے۔ اگرچہ اس کا کھانا حرام ہے۔

(یازدہم) **غسالہ کا جدا ہونا**:۔ جو پانی نجس چیز کو دھوتا ہوا گذرے اُس کا جدا ہونا اس تری کو پاک کرتا ہے جو کپڑے میں نچوڑنے کے بعد رہ جاتی ہے۔

(دوازدہم) **زوال عین نجاست**:۔ انسان کے علاوہ ہر حیوان کے ظاہری جسم سے نجاست کا برطرف ہو جانا، اُس کی طہارت کے لئے کافی ہے۔ مثلاً مرغ کی چونچ میں اگر انسان کا پاخانہ لگا ہو تو جس وقت وہ اصلی نجاست بالکل برطرف اور رطوبت خشک ہو جائے گی تو اُس کی چونچ پاک ہے۔ اس طرح اگر انسان کے کسی عضو کے اندر کے حصہ میں (مثلاً منہ یا ناک یا آنکھ یا کان کے اندر) نجاست لگ جائے تو صرف اُس کے زائل ہونے سے طہارت ہو جائے گی۔

احکام طہارت

(۱) جو چیز پیشاب سے نجس ہو جائے اُسے آب قلیل سے پاک کرنے میں دو مرتبہ دھونا ضروری[2] ہے۔ ایک مرتبہ دھونا کافی نہ ہوگا۔ اور پیشاب کے علاوہ دیگر نجاست کے لئے صرف ایک مرتبہ پاک کر لینا کافی ہے۔ اگرچہ احوط دو مرتبہ ہے۔ آب کر یا آب جاری میں ازالہ نجاست کے بعد صرف ڈبو دینا تطہیر کے لئے کافی ہے اور تعدد یعنی دو مرتبہ پاک

[1] بیس دن کافی ہیں (آقائے محسن)

[2] دوسری مرتبہ کے بعد پھر تیسری مرتبہ بھی پانی ڈالنا ضروری ہے ورنہ پاک نہ ہوگی (آقائے محسن حکیم)

کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(۲) پہلی مرتبہ کا غسالہ (دھوون) مطلقاً[1] نجس ہے۔ خواہ وہ شے پیشاب سے نجس ہوئی ہو یا کسی اور نجاست سے اور دوسرے غسالہ سے احوط اجتناب[2] ہے لیکن غسالۂ بول و براز[3] پاک ہوگا۔ بشرطیکہ اس میں عین نجاست نہ ہو۔ اور نہ وہ نجاست سے متغیر ہوا ہو۔ اور نہ نجاست اپنی جگہ سے اتنی پھیلی ہو کہ اُسے آبدست نہ کہہ سکیں۔ اور نہ کوئی بیرونی نجاست اس میں شریک ہوئی ہو۔

(۳) شیر خوار بچہ جس کو ابھی غذا نہیں دی جاتی ہے۔ اگر فرش یا لباس پر پیشاب کر دے تو اس مقام پر اس قدر پانی بہانا کہ وہ نجاست پر غالب آ جائے کافی ہے لیکن دو مرتبہ دھونا احوط ہے اور جو چیز فضلہ[4] اور منی یا خون لگ جانے کی وجہ سے نجس ہو گئی ہو، اس کا عین نجاست دور کرنے کے بعد آب قلیل میں ایک مرتبہ دھونا کافی ہے۔ اور دو مرتبہ دھونا بہتر ہے۔ اور آب کثیر یا آب جاری میں نجاست زائل ہونے کے بعد صرف دھونے سے وہ چیزیں پاک ہو جائیں گی نچوڑنے کی ضرورت نہیں۔ اور جو چیزیں نچوڑی جاتی ہیں۔ ان کا نچوڑنا ضروری ہے۔

(۴) کتے کے چاٹے ہوئے یا کھائے ہوئے برتن کی طہارت میں لازم ہے کہ ایک مرتبہ پاک مٹی سے مانجھیں۔ اور اس کے بعد دو مرتبہ پاک پانی سے دھوئیں۔ بہتر یہ ہے کہ پہلے خشک مٹی سے مانجھیں، پھر تھوڑا پانی ڈال کر اُسے گیلا کر کے مانجھیں۔ اور اس کے بعد دو مرتبہ پانی سے دھوئیں۔

(۵) سؤر کے چاٹے ہوئے یا کھائے ہوئے ظرف[5] کو اور اُس ظرف کو بھی جس میں جنگلی چوہا مر جائے سات مرتبہ دھونا واجب[6] ہے۔ اور ہر نشہ کرنے والی چیز جس ظرف میں رکھی جائے اُس کی تطہیر بھی بنا بر احوط (وجوبی) سات مرتبہ کرنی چاہیئے۔ بہتر یہ ہے کہ سؤر کے چاٹے ہوئے برتن کو پہلے مٹی سے مانجھ لیں۔ اور اگر آب کثیر یا آب جاری سے پاک کریں

[1] بنا بر اقوی[illegible] احتیاط استحبابی ہے۔ اقوی یہ ہے کہ تین مرتبہ کافی ہے (آقائے محسن حکیم)

تو اقوی یہ ہے کہ عین نجاست زائل کرنے کے بعد ایک مرتبہ دھونا کافی ہے بلکہ احوط (استحبابی) یہ ہے کہ دھونا بھی متعدد بار (یعنی سات مرتبہ) ہو۔

(۶) اگر خمیر یا نجس روٹی کو آبِ کر یا آبِ جاری میں رکھ دیں اور پانی اس کے تمام اجزاء تک اچھی طرح پہنچ جائے تو وہ خمیر اور نجس روٹی پاک ہو جائے گی۔

(۷) فرش۔ لحاف۔ توشک، تکیہ وغیرہ کی طہارت میں یا وہ چٹائی جس میں رسی بھی شامل ہے، عین نجاست زائل کر لینے کے بعد آبِ کر یا آبِ جاری میں صرف غوطہ دینا کافی ہے نچوڑنے کی ضرورت نہیں۔ احوط یہ ہے کہ ایسی چیزوں کو آبِ باراں یا آبِ جاری یا آبِ کثیر میں پاک کیا جائے۔

(۸) اگر بہت بڑے بڑے برتنوں (جیسے دیگ وغیرہ) کو آبِ قلیل سے پاک کرنا ہو تو قدرے پانی اس میں ڈالیں۔ اور ظرف کو حرکت دیں تاکہ پانی اس کے سب اطراف میں پہنچ جائے پھر وہ پانی پھینک کر دوسرا پانی اور ڈالیں۔ اور حرکت دیکر پھینک دیں۔ تیسری مرتبہ کرنے سے وہ ظرف پاک ہو جائے گا۔

(۹) اگر رنگین کپڑا نجس ہو جائے جس کے دھونے میں رنگ نکلتا ہو تو اس کے پاک ہونے کی یہ صورت ہے کہ اگر پانی میں رنگ کے اجزاء نمایاں نہ ہوں۔ اور وہ مضاف نہ ہو جائے تو وہ کپڑا پاک ہو جائے گا (ہلکا سا رنگ نکلنا مضر نہیں ہے) اور اگر خود رنگ کے اجزاء پانی میں نکلیں یا اتنا رنگ نکلے کہ پانی آبِ مضاف بن جائے۔ آبِ خالص نہ رہے تو وہ کپڑا پاک نہ ہو گا نجس رہے گا تاوقتیکہ رنگ نکلنا موقوف نہ ہو جائے۔ آبِ کثیر میں پاک کرنے کی صورت میں اقویٰ یہ ہے کہ جب پانی تمام رنگین کپڑے کے اجزاء پر محیط ہو جائے اور اندر سے بھی بالکل تر ہو جائے تو پاک ہو جائے گا۔ اگرچہ اس کا رنگ مطلقاً نہ چھڑایا جائے

(۱۰) لباس وغیرہ نجس ہو جانے کی صورت میں آبِ قلیل سے پاک کرنے کی صورت میں نچوڑنا لازم ہے اور آبِ جاری و کثیر میں نچوڑنا ضروری نہیں البتہ احوط ہے۔

(۱۱) جو چیزیں نچوڑنے کے قابل نہیں ہیں۔ جیسے لکڑی، چاول، گیہوں وغیرہ اور ان میں نجاست نفوذ کر جائے تو ان کا ظاہری حصہ پانی پہنچنے سے پاک ہو جائے گا لیکن باطنی حصہ کا پاک ہونا مشکل ہے جب تک کہ پوری طرح علم نہ ہو جائے کہ اندر کے تمام اجزاء تک پانی پہنچ گیا ہے۔ صرف باطنی حصہ کا گیلا ہو جانا کافی نہ ہو گا۔

(۱۲) مٹی کا مٹکا وغیرہ یا صراحی اگر نجس پانی سے نجس ہو جائے تو پہلے اس کو خشک کر لیا جائے یعنی وہ سوکھ جائے۔ اس کے بعد آبِ کر یا آبِ جاری میں غوطہ دیا جائے تاکہ پانی اندر تک پہنچ جائے پاک ہو جائے گا۔

(۱۳) جانور جن کا کھانا حلال نہیں ہے۔ ان کا جھوٹا پانی مکروہ ہے اور اس میں جلال نجاست خور اونٹ) اور مردہ خور جانور داخل[1] ہے۔ چوہے کا جھوٹا خصوصیت کے ساتھ مکروہ ہے اور ایسے آدمی کا جھوٹا بھی مکروہ ہے جو نجاست و طہارت کے خیال سے بے پرواہ ہو اور جس پر اطمینان نہ ہو۔

(۱۴) اگر برتن کسی نجاست سے نجس ہو جائے تو نجاست زائل کرنے کے بعد تین مرتبہ دھونا واجب ہے لیکن آبِ جاری اور آبِ کر میں تعدد[2] نہیں ہے اگرچہ احوط (استحبابی) ہے

(۱۵) اگر کسی آدمی کے ہاتھ میں انگوٹھی ہو۔ اور وہ نجس کپڑے کو نچوڑے تو انگوٹھی ہاتھ اور کپڑے کے ساتھ پاک ہو جاتی ہے۔

(۱۶) اگر کسی کا بدن پیشاب سے نجس ہو جائے اور وہ پاک لنگی باندھ کر آبِ کر (حوض وغیرہ) میں داخل ہو تو اقویٰ یہ ہے کہ کر میں داخل ہوتے ہی پاک ہو جائے گا۔ اور اس بنا پر لنگی نجس نہیں ہو گی۔

(۱۷) اگر کسی شخص کی ڈاڑھی نجس ہو جائے۔ آبِ کر یا آبِ جاری میں دو دفعہ غوطے[1] دینے سے پاک ہو جاتی ہے۔ واڑھی کو نچوڑنے[2] کی ضرورت نہیں۔ البتہ آبِ قلیل یعنی لوٹے وغیرہ سے اگر پاک کی جائے تو ہاتھ سے اس پانی کو نچوڑنے کی بھی ضرورت ہے۔ جو پاک کرنے کے لئے واڑھی پہ ڈالا گیا ہے اور بنا بر احوط ہاتھ کو الگ پاک کرنا چاہئے۔

---

[1] اگر واڑھی کے بال زیادہ ہوں تو نچوڑنا ضروری ہے ورنہ لازم نہیں (آقائے محسن حکیم)

[2] بلکہ اقویٰ کی بنا پر ایک دفعہ کافی ہے۔

(۱۸) انگور کا جوش کھایا ہوا شیرہ۔ اس شیرۂ انگور میں ڈال دیں۔ جس کا دو تہائی حصہ جوش کھانے سے کم ہو گیا ہے تو یہ شیرہ نجس ہو جائے گا۔ اور بنا بر احوط پاک نہ ہوگا۔

(۱۹) اگر انگور کا شیرہ سرکہ بنانے کی غرض سے برتن میں رکھا جائے اور اس میں جوش آجائے اور سرکہ بننے سے پہلے نجس ہو جائے تو اپنی نجاست پر باقی رہے گا۔

(۲۰) اگر کتے یا سؤر کو خشک ہاتھ لگ جائے تو مستحب ہے کہ دیوار یا خاک سے ہاتھ ملے۔

(۲۱) خرمہ کا شیرہ جوش کھانے سے بنا بر احوط نجس ہو جاتا ہے اور دو ثلث[1] حصہ کم ہونے سے پاک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر وہ سرکہ بن جائے تب بھی پاک ہو جائے گا بنا بر اقوی شیرۂ انگور کا بھی یہی حکم ہے۔

احکام ظروف طلا و نقرہ

سونے چاندی اور مردار کی کھال کے علاوہ تمام قسم کے برتنوں کا استعمال خواہ کتنے ہی قیمتی پتھروں اور اعلیٰ جواہرات کے بنے ہوں، جائز ہے لیکن طاہر ہوں اور مطلقاً یعنی ہر قسم کے استعمال کے لئے غصبی نہ ہوں۔

سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا جائز نہیں ہے لیکن کھانے پینے کی جو چیز اس میں ہو وہ حرام نہیں ہے۔ ایسے برتنوں کی حفاظت[2] حرام ہے۔ اگرچہ ان کو استعمال بھی نہ کیا جائے۔

سونے چاندی کی چلم، سرپوش، خنجر کا غلاف، چاقو اور تلوار کا بھی۔ اگر یہ چیزیں سونے چاندی کی ہوں تو اُن کا استعمال حرام نہیں ہے اور چھوٹے چھوٹے سونے چاندی کے برتنوں جیسے سرمہ دانی وغیرہ سے اجتناب بنا بر احوط واجب ہے۔

کھاتے پیتے وقت برتن کے اُس حصہ کو جس میں چاندی ہو منہ لگانا حرام ہے۔ البتہ قرآن مجید بلکہ ہر کتاب کی سنہری روپہلی جلدوں کا بنانا جائز ہے بلکہ پورے کاغذ پر سونے یا چاندی کا پانی پھیرنا یا اس پر سنہرے حروف لکھنا جائز ہے۔ اسی طرح مشاہد مقدسہ کی

[1] خرما اور منقے کا عرق جوش کھانے سے نہ تو نجس ہوتا ہے نہ حرام (آقائے محسن مدظلہ)

[2] ایسے برتنوں کی حفاظت جائز ہے اگرچہ احتیاطاً ترک کرنا مستحب ہے (آقائے محسن حکیم)

زینت سونے یا چاندی کی قندیلوں سے کر سکتے ہیں۔ اور ان کے پردوں اور غلافوں کو بھی طلاؤ نقرئی کرنا جائز ہے۔ مردوں کے لئے سونے کی چیزوں سے زینت کرنا حرام ہے۔ جیسے گھڑی میں سونے کی چین لگا کر اس کو گردن میں ڈالے یا اچکن کے بوتام میں لگا کر زینت کرے۔ سونے چاندی کے برتن بنانا اور اس کی مزدوری لینا حرام[3] ہے۔ اسی طرح ان کی خرید و فروخت بھی حرام ہے۔

چھٹا باب

تہذیب بیت الخلاء

واجب امور

جب پیشاب یا پاخانہ کے لئے کسی جگہ بیٹھیں تو چند امور کا بجا لانا واجب ہے۔ اول یہ کہ ہر شخص (خواہ مرد ہو یا عورت) اپنی اپنی شرمگاہ (آگا پیچھا) چھپائے تاکہ دوسروں کی نگاہ نہ پڑے۔ البتہ ایسا بچہ جس کو ابھی کچھ تمیز نہ ہو۔ دوسرے شوہر و زوجہ، تیسرے کنیز اور وہ آقا جس کے تصرف میں وہ کنیز ہے۔ یہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں بنا بر احوط ناف سے لے کر نصف پنڈلی تک چھپایا جائے۔ اسی طرح ہر شخص پر لازم ہے کہ وہ دوسرے کے مقامات پیشاب و پاخانہ کی طرف نظر نہ کرے۔ البتہ مجبوری کی صورت میں جائز ہے جیسا کہ بغرض علاج طبیب کا مریض کو دیکھنا۔

(دوم) استنجا کرنا۔ یعنی مقام پیشاب کو دو مرتبہ دھویا جائے اور افضل تین مرتبہ ہے اور ہاتھ سے ملنا واجب نہیں۔ محل بول بغیر پانی کے پاک نہ ہوگا۔ اور مقام پاخانہ کو پانی سے اتنا دھونا واجب ہے کہ نجاست کا کوئی چھوٹا سا جزو بھی لگا ہوا باقی نہ رہے مخرج پاخانہ کی طہارت تین ڈھیلوں سے بھی ہو سکتی ہے بشرطیکہ پاخانہ اپنے مقام سے تجاوز کر کے اِدھر اُدھر زیادہ نہ پھیل گیا ہو لیکن اس صورت میں بھی پانی سے استنجا کرنا بہتر ہے۔ ڈھیلے

[3] جائز ہے لیکن ترک احتیاط مستحب ہے (آقائے محسن حکیم)

پتھر وغیرہ سے تین مرتبہ صاف کرنا معتبر ہے خواہ اس سے قبل ہی پاخانہ صاف ہو جائے اور اگر تین ڈھیلوں سے صاف نہ ہو تو زیادہ مرتبہ صاف کرے یہاں تک کہ پاخانہ بالکل زائل ہو جائے۔

حرام امور

(اول) رو بقبلہ اور پشت بقبلہ ہو کر بیٹھنا بلکہ احوط کی بنا پر بچہ کو بھی اس طرح پیشاب پاخانہ کے لئے نہ بٹھایا جائے اور استنجا کی حالت میں بھی قبلہ کی طرف رُخ کرنا یا پشت کرنا حرام ہے (دوم) کسی دوسرے شخص کی مملوکہ جگہ میں پیشاب پاخانہ کرنا (سوم) محترم مقامات میں بلکہ علماء و مومنین کی قبروں پر جب کہ ان کی ہتک ہو پیشاب پاخانہ کرنا (چہارم) ایسے وقف شدہ مقام پر پیشاب پاخانہ کے لئے بیٹھنا جس کے وقف کی کیفیت کا علم ہو (پنجم) قابلِ احترام چیزوں سے استنجا کرنا۔ مثلاً خاکِ شفا یا کاغذ جس پر آیاتِ قرآن یا دعائیں وغیرہ تحریر ہوں یا خوردنی اشیاء روٹی وغیرہ (ششم) گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنا (ہفتم) ایسے بیت الخلاء میں کہ جس میں وہ انگوٹھی ہو جس پر خدا و رسول و آئمہ علیہم السلام کا نام کندہ ہو یا تسبیح و سجدہ گاہ وغیرہ گر جائے۔ اس کے نکالنے سے قبل پیشاب پاخانہ کے لئے بیٹھنا گناہ ہے ان چیزوں کا فوراً نکالنا واجب ہے۔

مستحب امور

(۱) ایسی جگہ بیٹھے جہاں اُس پر کسی کی نظر نہ پڑے (۲) ایسی جگہ اختیار کرے جہاں پر چھینٹوں کا اندیشہ نہ ہو (۳) بیت الخلاء کے اندر داخل ہوتے وقت بایاں پاؤں اور نکلتے وقت دایاں پاؤں پہلے رکھنا (۴) سر کا چھپانا (۵) مقام پیشاب و پاخانہ سے کپڑا اٹھاتے وقت بسم اللہ کہنا (۶) بدن کا بوجھ بائیں پاؤں پر رکھنا (۷) استنجا بائیں ہاتھ سے کرنا (۸) مقام پیشاب کی طہارت سے پہلے محلِ[1] پاخانہ کی طہارت کرنا (۹) استبرا کرنا جس کا طریقہ یہ ہے کہ پیشاب کے بعد تین مرتبہ مقامِ مقعد سے مقامِ پیشاب کی جڑ تک سونتے اور وہاں سے پھر تین مرتبہ سرِ حشفہ تک۔ اس کے بعد حشفہ کو تین مرتبہ زور سے جھٹک دے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ اگر اس کے بعد کوئی مشتبہ رطوبت خارج

[1] حالت استبرا و استنجا میں جائز ہے لیکن بنا بر احتیاط (مستحب) ذکر کرے (آقائے محسن مدظلہ)

ہو گئی تو وضو باطل نہ ہوگا (۱۰) بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخَبِیْثِ الْمُخْبِثِ الرِّجْسِ النَّجِسِ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ (۱۱) پاخانہ پھرتے وقت یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْهِ طَیِّبًا فِیْ عَافِیَةٍ وَ اَخْرَجَهٗ خَبِیْثًا فِیْ عَافِیَةٍ (۱۲) پاخانہ پر جس وقت نظر پڑے یہ کہے۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِی الْحَلَالَ وَجَنِّبْنِیْ عَنِ الْحَرَامِ (۱۳) جب پانی کی طرف توجہ کرے تو یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَآءَ طَهُوْرًا وَّلَمْ یَجْعَلْهُ نَجِسًا (۱۴) استنجا کرتے وقت یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِیْ وَاَعِفَّهٗ وَاسْتُرْ عَوْرَتِیْ وَحَرِّمْنِیْ عَلَی النَّارِ وَوَفِّقْنِیْ لِمَا یُقَرِّبُنِیْ مِنْكَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ (۱۵) جب استنجا سے فارغ ہو تو یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِنَ الْبَلَآءِ وَاَمَاطَ عَنِّی الْاَذٰی (۱۶) جب اُٹھے تو ہاتھ اپنے پیٹ پر ملے اور یہ پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَمَاطَ عَنِّی الْاَذٰی وَهَنَّاَنِیْ طَعَامِیْ وَشَرَابِیْ وَعَافَانِیْ مِنَ الْبَلْوٰی (۱۷) بیت الخلاء سے نکلتے وقت یا اس کے بعد یہ پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَرَّفَنِیْ لَذَّتَهٗ وَاَبْقٰی فِیْ جَسَدِیْ قُوَّتَهٗ وَاَخْرَجَ عَنِّیْ اَذَاهُ یَا لَهَا نِعْمَةً یَا لَهَا نِعْمَةً لَا یَقْدِرُ الْقَادِرُوْنَ قَدْرَهَا ط

مکروہ امور

(اول) ایسے مقام پر بیٹھنا کہ جہاں پیشاب پاخانہ کرنے کی وجہ سے اُس کو یا اُس کے والدین کو لوگ بُرا کہیں۔ مثلاً شارعِ عام گھاٹ گھروں کے دروازے، قافلے کے پڑاؤ۔ دوسرے سایہ دار اور پھل دار درخت کے نیچے۔ تیسرے آب جاری یا ایستادہ پانی میں۔ چوتھے جانوروں کے سوراخ، پانچویں سخت زمین چھٹے ہوا کے رُخ پر۔ ساتویں حمام میں۔ آٹھویں کھڑے ہو کر۔ نویں چاند یا سورج کی طرف رُخ کر کے پیشاب کرنا۔ دسویں بغیر مجبوری کے داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا۔ گیارہویں بائیں ہاتھ سے ایسی حالت میں طہارت کرنا کہ اس میں وہ انگشتری ہو جس پر خدا یا آئمہ علیہم السلام کا

نام یا کلماتِ قرآن کندہ ہوں۔ بارھویں قرآن مجید یا اس کا کوئی جزو یا متبرک انگشتری علکیہ ہر محترم چیز مثلاً خاکِ شفا یا عقیق کی انگشتری وغیرہ بیت الخلاء میں لے جانا لیکن اگر پوشیدہ ہوں تو مضائقہ نہیں۔ تیرھویں بیت الخلاء میں کھانا پینا۔ چودھویں ایسی حالت میں مسواک کرنا۔ پندرھویں قبروں پر یا قبروں کے درمیان پیشاب پائخانہ کرنا (سولھویں) بیت الخلاء میں زیادہ دیر تک بیٹھے رہنا (کیونکہ اس سے مرض بواسیر پیدا ہو جاتا ہے) سترھویں بیت الخلاء میں کلام کرنا۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ جو شخص بیت الخلاء میں باتیں کرتا ہے تو چار روز تک اس کی حاجت معلق[1] رہتی ہے۔ البتہ مؤذن کی اذان کی حکایت کر سکتا ہے۔ چھینک آنے پر الحمد للہ کہہ سکتا ہے۔ آیۃ الکرسی پڑھ سکتا ہے اور خدا کی حمد اور اس کا ذکر کر سکتا ہے۔

چند متعلقہ مسائل

پیشاب پائخانہ کا روکنا مکروہ ہے۔ اور اگر ضرر کا اندیشہ ہو تو حرام ہے۔ اور بعض اوقات روکنا واجب ہو جاتا ہے۔ مثلاً کسی باوضو شخص کو پیشاب پائخانہ کی حاجت ہو لیکن نماز کا وقت اس قدر تنگ ہو کہ حوائج ضروریہ سے فارغ ہو کر دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھے گا تو وقت قضا ہو جائے گا۔ اور چند اوقات میں پیشاب کرنا مستحب ہے اوّل نماز پڑھنے کا ارادہ ہو۔ دوسرے جب سونے کا قصد ہو۔ تیسرے جماع کرنے سے قبل۔ چوتھے منی خارج ہونے کے بعد۔ پانچویں جانور پر سوار ہونے سے پہلے جب کہ چڑھنا اُترنا دشوار ہو۔ اور چھٹے کشتی میں سوار ہونے سے قبل جب کہ پھر نکلنا مشکل ہو۔

---

[1] بشرطیکہ اس تک نجاست نہ پہنچے یا ہتک حرمت نہ ہو ورنہ حرام ہے۔ ۱۲

ساتواں باب

بیان وضو

اوّل حقیقت وضو

حقیقتِ وضو چار چیزیں ہیں۔ پہلے مُنہ دھونا۔ لمبائی میں سر کے بال اُگنے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی تک اور چوڑائی میں انگوٹھا[1] اور درمیان کی انگلی جہاں تک پھیل سکے دوسرے دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سے لے کر انگلیوں کے سرے تک دھونا۔ تیسرے ہتھیلی کی تری سے سر کے اگلے حصّے کا مسح کرنا اور چوتھے اُسی باقی ماندہ تری سے دونوں پاؤں کا انگلیوں کے سرے سے لے کر گٹوں[2] تک مسح کرنا۔

دوم شرائطِ وضو

وضو کی شرطیں گیارہ ہیں۔ (۱) نیّت۔ اس میں ضروری ہے کہ قربۃً الی اللہ وضو کرنے کا دل میں قصد ہو۔ یعنی وضو کر رہا ہوں نماز وغیرہ کے بجالانے کے لئے محض خدا کی اطاعت وخوشنودی کے لئے۔ اور یہی نیت آخر وضو تک برقرار رکھے۔ یعنی قصدِ قربت ذہن میں راسخ رہے۔ اگرچہ بالفعل اس طرف التفات نہ ہو۔ نیّت کو زبان سے یا الفاظ سے ادا کرنا ضروری نہیں ہے۔ محض دلی قصد اس قدر کافی ہے کہ (مثلاً) اگر کسی وضو کرنے والے سے یہ پوچھا جائے کہ تم کیا کر رہے ہو

---

[1] متصل الخلقت کے لحاظ سے یعنی اگر کسی کے چہرے یا انگلیوں کا طول وعرض غیر معمولی طور پر کم یا زیادہ ہو تو اس کا لحاظ نہ ہو گا۔ ۱۲

[2] بشرطیکہ پشت قدم کی درمیانی بلندی بھی مسح میں آجائے۔ ۱۲

تو وہ یہ جواب دے کہ "میں وضو کر رہا ہوں" ایسا نہ ہو کہ غافل ہو جائے یا سوال کے جواب میں حیران رہے (۲) جس پانی سے وضو کیا جائے وہ آبِ مطلق یعنی خالص پانی ہو۔ مضاف[1] پانی سے وضو صحیح نہیں ہے۔ (۳) وضو کا پانی پاک ہو یعنی نجس نہ ہو (۴) آبِ وضو مباح ہو یعنی غصبی نہ ہو۔ اور آبِ نجس و غصبی کے حکم میں وہ پانی بھی ہے جس پر نجس یا غصبی ہونے کا بطریق حصر شبہ ہو۔ یعنی اگر دو برتنوں میں پانی ہے اور یقین ہو کہ ایک نجس یا غصبی ضرور ہے مگر تیقن[2] کے ساتھ یہ معلوم نہ ہو کہ کونسا ہے تو دونوں نجس یا غصبی قرار پائیں گے۔ ہاں اگر وضو کر چکنے کے بعد معلوم ہو کہ وہ پانی غصبی تھا تو وضو صحیح ہوگا۔ لیکن اس پانی کا معاوضہ اصل مالک کو دے دے۔ اور اگر بعد وضو یہ معلوم کہ وہ پانی نجس تھا تو وہ وضو باطل ہوگا اور اسی طرح اگر وضو کے بعد معلوم ہو کہ وہ پانی مضاف تھا تب بھی وضو باطل ہوگا (۵) اعضائے وضو پاک ہوں[3]۔ دیگر اعضا یا کپڑے اگر نجس ہوں تو وضو کی صحت[4] پر کوئی اثر نہیں پڑیگا ہاں نماز کے لئے اگر کوئی عذر نہ ہو تو دیگر اعضاء اور لباس کی طہارت لازم ہوگی (۶) وضو اگر آبِ قلیل (یعنی کُر سے کم) سے کیا جائے تو وضو کا پانی نجاست کے دُور کرنے میں استعمال نہ ہوا ہو۔ پس غسالہ استنجا[5] اپنی شرائط کے ساتھ پاک ہے لیکن اس سے وضو کرنا صحیح نہیں ہے (۷) وضو کی جگہ اور فضا یعنی جہاں پر وضو کا پانی گرے اور اسی طرح پانی کا برتن مباح ہو یعنی غصبی نہ ہو۔ اور نہ ہی وہ برتن سونے[6] یا چاندی کا ہو (۸) استعمالِ آب سے کوئی امر (مثلاً بیماری وغیرہ) مانع نہ ہو۔ ورنہ جبیرہ کا حکم ہوگا یا تیمم کرنا ہوگا (۹) ترتیب۔ یعنی پہلے منہ دھوئے۔ اس کے بعد داہنا ہاتھ پھر بایاں ہاتھ دھوئے۔ اور پھر سر کا مسح اور پھر دو پاؤں کا مسح کرے بنا براحوط پیروں میں بھی ترتیب ملحوظ رکھی جائے۔ یعنی پہلے داہنے پیر کا مسح کرے پھر بائیں پیر کا (۱۰) موالات۔ یعنی افعالِ وضو کو پے در پے بجالائے۔ کسی عضو کے

لہ بنا بر اقوی ہر عضو کا شروع ہونے سے پہلے پاک ہونا کافی ہے۔

ٹ اگر اسی برتن میں ارتماسی طریقے سے وضو کیا جائے تو صحیح نہ ہوگا اور اگر برتن سے چلو میں پانی لے کر وضو کیا جائے تو اقوی یہ ہے کہ صحیح ہوگا۔ لیکن جب پانی صرف اسی حرام برتن میں ہو۔ کہیں اور نہ ہو تو وضو صحیح نہ ہوگا بلکہ تیمم کرنا لازم ہوگا۔۱۲

دھونے یا مسح کرنے میں اتنی دیر نہ کرے۔ جس کی وجہ سے پہلے اعضاء خشک ہو جائیں۔ ورنہ وضو باطل ہے۔ البتہ اگر ہوا کی حرارت یا بدن کی گرمی کی وجہ سے پہلا عضو خشک ہو جائے باوجودیکہ اُس نے موالات کو قائم رکھا ہے تو اس کا وضو صحیح ہوگا (۱۱) اپنا وضو خود کرے۔ اور اگر خود کرنے پر قدرت نہ رکھتا ہو۔ یعنی مجبور ہو تو دوسرا شخص اُسے وضو کرائے مگر وضو کی نیت وہ خود کرے۔

سوم مستحبات وضو

وہ اُمور جن کے کرنے میں ثواب ہے۔ پندرہ ہیں (۱) وضو کے پانی کے برتن کو اگر طشت وغیرہ ہو تو داہنی طرف، اور اگر لوٹا وغیرہ ہو تو بائیں جانب رکھنا (۲) وضو سے پہلے مسواک کرنا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ مسواک کر کے دو رکعت نماز پڑھنا اُس ستر رکعت نماز سے بہتر ہے جو بے مسواک پڑھی جائے (۳) وضو کرتے وقت قبلہ رُخ بیٹھنا (۴) اول ہاتھ دھونا پیشاب یا سونے کی وجہ سے وضو کے لئے ایک مرتبہ دھوئے اور پاخانہ پھرنے کے سبب سے اگر وضو کیا جائے تو دو مرتبہ (۵) بسم اللہ کہنا۔ امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے اور بسم اللہ نہ کہے تو شیطان کا دخل اس کے وضو میں ہوتا ہے۔ اور روایات میں ہے کہ بسم اللہ کہنے سے طہارت کا اثر تمام جسدِ انسان میں پیدا ہوتا ہے اور وہ وضو ثواب کے اعتبار سے غسل کے برابر ہوتا ہے (۶) پانی سامنے آنے کے بعد یہ دعا پڑھنا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوْرًا وَّلَمْ یَجْعَلْهُ نَجِسًا۔ (۷) ہاتھ پر پانی ڈالتے وقت یہ دعا پڑھنا۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ (۸) تین مرتبہ کلی کرنا۔ پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا (۹) ہر عضو پر پانی ڈالنے کے لئے چلو داہنے ہاتھ میں لینا۔ یہاں تک کہ اس سے بائیں ہاتھ میں لے کر داہنے ہاتھ کو دھونا (۱۰) ہر عضو کے لئے اُوپر کے حصہ پر پانی ڈالنا مستحب ہے لیکن دھونا تمام اعضاء میں اُوپر کی طرف سے واجب ہے (۱۱) ہاتھ دھونے میں مرد کے لئے پہلی مرتبہ کہنی کی پشت سے ابتداء کرنا اور دوسری مرتبہ

لہ یا وہ شخص خود ہی خشک کرے۔ آقائے محسن مدظلہ۔

کہنی کی اندر کی طرف سے شروع کرنا۔ اور عورت کے لئے اس کے برعکس (۱۲) انگشتری کو حرکت دے کر پانی پہنچانا (۱۳) وضو کرنے کی حالت میں سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ پڑھنا (۱۴) بعد وضو آیۃ الکرسی پڑھنا (۱۵) وضو کرنے میں حسب ذیل دعاؤں کا اس ترتیب سے پڑھنا کہ کلی کرنے کے وقت کہے۔ اَللّٰهُمَّ لَقِّنِیْ حُجَّتِیْ یَوْمَ اَلْقَاكَ وَاَطْلِقْ لِسَانِیْ بِذِكْرِكَ اور ناک میں پانی ڈالنے کے وقت کہے اَللّٰهُمَّ لَا تُحَرِّمْ عَلَیَّ رِیْحَ الْجَنَّةِ وَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ يَّشُمُّ رِيْحَهَا وَرَوْحَهَا وَطِيْبَهَا۔ اور منہ دھونے کے وقت کہے۔ اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِیْ يَوْمَ تَسْوَدُّ فِيْهِ الْوُجُوْهُ وَلَا تُسَوِّدْ وَجْهِیْ يَوْمَ تَبْيَضُّ فِيْهِ الْوُجُوْهُ۔ اور داہنا ہاتھ دھوتے وقت کہے اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ كِتَابِیْ بِيَمِيْنِیْ وَالْخُلْدَ فِی الْجِنَانِ بِيَسَارِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا يَّسِيْرًا۔ اور بایاں ہاتھ دھوتے وقت کہے اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِیْ كِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِیْ وَلَا تَجْعَلْهَا مَغْلُوْلَةً اِلٰی عُنُقِیْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُقَطَّعَاتِ النِّيْرَانِ اور سر کا مسح کرتے وقت پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ غَشِّنِیْ بِرَحْمَتِكَ وَبَرَكَاتِكَ اور دونوں پاؤں کا مسح کرتے وقت پڑھے اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَیَّ عَلَی الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ فِيْهِ الْاَقْدَامُ وَاجْعَلْ سَعْيِیْ فِيْمَا يُرْضِيْكَ عَنِّیْ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اور جب فارغ ہو تو کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ تَمَامَ الْوُضُوْءِ وَتَمَامَ الصَّلٰوةِ وَتَمَامَ رِضْوَانِكَ وَالْجَنَّةِ ط

چہارم۔ مکروہاتِ وضو

وضو کے بارہ میں جن امور کا نہ کرنا باعثِ ثواب ہے اور کرنے میں گناہ نہیں، آٹھ ہیں (۱) افعالِ وضو میں دوسرے شخص سے مدد لینا۔ مثلاً کسی دوسرے آدمی سے پانی کا چلّو اپنے ہاتھ میں بھروانا مکروہ ہے۔ لیکن وضو کے لئے دوسرے شخص سے پانی کنویں سے کھنچوانا یا اس کو گرم کرانا، اس میں کچھ مضائقہ نہیں ہے (۲) اس پانی سے وضو کرنا جو برتن میں سورج سے گرم ہو گیا ہو (۳) اس پانی سے وضو کرنا جس میں بو آگئی ہو (۴) کنویں کے پانی سے کسی چیز کے گرنے پر، پیشتر اس کے کہ پانی کی مقررہ مقدار کھینچی جائے وضو کرنا بشرطیکہ پانی نجاست سے متغیر نہ ہوا ہو۔ (۵) اس آبِ قلیل سے وضو کرنا جس میں سانپ، بچھو، چھپکلی گر جائے (۶) گھوڑا۔ گدھا خچر، چوہا نجاست خور اور مردار خور بلکہ ہر حرام جانور کے جھوٹے پانی سے وضو کرنا (۷) مقامِ استنجا پر وضو کرنا (۸) دامن آستین رومال وغیرہ سے وضو کے بعد اس کا پانی خشک کرنا (۹) اس برتن سے وضو کرنا جس پر کسی حیوان کی صورت نقش ہوئی ہو۔

پنجم۔ نواقضِ وضو

وہ چیزیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور پھر نئے سرے سے وضو کرنا پڑتا ہے۔ گیارہ ہیں (۱) پیشاب (۲) پاخانہ (۳) مقامِ پیشاب سے مشتبہ رطوبت کا خارج ہونا اگر استبراء نہ کیا ہو (یعنی اگر استبراء کرنے کے بعد رطوبت نکلے تو وضو باطل نہ ہوگا (۴) نیند جو آنکھ، کان، دل پر غالب ہو جائے اور حواس معطل ہو جائیں (۵) ریح کا خارج ہونا (۶) بے ہوشی و مستی و جنون کہ جس سے عقل زائل ہو جائے (۷) حیض (۸) استحاضہ (۹) نفاس (۱۰) مسِ میّت (۱۱) جنابت۔ اول کی چار چیزوں کی وجہ سے (۷ تا ۱۰) نماز کے لئے وضو اور غسل دونوں لازم ہیں۔ اور جنابت کے بعد صرف غسل کی ضرورت ہے

ششم، غایاتِ وضو واجب

وہ امور جن کے لئے وضو واجب ہوتا ہے۔ حسب ذیل ہیں۔ (۱) نماز واجب (سوائے نماز میّت کے)، خواہ ادا ہو یا قضا، اپنی ہو یا اجارہ کی بلکہ سنتی و مستحبی نماز کے لئے وضو شرط ہے کہ اس کے بغیر نماز صحیح نہ ہوگی (۲) نماز کے فراموش شدہ اجزا، نماز احتیاط کے ادا کرنے کے لئے، اور اسی طرح احوط کی بنا پر سجدہ سہو کے لئے بھی وضو واجب ہے (۳) طواف واجب، اگرچہ وہ مستحب حج و عمرہ کا جزو ہو (۴) قرآن مجید کے حروف کا چھونا اگر کسی وجہ سے واجب ہو تو اس کے لئے وضو بھی واجب ہوگا مثلاً کسی ایسی جگہ قرآن کا ورق ہو کہ جہاں سے اس کا اٹھانا یا نکال کر پاک کرنا واجب ہو۔ اور بغیر حروف کو ہاتھ لگائے ہوئے ممکن نہ ہو۔ پس ایسی صورت میں وضو واجب ہو جائے گا اور قرآن کے ترجمہ کو خواہ کسی زبان میں ہو۔ بغیر وضو کے چھونے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اسی طرح کتابت کے علاوہ حاشیہ یا سطروں کے درمیان یا خالی جگہ یا جلد و غلاف کو چھونا بھی حرام نہیں ہے اور جس طرح بے وضو شخص پر حروفِ قرآن

کا چھونا حرام ہے۔ اسی طرح خداوند عالم کے اسم[1] جلالہ یعنی اللہ اور اسمائے حسنیٰ اور اسی طرح بنا بر احوط (وجوبی) حضرات انبیاء و آئمہ ہدیٰ اور جناب فاطمہ زہرا علیہم السلام کے اسمائے گرامی کو بھی بلا وضو جسم سے مس کرنا حرام ہے۔

ہفتم۔ غایاتِ وضوِ مستحب

جن چیزوں کے لئے وضو کرنا مستحب ہے۔ اکیس ہیں۔ (۱) طہارت پر باقی رہنے کے لئے وضو کرنا جو طولِ عمر کا باعث ہے (۲) سُنتی نمازوں کے لئے وضو کرنا جو ان کے صحیح ہونے کی شرط ہے (۳) طواف مستحب کے لئے (۴) وقت سے پہلے وضو کرنا کہ نماز کے لئے تیار ہو جائے (۵) قرآن پڑھنے یا لکھنے یا اُس کا حاشیہ چھونے یا اس کو اٹھانے کے لئے وضو کرنا (۶) مسجد میں داخل ہونے کے لئے (۷) مشاہد ائمہ معصومین علیہم السلام میں داخل ہونے کے لئے (۸) زیاراتِ آئمہ معصومین علیہم السلام کے لئے (۹) دُعا و طلب حاجت کے لئے (۱۰) اذان و اقامت کے لئے (۱۱) تعقیباتِ نماز کے لئے (۱۲) سجدۂ شکر و سجدۂ قرآن کے لئے (۱۳) نماز میت کے لئے (۱۴) شوہر زوجہ کا وضو جب کہ پہلی مرتبہ دلہن اپنے شوہر کے پاس آئے (۱۵) اپنے اہل و عیال کے پاس گھر میں آنے سے قبل مسافر کا وضو کرنا (۱۶) سونے کے لئے وضو کرنا تاکہ باوضو سوئے۔ یہ ایسا ہے کہ اُس نے رات بھر جاگ کر خدا کی عبادت میں رات بسر کی (۱۷) حاملہ عورت سے جماع کے لئے تاکہ جو فرزند پیدا ہو وہ بخیل و بیوقوف نہ ہو (۱۸) کھانے پینے یا سونے یا جماع کرنے یا میت کو غسل دینے کے لئے جُنب شخص کا وضو کرنا۔ اگرچہ اس سے طہارت نہ ہوگی (۱۹) اسی طرح حائضہ کا اوقاتِ نماز میں اپنی جائے نماز پر بیٹھ کر ذکرِ خدا و تسبیح پڑھنے کے لئے وضو کرنا (۲۰) میت کو کفن پہنانے یا دفن کرنے کے لئے اس شخص کا وضو کرنا کہ جس نے میت کو غسل دیا ہے اور خود ابھی غسل نہیں کیا (۲۱) حالتِ طہارت میں دوبارہ وضو کرنا کہ اسی کو وضو تجدیدی کہتے ہیں۔

---

[1] چاہے لفظ "اللہ" کسی زبان میں لکھا ہو۔ ۱۲

ہشتم۔ چند ضروری مسائل

(۱) منہ پر پانی ڈالنے میں واجب حصّہ سے کچھ زیادہ لیں تو بہتر ہے تاکہ یہ یقین ہو جائے کہ چہرے کا واجب حصّہ دھل گیا (۲) اسی طرح ہاتھوں کے دھونے میں کہنیوں کے کچھ اُوپر سے دھونا شروع کریں تاکہ کہنیوں سمیت دُھلنے کا یقین ہو جائے (۳) سر کا مسح۔ پیشانی کے اُوپر کا صرف اتنا حصّہ[1] ہے جس پر مسح کا لفظ صادق آ جائے یعنی دیکھنے والا یہ کہے کہ اس شخص نے سر کا مسح کیا ہے۔ احوط و افضل یہ ہے کہ سر کے اتنے حصہ پر مسح کرنا چاہیئے جو تین ملی ہوئی انگلیوں کے برابر ہو۔ اور اگر بال چھوٹے ہیں۔ اور وہی ہیں جو اس حصّہ سر پر اُگے ہوئے ہیں تو انہی بالوں پر مسح ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر بال اتنے بڑے ہیں کہ اِدھر اُدھر کے بال بھی اُس جگہ آکر جمع ہو گئے ہیں تو مانگ نکالنا ضروری ہے (۴) اگر سر کے بالوں میں تیل وغیرہ کی چکناہٹ ہو تو پہلے اُسے دُور کرے۔ پھر مسح کرے محض پونچھ دینا کافی نہیں ہے (۵) ہتھیلی[2] سے مسح کرنا چاہیئے اور خاص اُس تری سے جو وضو کی ہے دُوسرے پانی سے مسح نہ کرے (۶) اگر کوئی شخص باوضو ہو۔ اور مبطلاتِ وضو میں سے کسی چیز کے واقع ہونے کا شک ہو جائے تو شک کا کوئی خیال نہ کرے اور وضو کو برقرار سمجھے (۷) اور اگر حدث صادر ہو چکا ہو۔ اور یہ شک ہو کہ وضو کیا ہے یا نہیں تو لازم ہے کہ وضو کرے (۸) اگر کسی عضو کے دھونے یا مسح کرنے میں شک ہو جائے اور یہ شک وضو سے فارغ ہونے کے بعد ہو تو خیال نہ کرے وضو اس کا صحیح ہے (۹) اگر اثنائے وضو میں شک واقع ہو تو تدارک کرنا چاہیئے یعنی اس عضو کو دھوئے یا مسح کرے اور اگر بائیں پیر کے مسح میں اس وقت شک ہو کہ جب دوسرے کام میں مشغول ہو چکا ہے تو یہ شک معتبر نہ ہوگا (۱۰) اعضائے وضو خشک ہوں تاکہ مسح کرنا صادق آجائے (۱۱) اکثر علمائے کرام کا قول ہے کہ کہنیوں سمیت ہاتھ دھونا ایک مرتبہ واجب ہے اور دوسری مرتبہ مستحب

---

[1] داہنے ہاتھ کے باطنی حصہ سے سر کے اگلے حصہ کا مسح خواہ کسی جانب سے کیا جائے درست ہے

[2] لیکن بائیں ہاتھ کو ایک مرتبہ سے زائد نہ دھویا جائے (آقائے محسن حکیم)

(آقائے محسن حکیم)

ہے۔ اور اس سے زائد حرام ہے اور مقصود اس سے صرف دھونا ہے۔ نہ صرف پانی ڈالنا لہٰذا ایک مرتبہ دھونے کے قصد سے متعدد چلو[1] پانی ڈالنا جائز ہے۔ شیخ ابوجعفر محمد ابن یعقوب کلینیؒ اور شیخ محمد ابن بابویہؒ کا قول ہے کہ دوسری مرتبہ دھونا مستحب نہیں۔ اور یہ قول نہایت قوی ہے۔ لہٰذا بنا بریں مُنہ ہاتھ کو ایک مرتبہ سے زیادہ نہ دھوئیں۔ اگر دو مرتبہ دھوئیں گے تو دوسری دفعہ کا پانی آبِ وضو نہ ہوگا۔ پس سر و پا کا مسح آبِ جدید[2] سے ہو جائے گا۔

نہم۔ احکامِ جبیرہ

جبیرہ سے مراد وہ لکڑی ہے جو شکستہ عضو پر باندھی جاتی ہے یا پٹی اور کوئی دوا اور مرہم ان میں سے کوئی چیز اعضائے وضو کے زخم وغیرہ پر بندھی یا لگی ہوئی ہو۔ اور بغیر تکلیف و ضرر کے اُس کا جُدا کرنا یا باوجود اس کے لگے رہنے کے اصلی مقام تک پانی پہنچانا ممکن نہ ہو یا پانی اس جگہ نقصان کرتا ہو تو اِدھر اُدھر کے مقام کہ جن کا دھونا ممکن ہو اُن کو موافق معمول کے دھو کر پٹی یا دوا وغیرہ پر بشرطیکہ وہ پاک ہوں، پانی سے مسح کرنا واجب ہے اور اگر یہ چیزیں نجس ہوں تو واجب ہے کہ دوسرا پاک کپڑا رکھ کر اس پر مسح کرے اور ایسی صورتوں میں احتیاطاً تیمم بھی کرے۔ غسل و تیمم میں بھی جبیرہ کے یہی احکام جاری ہوں گے۔ آشوبِ چشم کی صورت میں اگر آنکھ کو اوپر سے دھونا مضر ہو تو اقویٰ یہ ہے کہ تیمم کرنا معیّن ہے۔ ہاں اگر کوئی حائل ہو مثلاً آنکھ پر دوائی لگی ہو۔ اور اس کا دُور کرنا مضر ہو تو جبیرہ کا حکم معیّن ہے۔ اور اگر اعضائے وضو یا غسل میں جبیرہ کے علاوہ کوئی شے حائل ہو۔ جیسے تارکول وغیرہ جس کا چھوٹنا ناممکن ہو۔ تو اس پر مسح کر لینا کافی[3] ہے۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ مسح اس طرح کیا جائے کہ اس پر دھونا صادق آ جائے اور اگر یہ حائل بلاضرورت لگایا گیا ہو تو تیمم ترک نہ ہو (یعنی واجب ہے)

جو نمازیں جبیرہ کی حالت میں پڑھی ہیں اُن کی قضا لازمی نہیں ہے۔ البتہ صحت حاصل ہو جانے کے بعد دوسری نمازوں کے لئے جو بعد میں بجا لائے گا وضو و غسل و تیمم کا اعادہ کرنا چاہیئے۔

[3] اس کو دھو لینا کافی ہے تیمم واجب نہیں اگرچہ بنا بر احوط تیمم بھی بجا لائے۔ (آقائے محسن مدظلہ)

آٹھواں باب

بیانِ تیمم

موجباتِ تیمم آٹھ صورتوں میں تیمم واجب ہوتا ہے (۱) جہاں پانی موجود نہ ہو۔ یا اگر موجود ہو مگر کسی مجبوری یا خوفِ جان یا مال تلف ہونے یا آبرو جانے کے سبب اُس تک نہ پہنچ سکتا ہو (۲) بیماری یا زخم یا آنکھ دکھنے کی وجہ سے پانی کا استعمال مضر ہو یعنی اسباب ایسے ہوں کہ جن کی بنا پر وضو سے مرض پیدا ہونے کا اندیشہ ہو (۳) موجودہ پانی کو وضو یا غسل میں استعمال کر لینے سے اپنے یا اپنے اہل و عیال یا کسی محترم انسان و حیوان[1] کے پیاسا رہنے کا خوف ہو (۴) اگر کسی سے قیمت پر یا بلاقیمت پانی مانگے تو اس پر اتنا احسان رکھا جائے کہ وہ برداشت نہ کر سکے (۵) وقتِ نماز اتنا تنگ ہو کہ پانی حاصل نہ کر سکے (۶) وقت اتنا تنگ ہو کہ پانی استعمال نہ کر سکے۔ مثلاً صبح کو ایسے وقت بیدار ہوا کہ اگر وضو یا غسل کرے گا تو نماز کا وقت نکل جائے گا (۷) پانی کے لئے اتنی زیادہ رقم خرچ کرنی پڑے جو برداشت نہ ہو سکے اور ضرر[2] کا باعث ہو (۸) صرف اس قدر پانی ہو کہ جو صرف نجاست کو پاک کرنے کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔ اس سے زیادہ نہیں کہ وضو یا غسل کر سکے تو ایسی حالت میں احوط یہ ہے کہ اوّل نجاست کو دُور کرنے میں پانی صرف کرے پھر تیمم بجا لائے۔

اشیائے تیمم

جن چیزوں پر تیمم کرنا چاہیئے سات ہیں (۱) خالص خاک (۲) ریگ (۳) ڈھیلے (۴)

[1] بلکہ ہر وہ جانور جو اس کی پرورش میں ہو [2] اور اگر اتنا دینا پڑے کہ ضرر نہ پہنچے اگرچہ قیمت زیادہ ہو تو واجب ہے کہ دے اور پانی حاصل کرے (آقائے محسن مدظلہ)

پتھر سوائے معادن کے (۵) چونا گچ پختہ ہونے سے قبل۔ لیکن احوط یہ ہے کہ خاک پر تیمم کرے اور جب خاک ممکن نہ ہو تو پھر علی الترتیب دوسری یا تیسری یا چوتھی یا پانچویں چیز اختیار کرنی چاہیئے (۶) اگر یہ چیزیں نہ ہوں تو جس شے پر غبار[1] ہو اس پر تیمم کرے (۷) گیلی مٹی۔ بشرطیکہ اُسے خشک[2] نہ کر سکتا ہو ورنہ خشک کر لینا لازم ہے۔ اور اگر گیلی مٹی بھی نہ ہو تو اقوی[3] یہ ہے کہ نماز کو بغیر تیمم پڑھے اور بعد میں اُس کی قضا بھی بجالائے اور جن چیزوں پر تیمم کرنا ہوتا ہے۔ وہ پاک ہوں اور غصبی نہ ہوں۔

ترکیبِ تیمم

اعضائے تیمم یعنی پیشانی اور دونوں ہاتھ اگر نجس ہوں تو اُن کو جہاں تک ممکن ہو پاک کرے اور انگوٹھی وغیرہ بھی اُتار لے۔ پھر یوں نیت کرے کہ "تیمم کرتا ہوں بدلے وضو یا غسل کے واجب قربۃً الی اللہ" اور نیت کے ساتھ ہی دونوں ہاتھوں کو یکبارگی تیمم کی چیز پر مارے۔ اس کے بعد دونوں ہتھیلیوں کو پیشانی پر بال اُگنے کی جگہ رکھے۔ اور ناک کے اُوپر والے سرے تک نیچے کی جانب اس طرح کھینچے کہ تمام پیشانی دونوں طرف سے اور دونوں بھویں نیچے آجائیں پھر داہنے ہاتھ کی پشت پر گٹے سے انگلیوں کے سرے تک بائیں ہتھیلی کو پھیرے اور اس کے بعد اسی طرح بائیں ہاتھ کی پشت پر داہنی ہتھیلی سے مسح کرے۔

اگر غسل کے بدلے تیمم ہو تو دو ضربی تیمم کرے یعنی دو دفعہ ہاتھوں کو زمین پر مارے ایک

---

[1] یعنی مٹی کا غبار ہو۔ راکھ یا آٹا اور اسی قسم کی دوسری چیزوں کا غبار نہ ہو۔ ۱۲

[2] اس صورت میں بھی احوط یہ ہے کہ ہاتھ مارنے کے بعد توقف کرے یا دونوں ہتھیلیوں کو ملے تاکہ مٹی خشک ہو جائے تب مسح کرے لیکن ایسا کرنے سے اگر وقت فوت ہو جائے تو اس کی ضرورت نہیں (بغیر خشک کئے مسح کرے) ۱۲

[3] اقوی یہ ہے کہ نماز ساقط ہے اور بعد میں اُس کی قضا بجالانا ہوگی۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ اس وقت بغیر وضو ہی نماز پڑھ لے (آقائے محسن مدظلہ)

دفعہ دونوں ہاتھوں کو زمین پر مار کر پیشانی اور کنپٹیوں اور ابروؤں[1] کا مسح کرے۔ اور اس کے بعد دونوں ہاتھوں کی پشت کا گٹوں سے انگلیوں کے سرے تک مسح کرے پھر دوبارہ دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارے اور فقط پشتِ[1] دست کا مسح بطریق مذکور کرے۔

اور اگر وضو کے عوض تیمم ہے تو بنابر اقوی یک ضربی[2] تیمم کافی[3] ہے۔ نیز تیمم میں ترتیب و موالات[4] کا بجالانا واجب ہے اور خود تیمم کا بجالانا واجب ہے۔ اور اگر خود بجالانے سے معذور ہے تو دوسرا شخص تیمم کرا سکتا ہے۔

احکامِ تیمم

اوّل وقت سے پہلے تیمم کرنا صحیح نہیں ہے اور وقت داخل ہونے کے بعد اگر عُذر برطرف ہو جانے کی اُمید ہو تو اوّل وقت تیمم نہ کرے۔ بلکہ چاہیئے کہ آخر وقت تک منتظر رہے اور جب آخر وقت مایُوس ہو تو اس وقت تیمم کر کے نماز پڑھے۔ دوسرے تیمم اگر ایسے اسباب کی وجہ سے ہو جو کسی خاص عبادت سے تعلّق نہیں رکھتی جیسے پانی کا نہ ملنا یا بیماری ہو تو اس صورت میں اس تیمم سے تمام عبادتیں جو طہارت کے ساتھ مشروط ہیں درست ہو جائیں گی۔ لیکن اگر تیمم تنگیِ وقت کی وجہ سے کیا ہے تو صرف وہی عبادت اس سے درست ہوگی۔ جس کا وقت تنگ ہو۔ اور عبادتیں جائز نہ ہوں گی۔ تیسرے اگر ایک نماز کے لئے تیمم کرے۔ اور دوسری نماز کا وقت ہو جائے تو اس تیمم سے دوسری نماز صحیح ہے۔ بشرطیکہ وہ عذر بھی باقی ہو جو تیمم کا باعث ہوا ہے۔ چوتھے جو چیزیں وضو اور غسل کو باطل کر دیتی ہیں وہ سب چیزیں تیمم کو بھی باطل کر دیتی ہیں۔ اور علاوہ ان سب کے خصوصیت سے پانی کا مل جانا بھی بطلان تیمم کا باعث ہے بشرطیکہ پانی ملنے کے بعد اس کے استعمال کا موقع بھی ملے۔ اور اگر نماز شروع کر دینے کے بعد پانی آیا تو اگر رکعت اول کا پہلا رکوع بجا نہیں لایا ہے تو تیمم باطل ہو جائیگا

---

[1] پہلی ضرب میں پیشانی کا مسح کرے پھر دوبارہ ہاتھوں کو زمین پر مار کر ہاتھوں کا مسح کرے یعنی پیشانی کے لئے علیحدہ ضرب اور ہاتھوں کے مسح کے لئے علیحدہ ضرب ۱۲ [2] وضو میں بھی دو مرتبہ مارنا احوط ہے بلکہ پہلی ضرب میں پیشانی اور ہاتھوں کا مسح کرنا احوط ہے (آقائے محسن مدظلہ)

اور جب تیمم باطل ہوا تو نماز بھی باطل ہوگی۔ اور اگر رکعت اوّل کا پہلا رکوع بجا لاچکا ہو تو تیمم اور نماز دونوں صحیح رہیں گے اگرچہ اس صورت میں احوط یہ ہے کہ اگر وقت وسیع ہو تو وضو کر کے اس نماز کا پھر سے اعادہ کرے۔ پانچویں وضو یا غسل پر قادر ہونے کے باوجود دو امروں کے لئے تیمم جائز ہے ایک نماز جنازہ دوسرے سونے کے وقت۔ چھٹے غسلِ جنابت کے بدلے تیمم میں نماز کے لئے وضو یا دوسرا تیمم نہ ہوگا۔ ساتویں تیمم کرتے وقت انگوٹھی چھلے وغیرہ اُتار دے۔ اسی طرح پیشانی پر اور پشت دست پر کوئی چیز مانع مثل پٹی وغیرہ کے ہو تو اُسے بھی دُور کرے۔

نواں باب

بیانِ غسل

اقسامِ غسلِ واجب

اوّل غسلِ جنابت، دوسرے غسلِ حیض، تیسرے غسلِ نفاس، چوتھے غسلِ استحاضہ، پانچویں غسلِ میت، چھٹے غسلِ مسِ میت اور ساتویں غسل جو نذر، قسم و عہد وغیرہ کی وجہ سے واجب ہو۔

اسبابِ جنابت

اوّل سوتے یا جاگتے میں قصداً یا مجبوراً جماع سے یا بغیر جماع کے منی کا خارج ہونا اور اسی حکم میں وہ مشتبہ رطوبت بھی ہے جو منی کے خارج ہونے کے بعد بذریعہ پیشاب

لہ غسل واجب ہونے میں تو اس رطوبت کا حکم منی ہی کا ہے لیکن اگر اس رطوبت کے علاوہ (باقی بر صفحہ)

استبراء کرنے سے قبل نکلے۔ یاد رہے کہ استبراء کرنے کے بعد ایسی مشتبہ رطوبت خارج ہونے سے غسلِ جنابت واجب نہ ہوگا۔

دوم لہ جماع خواہ فرج میں ہو یا دبر میں۔ اگرچہ منی خارج نہ ہو۔ فاعل و مفعول دونوں پر غسل کرنا واجب ہو جائے گا۔

ایسی حالت میں کہ جب عضو کے داخل ہونے کے متعلق شک ہو کہ داخل ہوا یا نہیں تو غسل واجب نہیں ہوتا۔ اسی طرح اگر خواب میں دیکھے لیکن منی بالکل خارج نہ ہو تو بھی غسل واجب نہیں۔ اور اگر کوئی شخص اپنے کپڑے میں منی لگی ہوئی دیکھے اور یہ یقین کرے کہ اسی کی ہے تو غسل واجب ہے اور ان نمازوں کا بجا لانا لازم ہے۔ جن کے متعلق یقین ہو کہ منی خارج ہونے کے بعد پڑھی ہیں۔ پس جس وقت جنب ہو۔ بہتر ہے کہ اسی وقت غسل کرے کیونکہ جب تک نجس رہتا ہے۔ رحمتِ خدا سے دُور رہتا ہے۔

غسلِ جنابت چار چیزوں کے لئے واجب ہے (۱) نمازِ میت کے علاوہ (کہ وہ بغیر غسل کے پڑھی جا سکتی ہے) ہر نماز کے لئے خواہ وہ واجب ہو یا سُنت۔ ادا ہو یا قضاء (۲) نماز واجب کے بھولے ہوئے اجزاء اور نمازِ احتیاط اور بنا بر احوط (وجوبی) سجدۂ سہو کے لئے بھی (۳) طوافِ واجب۔ اگرچہ مستحب حج و عمرہ کا جزو ہو۔ اور (۴) روزہ جس کی تفصیل آگے آئے گی۔

(گذشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ)

حدث اصغر بھی صادر ہو جائے تو احوط وجوبی یہ ہے کہ اس غسل پر اکتفا نہ کرے بلکہ نماز کے لئے وضو بھی کرے اور اگر غسل کے بعد کچھ رطوبت خارج ہو تو حکم منی میں ہے لہٰذا دوبارہ غسل واجب ہے (آقائے محسن حکیم) لہ انسان کے ساتھ جماع کرنے کا تو یہی حکم ہے لیکن اگر حیوان کے ساتھ ہو تب بھی احوط (وجوبی) یہ ہے کہ غسل کرلے اور جماع کے علاوہ حدث اصغر بھی صادر ہو جائے تو اس غسل پر اکتفا نہ کرے بلکہ نماز کے لئے وضو بھی کرے ۱۲ حے بلکہ اگر حشفہ (ختنہ گاہ) سے کم مقدار بھی داخل ہو جائے تو بنا بر احتیاط واجب غسل کرے اور اگر باوضو نہیں تھا تو وضو کرنا بھی ضروری ہے (آقائے محسن حکیم)

لہ مگر جو طواف واجب نہ ہو وہ اگر بحالتِ جنابت کرے تو باطل نہ ہوگا اگرچہ مسجد الحرام میں اس حالت میں داخل ہونا حرام ہے (آقائے محسن مدظلہ)

محرّمات جنب

جو چیزیں جنب (شخص بحالتِ جنابت) کے لئے حرام ہیں وہ چار ہیں (۱) اسمائے الٰہی اور صفاتِ خاصہ (جیسے رحمٰن و رحیم وغیرہ) کا چھونا۔ اور اسی طرح بنا بر احوط (وجوبی) اسمائے حضرات انبیاء اور آئمہ ہدیٰ علیہم السّلام اور جناب فاطمہ زہرا علیہا السّلام کے اسمائے گرامی کا چھونا (۲) قرآن مجید کے حروف کا چھونا (۳) مسجد میں داخل ہونا لیکن گزر جانے میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ بغیر غسل مسجد الحرام اور مسجد نبی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم سے گزر جانا[1] جائز نہیں ہے اور مشاہد مشرفہ آئمہ علیہم السّلام بھی مساجد کے حکم میں ہیں (۴) اُن چار سورتوں (سور تہائے عزائم) میں سے جن میں سجدہ واجب ہے۔ کچھ پڑھنا[2]۔ اور وہ چار سورے یہ ہیں۔

ایک سورۃ الٓمٓ تنزیل (۲۱ پارہ)، دوسرے حٰمٓ السجدہ (۲۴ پارہ) تیسرے سورۃ النّجم (۲۷ پارہ)، اور چوتھے سورۃ اقراء (پارہ ۳۰)۔

مکروہاتِ جُنب

جنب کے لئے جو چیزیں مکروہ ہیں وہ دس ہیں (۱) کھانا پینا کہ فقیری کا موجب ہے اور اس سے برص کا مرض پیدا ہوتا ہے۔ بہتر ہے کہ دفع کراہت کے لئے وضو کرے (۲) سونا مگر یہ کہ وضو کر لیا ہو (۳) خضاب کرنا۔ اسی طرح بحالت خضاب قبل اس کے کہ وہ پورا رنگ دے۔ اپنے آپ کو جنب کرنا بھی مکروہ ہے (۴) سات آیات[3] سے زیادہ قرآن پڑھنا (۵) قرآن کے حروف کو چھونے کے علاوہ اس کی جلد یا ورق یا حاشیہ یا بین السطور خالی جگہ کو چھونا (۶) قرآن کو اٹھانا (۷) تیل ملنا (۸) احتلام سے جنب ہو کر جماع کرنا (۹) محترم مقامات مثلاً مقبرۂ علماء میں داخل ہونا (۱۰) ہر محترم کام کرنا۔ مثلاً نماز میت یا غسل میت وغیرہ۔

[1] اور گذرنے کی حالت میں بنا بر احوط کوئی چیز مسجد میں نہ رکھے مگر اس کا جواز اقویٰ ہے (آقائے محسن مدظلہٗ) [2] بلکہ ان آیات کا پڑھنا کہ جن میں سجدہ واجب ہوتا ہے حرام ہے اگرچہ ایک حرف ہو لیکن ان آیات کے علاوہ باقی آیات بھی بنا بر احتیاط واجب نہ پڑھے (آقائے محسن حکیم)

[3] بلکہ بہتر ہے کہ اصلاً ایسی حالت میں قرآن کی تلاوت ہی نہ کرے (آقائے محسن حکیم)

طریقۂ غسل جنابت

غسل کے طریقے دو ہیں۔ (۱) غسل ارتماسی اور (۲) غسل ترتیبی۔ جس کی ترتیب یہ ہے کہ نیت کرے۔ بہتر یہ ہے کہ یُوں دل میں نیت کرے کہ غسل ترتیبی بجالاتا ہوں قربۃً الی اللہ پھر اوّل سر اور گردن کو اس طرح دھوئے کہ بالوں کی جڑ میں کھال تک پانی اچھی طرح پہنچ جائے۔ اس کے بعد داہنی طرف کے آدھے جسم کو گردن سے پاؤں کی انگلیوں کو مع تلوے کے دھوئے پھر اسی طرح جسم کے بائیں طرف کو دھوئے۔ بہتر ہے کہ دایاں اور بایاں حصّہ دھوتے وقت شرم گاہ اور ناف کو دونوں مرتبہ[4] دھو لینا چاہیئے اور داہنی طرف کو دھوتے وقت کچھ حصّہ بائیں طرف کا۔ اور بائیں طرف کو دھوتے وقت کچھ حصہ دائیں طرف کا بھی شامل کر لینا چاہیے۔

غسل ارتماسی کی ترکیب یہ ہے کہ نیت کے بعد ایک ہی دفعہ[5] پانی میں غوطہ کھا جائے کہ سارا جسم دفعتًہ واحدۃً ڈھل جائے۔ اور یہ ضروری نہیں کہ جسم پانی سے باہر ہو۔ اور غسل ہی کے واسطے داخل کیا جائے بلکہ یہ بھی کافی ہے کہ پہلے سے پانی میں ہو۔ اور بقصدِ غسل اندر ہی اندر دُھل جائے۔

فعل حرام سے جنب ہونے والے کو چاہیئے کہ ٹھنڈے پانی سے[6] غسل کرے کیونکہ گرم پانی سے پسینہ آتا رہے گا۔ اور بدن نجس رہے گا۔

[5] ایک ہی دفعہ تمام بدن کا پانی میں ڈوب جانا ضروری نہیں بلکہ بدن کا بتدریج[5] ڈوب جانا بھی کافی ہے بشرطیکہ ایک غوطہ سے ہو (آقائے محسن مدظلہٗ) [4] احوط (وجوبی) یہ ہے کہ غوطے سے پہلے جسم کا کچھ حصّہ پانی سے باہر نکلا ہو۔ [6] بلکہ گرم پانی سے اگر وہ آب کثیر ہے غسل ترتیبی یا ارتماسی دونوں کرنا جائز ہے (آقائے محسن حکیم)

مستحباتِ غسلِ جنابت

غسلِ جنابت کے بارہ میں مندرجہ ذیل اُمور کا بجالانا مستحب ہے۔ اوّل بوجہ انزال کے غسلِ جنابت سے قبل پیشاب کرنا۔ دوسرے بوقت غسل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہنا۔ تیسرے تین مرتبہ کہنیوں تک دونوں ہاتھوں کا دھونا اگرچہ ایک مرتبہ بھی سُنّت ہے لیکن تین مرتبہ افضل ہے۔ چوتھے تین مرتبہ کلّی کرنا۔ پانچویں تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا۔ چھٹے غسل کے دوران میں ہاتھ کو جسم پر پھیرنا تاکہ ہر جگہ پانی کے اچھی طرح پہنچنے کا پورا اطمینان ہو جائے ساتویں ایسی چیزوں کو (مثلاً انگوٹھی چھلّا وغیرہ) حرکت دینا۔ جن کے نیچے پانی خود پہنچتا ہے آٹھویں ہر عضو کو تین مرتبہ دھونا۔ نویں غسل کرنے کے وقت یہ دعا پڑھنا اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ وَاشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَاَجْرِ عَلٰى لِسَانِيْ مِدْحَتَكَ وَالثَّنَاءَ عَلَيْكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِيْ طَهُوْرًا وَّشِفَاءً وَّنُوْرًا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ دسویں غسل سے فارغ ہونے کے بعد یہ دُعا پڑھنا اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ وَزَكِّ عَمَلِيْ وَاجْعَلْ مَا عِنْدَكَ خَيْرًا لِّيْ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ط

واجباتِ غسل

غسل کے بھی واجبات اور شرائط وہی ہیں جو وضو کے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ غسل میں موالات[1] اور اوپر سے نیچے کی طرف پانی پہنچانا واجب نہیں۔ غسلِ جنابت میں وضو کی ضرورت نہیں ہے بلکہ خود غسل کافی ہوتا ہے۔ بخلاف دوسرے غسلوں کے کہ ان میں وضو علی الاحوط[2] واجب ہے اور بہتر یہ ہے کہ ان میں غسل سے پہلے وضو کر لے اور اگر کسی کو کئی غسل کرنا ہوں جیسے حیض، جنابت، مس میت وغیرہ اور ایک غسل سب کے قصد سے کرے تو کافی ہے اسی طرح اغسال[3] مستحبہ میں ایک غسل کافی ہے جبکہ ہر ایک کا عنوان پیش نظر رکھے مثلاً نیت کرے میں غسل زیارت، غسل جمعہ، غسل توبہ وغیرہ کر اسی ایک غسل کے ساتھ کرتا ہوں، کافی ہے۔ اگرچہ غسل واجب کی بھی نیت کی ہو یا نہ کی ہو[4]۔

اگر غسلِ جنابت کے بعد نواقضِ وضو میں سے کوئی چیز سرزد ہو گئی مثلاً ریح صادر ہو گئی تو یہ غسل تو صحیح رہے گا لیکن نماز کے لئے وضو کرنا لازم ہو جائے گا۔

غسلِ ارتماسی کرنے سے قبل تمام بدن کو پاک ہونا چاہیئے لیکن غسل ترتیبی کرنے سے قبل تمام بدن کا پاک کرنا ضروری نہیں ہے۔

دسواں باب

بیان غسل حیض و نفاس و استحاضہ

علامات و شرائط حیض

خونِ حیض وہ خون ہے جو قرشی عورتوں کو نو برس کی عمر پوری ہونے کے بعد سے ساٹھ برس تک اور ان کے علاوہ دوسری عورتوں کو پچاس سال کی عمر تک آسکتا ہے۔ پس جو خون نو برس سے پہلے اور ساٹھ یا پچاس سال کے بعد آئے وہ حیض نہ ہوگا۔ خونِ حیض اکثر سیاہ یا سُرخ اور گرم ہوتا ہے جس میں سوزش ہوتی ہے اور اُچھل کر نکلتا ہے۔ یہ خون زیادہ تر عورتوں کو مہینہ میں ایک مرتبہ آتا ہے اور مدّت اس کی کم سے کم تین دن ہے۔ اس سے کم ہو تو حیض نہیں ہے۔ اور ضروری ہے کہ تین دن تک مسلسل خون جاری رہے۔ حتّے کہ راتوں میں بھی آثار رہتا ہے۔ پس اگر تین دن مسلسل نہ آئے تو حیض نہ ہوگا۔ ہاں اگر درمیان میں

---

[4] علاوہ بنا بر اقویٰ جنابت کے علاوہ کسی اور غسل کی نیت کی ہو۔ اگرچہ اس صورت میں احوط یہ ہے کہ باقی غسل بھی بجا لائے (آقائے محسن مدظلہ)

ذرا ذرا سے وقفے پڑ جائیں تو کوئی حرج نہیں۔ خونِ حیض ہی تصور ہوگا۔ اور اگر تین دن کی مدت مسلسل نہ ہو۔ بلکہ متفرق طور پر دس دن میں پوری ہو تو مشہور بین العلماء یہ ہے کہ وہ حیض نہ ہوگا مگر احوط یہ ہے کہ اس صورت میں عورت کو چاہیئے کہ جن امور کا حائضہ کو ترک کرنا واجب ہے انہیں ترک کرے۔ اور جو اعمال استحاضہ والی عورت بجا لاتی ہے انہیں بجا لائے۔

اسی[1] طرح درمیانی ایام طہارت میں پاک عورت اور حائض عورت دونوں کے احکام بجا لائے۔ اور حیض حالتِ حمل میں بھی آتا رہتا ہے اگرچہ حمل ظاہر ہو چکا ہو۔ اور دو حیضوں کے درمیان پاک رہنے کی کم سے کم مدت دس دن ہے اور زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ اور اگر اشتباہ ہو کہ حیض ہے یا بکارت کا خون ہے تو اس طرح شناخت ہوگی کہ تھوڑی سی روئی اندر داخل کرکے تھوڑی دیر کے بعد نکال لے۔ اگر خون روئی کے چاروں طرف اوپر ہی اوپر بھرا ہو تو بکارت کا ہے۔ اور اگر اس کے اندر سرایت کر گیا ہو تو حیض کا ہے۔

اقسامِ حائض

حیض کے بارہ میں یہ سمجھنا ضروری ہے کہ اس میں عورتوں کی مختلف حالتیں ہو سکتی ہیں

اول وہ عورت جسے دو مہینوں میں یا دو مہینوں سے کم یا زیادہ میں دو دفعہ برابر خون آئے اُسے "ذات العادۃ" کہتے ہیں۔ اُس کی تین قسمیں ہیں۔ پہلی "ذات العادۃ وقتیہ و عددیہ" ہے۔ یعنی وہ عورت جس کا دونوں دفعہ کا خون وقت (تاریخ) اور عدد (دنوں کی تعداد) دونوں میں یکساں ہو۔ مثلاً پہلے مہینے میں شروع ماہ سے چھ روز تک خون آئے۔ اور اسی طرح دوسرے مہینے میں بھی پہلی تاریخ سے چھ دن تک خون آئے۔ دوسری قسم "ذات العادۃ وقتیہ" ہے یعنی وہ عورت جس کا دونوں دفعہ کا خون وقت میں یکساں ہو لیکن دنوں کی تعداد میں فرق ہو

[1] بیچ میں جتنے عرصہ تک پاک رہے گی اس میں پاکیزگی کی حالت کے احکام جاری رہیں گے۔ ہاں جب دوبارہ خون آئے گا اور دس دن سے آگے نہ بڑھے گا تو احتیاطاً یہ عمل اس طرح ہوگا کہ درمیانی پاکیزگی کے دنوں میں اگر ماہِ رمضان المبارک میں روزہ رکھا ہو تو اس کی قضا بجا لائے گی اور اگر نماز ترک کی ہو تو اس کی بھی قضا بجا لائے گی۔

مثلاً جسے پہلے مہینے میں پہلی سے پانچویں تاریخ تک خون آیا ہو۔ اور دوسرے مہینے میں پہلی تاریخ سے چھ یا سات روز تک آیا۔ تیسری قسم "ذات العادۃ عددیہ" ہے۔ یعنی وہ عورت جس کی عادت دونوں دفعہ دنوں کی تعداد میں تو یکساں رہی ہو لیکن تاریخ میں فرق ہو۔ مثلاً ایک مہینہ میں پہلی تاریخ سے پانچویں تک۔ اور دوسرے مہینے میں چوتھی تاریخ سے آٹھویں تک خون آئے۔

دوم۔ وہ عورت جو "غیر ذات العادۃ" ہے۔ اس کی بھی تین قسمیں ہیں۔ پہلی قسم "مبتدیہ" ہے۔ یعنی وہ عورت جسے خونِ حیض پہلے پہل آیا ہو۔ دوسری قسم "مضطربہ" ہے۔ یعنی وہ عورت جس کو اگرچہ کئی مرتبہ خونِ حیض آ چکا ہے لیکن کوئی عادت مقرر نہ ہوئی ہو۔ مطلب یہ کہ دو دفعہ وقت یا عدد کے لحاظ سے یکساں نہ آیا ہو۔ اور تیسری قسم "ناسیہ" ہے۔ یعنی ایسی عورت جو تاریخ یا دنوں کی تعداد یا دونوں کے متعلق اپنی عادت کو بھول گئی ہو۔

پس جو عورت "ذات العادۃ وقتیہ" ہو۔ خواہ عددیہ ہو یا نہ ہو وہ اگر اپنی عادت کے دنوں میں یا اس سے دو روز[1] پہلے خون آتا دیکھے تو دیکھتے ہی اُسے حیض قرار دے۔ خواہ اس میں حیض کی علامتیں پائی جائیں یا نہ پائی جائیں پس اگر وہ خون تین روز تک آئے تو حیض ہوگا اور تمام احکامِ حیض اُس پر جاری ہوں گے۔ اور اگر تین روز سے کم آئے تو جو نمازیں اور روزے اس نے ترک کئے ہوں۔ اُن کی قضا بجا لائے۔ اور "ذات العادۃ عددیہ" جو وقتیہ نہ ہو۔ اور اسی طرح "غیر ذات العادۃ" کی تینوں قسمیں (مبتدیہ، مضطربہ اور ناسیہ) ان میں سے اگر کوئی عورت خون آتا دیکھے تو اگر اس میں حیض کی علامتیں ہوں تو "ذات العادۃ وقتیہ" کی طرح وہ بھی اسے حیض قرار دے اور اگر علامتیں نہ ہوں تو تین دن تک احتیاطاً یہ اس طرح عمل کرے کہ استحاضہ والی عورت کے اعمال اور حائض کے کاموں کو جمع کرے۔ پس اگر تین روز تک مسلسل جاری رہے تو حیض ورنہ استحاضہ قرار دے۔ اور "ذات العادۃ عددیہ" خواہ وقتیہ ہو یا نہ ہو۔ اگر اُسے خون آئے اور دس دن سے آگے نہ بڑھے اور نہ تین دن سے کم رہے تو اس مدت کے اندر

[1] یا دو روز سے بھی زیادہ مدت اتنی کہ خون کا قبل از وقت آنا صادق آ سکے۔

جتنا خون آئے گا سب حیض ہوگا خواہ مقررہ عادت سے کم ہو یا زیادہ۔ ہاں عادت پوری ہونے کے بعد سے دو روز تک احوط ہے کہ ترکِ عبادت کرے اور دو روز کے بعد سے دس روز تک احوط یہ ہے کہ جو کام مستحاضہ (استحاضہ والی) کرتی ہے وہ کرے اور جو کام حائضہ کرتی ہے وہ نہ کرے۔

•غیر ذات العادة • خواہ مبتدئہ ہو یا مضطربہ ہو۔ ان عورتوں کا خون اگر دس دن سے آگے نہ بڑھے تو وہ بھی سب کا سب حیض ہوگا۔ اور اگر دس دن سے بڑھ جائے تو اگر مختلف قسموں کا خون ہو تو مبتدئہ، مضطربہ اور ناسیہ تینوں اپنے تئیں حائض قرار دینے میں حیض کی علامتیں دیکھیں گی۔ اگر کچھ دن خون سیاہ یا سرخ آئے اور کچھ دن زرد آئے۔ تو اگر یہ سیاہ یا سرخ خون تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہ آیا ہو۔ اور اس میں اور دوسرے حیض میں دس دن سے کم فاصلہ نہ ہوا ہو۔ تو اس کو حیض قرار دیں گی۔ اور اگر خون ایک ہی طرح کا ہو۔ یا مختلف قسموں کا ہو مگر جس خون میں حیض کی علامتیں ہوں وہ تین دن سے کم یا دس دن سے زیادہ آیا ہو تو ان دونوں صورتوں میں ایامِ حیض کی تعداد مقرر کرنے میں وہ اپنے خاندان کی عورتوں کی طرف رجوع کریں گی۔ اگر سب عورتیں یکساں عادت رکھتی ہوں اور اگر خاندان ہی نہ ہو یا خاندان کی عورتیں یکساں عادت نہ رکھتی ہوں یا ان کی عادت ہی نہ مقرر ہوئی ہو یا ان کی عادت معلوم نہ ہو سکے تو ان سب صورتوں میں انہیں اختیار ہے چاہے ایامِ حیض تین دن مانیں۔ بشرطیکہ تین دن سے زیادہ حیض آنے کا یقین نہ ہو۔ چاہے چھ دن قرار دیں۔ بشرطیکہ چھ دن سے کم یا زیادہ کا یقین نہ ہو۔ چاہے سات[1] دن قرار دیں۔ اس شرط کے ساتھ اور اس حکم میں کوئی فرق نہیں ہے خواہ ایک مہینہ میں خون دس دن سے تجاوز کر جائے یا ہر مہینہ ایسا ہی ہوا کرے۔ اور "ذات العادة وقتیہ" کے بارہ میں احوط یہ ہے کہ سات دن کی تعداد کو اختیار کرے۔ اگرچہ بنا بر اقویٰ مذکورہ بالا تعدادوں میں سے جسے چاہے اختیار کرے اور اسی طرح جو عورت اپنے دنوں کی تعداد بھول گئی ہو۔ اس کے

---

[1] ان تمام مقامات پر جہاں ایامِ حیض کی تعداد قرار دینا ہو احوط بلکہ اقویٰ یہ ہے کہ سات کی تعداد کو اختیار کرے۔ ۱۲

بارہ میں بھی یہی حکم ہے۔ لیکن جو عورت تاریخ بھول گئی ہو تو وہ علامتوں کی بنا پر حیض قرار دے گی۔ اور اگر خون میں صفاتِ حیض نہ پائے جائیں تو بہتر یہ ہے کہ اپنی عادت کا حساب خون شروع ہونے سے لگائے اور اُسے حیض قرار دے۔

احکامِ حائض

اوّل زمانۂ حیض میں نماز خواہ واجب ہو یا مستحب صحیح نہیں ہے دوسرے روزہ بھی صحیح نہیں ہے۔ لیکن واجب روزہ کی بعد کو قضا واجب ہے۔ تیسرے طواف واجب صحیح نہیں ہے۔ باقی طوافِ مستحب تو چونکہ مسجد الحرام میں داخل ہونا حائض کے لئے ممنوع ہے لہٰذا طواف بھی ممنوع ہوگا۔ چوتھے اسمائے الٰہی اور بنا بر احوط انبیاء و آئمہ علیہم السّلام اور جناب فاطمہ زہرا علیہا السّلام کے اسمائے گرامی کو چھونا حرام ہے۔ پانچویں مسجد مکہ و مدینہ میں داخل ہونا اور دیگر مساجد میں ٹھہرنا یا ان میں کوئی چیز رکھنا حرام ہے۔ چھٹے ان سورتوں کا پڑھنا جن میں سجدہ واجب ہے حرام ہے۔ ساتویں حالتِ حیض میں جماع کرنا جب تک کہ خون آتا رہے حرام ہے لیکن خون قطع ہونے کے بعد اور غسل سے پہلے جائز[1] ہے پس اگر حالتِ حیض میں اپنی زوجہ سے کوئی شخص جماع کرے گا تو بنا بر احوط اس پر کفارہ واجب[2] ہے آٹھویں حالتِ حیض میں طلاق دینا بھی صحیح نہیں۔ اگر شوہر باہر ہو یا زوجہ غیر مدخولہ ہو یا حاملہ ہو تو حالتِ حیض میں بھی طلاق صحیح ہوگی۔ اور حیض سے پاک ہونے کے بعد خواہ غسل نہ بھی کیا ہو طلاق صحیح ہے۔

غسلِ حیض ترتیبی اور ارتماسی غسلِ جنابت کی طرح ہوتا ہے لیکن غسلِ حیض وضو کے لئے کفایت نہیں کرتا۔ لہٰذا واجب ہے کہ نماز وغیرہ کے لئے غسل سے پہلے یا بعد وضو بھی

---

[1] اگرچہ اس نے فرج کو نہ بھی دھویا ہو اور اقویٰ و احوط کی بنا پر دُبر میں بھی وطی سے اجتناب لازم ہے آقائے محسن مدظلہ۔ [2] اول حیض میں کفارہ ۱۸ ماشہ طلائی سکہ وسط حیض میں ۱/۲ ۴ ماشہ طلائے مسکوک اور آخر حیض میں ۹ رتی ہے اور اس کی قیمت دینا بھی کافی ہے (آقائے محسن مدظلہ)

کرے اور بہتر یہ ہے کہ غسل سے قبل وضو کرے۔ اور اسی طرح غسل نفاس و استحاضہ و مس میت میں اور اس کے علاوہ تمام اغسالِ مستحبہ میں نماز وغیرہ کے لئے وضو کرنا لازم ہے۔

جس وقت خون بالکل بند ہو جائے تو غسل اور نماز واجب ہے۔ پس جب کہ دس روز سے قبل خون بند ہو جائے اور عورت کو اپنے پاک ہو جانے کا علم اور یقین ہو تو غسل کرے گی لیکن اگر خون کے قطع ہونے اور نہ ہونے میں شک ہو تو اس طرح جانچ کرنا واجب ہے کہ تھوڑی سی روئی لے کر فرج کے اندر داخل کرے اور کچھ دیر کے بعد اس کو نکالے اگر صاف نکل آئے تو سمجھے کہ حیض سے پاک ہو گئی۔ لہٰذا غسل کرے اور نماز پڑھے اور اگر روئی آلودہ نکلے تو ابھی صبر کرے یہاں تک کہ بقیہ خون بھی خارج ہو جائے یا دس روز گزر جائیں۔

بیانِ نفاس

نفاس وہ خون ہے جو بوقتِ پیدائش عورت کے رحم سے آتا ہے اور اس کی زیادہ سے زیادہ مدت دس روز ہے اور کم سے کم مدت کے لئے کوئی حد نہیں اور ذات العادۃ عورت کا خون نفاس اس کی مقررہ عادت بھر ہو گا۔ اور اگر مقررہ عادت سے آگے بڑھ جائے تو جتنی اس کی مقررہ عادت ہو گی اتنا خون نفاس ہے۔ اور اس کے بعد استحاضہ کا خون۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ عادت کے بعد والے خون میں جو اعمال استحاضہ والی عورت کرے۔ اور جو امور نفاس والی عورت ترک کرے۔ ان دونوں کو جمع کرے بلکہ بہتر یہ ہے کہ اس احتیاط پر اٹھارہ دن تک عمل کرتی رہے۔ ولادت سے پہلے یا دس روز کے بعد آنے والا خون نفاس نہیں ہے اور اگر دس روز کے اندر بالکل خون نہ آئے۔ تو احکام نفاس جاری نہ ہوں گے۔ اور اگر ایک روز خون آکر بند ہو جائے تو صرف وہی روز نفاس کا ہو گا۔ اور اگر مثلاً پہلے روز خون آئے۔ پھر پانچویں روز آئے پھر بند ہو جائے تو وہی روز نفاس کے ہوں گے اور درمیانی تین دن جن میں پاک رہی ہے ان میں احتیاط[1] پر عمل کرے

[1] احوطِ یہ ہے کہ درمیانی پاکیزگی کے دن بھی نفاس ہیں۔ اگرچہ دوبارہ خون آنے کے قبل تک احکام طہارت جاری ہوں گے ۱۲

یعنی حالتِ نفاس اور پاکیزگی دونوں کے احکام جمع کرے۔ ایامِ حیض کی طرح نفاس کے دنوں میں بھی نماز معاف اور روزہ کی قضا واجب ہے اور جو کچھ حیض والی عورت کے لئے حرام و واجب، مستحب اور مکروہ ہے وہ سب نفاس والی عورت کے لئے بھی ہے۔

ھدایت۔ بچے کے پیدا ہونے پر اگرچہ خون نہ آئے لیکن عورت کا اپنے آپ کو نجس کھ لینا یا دوسری عورتوں کا اس کو نجس سمجھ لینا سراسر بے ہودگی اور خلافِ شرع ہے۔ اسی طرح چاہے ایک دو روز یا اس سے بھی کم خون آئے لیکن فوراً غسل نہ کرنا اور خواہ مخواہ چھٹی وغیرہ کے دن کا انتظار کرنا اور نجس رہنا۔ اور بنابریں نماز کا ترک کرنا سخت گناہ ہے یا دس روز کے بعد جو خون آئے حالانکہ وہ استحاضہ ہے اُسے بھی نفاس ہی سمجھنا اور نجاست پر قائم رہنا بڑی جہالت اور ناشکرا پن ہے۔ غسلِ نفاس بھی بعینہٖ غسلِ حیض ہے جو ذکر ہو چکا۔

بیانِ استحاضہ

جو خون اس طرح آئے کہ وہ حیض نہ قرار پا سکے اور نہ خون بکارت ہو۔ اور نہ کسی خاص زخم وغیرہ کی وجہ سے ہو۔ استحاضہ ہے یہ خون اکثر زرد رنگ پتلا اور سرد ہوتا ہے اور سستی سے نکلتا ہے خونِ استحاضہ کی تین قسمیں ہیں۔ ایک قلیلہ، دوسرے متوسطہ اور تیسرے کثیرہ۔

اوّل استحاضہ قلیلہ، وہ ہے کہ جس میں خون اتنا کم آئے کہ صرف روئی کو لگ جائے لیکن اس کے اندر سرایت نہ کرے۔ اس صورت میں غسل واجب نہیں۔ البتہ ہر نماز کے لئے خواہ وہ فریضہ ہو یا نافلہ وضو کرے اور مقام پیشاب کو پاک کر کے روئی بدلتی رہے۔

دوسرے استحاضہ متوسطہ، وہ ہے کہ خون روئی کے اندر پیوست ہو جائے لیکن دوسری طرف پھوٹ کے نہ نکلے۔ اس صورت میں پہلے احکام کا بجالانا بھی لازم ہے کہ ہر نماز کے لئے پیشاب کے مقام کو پاک کرے، روئی کو بدلے، وضو کرے اور ان امور کے علاوہ نماز صبح کے لئے ایک غسل واجب ہے۔

تیسرے استحاضہ کثیرہ * وہ ہے کہ خون روئی توڑ کر باہر نکل آئے۔ اس صورت میں علاوہ اس کے کہ ہر نماز کے لئے طہارت کرنا، روئی بدلنا اور وضو کرنا ضروری ہے۔ روزانہ تین غسل واجب ہیں۔ ایک نماز صبح کے لئے، دوسرا نماز ظہرین (ظہر و عصر) کے لئے اور تیسرا مغربین (مغرب و عشاء) کے لئے۔ بشرطیکہ ظہرین اور مغربین کو ملا کر پڑھے اور اگر ملا کر نہیں بلکہ علیحدہ علیحدہ پڑھے تو ہر نماز کے لئے الگ الگ غسل واجب ہوگا۔

چند مسائل

(۱) اگر نماز صبح کے بعد قلیلہ متوسطہ ہوجائے تو ہر نماز کے لئے وضو اور بنا بر اقویٰ ظہر و عصر دونوں کے لئے ملا کے وضو کے علاوہ غسل بھی کرے۔ اور یہی حکم ہے اگر نماز ظہر کے بعد اور عصر کے پہلے یا عصر کے بعد اور مغرب سے پہلے یا مغرب کے بعد اور عشاء سے پہلے متوسطہ ہوجائے تو عصر یا مغرب یا عشاء کے لئے غسل بھی کرے۔

(۲) احوط (وجوبی) یہ ہے کہ غسل و وضو کے بعد نماز میں تاخیر نہ کرے اور اگر ضرر نہ پہنچے تو ایسی تدبیر کرے کہ تا ختم نماز خون باہر نہ نکلے اور بہتر یہ ہے کہ وضو کو غسل سے پہلے بجالائے۔

(۳) استحاضہ متوسطہ یا کثیرہ والی عورت پر جب خون بالکل بند ہوجائے تو اس کے قطع ہونے کے لئے بھی غسل واجب ہے لیکن اگر اُس غسل کے وقت سے جو سابقہ نماز کے لئے کر چکی ہے خون نہ آیا ہو تو پہلا ہی غسل کافی ہے۔

(۴) اگر استحاضہ والی عورت نماز کے لئے غسل بجالائے تو اس کے لئے مسجد میں داخل ہونا، وہاں ٹھہرنا اور جماع وغیرہ جائز ہے۔ غسلِ استحاضہ کی ترکیب غسلِ حیض کی شل ہے۔

گیارھواں باب

بیانِ غسلِ میّت و دیگر احکامِ میّت

احتضار

احتضار (جانکنی) کے وقت مرنے والے کے پاس جو لوگ موجود ہوں اُن کو اور بعد انتقال دوسرے لوگوں کو مندرجہ ذیل اُمور کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔

(۱) واجب ہے کہ حالتِ احتضار میں محتضر (جو حالت جانکنی میں ہو) کو اس طرح قبلہ رُخ * لٹائیں کہ منہ اور پاؤں کے تلوے قبلہ کی سمت ہوں اور بنا بر احوط غسل سے فراغت تک میّت کو اسی طرح قبلہ رُخ رکھیں۔ پھر اس طرح رکھیں کہ جیسے جنازہ کو نماز کے لئے رکھتے ہیں (۲) مستحب ہے کہ مرنے والے کو کلمۂ شہادتین اور آئمہ طاہرین علیہم السّلام کی امامت و ولایت کا اقرار اور دیگر اعتقاداتِ حقّہ کی تلقین کریں (۳) یہ کلمات تلقین کئے جائیں۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا فِيْهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ط اور یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الْكَثِيْرَ مِنْ مَعَاصِيْكَ وَاقْبَلْ مِنِّي الْيَسِيْرَ مِنْ طَاعَتِكَ اور یہ دعا: يَا مَنْ يَّقْبَلُ الْيَسِيْرَ وَيَعْفُوْ عَنِ الْكَثِيْرِ اِقْبَلْ مِنِّي الْيَسِيْرَ وَاعْفُ عَنِّي الْكَثِيْرَ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَفُوُّ الْغَفُوْرُ اور یہ دعا: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ فَاِنَّكَ رَحِيْمٌ

* مسلمان کو قبلہ رخ لٹانا ہر مسلمان پر احتیاط واجب ہے بلکہ اگر ممکن ہو تو خود محتضر اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو حاکم شرع اور ولی جنازہ سے بصورت امکان اجازت لینا ضروری ہے (آقائے محسن حکیم)

خصوصاً دعائے عدیلہ پڑھیں (۴) مستحب ہے کہ مرنے والے کے پاس قرآن مجید پڑھیں تاکہ جان کنی کا مرحلہ سہل ہو جائے۔ خصوصاً سورہ یٰسٓ (پارہ ۲۲) سورہ صافات (پارہ ۲۳) سورہ احزاب (پارہ ۲۱) اور آیۃ الکرسی ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ تک پڑھیں (۵) اگر جان کنی دشوار ہو تو اُس کو وہاں منتقل کریں کہ جہاں وہ ہمیشہ نماز پڑھا کرتا تھا۔ بشرطیکہ وہاں تک لے جانے میں اُسے اذیت نہ ہو (۶) مستحب ہے کہ روح نکلنے کے بعد میّت کے چشم و لب بند کر دیں اور دونوں ہاتھوں کو دونوں پہلوؤں میں پھیلا دیں (۷) میّت کو کسی کپڑے سے ڈھانک دیں (۸) اگر رات میں انتقال ہو تو احترامِ میّت میں وہاں چراغ روشن کر دیں (۹) مومنین کو جنازہ کے ساتھ شریک ہونے کے لئے اطلاع دیں (۱۰) دفن میں جلدی کریں (۱۱) اگر مرنے میں شبہ ہو تو واجب ہے کہ تاخیر کریں تاکہ یقین حاصل ہو جائے۔ میّت کو تنہا چھوڑنا اور جنب یا حائض کا میّت کے پاس آنا۔ اور حالتِ نزع میں مرنے والے کو ہاتھ لگانا اور بوقتِ جان کنی اس کے پاس زیادہ باتیں کرنا یا زیادہ رونا مکروہ ہے۔

ولیِّ میّت

جملہ اعمالِ واجبہ غسل و کفن اور نماز و دفن واجب کفائی ہیں۔ یعنی تمام مومنین پر واجب ہیں لیکن اگر صرف ایک شخص ان کاموں کو انجام دے دے تو یہ فرض دوسروں سے ساقط ہو جائے گا۔ میّت کے ولی کی اجازت کے بغیر کوئی دوسرا شخص متوجہ نہیں ہو سکتا لیکن اگر وہ (ولیِ میّت) اپنے فرائض میں کوتاہی کر رہا ہو۔ اور میّت کو بے دفن و کفن ڈال رکھا ہو تو پھر دوسروں پر واجب ہوگا کہ وہ بغیر اس کی اجازت کے بھی متوجہ ہوں۔ میّت اگر زوجہ ہے تو شوہر تمام اعزہ و اقربا سے اولیٰ ہے اور وہ غسل دینے کا سب سے زیادہ حقدار ہوگا۔ اور اگر زوجہ نہ ہو تو اگر کسی خاص شخص کے غسل دینے کے بارے میں وصیت نہ ہو تو جو میراث میں سب سے زیادہ حقدار ہے (پہلے طبقہ اوّل، پھر طبقہ دوم، پھر طبقہ سوم) وہی غسل دینے میں بھی سب سے زیادہ حقدار ہوگا۔ اور اگر وصیت

کی ہو تو اقویٰ یہ ہے کہ جس کے متعلق وصیت ہوگی وہ سب پر مقدم ہوگا۔ اور بنا بر احوط جہاں تک ممکن ہو اجازتِ ولی اور وصیت پر عمل دونوں کو جمع کر لیا جائے۔ ہر طبقہ ورثہ میں عورت سے مرد مقدم رہے گا اور ترکہ میں زیادہ حصہ والا شخص بمقابلہ کم حصہ والے کے ولی ہوگا اور کسی طبقہ کا شخص موجود نہ ہو تو حاکمِ شرع بنا بر احوط اوروں پر مقدم ہوگا۔ اور اس کے بعد مومنین عادلین ہوں گے۔

احکامِ غسلِ میّت

میّت کو غسل دینا ثوابِ عظیم اور اجرِ جسیم کا موجب ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ جو کوئی شخص میّت کو غسل دیتا ہے تو اس کے بارے میں خدا فرماتا ہے کہ میں اس شخص کے گناہوں کو اس طرح دھوؤں گا کہ جس طرح ایک دن یہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا لہٰذا مومنین کو چاہئے کہ حصولِ ثواب کے لئے میّت مومن کو غسل دینے میں ایک دوسرے پر سبقت کریں۔ غسل کے متعلق بوڑھے، جوان یا بچہ کی میّت میں کچھ فرق نہیں یہاں تک کہ چار مہینے کی مدت کا حمل بھی اگر ساقط ہو جائے تو اس بچہ کو بھی بمطابق قاعدہ غسل و کفن دینا اور دفن کرنا واجب ہے۔ البتہ چار مہینے سے کم میں ساقط ہونے پر غسل واجب نہیں ہے بلکہ کپڑے میں لپیٹ کر دفن کریں۔

دو قسم کی میّت غسل سے مستثنیٰ ہے۔ ایک شہید جو معرکہ جہاد میں مارا جائے۔ اُسے بغیر غسل و کفن انہی کپڑوں میں بعد نماز جنازہ دفن کر دیا جائے گا۔ دوسرے وہ شخص کہ جس کا قتل کرنا شرعاً واجب ہو کہ اس کو اوّل غسلِ میّت کرنے کا حکم دیا جائے گا اور کفن پہننے کے بعد قتل کیا جائے گا پھر اس پر نماز پڑھ کر دفن کر دیا جائے گا۔

شرائطِ غسل دہندہ

میّت کو غسل دینے والے کے لئے چند شرائط ہیں۔ اوّل یہ کہ وہ بالغ و عاقل اور شیعہ[1]

[1] محلِ تامل ہے ہاں مسلمان ہو نا ضرور شرط ہے ۱۲ آقائے بروجردی

اثنا عشری ہو۔ دوسرے یہ کہ اگر میّت مرد کی ہو تو غسل دینے والا بھی مرد ہو۔ اور اگر عورت کی میّت ہے تو غسل دہندہ[1] عورت ہونی چاہیئے اس لئے کہ مرد کا عورت کو اور عورت کا مرد کو غسل دینا جائز نہیں ہے اگرچہ وہ ایک دوسرے کے محرم ہی کیوں نہ ہوں۔ لیکن مجبوری کی حالت میں کپڑا ڈال کر غسل دینا جائز ہے۔ اور اگر میّت نامحرم کی ہو تو حالتِ مجبوری میں بھی جائز نہیں ہے۔ البتہ شوہر اپنی بیوی کو اور بیوی اپنے شوہر کو ہر صورت میں غسل دے سکتی ہے۔ اور احتیاطاً یہ ہے کہ شوہر یا زوجہ میّت کی شرم گاہ پر نظر نہ کرے[2] اسی طرح کنیز کو اس کا آقا بھی غسل دے سکتا ہے۔ اور احوط (وجوبی) یہ ہے کہ آقا کو کنیز غسل نہ دے اور مرد کا تین سال تک کی لڑکی کو، اور عورت کا تین سال تک کے لڑکے کو بغیر کپڑا ڈالے غسل دینا صحیح ہے۔

کیفیّت غسلِ میّت

میّت کو تین غسل ترتیب وار دینا واجب ہیں۔ پہلا غسل آبِ سدر یعنی بیری کے پانی سے۔ دوسرا کافور کے پانی سے۔ ان دو پانیوں میں کم سے کم بیری کے پتوں کی جھاگ اور کافور اتنی مقدار میں ہو کہ اُسے آبِ سدر یا آبِ کافور کہہ سکیں۔ اور زیادہ سے زیادہ مقدار یہ ہے کہ وہ پانی ہونے سے خارج نہ ہو جائے یعنی آبِ مضاف نہ کہلائے۔ تیسرا غسل خالص سادہ پانی سے۔ سب سے پہلے میّت کو تختہ پر اس طرح لٹائیں کہ پاؤں قبلہ کی طرف رہیں۔ کپڑوں کو پاؤں کی طرف سے نکالیں۔ اگر تنگ ہوں تو ولی کی اجازت سے چاک کر دیں۔ واجب ہے کہ غسل سے پہلے میّت سے نجاست اور میل وکثافت وغیرہ دُور کریں۔ اور تمام جسم کو پاک کر لیں۔ اور واجب ہے کہ میّت کی شرم گاہ کو نامحرم سے چھپائیں۔ اس کے بعد واجب ہے کہ غسل دینے والا اور اگر کوئی اُس کا مددگار ہو تو

---

[1] اگرچہ بنا بر اقویٰ اسکا جواز باکراہت ہے (آقائے محسن حکیم) اعلیٰ اور مسائل غسل سے واقف ہو بلکہ اگر کوئی دوسرا شخص وقتِ غسل غسّال کو مسائل بتاتا رہے تو بھی جائز اور کافی ہے (آقائے محسن حکیم)۔ [2] بنا بر احوط (وجوبی) اسی طرح پاک کریں جس طرح تمام متنجس چیزیں جو کسی نجاست سے نجس ہو جائیں پاک کی جاتی ہیں۔

احوط یہ ہے کہ وہ بھی اس طرح نیّت کرے کہ "اس میّت کو غسل دیتا ہوں آبِ سدر سے واجب قربۃً الی اللہ۔ اور اسی طریق پر غسل دینا شروع کرے کہ جس طرح غسلِ جنابت کیا جاتا ہے کہ اوّل سر و گردن کو ایسا دھوئے کہ بالوں کی جڑ تک خوب پانی پہنچ جائے۔ پھر ذرا کروٹ دے کر میّت کی دہنی جانب گردن سے لے کر پاؤں کی انگلیوں تک مع تلوے کے دھوئے۔ اور پھر اسی طرح بائیں جانب کو دھوئے۔ پیشاب و پاخانے کے مقامات کو دونوں طرف کے ساتھ پورا دھوئے۔ اس کے بعد کافور کے پانی کے ساتھ دوسرا غسل شروع کرے۔ اس طرح نیّت کرے کہ اس میّت کو غسل دیتا ہوں آبِ کافور سے واجب قربۃً الی اللہ۔ اور اسی طرح غسل دے جیسا کہ مذکور ہوا۔ پھر خالص پانی سے تیسرا غسل شروع کرے۔ اور یہ نیّت کرے کہ اس میّت کو غسل دیتا ہوں آبِ خالص سے واجب قربۃً الی اللہ۔ اور اسی ترتیب سے غسل دے۔

مستحبّاتِ غسلِ میّت

غسلِ میّت کے بارہ میں حسبِ ذیل اُمور مستحب ہیں۔ (۱) چھت وغیرہ کے نیچے غسل دینا تاکہ زیرِ آسمان نہ ہو (۲) غسل کا پانی گرنے کے لئے گڑھا کھودنا (۳) غسل دینے والے کو میّت کے داہنی طرف رہنا (۴) غسل دینے والے کو ہر غسل میں اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھونا (۵) غسل سے پہلے میّت کو بغیر کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کے لئے وضو دینا (۶) ہر غسل میں میّت کے سر اور داہنی جانب اور بائیں جانب کو تین تین مرتبہ دھونا (۷) میّت کی انگلیاں اور دوسرے جوڑوں کو آہستگی سے ملنا اور نرم کرنا (۸) غسل دینے میں میّت کے جسم پر ہاتھ پھیرنا تاکہ تمام اعضاء پر اچھی طرح پانی پہنچ جائے (۹) غسل دینے والے کو غسل کے وقت ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنا۔ اور بہتر یہ ہے کہ برابر یہ کہتا رہے۔ رَبِّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ (۱۰) تینوں غسل سے فارغ ہونے کے بعد میّت کے جسم کو پاکیزہ کپڑے سے خشک کرنا تاکہ کفن جلدی بوسیدہ نہ ہو (۱۱) اگر غسل دینے والا شخص ہی میّت کو کفن پہنائے تو اس کا اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک تین تین

اور دونوں پاؤں کو گھٹنوں تک دھونا۔

مکروہاتِ غسلِ میّت

غسلِ میّت کے متعلق جو امور مکروہ ہیں وہ آٹھ ہیں (۱) میّت کو بٹھا کر غسل دینا (۲) غسل دینے والے کا اپنے دونوں پاؤں کے درمیان میّت کو لینا۔ تیسرے میّت کا سر مونڈنا یا کسی اور حصّۂ جسم کے بال اکھاڑنا۔ چوتھے ناخن کاٹنا، پانچویں بالوں میں کنگھی کرنا۔ چھٹے گرم پانی سے غسل دینا۔ ساتویں غسل کا پانی پاخانہ یا چوبچہ میں چھوڑنا۔ آٹھویں حاملہ عورت کی میّت کے شکم پر ہاتھ پھیرنا۔

چند مسائل

(۱) اگر میّت جنب[1] یا حائض ہو تو غسلِ جنابت یا غسلِ حیض کی ضرورت نہیں ہے بلکہ صرف غسلِ میّت کافی ہے (۲) اگر اتنا پانی نہ ہو کہ اس سے تینوں غسل ہو سکیں تو ترتیب وار غسل دیں اور پانی ختم ہونے پر باقی غسل کے عوض تیمم کرائیں۔ اگر بیری کے پتے اور کافور میسّر نہ ہوں تو تینوں غسل آبِ خالص سے دئے جائیں لیکن نیت میں ترتیب کا خیال رکھیں (۳) اگر اثنائے غسل میں یا بعدِ غسل کے میّت سے کوئی نجاست خارج ہو یا کسی دوسری نجاست سے میّت کا بدن نجس ہو جائے تو غسل کا اعادہ واجب نہیں لیکن نجاست کا دور کرنا اور طہارت ضروری ہے (۴) اگر غسلِ میّت کے لئے پانی بالکل دستیاب[1] نہ ہو تو میّت کو تین تیمم دئے جائیں۔ ایک عوضِ سدر۔ دوسرا عوضِ کافور اور تیسرا عوضِ آبِ خالص کی نیّت سے۔ لیکن احوط یہ ہے کہ چار تیمم کرائیں اور چوتھے میں نیت کریں کہ یہ تیمم تینوں غسلوں کے عوض ہے (۵) اگر میّت بغیر غسل کے دفن ہو گئی ہو یا کوئی ایک غسل بھول کر رہ جائے یا بعد دفن کے غسل کا باطل ہونا معلوم ہو تو پھر غسل یا تیمم کے لئے قبر کھولنا جائز ہے بشرطیکہ

[1] تو بنا بر احوط میّت کو ہر غسل (تینوں غسلوں) کے عوض تین تیمم کرائیں اور تیسرے یا پہلے یا دوسرے تیمم میں ما فی الذمہ کا قصد کریں (آقائے محسن مدظلہ)

اس سے میّت کی ہتک نہ ہو۔ (۶) غسلِ میّت پر اُجرت لینا ناجائز ہے۔ بلکہ اگر مزدوری کی نیت سے غسل دے گا کہ قربۃً الی اللہ اس عمل کا ہونا مقصود نہ ہو تو غسل بھی باطل ہے لہٰذا مناسب ہے کہ جو روپیہ غسل دینے والے کو دیا جائے وہ اس روپیہ وغیرہ کو اپنا مقصدِ اصلی اور غسل دینے کی اُجرت نہ قرار دے بلکہ اس کو قربۃً الی اللہ بجا لانے کی نیت رکھے (۷) اگر میّت کا ناخن یا بال یا دانت وغیرہ جدا ہو جائے تو اُسے بھی کفن میں رکھ کر دفن کر دیا جائے۔

حنوطِ میّت

مُردہ کو غسل دینے کے بعد اس کی پیشانی دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور پاؤں کے دونوں انگوٹھے جو سجدہ کے سات مقامات ہیں۔ ان پر کافور[1] ملنا واجب ہے خواہ کفن پہنانے سے پہلے یا بعد میں لیکن بہتر یہ ہے کہ پہلے ہو۔ اور اسی کو حنوط کہتے ہیں بہتر ہے کہ غسل کے لئے کافور کے علاوہ حنوط کا کافور ۲ تولہ ۶ ماشہ ۱/۲ ۳ رتی ہو۔ اور کم سے کم فضیلت کا مرتبہ ۱/۲ ۳ ماشہ مقدار ہے۔ مستحب ہے کہ کافور کو ہاتھ سے ملیں۔ اور پیشانی سے حنوط شروع کریں اور پھر باقی اعضاء میں جس پر اوّل چاہیں مل دیں۔ اور جو کچھ باقی بچے اُس کو سینہ پر ڈال دیں۔ یہ بھی مستحب ہے کہ سب جوڑوں میں مل دیں۔ اگر کافور صرف اس قدر مل سکے کہ غسل اور حنوط دونوں کے لئے کافی نہ ہو سکے تو غسل مقدم ہے اگر کچھ باقی رہے اور محض ایک عضو کے حنوط کے لائق ہو۔ تو پیشانی کا حنوط کر دیا جائے گا ورنہ بالکل کافور نہ ہونے پر حنوط ساقط ہے اور شخص حالتِ احرام میں مر جائے اس کے متعلق حنوط ساقط[2] ہے۔

کفنِ میّت

کفن کے واجب پارچے میّت کے اصل ترکہ سے لئے جائیں اگرچہ اس پر قرضہ ہو

[1] مستحب ہے کہ حنوط میں خاکِ تربت حضرت سیّد الشہداء علیہ السلام شامل کر لی جائے [2] کافور بلکہ کوئی خوشبو اس کے پاس نہ لے جائیں نہ غسل میں نہ حنوط میں۔ آقائے محسن مدظلہ

البتہ زوجہ کا کفن شوہر پر واجب ہے لیکن اگر شوہر فقیر ہو تو واجب نہ ہوگا۔ اور اگر خود میت محتاج ہو اور کچھ بھی مال نہ چھوڑے تو بغیر کفن کے دفن کر سکتے ہیں لیکن مومنین کے لئے مستحب اور نہایت درجہ ثواب کا باعث ہے کہ اپنے پاس سے اس کو کفن دیں۔ چنانچہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی مومن کو کفن دے مثل اس کے ہے جو میت کے لئے روزِ قیامت لباس کا ضامن ہو گیا ہو۔

شرائطِ کفن

کفن میں چند شرطیں ضروری ہیں۔ اوّل یہ کہ مباح ہو۔ دوسرے یہ کہ نجس نہ ہو۔ تیسرے یہ کہ غصبی نہ ہو۔ چوتھے یہ کہ خالص ریشم کا نہ ہو۔ پانچویں یہ کہ کھال کا نہ ہو۔ خواہ حلال گوشت تزکیہ شدہ جانور ہی کی کھال کیوں نہ ہو بلکہ احوط یہ ہے کہ حلال گوشت جانور کے اون تک کا نہ ہو۔

کیفیتِ کفن

میت مرد ہو یا عورت خواہ بڑھا ہو یا جوان یا بچہ، تین پارچوں کا کفن دینا واجب ہے۔ ایک کفنی جو میت کو شانے سے لے کر آدھی پنڈلی تک یعنی جسم کے آگے پیچھے دونوں رُخ سے ڈھانک لے۔ اور افضل یہ ہے کہ قدموں تک ہو۔ دوسرے لنگ جو ناف اور زانو کے درمیانی حصہ کو ڈھانک لے۔ اور افضل سینہ سے قدم تک ہے۔ اور تیسرے پوٹ کی چادر جو اتنی ہو کہ میت کا سارا جسم اس میں آجائے اس طرح کہ طول اتنا ہو کہ دونوں سرے باندھے جاسکیں۔ اور عرض اتنا کہ ایک سر دوسرے سرے پر آجائے ان تین کپڑوں کے علاوہ باقی پارچات کفن سُنّت ہیں۔ مردانی میت کے لئے ایک عمامہ جو بہتر ہے کہ اتنا ہو جس کو سر پر لپیٹنے کے بعد دونوں طرف تحت الحنک ہو سکیں۔ دوسرے ران پیچ۔ تیسرے پوٹ کی چادر دوسری اور چادر بلکہ تیسری چادر بھی مستحب ہے۔ زنانی میت کے لئے ایک مقنعہ دوسرے اوڑھنی۔ تیسرے سینہ بند اتنا کہ جو پستانوں پر پشت کی طرف بندھ سکے۔ چوتھے ران پیچ اور پانچویں مثل مرد کے ایک اور چادر بلکہ عورت کے لئے بخصوصیت کے ساتھ تیسری چادر مستحب ہے۔ بمعمولی اوسط جسم کی میت کے لئے حسب ذیل تعداد میں کپڑا دینا مناسب ہے۔ ؎

؎ قد کے لحاظ سے کفن کا کپڑا کم یا زیادہ ہو سکتا ہے (مرتب)

نہ حتیٰ کہ بنا بر احوط وجوبی نافرمان زوجہ اور متعہ کا بھی کفن واجب ہے ۱۲۔ آقائے بروجردی۔

عہ البتہ حلال گوشت جانور کے بالوں کا کفن دینا بنا بر اقویٰ جائز ہے (آقائے محسن حکیم)

مردانہ کفن

کفنی/پیراہن	لنگ	چادر پوٹ	ران پیچ	عمامہ	بالائی چادر	= کل
۲گز ۸گرہ	۱گز ۸گرہ	۳گز ۱۲گرہ	۱گز ۴گرہ	۳گز	۶گز	= ۱۸گز

زنانہ کفن

کفنی	لنگ	چادر پوٹ	ران پیچ	مقنعہ	اوڑھنی	سینہ بند	بالائی چادر	= کل
۲گز ۸گرہ	۱گز ۸گرہ	۳گز ۱۲گرہ	۱گز ۴گرہ	۱۲گرہ	۱گز ۸گرہ	۱۲گرہ	۶گز	= ۱۸گز

مستحباتِ کفن

کفن کے بارے میں حسب ذیل امور مستحب ہیں (۱) عمدہ کفن دینا (۲) یقینی مالِ حلال سے کفن دینا (۳) احرام کے کپڑے یا اُس کپڑے کا کفن دینا جس میں نماز پڑھی ہو (۴) مرنے سے پہلے اپنا کفن وغیرہ تیار رکھنا۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ "جو شخص اپنا کفن تیار رکھے اُس کا شمار غافل لوگوں میں نہ ہوگا" (۵) کفن کا سفید کپڑا ہونا (۶) کفن کو اُسی ڈورے سے سینا (۷) کفن میں خاکِ شفا رکھنا (۸) کچھ کافور کفن میں ڈالنا (۹) میت کے مقام پیشاب پائخانہ پر کفن کے اندر کافی مقدار میں روئی رکھنا (۱۰) کفن کے تمام پارچے خواہ واجب ہوں یا مستحب اُن کے حاشیہ پر میت اور اُس کے باپ کا نام اور توحید، رسالت و امامت کی شہادت خاکِ شفا سے لکھنا جس کی مختصر صورت کافی ہے۔

فلاں بن فلاں / فلانہ بنت فلاں — يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عَلِيًّا وَّالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيًّا وَّمُحَمَّدًا وَّجَعْفَرًا وَّمُوْسٰى وَعَلِيًّا وَّمُحَمَّدًا وَّعَلِيًّا وَّالْحَسَنَ وَالْحُجَّةَ الْقَائِمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ وَاَوْصِيَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاَئِمَّتِيْ وَاَنَّ الْبَعْثَ وَالثَّوَابَ وَالْعِقَابَ حَقٌّ ؎

اور تمام قرآن مجید و دعائے جوشن کبیر و جوشن صغیر کا لکھنا بھی مستحب ہے۔ حدیث میں وارد ہے کہ جو کوئی جوشن کبیر کو کافور یا مشک سے ایک برتن پر لکھے اور اس کو دھو کر

[illegible]

کفن پر چھڑکے تو خداوندِ عالم اس کو نکیرین کے ہول اور عذابِ قبر سے بے خوف کر دیتا ہے اور فرشتے اس کو بہشت کی خوشخبری دیتے ہیں اور اس کی قبر کشادہ ہو جاتی ہے۔

مکروہاتِ کفن

کفن کے متعلق چند امور مکروہ ہیں (۱) کفن کو لوہے کی چیز مثلاً قینچی یا چاقو سے کاٹنا (۲) کفن میں آستین یا تکمہ بنانا۔ البتہ اگر میت اپنے لباس میں دفن کی جائے تو آستین باقی رکھنے میں مضائقہ نہیں (۳) کفن کے پارچوں کا سینا۔ بلکہ مستحب ہے کہ ایسے طول و عرض کا کپڑا لیا جائے جس میں جوڑ لگانے کی ضرورت نہ ہو۔ اور اگر نہ ملے تو مجبوری میں حرج نہیں ہے (۴) کفن سینے کے لئے ڈورے کو آبِ دہن سے تر کرنا (۵) کفن کو خوشبو لگانا (۶) ریشم ملے ہوئے کپڑے کا کفن دینا۔ بغیر تحت الحنک عمامہ سر پر لپیٹنا۔

جریدتین

میت کے ساتھ دو تر و تازہ لکڑیاں رکھنا سنتِ مؤکدہ ہے۔ ان کو "جریدتین" کہتے ہیں۔ جہاں تک ممکن ہو درختِ خرما کی لکڑی ہو۔ ورنہ پھر بیری اور اس کے بعد بید یا انار ہے اور اگر ان میں سے بھی کوئی نہ ہو تو ہر تازہ لکڑی کافی ہے۔ حدیث میں ہے کہ جب تک یہ لکڑیاں خشک نہیں ہوتیں میت سے عذابِ قبر برطرف رہتا ہے اور مستحب ہے کہ کفن کی طرح جریدتین پر بھی کلمۂ شہادتین اور اسمائے ائمۂ معصومین علیہم السّلام لکھے جائیں دونوں پر روئی لپیٹ کر ایک لکڑی کو کفنی کے اندر داہنی طرف میت کے جسم سے ملا کر اس طرح رکھیں کہ اس کا سرا میت کی ہنسلی سے ملا رہے۔ اسی طرح دوسری لکڑی بائیں جانب رکھیں لیکن کفنی سے اوپر رکھا جائے۔

ترتیبِ کفن

پہلے کسی پاک چیز پر خواہ فرش ہو یا چارپائی پوٹ کی چادر بچھائیں۔ اس پر کفنی کا

گریبان پھاڑ کر آدھی چادر پر بچھا دیں اور باقی کو سرہانے کی طرف رہنے دیں پھر لنگ مقامِ ناف سے پنڈلیوں تک بچھا دیں۔ پھر ران پیچ کا ایک سرا پھاڑ کر اس جگہ رکھیں جہاں میت کی کمر رہے گی۔ اس کے بعد میت کو کفن پر لٹا دیں اور اس طرح حنوط کریں جس طرح کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ پھر ران پیچ کا پھٹا ہوا سرا میت کی کمر میں اس طرح باندھیں کہ گرہ ناف پر ہو۔ اور میت کے شرمگاہ پر اچھی طرح روئی رکھ دیں۔ اور ران پیچ کا دوسرا سرا اس گرہ میں نکال کر کھینچ دیں تاکہ مثل لنگوٹ کے ہو جائے اور روئی نہ گر سکے۔ اس کے بعد میت کے دونوں پاؤں ملا دیں اور باقی ران پیچ کو رانوں پر لپیٹ دیں اور نیچے سے داہنی طرف کو سرا نکال کر کسی تہ میں دبا دیں تاکہ کھلنے نہ پائے اس کے بعد لنگی باندھیں۔ اور اگر عورت کی میت ہو تو سینہ بند سینہ پر رکھ کر پشت پر گرہ لگا دیں۔ اور کفنی کا وہ سرا جو سرہانے رکھا ہوا ہے گلے میں ڈال کر پہنا دیں۔ اس کے بعد میتِ مرد کی صورت میں عمامہ باندھیں اور اس کے دونوں سرے ٹھوڑی کے نیچے سے نکال کر داہنی جانب کا سرا سینہ کے بائیں حصّہ پر اور بائیں جانب کا سرا سینہ کے داہنے حصّہ پر ڈال دیں۔ اسے تحت الحنک کہتے ہیں اور میت عورت ہونے کی صورت میں سر پر مقنعہ مثل رومال کے لپیٹ کر گرہ لگا دیں پھر اوڑھنی اڑھا دیں۔ پوٹ کی چادر باندھنے سے پہلے خاکِ شفا اور جریدتین رکھ دیں۔ جیسا کہ بیان ہو چکا۔ چادر کی ایک جانب میت پر ڈال کر دوسری جانب سے اس طرح ڈھک دیں کہ چادر کا ایک حصہ دوسرے حصّہ پر آ جائے پھر ایک دھجی سے میت کے سر کی طرف چادر کو سمیٹ کر باندھیں۔ اور ایک دھجی سے کمر پر اور ایک دھجی سے پاؤں کی طرف گرہ لگا دیں تاکہ کفن نہ کھلے اور چادر کی ایک تہہ دوسری تہہ سے علیحدہ نہ ہو جائے۔

مشایعتِ جنازہ

جنازہ کے ساتھ چلنا اور اس کو کندھا دینا ثوابِ عظیم کا باعث ہے۔ احادیث میں اس بارہ میں بے شمار آداب و فضائل وارد ہوئے ہیں چنانچہ منقول ہے کہ جب جنازہ پر نظر پڑے تو کہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۝ اَللّٰهُ اَكْبَرُ هٰذَا

مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ زِدْنَا اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَةِ وَقَهَرَ الْعِبَادَ بِالْمَوْتِ ط

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام جب وقت جنازہ ملاحظ فرماتے تو کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَجْعَلْنِيْ مِنَ السَّوَادِ الْمُخْتَرَمِ جنازہ کو اٹھانے والے کہیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جنازہ کو چار آدمی چاروں گوشوں سے کاندھے پر اٹھائیں۔ کاندھا اس طرح دیں کہ اول میت کے داہنے شانے کو اپنے داہنے کاندھے پر پھر میت کے داہنے پاؤں کی طرف پھر میت کے بائیں پاؤں کی طرف اپنے بائیں کاندھے پر اور پھر اسی کاندھے سے میت کے بائیں شانہ کو اٹھائیں۔ اور یہ خیال رکھیں کہ جب جنازہ کی ایک طرف سے دوسری طرف جائیں تو جنازہ کے آگے سے نہ گزریں بلکہ پیچھے سے جائیں۔ اور دعا و استغفار کے علاوہ آپس میں کوئی دنیوی کلام نہ کریں۔

نمازِ میّت

نمازِ میت واجب کفائی[1] ہے۔ اور یہ نماز جماعت سے ضروری نہیں ہے۔ اگر تنہا ایک شخص بھی پڑھ لے تو کافی ہے۔ البتہ جماعت مستحب ہے۔ اس نماز میں طہارت شرط نہیں ہے۔ جنب[2] و حائض و بے وضو سب پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن سنت ہے کہ نماز پڑھنے والا باوضو ہو یا غسل کی حاجت ہو تو غسل کرے بلکہ اس موقع پر باوجود پانی موجود ہونے کے تیمم بھی صحیح ہے۔ ہر مسلمان شیعہ اثنا عشری کی میت پر خواہ وہ نیک اعمال ہو یا بد اعمال۔ مرد ہو یا عورت، شہید ہو یا کسی دوسری صورت یعنی قصاص وغیرہ میں قتل کر دیا گیا ہو یا خودکشی کی ہو نماز پڑھنا واجب ہے۔ اس میں چھ سال کا بچہ بھی داخل ہے اور چھ سال سے کم عمر والے پر نماز پڑھنا مستحب ہے۔ بشرطیکہ مردہ پیدا نہ ہوا ہو۔ اور اگر کسی میت کو بغیر نماز جنازہ پڑھے دفن کر دیا ہو تو اس کی قبر پر نماز پڑھنا واجب ہے کافر کی میت پر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ نماز کے صحیح ہونے میں شرط یہ ہے کہ نماز

گزار بنا بر احوط وجوبی[1] شیعہ اثنا عشری ہو۔ اور[2] اگر طفل صغیر[3] نماز میت پڑھے تو صحیح ہے مگر اس کے پڑھنے سے باقی تمام مکلفین[4] پر سے ساقط نہ ہوگی۔ اور نماز میت خواہ فرادیٰ پڑھی جائے خواہ بجماعت جب تک کہ میت کے ولی کی اجازت نہ لی جائے جائز نہ ہوگی۔ اگر نماز جماعت سے پڑھی جائے تو مقتدی بھی امام جماعت کے ساتھ پڑھتے رہیں۔ اگر وہ دعائیں یاد نہ ہوں اور آواز نہ آتی ہو تو مختصر دعائیں بھی پڑھ سکتے ہیں بہر حال خاموش نہ کھڑے رہیں۔ جنازہ کو اس طرح رکھیں کہ جب نماز پڑھنے والے قبلہ رخ کھڑے ہوں تو مردہ کا سر اس کے دہنی جانب اور پاؤں بائیں جانب رہیں۔ اگر میت مرد ہو تو پیش نماز اس کی کمر کے مقابل اور اگر میت عورت ہے تو اس کے سینے کے برابر کھڑا ہو۔ اس نماز کی ترکیب یہ ہے کہ

اول اس طرح نیت کرے کہ اس حاضر میت پر نماز پڑھتا ہوں واجب قربۃً اِلَى اللّٰهِ اس کے ساتھ ہی ہاتھ کانوں تک اٹھا کر ایک مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ ط پھر دوسری مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ كَاَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَعِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ط پھر تیسری مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ تَابِعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط پھر چوتھی مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

---

[2] اور بلوغ شرط صحت نہیں [3] بعید نہیں کہ جمیع مکلفین پر سے ساقط ہو جائے (آقائے محسن مدظلہ)

کہہ کر اگر میت مرد ہو تو اس طرح دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ نَزَلَ بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَانَعْلَمُ مِنْہُ اِلَّا خَیْرًا وَّاَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنَّا اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ ھٰذَا مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِہٖ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْہُ وَاغْفِرْلَہٗ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ عِنْدَکَ فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ وَاخْلُفْ عَلٰی اَھْلِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَارْحَمْہُ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط پھر پانچویں مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر نماز ختم کرے۔ اور اگر عورت کی میت ہو تو چوتھی تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذِہٖ اَمَتُکَ وَابْنَۃُ عَبْدِکَ وَابْنَۃُ اَمَتِکَ نَزَلَتْ بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَانَعْلَمُ مِنْھَا اِلَّا خَیْرًا وَّاَنْتَ اَعْلَمُ بِھَا مِنَّا اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَتْ ھٰذِہٖ مُحْسِنَۃً فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِھَا وَاِنْ کَانَتْ مُسِیْئَۃً فَتَجَاوَزْ عَنْھَا وَاغْفِرْ لَھَا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا عِنْدَکَ فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ وَاخْلُفْ عَلٰی اَھْلِھَا فِی الْغَابِرِیْنَ وَارْحَمْھَا بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط اور پانچویں مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر نماز ختم کرے۔ اور اگر میت نابالغ کی ہو تو چوتھی تکبیر کے بعد اس طرح دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لِاَبَوَیْہِ وَلَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّاَجْرًا ط پھر پانچویں تکبیر کہہ کر نماز ختم کرے۔ اگر میت ضعیف العقل ہو کر اچھی طرح حق و باطل میں تمیز نہ کر سکے تو چوتھی تکبیر کے بعد یہ کہے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَکَ وَقِھِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ط پھر پانچویں تکبیر کہہ کر نماز ختم کرے۔ اور اگر میت مجہول الحال ہو یعنی اس کا مذہب معلوم نہ ہو تو چوتھی تکبیر کے بعد اس طرح کہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ یُحِبُّ الْخَیْرَ وَاَھْلَہٗ فَاغْفِرْلَہٗ وَارْحَمْہُ وَتَجَاوَزْ عَنْہُ پھر پانچویں تکبیر کہہ کر نماز ختم کرے۔

اگر کسی شخص کو اتنی طولانی دعائیں یاد نہ ہو سکیں تو کم سے کم اتنا ہی یاد کرے کہ پہلی تکبیر کے بعد کہے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور دوسری تکبیر کے بعد کہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ط اور تیسری تکبیر کے بعد پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اور چوتھی تکبیر کے بعد اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِھٰذَا الْمَیِّتِ یا لِھٰذِہِ الْمَیِّتِ اور پھر پانچویں تکبیر کہہ کر نماز ختم کرے۔ اور سنت ہے کہ نماز سے فارغ ہو کر کہے۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط اور نماز کے بعد سب لوگ اپنے مقام پر اُس وقت تک کھڑے رہیں جب تک کہ جنازہ وہاں سے اٹھایا نہ جائے خصوصاً پیش نماز۔

مستحب ہے کہ جوتے اتار کر نماز پڑھے۔ ہر تکبیر پہ ہاتھوں کو بلند کرے نمازِ جماعت میں ماموین کو امام کے پیچھے کھڑا ہونا چاہیئے۔ اگرچہ ایک ہی ماموم ہو۔ امام کو میت اور مومنین کے لئے بہت دعا کرنی چاہیئے۔ نمازِ میت مسجدوں میں پڑھنی مکروہ ہے۔

دفنِ میت

میت کو اس طرح زیرِ خاک پوشیدہ کرنا کہ وہ درندوں سے محفوظ رہے اور بدبُو نہ پھیلے۔ مثل نمازِ میت کے واجب کفائی ہے۔ اور اس میں ولی کے اذن کی ضرورت ہے اور واجب ہے کہ میت کو قبر میں داہنی کروٹ سے روبقبلہ لٹائیں۔ اگر میت کشتی یا جہاز میں ہو۔ اور دفن کرنا ناممکن ہو تو کسی بڑے ظرف میں رکھ کر سر باندھ دیں اور دریا میں چھوڑ دیں یا اس کے پیروں میں کوئی وزنی چیز باندھ کر دریا میں ڈال دیں۔ جب دفن کے لئے جنازہ کو قبر کے قریب لائیں تو مستحب ہے کہ اوّل قبر سے دو تین گز کے فاصلہ پر اس کو رکھ دیں۔ پھر اٹھائیں اور کچھ آگے بڑھا کر رکھ دیں۔ پھر یہاں سے اٹھا کر قبر کے بالکل قریب لے جائیں۔ پھر تیسری مرتبہ آہستہ آہستہ قبر میں اتاریں۔ اگر میت مرد ہو تو اس کو قبر کی پائنتی سے اس طرح اندر اتاریں کہ اول سر داخل ہو۔ اور عورت کو قبر کے اس پہلو سے جو قبلہ کی طرف ہے عرض میں داخل کریں۔ باپ کا بیٹے کی قبر میں داخل ہونا مکروہ ہے۔ عورت کی میت کو قبر میں اُتارتے وقت پردہ کر لیا جائے۔ عورت کی میت کو شوہر ورنہ ایسا رشتہ دار جو محرم ہو۔ اور اس کے نہ ہونے کی صورت میں دوسرا اور عزیز قبر میں اُتارے

میت کو قبر میں اتارنے والا شخص اس وقت باوضو اور سر ننگے، ننگے پاؤں کپڑوں کے بٹن یا بند اور تکمہ کو کھولے ہوئے ہو۔ جب میت کو قبر میں رکھنے کے لئے اٹھایا جائے تو کہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِلٰی رَحْمَتِكَ لَا اِلٰی عَذَابِكَ اَللّٰھُمَّ افْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَلَقِّنْهُ حُجَّتَهٗ وَثَبِّتْهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ وَقِنَا وَاِیَّاهُ عَذَابَ الْقَبْرِ اور قبر دیکھنے کے وقت کہے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ رَوْضَةً مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ وَلَا تَجْعَلْهُ حُفْرَةً مِّنْ حُفَرِ النَّارِ ط اور میت مرد کو قبر میں رکھتے وقت کہے اَللّٰھُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ ط اور میت عورت کو قبر میں رکھتے وقت کہے۔ اَللّٰھُمَّ اَمَتُكَ وَابْنَةُ عَبْدِكَ وَابْنَةُ اَمَتِكَ نَزَلَتْ بِكَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ ط اور قبر میں رکھنے کے بعد کہے۔ اَللّٰھُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْهِ وَصَاعِدْ عَمَلَهٗ وَلَقِّهٖ مِنْكَ رِضْوَانًا اور عورت کے واسطے کہے اَللّٰھُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْھَا وَصَاعِدْ عَمَلَھَا وَلَقِّھَا مِنْكَ رِضْوَانًا ط اور سورہ فاتحہ، سورہ اخلاص اور معوذتین اور آیۃ الکرسی پڑھے۔ اس کے بعد میت کو داہنی جانب قبلہ رخ لٹانے کے بعد سنت ہے کہ کفن کے بند کھول دیں اور میت کے منہ سے کپڑا ہٹا دیں تاکہ داہنا رخسارہ زمین سے لگ جائے۔ اور تکیہ کی طرح سر کے نیچے کچھ مٹی رکھ کر اس کو بلند کریں۔ اور منہ کے سامنے تھوڑی خاکِ شفا یا سجدہ گاہ اس طرح رکھ دیں کہ آلودہ ہونے کا اندیشہ نہ رہے۔ پھر میت کا ولی یا وہ جس کو اجازت دے قبر کے اندر ایک طرف کھڑا ہو تاکہ میت اس کے دونوں پاؤں کے درمیان نہ ہو جائے۔ اور اپنے ہاتھ قینچی کی طرح کر کے داہنے ہاتھ سے میت کا داہنا شانہ اور بائیں ہاتھ سے میت کا بایاں شانہ پکڑے اور اچھی طرح تلقین کے وقت ہلاتا رہے اور بہتر ہے کہ عربی اور میت کی زبان میں دونوں طرح تلقین ہو۔

تلقین مرد

اِسْمَعْ اِفْهَمْ اِسْمَعْ اِفْهَمْ اِسْمَعْ اِفْهَمْ یا فلاں بن فلاں هَلْ اَنْتَ

عَلَی الْعَهْدِ الَّذِیْ فَارَقْتَنَا عَلَیْهِ مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَسَیِّدُ النَّبِیِّیْنَ وَخَاتَمُ الْمُرْسَلِیْنَ وَاَنَّ عَلِیًّا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَسَیِّدُ الْوَصِیِّیْنَ وَاِمَامٌ افْتَرَضَ اللّٰهُ طَاعَتَهٗ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَعَلِیَّ ابْنَ الْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدَ ابْنَ عَلِیٍّ وَجَعْفَرَ ابْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَی ابْنَ جَعْفَرٍ وَعَلِیَّ ابْنَ مُوْسٰی وَمُحَمَّدَ ابْنَ عَلِیٍّ وَعَلِیَّ ابْنَ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنَ ابْنَ عَلِیٍّ وَالْقَائِمَ الْحُجَّةَ الْمَهْدِیَّ صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَئِمَّةُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَحُجَجُ اللّٰهِ عَلَی الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ وَاَئِمَّتَكَ اَئِمَّةُ هُدًی اَبْرَارٌ یا فلاں بن فلاں اِذَا اَتَاكَ الْمَلَكَانِ الْمُقَرَّبَانِ رَسُوْلَیْنِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَسَئَلَاكَ عَنْ رَّبِّكَ وَعَنْ نَّبِیِّكَ وَعَنْ دِیْنِكَ وَعَنْ كِتَابِكَ وَعَنْ قِبْلَتِكَ وَعَنْ اَئِمَّتِكَ فَلَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ وَقُلْ فِیْ جَوَابِهِمَا اَللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهٗ رَبِّیْ وَمُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَبِیِّیْ وَالْاِسْلَامُ دِیْنِیْ وَالْقُرْاٰنُ كِتَابِیْ وَالْكَعْبَةُ قِبْلَتِیْ وَاَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اِمَامِیْ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ نِ الْمُجْتَبٰی اِمَامِیْ وَالْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ نِ الشَّهِیْدُ بِكَرْبَلَاءَ اِمَامِیْ وَعَلِیٌّ زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ اِمَامِیْ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ بَاقِرُ عِلْمِ النَّبِیِّیْنَ اِمَامِیْ وَجَعْفَرُ نِ الصَّادِقُ اِمَامِیْ وَمُوْسَی الْكَاظِمُ اِمَامِیْ وَعَلِیُّ نِ الرِّضَا اِمَامِیْ وَمُحَمَّدُ نِ الْجَوَادُ اِمَامِیْ وَعَلِیُّ نِ الْهَادِیْ اِمَامِیْ وَالْحَسَنُ الْعَسْكَرِیُّ اِمَامِیْ وَالْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ اِمَامِیْ هٰؤُلَاءِ صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ اَئِمَّتِیْ وَسَادَتِیْ وَقَادَتِیْ وَشُفَعَائِیْ بِهِمْ اَتَوَلّٰی وَمِنْ اَعْدَائِهِمْ اَتَبَرَّاُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ اعْلَمْ یا فلاں بن فلاں اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّسُوْلُ

وَاَنَّ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ ابْنَ اَبِي طَالِبٍ وَاَوْلَادَهُ الْاَئِمَّةَ الْاَحَدَ عَشَرَ نِعْمَ الْاَئِمَّةُ وَاَنَّ مَاجَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ وَاَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَسُؤَالَ مُنْكَرٍ وَّنَكِيرٍ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَالنُّشُورَ حَقٌّ وَالصِّرَاطَ حَقٌّ وَالْمِيزَانَ حَقٌّ وَتَطَايُرَ الْكُتُبِ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ اَفَهِمْتَ يَا فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ ثَبَّتَكَ اللّٰهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ هَدَاكَ اللّٰهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ عَرَّفَ اللّٰهُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ اَوْلِيَائِكَ فِي مُسْتَقَرٍّ مِّنْ رَّحْمَتِهِ اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ وَاَصْعِدْ بِرُوحِهِ اِلَيْكَ وَلَقِّهِ مِنْكَ بُرْهَانًا - اَللّٰهُمَّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ -

تلقین عورت

اِسْمَعِي اِفْهَمِي اِسْمَعِي اِفْهَمِي اِسْمَعِي اِفْهَمِي يَا فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ هَلْ اَنْتِ عَلَى الْعَهْدِ الَّذِي فَارَقْتِنَا عَلَيْهِ مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَسَيِّدُ النَّبِيِّينَ وَخَاتَمُ الْمُرْسَلِينَ وَاَنَّ عَلِيًّا اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَسَيِّدُ الْوَصِيِّينَ وَاِمَامٌ افْتَرَضَ اللّٰهُ طَاعَتَهُ عَلَى الْعٰلَمِينَ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى ابْنَ جَعْفَرٍ وَعَلِيَّ بْنَ مُوسٰى وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَعَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَالْقَائِمَ الْحُجَّةَ الْمَهْدِيَّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَئِمَّةُ الْمُؤْمِنِينَ وَحُجَجُ اللّٰهِ

فلاں ابن فلاں کی جگہ متوفی اور اس کے باپ کا نام لے ۱۲

عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِينَ وَاَئِمَّتُكِ اَئِمَّةُ هُدًى اَبْرَارٌ يَا فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ اِذَا اَتَاكِ الْمَلَكَانِ الْمُقَرَّبَانِ رَسُولَيْنِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَسَئَلَاكِ عَنْ رَّبِّكِ وَعَنْ نَّبِيِّكِ وَعَنْ دِينِكِ وَعَنْ كِتَابِكِ وَعَنْ قِبْلَتِكِ وَعَنْ اَئِمَّتِكِ فَلَا تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي وَقُولِي فِي جَوَابِهِمَا اَللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهُ رَبِّي وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ نَبِيِّي وَالْاِسْلَامُ دِينِي وَالْقُرْاٰنُ كِتَابِي وَالْكَعْبَةُ قِبْلَتِي وَاَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ اِمَامِي وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ نِ الْمُجْتَبٰى اِمَامِي وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ نِ الشَّهِيدُ بِكَرْبَلَاءَ اِمَامِي وَعَلِيٌّ زَيْنُ الْعَابِدِينَ اِمَامِي وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بَاقِرُ عِلْمِ النَّبِيِّينَ اِمَامِي وَجَعْفَرُ نِ الصَّادِقُ اِمَامِي وَمُوسَى الْكَاظِمُ اِمَامِي وَعَلِيُّ نِ الرِّضَا اِمَامِي وَمُحَمَّدُ نِ الْجَوَادُ اِمَامِي وَعَلِيُّ نِ الْهَادِي اِمَامِي وَالْحَسَنُ الْعَسْكَرِيُّ اِمَامِي وَالْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ اِمَامِي هٰؤُلَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ اَئِمَّتِي وَسَادَتِي وَقَادَتِي وَشُفَعَائِي بِهِمْ اَتَوَلّٰى وَمِنْ اَعْدَائِهِمْ اَتَبَرَّأُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ اِعْلَمِي يَا فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ نِعْمَ الرَّسُولُ وَاَنَّ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ وَاَوْلَادَهُ الْاَئِمَّةَ الْاَحَدَ عَشَرَ نِعْمَ الْاَئِمَّةُ وَاَنَّ مَاجَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ حَقٌّ وَاَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَسُؤَالَ مُنْكَرٍ وَّنَكِيرٍ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَالنُّشُورَ حَقٌّ وَالصِّرَاطَ حَقٌّ وَالْمِيزَانَ حَقٌّ وَتَطَايُرَ الْكُتُبِ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ اَفَهِمْتِ يَا فُلَانَةُ ثَبَّتَكِ اللّٰهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ هَدَاكِ اللّٰهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ عَرَّفَ اللّٰهُ بَيْنَكِ وَبَيْنَ اَوْلِيَائِكِ فِي مُسْتَقَرٍّ مِّنْ رَّحْمَتِهِ اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهَا وَاَصْعِدْ بِرُوحِهَا اِلَيْكَ

وَلَقِّهَا مِنْكَ بُرْهَانًا اَللّٰهُمَّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ۔

احکام بعد تلقین

تلقین کے بعد جو شخص قبر کے اندر ہو وہ پاؤں کی طرف سے باہر نکلے اور سرہانے کی طرف سے قبر کو بند کرنا شروع کریں۔ اگر مرد کی میت ہو تو بند کرتے وقت یہ دُعاء پڑھے اَللّٰهُمَّ صِلْ وَحْدَتَهٗ وَ اٰنِسْ وَحْشَتَهٗ وَ اٰمِنْ رَوْعَتَهٗ وَ اَسْكِنْ اِلَيْهِ مِنْ رَحْمَتِكَ رَحْمَةً تُغْنِيْهِ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ فَاِنَّمَا رَحْمَتُكَ لِلظَّالِمِيْنَ ؕ اور میتِ عورت کے لئے اس طرح دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صِلْ وَحْدَتَهَا وَ اٰنِسْ وَحْشَتَهَا وَ اٰمِنْ رَوْعَتَهَا وَ اَسْكِنْ اِلَيْهَا مِنْ رَحْمَتِكَ رَحْمَةً تُغْنِيْهَا بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ فَاِنَّمَا رَحْمَتُكَ لِلظَّالِمِيْنَ ؕ

پھر اقربا کے علاوہ سب لوگ ہاتھ کی پشت سے تین تین مرتبہ مٹی دیں۔ اور کہتے جائیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ؕ سُنّت ہے کہ زمین سے چار انگل یا بالشت بھر بلند قبر کو چوکور بنائیں۔ پھر قبر پر اس طرح پانی چھڑکیں کہ پانی ڈالنے والا قبلہ رُخ ہو کر سرہانے سے ڈالتا ہُوا پاؤں تک اور وہاں سے پھر سرہانے تک لائے اور درمیان میں سلسلہ منقطع نہ ہو۔ باقی جو پانی بچے اُس کو درمیان قبر میں ڈال دیا جائے۔ اس کے بعد سب لوگ قبلہ رُخ اپنی اُنگلیاں قبر پہ اس طرح رکھ کر کہ ان کا نشان پڑ جائے سات مرتبہ سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ پڑھیں۔ جب سب فارغ ہو کر وہاں سے چلے جائیں تو پھر دہی تلقین بآوازِ بلند قبر کے سرہانے بیٹھ کر پڑھی جائے یہ تلقین جان کنی کی حالت میں اور کفن پہنانے کے بعد بھی مستحب ہے۔

قبر پختہ کرنا مکروہ ہے۔ سوائے ایسے افراد کے جو دینی حیثیت سے قابلِ تعظیم ہیں۔ اور جن کی یاد کا قائم رکھنا مذہبی احساس کا ایک مظاہرہ ہے۔ جیسے شہدائے راہِ خدا، اور علمائے صالحین بطور نشان ایک پتھر نصب کر دیں۔ اور اگر قبر دھنس جائے تو مٹی ڈال کر درست کر دیں۔ صاحبِ مصیبت کے لئے اپنا منہ پیٹنا، طمانچہ لگانا، اپنے آپ کو زخمی کرنا اور بال نوچنا وغیرہ حرام ہے۔ خواہ اعزہ کے مرنے میں ہو یا غیروں کے۔ اور اسی طرح کپڑے پھاڑنا حرام ہے۔ لیکن باپ اور بھائی کے مرنے میں کپڑا پھاڑنا حرام نہ ہوگا۔ دو میت کو ایک قبر میں دفن کرنا اور میت کو ایک شہر سے دوسرے شہر میں لے جانا مکروہ ہے اور میت کی ہڈیوں کو تھیلے میں رکھ کے دفن کریں تو بھی کوئی مضائقہ نہیں[1] ہے۔ قبر پر بیٹھنا اور قبر سے راستہ چلنا مکروہ ہے۔

احادیثِ معتبرہ میں وارد ہوا ہے کہ جس شخص پر مصیبت نازل ہو۔ اس کو چاہیئے کہ محمد و آلِ محمد علیہم السلام کی مصیبتوں کو یاد کر کے اشک بہائے۔ ان کے ماتم میں نالہ و فریاد کرنا مستحب اور ثوابِ عظیم کا باعث اور موجب بخشش و مغفرت ہے سُنّت ہے کہ مومنین اہلِ میت سے رسمِ تعزیت ادا کریں اور تسلّی دیں اور تین روز تک کھانا بھیجیں لیکن خود نہ کھائیں کیونکہ یہ مکروہ ہے اور اہلِ جاہلیت کا عمل ہے۔

نبش قبر

دفن کے بعد قبر کا کھودنا حرام[2] ہے۔ البتہ اگر اتنا زمانہ گذر جائے کہ قبر کہنہ ہوگئی ہو اور مردہ کے آثار باقی نہ ہوں تو نبش (کھودنا) جائز ہے۔ لیکن بزرگانِ مذہب علماء و صلحاء کے قبور نہ کھودنا چاہئیں بلکہ ان کی تعمیر کرنا چاہیئے تاکہ ان کی قبروں کے نشان باقی رہیں اس کے علاوہ وہ مواقع جہاں قبر کھودنا جائز ہے یہ ہیں۔

(۱) غصبی زمین میں میت دفن ہوگئی ہو۔ اور مالک زمین کسی طرح راضی نہ ہو۔

(۲) غصبی کفن دے دیا گیا ہو۔

عہ اگر ضرر ہو ورنہ جائز ہے۔ بلکہ بعض موارد میں بہتر ہے (مثلاً آئمہ معصومینؑ کی مصیبت پر) (آقائے محسن حکیم)

[1] اگر ہڈیاں ایک دوسرے سے جدا ہوگئی ہوں ورنہ جس طرح عموماً دفن و کفن ہوتا ہے اُسی طرح لازماً ہوگا۔ ۱۲ [2] میت کو قبر سے نکال کر مشاہد مشرفہ معصومین علیہم السلام میں منتقل کرنا بنا بر اقویٰ جائز ہے (آقائے محسن مدظلہ)

(۳) کوئی شے مالیت کی قبر میں رہ گئی ہو۔

(۴) شرعی مطلب میں گواہی کے سلسلہ میں۔ بشرطیکہ گواہی میت کے دیکھنے پر موقوف ہو۔

(۵) میت کو بغیر غسل وکفن کے دفن کردیا گیا ہو یا قبر میں اس کو قبلہ کی طرف نہ لٹایا گیا ہو۔

مسئلہ۔ اگر حاملہ عورت مرجائے اور اس کے پیٹ میں بچہ زندہ ہو تو اس صورت میں بائیں پہلو سے پیٹ چاک کرکے بچہ کو نکال کر سی دیں۔ اور اس کے بعد میت کو غسل دے کر حسبِ قاعدہ دفن کرادیں۔

نمازِ ہدیۂ میت

اِسے نمازِ وحشت بھی کہتے ہیں۔ شبِ دفن مغرب وعشاء کے درمیان ورنہ آخر شب تک جس وقت ہو سکے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ اِنَّآ اَنْزَلْنَاہُ پڑھے اور سب اُمور نمازِ صبح کی طرح ادا کرے۔ نماز ختم کرنے کے بعد کہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّابْعَثْ ثَوَابَ ھَاتَیْنِ الرَّکْعَتَیْنِ اِلٰی قَبْرِ فُلَانٍ۔ اور لفظ فلاں کی جگہ میت کا نام لے۔

غسلِ مسِ میت

جو شخص میت کو سرد ہو چکنے کے بعد اور اُسے غسل دینے سے پہلے مس کرے اُس پر غسلِ مسِ میت واجب ہوگا۔ اگرچہ بنا بر اقوی میت کے دانت اور ناخن ہی سے کیوں نہ مس کرے۔ اور میت کے بال چھونے سے غسل واجب نہیں ہوتا۔ اگر ایک یا دو غسل میت کو دے چکے ہوں اور تیسرا غسل پورا ہونے سے قبل کوئی میت کو چھوئے تو بھی غسل واجب ہے۔ تاوقتیکہ تینوں غسل ختم نہ ہو جائیں غسلِ مسِ میت کی کیفیت بھی غسلِ جنابت کی طرح ہے۔ فرق یہ ہے کہ مثل غسل حیض وغیرہ کے یہ بھی وضو کے لئے

ا هُمْ فِیْهَا خَالِدُوْنَ تک۔

کفایت نہیں کرتا۔ بلکہ نماز کے لئے وضو واجب ہے لیکن مسِ میت سے مسجد میں داخل ہونا یا سجدہ والی سورتوں کا پڑھنا حرام نہیں ہے۔

بارھواں باب نماز

اہمیت وثواب نماز

خداوند عالم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ یعنی نماز قائم کرو اور مشرک نہ بنو۔ پس منکرِ نماز کافر ہی نہیں بلکہ مشرک ہے۔ اور مشرک مستحقِ شفاعت نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا ظاہر ہے کہ مسلمان اور کافر کے درمیان حدِ فاصل نماز ہے۔ خدا نے قرآن میں قریباً چھپتر مقامات پر بندوں کو عبادت بجالانے اور نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ اور حدیث میں ہے کہ اگر نماز قبول ہوگئی تو باقی اعمال بھی قبول ہو جائیں گے۔ اور اگر نماز رد کردی گئی تو باقی اعمال بھی مردود ہو جائیں گے۔ جناب صادق آلِ محمد علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز کو سُبک وخفیف جان کر اس کی پرواہ نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور ہماری شفاعت اس کو نہیں پہنچ سکتی اس سے نماز کی اہمیت وعظمت روزِ روشن کی طرح واضح ہے۔

جناب رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں کہ ہر ایک چیز کے لئے ایک زینت ہے۔ اور اسلام کی زینت نماز پنج گانہ ہے اور ہر چیز کا ایک رکن ہے اور ایماندار کا رکن پانچوں وقت کی نماز ہے۔ اور ہر چیز کے لئے ایک چراغ ہے اور مومن کے دل کا چراغ پنج گانہ نماز ہے۔ ہر شے کی ایک قیمت ہے اور بہشت کی قیمت نماز پنجگانہ ہے۔ توبہ کرنے والے کی توبہ۔ مال میں برکت، رزق میں وسعت، چہرہ کی رونق، مومن کی عزت، رحمت کا نزول، دعا کی قبولیت، اور گناہوں کا کفارہ یہی نماز ہے۔

عذابِ ترکِ نماز

جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ نماز دین کا ستون ہے پس جس نے اپنی نماز کو ترک کیا۔ اُس نے اپنے دین کو منہدم کیا۔ نیز حضرت فرماتے ہیں کہ جس شخص نے عمداً نماز کو ترک کیا کہ نہ اُس کے ثواب کی اُمید رکھتا ہے۔ اور نہ عذاب کا خوف ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں مجھ کو کچھ پروا نہیں کہ خواہ وہ یہودی مرے یا نصرانی یا مجوسی۔ آں حضرتؐ ارشاد فرماتے ہیں کہ اپنی نمازوں کو ضائع و برباد نہ کرو۔ اِس لئے کہ جس نے اپنی نمازوں کو برباد کیا۔ خداوند عالم اس کو منافقین کے ہمراہ جہنم میں داخل کرے گا۔

جو نماز کو سُبک سمجھ کر ترک کرے وہ کافر ہے۔ اور بے پرواہی کے طور پر ترک کرنے والا سخت عذاب کا مستحق ہے جس کی حد نہیں بتلائی جا سکتی جتنا یہ تساہل بڑھے اتنا ہی سزا کا مستحق ہے۔

واجب نمازیں

زمانہ غیبتِ امام آخر الزمان علیہ السلام میں سات نمازیں واجب ہیں۔ اوّل نمازِ پنجگانہ جو حالتِ حضر میں سترہ رکعتیں ہیں۔ ظہر کی چار رکعت عصر کی چار رکعت مغرب کی تین رکعت۔ عشاء کی چار رکعت اور صبح کی دو رکعت۔ دوسرے نمازِ جمعہ جو بنا بر اقوی[1] مابینِ جمعہ و ظہر واجب تخییری ہے۔ تیسرے نماز آیات۔ چوتھے نماز طواف واجب۔ پانچویں نماز نذر یا عہد یا قسم یا اجارہ، چھٹے نماز والدین جو اُن سے کسی عذر کی وجہ سے یا بغیر عذر کے بھی فوت ہوگئی ہو تو وہ بڑے بیٹے پر واجب ہے ساتویں نماز میت جس کا بیان احکام میت میں ہو چکا ہے۔

۱؎ یعنی نماز گذار کو اختیار ہے خواہ جمعہ پڑھے یا ظہر۔ نماز جمعہ بہرحال افضل ہے نماز جمعہ پڑھنے کے بعد احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز ظہر کو بھی پڑھے" الاحقر نقوی عفی عنہ)

سُنّتی نمازیں

سُنّتی نمازیں[1] بہت ہیں لیکن جن کی زیادہ تاکید ہے وہ نوافل یومیہ ہیں جو تعداد نماز پنج گانہ سے دُگنی تعداد یعنی چونتیس[2] رکعتیں ہیں۔ اوّل آٹھ رکعتیں نافلہ ظہر کی ہیں۔ جو زوال کے بعد فریضۂ ظہر سے پہلے دو دو رکعتی نماز کر کے پڑھی جاتی ہیں۔ دوسرے اسی طرح آٹھ رکعتیں فریضۂ عصر سے قبل، تیسرے اسی طرح چار رکعتیں فریضۂ مغرب کے بعد۔ چوتھے فریضۂ عشاء کے بعد دو رکعتیں[3] بیٹھ کر کہ جن کا ایک رکعت میں شمار ہوتا ہے اُسے نمازِ وتیرہ کہتے ہیں۔ پانچویں آٹھ رکعت نمازِ شب نصف رات کے بعد دو دو رکعت کر کے چھٹے دو رکعت نماز شفع۔ ساتویں نماز شفع کے بعد ایک رکعت نماز وتر اور آٹھویں دو رکعت فریضۂ صبح سے قبل۔

ان نمازوں میں یہ جائز ہے کہ صرف سورۃ الحمد پر اکتفا کرے۔ دوسرا سورہ اور قنوت نہ پڑھے اور یہ بھی جائز ہے کہ بعض نوافل کو بجا لائے اور بعض کو چھوڑ دے لیکن جہاں تک ممکن ہو چھوڑنا نہیں چاہیئے۔ اور جو نمازیں سفر میں قصر پڑھے جیسے ظہر، عصر، اور عشاء ان کے نوافل ساقط ہوں گے لیکن نافلۂ مغرب و صبح ساقط نہ ہوں گے۔ اور بحالتِ اختیار بیٹھ کر بھی نوافل پڑھ سکتا ہے۔

مقدّماتِ نماز

نماز شروع کرنے سے پہلے جن اُمور کا جاننا اور پہچاننا ضروری ہے وہ پانچ ہیں،

۱؎ سنتی نمازوں کی تعداد اور ان کے تفصیل احکام و آداب اور دعائیں بعد اُردو ترجمہ رسالہ "زینۃ العابدین" ملاحظہ دیکھیں جو افتخار بک ڈپو رجسٹرڈ اسلام پورہ لاہور سے مل سکتی ہے۔

۲؎ اور حالتِ سفر میں گیارہ رکعتیں ہیں یعنی ظہر کی دو، عصر کی دو، مغرب کی تین، عشاء کی دو اور صبح کی دو رکعت ہیں۔ الاحقر نقوی عفی عنہ ۳؎ کھڑے ہو کر جائز ہے (آقائے محسن مدظلہ)

۴؎ نافلۂ عشاء بقصد رجاء مطلوبیت پڑھ سکتا ہے (آقائے محسن حکیم)

اول نماز کا وقت۔ دوسرے قبلہ کی شناخت، تیسرے نماز کی جگہ، چوتھے لباسِ نماز اور پانچویں لباس وبدن کی طہارت۔ ان میں سے ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہے۔

اوقاتِ نماز پنجگانہ

نمازِ ظہر وعصر کا وقت زوالِ آفتاب (یعنی جب آفتاب دائرہ نصف النہار تک پہنچ جائے) سے شروع ہو کر غروب تک رہتا ہے۔ زوالِ آفتاب کے بعد بقدرِ نمازِ ظہر کے مخصوص ظہر کا وقت ہے اور غروبِ آفتاب سے بقدرِ نمازِ عصر جو وقت باقی رہے وہ مخصوص عصر کا وقت ہے کہ ان خاص اوقات پر ظہر کے مخصوص وقت میں بغیر اس کے ادا کئے عصر کی نماز صحیح نہیں اور عصر کے مخصوص وقت میں بغیر اس کے ادا کئے ظہر کی نماز صحیح نہیں۔ ظہر کا وقت فضیلت زوالِ آفتاب سے لے کر اس وقت تک ہے کہ سایہ ہر چیز کا اس کی برابر ہو جائے۔ اور عصر کا وقتِ فضیلت اس وقت تک باقی رہتا ہے، جب تک سایہ کسی چیز کا اُس سے دُگنا ہو جائے۔ مغرب کا وقت غروبِ شرعی یعنی اُفقِ مشرق سے سُرخی زائل ہونے کا وقت ہے[ص] اور اس وقت تک رہتا ہے کہ نصف شب میں بقدرِ ادائے عشاء کا وقت رہ جائے اور عشاء کا وقت غروبِ شرعی سے بقدرِ ادائے مغرب گزرنے کے بعد نصف شب تک ہے غروبِ آفتاب کے بعد فوراً بعد بقدر تین رکعت کے مخصوص مغرب کا وقت ہے اور آخر میں جب نصف شب کے لئے بقدر چار رکعت کے وقت باقی رہے۔ یہ مخصوص عشاء کا وقت ہے۔ نمازِ مغرب کا وقت فضیلت غروب سے لے کر مغرب کی سُرخی دُور ہونے تک باقی رہتا ہے۔ اور نمازِ عشاء کا وقتِ فضیلت مغرب کی سُرخی دُور ہونے سے لے کر تہائی رات تک ہے۔ اگر ازراہِ عصیان یا سہواً یا جہالت سے نماز

ص احوط یہ ہے کہ سُرخی مشرق انسان کے سر کے اوپر سے گزر جائے (آقائے محسن حکیم)

مغرب وعشاء کے ادا کرنے میں نصف شب سے بھی زیادہ تاخیر ہو جائے تو واجب ہے کہ صبح صادق سے پہلے بجا لے آئے[ل]۔ لیکن نیت میں ادا یا قضا کا تعین نہ کرے نمازِ صبح کا وقت اُفق میں سفیدی پھیلنے کی ابتدا سے کہ جو صبح صادق ہے۔ سورج نکلنے تک باقی رہتا ہے۔ اور اس کی فضیلت کا آخری وقت مشرق کی سمت سرخی ظاہر ہونے تک ہے۔

ہر نماز اس وقت تک نہ پڑھنی چاہیئے جب تک کہ اس کے وقت کے داخل ہو جانے کا یقین نہ ہو جائے۔ البتہ دو عادلوں کی گواہی[ع] پر اعتبار کرے۔ اگر مذکورہ چیز دل پر اعتماد کر کے نماز پڑھ لے اور بعد میں ظاہر ہو کہ پوری نماز وقت آنے سے پہلے ہوئی تو نماز کا اعادہ کرے اور اگر اثنائے نماز میں وقت داخل ہو چکا خواہ سلام ہی سے پہلے تو نماز صحیح ہے۔

اگر کوئی شخص بھول کر نمازِ ظہر سے پہلے نمازِ عصر شروع کر دے اور حالتِ نماز میں یاد آئے تو نمازِ ظہر کی طرف عدول کرے (یعنی عصر کی نیت کو ظہر کی نیت میں بدل دے) اور اس کے بعد نمازِ عصر ادا کرے۔ اور اگر نمازِ عصر پہلے پڑھ لی ہو پھر یاد آئے کہ ظہر نہیں پڑھی تو اس صورت میں احوط[ش] یہ ہے کہ بعد کی نماز کو ظہر یا عصر کی تعیین[ق] کئے بغیر "مافی الذمہ" (یعنی جو نماز میرے ذمہ ہے) کی نیت سے بجا لائے[ک] اور اگر مغرب اور عشاء میں بھی یہی صورت بھول کر ہو جائے اور حالتِ نماز میں ایسے وقت پر یاد آئے کہ نمازِ عشاء سے نمازِ مغرب کی طرف عدول کرنا ممکن ہو۔ اور ابھی عشاء کی چوتھی رکعت کے رکوع میں داخل نہیں ہوا تو نیت کو نمازِ مغرب کی طرف بدل دے۔ اور اس کے بعد

ل اگر طلوعِ صبح صادق میں مقدارِ عشاء سے زیادہ وقت نہ باقی رہا ہو تو عشاء ہی کو بجا لائے اور بعد میں احتیاطاً مغرب وعشاء دونوں قضا بجا لائے ۱۲۔

ع اگر علم حاصل ہو سکتا ہو تو دو عادلوں کی گواہی پر اعتبار کرنا محلِ تامل ہے ۱۲۔

ک اگر نمازِ عصر پڑھنے کے بعد یاد آئے کہ ظہر نہیں پڑھی تو جائز ہے کہ اس کے بعد نمازِ ظہر بجا لائے (آقائے محسن مدظلہ)

نماز عشاء بجالائے۔

واجب نماز سے مستحب نماز کی طرف نیت تبدیل نہیں کی جاسکتی۔ اگر کوئی ظہر کی نیت کر کے نماز شروع کر دے۔ اور بحالتِ نماز اُسے معلوم ہو کہ وہ ظہر کی نماز پڑھ چکا ہے تو وہ اُسے عصر کی نماز میں تبدیل نہیں کر سکتا بلکہ اُسے یہ نماز چھوڑ کر پھر عصر کی نیت سے نماز عصر پڑھے یہی حکم بعینہٖ مغرب و عشاء کا ہے۔

واضح رہے کہ بصورت اختیار نماز میں اتنی تاخیر کہ وقت نکل جائے جائز نہیں ہے۔ اور واجب ہے کہ پوری نماز وقت کے اندر بجالائے اور اگر عصیاناً یا سہواً اتنی تاخیر ہو کہ صرف ایک رکعت بھر کا وقت آخر میں رہ جائے تو واجب ہے کہ فوراً نماز شروع کر دے۔ پس اقویٰ یہ ہے کہ اس صورت میں نماز ادا قرار پائے گی [1]

شناختِ قبلہ

قبلہ سے مراد کعبہ ہے جو مسجد الحرام کے درمیان واقع ہے۔ اور اس کے محاذات میں زمین سے آسمان تک سب کا سب قبلہ ہے۔ واجب ہے کہ نماز واجب کو رُو بقبلہ بجالائے بلکہ نماز مستحب میں بھی قبلہ رُو ہونا معتبر ہے۔ دُور کے مقامات پر قبلہ کی شناخت کے بہت سے طریقے ہیں۔ زوال کے وقت آفتاب کو اپنی بائیں بھوں پر لینے سے قبلہ معلوم ہو جاتا ہے۔ یا ستارہ جدی کو جو قطب شمالی کے قریب ایک ستارہ ہے۔ جسے عرفاً قطب تارہ کہتے ہیں۔ اس کی انتہائی بلندی کے وقت داہنے کاندھے کے مقابل رکھنا قبلہ کی علامت ہے۔ اگر اس طرح معلوم نہ ہو سکے تو ایسی علامتوں پر یا مسلمانوں کے شہر میں ان کے قبرستان یا مسجدوں سے قبلہ کی تشخیص پر اعتماد کرنا چاہیئے تاوقتیکہ ان چیزوں کا غلط ہونا ظاہر نہ ہو[2]۔ اور اگر کہیں قبلہ

---

[1] بنا بر اقویٰ نماز واجبہ کے وقت میں نوافل یومیہ کے علاوہ مستحب نماز پڑھنا بھی جائز ہے (آقائے محسن مدظلہ)

[2] جب قبلہ کا علم نہ حاصل ہو سکتا ہو تب اعتماد جائز ہوگا ورنہ قبلہ کی تحقیق لازم ہوگی۔ ۱۲-

کی شناخت نہ علم سے ہو سکے نہ ظن سے۔ تو واجب ہے کہ چاروں سمتوں میں ایک ایک دفعہ نماز پڑھے۔ بشرطیکہ وقت وسیع ہو۔ اور اگر وقت تنگ ہو تو جتنی بھی گنجائش ہو پڑھے خواہ ایک ہی دفعہ سہی۔ اور جس سمت میں چاہے پڑھے۔

اگر قبلہ پہچان کر نماز پڑھے۔ اور اس کے بعد ظاہر ہو کہ نماز میں رو بقبلہ نہیں۔ بلکہ پشت بقبلہ تھا یا قبلہ دہنی یا بائیں جانب تھا تو اگر وقت باقی ہو تو نماز کا اعادہ کرے اور اگر نہ باقی ہو تو اس کی قضا بجالائے۔ اور اگر اثنائے نماز میں قبلہ اور داہنی طرف کے درمیان یا قبلہ اور بائیں جانب کے درمیان تھوڑا سا انحراف ظاہر ہو تو فوراً رو بقبلہ ہو جائے اور نماز کو پورا کرے۔ نماز صحیح ہوگی۔ اور اگر نماز ختم ہونے کے بعد معلوم ہو۔ تب بھی نماز کو صحیح سمجھے۔

مکان نماز

واجب ہے کہ نماز پڑھنے کی جگہ مباح ہو۔ غصبی نہ ہو۔ اور کھڑے ہونے کی جگہ سے محلِ سجدہ پست و بلند نہ ہو۔ مگر ایک اینٹ بھر کی پستی و بلندی میں (جو چار انگل سے زیادہ نہ ہو) کوئی حرج نہیں ہے۔ اور لازم ہے کہ نماز اس جگہ کے مالک کی اجازت سے ہو۔ خواہ اجازت صریحی یعنی کھلم کھلا ہو یا اجازت ضمنی ہو یعنی وہ کہہ دے کہ آپ کو یہاں پر ہر بات کا اختیار ہے تو ضمناً نماز کی بھی اجازت ہو گئی یا اجازت فحوائی ہو یعنی مکان میں رہنے کی اجازت دے تو یہ مطلب بھی ثابت ہوگا کہ نماز کی اجازت بدرجۂ اولیٰ ہے) یا شاہدِ حال سے مالک کی اجازت کا پتہ چلے جیسے مہمان خانے سرائے وغیرہ جو رفاہِ عام کے لئے بنائے گئے ہوں۔ اور اگر کسی شخص نے وہ جگہ کرایہ پر لی ہو تو اب کرایہ دار کی اجازت ضروری ہوگی۔

واجب ہے کہ نماز کی جگہ ایسی نجاست سے پاک ہو جو بدن یا لباس کو نجس کرے لیکن اگر وہ مقام ایسا خشک ہو کہ جس کی نجاست اثر نہ کرے گی اور محلِ سجدہ پاک ہو۔ تو نماز صحیح ہے ورنہ اگر سجدہ گاہ بھی نجس ہوگی تو نماز صحیح نہیں۔

بنا بر احوط عورت مرد سے آگے کھڑے ہو کر یا دونوں ایک دوسرے کے پہلو میں نماز نہ پڑھیں خواہ محرم ہوں یا نہ ہوں[2] اگرچہ کراہت ہے اور یہ کراہت جاتی رہتی ہے اگر دونوں کے درمیان کوئی پردہ حائل ہو یا دس ہاتھ کا فاصلہ ہو۔

جن مقامات پر نماز پڑھنا مکروہ ہے منجملہ اُن کے ایک حمام بلکہ بہتر یہ ہے کہ حمام کے جامہ خانہ میں بھی نہ پڑھے۔ دوسرے ایسا مقام جہاں طبیعت نفرت کرے۔ تیسرے گھوڑے۔ گدھے وغیرہ جہاں بندھتے ہوں۔ چوتھے راستہ پر۔ پانچویں ایسے مکان میں کہ جہاں سامنے ذی رُوح کی تصویر ہو خواہ مجسّم ہو یا غیر مجسّم۔ چھٹے ایسی جگہ جہاں سامنے دروازہ کھلا ہو۔ ساتویں ایسی جگہ جہاں سامنے چراغ یا آگ روشن ہو۔ آٹھویں ایسی جگہ جہاں کوئی شخص خاص کر عورت نماز گذار کے سامنے ہو۔ نویں جہاں سامنے قرآن مجید یا کوئی کتاب یا کاغذ جس کی تحریر نمایاں ہو کھلا ہوا ہو۔ دسویں اس مکان میں جہاں کتا ہو سوائے شکاری کتے کے۔ گیارہویں ایسی جگہ جہاں شراب یا کوئی نشہ پیدا کرنے والی چیز ہو۔ بارہویں قبرستان میں۔

مستحب ہے کہ نماز مسجد میں پڑھے۔ مسجد میں نماز پڑھنا ثواب عظیم کا باعث ہے۔ حدیث میں ہے کہ مسجد الحرام میں ایک نماز کا ثواب لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ اور مسجد نبوی ؐ میں ایک نماز کا ثواب دس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور مسجد اقصےٰ، مسجد کوفہ اور بیت المقدس میں ایک نماز ایک ہزار نماز کے برابر ہے۔ اور مسجد جامع میں سو نمازوں کے برابر اور مسجد محلّہ میں پچیس نمازوں کے برابر۔ اور مسجد بازار میں بارہ نمازوں کے برابر ہے۔ اور قبر مبارک امیر المومنین علیہ السلام کے پاس ایک نماز کا ثواب دو لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ اور اسی طرح دیگر مشاہد مقدسہ میں نماز پڑھنے کے ثواب ہیں۔ مسجد کے ہمسایہ کے لئے مکروہ ہے کہ اپنی مسجد چھوڑ کر بغیر کسی عذر کے دوسری جگہ نماز پڑھے۔ لیکن عورت کے لئے مستحب ہے کہ وہ گھر ہی میں نماز پڑھے۔

---

[1] یہ احتیاط ترک نہ ہو (یعنی وجوبی ہے)۔ ۱۲ [2] بحالت نماز عورت کا آگے اور مرد کا عقب میں کھڑے ہونا بنا بر اقویٰ جائز ہے دونوں کی نماز صحیح ہوگی اگرچہ مکروہ ہے (آقائے محسن مدظلہ)

کیونکہ وہ اس کے لئے مسجد سے افضل ہے بلکہ اور زیادہ فضیلت اس میں ہے کہ وہ گھر کے بھی کسی حجرہ میں نماز پڑھے۔

مسجد میں زیادہ جانا مستحب ہے خصوصاً اُس مسجد میں جہاں نماز پڑھنے والا کوئی نہ ہو۔ اور جو شخص مسجد میں جا کر نماز پڑھنے کا عادی نہ ہو۔ اُس کے ساتھ کھانا، اُس سے کسی کام میں مشورہ لینا، اُس کا ہمسایہ بن کر رہنا وغیرہ مکروہ ہے۔

لباس نماز

بحالتِ نماز مرد پر اس قدر واجب ہے کہ وہ اپنی شرم گاہ کو چھپائے اور عورت کو سوائے منہ اور ہاتھوں اور پاؤں کے تمام جسم یہاں تک کہ سر اور بالوں کا بھی چھپانا واجب[1] ہے۔ خواہ کوئی دیکھنے والا موجود نہ ہو۔ اگر نامحرم کے نظر پڑنے کا اندیشہ ہو۔ تو چہرہ پر نقاب ضروری ہے۔ بے شک حالتِ سجدہ میں نقاب اس قدر ہٹا لے، کہ پیشانی کے نیچے کوئی حائل نہ رہے۔ پھر سر اٹھاتے وقت ڈال لے لباس نمازی (ساتر) کے شرائط حسب ذیل ہیں۔

(۱) لباس مباح ہو اور غصبی نہ ہو (۲) پاک ہو (۳) حرام گوشت جانور کی کھال یا اس کے اجزاء مثلاً بالوں وغیرہ کا نہ ہو[2] بلکہ اس کا کوئی جزو بھی نماز میں اپنے پاس یا لباس میں لگا ہوا نہ ہونا چاہیئے (۴) مردار کی کھال کا نہ ہو (۵) مردوں کا لباس خالص ریشم اور زربفت کا نہ ہو بلکہ مرد کے واسطے بغیر حالت نماز کے بھی ریشمی لباس کا پہننا[3] بلا کسی مجبوری کے ناجائز ہے۔ البتہ اگر کپڑے کی گوٹ خالص ریشم کی ہو تو جائز ہے۔ اگرچہ احوط[4] یہ ہے کہ چار انگل سے زیادہ چوڑی نہ ہو۔ اور ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی پہننا بلکہ سونے سے کسی طرح بھی زینت کرنا مردوں کے لئے ہر حالت میں ناجائز ہے۔ البتہ عورتوں کے

---

[1] لیکن کنیز اور نابالغ لڑکی کے لئے سر و گردن کا چھپانا واجب نہیں ہے [2] نہ حرام جانور کے رطوبات اس پر لگے ہوں ۱۲ آقائے بروجردی [3] البتہ حالت اضطرار اور جنگ میں مردوں کے ریشم پہننے میں کوئی حرج نہیں۔ آقائے محسن مدظلہ۔

واسطے یہ سب چیزیں یعنی ریشم سونا وغیرہ نماز تک میں جائز ہیں۔ ریشمی رومال اگر جیب میں ہو تو کوئی حرج نہیں۔

سونے اور چاندی کی گھڑی کا استعمال جائز ہے بلکہ طلائی زنجیر کا استعمال بھی حرام نہیں ہے۔ البتہ گردن یا اچکن وغیرہ میں طلائی زنجیر لٹکانا کہ جو باعث زینت و آرائش ہے۔ مردوں کے لئے حرام ہے۔

اگر سونے کا سکہ جیب میں ہو یا سونے سے دانتوں کی بندش ہو تو کوئی مضائقہ نہیں

سیاہ لباس کا استعمال مکروہ ہے۔ مشہور یہ ہے کہ بنی عباس کا لباس تھا۔ البتہ سیاہ جراب، عبا، عمامہ اور عزائے سید الشہداء امام حسین علیہ السّلام کے سلسلہ میں سیاہ لباس استعمال کر سکتا ہے کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

طہارت لباس و جسم

نماز کے لئے تمام جسم کا ہر نجاست سے پاک ہونا ضروری ہے خواہ وہ کپڑا جو زیب بدن ہو۔ اس سے ستر جسم ہو یا اُس کپڑے سے ستر نہ کیا ہو۔ پس اگر ایسے کپڑے میں عمداً نماز پڑھی جائے گی تو باطل ہے۔ اور اگر معلوم نہ ہو تو نماز صحیح ہے۔ اگرچہ جب بعد میں معلوم ہو اور نماز کا وقت بھی باقی ہو تو اعادہ احوط[ھ] ہے۔ بحالتِ نماز بعض نجاستیں معاف ہیں۔ ایک پھوڑا، زخم وغیرہ کا خون جب تک کہ اچھا نہ ہو جائے خواہ بدن پر لگا ہوا ہو یا کپڑے پر۔ اور یہی حکم بواسیر کے خون کا ہے۔ دوسرے لباس پر انسان یا حلال جانور کا خون جو انگوٹھے کے پور سے کم ہو معاف ہے مگر حیض و نفاس و استحاضہ کا خون یا کتّے اور سُوّر اور کافر اور مردار کا خون نہ ہو۔ تیسرے پہننے کی ایسی چیز اگر نجس ہو جائے جو نماز میں ستر کے لئے تنہا کافی نہیں ہو سکتی۔ مثلاً ٹوپی، کمر بند، چھوٹا رومال[ھ] وغیرہ۔ تو یہ نجاست بھی بحالتِ نماز معاف ہے۔ چوتھے کسی بچہ کو پالنے والی عورت کا کپڑا۔ بشرطیکہ دوسرا کپڑا اس کے پاس نہ ہو۔ اور دن رات میں نجس لباس کو ایک مرتبہ پاک کرے۔ اگرچہ

ھ احتیاط واجب ہے کہ ایسی چیزیں جب نجس ہو جائیں نماز کی حالت میں اپنے پاس نہ رکھے (آقائے محسن حکیم)

احوط یہ ہے کہ بچہ لڑکا ہو۔ پانچویں بدن یا لباس کی وہ نجاست بھی معاف ہے جو بحالتِ مجبوری لگے رہے۔ مثلاً بیمار میں اتنی طاقت نہ ہو کہ پانی سے پاک کر سکے یا ضرر کا خوف ہو یا نجس کپڑا اتارنے میں سردی کی اذیت ہو۔

اذان و اقامت

پنجگانہ نمازوں میں ہر مرد و عورت کے لئے اذان و اقامت سُنّت ہے۔ بلکہ اقامت کی تاکید ہے۔ اور مرد کے لئے احوط یہ ہے کہ اقامت[ع] کو ترک نہ کرے۔ بروز جمعہ نماز عصر کے لئے اذان ساقط ہے اگر وہ نماز جمعہ یا ظہر کے ساتھ بلا فاصلہ پڑھی جائے اذان و اقامت ادا کرتے وقت حروف کی ادائگی درست ہو۔ موالات اور ترتیب کا خیال رہے۔ اور اوّل سے آخر تک نیت ایک رہے۔ اذان و اقامت میں عقل، ایمان اور اسلام کا ہونا ضروری ہے۔ مستحب ہے کہ اذان دینے والا رو بقبلہ کھڑا ہو کر بلند آواز سے کہے۔ اذان کہتے وقت جلدی نہ کرے۔ دونوں کانوں میں انگلیاں رکھ لے۔ اذان و اقامت میں فاصلہ دے۔ اگرچہ ایک قدم اٹھانے یا تسبیح خوانی یا کسی دعا کے بقدر ہو اذان کے فصول ٹھہر ٹھہر کے کہے۔ لیکن آواز کو حلق میں گردش دینا مکروہ ہے۔ اور اگر گانے کی حد تک پہنچ جائے تو حرام ہے۔ اذان کا طریقہ یہ ہے۔ پہلے چار مرتبہ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ پھر دو مرتبہ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پھر دو مرتبہ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ پھر دو مرتبہ اَشْھَدُ[ع] اَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ عَلِیًّا وَّلِیُّ اللّٰہِ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَخَلِیْفَتُہٗ بِلَا فَصْلٍ پھر دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ پھر دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پھر دو مرتبہ حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ پھر دو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پھر دو مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

ع اگرچہ اقامت کا واجب نہ ہونا بھی خالی از دلیل نہیں ہے تاہم اس کو ترک نہ کرنا چاہیے

ع بہ نیت استحباب لیکن بغیر قصد جزئیت۔ آقائے محسن مدظلہ۔

… اعادہ احوط ہے: احتیاطاً نماز دوبارہ پڑھے [illegible]

پس اذان ختم کرنے کے بعد ایک لحہ توقف کرے ۔ بہتر ہے کہ بیٹھ کر یا ایک قدم بڑھا کر ہاتھ بلند کرکے یہ دعا پڑھے ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ قَلْبِیْ بَآرًّا وَّ عَمَلِیْ سَآرًّا وَّ عَیْشِیْ قَآرًّا وَّ رِزْقِیْ دَآرًّا وَّ اَوْلَادِیْ اَبْرَارًا وَّ اجْعَلْ لِیْ عِنْدَ قَبْرِ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مُسْتَقَرًّا وَّ قَرَارًا بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

پھر جب نماز کے لئے تیار ہو جائے تو اقامت کہے ۔ اقامت کے فصول میں نہ ٹھہرے ، اذان کی نسبت کم آواز میں اس طرح کہے ۔ دو مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پھر دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ دو یا ایک مرتبہ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیًّا حُجَّةُ اللّٰهِ[1] پھر دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ پھر دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ دو مرتبہ حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ دو مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور ایک مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

واجباتِ نماز

واجباتِ نماز گیارہ ہیں ۔ ان میں پانچ تو واجبات نماز رکنی ہیں ۔ جن میں عمداً ۔ یا سہواً کمی یا زیادتی سے سوائے نماز جماعت کے (جس کی تفصیل آگے آئے گی) نماز باطل ہو جاتی ہے ، وہ یہ ہیں ۔ اول تکبیرۃ الاحرام ، دوسرے تکبیرۃ الاحرام کی حالت میں قیام ، تیسرے رکوع میں جانے سے پہلے ملا ہوا قیام جسے "قیام متصل بر کوع" کہتے ہیں چوتھے رکوع اور پانچویں دونوں سجدے ، باقی چھ واجباتِ نماز غیر رکنی ہیں ، ان میں عمداً کمی یا زیادتی سے نماز باطل ہو جاتی ہے لیکن اگر بھول کر ہو جائے تو باطل نہیں ہوتی وہ یہ ہیں ۔ اول نیت ، دوسرے قرأت (سورتوں کا پڑھنا) تیسرے تشہد ، چوتھے سلام ۔ پانچویں ترتیب اور چھٹے موالات ان کو علیحدہ علیحدہ کسی قدر تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے ۔

[1] یہ جملہ کہنا مستحب ہے ۔ آقائے محسن مدظلہ ۔

نیت

ضروری ہے کہ عمل کی تعیین اور قصدِ قربت ہو یعنی نماز کا قربۃً الی اللہ بجالانے کا قصد ہو ۔ اور زبان سے ادا و قضا یا واجب و سنّت کے الفاظ جاری کرنیکی ضرورت نہیں ہے بلکہ دل میں اس بات کا قصد ہونا چاہیئے کہ نماز صبح یا نماز ظہر پڑھتا ہوں ۔ واجب قربۃً الی اللہ یا فلاں نماز پڑھتا ہوں سُنّت قربۃً الی اللہ ، نماز احتیاط میں نیت زبان سے نہ کرے ورنہ نماز احتیاط اور اصل نماز میں کلام بیجا کا فاصلہ ہو جائیگا ۔ سب سے بڑی شرط یہی ہے کہ نماز پڑھنے میں حکمِ خدا کی تعمیل اور خلوص ہو ۔ ریاکاری اور دکھاوے کا مطلق دخل نہ ہو ۔ ورنہ اگر اس میں کسی طرح کی ریا اور دکھاوے کا قصد ہوگا ۔ تو نماز باطل ہے[2]

اگر پہلی نماز سے قبل[3] بعد والی نماز پڑھنے لگے مثلاً نماز ظہر سے پہلے سہواً[4] نمازِ عصر شروع کر دے تو جس وقت یاد آئے فوراً ظہر کی نیت کرلے ، نماز صحیح رہے گی ۔ اور اس کے بعد نماز عصر بجالائے اور اگر عدول کا محل[5] باقی نہ ہو ۔ مثلاً نماز عشاء کی چوتھی رکعت کا رکوع بجالانے کے بعد یاد آیا کہ نماز مغرب نہیں پڑھی تو اب مغرب کی نیت نہیں ہو سکتی بلکہ نمازِ عشاء ختم کرے اور اس کے بعد نماز مغرب بجالائے ۔ دونوں نمازیں صحیح ہوں گی ۔

تکبیرۃ الاحرام

نیت کے بعد فوراً بلافاصلہ تکبیرۃ الاحرام یعنی اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا واجب ہے یہ نماز کا پہلا رکن ہے کہ اگر کوئی شخص عمداً یا سہواً اس کو چھوڑ جائے تو نماز باطل ہے تکبیرۃ الاحرام کہتے وقت بدن کو مکمل آرام و سکون ہو ۔ پس اگر بدن کے حرکت کرنے کے وقت عمداً تکبیرۃ الاحرام کہے گا تو وہ باطل ہوگی ۔ اس تکبیر کے علاوہ چھ اور تکبیریں

[2] اگر جزو مستحب میں ریاکاری ہو جائے تو نماز کا باطل ہونا مشکل ہے (آقائے محسن حکیم)

سُنّت ہیں۔ کل سات تکبیریں ہو جائیں گی۔ ان میں سے جس ایک کو چاہے تکبیرۃ الاحرام قرار دے باقی چھ تکبیریں مستحب قرار پائیں گی۔ لیکن آخری تکبیر کو تکبیرۃ الاحرام قرار دینا احوط ہے۔ اور سُنّت ہے کہ تکبیر کہتے وقت دونوں ہاتھ کانوں کے پاس لے جائے۔ انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور ہتھیلیاں قبلہ رُخ ہوں۔ اور ساتوں تکبیریں بغیر کسی دعا کے پے در پے کہی جا سکتی ہیں مگر بہتر و افضل یہ ہے کہ پہلی تین تکبیریں بقصدِ سُنّت کہے پھر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ سُوْٓءً وَّظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْٓ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ. پھر دو تکبیریں اور بقصدِ سُنّت کہہ کر یہ دُعا پڑھے۔ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدَيْكَ ذَلِيْلٌ بَيْنَ يَدَيْكَ مِنْكَ وَبِكَ وَلَكَ وَاِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجٰى وَلَا مَفَرَّ وَلَا مَهْرَبَ مِنْكَ اِلَّآ اِلَيْكَ سُبْحَانَكَ وَحَنَانَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَرَبَّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ۔ پھر ایک اور تکبیر کہے اور پھر بہ نیّت نماز آخری (ساتویں) تکبیر بطور تکبیرۃ الاحرام کہہ کر یہ دُعا پڑھے۔ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

قیام

کھڑے ہو کر تکبیرۃ الاحرام کہنا اور کھڑا ہونے کی حالت میں رکوع میں جانا رکن ہے۔ اُسے عمداً یا سہواً چھوڑ دینے سے نماز باطل ہے۔ سورۃ الحمد اور دوسرا سورۃ پڑھنے کی حالت میں قیام واجب ہے۔ اور قنوت پڑھنے میں قیام مستحب ہے بحالتِ اختیار کسی چیز پر ٹیک لگا کر نہ کھڑا ہو بلکہ سیدھا کھڑا ہو۔ اور قیام میں استقرار

(یعنی سکون) واجب ہے۔ اور اگر کھڑے ہونے پر قادر نہ ہو تو کسی چیز پر ٹیک لگا کر ادا ہو ورنہ بیٹھ کر نماز پڑھے۔ اور اگر بیٹھ بھی نہ سکتا ہو تو داہنی کروٹ سے لیٹے۔ اور اگر اس سے بھی معذور ہو تو بائیں کروٹ سے لیٹے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو چت لیٹ کر اس طرح نماز ادا کرے کہ پیروں کے تلوے رُو بقبلہ ہوں۔ ان صورتوں میں بھی اگر رکوع اور سجدہ کے لئے جھک سکے تو جھکے۔ ورنہ سر سے اشارہ کرے لیکن رکوع کے لئے کم اور سجدہ کے لئے زیادہ۔ اور اگر سر سے بھی اشارہ نہ ہو سکے تو آنکھوں کو بند کرنے سے اشارہ ہو گا۔ مگر رکوع کے لئے کم اور سجدہ کے واسطے زیادہ بند کرے۔

مستحب ہے کہ بحالتِ قیام مرد اپنے دونوں ہاتھ رانوں پر گھٹنوں کے مقابل رکھے انگلیاں باہم ملا کے رکھے۔ اور عورت ہاتھوں کو علیحدہ علیحدہ سینہ پر رکھے۔ مرد کے دونوں پاؤں میں فاصلہ تین کشادہ انگلیوں سے لے کر ایک بالشت تک ہو۔ اور عورت کے پاؤں ملے ہوئے ہوں۔ حالتِ قیام میں نگاہ مقامِ سجدہ کی طرف رہے پاؤں سیدھے اور برابر رکھے ہوئے ہوں۔ ایسی عاجزی سے کھڑا ہو کہ جس طرح ایک ادنیٰ غلام اپنے آقا کے رُوبرو کھڑا ہوتا ہے۔

قرأت (سورتوں کا پڑھنا)

پہلی اور دوسری رکعت میں سورۃ الحمد اور اس کے بعد کوئی دوسرا سورۃ بسم اللہ سے لے کر آخر تک پڑھنا واجب ہے۔ ہاں اگر بیمار و معذور ہو یا کوئی بوجہ ضرورت جلدی میں ہو یا وقت تنگ ہو تو فقط الحمد پڑھنے پر اکتفا کر سکتا ہے اور مغرب کی تیسری اور ظہر و عصر اور عشاء کی تیسری و چوتھی رکعت میں نمازی کو اختیار ہے کہ چاہے صرف سورۃ الحمد[1] یا اس کی بجائے تسبیحات اربعہ یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھے اور اس کے بعد ایک مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

[1] اگر تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۃ الحمد پڑھے تو احوط (وجوبی) ہے کہ بسم اللہ کو آہستہ [illegible]

کہے۔ اور احوط یہ ہے کہ ان تسبیحات اربعہ کا ایک مرتبہ پڑھنا کافی ہے لیکن تین مرتبہ پڑھنا احوط[1] ہے۔ مغرب و عشاء و صبح کی نماز مردوں کو بلند آواز سے پڑھنا چاہیئے۔ اور عورتوں کو اختیار ہے خواہ آہستہ پڑھیں یا آواز سے۔ بشرطیکہ نامحرم آواز نہ سنے ورنہ بلند آواز سے نماز صحیح نہ ہوگی۔ ظہر و عصر مرد و عورت دونوں کو آہستہ پڑھنا چاہیئے۔ نماز ظہر و عصر میں بسم اللہ کو بالجہر[2] پڑھنا مستحب اور نماز صبح و مغرب و عشاء میں قرأت بالجہر واجب ہے۔ جہر اور اخفات[3] کا معیار یہ ہے کہ آواز ظاہر ہو تو جہر ہے اور ظاہر نہ ہو تو اخفات ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ قرأت اور باقی تمام اذکار نماز کو جہر سے پڑھنے میں آواز بہت بلند نہ ہو۔ اور اخفات سے پڑھنے میں بہت پست بھی نہ ہو کر خود ہی نہ سن سکے۔ یعنی دونوں میں اعتدال ملحوظ رہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ہر سورۃ کے ساتھ پڑھنا لازم ہے۔ اس لئے کہ سوائے سورۃ توبہ کے بسم اللہ تمام سورتوں کا جزو ہے۔ اور یہ لازم نہیں ہے کہ بسم اللہ شروع کرنے سے قبل[1] سورۃ کی تعیین[2] بھی کرلے۔ ہاں یہ لازم ہے کہ بسم اللہ کہتے وقت جس سورۃ کا قصد ہو۔ اس کو پڑھے۔ اور اگر کوئی اور سورۃ پڑھنا چاہے تو اس بسم اللہ کو کافی نہ سمجھے بلکہ پھر سے بسم اللہ کہے جو سورۃ پڑھ رہا ہو اس کو چھوڑ کر دوسرا سورہ پڑھ سکتا ہے۔ بشرطیکہ نصف سے تجاوز[3] نہ کیا ہو۔ مگر سورہ قل ہو اللہ اور قل یا ایہا الکافرون کو جب شروع کر دیا جائے تو ان سے عدول جائز نہیں[4] علاوہ نماز جمعہ کے کہ اس میں عدول کر کے سورۃ جمعہ یا منافقون پڑھ سکتا ہے۔ واجب نمازوں میں

---

[1] یہ احتیاط ترک نہ ہو [2] احوط وجوبی یہ ہے کہ سورۃ کی تعیین ہو خواہ اسی طرح ہی سہی کہ اسے کوئی سورت پڑھنے کی عادت ہو۔ پس بسم اللہ کہنے کے ساتھ اگرچہ سورۃ کی تعیین کا کوئی خاص قصد نہ کرے۔ تاہم جو سورۃ ہمیشہ پڑھتا ہے حسب عادت اس کا تعین خود بخود ذہن میں ہو جائے۔ ۲

[3] اگر نصف سورۃ تک بھی پہنچ جائے تو بھی چھوڑ کر دوسرا سورہ پڑھ سکتا ہے لیکن اگر آدھے سے بڑھ جائے تو پھر دوسرا سورہ نہ پڑھے (آقائے محسن حکیم)

[4] البتہ اگر کوئی کلمہ یا آیت بھول گیا ہو تو خواہ کوئی سورت ہو عدول کر سکتا ہے (آقائے محسن حکیم)

سجدہ والی سورتیں نہ پڑھے۔ البتہ سنتی نمازوں میں ان کا پڑھنا جائز ہے۔ جس وقت سجدہ کی آیت پڑھے تو فوراً سجدہ کرے اور پھر کھڑا ہو کر سورۃ کو پورا کرے۔

سورۃ "والضحیٰ" اور "الم نشرح" دونوں، اور اسی طرح سورۃ "الم تر کیف" اور سورۃ "لایلٰف" دونوں مل کر ایک سورۃ ہیں۔ اگر ایک کو پڑھے تو ساتھ میں دوسرے کا پڑھنا لازم ہے۔ دونوں کے لئے علیحدہ علیحدہ بسم اللہ کہے۔

دونوں سورتوں میں اور ان کے اجزاء میں بھی ترتیب کا لحاظ رکھے اور ان میں موالات ہے۔ اور حتی الامکان دونوں سورتوں اور تسبیحات اربعہ کو سکون و استقرار کے ساتھ کھڑے ہو کر پڑھے۔

مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں الحمد شروع کرنے سے پہلے اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ آہستہ کہے۔ اور بسم اللہ ان نمازوں میں بھی جو آہستہ پڑھی جاتی ہیں۔ بلند آواز سے کہے۔ قرأت میں جلدی نہ کرے بلکہ اس طرح پڑھے کہ سننے والا حروف شمار کر سکے۔ خوشنما آواز سے پڑھے لیکن گانا نہ ہو۔ سورۃ قل ہو اللہ احد پڑھنے کے بعد ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یا تین مرتبہ کَذٰلِکَ اللّٰہُ رَبِّیۡ کہے۔ یاد رہے کہ یہ جزو نماز نہیں ہے۔ لیکن چونکہ مطلقاً سورۃ قل ہو اللہ کے بعد اس کا پڑھنا وارد ہوا ہے۔ لہٰذا اس کا کہنا باعث ثواب ہے۔ سورۃ اِنَّا اَنۡزَلۡنٰہُ ہر نماز کی پہلی رکعت میں اور سورہ قل ہو اللہ ہر نماز کی دوسری رکعت میں مستحب ہے۔ اگرچہ دوسری سورتیں بھی پڑھی جا سکتی ہیں۔ لیکن سورۃ قل ہو اللہ نماز میں خواہ پہلی رکعت ہو یا دوسری رکعت افضل ہے۔ اور اس کا ترک کرنا مکروہ ہے۔ دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورۃ سوائے سورۃ توحید کے پڑھنا مکروہ ہے۔

قرأت صحیح طور سے ادا کرنا واجب ہے یعنی حروف کو مخارج سے اس طرح ادا کرے کہ ایک دوسرے سے امتیاز ہو جائے۔ اور اگر کوئی نہ جانتا ہو تو سیکھے۔ ان مخارج کی پابندی لازم نہیں ہے بلکہ اس حرف کے ساتھ تلفظ صادق آنا اور عرب کے لوگوں کی طرح بولنا کافی ہے اور حرکت و سکون اور تشدید کو اچھی طرح ادا کرے۔

مشتبہ الصوت[1] تیرہ حروف ہیں۔ ء۔ ع اور ح۔ ہ۔ اور ت۔ ط۔ اور۔ ف۔ ...

ض۔ ظ اور ث۔ س۔ ص۔ ان کے علیحدہ علیحدہ مخرج حسب ذیل ہیں۔

(ء) حلق کے ابتدائی حصہ سے جو سینہ کے متصل ہے جھٹکے کے ساتھ نکلتا ہے۔

(ع) وسط حلق سے نکلتا ہے (ح) وسط حلق سے بھری ہوئی آواز سے نکلتا ہے

(ھ۔ ہ) ابتدائی حلق سے اور اس کی دھمک سینہ پر پڑتی ہے (ت) زبان کی نوک اُوپر کے اگلے دونوں دانتوں کی جڑوں سے ملا کر نکلتی ہے (ط) زبان کی نوک اُوپر کے اگلے دونوں دانتوں کی جڑوں سے ملا کر پشت زبان تالو سے لگا کر بھری آواز کے ساتھ نکلتی ہے (ذ) زبان کی نوک اُوپر کے اگلے دونوں دانتوں کے سرے سے لگا کر ہلکی آواز کے ساتھ نکلتی ہے (ز) زبان کی نوک نیچے کے اگلے دونوں دانتوں کے سرے سے لگا کر اور اُوپر نیچے کے دانتوں کو باہم ملا کر نکلتی ہے (ظ) زبان کی نوک اُوپر کے اگلے دونوں دانتوں کے سرے سے ملا کر اور اس کی پشت تالو سے لگا کر بھری ہوئی آواز سے نکلتی ہے (ض) زبان کا کنارہ داہنی طرف، یا بائیں طرف کی داڑھوں سے لگا کر اور اس کی پشت تالو سے ملا کر بھری ہوئی آواز کے ساتھ نکلتی ہے (ث) زبان کی نوک اُوپر کے اگلے دونوں دانتوں کے سرے سے ملا کر ہلکی آواز سے نکلتی ہے (س) زبان کی نوک نیچے کے اگلے دونوں دانتوں کے سرے سے لگا کر نکلتی ہے یہ چڑیا کی آواز کے مشابہ ہوتی ہے (ص) زبان کی نوک نیچے کے اگلے دونوں دانتوں کے سرے سے لگا کر اور پشت زبان تالو سے ملا کر بھری ہوئی آواز میں نکلتی ہے۔

سورۃ الحمد میں چار وقف تام ہیں۔ پہلا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پر، دوسرا مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ پر، تیسرا نَسْتَعِيْنُ پر اور چوتھا وَلَا الضَّآلِّيْنَ پر۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کو اس طرح ادا کرنا چاہیئے کہ لفظ "دلل" اور لِلّٰهِ رَبِّ سے لفظ "ہربا" [illegible] پیدا ہو جائے اور مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کو اس طرح نہ پڑھنا چاہیئے کہ "کیو" پیدا ہو جائے اور اِيَّاكَ نَعْبُدُ میں "کنع" اور اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ میں "کنس" اور اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ میں "تع" اور مَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ میں "بع" کی آواز پیدا ہو جائے۔ یہ سات کلمے یعنی دلل، ہربا، کیو، کنع، کنس، تع اور بع مہمل ہیں۔ قرأت میں ان کا لحاظ رکھنا اور ان سے بچنا ضروری ہے۔

رکوع

تمام نمازوں کی ہر رکعت میں ایک مرتبہ رکوع واجب ہے۔ سوائے نماز آیات کے [illegible] جن میں پانچ رکوع ہیں جن کا ذکر آگے آئے گا۔ رکوع رکن نماز ہے۔ اسے عمداً یا سہواً چھوڑ دینے سے نماز باطل ہے۔ واجبات رکوع پانچ ہیں۔ اول اس قدر جھکنا کہ ہتھیلیاں گھٹنوں[1] تک پہنچا سکے۔ اور عورت کے ہاتھ گھٹنوں سے اُوپر رانوں تک پہنچ جائیں۔ دوسرے [illegible] رکوع میں پہنچنے کے بعد ذکر رکوع کرنا جو بنا بر احوط تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ (تسبیح صغیرا) [illegible] ایک مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ (تسبیح کبیرا) ہے۔ تیسرے حالت ذکر میں سکون و قرار ہونا۔ چوتھے رکوع سے سر اٹھا کر کھڑا ہونا اور پانچویں حالت قیام میں طمانیت۔

مستحبات رکوع یہ ہیں کہ رکوع میں جانے سے قبل اللہ اکبر کہنا۔ تکبیر کہتے وقت کانوں تک ہاتھ بلند کرنا۔ انگلیاں کھول کر ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا۔ عورتوں کو اپنے ہاتھ رانوں پر رکھنا۔ گھٹنے کو پیچھے کی طرف نکالنا۔ پشت ایسی ہموار رکھنا کہ اگر پانی کا قطرہ بھی پشت پر ڈالا جائے تو ٹھہر جائے۔ گردن کو بڑھا کر پشت کے برابر کرنا۔ نگاہ پاؤں کے درمیان رکھنا۔ بازوؤں اور کہنیوں کا جسم سے ہٹا ہوا رکھنا۔ تسبیح کا تین یا پانچ یا سات مرتبہ یا زیادہ کہنا۔ اور طاق عدد ختم کرنا۔ درود اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ پڑھنا۔ رکوع سے سیدھا ہونے اور قرار کے بعد سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہنا۔

مکروہات رکوع یہ ہیں۔ سر کو اونچا یا نیچا کرنا۔ زانوؤں کو آگے نکالنا۔ ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو ملانا اور زانوؤں کے درمیان رکھنا (بلکہ اس سے پرہیز کرنا احوط ہے) رکوع میں قرآن پڑھنا اور ہاتھوں کو کپڑوں کے نیچے جسم سے ملا ہوا رکھنا۔

سجود

تمام نمازوں کی ہر رکعت میں دو سجدے واجب ہیں۔ اور یہ دونوں سجدے مل کر ایک رکن ہیں کہ ان کے چھوڑ دینے سے خواہ عمداً ہو یا سہواً نماز باطل ہے۔ لیکن سہواً ایک سجدہ کی کمی یا زیادتی سے نماز باطل نہیں ہے اور عمداً اس سے بھی نماز باطل ہے۔

---

[1] بلکہ انگلیوں کا بھی پہنچ جانا کافی ہے (آغائے محسن حکیم)

[2] مطلق ذکر کی حیثیت سے کہے نہ کہ ذکر رکوع کی حیثیت سے (آغائے محسن حکیم)

واجباتِ سجدہ یہ ہیں۔ اوّل اس قدر جھکنا کہ پیشانی اور پاؤں ایک سطح پر آجائیں البتہ ایک اینٹ (جو چار انگل سے زیادہ نہ ہو) کے بقدر پست و بلند ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ دوسرے سات اعضا کا زمین پر رکھنا یعنی پیشانی، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے انگوٹھے۔ تیسرے اُن چیزوں پر پیشانی رکھنا جن پر سجدہ صحیح ہوتا ہے اور وہ زمین ہے۔ یا وہ چیز جو زمین سے پیدا ہوتی ہو لیکن معدن سے نہ نکلتی ہو۔ اور نہ کھائی اور نہ پہنی جاتی ہو۔ اور کاغذ[1] پر سجدہ جائز ہے لیکن جس جگہ پیشانی رکھی جائے اُس کا پاک ہونا بھی لازمی ہے۔ تمام چیزوں سے افضل خاکِ شفا کی سجدہ گاہ ہے۔ اور اگر جائز السجود چیزیں موجود نہ ہوں یا اُن پر سجدہ کرنا شدّت گرمی یا سردی کی وجہ سے یا تقیہ یا اس قسم کے دیگر عذرات سے ممکن نہ ہو تو کپڑے پر سجدہ کرے۔ اور اگر یہ نہ ہو تو پشتِ دست یا معدنی چیز پر سجدہ کرے۔ لیکن پشتِ دست کو مقدم رکھنا احوط[2] ہے اور اگر سجدہ گاہ پر اتنا میل جمع ہو جائے جو پیشانی اور سجدہ گاہ میں حائل ہو تو اس کا صاف کرنا واجب ہے۔ ورنہ نماز باطل ہوگی۔ چوتھے ذکرِ سجود کرے جو بنا بر احوط تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ (تسبیح صغیرہ) یا ایک مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ (تسبیح کبیرہ) ہے۔ پانچویں پڑھنے کے وقت ایک حالت پر قرار پکڑنا۔ چھٹے جب تک ذکر ختم نہ ہو جائے ساتوں اعضاء اپنے اپنے مقام پر رکھے رہنا۔ ساتویں پہلے سجدہ سے سر اٹھا کر بیٹھنا اور اسی طرح دوسرے سجدہ کے لئے جھکنا۔ اور احوط یہ ہے کہ جن رکعتوں (پہلی اور تیسری رکعت) میں تشہد نہیں، اُن کے دوسرے سجدہ سے سر اٹھا کر بیٹھنا جسے جلسہ استراحت کہتے ہیں۔

مستحباتِ سجدہ یہ ہیں۔ (۱) رکوع سے سیدھا کھڑے ہونے کے بعد سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہہ چکے تو اللّٰہ اکبر کہنا (۲) تکبیر کے وقت ہاتھ کانوں تک لے جانا (۳) سجدہ میں جھکنے کے لئے مرد کا اوّل ہاتھ زمین پر لے جانا اور عورت کا اوّل اپنے گھٹنے

---

[1] کاغذ پر سجدہ کرنا جائز ہے بشرطیکہ وہ ان چیزوں سے بنا ہوا ہو جن پر سجدہ کرنا صحیح ہے اور اگر غیر اشیاء (مثلاً کپاس وابریشم) سے تیار کیا گیا ہو تو محلِ اشکال ہے۔ [2] استفتاء آقائے محسن مدظلہ

پہنچانا (۴) ناک کا زمین تک پہنچانا (۵) بوقت سجدہ ہاتھوں کا قبلہ رُخ اور کانوں کے مقابل اور انگلیاں آپس میں ملی ہوئی ہوں (۶) سجدہ کی حالت میں ناک کے کنارہ کی طرف نگاہ رکھنا (۷) تسبیح ایک مرتبہ سے زیادہ کہنا۔ جیسا کہ رکوع میں بیان ہو چکا (۸) اس کے بعد درود پڑھنا (۹) سجدہ میں یا آخری سجدہ میں اپنی حاجات کے بارہ میں خصوصاً رزق کے لئے اس طرح دعا کرے۔ یَا خَیْرَ الْمَسْئُوْلِیْنَ وَیَا خَیْرَ الْمُعْطِیْنَ اُرْزُقْنِیْ وَارْزُقْ عِیَالِیْ مِنْ فَضْلِكَ فَاِنَّكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ (۱۰) مرد کا سجدہ کے بعد بحالتِ تورّک بیٹھنا یعنی داہنے پاؤں کی پشت کو بائیں پاؤں کے تلوے سے ملا کر بائیں ران پر بیٹھے۔ اور عورت کا اکڑوں بیٹھنا۔ اس طرح کہ تلوے پاؤں کے زمین پر ہوں اور دونوں گھٹنے کھڑے ہوں (۱۱) پہلے سجدہ سے اُٹھنے کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا (۱۲) پھر اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہنا (۱۳) پھر دوسرے سجدہ میں جانے سے پہلے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا (۱۴) دوسرے سجدہ سے اٹھ کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا (۱۵) ہر تکبیر میں ہاتھ کانوں تک لے جانا (۱۶) سجدوں سے اٹھ کر بیٹھنے میں ہاتھ رانوں پر رکھنا (۱۷) مرد کا ہاتھوں پر سہارا دے کر اوّل گھٹنوں کو اٹھانا۔ اور عورت کا بیٹھے سے سیدھی کھڑی ہو جانا (۱۸) اُٹھتے وقت بِحَوْلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ کہنا۔

مکروہاتِ سجدہ یہ ہیں۔ (۱) بصورتِ اقعا بیٹھنا یعنی جس طرح کتا بیٹھتا ہے (۲) سجدہ کی جگہ پر پھونک مارنا گو دو حرف نہ نکلیں (۳) اسی طرح دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھوں کا زمین سے بلند نہ کرنا (۴) قرآن پڑھنا۔

اگر سجدہ بجالانے سے قاصر ہو تو جتنا سجدہ کے لئے جھکنا ممکن ہو جھکے۔ سجدہ گاہ کو پیشانی سے قریب کرکے اس پر سجدہ کرے اور ذکرِ سجود حالتِ استقرار میں بجالائے۔

تشہّد

نمازِ صبح میں دوسری رکعت میں آخری سجدہ سے سر اُٹھانے کے بعد اور نمازِ ظہر و عصر و مغرب و عشا میں دوسری رکعت کے آخری سجدہ سے فارغ ہونے کے بعد اور آخری رکعت کے دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد تشہد واجب ہے۔

اور وہ یہ ہے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ واجب ہے کہ یہ سب صحیح طور سے اور سکون و استقرار اور اسی ترتیب سے جیسا کہ مذکور ہوا پڑھے۔ موالات[1] قائم رکھے اور تشہد کے لئے مرد اور عورت اسی طرح بیٹھیں جس طرح دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ مستحب ہے کہ ہاتھ رانوں پر ہوں۔ انگلیاں آپس میں ملی رہیں اور نگاہ گود کی طرف رہے۔ سنت ہے کہ تشہد پڑھنے سے پہلے کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَخَيْرُ الْاَسْمَآءِ[3] كُلُّهَا لِلّٰهِ اور صلوات کے بعد کہے۔ وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهٗ فِيْ اُمَّتِهٖ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ۔

سلام

نماز کی آخری رکعت میں تشہد کے بعد اس طرح سلام پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ آخری دو سلاموں میں سے ایک واجب[1] ہے پس اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا یا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ میں سے ایک پڑھنے کے بعد دوسرا سنت[2] ہو جائے گا۔ اور پہلا سلام اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ نماز کے صیغہائے سلام میں سے نہیں ہے بلکہ تشہد کے تابع اور مستحب ہے اور ترک نہ کرنا احوط ہے۔ واجب ہے کہ تشہد و صلوات کے فقروں میں ترتیب ہو۔ موالات قائم رہے۔ بیٹھے بیٹھے بجا لائے۔ صحیح طور سے اور طمانیت سے بجا لائے۔

ترتیب

نماز کے سب افعال کو ترتیب وار بجا لانا واجب ہے۔ یعنی جس ترتیب سے بیان ہوئے ہیں اسی طرح سے بجا لائے اور مقدم[1] کو مؤخر اور مؤخر کو مقدم نہ کرے ورنہ نماز باطل ہو جائے گی۔

[1] جائز ہے کہ ان دو سلاموں میں سے ایک ہی سلام پر اکتفا کرے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ دونوں سلام بجا لائے (آقائے محسن حکیم)

موالات

نماز کے تمام افعال کو پے در پے بجا لانا واجب ہے۔ ایک فعل کے بعد دوسرے فعل کے بجا لانے میں اتنی خاموشی اختیار یا تاخیر[1] نہ کرے کہ نماز گذار کی صورت باقی نہ رہے بلا فاصلہ بجا لائے۔ نماز میں بڑی بڑی سورتیں پڑھنا یا رکوع و سجود میں طول دینا اس سے نماز کی صورت میں کچھ فرق نہیں پڑتا۔

قنوت

ہر نماز کی دوسری رکعت میں رکوع میں جانے سے قبل قنوت[1] سنت ہے۔ اور مستحب ہے کہ ہر نماز میں خواہ جہری ہو یا اخفاتی۔ قنوت کو بلند آواز سے پڑھے مگر ماموم جو امام کے ساتھ نماز ادا کر رہا ہے با آواز بلند نہ پڑھے۔ اسی طرح مستحب ہے کہ دوسرا سورہ پڑھنے کے بعد تکبیر کہہ کر دونوں ہاتھ منہ کے برابر اٹھائے۔ ہتھیلیاں آسمان کی طرف رہیں انگلیاں آپس میں ملی ہوئی ہوں مگر انگوٹھے کھلے ہوں۔ نگاہ ہتھیلیوں کی طرف رکھے۔ کوئی دعا پڑھے۔ جو دعائے منقولہ مثلاً کلمات کشائش وغیرہ پڑھنا سنت ہے جو اس طرح پڑھے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا فِيْهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور ان کلمات کے بعد کہے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ اور بہتر یہ ہے کہ درود سے شروع کرے اور درود ہی پر ختم کرے۔

مختصر ترکیب نماز

نماز کا وقت داخل ہونے پر وضو کر کے اذان کہے۔ پھر اقامت کہے اور قبلہ رخ

[1] صرف نماز شفع میں اشکال ہے۔ آقائے محسن مدظلہ۔

کھڑا ہو کر دل میں نیت اس طرح کرے کہ شلاً نماز صبح پڑھتا پڑھتی ہوں میں ادا یا قضا، واجب قربۃً الی اللہ کانوں کی لو تک دونوں ہاتھوں کو لے جا کر اللہ اکبر کہے۔ مرد اپنے ہاتھ بالمقابل گھٹنوں کے رانوں پر۔ اور عورت اپنے ہاتھ چھاتیوں پر علیحدہ علیحدہ رکھے۔ پھر استعاذہ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کہہ کر مع بسم اللہ کے سورۃ الحمد پڑھے۔ اس کے بعد سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ یا جو سورۃ یاد ہو مع بسم اللہ کے پڑھے۔ پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر رکوع میں جائے۔ مرد دونوں ہاتھ گھٹنوں پر اور عورت رانوں پر رکھ کر ایک مرتبہ یا ایک سے زیادہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ کہے۔ درود پڑھے پھر سیدھا کھڑا ہو کر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہہ کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور سجدہ میں جائے۔ مرد بازو پھیلا کر اور عورت جسم ملا کر سجدہ کرے اور ایک مرتبہ یا ایک سے زیادہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ کہہ کر اٹھ کر بیٹھے۔ مرد بحالتِ تورک بیٹھے۔ جیسا کہ سجدہ میں بیان ہو چکا اور عورت اکڑو بیٹھے اس طرح کہ تلوے پاؤں کے زمین پر ہوں۔ اللہ اکبر کہہ کر ایک مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر دوسرا سجدہ (پہلے سجدہ کی طرح) بجا لائے، پھر اس دوسرے سجدہ سے اٹھ کر بیٹھے اور اللہ اکبر کہے۔ اس کے بعد دوسری رکعت کے لئے بِحَوْلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ کہتے ہوئے کھڑا ہو جائے اور پہلی رکعت کی طرح سورۃ الحمد اور اس کے بعد سورۃ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ مع بسم اللہ کے پڑھے اور ایک یا دو یا تین مرتبہ کَذٰلِکَ اللّٰہُ رَبِّیْ کہے اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر دونوں ہاتھ اٹھا کر دعائے قنوت پڑھے (جیسا کہ قنوت کے بیان میں ذکر کیا گیا) پھر اللہ اکبر کہہ کر پہلی رکعت کی طرح رکوع، اور دونوں سجدے بجا لائے۔ جب دوسرے سجدے سے اٹھ کر بیٹھے تو تشہد پڑھے (جیسا کہ بیان ہو چکا) پس اگر یہ نماز دو رکعتی ہے تو تین سلام (جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے) پڑھ کر نماز ختم کر دے۔

اگر مغرب کی نماز (یعنی تین رکعتی) ہے تو تشہد پڑھ کر سلام نہ پڑھے بلکہ پہلی رکعت کی طرح تیسری رکعت کے لئے بِحَوْلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ کہتے ہوئے کھڑا ہو جائے اور آہستہ آہستہ تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے اور ایک مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہے پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر پہلی رکعت کی طرح رکوع اور دونوں سجدے بجا لائے اور دوسرے سجدہ سے اٹھ کر بیٹھے اور تشہد اور سلام پڑھ کر نماز ختم کرے۔

اور اگر نماز ظہر یا عصر یا عشاء (یعنی چار رکعتی) ہے تو تیسری رکعت کا دوسرا سجدہ کرنے کے بعد بِحَوْلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ کہتے ہوئے کھڑا ہو جائے۔ اور تیسری رکعت کی طرح اس چوتھی رکعت کو بھی بجا لائے۔ اور رکوع اور دونوں سجدے کر کے تشہد اور سلام پڑھے اور نماز ختم کرے۔

ہر نماز کے بعد فوراً تین مرتبہ ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہنا تعقیباتِ نماز میں شامل ہے۔

تعقیباتِ نماز

نماز سے فارغ ہونے کے بعد اوراد و وظائف اور تلاوتِ قرآن میں مشغول ہونے کو "تعقیب" کہتے ہیں۔ یہ سنت مؤکدہ ہے۔ اس سے نماز کامل ہوتی ہے۔ دنیا و آخرت کے مطالب حاصل ہوتے ہیں۔ روحانیت و نورانیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ دعا کرنے کا حکم قرآن مجید کی متعدد آیات سے ثابت ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر خدا ارشاد فرماتا ہے: اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دَاخِرِیْنَ ۝ یعنی تم مجھ سے دعا کرو۔ میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ یقیناً جو لوگ میری عبادت سے سرکشی کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل و خوار ہو کر داخل جہنم ہوں گے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ دن رات خدا سے دعا کرو۔ کیونکہ مومن کا ہتھیار دعا ہے جو دشمنوں سے نجات دے گا۔ جناب امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ دعا مومن کی سپر ہے جب تو دروازہ کھٹکھٹائے گا تو کھل کر رہے گا۔ اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے لوگوں نے دریافت کیا کہ کونسی عبادت سب سے بہتر ہے؟ فرمایا کہ خداوند عالم کے نزدیک کوئی امر اس سے بڑھ کر نہیں ہے کہ دعا کی جائے اور اس سے کچھ مانگا جائے۔ اور کوئی شخص خدا کا دشمن اس سے زیادہ نہیں ہے جو خدا کی عبادت سے سرکشی

کرے۔ اور اس سے کسی چیز کا سوال نہ کرے۔ پس جب دعا کرے باطہارت ہو۔ رو بقبلہ بیٹھے۔ خدا کی حمد و ثنا بجا لائے۔ اور سوال سے اوّل و آخر محمدؐ و آل محمدؐ پر درود پڑھے۔ دعا میں جلدی نہ کرے۔ ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرے۔ رجوع قلب ہو۔ اپنے گناہوں کا اعتراف کرے۔ اور مومن بھائیوں کے لئے دعا کو مقدم کرے۔ جب یہ تمام اُمور موجود ہوں گے تب حقیقی دعاء ہو سکتی ہے۔

بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند عالم کو اپنے نیک بندہ کی آواز اچھی معلوم ہوتی ہے کہ اُس کی آواز کو سنتا ہے۔ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منقول ہے کہ کبھی کوئی خدا کا دوست کسی امر کے لئے دُعا کرتا ہے۔ اور خداوند عالم جبرئیل امین سے فرماتا ہے کہ اس کی حاجت جلدی پوری کرو۔ حدیث قدسی میں ہے۔ اے فرزند آدم مجھے یاد کر بعد صبح ایک ساعت اور بعد عصر ایک ساعت۔ تاکہ میں تیری مہمات کی کفایت کروں اور تیرے کاموں کی کارسازی کروں۔

تعقیبات مشترکہ

وہ دُعائیں جو کسی خاص نماز سے مخصوص نہیں ہیں بلکہ ہر نماز کے بعد پڑھی جا سکتی ہیں وہ یہ ہیں۔ اوّل ہر نماز کا (خواہ واجب یا سُنّت) سلام پڑھنے کے بعد کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تین مرتبہ اللہ اکبر کہیں۔ دوسرے محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجیں۔ تیسرے بہترین اعمال تسبیح فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر نماز کے بعد تسبیح فاطمہ زہرا پڑھنا میرے نزدیک ہزار رکعت نماز سے بہتر ہے اور اس کی کیفیت یہ ہے کہ پہلے چونتیس مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پھر تینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پھر تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہے۔ اور مستحب ہے کہ خاکِ شفا کی تسبیح پر پڑھے روایت میں ہے کہ جب یہ تسبیح کسی کے ہاتھ میں ہوتی ہے چاہے وہ خود غافل ہو لیکن یہ تسبیح ذکرِ خدا کرتی ہے اور اس کا ثواب اس شخص کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔ چوتھے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص ہر نماز فریضہ کے بعد اس سے پہلے کہ اپنے

پاؤں کو حرکت دے۔ تین مرتبہ اس دُعاء کو پڑھے تو خداوند عالم اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ وہ دعا یہ ہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ ۔ پانچویں یہ دُعا پڑھے یَا مَنْ یَّفْعَلُ مَا یَشَآءُ وَلَا یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ غَیْرُہٗ ۔ چھٹے یہ دعا پڑھے یَا مَنْ لَّا یَشْغَلُہٗ سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ وَّیَا مَنْ لَّا یُغَلِّطُہُ السَّآئِلُوْنَ وَیَا مَنْ لَّا یُبْرِمُہٗ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّیْنَ اَذِقْنِیْ بَرْدَ عَفْوِکَ وَحَلَاوَۃَ رَحْمَتِکَ وَمَغْفِرَتِکَ ۔ ساتویں جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ جو کوئی ہر نماز کے بعد اس دعا کو پڑھے اور عمداً ترک نہ کرے تو بروز قیامت جس دروازے سے چاہے گا بہشت میں داخل ہوگا دعا یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ مِنْ عِنْدِکَ وَاَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِکَ وَانْشُرْ عَلَیَّ مِنْ رَّحْمَتِکَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَکَاتِکَ ط آٹھویں ایک شخص نے آں حضرت سے بیماری و تنگدستی کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ ہر نماز فریضہ کے بعد یہ دعا کرو۔ تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا ۔ نویں جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ بعد نماز فریضہ کے یہ دعا پڑھے۔ اِلٰھِیْ ھٰذِہٖ صَلٰوتِیْ صَلَّیْتُھَا لَا لِحَاجَۃٍ مِّنْکَ اِلَیْھَا وَلَا رَغْبَۃٍ مِّنْکَ فِیْھَآ اِلَّا تَعْظِیْمًا وَّطَاعَۃً وَّاِجَابَۃً لَّکَ اِلٰی مَآ اَمَرْتَنِیْ بِہٖ اِلٰھِیْ اِنْ کَانَ فِیْھَا خَلَلٌ اَوْ نَقْصٌ مِّنْ رُکُوْعِھَآ اَوْ سُجُوْدِھَا فَلَا تُؤَاخِذْنِیْ وَتَفَضَّلْ عَلَیَّ بِالْقَبُوْلِ وَالْغُفْرَانِ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۔ دسویں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ بعد نماز صبح و شام پڑھے۔ سُبْحٰنَکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ کُلَّھَا جَمِیْعًا فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ کُلَّھَا جَمِیْعًا اِلَّآ اَنْتَ ۔ گیارہویں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کوئی شخص اس دُعا کو صبح و شام پڑھے گا تو وہ مستحق جنت ہوگا۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُشْھِدُکَ وَاُشْھِدُ

مَلٰئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَحَمَلَةِ عَرْشِكَ الْمُصْطَفَيْنَ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۔ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيًّا وَّالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ
وَعَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَّجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَّمُوْسَى بْنَ
جَعْفَرٍ وَّعَلِيَّ بْنَ مُوْسٰى وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَّعَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَّالْحَسَنَ
بْنَ عَلِيٍّ وَّالْحُجَّةَ بْنَ الْحَسَنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَئِمَّتِيْ وَ اَوْلِيَآئِيْ عَلٰى
ذٰلِكَ اَحْيٰى وَعَلَيْهِ اَمُوْتُ وَعَلَيْهِ اُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔ بارھویں ہر
نماز واجب کے بعد کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَجِرْنِيْ
مِنَ النَّارِ وَارْزُقْنِي الْجَنَّةَ وَزَوِّجْنِي الْحُوْرَ الْعِيْنَ ۔ تیرھویں ہر نماز کے بعد
کہے ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ وَ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ كُلِّ شَرٍّ اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عَافِيَتَكَ اُمُوْرِيْ
كُلِّهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ ۔ ایضاً ۔
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَاَسْئَلُهٗ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَ اَنْ
يَّتُوْبَ عَلَيَّ چودھویں یہ دعا تین مرتبہ پڑھے ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ
اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاءً اَوْ سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ
الَّذِيْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ لَا اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ
وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَكَشَّافُ الْكُرُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۔ پندرھویں یہ دعا ہر نماز کے بعد پڑھے ۔ رَضِيْتُ
بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِالْقُرْاٰنِ كِتَابًا وَّبِالْكَعْبَةِ
قِبْلَةً وَّبِعَلِيٍّ وَّلِيًّا وَّاِمَامًا وَّبِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ
مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَّجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّمُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَّعَلِيِّ بْنِ
مُوْسٰى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَّعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَّ

الْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَئِمَّةً وَّسَادَةً وَّقَادَةً بِهِمْ اَتَوَلّٰى وَ
مِنْ اَعْدَآئِهِمْ اَتَبَرَّءُ ۔ پس تین مرتبہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ
وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۔ سولھویں ایک مرتبہ اس دعا کا پڑھنا باعث ثواب
عظیم اور وسعت رزق کا موجب ہے اور مضامین عالیہ پر مشتمل ہے ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
الْاِيْمَانَ بِكَ وَالتَّصْدِيْقَ بِنَبِيِّكَ وَالْعَافِيَةَ مِنْ جَمِيْعِ الْبَلَآءِ وَالشُّكْرَ عَلَى
الْعَافِيَةِ وَالْغِنٰى عَنْ شِرَارِ النَّاسِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا صَلٰوتَنَا وَصِيَامَنَا
وَقِيَامَنَا وَقُعُوْدَنَا وَرُكُوْعَنَا وَسُجُوْدَنَا وَتَسْبِيْحَنَا وَتَضَرُّعَنَا وَلَا
تَضْرِبْ بِوُجُوْهِنَا يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا ۔ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قُلُوْبَنَا مِنَ النِّفَاقِ
وَاَعْمَالَنَا مِنَ الرِّيَآءِ وَبُطُوْنَنَا مِنَ الْحَرَامِ وَفُرُوْجَنَا مِنَ الْفُجُوْرِ وَاَعْيُنَنَا
مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ صَبْرًا جَمِيْلًا وَّفَرَجًا قَرِيْبًا وَّاَجْرًا عَظِيْمًا وَّتَوْبَةً نَّصُوْحًا
وَّقَلْبًا سَلِيْمًا وَّلِسَانًا ذَاكِرًا وَّبَدَنًا صَابِرًا وَّرِزْقًا وَاسِعًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا
وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّعِلْمًا نَّافِعًا وَّوَلَدًا صَالِحًا وَّسِنًّا طَوِيْلًا وَّعَمَلًا مَّقْبُوْلًا
وَّدُعَآءً مُّسْتَجَابًا وَّكَسْبًا طَيِّبًا وَّنَعِيْمًا مُّقِيْمًا وَّجَنَّةً وَّحَرِيْرًا وَّنَضْرَةً
وَّسُرُوْرًا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ رِزْقِيْ فِي السَّمَآءِ فَاَنْزِلْهُ وَاِنْ كَانَ فِي الْاَرْضِ
فَاَخْرِجْهُ وَاِنْ كَانَ بَعِيْدًا فَقَرِّبْهُ وَاِنْ كَانَ قَرِيْبًا فَيَسِّرْهُ وَاِنْ كَانَ
يَسِيْرًا فَبَارِكْ لَنَا فِيْهِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ
وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔ سترھویں برائے دفع بلیات اور قضائے حاجات یہ دعا نہایت
مجرب ہے اور حضرت صاحب الزمان علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر روز ایک مرتبہ پڑھے
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَالِمٌ بِسَرَآئِرِنَا فَاَصْلِحْهَا وَاَنْتَ عَالِمٌ بِحَوَآئِجِنَا فَاقْضِهَا
وَاَنْتَ عَالِمٌ بِذُنُوْبِنَا فَاغْفِرْهَا وَاَنْتَ عَالِمٌ بِاَعْدَآئِنَا فَاَهْلِكْهُمْ
وَاَنْتَ عَالِمٌ بِاَمْرَاضِنَا فَاشْفِهَا وَاَنْتَ عَالِمٌ بِمُهِمَّاتِنَا فَاكْفِهَا
يَا كَافِيَ الْمُهِمَّاتِ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اٹھارویں یہ وہ دعا ہے جو حضرت جبرائیل نے حضرت یوسف علیہ السلام کو تعلیم کی تھی جبکہ وہ زندان میں تھے پس داہنے ہاتھ سے اپنی ریش کو پکڑے اور بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو آسمان کیطرف کشادہ کرے اور سات مرتبہ کہے یَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ عَجِّلْ فَرَجَ اٰلِ مُحَمَّدٍ اور اسی حالت میں تین مرتبہ کہے :- یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ ارْحَمْنِیْ وَ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ۔ انیسویں سو مرتبہ یا چالیس یا تیس مرتبہ پڑھے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ۔ بیسویں۔ آیۃ الکرسی پڑھے۔ ھُمْ فِیْھَا خَالِدُوْنَ تک۔ اسے پڑھنے والا اس روز بے خوف رہتا ہے اور کوئی گناہ اس سے صادر نہیں ہوتا۔

تعقیب نماز صبح

(۱) یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ عَلٰی مَا اَحْیَیْتَ عَلَیْہِ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَّ اَمِتْنِیْ عَلٰی مَا مَاتَ عَلَیْہِ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ۔ (۲) سو مرتبہ کہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ (۳) سو مرتبہ کہے اَسْئَلُ اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ (۴) سو مرتبہ کہے اَسْتَجِیْرُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ (۵) سو مرتبہ کہے۔ وَ اَسْئَلُہُ الْجَنَّۃَ (۶) سو مرتبہ کہے اَسْئَلُ اللّٰہَ الْحُوْرَ الْعِیْنَ (۷) سو مرتبہ کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ (۸) سو مرتبہ کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ (۹) یہ دعا دس مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ خوش حال ہو جائے گا سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَ اَسْئَلُہٗ مِنْ فَضْلِہٖ (۱۰) جناب صادق آل محمد علیہ السلام سے منقول ہے کہ برائے حصول حسنات دنیا و آخرت اور درد چشم دفع ہونے کے واسطے یہ دعا نماز صبح و مغرب کے بعد پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تَجْعَلَ النُّوْرَ فِیْ بَصَرِیْ وَ الْبَصِیْرَۃَ فِیْ دِیْنِیْ وَ الْیَقِیْنَ فِیْ قَلْبِیْ وَ الْاِخْلَاصَ فِیْ عَمَلِیْ وَ السَّلَامَۃَ فِیْ نَفْسِیْ وَ السَّعَۃَ فِیْ رِزْقِیْ وَ الشُّکْرَ لَکَ

اَبَدًا مَّا اَبْقَیْتَنِیْ (۱۱) ہاتھ سینہ پر رکھ کر ستر مرتبہ پڑھے یَا فَتَّاحُ (۱۲) پھر یہ پڑھے لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ کَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا (۱۳) حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص اس دعا کو بعد نماز صبح پڑھے تو جو حاجت خدا سے طلب کرے گا پوری ہوگی اور غم و الم کو دفع فرمائے گا۔ دعا یہ ہے بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ فَوَقٰـہُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِ مَا مَکَرُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَ نَجَّیْنَاہُ مِنَ الْغَمِّ وَ کَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ وَ فَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْھُمْ سُوْٓءٌ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا مَا شَآءَ النَّاسُ مَا شَآءَ اللّٰہُ وَ اِنْ کَرِہَ النَّاسُ حَسْبِیَ الرَّبُّ مِنَ الْمَرْبُوْبِیْنَ حَسْبِیَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوْقِیْنَ حَسْبِیَ الرَّازِقُ مِنَ الْمَرْزُوْقِیْنَ حَسْبِیَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ حَسْبِیْ مَنْ ھُوَ حَسْبِیْ حَسْبِیْ مَنْ لَّمْ یَزَلْ حَسْبِیْ حَسْبِیْ مَنْ کَانَ مُذْ کُنْتُ حَسْبِیْ لَمْ یَزَلْ حَسْبِیْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَ ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ (۱۴) دعائے امیر المومنین علیہ السلام پڑھے جو "دعائے صباح" کے نام سے مشہور ہے۔ اس کی بہت کچھ فضیلت منقول ہے۔ مختصر یہ ہے جو کوئی نماز صبح کے بعد اس دعا کو جس حاجت کے لئے پڑھے وہ پوری ہوگی۔ اگرچہ تمام دنیا بلا سے بھر جائے لیکن اس کو کچھ ضرر نہ پہنچے گا اور لوگوں کی نگاہوں میں باعزت ہوگا۔ کوئی دشمن اس پر غالب نہ آئے گا ایسی جگہ سے رزق ملے گا جہاں کا گمان بھی نہ ہو۔ دعا یہ ہے۔

دعائے صباح

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَللّٰھُمَّ یَا مَنْ دَلَعَ لِسَانَ الصَّبَاحِ

بنطق تبلجه وسرح قطع الليل المظلم بغياهب تلجلجه واتقن
صنع الفلك الدوار في مقادير تبرجه وشعشع ضياء الشمس بنور
تاججه يا من دل على ذاته بذاته وتنزه عن مجانسة مخلوقاته
وجل عن ملائمة كيفياته يا من قرب من خطرات الظنون وبعد
عن لحظات العيون وعلم بما كان قبل ان يكون يا من ارقدني
في مهاد امنه وامانه وايقظني الى ما منحني به من مننه
واحسانه وكف اكف السوء عني بيده وسلطانه صل اللهم على
الدليل اليك في الليل الاليل والماسك من اسبابك بحبل الشرف
الاطول والناصع الحسب في ذروة الكاهل الاعبل والثابت القدم
على زحاليفها في الزمن الاول وعلى اله الاخيار المصطفين الابرار
وافتح اللهم لنا مصاريع الصباح بمفاتيح الرحمة والفلاح وا
لبسني اللهم من افضل خلع الهداية والصلاح واغرس
اللهم بعظمتك في شرب جناني ينابيع الخشوع واجر اللهم لهيبتك من اماقي زفرات
الدموع وادب اللهم نزق الخرق مني بازمة القنوع الهي ان لم تبتدئني الرحمة منك
بحسن التوفيق فمن السالك بي اليك في واضح الطريق وان اسلمتني
اناتك لقائد الامل والمنى فمن المقيل عثراتي من كبوات
الهوى وان خذلني نصرك عند محاربة النفس والشيطان فقد
وكلني خذلانك الى حيث النصب والحرمان الهي اتراني ما
اتيتك الا من حيث الامال ام علقت باطراف حبالك الا حين
باعدتني ذنوبي عن دار الوصال فبئس المطية التي امتطت نفسي
من هواها فواها لها لما سولت لها ظنونها ومناها وتبا لها
لجراتها على سيدها ومولاها الهي قرعت باب رحمتك بيد
رجائي وهربت اليك لاجئا من فرط اهوائي وعلقت باطراف

حبالك انامل ولائي فاصفح اللهم عما كنت اجرمته من زللي
وخطائي واقلني من صرعة ردائي فانك سيدي ومولاي ومعتمدي
ورجائي وانت غاية مطلوبي ومناي في منقلبي ومثواي الهي
كيف تطرد مسكينا التجا اليك من الذنوب هاربا ام كيف
تخيب مسترشدا قصد الى جنابك ساعيا ام كيف ترد ظمآن
ورد الى حياضك شاربا كلا وحياضك مترعة في ضنك المحول
وبابك مفتوح للطلب والوغول وانت غاية المسؤول ونهاية
المامول الهي هذه ازمة نفسي عقلتها بعقال مشيتك وهذه
اعباء ذنوبي دراتها بعفوك ورحمتك وهذه اهوائي
المضلة وكلتها الى جناب لطفك ورافتك فاجعل اللهم
صباحي هذا نازلا علي بضياء الهدى وبالسلامة في الدين
والدنيا ومسائي جنة من كيد العدى ووقاية من مرديات
الهوى انك قادر على ما تشاء تؤتي الملك من تشاء وتنزع
الملك ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بيدك الخير
انك على كل شيء قدير تولج الليل في النهار وتولج النهار في
الليل وتخرج الحي من الميت وتخرج الميت من الحي وترزق
من تشاء بغير حساب لا اله الا انت سبحانك اللهم وبحمدك
من ذا يعرف قدرك فلا يخافك ومن ذا يعلم ما انت فلا يهابك
الفت بقدرتك الفرق وفلقت برحمتك الفلق وانرت بكرمك
دياجي الغسق وانهرت المياه من الصم الصياخيد عذبا و
اجاجا وانزلت من المعصرات ماء ثجاجا وجعلت الشمس
والقمر للبرية سراجا وهاجا من غير ان تمارس فيما ابتدات
به لغوبا ولا علاجا فيا من توحد بالعز والبقاء وقهر عباده

بِالْمَوْتِ وَالْفَنَاءِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الْاَتْقِيَاءِ وَاسْمَعْ نِدَآئِيْ وَاسْتَجِبْ دُعَآئِيْ وَحَقِّقْ بِفَضْلِكَ اَمَلِيْ وَرَجَآئِيْ يَا خَيْرَ مَنْ دُعِيَ لِكَشْفِ الضُّرِّ وَالْمَاْمُوْلِ لِكُلِّ عُسْرٍ وَّيُسْرٍ بِكَ اَنْزَلْتُ حَاجَتِيْ فَلَا تَرُدَّنِيْ مِنْ سَنِيِّ مَوَاهِبِكَ خَآئِبًا يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط پس سجدہ میں جائے اور یہ کہے اِلٰهِيْ قَلْبِيْ مَحْجُوْبٌ وَّنَفْسِيْ مَعْيُوْبٌ وَّعَقْلِيْ مَغْلُوْبٌ وَّهَوَآئِيْ غَالِبٌ وَّطَاعَتِيْ قَلِيْلٌ وَّمَعْصِيَتِيْ كَثِيْرٌ وَّلِسَانِيْ مُقِرٌّ بِالذُّنُوْبِ فَكَيْفَ حِيْلَتِيْ يَا سَتَّارَ الْعُيُوْبِ وَيَا عَلَّامَ الْغُيُوْبِ وَيَا كَاشِفَ الْكُرُوْبِ اِغْفِرْ ذُنُوْبِيْ كُلَّهَا بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ يَا غَفَّارُ يَا غَفَّارُ يَا غَفَّارُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

تعقیب نماز ظہر

اوّل سُنّت ہے کہ نماز ظہر کے بعد داہنے ہاتھ سے اپنی داڑھی کو پکڑے۔ اور بایاں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرے اور سات مرتبہ یہ کہے یَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَعْتِقْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ ط دوسرے دس مرتبہ کہے۔ بِاللّٰهِ اعْتَصَمْتُ وَبِاللّٰهِ اَثِقُ وَعَلَى اللّٰهِ اَتَوَكَّلُ۔ تیسرے حضرت امام علی نقی علیہ السّلام سے منقول ہے۔ کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم جو نماز ظہر کے بعد دعائیں پڑھتے تھے۔ اُن میں یہ دعا بھی تھی۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ

وَلَا سُقْمًا اِلَّا شَفَيْتَهٗ وَلَا عَيْبًا اِلَّا سَتَرْتَهٗ وَلَا رِزْقًا اِلَّا بَسَطْتَهٗ وَلَا خَوْفًا اِلَّا اٰمَنْتَهٗ وَلَا سُوْٓءً اِلَّا صَرَفْتَهٗ وَلَا كَرْبًا اِلَّا كَشَفْتَهٗ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا وَّلِيْ فِيْهَا صَلَاحٌ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اٰمِيْنَ۔ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

تعقیب نماز عصر

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص نماز عصر کے بعد ستّر مرتبہ استغفار یعنی اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ کہے۔ خداوند عالم اس کے سات سو گناہ بخش دیتا ہے۔ دوسرے حضرت امام محمد تقی علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ جو شخص بعد نماز عصر دس مرتبہ سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ پڑھے۔ خداوند عالم بروز قیامت تمام خلائق کے ثواب کے برابر اُسے ثواب عطا فرمائے گا۔ تیسرے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص بعد نماز عصر یہ استغفار ایک مرتبہ پڑھے۔ تو اس کے گناہ بخشے جائیں گے۔ وہ استغفار یہ ہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَاَسْئَلُهٗ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيَّ تَوْبَةَ عَبْدٍ ذَلِيْلٍ خَاضِعٍ فَقِيْرٍ بَآئِسٍ مِّسْكِيْنٍ مُّسْتَكِيْنٍ مُّسْتَجِيْرٍ لَّا يَمْلِكُ لِنَفْسِهٖ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا وَّلَا مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا پس کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ صَلٰوةٍ لَّا تُرْفَعُ وَمِنْ دُعَآءٍ لَّا يُسْمَعُ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْيُسْرَ بَعْدَ الْعُسْرِ وَالْفَرَجَ بَعْدَ الْكَرْبِ وَالرَّخَآءَ بَعْدَ الشِّدَّةِ اَللّٰهُمَّ مَا بِنَا مِنْ نِّعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔ چوتھے منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السّلام نماز عصر کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے۔ سُبْحَانَ ذِي الطَّوْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْقُدْرَةِ وَالْاَفْضَالِ اَسْئَلُ اللّٰهَ الرِّضَا بِقَضَآئِهٖ

وَالْعَمَلَ بِطَاعَتِهٖ وَالْاِنَابَةَ اِلٰی اَمْرِهٖ فَاِنَّهٗ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ۔ پانچویں جناب صادق آلِ محمد علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ بہترین اعمال بعد نمازِ عصر یہ ہے کہ سو مرتبہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ط پڑھے اور جس قدر زیادہ کہے بہتر ہے

تعقیب نماز مغرب

(۱) نماز صبح یا نماز مغرب کے بعد اور کلام کرنے سے پہلے سات مرتبہ یہ کلمات کہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط خداوند عالم ستر طرح کی بلائیں دفع فرمائے گا (۲) تین مرتبہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ وَلَا یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ غَیْرُهٗ (۳) پھر کہے سُبْحَانَكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اِغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ كُلَّهَا جَمِیْعًا فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ كُلَّهَا جَمِیْعًا اِلَّآ اَنْتَ (۴) اس طرح صلوات پڑھنے سے خداوند عالم سو حاجتیں پوری فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ وَعَلٰی ذُرِّیَّتِهٖ وَعَلٰٓی اَهْلِ بَیْتِهٖ (۵) وہ دعا پڑھے جو "تعقیب نماز صبح" میں نمبر ۱ میں بیان کی گئی ہے (۶) منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام بعد نماز مغرب یہ دعا پڑھتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَیُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كُلَّمَا وَقَبَ لَیْلٌ وَّغَسَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كُلَّمَا لَاحَ نَجْمٌ وَّخَفَقَ ط

تعقیب نماز عشاء

حضرت امام علی نقی علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص نماز عشاء کے بعد سات مرتبہ سورۃ انّا انزلناہ پڑھے تو اس رات میں صبح تک تمام بلاؤں سے خدا کی ضمانت میں رہے گا۔ دوسرے جناب صادق آلِ محمد علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ یہ دعا پڑھ کر

اپنی عورتوں، بچوں اور مال وغیرہ کی حفاظت کرو۔ اُعِیْذُ نَفْسِیْ وَذُرِّیَّتِیْ وَاَهْلَ بَیْتِیْ وَمَالِیْ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ كُلِّ شَیْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَیْنٍ لَّامَّةٍ۔ تیسرے طلب رزق کے لئے یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ لَیْسَ لِیْ عِلْمٌ بِمَوْضِعِ رِزْقِیْ وَاِنَّمَآ اَطْلُبُهٗ بِخَطَرَاتٍ تَخْطُرُ عَلٰی قَلْبِیْ فَاَجُوْلُ فِیْ طَلَبِهِ الْبُلْدَانَ فَاَنَا فِیْمَآ اَنَا طَالِبٌ كَالْحَیْرَانِ لَآ اَدْرِیْٓ اَفِیْ سَهْلٍ هُوَ اَمْ فِیْ جَبَلٍ اَمْ فِیْٓ اَرْضٍ اَمْ فِیْ سَمَآءٍ اَمْ فِیْ بَرٍّ اَمْ فِیْ بَحْرٍ وَّعَلٰی یَدَیْ مَنْ وَّمِنْ قِبَلِ مَنْ وَّقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ عِلْمَهٗ عِنْدَكَ وَاَسْبَابَهٗ بِیَدِكَ وَاَنْتَ الَّذِیْ تَقْسِمُهٗ بِلُطْفِكَ وَتُسَبِّبُهٗ بِرَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاجْعَلْ یَا رَبِّ رِزْقَكَ لِیْ وَاسِعًا وَّمَطْلَبَهٗ سَهْلًا وَّمَاْخَذَهٗ قَرِیْبًا وَّلَا تُعَنِّنِیْ بِطَلَبِ مَا لَمْ تُقَدِّرْ لِیْ فِیْهِ رِزْقًا فَاِنَّكَ غَنِیٌّ عَنْ عَذَابِیْ وَاَنَا فَقِیْرٌ اِلٰی رَحْمَتِكَ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَجُدْ عَلٰی عَبْدِكَ بِفَضْلِكَ اِنَّكَ ذُوْ فَضْلٍ عَظِیْمٍ ہ

سجدۂ شکر

ہر نماز کے بعد تعقیبات سے فارغ ہو کر سجدۂ شکر بجا لانا سُنّتِ موکدہ ہے سجدۂ شکر کی کیفیت یہ ہے کہ ساتوں اعضا پر جو سجدہ کے لئے مقرر ہیں سجدہ کرے بلکہ مستحب ہے کہ ہاتھوں کو کہنی تک اور شکم و سینہ کو بھی زمین تک پہنچائے، پیشانی سجدہ گاہ پر رکھ کر سو مرتبہ اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ کہے۔ پھر داہنا رخسارہ سجدہ گاہ پر رکھ کر تین مرتبہ یَا اَللّٰهُ یَا رَبَّاهُ یَا سَیِّدَاهُ پھر بایاں رخسارہ سجدہ گاہ پر رکھ کر تین مرتبہ یَا اَللّٰهُ یَا رَبَّاهُ یَا سَیِّدَاهُ کہے۔ پھر دوبارہ پیشانی سجدہ گاہ پر رکھ کر سو مرتبہ شُكْرًا لِلّٰهِ کہے (تین مرتبہ بھی کافی ہے) پھر سجدہ میں تین مرتبہ کہے رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَیْرُكَ یَا مَوْلَایَ منقول ہے کہ جو شخص بھی سجدۂ شکر میں یہ دعا پڑھے اس کے سر اٹھانے سے پہلے ہی اُس کی حاجت پوری ہو جاتی ہے۔ دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ لَكَ تَصَدَّقْتُ وَاِلَیْكَ اعْتَمَدْتُ وَبِكَ وَثِقْتُ وَعَلَیْكَ

تُوَکَّلۡتُ وَاَنۡتَ عَالِمٌ بِمَا اَرَدۡتُ ط حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سجدہ شکر میں یہ پڑھتے تھے۔ سَجَدَ وَجۡهِیَ اللَّئِیۡمُ لِوَجۡهِ رَبِّیَ الۡکَرِیۡمِ ط اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سجدہ شکر میں کثرت سے یہ پڑھا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ الرَّاحَةَ عِنۡدَ الۡمَوۡتِ وَالۡعَفۡوَ عِنۡدَ الۡحِسَابِ ط سجدہ شکر کے بعد صحن میں کھڑے ہو کر حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت پڑھنا معمول ہے۔ انگشت شہادت سے قبر منور کی طرف اشارہ کر کے کم از کم یہ مختصر زیارت پڑھے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا اَبَا عَبۡدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا ابۡنَ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ۔

تیرھواں باب

دیگر اُمور متعلقہ نماز

مبطلاتِ نماز

وہ اُمور[1] جن سے نماز باطل ہو جاتی ہے گیارہ ہیں۔ (۱) حدث کا صادر ہونا خواہ حدثِ اصغر[2] ہو جیسے پیشاب وغیرہ یا حدث اکبر[3] جیسے مجنب ہونا۔ پس وضو یا تیمم و غسل کے بغیر نماز باطل ہے (۲) نماز پڑھتے میں قبلہ[4] سے اس طرح منحرف[5] ہونا کہ پشت قبلہ کی طرف ہو جائے یا انحراف داہنی یا بائیں جانب کی حد تک پہنچ جائے خواہ عمداً[6] ہو یا سہواً یا ناواقفیت کی وجہ سے ہو لیکن اگر بھول کر ایسا انحراف ہو کہ قبلہ اور داہنی طرف کے درمیان یا قبلہ اور بائیں طرف کے درمیان رُخ ہو جائے ــــــ

[1] بلکہ اگر فقط چہرہ بھی اتنا منحرف ہو کہ وہ پشت کی طرف دیکھ سکے تو اقویٰ یہ ہے کہ اگر عمداً ایسا کرے گا تو نماز باطل ہوگی لیکن احتیاط یہ ہے کہ اگر سہواً ایسا ہو تب بھی نماز کو باطل سمجھے اور اعادہ کرے ۱۲ آقائے بروجردی۔

تو کوئی حرج نہیں ہے (۳) سورۃ الحمد کی تلاوت کے بعد عمداً آمین کہنا یعنی اگر بحالتِ تقیہ یا سہواً ہے تو نماز باطل نہ ہوگی۔ (۴) ذکر و دُعا و قرآن کے علاوہ[1] دو سے زیادہ حرفوں سے یا ایک ہی حرف[2] سے جو بامعنی ہو۔ عمداً کلام کرنا۔ البتہ سہواً کلام کرے تو کوئی مضائقہ نہیں (۵) قہقہہ مار کر ہنسنا (۶) خوفِ خدا کے سوا دنیوی امر کے لئے رونا۔ خوفِ خدا[3] سے گریہ کرنا تو تمام عبادتوں سے افضل ہے (۷) بحالتِ نماز کھانا پینا[4] (۸) ہر وہ فعل جو منافیٔ نماز ہو۔ اور جس کی وجہ سے نماز کی صورت باقی نہ رہے۔ مثلاً اُچکنا، کودنا، تالی بجانا، یا طویل خاموشی جس سے لوگوں کو ایسا معلوم ہو کہ نماز نہیں پڑھ رہا ہے۔ اور اسی طرح کے افعال[5] (۹) تکفیر یعنی بغیر تقیہ کے عمداً ہاتھ باندھ کے نماز پڑھنا[6] یہ طریقہ اہلِ سنت میں رائج ہے اور عمداً ایسا کرنے سے نماز باطل ہوگی۔ (۱۰) عدد رکعات میں شک[7] جس کی تفصیل آگے آئے گی (۱۱) نماز کے کسی جزو میں عمداً کمی زیادتی کرنا اور اگر وہ جزو رکنِ نماز ہے تو اس میں بھول کر کمی بیشی سے بھی نماز باطل ہے۔ (۱۲) مکان و لباس غصبی میں نماز پڑھنا۔

بغیر کسی مجبوری کے واجب نماز کا قطع[8] کرنا جائز نہیں۔ اور احوط[9] یہ ہے کہ سنتی نماز کو بھی نہ توڑا جائے۔ البتہ جان و مال کی حفاظت کے لئے ہر نماز کا قطع کرنا جائز ہے۔

[1] اور جوابِ سلام کے بھی علاوہ کیونکہ سلام کا انہیں الفاظ کے ساتھ بحالتِ نماز جواب دینا واجب ہے یعنی سلام کے چاروں فقروں اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ۔ سَلَامٌ عَلَیۡکَ۔ سَلَامٌ عَلَیۡکُمۡ میں سے اگر کوئی استعمال ہو تو اس کے جواب میں وہی فقرہ کہنا نماز میں بھی واجب ہے ۔ ۱۲ آقائے بروجردی

[2] ایک بامعنی حرف سے نماز کا باطل ہونا مشکل ہے (آقائے محسن) [3] بنابر احوط امام حسین و اہل بیت علیہم السلام کی مصیبت پر گریہ کرنا نماز کے علاوہ کسی اور وقت کرے (آقائے محسن)

[4] اس صورت کے علاوہ جو مستثنیٰ ہے (آقائے محسن) [5] احوط یہ ہے کہ کسی فعلِ کثیر کو عمل میں نہ لائے اگرچہ وہ صورتِ نماز کو مٹانے والا نہ بھی ہو۔ ۱۲ آقائے بروجردی

[6] غیر عمل تقیہ ہاتھ باندھنا حرامِ تشریعی ہے اور اس سے نماز کا باطل ہونا معلوم نہیں (آقائے محسن)۔

[7] اُس فعل کو حالتِ شک میں بجا لانا۔ (آقائے محسن)

[8] [9]

مکروہاتِ نماز

نماز پڑھنے میں ذرا سا بھی کسی دوسری طرف آنکھ سے یا دل سے متوجہ ہونا۔ ہاتھوں سے داڑھی وغیرہ سے کھیل کرنا۔ انگلیاں چٹخانا، یونہی انگڑائی لینا۔ تھوکنا۔ ناک سنکنا۔ آنکھیں بند کرنا ہاتھ کپڑے کے اندر رکھنا۔ زور لگانا جس کہ دو حرف پیدا نہ ہوں۔ یونہی آہ کھینچنا۔ رکوع میں سر نیچے کو ڈالنا۔ مرد کو بحالتِ سجدہ اپنا پیٹ رانوں سے ملا دینا۔ پیشاب، پاخانہ کی حاجت یا نیند کی غفلت میں نماز پڑھنا بلکہ ایسے تمام امور جو نماز میں خشوع و خضوع اور رجوعِ قلب کے خلاف ہوں مکروہ ہیں۔

شکیاتِ نماز

شکِ افعال

(۱) اگر کسی شخص کو یہ شک ہو کہ نماز پڑھی یا نہیں۔ تو اگر وقت باقی ہے تو نماز بجا لانا واجب ہے اگرچہ گمان غالب یہ ہو کہ پڑھ چکا ہے اور اگر وقت گزرنے کے بعد شک ہو کہ نماز پڑھی یا نہیں تو قضا لازم نہیں ہے اگرچہ ظن غالب یہ ہو کہ نماز نہیں پڑھی۔

(۲) اگر نماز پڑھتے وقت کسی فعل نماز میں شک ہو ع قبل اس کے کہ نماز کے دوسرے فعل میں مشغول ہو، خواہ وہ دوسرا کام واجب ہو یا سنت تو چاہیئے کہ اس کو بجالائے مثلاً تکبیرۃ الاحرام کہنے میں ایسے وقت شک ہو کہ ابھی سورۃ الحمد شروع نہیں کی تو واجب ہے کہ تکبیرۃ الاحرام کہے یا ابھی دوسرا سورۃ شروع نہیں کیا۔ اور شک پڑ گیا کہ سورۃ الحمد پڑھی یا نہیں تو چاہیئے کہ سورۃ الحمد پڑھے۔ اس طرح دوسرے مقامات پر عمل کرے اور

ع۔ اگر نماز کے کسی فعل کے بارہ میں دوسرے فعل میں داخل ہونے سے قبل شک ہو تو واجب ہے کہ اسے پھر سے بجالائے۔ (آقائے محسن حکیم)

اگر نماز کے کسی فعل میں اس وقت شک ہو جب وہ اس کے بعد کے فعل میں داخل ہو چکا ہو تو اس شک کا کوئی لحاظ نہ کرے۔ مثلاً قرأت شروع کرنے کے بعد تکبیرۃ الاحرام کے متعلق یا قنوت یا رکوع میں پہنچنے کے بعد قرأت کے بارہ میں شک ہو۔

(۳) اگر رکوع کے متعلق اس وقت شک ہو جب سجدہ کے لئے سر جھکا رہا ہو مگر ابھی حدِ سجدہ تک نہ پہنچا ہو تو احوط لہ یہ ہے کہ پہلے سیدھا کھڑا ہو تب رکوع میں جائے اور نماز کو تمام کرے اور اس کے بعد اعادہ بھی کرے۔

(۴) اگر سجدہ کے متعلق تشہد میں داخل ہونے یا کھڑے ہونے کے بعد شک ہو تو کچھ خیال نہ کرے اور اگر کھڑا ہوتے میں شک ہو تو واجب ہے کہ بیٹھ جائے اور سجدہ کو بجالائے۔

شکِ رکعات

واجب نماز کی رکعتوں میں شک کی وہ صورتیں جن میں نماز باطل ہو جاتی ہے۔ اور نئے سرے سے پھر پڑھنی چاہیئے وہ آٹھ ہیں (۱) نماز دو رکعتی میں شک۔ جیسے صبح کی نماز اور ظہر و عصر اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں اور سفر کی پانچوں وقت کی نمازوں میں (۲) نماز سہ رکعتی میں شک جیسے نماز مغرب (۳) چہار رکعتی نماز میں پہلی رکعت اور اس سے زیادہ کے متعلق شک مثلاً ایک پڑھی یا دو۔ ایک پڑھی یا تین اور ایک پڑھی یا چار (۴) چہار رکعتی نماز میں شک اگر دوسری رکعت کے دونوں سجدے بجالانے سے قبل شک واقع ہو مثلاً رکعت دوسری تھی یا تیسری، اور دو پڑھی یا چار (۵) دو اور پانچ یا پانچ سے زیادہ میں شک اگرچہ اکمال سجدتین کے بعد ہو (۶) تین اور چھ یا چھ سے زائد میں شک (۷) چار اور چھ یا اس سے زیادہ میں شک اور (۸) رکعتوں کے متعلق شک کہ نہ معلوم کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔

چہار رکعتی میں شک کی وہ صورتیں جن میں نماز صحیح رہے گی، نو ہیں۔

لہ۔ اقویٰ یہ ہے کہ سجدہ میں چلا جائے اور پرواہ نہ کرے (آقائے محسن مدظلہ)

(۱) دوسری اور تیسری رکعت کے متعلق اگر دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد شک ہو تو اسے تیسری رکعت قرار دے کر چوتھی رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے اور نماز تمام کرنے کے بعد فوراً ایک رکعت نماز احتیاط کھڑا ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر بجالائے۔ اور یہی حکم اس صورت میں بھی ہوگا جب کہ دوسرے سجدے کے ذکرِ واجب کو تمام کرنے کے بعد یہ شک ہو پس نماز صحیح رہے گی۔ اور اسی طرح عمل کرے جو کچھ بیان ہوا۔ لیکن اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ نماز احتیاط کے بعد احتیاطاً[1] اعادہ بھی کرے۔ اور یہ احتیاط ان تمام مقامات پر جاری ہوگی۔ جہاں اکمال سجدتین[2] کے بعد شک ہو۔

(۲) تیسری اور چوتھی رکعت میں اگر قیام میں یا رکوع میں یا سجدوں یا ایک سجدہ کے بعد کہیں پر بھی شک ہو تو چوتھی پر بنا کر کے نماز تمام کرے اور ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت نماز بیٹھ کر بجالائے۔

(۳) دوسری اور چوتھی رکعت میں اگر اکمال سجدتین کے بعد شک ہو تو چوتھی قرار دیکر نماز تمام کرے اور دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر بجالائے۔

(۴) دوسری اور تیسری اور چوتھی رکعت میں اگر اکمال سجدتین کے بعد شک ہو تو چوتھی مان کر نماز ختم کرے اور دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر اور پھر دو رکعت بیٹھ کر بجالائے[3]۔

(۵) چوتھی اور پانچویں رکعت میں اگر اکمال سجدتین کے بعد شک ہو تو چوتھی قرار دے اور نماز ختم کر کے دو سجدہ سہو بجالائے۔

(۶) چوتھی اور پانچویں رکعت میں اگر رکوع سے پہلے بحالتِ قیام شک ہو تو فوراً بیٹھ جائے اور نماز تمام کرنے کے بعد دو رکعت نماز احتیاط بیٹھ کر یا ایک رکعت[4] نماز کھڑے

---

[1] یہ احتیاط ترک نہ ہو بلکہ جب سجدہ میں جاتے ہی شک ہو تب بھی یہ احتیاط (یعنی اعادہ نماز) واجب ہے ۱۲

[2] بنا بر احتیاط مستحب دو رکعت بیٹھ کر پڑھنے کی صورت اختیار کرے (آقائے محسن حکیم)

[3] یہ بھی لازم ہے کہ کھڑے ہو کر دو رکعت پہلے پڑھے اور بیٹھ کر دو رکعت بعد میں پڑھے ۱۲

[4] اگر شک چوتھی رکعت اور پانچ سے آگے کی رکعتوں کے بارہ میں ہو مثلاً چوتھی اور چھٹی یا چوتھی اور ساتویں میں (مثلاً) تو احوط یہ ہے کہ عمل مذکور بھی کرے اور نماز کا اعادہ بھی کرے ۔ بنا بر احتیاط مستحب دو رکعت بیٹھ کر پڑھنے کی صورت کو اختیار کرے (آقائے محسن حکیم)

ہو کر بجالائے اور قیام بے جا اور بے زیادتی کے لئے دو دو سجدہ سہو بجالائے۔

(۷) تیسری اور پانچویں رکعت میں اگر بحالتِ قیام شک ہو تو بیٹھ جائے اور چوتھی قرار دے کر نماز تمام کرے اور دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر بجالائے۔

(۸) تیسری اور چوتھی اور پانچویں رکعت میں اگر بحالتِ قیام شک ہو تو فوراً بیٹھ جائے اس کا شک دوسری اور تیسری اور چوتھی کے شک کی طرف پلٹ آئے گا۔ پس اس کے حکم پر عمل کرے (یعنی دو رکعت کھڑے ہو کر اور دو رکعت بیٹھ کر نماز احتیاط بجالائے)

(۹) پانچویں اور چھٹی رکعت میں اگر قیام کی حالت میں شک ہو تو بیٹھ جائے۔ اور شک بعد اکمال سجدتین چوتھی اور پانچویں کے شک کی طرف پلٹ آئے گا پس اس کے حکم پر عمل کرے (یعنی دو سجدہ سہو بجالائے)

ان تمام شک کی صورت میں یکایک عمل کرنا جائز نہیں ہے بلکہ ضروری ہے کہ اول تھوڑی دیر غور کرے اور سوچے۔ اگر سوچنے سے کسی ایک طرف کو ترجیح[1] ہو جائے تو اس پر عمل کرے ورنہ اگر پھر بھی شک برقرار رہے تو جن شکوک میں نماز باطل ہو جاتی ہے۔ ان میں بنا بر احوط دیر تک خاموش رہنے یا کسی دوسرے عمل سے نماز کی صورت ختم کر دے نماز باطل ہو جائے گی۔ اور جو شکوک صحیح ہیں ان میں جیسا جیسا حکم دیا گیا ہے اسی طرح عمل کرے۔ ان میں نماز کو قطع کر کے نئے سرے سے نماز پڑھنا جائز نہیں۔

سنتی نمازوں میں اگر عددِ رکعات کا شک ہو تو اختیار ہے۔ خواہ کم پر بنا کرے یا زیادہ پر۔ مثلاً یہ شک ہو کہ ایک رکعت پڑھی یا دو رکعت۔ تو چاہے ایک قرار دے یا دو۔ لیکن اگر زیادہ بنا کرنے سے نماز باطل ہوتی جاتی ہو تو کم ہی پر بنا کرے مثلاً دو یا تین میں شک ہو تو دو قرار دے اس میں نہ نماز احتیاط ہے نہ سجدۂ سہو۔

غیر معتبر شک

جن مقامات پر شک کا اعتبار نہیں ہے وہ یہ ہیں (۱) نماز سے فراغت کے

---

[1] اگرچہ مانی الذمہ کے مقصد سے تکرار نماز احوط ہے اور سجدہ سہو کا حکم اُن تمام صورتوں میں جاری ہوگا جن میں قیام کو توڑنا پڑتا ہے (آقائے محسن مدظلہ)

بعد یا وقت گزر جانے کے بعد شک خواہ عددِ رکعات میں ہو یا افعالِ نماز میں ہو۔ بلکہ نماز سے فراغت کے بعد یا وقت گزر جانے کے بعد اگر ظنؔ ہو تو اس کا بھی وہی حکم ہے جو شک کا ہے یعنی غیر معتبر ہوگا۔ البتہ اگر طرفینِ شکؔ باطل قرار پائیں اور منافیٔ نماز عملؔ میں آچکا ہو تو ایسی صورت میں اعادۂ نماز لازم ہے۔ مثلاً نمازِ ظہر پڑھنے کے بعد شک ہو کہ تین رکعت بجا لایا ہے یا پانچ رکعت اور یہ شک اُس وقت ہوا جب کہ ختم نماز کے بعد کلام بھی کر لیا تھا تو چونکہ تین اور پانچ دونوں پہلو مبطلِؔ نماز ہیں۔ اس لئے نماز کا دوبارہ بجا لانا واجب ہوگا۔

(۲) کثیرؔ الشک کا شک خواہ عددِ رکعات میں شک ہو یا افعالِ نماز میں۔ اس میں شک کا کوئی اعتبار نہیں مثلاً اگر کثیر الشک (جو زیادہ شک کرتا ہو) کو تین اور چار میں شک ہو جائے، تو چار پر بنا کرے۔ یا چار اور پانچ میں شک ہو تو بنا چار پر کرے۔ اور نماز کو صحیح سمجھے نمازِ احتیاط بجا لانے کی اس کو ضرورت نہیں۔ اس کا معیار شرعاً یہ ہے کہ اس شخص کو ہر تین نمازوں میں کہ جو وہ پڑھتا ہو یکے بعد دیگرے کسی ایک میں شک ضرور ہو۔ جب یہ حالت ہو تو وہ کثیر الشک سمجھا جائے گا۔ اور جب تین نمازیں وہ برابر ایسی پڑھ لے کہ جن میں اس کو شک واقع نہ ہو تو وہ کثیر الشک کے حکم سے باہر ہو جائے گا۔

(۳) امام اور ماموم میں اگر ایک کو شک ہو اور دوسرے کو یاد ہو تو شک کا کوئی اعتبار نہ ہوگا۔[2]

(۴) محلؔ گذرنے کے بعد شک کا اعتبار نہیں ہے مثلاً الحمد للہ کہنے کے بعد جب دوسرا جملہ (رب العالمین) کہہ چکا تو شک ہوا کہ الحمد للہ کو حائے حطّی سے ادا کیا ہے یا ہائے ہوز سے۔ تو یہ شک غیر معتبر ہوگا۔ البتہ اگر دوسرا جملہ کہنے سے پہلے شک ہو تو ماقبلؔ جملہ کی تکرار کرے اور صحیح طور پر ادا کرنے کے بعد دوسرا جملہ کہے یا سورۂ حمد کی تلاوت کے

---

[1] اگر نماز سے فراغت کے بعد ابھی کوئی فعل منافیٔ نماز سرزد نہ ہوا ہو اور ظنؔ کسی چیز کی کمی کا ہو تو احوط یہ ہے کہ اس ظن پر علم کا حکم جاری کرے (یعنی وہی کرے جو علم ہونے کی صورت میں کرتا) (م)

[2] اپنے شک پر عمل نہ کرے بلکہ دوسرے کی یاد پر عمل کرے (آقائے محسن مدظلہ)

وقت تکبیرۃ الاحرام میں شک ہو یا دوسرا سورۃ پڑھنے کی حالت میں سورۃ حمد میں شک ہو یا سجدہ میں جانے کے بعد شک کرے کہ رکوع کیا تھا یا نہیں یا رکوع میں پہنچنے کے بعد شک ہو کہ قرأت بجا لایا یا نہیں تو ان تمام صورتوں میں شک کا اعتبار نہیں اور اگر سلام میں تعقیب وغیرہ میں مشغول ہو جانے کے بعد شک ہو تو یہ شک بھی ناقابلِ اعتبار ہے۔ البتہ اگر کسی کام میں مشغول نہیں ہوا ہے۔ نماز ختم کرنے کے فوراً بعد شک ہوا کہ سلام بجا لایا یا نہیں۔ تو سلام کہنا چاہیئے۔

ترکیب نمازِ احتیاط

شک کی ان صورتوں میں جن میں نمازِ احتیاط پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ واجب ہے کہ فوراً سلام ختم کرتے ہی بغیر فاصلہ کے پہلے نمازِ احتیاط کی اس طرح دل میں نیّت کرے کہ ایک رکعت یا دو رکعت نمازِ احتیاط پڑھتا ہوں۔ واجب قربۃً الی اللہ۔ پھر تکبیرۃ الاحرام (اللہ اکبر) کہے۔ اس میں سورہ حمد، رکوع، دونوں سجدے۔ تشہد اور سلام جس طرح عموماً نمازیں ہوا کرتے ہیں۔ اسی ترتیب سے واجب ہیں لیکن دوسرا سورۃ اور قنوت اس میں نہیں ہوتا۔ سورہ الحمد کو اخفاتؔ[1] سے پڑھے۔ حتیٰ کہ بنا بر احوط بسم اللہ کو بھی آہستہ پڑھے۔ اس میں نہ اذان ہے اور نہ اقامت۔

احکامِ ظن

یقین کی طرح ظنؔ پر بھی عمل کرنا واجب ہے۔ خصوصاً عددِ رکعات میں ظن بمنزلۂ یقین ہے۔ البتہ اگر دو رکعتی یا سہ رکعتی نماز یا چہار رکعتی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں ظن حاصل ہو۔ خواہ عددِ رکعات سے یا افعالِ نماز سے متعلق ہو تو بنا بر احتیاط ظن کو بمنزلۂ شک قرار دے کر اس کے مطابق عمل کرے اور نماز کا اعادہ بھی کرے مثلاً سجدہ میں جانے سے پہلے شک ہوا کہ رکوع کیا یا نہیں۔ سوچنے کے بعد ظن قائم ہوا کہ رکوع بجا لا چکا ہے۔ پھر بھی

---

[1] اگرچہ بنا بر اقوی اُس کا بالجہر پڑھنا مستحب ہے (آقائے محسن مدظلہ)

رکوع بجا لائے اور نماز تمام کرے۔ اعادۂ نماز بھی کرے۔ شک کی حالت میں سوچنے کے بعد جو پہلو زیادہ ترجیح کے لائق ہو وہی مظنون کہلائے گا۔ اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ اور اگر پہلے ظن حاصل ہو۔ اس کے بعد شک پیدا ہو تو شک ہی کے حکم پر عمل کرے اور اگر اس میں تردد ہو کہ شک لاحق ہوا یا ظن تو شک کے مطابق عمل کرنا لازم ہے۔

احکام سجدہ سہو

جن اُمور کی وجہ سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے۔ پانچ ہیں (۱) کلام بے جا یعنی قرآن و ذکر و دُعا کے علاوہ نماز میں سہواً کچھ کلام کرنا (۲) سلام بے جا یعنی بے محل بھول کر سلام پڑھنا (۳) ایک سجدہ کے سہواً چھوٹ جانے سے کہ جس کے بجا لانے کا موقع باقی نہ رہا ہو۔ (۴) تشہد یا اس کا کوئی جزو بھول جانے کے سبب سے کہ جس کے بجا لانے کا موقع باقی نہ رہا ہو (۵) دونوں سجدوں کے بعد بیٹھنے کی حالت میں چوتھی اور پانچویں رکعت میں شک ہونے کی وجہ سے۔ ان پانچ صورتوں کے سوا کسی کمی یا زیادتی کے لئے سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔ احتیاطاً بہتر ہے کہ ہر زیادتی کی وجہ سے خواہ کسی امر واجب میں زیادتی ہو یا امر مستحب میں۔ سجدۂ سہو بہ نیت قربت بجا لائے۔ اسی طرح احتیاطاً ہر واجب کی کمی کے لئے سجدۂ سہو بجا لائے۔ مثلاً رکوع یا سجدہ میں پڑھنا بھول گیا اور اُٹھنے کے بعد یاد آئے لیکن مستحب چیزوں کی کمی کی وجہ سے سجدۂ سہو نہیں ہے۔ البتہ اگر دعا قنوت بھول جائے اور رکوع میں پہنچنے کے بعد یاد آئے تو رکوع سے فارغ ہونے کے بعد جب کھڑا ہو تو پڑھ لے۔ اسی طرح کسی امر واجب کی نماز کے بعد قضا نہیں ہے۔ سوائے ایک سجدہ بھول نے اور تشہد یا اس کا کوئی جزو بھول جانے کی صورتوں میں کہ ان دونوں میں علاوہ سجدۂ سہو واجب ہونے کے پہلے فراموش شدہ سجدہ اور تشہد کی قضا واجب ہے کہ نماز کا سلام پڑھنے کے بعد فوراً بلا فاصلہ سجدہ کو بھولے ہوئے سجدہ کے بدلے کی نیت سے ادا کرے اور اگر فراموش شدہ افعال (یعنی سجدہ یا تشہد) کی قضا بھی بجا لانا ہو تو اسے سجدۂ سہو پر مقدم کرے۔ (یعنی پہلے وہ بجا لائے پھر سجدۂ سہو کرے اور اگر افعال کی قضا اور نماز

احتیاط دونوں بجا لانا ہوں تو اختیار ہے جسے چاہے ایک دوسرے پر مقدم کرے اگرچہ احوط یہ ہے کہ نماز احتیاط کو مقدم کرے اور اگر سجدہ سہو کرنا بھول جائے تو جب بھی یاد آ جائے بجا لانا چاہیئے۔ خواہ کوئی فعل منافی نماز سرزد ہونے کے بعد بھی کیوں نہ ہو۔ نماز کو کوئی ضرر نہ پہنچے گا۔

ترکیب سجدہ سہو

اوّل نیت[1] کرے اور احتیاطاً تکبیر کہے۔ پھر سجدہ میں جائے اور پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ[2] پھر اُٹھ کر بیٹھے اور دوسرے سجدہ میں جائے اور یہی ذکر کرے۔ دوسرے سجدہ سے فارغ ہو کر بیٹھے اور اس طرح تشہد و سلام پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ۔ اور احوط یہ ہے کہ سجدۂ سہو میں ان تمام چیزوں کا اعتبار رکھے جو نماز کے سجدہ میں معتبر ہیں۔

چودھواں باب

بقیہ واجب نمازیں (۱)

نماز جمعہ

نمازِ جمعہ دو رکعت ہے۔ اس کا وقت اوّل زوال سے لے کر اس وقت تک ہے

[1] یعنی سجدۂ سہو کرتا ہوں قربۃً الی اللہ۔ الاحقر نقوی

[2] یا بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ۔ آقائے محسن مدظلہ۔

جب تک کہ سایہ ہر چیز کا اُس کے برابر ہو جائے۔ اس زمانہ میں نمازِ جمعہ واجبِ تخییری ہے لیکن جمعہ وظہر دونوں کو قربتِ مطلقہ کی نیت سے پڑھنا احوط ہے۔ دونوں خطبے نماز سے پہلے پڑھنا واجب ہیں۔ اگر ممکن ہو تو ہر دو خطبہ پڑھتے وقت کھڑا ہونا واجب ہے۔ اور یہ بھی واجب ہے کہ امام و خطیب ایک ہی شخص ہو۔ ماموئین پر خطبہ کو سکون و اطمینان سے اور کان لگا کر سُننا واجب ہے۔ نمازِ جمعہ ہر بالغ، عاقل مرد آزاد پر واجب ہے۔ اندھا بیمار، اپاہج، غلام، پیرِ فرتُوت، مسافر اور عورت سے نمازِ جمعہ ساقط ہے۔ جمعہ کے روز بعد طلوعِ صبح سفر کرنا مکروہ اور زوال کے وقت ناجائز۔ البتہ اگر ایسے مقام پر پہنچے جہاں نمازِ جمعہ ہوتی ہے تو کوئی مضایقہ نہیں نمازِ جمعہ پڑھے۔ نمازِ جمعہ جماعت سے پڑھنا اس میں مع امام کے سات یا پانچ آدمیوں کا ہونا اور نماز سے قبل دو خطبوں کا ہونا اور ایک فرسخ (یعنی تین میل تین فرلانگ انگریزی) سے کم میں دو جگہ نمازِ جمعہ کا نہ ہونا۔ یہ سب امور اس نماز کی شرطیں ہیں۔

پہلی رکعت میں بعد سورۃ الحمد اور سورۃ جمعہ (اٹھائیسواں پارہ) اور رکوع میں جانے سے قبل یہ قنوت یا کوئی اور دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَبِيْدًا مِّنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ قَامُوْا بِكِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ فَاجْزِهِمْ عَنَّا خَيْرَ الْجَزَاءِ۔ اور دوسری رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ منافقون (پارہ ۲۸) پڑھے۔ اور رکوع میں جانے۔ اور کھڑا ہو کر دوسرا قنوت پڑھنا بھی سُنّت ہے۔ باقی افعال نمازِ پنجگانہ نماز کی طرح بجالائے اگر کوئی شخص نمازِ جمعہ کی دوسری رکعت میں شریک ہو تو امام جماعت کی اس دوسری رکعت کے ساتھ اپنی پہلی رکعت کو پورا کر کے کھڑا ہو جائے گا۔ اور دوسری رکعت فرادیٰ پڑھے گا۔ جمعہ کے دن بیس رکعت نماز نافلہ ہے۔ اس طرح کہ چھ رکعت خوب دھوپ پھیل جانے کے وقت اور چھ رکعت اچھی طرح آفتاب بلند ہو جانے کے وقت اور چھ رکعت زوال سے کچھ قبل اور دو رکعت زوال کے بعد پڑھے۔

ص اس زمانہ میں نمازِ جمعہ کا جواز بہ رجائے مطلوبیت ہے اور واجب ہے کہ نمازِ جمعہ کے بعد نمازِ ظہر بھی بجالائے (آقائے محسن حکیم)

نذر، عہد وغیرہ سے واجب شدہ نمازیں

اگر کوئی شخص دو رکعت نماز پڑھنے کی نذر کرے یا عہد یا قسم کھائے تو یہ نماز اس پر واجب ہو گی۔ اِس طرح روزہ وغیرہ کی صورت ہے۔ اور بحالتِ مخالفت کفارہ دینا لازم ہو گا۔ نذر و عہد کا کفارہ ایک غلام آزاد کرنا یا دو ماہ کے پے در پے روزے رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ اور قسم کا کفارہ ایک غلام آزاد کرنا یا تین روزے رکھنا یا دس مسکینوں کو کھلانا یا لباس پہنانا ہے۔ نمازِ نذر وغیرہ میں وہی شرائط ہیں جو نمازِ یومیہ میں ہیں۔ صرف اتنا فرق ہے کہ اس میں زمانہ، مکان یا جائز ہیئت کی تعیین خود کرنی پڑتی ہے اگر کسی نے نذر کی کہ ایک رکعت میں دو رکوع یا ایک سجدہ کے ساتھ نماز پڑھوں گا۔ تو اس کی نذر باطل ہو گی۔ اگر نذر میں رکعات کی تعیین نہ کی گئی بلکہ مطلقاً نذر کی تو دو رکعت نماز پڑھنا بے اشکال کافی ہو گا۔

نمازِ آیات

یہ نماز چاند اور سورج کو گہن لگنے سے یا زلزلہ یا سُرخ آندھی، شدید تاریکی غیر معمولی گرج و کڑک اور اُن تمام حوادثاتِ آسمانی سے واجب ہوتی ہے جو عموماً باعثِ خوف ہوں خواہ وہ شخص خود نہ ڈرے۔ چاند گہن اور سورج گہن کی نماز کا وقت گہن کے شروع سے بالکل چھوٹ جانے تک ہے بلکہ احوط یہ ہے کہ اتنی تاخیر نہ کرے کہ چھوٹنا شروع ہو جائے زلزلہ اور دیگر آسمانی حوادث جو خوفناک ہوں، اُن کی نماز آخر عمر تک ادا کرنے کی نیت ہو گی۔ چاند گرہن اور سورج گہن سے اگر بروقت مطلع ہو گیا ہو۔ اور عمداً یا سہواً نماز نہ

بشرطیکہ وقت اتنا تنگ نہ ہو یعنی وجوبی ہے ۲ جن آیات کے وقت میں اتنی وسعت ہو کہ نماز پڑھی جا سکتی ہو (جیسے آندھی) ... وجوبی یہ ہے کہ آیت کے وقت نماز پڑھے اور اگر تاخیر ہو جائے تو احوط (وجوبی) یہ ہے کہ ادا یا قضا کا قصد نہ کرے

... لیکن بنا بر احتیاط ایسی علامت کے ظاہر ہونے پر نماز میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے (آقائے محسن حکیم)

... اس وقت شروع کرے کہ سورج یا چاند چھوٹنا شروع ہو جائے تو پھر بھی نماز بہ نیت ادا پڑھے (آقائے محسن حکیم)

پڑھی ہو تو اس کی قضا بجالانا واجب ہوگی۔ اگرچہ پورا گہن نہ ہو۔ لیکن اگر بالکل چھوٹ جائے تک مطلع نہ ہوا ہو بلکہ بعد میں اطلاع ہوئی تو اگر پورا گہن ہو تو قضا بجالانا واجب ہوگی۔ ورنہ قضا نہ ہوگی اور نماز آیات کو جماعت کے ساتھ پڑھنا جائز ہے۔

یہ نماز دو رکعت ہے۔ پہلی رکعت میں پانچ رکوع، دو قنوت اور دو سجدے، اور دوسری رکعت میں پانچ رکوع، تین قنوت اور دو سجدے ہیں۔ تفصیل اس کی یوں ہے کہ اس نماز کی نیت کرے مثلاً سورج گہن کی نماز پڑھتی پڑھتا ہوں واجب قربۃً الی اللہ اور ساتھ ہی تکبیرۃ الاحرام یعنی اللہ اکبر کہے۔ اس کے بعد سورۃ الحمد اور ایک دوسرا سورہ جو یاد ہو پڑھے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائے ذکرِ رکوع کے بعد اللہ اکبر کہہ کر پھر کھڑا ہو۔ اور سورۃ الحمد اور جو سورۃ چاہے پڑھے اور دعائے قنوت پڑھے اور اللہ اکبر کہہ کر دوسرے رکوع میں جائے۔ ذکرِ رکوع کے بعد اللہ اکبر کہہ کر پھر کھڑا ہو۔ اور سورۃ الحمد اور جو سورۃ چاہے پڑھے اور اللہ اکبر کہہ کر تیسرے رکوع میں جائے۔ ذکرِ رکوع کے بعد اللہ اکبر کہہ کر پھر کھڑا ہو۔ اور سورۃ الحمد اور کوئی دوسرا سورہ جو یاد ہو پڑھے۔ اور دعائے قنوت پڑھے اور اللہ اکبر کہہ کر چوتھے رکوع میں جائے۔ ذکرِ رکوع کے بعد اللہ اکبر کہہ کر پھر کھڑا ہو۔ اور اسی طرح سورۃ الحمد اور دوسرا سورہ پڑھے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر پانچواں رکوع کرے۔ ذکرِ رکوع کے بعد پھر کھڑا ہو اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہہ کر سجدہ میں جائے۔ دو سجدے کرنے کے بعد دوسری رکعت کے لئے اُٹھ کھڑا ہو۔ اور اسی طریق میں دوسری رکعت پانچ رکوعوں کے ساتھ بجالائے اور سجدے اور تشہد اور سلام پڑھ کر نماز ختم کرے۔ دوسری رکعت میں پہلے رکوع میں جانے سے قبل اور تیسرے رکوع میں جانے سے پہلے اور پانچویں رکوع میں جانے سے پیشتر دعائے قنوت پڑھے۔ اس حساب سے دونوں رکعتوں میں دس رکوع ہو جائیں گے۔ نماز آیات کی یہ صورت دوسری صورتوں سے افضل ہے۔

ایک اور طریق سے بھی نماز آیات پڑھنا جائز ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد قل ھو اللہ کے قصد سے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہہ کر رکوع میں جائے۔ ذکرِ رکوع کرے پھر سیدھا کھڑا ہو کر قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ کہہ کر رکوع میں جائے۔ پھر کھڑے ہو کر اَللّٰہُ الصَّمَدُ کہے اور رکوع میں جائے پھر کھڑا ہو کر لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ کہے اور رکوع میں جائے پھر سیدھا کھڑا ہو کر وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ کہہ کر رکوع میں جائے۔ پھر سیدھا کھڑے ہو کر سجدہ میں جائے۔ دونوں سجدے بجالا کر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے۔ اس طریق سے دوسری رکعت بجالائے۔ اور تشہد و سلام پڑھ کر نماز تمام کرے۔

نمازِ والدین

جو نماز باپ سے بلکہ بنا بر اقویٰ[1] ماں سے بھی فوت ہوگئی ہو۔ اور فوت ہونا کسی عذر[2] کی وجہ سے ہو تو ولی پر واجب ہے کہ اس کی قضا بجالائے۔ اور "ولی" سے مراد میت کا خلف اکبر ہے۔ اور بیٹی پر واجب نہیں ہے۔ اگر میت نے وصیت کی ہو کہ اس کی نماز اجارہ[3] پر پڑھوائی جائے تو اجرت کی رقم ترکہ کی ایک تہائی سے نکالی جائے لیکن اگر وارث منظور کر لیں تو رقم اصل ترکہ[4] سے نکالی جائے اور اگر قضائے میت بجالانے سے قبل ولی مرجائے تو قضا دوسری میت کے ولی پر واجب نہ ہوگی۔ نہ پہلی میت کے دیگر ورثہ[5] پر واجب ہوگی۔ اور اگر ولی کسی دوسرے سے میت کی قضا نمازیں اجارہ پر پڑھوائے[6]، تو جائز اور ضروری ہے کہ جس ترتیب سے نمازیں فوت ہوئی ہوں۔ اس ترتیب سے اُن کی قضا بجالائی جائے۔ اگرچہ ... الصنیٰ پڑیں۔ اور اگر بیٹے کے ذمہ خود اپنی نماز و روزہ کی بھی قضا واجب ہو تو یہ امر والدین کی نماز و روزہ کے متعلق مانع نہیں ہے بلکہ اُس کو اختیار ہوگا کہ چاہے اول اپنے ادا کرے یا ماں باپ

---

(۱) ... کے فوت ہوئی ہو تب بھی ولی پر قضا واجب ہے ہاں اگر اندازہ معصیت ترک کی ہو تو بعید نہیں کہ ولی پر قضا واجب نہ ہو ...
(۲) ... ہے کہ اجارہ کی رقم اصل مال سے نہ نکالی جائے بلکہ تہائی سے نکالی جائے ۲۔ متفق دا آقائے محسن مد ظلہ
(۳) ... میت اور اس کے ولی کی موت میں اتنا فاصلہ نہ ہوا ہو کہ قضا بجالائی جا سکتی ہو تو یہ بعید نہیں ہے کہ ولی کے بعد ... بیٹا ہو اس پر قضا بجالانا واجب ہے۔ ۱۲
(۴) ... ولی کے اوپر سے اس وقت تک ساقط نہ ہوگی جب تک اجیر اسے ادا نہ کرے ۱۲ آقائے بروجردی۔
(۵) ... کی وجہ سے ترتیب کا وجوب ساقط نہ ہوگا اس لئے کہ متعدد اشخاص سے اجرت پر نماز پڑھوائی جا سکتی ... مد ظلہ

کے ادا کرے۔

نماز اجارہ

از خود واجب کردہ نمازوں میں سے نماز اجارہ ہے جو میت کی نیابت[1] میں پڑھی جاتی ہے۔ روزہ، زیارت، تلاوتِ قرآن بھی اس کے شامل ہیں۔ وارث کسی کو اُجرت دیکر ادا کرا سکتا ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ کوئی شخص بغیر کسی اُجرت کے اُس کی طرف سے ادا کرے لیکن زندہ شخص کی طرف سے کوئی واجب امر دوسرا شخص اُجرت لے کر یا بغیر اُجرت کے ادا نہیں کر سکتا سوائے حج کے کہ اگر اس سے کوئی شخص عاجز ہو۔ اور خود نہ بجالا سکے لیکن مستطیع ہو تو وہ اپنا قائم مقام دوسرے کو کر سکتا ہے۔ پس نماز پڑھنے کے لئے جو شخص اجیر کیا جائے ضروری ہے کہ نماز کی شرائط اور اس کے اجزاء وغیرہ سے واقف ہو۔ اور صحیح طریقہ پر بجالانے کا اطمینان ہو۔ ویسے ہی کسی شخص کو اُجرت کا روپیہ دے دینا اس سے مردہ بری الذمہ نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ اُجرت لینے والا صحیح طریقہ پر نہ بجالائے اور ایسے شخص کو بھی اجیر نہ بنانا چاہیئے جو خود معذور ہو مثلاً کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا۔ بیٹھ کر پڑھتا ہے۔ اور جائز ہے کہ عورت اجیر ہو کے مرد کی نمازیں ادا کرے اور اسی طرح مرد عورت کا اجیر ہو سکتا ہے پس اگر عورت اجیر ہو تو میت کی جہری[3] نمازوں میں اختیار ہے خواہ جہر سے پڑھے یا اخفات سے۔ اگرچہ نماز مرد[1] کی ہو۔ اور اگر مرد اجیر ہو تو جہری نمازوں کو جہر سے پڑھنا معین ہے۔ اگرچہ عورت کی نماز ہو اور اجیر کو لازم ہے کہ نمازوں کے بجالانے میں اپنے آپ کو میت کا قائم مقام قرار دے یا اس قصد سے بجالائے کہ فلاں میت کے ذمہ جو نماز ہے اُس کو ادا کرتا ہوں۔

نماز قضا

اگر کوئی شخص باوجود شرائط واجب نماز کو از راہِ گنہگاری ترک کرنے یا سو جانے یا بھول جانے یا پانی اور تیمم کے واسطے مٹی[1] وغیرہ نہ ملنے کی وجہ سے یا نشہ[2] میں ہو جانے کے سبب نماز ترک ہو جائے تو قضا بجالانا واجب ہوگا۔ لیکن کافر اصلی سے جو نمازیں ترک ہوئی ہوں۔ اسلام لانے کے بعد اُن کی قضا واجب نہ ہوگی۔ اور اسی طرح غیر شیعہ مسلمان نے جو نمازیں اپنے مذہب کے موافق پڑھی ہوں۔ راہِ حق پر آنے کے بعد اُن کی بھی قضا نہ ہوگی۔ اور حیض یا نفاس والی عورت پر اُس زمانے کے متعلق جس کی تفصیل بیانِ حیض، میں ہو چکی ہے۔ نمازوں کی قضا واجب نہیں[3] ہے۔ اور نمازوں کی قضا کے لئے کوئی خاص وقت نہیں ہے۔ دن میں، رات میں، سفر و حضر[1] میں ہر جگہ نماز پڑھ سکتا ہے۔ روزانہ نمازیں جس طرح فوت ہوئی ہوں اُسی ترتیب سے بجالانا واجب ہے۔ جو نماز پہلی ہو اس کو اول بجالائے پھر دوسری کی قضا کرے پھر تیسری پڑھے۔ اسی طرح ترتیب وار قضا پوری کرے۔ ترتیب کے حاصل ہونے کا یہ طریقہ ہے کہ مثلاً ایک نماز ظہر اور ایک نماز عصر فوت ہوئی ہے لیکن یہ معلوم نہیں کہ پہلے روز کی کونسی ہے اور دوسرے روز کی کونسی، تو چاہیئے کہ نماز عصر پڑھے پھر نماز ظہر اور پھر نماز عصر پڑھے۔ اس صورت میں تین نمازیں ہو جائیں گی۔ اور اگر ان کے ساتھ نماز مغرب بھی فوت ہوئی ہے، تو ان تینوں نمازوں کو پڑھے۔ پھر نماز مغرب پڑھے۔ پھر ان تینوں کو پڑھے۔ اب سات نمازیں ہو جائیں گی۔ اور اگر نماز عشاء بھی فوت ہوئی ہے تو ان ساتوں نمازوں کو پڑھے پھر عشاء کی نماز پڑھے، پھر ان ساتوں کو بجالائے۔ اس صورت میں پندرہ نمازیں ہو جائیں گی۔ اور اگر نماز صبح بھی ان کے ساتھ فوت ہوئی ہو تو یہ پندرہ نمازیں پڑھے اور نماز صبح

---

[1] اگر مرد کی جہری نماز ہو تو عورت کو لازم ہے کہ جہر سے پڑھے مگر آواز شخص غیر کے کانوں تک نہ پہنچے ۱۲

[1] اس صورت میں قضا بنا بر احوط[1] (وجوبی) ہوگی۔ ۱۲۔

[2] یا بنا بر احوط نشہ کے علاوہ عقل زائل ہونے کی کسی صورت سے حتیٰ کہ خود سے بے ہوش ہو جانیکی وجہ سے بھی نماز ترک ہو تو قضا واجب ہوگی۔ ۱۲

[3] اور اگر حالت پاکیزگی میں نماز بھر کا وقت مل گیا ہو۔ خواہ اول وقت میں یا آخر وقت میں اور پھر ادا نہ کی ہو تو قضا واجب ہوگی۔ آقائے محسن مدظلہ۔ ۱۲۔

پڑھے۔ پھر ان پندرہ نمازوں کو بجالائے اس حالت میں سب اکتیس نمازیں ہو جائیں گی۔
نماز قضا کو ادا سے پہلے پڑھنا واجب نہیں ہے اگرچہ اقویٰ یہ ہے کہ پہلے پڑھے
خصوصاً اگر ایک ہی نماز ہو۔ اور خاص کر اگر اسی دن کی ہو۔ پس اگر نماز سفر میں فوت ہوئی
ہو تو قصر پڑھے خواہ پڑھتے وقت حضر ہی کیوں نہ ہو۔ اور اگر حضر میں فوت ہوئی ہو تو
تمام پڑھے خواہ سفر میں ہو۔ اور اگر کوئی شخص اوّل وقت حضر میں ہو اور آخر وقت سفر میں
ہو تو احوط یہ ہے کہ قضا اور ادا دونوں میں قصر و اتمام دونوں کو جمع کرے [1]
اور اگر کسی شخص کے ذمہ بہت نمازیں ہوں تو اس قدر نمازیں بجالائے جس سے اس کو
یقین ہو جائے کہ جو نمازیں مجھ پر تھیں وہ پوری ہو گئیں اور جس شخص کے ذمہ نمازوں کی قضا
ہو وہ سنتی نمازیں بھی پڑھ سکتا ہے۔

شرائطِ نمازِ قصر

جن شرائط کے ساتھ سفر میں نماز قصر اور روزہ قضا کرنا پڑتا ہے حسب ذیل ہیں:
اوّل یہ کہ سفر بقدر مسافت شرعیہ ہو۔ اور وہ آٹھ فرسخ (۲۷ میل ۲ فرلانگ ۴۰ گز)
انگریزی احتیاطاً ۲۸ میل) ہے۔ خواہ فقط جانے میں اس قدر ہو۔ مثلاً کسی کے دو وطن
ہوں جن میں آٹھ فرسخ کا فاصلہ ہو یا آمد و رفت ملا کے [2]۔ مثلاً کوئی اپنے وطن سے چار فرسخ
تک جائے۔ اور اسی دن یا اس کے بعد واپس آجائے۔ پس اگر سفر مسافت مذکورہ سے
کم ہو۔ خواہ کچھ ہی کم ہو تو قصر نہ ہوگا۔ اور اگر دس دن قیام کا قصد کئے بغیر واپس آئے تو قصر [3]
ہوگا۔ اور اگر وہاں دس دن قیام کا ارادہ کر لیا تو نماز پوری پڑھنی ہوگی [4]۔

ح اسی طرح اگر شک ہو کہ مسافت شرعیہ پوری ہے یا نہیں تو قصر نہ کرے (آقائے محسن حکیم)

[1] اقویٰ یہ ہے کہ اُسے اختیار ہے کہ وہ آخر وقت کی اپنی تکلیف شرعی کے مطابق عمل کرے (آقائے محسن مدظلہ)

[2] ایسی صورت میں کہ جب آمد و رفت میں ملا کر آٹھ فرسخ ہو جائیں تو احوط یہ ہے کہ قصر و اتمام دونوں کو جمع کرے لیکن
اگر پورے چار فرسخ (احتیاطاً ۱۴ میل) جائے اور جس دن زیارت میں سفر کیا ہو اُسی دن واپس آجائے یا اس طور کہ
عرفاً آمد و رفت متصل قرار پائے تو فقط قصر ہوگا۔ ۱۲ [3] البتہ اگر شک ہو کہ مقدار مذکورہ بھر سفر کیا ہے یا نہیں تب
بھی قصر نہیں (آقائے محسن مدظلہ) [4] البتہ اگر واپسی بقدر مسافت مذکورہ ہو تو قصر ہوگا (آقائے محسن مدظلہ)

دوسرے یہ کہ آٹھ فرسخ جانے کا عازم [1] ہو یعنی بلا قصد و ارادہ کسی قدر بھی مسافت
طے کرے تو جانے میں قصر نہ ہوگا۔ پس اگر مثلاً کسی بھاگتے شخص کے تعاقب میں بلا قصد
سفر کو جائے تو قصر نہ ہوگا۔ اور اگر کسی شہر کے دو راستے ہوں۔ ایک بقدر مسافت شرعیہ
دوسرا کم۔ تو جس راستہ کو اختیار کرے گا اس کا حکم جاری ہوگا۔ پس اگر آٹھ فرسخ والے راستے
سے جائے گا تو نماز قصر اور روزہ افطار کرنا پڑے گا اور جو شخص کسی کے ساتھ سفر کرے
(جیسے عیال نوکر وغیرہ) تو اس کا قصد بھی اس شخص کے قصد کے تابع ہوگا جس کے ساتھ سفر
کر رہا ہے بشرطیکہ تابع کو متبوع [2] کے قصد کا علم بھی ہو۔
تیسرے یہ کہ مسافت شرعیہ کا قصد آخر تک باقی رہے پس اگر اثنائے راہ میں ارادہ
بدل جائے یا تذبذب [3] ہو جائے یا دس دن رہنے کا قصد کرے یا وطن سے ہو کر جائے
تو ان تمام صورتوں میں قصر نہ ہوگا یعنی نماز پوری پڑھنا ہوگی۔
چوتھے یہ کہ اثنائے مسافت [4] شرعی میں اگر اس کا کوئی مکان ہو کہ اس مکان میں اس
نے چھ مہینے تک بود و باش بقصد توطّن [5] کی ہو تو قصر نہ ہوگا۔ اگر اس چھ مہینہ یا اس سے
زیادہ زمانۂ توطن کے اندر کوئی عارضی سفر درپیش ہو تو وہ اس جگہ دوبارہ پہنچنے پر قطع ہو
جائے گا لیکن اگر پہلے کبھی چھ مہینہ یا اس سے زیادہ بقصد توطن رہ چکا ہے لیکن اگر وہاں
کا قیام ترک کر چکا ہے تو اب وہاں پہنچنا انقطاعِ [6] سفر کا باعث نہ ہوگا۔ البتہ اگر وطنِ
اصلی یعنی آبائی ہے جہاں یہ خود بھی رہا ہے تو یہاں پہنچنے پر بہرحال سفر ختم ہو جائے گا۔
وطنِ اصلی وہ ہے کہ جس مقام پر ہمیشہ رہنے کا ارادہ ہو جیسے وہ مقام جہاں والدین
ہمیشہ سے رہتے ہوں۔ اور یہ شخص خود وہاں پیدا ہوا۔ پروان چڑھا۔
وطنِ عارضی وہ ہے کہ جہاں ہجرت کر کے جائے مثلاً کربلائے معلیٰ میں مجاورت

---

[1] البتہ اگر واپسی بقدر مسافت مذکورہ ہو تو قصر ہوگا (آقائے محسن مدظلہ)

[3] تذبذب میں جو راہ طے کی ہو اس کے علاوہ (جو کچھ باقی ہو وہ) اگر مسافت شرعیہ سے کم ہو تو اقویٰ یہ ہے کہ اتمام [ح]
معیّن ہے اور اگر تذبذب میں ذرا بھی راہ طے نہ کی ہو تو اقویٰ یہ ہے کہ پھر قصر کی طرف پلٹ آئے [ح]۔ ۱۲

کے قصد سے گیا کہ اب زندگی بھر وہاں رہے گا تو ایسی صورت میں کربلائے معلیٰ اس کا وطن قرار پائے گا۔ اور اس صورت میں چھ مہینے تک رہنے کی شرط نہیں ہے۔ البتہ اتنے دنوں (مثلاً ایک مہینہ) قیام کہ جس کی وجہ سے عرفاً اُسے وطن کہا جائے ضروری ہے۔

پانچویں یہ کہ سفر مباح[1] ہو۔ چوری یا ظلم یا شراب خواری وغیرہ کی غرض سے سفر نہ ہو ورنہ سفر حرام ہوگا اور موجبِ قصر نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر تفریحاً شکار کھیلنے کے لئے سفر ہو تب بھی اتمام[1] واجب ہے۔

چھٹے یہ کہ کثیر السفر نہ ہو یعنی سفر اس کا پیشہ نہ ہو جیسے ڈرائیور، گارڈ، ملاح، ساربان قاصد وغیرہ۔ پس ایسے لوگ پہلے سفر میں نماز قصر پڑھیں گے[2]۔ اور اس کے بعد دوسرے اور تیسرے سفر میں پوری نماز پڑھنا چاہیئے۔ اور احوط یہ ہے کہ قصر و اتمام میں جمع کرے اور اگر وطن میں دس دن رہ جائے تو کثیر السفر کا حکم بطرف[3] ہو جائے گا۔ اس کے بعد جو سفر ہوگا تو پہلے سفر میں قصر کرے گا اور دوسرے اور تیسرے سفر میں پوری نماز پڑھیگا۔ اور اپنے پیشہ کے علاوہ سفر کرے مثلاً زیارت کو جائے تو قصر کرے گا۔

ساتویں یہ کہ حدِ ترخص سے نکل جائے یعنی شہر سے اتنا دور ہو جائے کہ اس کی دیواریں نظر سے غائب ہو جائیں یا یہ کہ شہر کی اذان نہ سنائی دے اور بنا بر احوط دونوں باتیں ثابت ہو جائیں اور یہ شرط جانے اور واپس آنے میں یکساں ہے۔ البتہ اگر جاتے وقت کسی جگہ پہنچ کر شک ہو جائے کہ حدِ ترخص تک پہنچا یا نہیں تو وہاں پر نماز تمام پڑھے اور پلٹتے وقت وہیں پر نماز قصر کرے۔ اور احوط یہ ہے کہ قصر و اتمام دونوں کو جمع کرے اور یہ شرط وطن اور جس شہر میں قیام[4] ہو دونوں میں برابر ہے۔

---

[1] اتمام کے وجوب کا حکم عصیان پر مبنی ہے پس جب تک گنہ گار ہے پوری نماز پڑھے اور جس وقت گناہ ترک کردے تو قصر کرے (آقائے محسن مدظلہ) [2] سفر میں پوری نماز پڑھنے کا حکم ان کے لئے اس وقت ثابت ہوگا جب عرفاً یہ کہنا صادق آئے کہ ان کا پیشہ سفر ہے اگرچہ سفر اول ہی میں یہ کہا جانے لگے۔ (آقائے محسن مدظلہ)

[3] اقویٰ یہ ہے کہ وطن کے علاوہ اور کسی جگہ بلا قصد ٹھہرنے سے کثیر السفر کا حکم برطرف نہ ہوگا۔ ۱۲

[4] حدِ ترخص کی شرط وطن میں معتبر اور محلِ اقامت میں اشکال ہے۔ آقائے محسن مدظلہ۔

دیگر احکام سفر

(۱) اگر دس روز کے قیام میں تردد ہو۔ اور یہ نہ معلوم ہو کہ دس روز تک رہنا ہوگا یا نہیں تو نمازِ قصر پڑھے۔ یہاں تک کہ تیس روز گذر جائیں۔ اس کے بعد پوری نماز پڑھے گا۔ اگرچہ اُسی روز واپس ہونے کا ارادہ ہو جائے۔

(۲) اسی طرح اگر کسی مقام پر اقامتِ عشرہ[1] کے قصد سے ایک نماز (چار رکعتی) پوری پڑھ لی تو جب تک وہاں قیام رہے گا پوری نماز پڑھے گا۔ اگرچہ اس کے بعد دس دن کے قیام میں تردد ہو جائے یا واپسی کا عزم[2] کرے۔

(۳) چار مقامات پر قصر واجب نہیں ہے۔ اول مکہ معظمہ، دوسرے مدینہ منورہ[3] تیسرے مسجد کوفہ، چوتھے حائر حضرت سید الشہداء[4] علیہ السلام۔ پس ان مقامات پر اختیار ہے۔ خواہ قصر کرے یا اتمام۔ اگرچہ احوط قصر اور افضل اتمام ہے۔ لیکن روزہ (بحالتِ سفر) ان مقامات پر نہ رکھے۔

(۴) اگر سفر میں عمداً نماز پوری پڑھے گا تو نماز باطل ہوگی۔ البتہ اگر احکامِ قصر سے واقف نہ ہو تو صحیح ہوگی۔

(۵) اگر حکمِ قصر سے واقف ہو لیکن مسافر[5] پر قصر کا وجوب[6] یا اپنا مسافر ہونا بھول جائے اور نماز پوری پڑھ لے اور نماز کے بعد یاد آئے تو اگر وقت باقی ہو تو اعادہ کرے اور اگر

---

[1] احوط یہ ہے کہ مسجد الحرام اور مسجد نبوی ہی ان ہی دونوں میں یہ حکم محدود رکھے ۱۲ آقائے بروجردی

[2] حکم قصر بھولنے والے کے بارہ میں اقویٰ یہ ہے کہ وقتِ نماز میں اعادہ اور وقت کے بعد قضا بجا لانا واجب ہوگا۔ ۱۲ آقائے بروجردی

[3] مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں نماز پوری پڑھنا افضل اور قصر پڑھنا احوط ہے یہ حکم مکہ و مدینہ کے لئے بھی ثابت ہے مسجد کوفہ کی ایسی جگہ کہ جو بعد میں ساتھ ملا دی گئی ہے۔ وہاں نماز قصر پڑھنا چاہیئے نیز حائر حسینی میں اگر ضریح اقدس سے زیادہ دور فاصلہ پر نماز پڑھنا چاہے۔ تو بنا بر احتیاطِ واجب فقط نمازِ قصر پڑھے (آقائے محسن حکیم)

وقت گذر چکا تو قضا واجب نہ ہوگی۔

(۶) اگر وقتِ نماز آجانے کے بعد سفر کیا ہو اور ابھی نماز نہ پڑھی ہو۔ اور حدِ ترخص سے نکل گیا ہو تو قصر کرے[1]۔ اور اگر سفر سے واپسی پر وطن میں یا جہاں اقامتِ عشرہ کا ارادہ ہو وہاں وقتِ نماز آجانے کے بعد پہنچا ہو تو نماز کو تمام کرے۔ (یعنی پوری پڑھے)

پندرھواں باب

بعض سُنّتی نمازوں کا بیان

نوافلِ یومیّہ

سُنّتی نمازوں میں سب سے زیادہ نوافلِ یومیہ کی شرع میں تاکید آئی ہے۔ ان کو رواتب بھی کہتے ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ فرض نمازوں کے ادا کرتے وقت کوئی نہ کوئی کوتاہی ہو جاتی ہے۔ مثلاً رکوع و سجود و قیام وغیرہ میں خلل یا نقص کا پیدا ہو جانا۔ یا رجوعِ قلب میں کمی آجانا وغیرہ۔ ان تمام نقائص کی تلافی نوافل سے ہو جاتی ہے اور سُنّتی نمازیں واجب نمازوں کے قائم مقام ہو جاتی ہیں۔

نوافلِ یومیہ تعداد میں چونتیس رکعت ہیں۔ حضرتِ امام حسن عسکری علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مومن کی پانچ علامتیں ہیں (۱) اکیاون[51] رکعات فریضہ و نافلہ دن رات پڑھنا (۲) زیارت اربعین پڑھنا (۳) سجدۂ شکر میں پیشانی خاک پر رکھنا (۴) داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننا اور (۵) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو بالجہر[1] پڑھنا۔ سنّتی نمازیں بیٹھ کر پڑھنی جائز ہیں۔ خواہ کوئی مجبوری نہ ہو لیکن بہتر یہ ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھے۔ اور تمام

---

[1] اس صورت میں احتیاط یہ ہے کہ قصر و تمام دونوں کو جمع کرے۔ ۲۔ آقائے بروجردی

سنّتی نمازیں سوائے بعض نمازوں (نمازِ اعرابی) کے دو دو رکعت کر کے مثل نمازِ صبح کے پڑھی جاتی ہیں۔ جن کی ہر رکعت میں صرف سورۃ الحمد پر بھی اکتفا ہو سکتا ہے۔ بھول کر رکن کی زیادتی یا رکعتوں میں شک ہونے سے یہ نمازیں باطل نہیں ہوتیں۔ ان میں نہ سجدہ سہو نہ نمازِ احتیاط اور نہ بھولے ہوئے سجدہ یا تشہد کی قضا ہے ان نمازوں کا بہ نسبت مسجد کے گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ نوافلِ یومیہ کے اوقات یہ ہیں۔

دو رکعت نمازِ نافلۂ صبح کی ادائیگی کا وقت صبحِ کاذب سے لے کر جب تک سُرخی مشرق کی جانب شروع ہو، باقی رہتا ہے۔ آٹھ رکعت نمازِ نافلۂ ظہر کا وقت زوالِ آفتاب سے لے کر اُس وقت تک ہے کہ شاخص کا سایہ دو قدم تک پہنچ جائے۔ "شاخص" اس چیز کو کہتے ہیں جس کو سایہ دیکھنے کے لئے دُھوپ میں کھڑا کرتے ہیں۔ اور اس کے ساتویں حصّہ کو قدم کہتے ہیں۔ آٹھ رکعت نمازِ نافلۂ عصر کا وقت نمازِ ظہر کی ادائیگی کے بعد اُس وقت تک ہے کہ مغرب کی جانب کی سُرخی زائل ہو جائے اور ایک رکعت نمازِ نافلۂ عشاء (جسے نمازِ وتیرہ کہتے ہیں) کا وقت نمازِ فریضۂ عشاء کے بعد اُس وقت تک ہے کہ جب تک خود نمازِ عشا کا وقت باقی رہتا ہے۔ اقویٰ یہ ہے کہ نافلۂ عشا[1] دو رکعت بیٹھ کر پڑھے جو ایک رکعت شمار کی جاتی ہے۔

واضح رہے کہ نافلۂ مغرب و عشاء و فجر مؤکدہ[2] ہیں۔ آئمہ معصومین علیہم السلام نے نافلۂ مغرب کے بارہ میں بے حد تاکید فرمائی ہے۔ فریضۂ مغرب اور نافلۂ مغرب کے درمیان بولنا مکروہ ہے۔ اسی طرح چار رکعت نمازِ نافلۂ مغرب (دو دو رکعت کر کے) ادا کرتے وقت درمیان میں کلام کرنا مکروہ ہے۔ اور جو نمازیں سفر میں قصر پڑھے جیسے ظہر و عصر و عشا[3] ان کا نافلہ ساقط ہوگا لیکن دوسرے نوافل (یعنی صبح و مغرب) ساقط نہ ہوں گے۔

نمازِ شب (تہجّد)

نمازِ شب کی فضیلت میں خاص طور سے بہت کچھ روایات وارد ہوئی ہیں چنانچہ

---

[1] احوط و اجمل یہ ہے کہ کھڑے ہو کر نہ پڑھے ۲۔ آقائے بروجردی ۔ کھڑے ہو کر بھی جائز ہے (آقائے محسن حکیم)

[2] عشاء کا نافلہ بقصد رجائے مطلوبیت پڑھ سکتا ہے (آقائے محسن حکیم)

جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ نمازِ شب کا پڑھنے والا بے شمار اجر و ثواب کا مستحق ہوگا۔ اور جناب امیرالمومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص نمازِ شب پڑھے تو خدائے بزرگ و برتر وہ اشیاء عطا فرمائے گا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی اور نہ کسی کان نے سُنی ہوں۔ اور جب قبر سے باہر نکلے گا تو فرشتے اُس کو بہشت کی خوش خبری دیں گے جناب صادق آلِ محمدؑ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بندۂ مومن کا شرف نمازِ شب کے بجالانے میں، اور اُس کی عزت خلق سے بے نیازی میں ہے اور یہ کہ یقیناً شب میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ جس میں جو کوئی بندۂ مومن نماز پڑھ کر خدا سے دُعا کرتا ہے۔ اُس کی دعا قبول ہوتی ہے راوی نے عرض کیا یا مولا وہ کونسی ساعت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آدھی رات گزرنے کے بعد جب تک تہائی رات باقی رہے۔ غرضیکہ نمازِ شب کی بہت تاکید ہے۔ حقیقتاً آدھی رات کے بعد کا وقت بڑے اطمینان کا وقت ہوتا ہے۔ مکمل تخلیہ اور کامل سکون ہوتا ہے۔ لہٰذا رجوعِ دل اور حضورِ قلب کا پیدا ہونا زیادہ قرینِ قیاس ہے۔ اس کا وقت نصف شب سے شروع ہو کر طلوعِ صبح صادق تک باقی رہتا ہے اور جس قدر صبح سے قریب ہو، بہتر ہے نمازِ شب بھی نمازِ صبح کی طرح دو دو رکعت کر کے آٹھ رکعتیں ہیں۔ اور نمازِ شفع دو رکعت اور نمازِ وتر ایک رکعت۔ ان تینوں نمازوں کی رکعتوں کی تعداد گیارہ ہے۔ ان نمازوں کو ملا کر "نمازِ شب" کہتے ہیں۔

جب نمازِ شب کا وقت داخل ہو تو ضروریات سے فارغ ہو کر وضو کرے۔ اور عطر لگائے۔ حدیث میں وارد ہے کہ عطر لگا کر دو رکعت نماز پڑھنا اُن ستر رکعتوں سے بہتر ہے جو بے عطر کے پڑھی جائیں۔ پھر اس کے بعد نماز شروع کرے اور سات تکبیریں مع دُعاؤں کے (جن کا تکبیرۃ الاحرام کے بیان میں ذکر کیا جاچکا ہے) بجالائے یہ نیت کرکے کہ "نمازِ شب پڑھتا ہوں سنت قربۃً الی اللہ" اگرچہ ان آٹھ رکعتوں کو اس طرح پڑھ سکتا ہے کہ ہر رکعت میں سورۂ الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۂ توحید یا جو سورۃ چاہے پڑھے۔ اور نمازِ صبح کی مثل دو دو رکعت کرکے نماز پوری کرے بلکہ ہر رکعت میں سورۃ الحمد پر بھی اکتفا کر سکتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد تین مرتبہ سورۂ توحید (قُل ھُوَ اللہُ) اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ جحد (قُل یَا اَیُّھَا الکٰفِرُون) پڑھے اور باقی چھ رکعتوں میں بڑی بڑی سورتیں جیسے سورۃ انعام سورۃ کہف، سورہ یٰسین وغیرہ اگر وقت وسیع ہو، پڑھے۔ اگر یاد نہ ہوں تو قرآن میں دیکھ کر پڑھ سکتا ہے۔ آٹھ رکعت ختم کرنے کے بعد سُنّت ہے کہ تسبیح جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پڑھے دُعا مانگے اور سجدۂ شکر بجالائے۔ جب ان آٹھ رکعتوں سے فارغ ہو تو یہ دُعا پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْنِیْ وَثَبِّتْنِیْ عَلٰی دِیْنِکَ وَدِیْنِ نَبِیِّکَ وَلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنِیْ وَھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ط

اس کے بعد دو رکعت نمازِ شفع اور ایک رکعت نمازِ وتر باقی رہتی ہے۔ اگرچہ ان کی فضیلت کا وقت صبح کاذب اور صبح صادق کا درمیان ہے لیکن نمازِ شب کی آٹھوں رکعت کے بعد بھی بجالائے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ جس وقت نمازِ شفع شروع کرے۔ تو دونوں میں صرف الحمد پر اکتفا کر سکتا ہے مگر بہتر یہ ہے کہ ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ توحید یا اگر چاہے تو پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ فلق قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ والناس قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے۔ اس نماز میں دُعائے قنوت[1] نہیں ہے۔ باقی نماز مثل نمازِ صبح کے پڑھے۔ اور فارغ ہو کر سُنّت ہے کہ یہ دُعا پڑھے۔

اِلٰھِیْ تَعَرَّضَ لَکَ فِیْ ھٰذَا اللَّیْلِ الْمُتَعَرِّضُوْنَ وَقَصَدَکَ فِیْہِ الْقَاصِدُوْنَ وَاَمَّلَ فَضْلَکَ وَمَعْرُوْفَکَ الطَّالِبُوْنَ وَلَکَ فِیْ ھٰذَا اللَّیْلِ نَفَحَاتٌ وَجَوَائِزُ وَعَطَایَا وَمَوَاھِبُ تَمُنُّ بِھَا عَلٰی مَا تَشَآءُ مِنْ عِبَادِکَ وَتَمْنَعُھَا مَنْ لَّمْ تَسْبِقْ لَہُ الْعِنَایَۃُ مِنْکَ وَھَا اَنَا ذَا عَبْدُکَ الْفَقِیْرُ اِلَیْکَ الْمُؤَمِّلُ فَضْلَکَ وَمَعْرُوْفَکَ فَاِنْ کُنْتَ یَا مَوْلَایَ تَفَضَّلْتَ فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ وَعُدْتَ عَلَیْہِ بِعَائِدَۃٍ

[1] نمازِ شفع میں بر بنائے مطلوبیت (آقائے محسن حکیم)

مِنْ عَطْفِكَ نَصِّلْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ الْخَيِّرِيْنَ الْفَاضِلِيْنَ وَجُدْ عَلَيَّ بِطَوْلِكَ وَمَعْرُوْفِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيْرًا اِنَّ اللّٰهَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَدْعُوْكَ كَمَا اَمَرْتَ فَاسْتَجِبْ لِيْ كَمَا وَعَدْتَ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ہ

اس کے بعد ایک رکعت نماز وتر میں مشغول ہو۔ اس کو بھی صرف الحمد پڑھ کر بغیر کسی دوسرے سورہ کے اور بغیر قنوت کے رکوع وسجود وتشہد وسلام بجالا کر ختم کر سکتے ہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ جب شروع کرے تو ساتوں تکبیریں مع دعاؤں کے بجالائے ان میں ایک تکبیرۃ الاحرام ہے اور الحمد پڑھ کر تین مرتبہ سورہ توحید، تین مرتبہ سورۃ الفلق اور تین مرتبہ سورۃ الناس پڑھے اور مستحب ہے کہ ہاتھوں کو اٹھا کر گریہ وزاری کے ساتھ قنوت پڑھے اور اوّل دعائے کشائش پڑھے۔ اور وہ یہ ہے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا فِيْهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط وَسَلَامٌ[1] عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ط

اس کے بعد زندہ یا مردہ چالیس مومنوں کے لئے اس طرح طلب مغفرت کرے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَفُلَانٍ اور فلاں کی جگہ کسی مومن کا نام لے۔ اس کے بعد ستر مرتبہ کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔ پھر سات مرتبہ کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ لِجَمِيْعِ ظُلْمِيْ وَجُرْمِيْ وَاِسْرَافِيْ عَلٰى نَفْسِيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ط اور سات مرتبہ کہے هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ اس کے بعد کہے رَبِّ اَسَأْتُ وَظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَبِئْسَ مَا صَنَعْتُ وَهٰذِهٖ يَدَايَ يَا رَبِّ جَزَاءً بِمَا كَسَبَتْ وَهٰذِهٖ رَقَبَتِيْ خَاضِعَةً لِمَا اَتَيْتُ فَهَا اَنَا ذَا بَيْنَ يَدَيْكَ فَخُذْ لِنَفْسِكَ مِنْ نَفْسِي الرِّضَا حَتّٰى تَرْضٰى لَكَ الْعُتْبٰى

[1] احوط (وجوبی) یہ ہے کہ یا تو وسلام علی المرسلین نہ کہے یا پھر اس کو آیت قرآنی کی نیت سے نہ پڑھے۔ ۱۲

لَا اَعُوْدُ پھر تین سو مرتبہ کہے اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ اس کے بعد کہے رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اس قنوت میں اس طرح اپنے دل کو متوجہ کرنے کی کوشش کرے کہ خوفِ خدا سے آنکھوں میں آنسو بھر آئیں۔ اس قنوت کے بعد رکوع وسجود وتشہد وسلام بجالائے اور نماز سے فارغ ہو کر تسبیح جناب سیّدہ پڑھے۔ اور سجدۂ شکر بجالائے اور جو چاہے خدا سے دعا مانگے کہ آخر شب کی دعا مستجاب ہے۔

نماز جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روایت میں ہے کہ جو شخص اس نماز کو بجالائے اُس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اور جو بھی حاجت طلب کرے وہ روا ہوگی۔ یہ نماز دو رکعت ہے ہر رکعت میں سورہ الحمد ایک مرتبہ اور سورہ قدر (اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ) پندرہ مرتبہ پھر رکوع میں سورہ قدر پندرہ مرتبہ پھر رکوع سے سر اٹھانے کے بعد کھڑے ہو کر پندرہ مرتبہ پھر سجدۂ اوّل میں پندرہ مرتبہ۔ پھر سجدہ سے سر اُٹھانے کے بعد پندرہ مرتبہ پھر سجدۂ دوم میں پندرہ مرتبہ پڑھے۔ اسی ترکیب سے دوسری رکعت بجالا کر تشہد وسلام پڑھ کر نماز کو ختم کرے اور یہ دعا پڑھے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّ اٰبَائِنَا الْاَوَّلِيْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط اَللّٰهُمَّ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ فَلَكَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَاِنْجَازُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ

اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ؕ

نماز حضرت امیر المومنین علیہ السلام

جناب شیخ و سید نے جناب صادق آلِ محمد علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو چار رکعت نماز امیر المومنین علیہ السلام بجالائے، وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہوجاتا ہے کہ جس طرح وہ روز پیدائش پاکیزہ تھا۔ اور اس کی تمام حاجتیں بر آتی ہیں۔ یہ نماز چار رکعت ہے جو دو دو کرکے پڑھی جاتی ہے۔ ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ توحید پچاس مرتبہ پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد تسبیح امیر المومنین پڑھے اور وہ یہ ہے سُبْحَانَ مَنْ لَا تَبِيْدُ مَعَالِمُهٗ سُبْحَانَ مَنْ لَا تَنْقُصُ خَزَآئِنُهٗ سُبْحَانَ مَنْ لَا اِضْمِحْلَالَ لِفَخْرِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْفَدُ مَا عِنْدَهٗ سُبْحَانَ مَنْ لَا انْقِطَاعَ لِمُدَّتِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا يُشَارِكُ اَحَدًا فِىْ اَمْرِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ ؕ

نماز جناب سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

روایت میں ہے کہ نماز جناب سیدہ دو رکعت ہے جو حضرت جبرئیلؑ نے تعلیم فرمائی تھی اس کی ترکیب یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سو مرتبہ سورۃ قدر اور دوسری رکعت میں سورۃ حمد کے بعد سو مرتبہ سورۃ توحید پڑھے۔ نماز سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھے۔

سُبْحَانَ ذِى الْعِزِّ الشَّامِخِ الْمُنِيْفِ سُبْحَانَ ذِى الْجَلَالِ الْبَاذِخِ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ ذِى الْمُلْكِ الْفَاخِرِ الْقَدِيْمِ سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْبَهْجَةَ وَالْجَمَالَ سُبْحَانَ مَنْ تَرَدّٰى بِالنُّوْرِ وَالْوَقَارِ سُبْحَانَ مَنْ يَرٰى اَثَرَ النَّمْلِ فِى الصَّفَا سُبْحَانَ مَنْ يَرٰى وَقْعَ الطَّيْرِ فِى الْهَوَآءِ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ هٰكَذَا لَا هٰكَذَا غَيْرُهٗ ؕ

سید علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ بروایت دیگر مندرجہ بالا دعا کے بعد مشہور تسبیح جناب

سیدہؑ ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھے۔ اس کے بعد سو مرتبہ محمد و آلِ محمدؐ پر صلوات بھیجے۔

نماز دیگر

شیخ و سید علیہما الرحمۃ نے صفوان سے روایت کی ہے کہ محمد بن علی حلبی بروز جمعہ صادق آلِ محمد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور خواہش ظاہر کی کہ اُسے ایسا عمل تعلیم کیا جائے جو آج کے روز بہترین عمل ہو۔ معصومؑ نے ارشاد فرمایا کہ نہ تو جناب سیدہ سے بڑھ کر رسولِ خدا کے نزدیک کوئی بزرگ تر ہستی تھی۔ اور نہ کوئی چیز اس سے افضل تھی۔ جو رسولِ خدا نے جناب سیدہ کو تعلیم فرمائی۔ اور وہ چار رکعت نماز بہ دو سلام ہے جس کی ترکیب یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ حمد کے بعد پچاس مرتبہ سورۃ توحید دوسری رکعت میں بعد سورہ حمد پچاس مرتبہ سورۃ والعدیات۔ تیسری رکعت میں سورۃ حمد کے بعد پچاس مرتبہ سورۃ الزلزال اور چوتھی رکعت میں بعد الحمد پچاس مرتبہ سورۃ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ پڑھے اس نماز کو دو دو رکعت کرکے تشہد و سلام پڑھ کر ختم کرے۔

نماز حضرت جعفر طیار علیہ السلام

یہ نماز اکسیر اعظم اور کبریتِ احمر کا حکم رکھتی ہے۔ اور کثیر و معتبر روایات سے اس کی بے حد فضیلت و عظمت بیان ہوئی ہے۔ آئمہ معصومین علیہم السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس نماز کو بجالائے۔ خداوند عالم اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ اس نماز کے بجالانے کا افضل وقت روز جمعۃ المبارک ہے۔

یہ نماز چار رکعت بہ دو سلام ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۃ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ۔ اور دوسری رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۃ وَالْعَادِيَاتِ اور تیسری رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ ایک مرتبہ اور چوتھی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ توحید ایک دفعہ پڑھے لیکن ہر ایک رکعت میں سورۃ الحمد اور دوسرا معینہ سورۃ پڑھنے کے بعد پندرہ مرتبہ تسبیحات اربعہ یعنی

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھے۔ پھر یہی تسبیحات دس مرتبہ رکوع میں پھر رکوع سے سر اٹھانے کے بعد دس مرتبہ سجدۂ اُولٰی میں۔ دس مرتبہ سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد دس مرتبہ سجدۂ ثانی میں دس مرتبہ دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد دس مرتبہ پڑھے اس طرح ہر رکعت میں ان تسبیحات کا مجموعہ پچھتر ہوگا۔

جناب شیخ و سیدؒ نے حضرت مفضل بن عمر سے روایت کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک روز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ حضرتؑ نے نماز جعفر طیار ادا فرمائی اپنے دستِ مبارک بلند کیے۔ اور یوں کہنا شروع کیا۔ یَا رَبِّ یَا رَبِّ بقدر ایک سانس کے۔ پھر یَا رَبَّاہ جس قدر سانس نے اجازت دی۔ پھر اسی طرح رَبِّ رَبِّ پھر اسی قدر یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ پھر اسی مقدار پر یَا حَیُّ یَا حَیُّ پھر اسی طریقے سے یَا رَحِیْمُ پھر اسی روش سے یَا رَحْمٰنُ پھر اس کے بعد سات مرتبہ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط کہہ کر آپ نے یہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَفْتَتِحُ الْقَوْلَ بِحَمْدِكَ وَ اَنْطِقُ بِالثَّنَاءِ عَلَيْكَ وَ اُمَجِّدُكَ وَلَا غَايَةَ لِمَدْحِكَ وَ اُثْنِيْ عَلَيْكَ وَمَنْ يَبْلُغُ غَايَةَ ثَنَائِكَ وَ اَمَدَ مَجْدِكَ وَ اَنّٰى لِخَلِيْقَتِكَ كُنْهُ مَعْرِفَةِ مَجْدِكَ وَ اَيُّ زَمَنٍ لَمْ تَكُنْ مَمْدُوْحًا بِفَضْلِكَ مَوْصُوْفًا بِمَجْدِكَ عَوَّادًا عَلَى الْمُذْنِبِيْنَ بِحِلْمِكَ تَخَلَّفَ سُكَّانُ اَرْضِكَ عَنْ طَاعَتِكَ فَكُنْتَ عَلَيْهِمْ عَطُوْفًا بِجُوْدِكَ جَوَادًا بِفَضْلِكَ عَوَّادًا بِكَرَمِكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط

نماز حضرت سلمان فارسیؓ

یہ نماز تیس رکعت دو دو کر کے ماہ رجب کے مبارک مہینے میں پڑھی جاتی ہے پڑھنے کا طریق حسب ذیل ہے۔

دس رکعت ماہ رجب کی پہلی تاریخ کو دو دو کر کے پڑھے ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورہ حمد کے بعد سورۂ توحید اور سورۃ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تین تین مرتبہ پڑھے اور ہر دو رکعت

ختم کرنے کے بعد ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ پھر ہاتھوں کو اپنے چہرہ پر ملے۔

نیمۂ ماہِ رجب یعنی پندرھویں تاریخ کو دس رکعت نماز حسب طریق بالا بجا لائے۔ اور ہر دو رکعت کے سلام کے بعد ہاتھوں کو بجانب آسمان بلند کر کے کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا فَرْدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ؕ پھر ہاتھوں کو اپنے چہرہ پر ملے۔

ماہ رجب کی آخری تاریخ کو اسی طرح دس رکعت نماز بجا لائے اور ہر دو رکعت کے سلام کے بعد یہ دعا پڑھے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ؕ

پھر ہاتھوں کو حسبِ طریق سابق منہ پر ملے اور اپنی حاجت طلب کرے اس نماز کا پڑھنا بے حد اجر و ثواب اور فضیلت رکھتا ہے اور فوائدِ کثیرہ پر مشتمل ہے۔

نماز اعرابی

سید ابن طاؤسؒ نے جمال الاسبوع میں شیخ تلعکبری سے نقل کیا ہے کہ اس نے بسند خود زید بن ثابت سے روایت کی۔ اُس نے کہا کہ صحرا نشینوں میں سے ایک شخص نے جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کی یا مولا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، میں بادیہ نشین ہوں۔ اور مدینہ منورہ سے دُور رہتا ہوں لہٰذا ہر جمعہ میں نماز جمعہ میں شریک نہیں ہو سکتا۔ پس میرے لئے کوئی ایسا عمل فرما دیجئے کہ جس کو بجا لانے سے

کی فضیلت حاصل ہو جائے اور جب میں اپنے اہل وعیال اور قبیلہ کے پاس واپس جاؤں تو ان کو بھی یہ عمل بتاؤں۔ رسولِ خدا نے ارشاد فرمایا کہ جب دن چڑھ جائے تو دو رکعت نماز اس ترکیب سے ادا کر پہلی رکعت میں سورۃ حمد کے بعد سات مرتبہ سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ اور دوسری رکعت میں سورۃ حمد کے بعد سات مرتبہ سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ۔ اور تشہد وسلام کے بعد سات مرتبہ آیت الکرسی هُمْ فِيهَا خَالِدُوْنَ تک پڑھ۔ پھر آٹھ رکعت نماز بہ دو سلام ادا کر۔ اور ہر دو رکعت کے بعد بیٹھ اور تشہد پڑھ اور سلام نہ پھیر۔ اور جب چار رکعت پوری ہو جائے تو سلام پڑھ۔ اسی طریق پر باقی چار رکعت بجالا۔ اور ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ ایک مرتبہ اور سورۃ توحید پچیس مرتبہ پڑھ۔ تشہد وسلام پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا اِلٰہَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَہُمَا یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاغْفِرْ لِیْ اس کے بعد طلبِ حاجت کر اور ستر مرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھ اور پھر سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ کہہ۔ پس آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مجھے قسم ہے خالقِ کون ومکان کی جس نے مجھے برحق نبی بنا کر بھیجا۔ جو شخص اس نماز کو بروز جمعہ ادا کرے گا میں اس کے لئے بہشت کا ضامن ہوں۔ اور وہ اپنی جگہ سے نہ اٹھے گا کہ خداوند عالم اس کے اور اس کے والدین کے گناہ بخش دے گا۔

نمازِ شکر

اس محسنِ حقیقی کی احسان فراموشی جس کے احسانات ونوازشات کی کوئی حد وانتہا نہیں یقیناً انسان کے لئے سخت تر عذاب کا موجب ہے۔ خداوندِ عالم قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ۔ یعنی اگر تم میرا شکر ادا کرو گے تو میں یقیناً تم پر نعمت کی زیادتی کروں گا۔ اور اگر تم نے کفرانِ نعمت کیا۔ اور ناشکری کی تو یاد رکھنا کہ میرا عذاب سخت ہے۔

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب خدا تجھ کو کوئی نعمت عطا فرمائے یا کوئی مصیبت تجھ سے دفع کرے تو دو رکعت نمازِ شکر بجالا۔ پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۃ توحید اور دوسری رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۃ قُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ پڑھو۔ اور پہلی رکعت کے رکوع وسجود میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ شُکْرًا وَّحَمْدًا (از روئے شکر وحمد اللہ ہی سزاوارِ حمد وثنا ہے) اور دوسری رکعت کے رکوع و سجود میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اسْتَجَابَ دُعَائِیْ وَاَعْطَانِیْ مَسْئَلَتِیْ۔ (ہر قسم کی حمد ہے اللہ کے لئے جس نے میری دعا قبول فرمائی۔ اور میرا مطلب مجھے عطا کیا) پڑھو۔ تشہد وسلام پڑھ کے نماز ختم کرو۔

نمازِ مغفرت

جناب صادق آلِ محمد علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص دو رکعت نماز اس ترکیب سے بجالائے کہ ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد ساٹھ مرتبہ سورۃ توحید پڑھے تو خداوندِ عالم اس کے گناہوں کو عفو فرمائے گا۔

نمازِ توبہ

خداوندِ عالم ارشاد فرماتا ہے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا۔ یعنی اے ایماندارو! خدا کی بارگاہ میں خالص دل سے توبہ کرو۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ توبہ کی چھ شرطیں ہیں (۱) گزشتہ گناہوں سے نادم ہونا (۲) جو واجبات ترک ہو گئے ہوں ان کا دوبارہ بجالانا (۳) مظلومین کا اپنی گردن سے اتارنا (۴) جن لوگوں کا قصور کیا ہو یعنی کسی پر ظلم کیا ہو یا کسی کا حق چھینا ہو ان سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنا (۵) دوبارہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرنا اور (۶) اپنے نفس کو خدا کی عبادت اور اطاعت میں اس طرح گھلانا جس طرح اسے گناہوں سے پالا ہے اور اسے اطاعت کا اس طرح ذائقہ چکھانا جس طرح کہ اسے شروع میں معصیت کا ذائقہ چکھایا ہے۔

لہٰذا انسان کو لازم ہے کہ جس کا حق ہو خواہ حقِ خدا ہو یا حقِ انسان۔ اُس کی ادائیگی کا
اہتمام کرتے ہوئے خلوصِ دل سے اس طرح عملِ توبہ بجالائے کہ اول غسلِ توبہ کرے۔ پھر سچے
دل سے اس طرح صیغۂ توبہ پڑھے اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ اُشْهِدُ
اللّٰهَ وَجَمِیْعَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَاَنْبِیَآئِهٖ وَرُسُلِهٖ وَحَمَلَةَ عَرْشِهٖ وَجَمِیْعَ خَلْقِهٖ
اِنِّیْ نَادِمٌ عَلٰی مَا سَلَفَ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْمَعَاصِیْ وَمُعْتَرِفٌ بِهَا وَاِنِّیْ عَازِمٌ
عَلٰٓی اَنْ لَّآ اَعُوْدَ اِلَیْهَا وَقَدْ عَاهَدْتُ اللّٰهَ تَعَالٰی عَلٰی ذٰلِكَ اَلْفَ عَهْدٍ فِیْ
عُنُقِیْ لِیُطَالِبَنِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ ؕ
اس کے بعد دو رکعت نماز مثلِ نمازِ صبح بجالائے۔ نماز سے فارغ ہو کر بہتر ہے۔ کہ
دعائے توبہ رجوعِ قلب سے پڑھے جو منسوبہ امام زین العابدین علیہ السلام ہے۔ اور
صحیفۂ کاملہ میں درج ہے۔

نماز ردِّ مظالم

مظالم سے مراد لوگوں کے وہ حقوق ہیں جو کسی شخص کے ذمہ واجب الادا یا بخشوانے
کے قابل ہوں خواہ وہ حقوق مالی ہوں یا غیر مالی۔ لوگوں کے حقوق کی تلافی وارث کے پاس
مال واپس کرنے یا اس سے بخشوانے یا اگر یہ ممکن نہ ہو تو اس کی طرف سے تصدق کرنے یا
حاکم شرع کے پاس پہنچانے یا اگر یہ ممکن نہ ہو تو اس کے حق میں دعائے مغفرت کرنے سے
ہو سکتی ہے۔ اگر اس طرح تلافی ناممکن ہو تو عمل ردِّ مظالم بجالائے۔ جس کی وجہ سے خداوندعالم
بروزِ حشر صاحبانِ حقوق کو اس گنہگار سے راضی اور اس کے مظالم کو رد فرمائے گا۔ یہ نماز
چار رکعت بہ دو سلام ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد ایک بار اور
سورۃ توحید پچیس مرتبہ۔ دوسری رکعت میں الحمد ایک مرتبہ اور سورۃ توحید پچاس مرتبہ
تیسری رکعت میں الحمد ایک بار اور سورۃ توحید پچھتر مرتبہ اور چوتھی رکعت میں الحمد ایک مرتبہ
اور سورہ توحید سو مرتبہ پڑھے۔ جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں
کہ جو شخص اس نماز کو بجالائے تو خداوندعالم اپنے فضل وکرم سے اس کے مطالبہ کرنے والوں
کو روزِ قیامت راضی فرمائے گا۔ اگرچہ اُن کی تعداد ایک صحرا کے ذرّوں کے برابر ہو۔ اور

وہ نماز گزار سب سے پہلی جماعت میں داخلِ بہشت ہوگا۔

نمازِ غفیلہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص نمازِ غفیلہ بجالائے اور
طلبِ حاجت کرے تو خداوندعالم اُس کی حاجات کو بر لائے گا اور اس کے سوال کو پورا کرے گا۔
یہ نماز دو رکعت ہے جو مغرب وعشاء کے درمیان پڑھی جاتی ہے۔ اس کی ترکیب
حسبِ ذیل ہے۔
پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد یہ آیات (پارہ ۱۷، رکوع ۶) پڑھے وَذَا النُّوْنِ
اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ
اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ
الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُـنْجِى الْمُؤْمِنِيْنَ ط
دوسری رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد یہ آیت (پارہ ۷، رکوع ۱۳) پڑھے۔
وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِى الْبَرِّ
وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِىْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ
وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ط پھر قنوت میں دونوں ہاتھوں کو بلند
کر کے یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِمَفَاتِحِ الْغَيْبِ الَّتِىْ لَا يَعْلَمُهَا
اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُصَلِّىَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَقْضِىَ حَاجَتِىْ۔ اس کے
بعد دعا مانگے۔

نمازِ مغفرت والدین

حقیقت الامر یہ ہے کہ والدین کی فرمانبرداری واجب اور ان کی رضامندی وخوشنودی
بہترین طاعات سے ہے۔ ان کو ناراض رکھنا گناہِ کبیرہ ہے۔ پس لازم ہے کہ انسان اپنے ماں
باپ کے لئے اعمالِ خیر بجالائے اور ان کی مغفرت و درجاتِ عالیہ کے

اور نمازیں پڑھے۔ کم از کم ہر شب جمعہ والدین کے لئے دو رکعت نماز بایں طریق پڑھے کہ پہلی رکعت میں ایک مرتبہ سورۃ الحمد اور دس مرتبہ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ط پڑھے اور دوسری رکعت میں ایک بار سورۃ الحمد اور دس بار رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ط پڑھے۔ نماز ختم کرنے کے بعد دس مرتبہ کہے۔ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ط

سولھواں باب

نماز جماعت کا بیان

نماز جماعت کی فضیلت

واجب نمازوں کا جماعت[1] کے ساتھ پڑھنا مستحب[2] ہے اور نماز پنجگانہ کے متعلق تاکید ہے خصوصاً نماز صبح اور مغرب و عشاء کے بارہ میں زیادہ تاکید[3] ہے۔ منقول ہے کہ عالم دین کی اقتداء میں ایک نماز پڑھنا ہزار نمازوں کے برابر ہے اور جس قدر وجوہ فضیلت ہوتے ہیں اُسی قدر ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ روایت میں ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ میری اُمت کے واسطے جماعت میں کیا ثواب ہے تو جواب دیا کہ اگر دو شخص نماز جماعت پڑھیں تو خداوند عالم ہر شخص کو ہر رکعت میں ڈیڑھ سو نماز کا ثواب عطا

[1] بشرطیکہ اصل شرع کی طرف سے واجب ہوئی ہوں اور اگر نذر و عہد و قسم سے واجب ہوئی ہوں تو انہیں جماعت سے نہ پڑھے بلکہ احوط (وجوبی) یہ ہے کہ طواف واجب کی نماز اور نماز احتیاط بھی جماعت سے نہ پڑھے۔ اور اگر امام میت کی طرف سے اُجرت یا بلا اُجرت نماز پڑھ رہا ہو تب بھی احوط یہ ہے کہ نماز گذار اس کی اقتداء نہ کرے۔ ۱۲۔

[2] نماز جمعہ کے اگر شرائط پورے ہو جائیں تو اس میں جماعت واجب ہے۔ آقائے محسن مدظلہٗ۔

[3] خصوصاً اس شخص کے لئے جو مسجد کا ہمسایہ ہے اور خصوصاً اس کے لئے جو مسجد کی اذان کی آواز سنتا ہے۔ (آقائے محسن حکیم)

فرماتا ہے۔ اور اگر نماز پڑھنے میں تین شخص ہوں تو ہر ایک کو ہر رکعت میں چھ سو نماز کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور اگر چار ہوں تو ہر شخص کو ہر رکعت میں ایک ہزار دو سو نماز کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور اگر پانچ ہوں تو ہر شخص کو ہر رکعت میں چار ہزار آٹھ سو نماز کا ثواب عطا فرماتا ہے اور اگر سات ہوں تو ہر ایک کو ہر رکعت میں نو ہزار چھ سو نماز کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور جس وقت آٹھ آدمی ہوں تو ہر ایک کو ہر رکعت میں انیس ہزار دو سو نماز کا ثواب عطا فرماتا ہے اور جب نو آدمی نماز پڑھنے والے ہوں تو ہر شخص کے لئے ہر رکعت میں اڑتیس ہزار چار سو نمازوں کا ثواب لکھ دیتا ہے اور جس وقت دس شخص ہوں تو ہر شخص کے لئے ہر رکعت میں چھہتر ہزار آٹھ سو نمازوں کا ثواب قرار دیتا ہے۔ اور جب دس سے زیادہ ہو جائیں تو ثواب کی یہ حالت ہے کہ اگر آسمان کاغذ بن جائیں۔ تمام درخت قلم بن جائیں اور تمام دریا روشنائی کا کام دیں۔ اور تمام جن و انسان اور فرشتے کاتب ہوں تو بھی اس کے اجر و ثواب پر قادر نہیں ہو سکتے۔ مستحبی نمازیں جماعت کے ساتھ نہیں پڑھی جا سکتی۔ سوائے نماز استسقاء کے جو طلب باراں کے لئے پڑھی جاتی ہے۔ اور نماز عیدین کو ان کا جماعت سے پڑھنا مستحب ہے بلکہ اگر فرادیٰ پڑھلی ہو تو دوبارہ جماعت سے پڑھنا مستحب ہے۔ اور اگر کوئی شخص دونوں سورتیں اچھی طرح نہ پڑھ سکتا ہو تو اگر وہ وقت کے اندر سیکھ سکتا ہو تو اُسے سیکھنا لازم ہے۔ پھر اختیار ہے خواہ فرادیٰ پڑھے۔ یا جماعت کے ساتھ۔ اور اگر وقت کی تنگی یا ایسی ہی کسی اور وجہ سے سیکھنا ممکن نہ ہو تو پھر جماعت میں شریک ہونا واجب ہے اور اگر کسی طرح بھی درست کرنا ممکن نہیں ہے تو جماعت کے ساتھ پڑھنا واجب نہیں ہے۔ بلکہ جیسا بھی پڑھا جائے لیکن شرکت جماعت[1] احوط (استحبابی) ہے

شرائط امام جماعت

پیش نماز کے لئے حسب ذیل شرائط ہیں۔ ایک یہ کہ بالغ ہو۔ دوسرے عاقل ہو۔ تیسرے

[1] اہل سنت کی جماعت میں شریک ہونا سنت موکدہ ہے لیکن اس حالت میں حمد و سورۃ اخفات سے خود پڑھے اور اگر سورۃ پڑھنا ممکن نہ ہو تو سورۃ حمد پر اکتفا کرے اور اگر اس پر بھی قادر نہ ہو سکے تو جائز ہے لیکن اتمام و اعادہ احوط ہے ۱۲۔

مومن ہو۔ چوتھے عادل ہو یعنی اس میں ملکۂ عدالت پایا جاتا ہو۔ اور اتنا ہی کافی ہے کہ اس میں ظاہری خوبیاں ایسی ہوں کہ اس پر وثوق و اطمینان ہو جائے۔ پانچویں حلال زادہ ہو۔ چھٹے مرد ہو۔ اگر پیچھے نماز پڑھنے والے (ماموم) مرد ہوں یا مرد بھی ہوں اور عورتیں بھی۔ ساتویں کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔ جب کہ اس کے پیچھے نماز پڑھنے والے بھی کھڑے ہو کر پڑھنے والے ہوں آٹھویں اس کی قرأت صحیح ہو۔ یعنی اگر وہ صحیح طور سے پڑھ نہیں سکتا یا بعض حروف کو دوسرے حروف سے بدل دیتا ہے تو ایسے شخصوں کو کہ جن کی قرأت درست ہو اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ نویں[1] بنا بر احتیاط (استحبابی) جذام و برص کا مریض نہ ہو۔ اور اس پر حدِ شرعی جاری نہ کی گئی ہو۔ اگرچہ وہ بعد میں توبہ بھی کرلے اور عرب صحرائی بھی نہ ہو۔

شرائطِ جماعت

اوّل یہ کہ ماموم اور امام یا ماموم اور اگلی صف کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو۔ جس سے امام نہ دکھائی دے لیکن اگر ماموم عورت ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ دوسرے یہ کہ ماموم امام سے دور نہ ہو۔ یعنی ماموم کا محلِ سجدہ امام یا اگلی صف کے محلِ سجدہ سے ایک قدم سے زیادہ فاصلہ پر نہ ہو۔ صفِ اوّل میں بقدرِ[2] ایک آدمی کے یا اس سے کچھ زیادہ فاصلہ ہو تو حرج نہیں ہے۔ اور صفِ آخر میں دو آدمیوں کے درمیان زائد فاصلہ کا بھی حرج نہیں ہے۔ اور درمیانی صفوں میں ترکِ فاصلہ احوط[3] ہے۔ تیسرے یہ کہ امام کی جگہ ماموم کی جگہ سے ایک بالشت[3] یا اس سے زیادہ بلندی پر نہ ہو۔ البتہ اگر زمین ڈھلوان ہو تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن ماموم کی جگہ امام کی جگہ سے جتنی بھی بلند ہو کوئی قباحت نہیں ہے۔ بشرطیکہ اتصال قائم رہے۔ اور اقتداء میں فرق نہ آئے۔ چوتھے یہ کہ ماموم کے کھڑے ہونے کی جگہ امام کی جگہ سے آگے نہ ہو۔ اگرچہ برابر کھڑے ہونا جائز ہے مگر احوط[4] یہ ہے کہ ماموم امام سے پیچھے ہی رہے خواہ تھوڑا ہی سا

---

[1] بنا بر احوط (وجوبی)۔ [2] صفِ اخیر و صفوف متوسطہ کے درمیان عدم فاصلہ کی مقدار واجب میں فرق نہیں ہے بلکہ تمام صفوں میں اتصال اور فاصلہ نہ ہونا سنتِ مؤکدہ ہے ۱۲ [3] احوط یہ ہے کہ بقدر ایک بالشت کے بھی بلندی نہ ہو۔ ہاں اگر خفیف سی بلندی ہو تو کوئی حرج نہیں ہے ۱۲ [4] یہ احتیاط ترک نہ ہو۔ ۱۲

پانچویں یہ کہ امام اور ماموم کی نماز صورت و کیفیت میں یکساں ہو۔ پس جائز نہیں ہے کہ امام نماز یومیہ پڑھے۔ اور ماموم اس کی اقتداء میں نماز میت یا عیدین پڑھے۔ اور اس کے عکس صورت بھی جائز نہیں ہے لیکن عددِ رکعات میں یکساں ہونا واجب نہیں ہے۔ لہٰذا جائز ہے کہ حاضر مسافر کی اقتداء کرے اور مسافر حاضر کی۔ اور اس طرح جو شخص اپنی نماز فرادیٰ پڑھ چکا ہو۔ اگر وہ اسی نماز کو پھر سے جماعت کے ساتھ پڑھے تو یہ جائز بلکہ مستحب ہے۔ چھٹے یہ کہ امام جماعت ایک ہو۔ ایسا نہ ہو کہ ایک نماز میں دو شخصوں کی اقتداء میں نیت کرے۔ ساتویں یہ کہ امام کا تعین کرکے اقتداء کی نیت کرے۔ آٹھویں یہ افعالِ نماز میں امام کی پیروی ماموم پر واجب ہے۔ یعنی کھڑا ہونا۔ رکوع میں جانا وغیرہ اُمور امام سے پہلے نہ بجالائے اور احوط یہ ہے کہ امام کے بعد بجالائے۔ لیکن اقوال (پڑھنے کی چیزوں) میں خواہ واجب ہوں یا سنت متابعت واجب نہیں ہے۔ البتہ تکبیرۃ الاحرام کو امام کے بعد ہی کہنا لازم ہے۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ اقوال میں بھی متابعت کرے۔ خصوصاً سلام میں۔ اگر کوئی شخص بھول کر امام سے پہلے رکوع یا سجدہ سے اُٹھ جائے تو واجب ہے کہ فوراً امام سے جا ملے۔ ایسی حالت میں بوجہ جماعت کے مثلاً ایک رکوع زائد ہو جانا معاف ہے۔ اور اگر باوجود موقع ملنے کے ایسا نہ کریگا تو ختم کرکے بہ نیت قربت دوبارہ پڑھے اور اگر عمداً امام سے کچھ پہلے سر اٹھائے تو امام کے ساتھ ہونے کے لئے دوبارہ رکوع یا سجدہ میں جانا جائز نہیں بلکہ احوط یہ ہے کہ نماز ختم کرکے دوبارہ پڑھے۔

احکامِ جماعت

چونکہ جماعت کے لئے کم از کم دو آدمی ایک امام دوسرا ماموم کافی ہیں لہٰذا پیش نماز کے ساتھ نماز پڑھنے والا اگر صرف ایک مرد ہو تو مستحب ہے کہ امام کے داہنی طرف کھڑا ہو

---

[1] بریتہ نماز کے ساتھ نماز طواف پڑھنے میں اشکال ہے (آقائے محسن مدظلہ)
[2] جو اقوال حدِ سماعت میں آرہے ہوں خواہ وہ قرأت ہو یا اذکارِ رکوع و سجود وغیرہ۔ ان میں یہ احتیاط ترک نہ ہو۔ ۱۲

اور اگر ایک سے زیادہ ہوں تو صف باندھ کر امام کے پیچھے کھڑا ہونا مستحب ہے۔ اور اگر عورتیں بھی ہوں تو ان کی صف مردوں کے پیچھے رہے۔ جب نماز شروع ہو پس اگر وہ جہری نماز ہے۔ جیسے صبح کی نماز یا مغرب و عشاء کی پہلی دو رکعتیں۔ تو ان میں واجب ہے کہ ماموم خود سورۃ الحمد اور دوسرا سورہ نہ پڑھے بشرطیکہ امام کی قرأت یا ہمہمہ سُن رہا ہو۔ لیکن اگر امام کی آواز سنائی نہ دے تو ماموم الحمد اور دوسرا سورۃ آہستہ خود پڑھ سکتا ہے یا ذکرِ خدا میں مشغول رہے یعنی سُبحَانَ اللّٰہ سُبحَانَ اللّٰہ کہتا رہے۔[ف] اور اخفاتی نمازوں میں یعنی ظہر و عصر کی پہلی دو رکعتوں میں جن میں امام آہستہ قرأت کرتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ ماموم خود الحمد اور سورۃ نہ پڑھے بلکہ آہستہ آہستہ سُبحَانَ اللّٰہ سُبحَانَ اللّٰہ کہتا رہے۔ جب تک کہ امام قرأت ختم نہ کرلے۔ نماز مغرب کی تیسری رکعت اور نماز عشاء و ظہر و عصر کی آخری دو رکعتوں میں وہی حکم ہے جو بغیر جماعت کے ہوتا یعنی چاہے الحمد پڑھے یا تسبیحات اربعہ دونوں میں سے ایک واجب ہے۔ اسی طرح تمام نمازوں کی ہر رکعت کے رکوع و سجدہ میں پڑھنا یا تشہد و سلام وغیرہ بھی ماموم خود بجا لائے گا اگر کوئی شخص شروع میں شریک جماعت نہ ہو سکے تو امام کے ساتھ حالتِ رکوع میں ملحق ہو جائے اگرچہ امام ذکرِ رکوع ختم کر چکا ہو تب بھی جماعت مل جائے گی۔ اور اس کی پہلی رکعت شمار ہوگی۔ اور اگر امام کی دوسری رکعت میں شریک ہو تو یہ ماموم کی پہلی رکعت ہوگی۔ لیکن مستحب ہے کہ قنوت و تشہد امام کی متابعت میں کرے اور تشہد کی حالت میں احوط یہ ہے کہ ماموم ہاتھوں کو زمین پر ٹیک کر گھٹنوں کے بل بیٹھا رہے۔ پھر امام کے ساتھ کھڑا ہو جائے اب یہ رکعت امام کی تیسری اور ماموم کی دوسری ہوگی۔ لہٰذا اس میں خود ماموم کو سورۃ الحمد اور دوسرا سورۃ بہتر پڑھنا واجب ہے اگرچہ نماز جہری ہو پھر قنوت پڑھ کر امام کے ساتھ رکوع میں شریک ہو جائے۔ اگر قنوت پڑھنے کی مہلت نہ ملے تو قنوت چھوڑ دے۔ اور اگر دوسرا سورہ پڑھنے کا موقع نہ ملے تو اس کو بھی چھوڑ دے۔ اور اگر الحمد کو پورا کرنے کا بھی وقت نہ

ف اگرچہ بہتر بلکہ احوط یہ ہے کہ خاموش کھڑے ہو کر امام کی قرأت سننے کی کوشش کرتا رہے ۱۲

[ملے] کہ امام رکوع سے اُٹھ کھڑا ہو تو الحمد کو پورا کر کے خود رکوع کرے اور امام سے سجدہ میں جا ملے اور امام کی آخری رکعت جب تک وہ سلام پڑھے یہ اس کے ساتھ رہے اس طریق پر کہ دونوں زانو زمین سے بلند رہیں۔ اور اگر امام کی تیسری یا چوتھی رکعت میں رکوع سے قبل شریک ہو تو خود سورۃ الحمد اور دوسرا سورۃ پڑھنا چاہیئے۔ اگر اتنی مہلت نہ ملے تو الحمد پر اکتفا ہو سکتا ہے اور اگر اول ہی سے یہ جانتا ہو کہ سورۃ الحمد پڑھنے کا بھی موقع نہ ملے گا کہ امام رکوع میں چلا جائیگا تو احوط یہ ہے کہ رکوع میں آنے تک امام کا انتظار کرے اور تکبیرۃ الاحرام کہہ کر اس کے ساتھ رکوع میں شریک ہو جائے اور جائز ہے کہ جماعت میں جہاں سے چاہے کسی عذر کی وجہ سے فرادیٰ کی نیت کر کے الگ ہو جائے لیکن بغیر کسی عذر کے علیحدہ ہونا احتیاط[ف] کے خلاف ہے۔

چند مسائل

(۱) اگر کوئی ایسے وقت آئے کہ امام آخری تشہد میں ہو تو جائز ہے کہ اس کے ساتھ اس طرح شریک ہو جائے کہ نیت کر کے تکبیرۃ الاحرام کہے اور بیٹھ کر تشہد میں شریک ہو۔ جب امام سلام پڑھے تو کھڑا ہو جائے اور بغیر اس کے کہ پھر نیت کرے یا تکبیر کہے اپنی پوری نماز پڑھے۔ اس طریقے سے جماعت کا ثواب مل جائے گا۔ اگرچہ رکعت شمار نہیں ہو سکتی۔

(۲) مستحب ہے کہ پہلی صف میں صاحبانِ علم و فضل ہوں۔ اس لئے کہ یہ سب صفوں سے افضل صف ہے لیکن نماز جنازہ میں آخری صف افضل ہے۔ اور مستحب ہے کہ صفیں ٹھیک کھڑی ہوں۔ ایک کے کاندھے سے دوسرے کا کاندھا مقابل رہے۔ جب مؤذن قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کہے تو سب کھڑے ہو جائیں۔

(۳) جب امام کو کسی شخص کا رکوع میں داخل ہونا محسوس ہو جائے تو رکوع کو طول دے

ف اگر سورہ کا وقت نہ ہو تو فقط حمد کو پڑھے اور اگر فقط حمد کو بھی تمام کر کے رکوع میں امام کے ساتھ نہ مل سکے تو احوط یہی ہے کہ بقصدِ فرادیٰ نماز کو تمام کرے (دقائق حسن حکیم)

ف یہ احتیاط ترک نہ ہو۔ ۱۲

اور داخل ہونے والوں کے انتظار میں رکوع دگنا کر دے (۴) جب امام سورۃ الحمد ختم کرے تو ماموم آہستہ سے الحمد للہ رب العالمین کہیں۔

(۵) اگر ماموم عمداً امام سے پہلے رکوع یا سجدہ سے سر اٹھائے پھر عمداً متابعت امام کی غرض سے رکوع یا سجدہ میں چلا جائے تو اس کی نماز باطل[1] ہے۔

(۶) ماموم کے لئے بہتر ہے کہ جہری نماز میں امام کی قرأت کو سنے اور احوط[2] بلکہ اقویٰ[3] کی بنا پر اپنی قرأت کو ترک کرے۔

(۷) ایک شخص نماز نافلہ میں مشغول ہے کہ جماعت منعقد ہو گئی۔ اور اُسے ڈر ہے کہ نافلہ کی وجہ سے وہ جماعت کی پہلی رکعت میں شریک نہ ہو سکے گا تو اس کے لئے نماز نافلہ کا قطع کرنا مستحب ہے۔

(۸) جماعت کو ترتیب کے ساتھ تکبیرۃ الاحرام کہنی چاہیئے خواہ صف اوّل ہو یا دوسری تیسری صف۔

(۹) اگر نماز کے درمیان میں کوئی چیز حائل ہو جائے جو باقی رہے تو جماعت باطل ہوگی اور اگر آدمی یا حیوان گذر جائے تو کوئی قباحت نہیں ہے۔

(۱۰) کھڑا ماموم بیٹھے ہوئے امام کی اقتدا نہیں کر سکتا۔ اسی طرح اعلیٰ ادنیٰ کی اقتدا نہیں کر سکتا۔

(۱۱) پچھلی صفوں کا اگلی صف سے طولانی ہونا ضرر رساں نہیں ہے لیکن باہمی اتصال ہونا ضروری ہے۔

(۱۲) جب صف کے درمیان جگہ خالی ہو۔ اس سے بچ کر علیحدہ کھڑا ہونا مکروہ ہے بلکہ اس خالی مقام کو پُر کرنا چاہیئے۔

---

[1] بعض کے نزدیک جماعت باطل ہے لیکن بعض کے نزدیک فرادیٰ صحیح ہے (آقائے محسن حکیم)

سترھواں باب

بیان روزہ

تعریف روزہ

روزہ سے مراد طلوعِ صبح صادق سے لے کر غروبِ شرعی تک جس کی علامت مشرق کی (۱) سُرخی کا زائل[1] ہونا ہے۔ ان تمام چیزوں سے پرہیز کرنا ہے۔ جن کا بیان آگے آئے گا۔

(۲) رمضان المبارک کے روزے ضروریاتِ دین سے ہیں۔ ان کے وجوب کا جو شخص منکر ہو (۳) کافر اور واجب القتل ہے۔ اور جو شخص ان روزوں کے ترک کرنے کو حلال نہ سمجھتا ہو لیکن پھر (۴) عمداً نہ رکھے تو وہ پچیس کوڑوں کی سزا کا مستوجب ہوگا۔ پھر اگر ایسا ہی کرے تو دوسری مرتبہ سزا دی جائے گی۔ لیکن تیسری مرتبہ قتل کر دیا جائے گا۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ تیسری مرتبہ سزا دی جائے اور چوتھی مرتبہ قتل کیا جائے۔

اقسام روزہ

واجب روزے یہ (۱) ماہ رمضان کے روزے (۲) ماہِ رمضان کے قضا روزے، (۳) اعتکاف کے تیسرے دن کا روزہ (۴) حج میں قربانی کے بدلے کفارہ کے روزے (۵) نذر و عہد و قسم کے روزے (۶) کفارہ کے روزے (۷) بڑے بیٹے پر والدین کے روزے[2] (۸) کسی شخص کے وہ روزے جن کی اُجرت لی ہو۔

---

[1] احوط ہے کہ وہ انسان کے سر کے اوپر سے گزر جائے (آقائے محسن حکیم)

[2] ان کے قضا روزوں کا واجب ہونا معلوم نہیں اگرچہ ان کا بھی ادا کرنا احوط ہے (آقائے محسن مدظلہ)

حرام روزے:۔ (۱) عیدین یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن کا روزہ (۲) ماہِ شعبان کی تیس(ویں) تاریخ (یوم الشک) ماہِ رمضان کے قصد سے (۳) معصیت کی نذر کا روزہ (۴) چپ (کا) روزہ (۵) وصال کا روزہ یعنی دن رات ملا کر یا دو دن ملانے کی نیت سے درمیان میں افطار کئے روزہ (۶) سُنّتی روزہ زوجہ کا باوجودیکہ شوہر کو اس میں زحمت ہو۔ اور غلام و کنیز (کا) سُنّتی روزہ جب کہ آقا کو اس کے روزہ کی وجہ سے تکلیف ہو۔ اور بیٹے کا سُنّتی روزہ جب ماں باپ نے منع کیا ہو خصوصاً جب کہ انہیں اس سے تکلیف پہنچے (۷) ماہِ ذی الحجہ کے ایام تشریق ۱۱، ۱۲، ۱۳ تاریخ کے روزے اُن لوگوں کے لئے جو منیٰ میں ہوں۔

سُنّتی روزے:۔ اُن ایام کے علاوہ جن میں روزہ صحیح نہیں ہے۔ ہر روز روزہ رکھنا سنّت ہے لیکن وہ روزے جو بعض دنوں کی خصوصیت سے متعلق ہیں حسب ذیل ہیں۔

(۱) ہر مہینہ کی ہر جمعرات و جمعہ کا روزہ (۲) ہر مہینے کی پہلی اور آخری جمعرات اور دوسرے عشرہ کی پہلی بدھ کا روزہ کہ ان کی بہت تاکید ہے (۳) ہر مہینہ کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں میں روزہ ان کو ایام بیض کہتے ہیں (۴) ماہِ محرم کی پہلی، تیسری اور ساتویں تاریخ کا روزہ (۵) ماہ ربیع الاول کی سترہ تاریخ (میلاد النبیؐ) کا روزہ (۶) کل ماہِ رجب خاص کر ماہِ رجب کی ستائیسویں تاریخ (روزِ بعثت) کا روزہ (۷) کل ماہِ شعبان خاص کر ماہِ شعبان کی تیس تاریخ کا روزہ (۸) عید دحو الارض (۲۵ ذی قعدہ) کہ اس روز خانہ کعبہ کے نیچے زمین بچھائی گئی (۹) روزِ عرفہ ماہ ذی الحجہ کی نویں تاریخ (۱۰) عید غدیر (۱۸ ذی الحجہ) (۱۱) عید مباہلہ (۲۴ ذی الحجہ) (۱۲) عید خاتم بخشی (۲۵ ذی الحجہ) (۱۳) عید ماہِ رمضان کے تین یوم بعد چھ روزے (۱۴) عیدِ نو روز کا روزہ۔ ایک تمام روزوں کے متعلق سُنّت ہے کہ جب کوئی برادرِ مومن افطار کرانا چاہے تو افطار کرے کیو(نکہ) روزہ رکھنے سے اس افطار میں ستر درجہ بلکہ نوّے درجہ زیادہ ثواب ہے۔

مکروہ روزے:۔ وہ روزے جن کے رکھنے میں کم ثواب ہے۔

(۱) ماہِ ذی الحجہ کی نویں تاریخ کا روزہ اُس شخص کو رکھنا جو روزہ میں بوجہ ضعف عرفہ کی دعائیں نہ پڑھ سکے گا۔ جو روزہ سے افضل ہیں یا چاند میں شک کی وجہ سے اُس روز عید کا احتمال ہو۔

(۲) میزبان کی اجازت کے بغیر مہمان کا روزہ رکھنا۔

(۳) ماں باپ کی اجازت کے بغیر بیٹے کا روزہ رکھنا لیکن اگر اس روزہ سے ماں باپ کو اذیت پہنچے تو حرام ہے۔

شرائط صحتِ روزہ:۔ روزہ کے صحیح ہونے کی شرائط حسب ذیل ہیں۔

(۱) عقل۔ پس اگر دن کے کسی حصّہ میں دیوانہ ہو تو روزہ صحیح نہیں ہوگا۔

(۲) اسلام (۳) ایمان (۴) اگر عورت ہو تو تمام دن حیض و نفاس سے پاک رہے۔

(۵) ایسے سفر میں نہ ہو جس میں نماز کے قصر کا حکم ہو۔ اس لئے کہ جس مقام پر نماز قصر ہوگی وہاں روزہ نہ رکھنا چاہیئے بلکہ بعد کو اس کی قضا ہوگی۔ البتہ ایک سفر سے واپس ہوتے وطن یا جہاں دس روز رہنے کا قصد ہو۔ زوال سے قبل پہنچ جائے اور ابھی کوئی روزہ توڑنے والی چیز استعمال نہ کی ہو تو روزہ صحیح ہوگا۔ اور اگر کوئی شخص زوال کے بعد سفر کرے اور روزہ سے ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے لیکن نماز قصر پڑھے گا۔ اور جب کوئی شخص ماہِ رمضان میں سفر کرے تو حدِ ترخص تک پہنچنے سے پہلے روزہ توڑنا جائز نہیں ورنہ کفارہ واجب ہو جائے گا۔ اور اگر سفر در حضر یا تنہا سفر میں روزہ رکھنے کی نذر کی جائے تو وہ روزہ سفر میں رکھنا جائز ہے۔

(۶) ضرر کا خوف نہ ہو۔ پس اگر خوف ہو کہ روزہ رکھنے سے مرض پیدا ہو جائے گا۔ یا مرض میں زیادتی ہو جائے گی تو روزہ صحیح نہیں بلکہ بعد کو جب یہ خوف نہ رہے تو قضا واجب ہے اور مرض پیدا ہونے کے فقط احتمال سے روزہ ترک کرنا جائز نہ ہوگا اور اگر عورت کو اپنے بچے کے بارہ میں ضرر کا خوف ہو کہ دودھ کم ہو جائے گا اور اس سے بچے کو نقصان پہنچے گا تو واجب ہے کہ روزہ نہ رکھے۔ اسی طرح جس حاملہ کا زمانۂ وضع حمل قریب ہو۔ اور اُسے اپنے، یا بچے کے متعلق ضرر کا خوف ہو تو اس کا بھی روزہ صحیح نہ ہوگا۔ اسی طرح مرد ہو یا عورت بوڑھے ہوں۔ اور روزہ رکھنے سے معذور ہوں تو ان پر بھی روزہ واجب نہیں ہے۔ اور

سوا ان مقامات کے جن کی استثناء ہو گئی ہو (یعنی مسجد الحرام و مسجد نبویؐ و مسجد کوفہ اور حائر سیّد الشہداء) کہ وہاں قصر نماز واجب نہیں ہے پھر بھی بحالتِ سفر روزہ نہیں رکھ سکتا۔

اسی طرح جو کثیر العطش[1] ہو۔ یعنی جو دن بھر پانی پینا ترک نہ کر سکتا ہو۔ اُس پر بھی روزہ واجب نہیں ہے۔ تمام مذکورہ بالا صورتوں میں ہر روزہ کے عوض ایک مُد احتیاطاً چودہ چھٹانک اطعام صدقہ دینا چاہیئے۔ اور جب[2] روزہ رکھنے پر قادر ہو جائیں تو اُس وقت قضا بجالانا چاہیئے۔ بالغ ہونا شرطِ صحتِ روزہ نہیں ہے۔ ہر سمجھ دار لڑکے یا لڑکی کا روزہ صحیح ہے۔ مگر ان پر واجب نہیں ہے۔

نیّتِ روزہ

روزہ میں اُن چیزوں سے پرہیز کرنے کا قصد کرنا ضروری ہے کہ جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ نیت میں اتنا ہی کافی ہے کہ شب میں یہ ارادہ کرے کہ کل قُرْبَةً اِلَى اللّٰه روزہ رکھوں گا۔ اور یہ بھی لازم ہے کہ روزہ محض حکمِ خدا کی تعمیل کے لئے رکھے۔ احوط یہ ہے کہ شبِ اوّل میں پورے مہینے کے روزوں کی نیت کرلے اور پھر ہر رات علیحدہ بھی نیت کرے اور اگر نیت کرنا بھول گیا ہو تو اگر زوال سے قبل یاد آجائے تو فوراً نیت کرے روزہ صحیح رہے گا۔ اور زوال کے بعد یاد آئے تو باقی دن میں منافیٔ روزہ چیزوں سے باز رہے۔ لیکن روزہ باطل ہوگا۔ ایسا ہی حکم تمام واجب[3] روزوں میں ہے۔ خواہ وہ قضا کے ہوں۔ سُنّتی روزہ کی نیت غروبِ آفتاب سے قبل تک ہو سکتی ہے۔ اگر نیت کے بعد دن کا تھوڑا حصہ ہی باقی رہ جائے تو کافی ہے۔ یوم الشک میں آخرِ شعبان کے روزہ کی نیت ضروری ہے۔ پس اگر

[1] جس کی پیاس بھڑکی ہوئی ہو۔ اس کو یہ شکایت خواہ کسی تکلیف اور مرض کی وجہ سے ہو یا کسی اور وجہ دونوں امر یکساں ہیں۔ ۱۲ [2] بوڑھے مرد و عورت اور تشنگی کے مریض جو روزہ رکھنے پر بالکل قدرت نہ رکھتے ہوں ان کے لئے یہ حکم بنا بر احتیاط (وجوبی) ہے۔ ۱۲

[2] اور اخیر کی دونوں صورتوں (یعنی غلبۂ تشنگی و کبرسنی) کے علاوہ (آقائے محسن حکیم)

[3] اگر روزہ واجب معین ہو تو اس میں زوال تک نیت صرف اس صورت میں ہوگی کہ جب کسی عذر کی وجہ سے وہ شروع سے نیت نہ کر سکا لیکن اگر روزہ واجب معین نہ ہو تو اس میں یہ قید نہ ہوگی (بلکہ کسی عذر کے بغیر بھی زوال تک نیت ہو سکے گی) ۱۲

یا نذر یا کفارہ یا اور کوئی اس قسم کا روزہ اس کے ذمہ ہو تو اس کی نیت کرے ورنہ مستحب روزہ کی نیت کرے۔ اور دن میں جس وقت بھی معلوم ہو جائے کہ ماہ رمضان ہے۔ تو فوراً ماہ رمضان کے روزہ کی نیت کرلے روزہ صحیح ہوگا۔ یوم الشک کے روزہ کو ماہِ رمضان کی نیت سے رکھنا حرام ہے۔

مبطلاتِ روزہ

وہ چیزیں جن سے روزہ میں اجتناب[1] لازم ہے اور جن کے عمداً[2] عمل میں لانے سے قضا اور کفارہ دونوں واجب ہو جاتے ہیں حسب ذیل ہیں۔

پہلے اور دوسرے کھانا اور پینا۔ خواہ وہ شے عادتاً کھائی پی جاتی ہو یا نہیں۔ اور کھانا پینا بالطریق معمول ہو یا کسی غیر معمولی طرز[3] سے ہو۔ سب کا یکساں حکم ہے۔ چنانچہ اگر ناک سے پانی اندر کھینچ لے یا دانتوں میں جو غذا رہ جاتی ہے۔ اُسے حلق سے اندر اتار لے تب بھی روزہ باطل ہوگا اور بچوں یا جانوروں کو کھلانے کے لئے کسی چیز کا چبانا اور آٹے اور ہنڈیا کا نمک چکھنا وغیرہ بحالتِ روزہ جائز ہے۔ بشرطیکہ عمداً کچھ حلق سے نیچے نہ اترنے پائے لیکن بہتر بلکہ احوط[4] یہ ہے کہ ایسے کام ہی نہ کرے۔ اسی طرح وضو کے لئے یا ٹھنڈک پہنچانے کے لئے بھی کلی کرنا جائز ہے لیکن غیر وضو کے علاوہ کلی نہ کرنا افضل ہے۔ کلی کے بعد تین مرتبہ لعابِ دہن جمع کر کے تھوکنا مستحب ہے لیکن اگر بے اختیار یا غفلت سے یا سہواً[5] کلی کا پانی حلق سے اتر جائے تو اگر نماز کے لئے وضو میں کلی ہو رہی ہو تو کوئی حرج نہ ہوگا۔ اگر نماز واجب کے وضو کے علاوہ یعنی کسی اور وضو میں کلی ہو تو احوط[6] یہ ہے کہ روزہ کی قضا بجالائے اور اگر بیکار یا ٹھنڈک پہنچنے کے لئے کلی ہو رہی ہو تو قضا بجالانا واجب ہے۔ اور روزے میں مسواک کرنا بھی جائز ہے لیکن جب تک مسواک کرے اُس کو منہ سے باہر نہ نکالے اور ر

... سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اگر لکیروں کا مادہ معدہ تک پہنچے تو روزہ باطل ہے اور اگر معدہ میں نہ جائے تو کوئی ... نہیں روزہ صحیح ہوگا (آقائے محسن حکیم)، [2] یہ احتیاط ترک نہ ہو یعنی واجب ہے ۱۲ آقائے بروجردی۔

... مسواک کی وجہ سے دانتوں سے جو کچھ باہر نکلا اسے حلق سے نیچے نہ اترنے دے ۱۲۔ آقائے بروجردی۔

اگر نکالے تو خشک کرکے دوبارہ منہ میں ڈال لے۔[1] تیسرے عمداً جماع کرنا خواہ قُبُل میں ہو یا دُبُر میں۔ انزال ہو یا نہ ہو۔ فاعل اور مفعول دونوں کے لئے حکم یکساں ہے۔ اگر دن میں روزہ دار کو احتلام ہو جائے تو روزہ باطل نہ ہوگا۔[2] چوتھے خدا اور رسولؐ اور آئمہ معصومین علیہم السلام کی نسبت بلکہ بنا بر احوط (وجوبی) جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور تمام انبیاء و اوصیاء کی طرف بھی عمداً کوئی جھوٹی نسبت دینا یا جھوٹی حدیث نقل کرنا یا خلافِ واقعہ مسئلہ بیان کرنا اور اگر جھوٹ ہونے کا احتمال بھی ہو تو احوط یہ ہے کہ اس کی نسبت ان حضرات کی طرف نہ دے۔[3] اور اگر قرآن و دعا کو سہواً غلط پڑھے تو روزہ باطل نہ ہوگا۔ پانچویں عمداً پانی میں غوطہ لگانا۔ خواہ سر و جسم سب پانی کے اندر ہو جائیں یا فقط سر ڈوبے۔ اگرچہ سر کے بال پانی سے باہر ہوں اور خواہ بالوں کے سوراخ بند ہوں یا نہ اور خواہ روزہ واجب ہو یا سنتی۔ ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔ البتہ اگر کئی دفعہ میں تھوڑا تھوڑا سر کا حصہ پانی میں ڈوبے تو روزہ باطل نہ ہوگا۔ اور اگر ماہِ رمضان کے روزہ میں عمداً غسلِ ارتماسی[4] کرے تو روزہ کے ساتھ غسل بھی باطل ہوگا۔ چھٹے حلق میں عمداً غبار کا پہنچانا اور اس کی حد صرف "خ" کا مخرج ہے۔ اگرچہ بنا بر احوط (وجوبی) غبار غلیظ نہ بھی ہو۔ اور اس میں کوئی فرق نہیں ہے کہ غبار کسی حلال چیز کا ہو یا حرام شے کا ہو۔ خود اُڑایا ہو یا کسی اور نے اُڑایا ہو۔ پس جہاں غبار اُڑ رہا ہو۔ اگر وہاں کھڑا ہے اور حلق میں غبار جانے سے حفاظت نہ کرے تو روزہ باطل اور قضا و کفارہ دونوں واجب ہوں گے اور احوط (وجوبی) یہ ہے کہ غلیظ دھوئیں اور بھاپ وغیرہ سے پرہیز کرے خواہ وہ دھواں حقہ وغیرہ کا ہو یا کسی

---

[1] سر و سینہ کی رطوبتیں اگر حلق کے اندر اُتر جائیں تو روزہ کا باطل ہونا معلوم نہیں ہے بشرطیکہ لب سے باہر نہ آئیں لیکن ایسا نہ کرنا احوط ہے بلکہ یہ احتیاط ترک نہ ہو۔ اگر فضائے دہن میں یہ رطوبتیں آجائیں (آقائے محسن مدظلہ۔)

[2] محتلم کے لئے غسل میں تاخیر جائز ہے اور اسی طرح ایسے شخص کے لئے بحالتِ روزہ استبرا بالبول و سحات جائز ہے (آقائے محسن حکیم)۔

[3] لبطلان روزہ مخصوص ہے اس حالت سے جب کہ وہ جانتے ہوئے کہ یہ غلط ہے ورنہ بصورتِ دیگر مبطلِ صوم نہیں اگرچہ حقیقتاً خلافِ واقع ہو۔ آقائے محسن۔

[4] لہٰذا ذاکرین و واعظین کو جب وہ ماہِ رمضان میں مجالس پڑھیں فضائل و مصائب کی روایات بیان کرنے میں بہت احتیاط کرنی چاہیئے (الاحقر نجفی عفی عنہ)

اور چیز کا ہو پس حقہ وغیرہ پینا بھی روزہ میں جائز نہیں ہے۔ ساتویں عمداً قے کرنا۔ اور اس سے بھی بنا بر اقویٰ قضا و کفارہ[1] دونوں واجب ہوں گے۔ البتہ اگر بے اختیار قے ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ اور اگر غذا یا پانی بے اختیار حلق تک آجائے اور پھر اندر پلٹ جائے۔ تو روزہ باطل نہ ہوگا اور اگر نکل کر منہ میں آجائے تو واجب ہے کہ تھوک دے روزہ صحیح رہے گا۔ لیکن اگر عمداً پھر حلق سے نیچے اُتارے تو روزہ باطل اور موجب قضا و کفارہ ہوگا۔ اور اگر ضرورت کے لئے قے کرائی جائے تو کوئی گناہ نہیں لیکن روزہ باطل ہو جائے گا۔ آٹھویں عمداً منی نکالنا۔ اس میں شرط[2] یہ ہے کہ انزال کے قصد سے ہو یا جب کہ اس کا علم یا اندیشہ ہو کہ بوس و کنار وغیرہ کی حالت میں انزال ہو جائے گا۔ اور اگر روزہ میں احتلام ہو جائے تو عمداً پیشاب کے ذریعہ استبرا[3] کر سکتا ہے۔ اگرچہ یقین ہو کہ مخرج میں جو کچھ منی رہ گئی ہے وہ خارج ہوگی۔ نویں کسی سیّال (بہتی) شے سے عمداً عمل[4] لینا (حقنہ کرنا) مفسدِ روزہ اور موجب قضا و کفارہ ہے۔ البتہ منجمد (خشک) چیز سے حقنہ لینا مکروہ ہے لیکن اس کا ترک کرنا احوط ہے دسویں طلوعِ فجر تک عمداً جنابت[5] پر باقی رہنا۔ اس سے بھی روزہ باطل اور قضا و کفارہ واجب ہوگا۔ اور جنابت ہی کی طرح حیض و نفاس[6] پر بھی باقی رہنا لیکن اس میں اقویٰ یہ ہے کہ قضا و کفارہ ہوگا۔ اگر اس قصد سے سوئے کہ غسل نہ کرے گا یا قصدِ غسل نہ کرے۔ اور سو جائے اور صبح تک بیدار نہ ہو تو اس کا بھی وہی حکم ہے جو عمداً جنابت پر باقی رہنے کا ہے۔ اگر قصدِ غسل[7] کے ساتھ سوئے اور پہلی مرتبہ بیدار ہو کر پھر سو جائے اور صبح تک بیدار نہ ہو تو صرف قضا واجب ہوگی۔ اور دونوں میں سے کسی مرتبہ کا سونا حرام نہ ہوگا۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ

---

[1] بنا بر اقویٰ موجب قضا اور بنا بر احوط موجب کفارہ ہے (آقائے محسن حکیم)

[2] احوط بلکہ اقویٰ یہ ہے کہ بجز اس صورت کے کہ جب منی نہ نکلنے کی عادت ہو یعنی اطمینان ہو کہ منی نہیں نکلے گی اس حکم کو بوس و کنار میں بغیر کسی شرط کے عام رکھا جائے۔ آقائے بروجردی۔

[3] لیکن اگر غسل کے بعد اپنے اختیار سے پیشاب کرے اور منی نکل آئے تو اس کا روزہ باطل ہے۔

[5] یہ دونوں صورتیں (جنابت اور حیض و نفاس) ماہِ رمضان اور اس کی قضا کے ساتھ مختص ہیں۔ اس کے علاوہ دوسری قسم کے روزوں کے لئے ثابت نہیں۔ آقائے محسن مدظلہ۔

دوبارہ نہ سوئے۔ اور اگر دوبارہ بیدار ہو تو پھر سونا حرام ہوگا۔ اور اگر عصیاناً[1] پھر سو جائے اور صبح تک بیدار نہ ہو تو روزہ کی قضا واجب ہوگی۔ اور احوط یہ ہے کہ کفارہ بھی دے۔ کفارہ اس صورت میں لازم ہوگا جب کہ دوسری مرتبہ سونے کے وقت اس امر کی طرف توجہ ہو کہ ممکن ہے آنکھ نہ کھلے اور یہ کہ اس صورت میں روزہ چلا جائے گا۔ مگر باوجود اس التفات و توجہ کے پھر سو رہے۔ اور جنب[2] و حائض و نفساء اگر غسل پر قادر نہ ہوں تو واجب ہے کہ تیمم کریں۔ اور تیمم کے بعد احوط یہ ہے کہ صبح تک بیدار رہیں۔ اگرچہ بیدار رہنا اکثر علماء کے نزدیک لازم ہے مگر اقوی[3] یہ ہے کہ سونے سے تیمم باطل نہیں ہوگا۔ استحاضہ والی عورت کا روزہ صحیح رہے گا اور اس کے روزہ کی صحت اُن غسلوں[4] پر ہے جو اس پر واجب ہوتے ہیں۔ اور سنتی روزوں میں بھی جنابت پر باقی رہنا احوط کی بنا پر یہی حکم ہے۔

اُمورِ واجبات قضا

مندرجہ ذیل چیزوں سے صرف قضا واجب ہوتی ہے۔

(۱) اگر صبح کی تحقیق سے قبل کوئی فعل منافی روزہ عمل میں لائے اور بعد میں معلوم ہو کہ اُس وقت صبح ہو چکی تھی تو روزہ کی قضا واجب ہوگی۔ اور اگر تحقیق کر لی ہو۔ اور اطمینان ہو گیا ہو کہ ابھی رات باقی ہے۔ پھر بعد میں اس کے خلاف ظاہر ہو تو بنا بر احوط قضا واجب ہوگی۔ (۲) اگر کسی کے کہنے پر کہ "ابھی رات ہے" یہ یقین کر لے۔ اور بعد ازاں اس کے خلاف ظاہر ہو تب بھی قضا واجب ہوگی (۳) اگر کسی کے اطلاع دینے پر کہ "صبح ہو چکی ہے" یہ شخص خیال کرے کہ وہ مذاق کر رہا ہے۔ پھر بعد میں معلوم ہو کہ واقعی اُس وقت صبح ہو چکی تھی۔ تب بھی قضا واجب ہوگی بلکہ اس اطلاع کے بعد اگر یقین بھی ہو کہ رات باقی ہے اور بعد میں معلوم ہو کہ صبح ہو چکی تھی، تب بھی بنا بر احوط قضا بجا لائے (۴) اگر کوئی خبر دے کہ مغرب کا وقت ہو گیا۔ اور خود دیکھ کے تحقیق ممکن نہ ہو۔ اور افطار کر لے۔ پھر بعد میں اس کے خلاف ظاہر ہو

[1] اقوی یہ ہے کہ روزہ کی صحت (روزہ کے دن اور اس سے قبل کی رات کے غسلوں پر موقوف ہے ہاں اگر صبح کا غسل طلوع فجر سے پہلے کرے تو غسل شب کی ضرورت نہیں رہتی۔

تب بھی قضا واجب ہوگی۔ اور اگر تحقیق ممکن ہو اور نہ کرے تو کفارہ[1] بھی واجب ہوگا۔ اور اگر ابر وغیرہ کی وجہ سے یقین ہو جائے کہ غروب ہو گیا اور افطار کر لے۔ پھر بعد میں معلوم ہو کہ اُس وقت تک دن باقی تھا تو اُس روزہ کی قضا واجب نہ ہوگی۔

آدابِ روزہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ روزہ دار کو چاہیئے کہ جب وہ روزہ سے ہو تو اُس کے جمیع اعضاء و جوارح یعنی آنکھ، کان، منہ، ہاتھ، پاؤں وغیرہ سب روزے سے ہوں۔ محرمات بلکہ مکروہات سے باز رہے۔ جھوٹ و بدزبانی سے زبان رُکی رہے۔ حرام پر نظر نہ کرے۔ گالی، گلوچ، لڑائی جھگڑا سے پرہیز کرے۔ حسد و غیبت نہ کرے جھوٹی اور سچی قسم نہ کھائے۔ کسی پر بے جا جبر و ظلم نہ کرے۔ بحالتِ روزہ تسبیح و ذکر خدا میں مشغول رہے اور اپنے گناہوں سے نادم ہو۔ اور استغفار کرے۔

مکروہاتِ روزہ

(۱) وہ کام کرنا جو ضعف کا باعث ہو۔ مثلاً حمام میں زیادہ دیر ٹھہرنا یا بدن سے خون نکلوانا (۲) مشک و عنبر ملا ہوا سرمہ لگانا جس کا مزہ یا بُو حلق تک پہنچے (۳) پھول[2] سونگھنا خاصکر نرگس (۴) شیاف لینا (۵) تر لکڑی سے مسواک کرنا (۶) گیلا کپڑا بدن پر رکھنا (۷) بیکار کلی کرنا (۸) عورت کا پانی کے اندر بیٹھنا[3] (۹) دانتوں کو نکالنا بلکہ مطلق عمل جو دانتوں سے خون نکلنے کا موجب ہو (۱۰) بغیر غرض صحیح کے کوئی چیز منہ میں داخل کرنا (۱۱) شعر پڑھنا[4]

[1] یہی حکم اس شخص کا بھی ہے جو اگرچہ دیکھنے سے مجبور ہو لیکن علم حاصل کر سکتا ہو۔ یعنی اگر علم حاصل نہ کرے اور افطار کر لے تو قضا و کفارہ دونوں واجب ہونگے ۱۲ (لیکن اگر خبر دینے والے دو عادل ہوں تو کفارہ نہ ہوگا اور ایک عادل کی خبر پر اعتماد کرنے میں اشکال ہے۔ آقائے محسن حکیم)
[2] لیکن گلاب وغیرہ کی خوشبو و عطریات کا استعمال کرنا بے ضرر بلکہ مستحب ہے
[3] بلکہ ترک احوط ہے ۱۲
[4] بعید نہیں کہ اس کا اختصاص اُن اشعار سے ہو جو بغیر اغراق مرثیہ و مدح ائمہ علیہم السلام و مطالب حقہ کے ہوں سوائے ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کے مرثیے اور مدح کے دیگر اشعار پڑھنا (آقائے محسن حکیم)

چند مسائل

(۱) ماہِ رمضان المبارک میں اختیاراً سفر کرنا جائز ہے لیکن ماہ رمضان المبارک کے علاوہ اگر ایسے واجب روزے ادا کرنے ہوں جن کا وقت معین ہو۔ جیسے قضا کا روزہ جس کا وقت تنگ رہ گیا ہو۔ یا نذر کا روزہ جس کا دن مقرر ہو تو احوط (وجوبی) بلکہ اقویٰ یہ ہے کہ سفر جائز نہیں ہے۔ اور اگر سفر میں ہو۔ اور کسی معین دن کا روزہ ادا کرنا ہو تو اقویٰ یہ ہے کہ اُس پر اقامت عشرہ کا قصد کرنا واجب ہے۔

(۲) ماہِ رمضان المبارک کے روزوں کے کفارہ میں ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی بجائے نقد رقم دینا کافی نہ ہوگا (یعنی کھانا کھلانا واجب ہے)

(۳) اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں روزہ عمداً توڑ ڈالنے کے بعد قبل زوال سفر کرے تو بنابر احتیاط کفارہ دینا چاہیئے۔ بلکہ وجوب کفارہ قوت سے خالی نہیں ہے۔

(۴) اگر کھانے اور پینے والی چیز کو ملا کر روزہ میں استعمال کرے یا برف کی ڈلی منہ میں رکھ کر پہلے اُس کا پانی پی لے۔ اُس کے بعد ڈلی نگل لے تو ان دونوں صورتوں میں ایک کفارہ کافی ہوگا۔

(۵) ماہِ رمضان میں بحالت روزہ رسولِ خدا و آئمہ معصومینؑ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے سے بنابر اقویٰ ایک کفارہ کافی ہے۔ تینوں کفاروں کی ضرورت نہیں ہے۔

(۶) اگر کسی کو ایک کفارہ پر بھی قدرت نہ ہو تو پے در پے اٹھارہ روزے رکھے۔ اگر یہ بھی امکان سے باہر ہو تو بقدر ضرورت بنا بر احوط ایک ایک مُد (احتیاطاً چودہ چھٹانک) طعام فقراء کو دے گا اور اگر ان دونوں کو جمع کرے تو انتہائی احتیاط ہے۔ اور اگر بالکل قدرت نہیں ہے تو کفارہ کے بدلہ استغفار کرے گا۔ اگرچہ ایک ہی مرتبہ کیوں نہ ہو لیکن احوط یہ ہے کہ اگر بعد کو قدرت حاصل ہوگی تو کفارہ دے گا۔

(۷) کفارہ سے مراد یہ ہے کہ دو مہینے کے پے در پے روزے رکھنا یا ایک بندہ آزاد کرنا یا ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانا۔

(۸) اگر کوئی شخص بیماری کی وجہ سے روزہ نہ رکھے۔ اور اس مرض میں مرجائے یا روزہ رکھنے پر قدرت حاصل نہ ہو۔ حتیٰ کہ مرجائے تو کسی پر قضا بجالانا واجب نہ ہوگا۔

ثبوت رویت ہلال

(۱) اپنی آنکھ سے چاند دیکھنا۔ پس جس نے چاند دیکھا اُس پر روزہ واجب ہے۔ اگرچہ دوسروں نے چاند نہ دیکھا ہو۔

(۲) ماہ شعبان کے تیس روز گزر جائیں۔ اگرچہ ماہِ رمضان کا چاند نظر نہ آئے تب بھی اس روز روزہ رکھنا واجب ہے۔ اسی طرح ماہِ رمضان کے تیس دن گزر جانے کے بعد ہلال ماہ شوال ثابت ہوتا ہے۔

(۳) رویت ہلال کی دو عادل گواہی دیں۔ اس طور سے کہ وہ چاند دیکھنے کی گواہی میں متفق ہوں۔ اُن کی شہادت مقبول ہوگی۔

(۴) شیاع (شہرت عامہ) یعنی لوگ عام طور پر یہ کہیں کہ ہم نے چاند دیکھا۔ اگر اس شیاع کا علم ہو تو ہلال ثابت ہوگا۔

(۵) مجتہد جامع الشرائط کا حکم بشرطیکہ اُس کی غلطی کا یقین نہ ہو۔

ان اُمور کے علاوہ جنتری یا کسی دوسرے حساب کا چاند کے متعلق اعتبار نہیں ہے اور اگر ایک شہر میں چاند ہو جائے اور دوسرے شہر میں ثابت نہ ہو تو اگر یہ دونوں شہر قریب کے ہوں یا دونوں کا اُفق ایک ہو تو ایک مقام پر چاند کی رویت دوسری جگہ کے لئے کافی ہوگی[1]

———— ۰۰۰۰ ————

[1] ضروری نہیں کہ اُفق متحد ہوں یا غیر متحد۔ اگر کسی ایک مقام پر رویت ہلال کا ثبوت شرعاً ثابت ہو جائے تو باقی مقامات پر چاند کی رویت ثابت ہو جائے گی۔ آقائے خوئی

اٹھارھواں باب

بیانِ زکوٰۃ

ثوابِ زکوٰۃ و عذابِ ترکِ زکوٰۃ

قریباً پچاس مقامات پر خداوندِ حکیم نے قرآن مجید میں زکوٰۃ کے متعلق ذکر کیا ہے اور جہاں جہاں اقامۂ صلوٰۃ کا حکم ہے وہاں زکوٰۃ کی ادائیگی کے بارہ میں بھی تاکید ہے۔ زکوٰۃ کا وجوب ضروریاتِ دین اسلام سے ہے اور جو شخص عمداً اس سے انکار کرے گا وہ دائرۂ اسلام سے خارج اور کافر ہے۔ بے شک اگر مال دار لوگ اپنے مال سے وہ حق نکالیں جو خداوندِ عالم نے اُن کے ذمہ مقرر کیا ہے تو ان مومنین کی زندگی آرام سے بسر ہو سکتی ہے جو فقر و فاقہ میں مبتلا ہیں۔ اور نہایت عسرت و تنگ دستی سے دن گذار رہے ہیں۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم فرماتے ہیں کہ اپنے مال کی زکوٰۃ دے کر اس کو پاک و پاکیزہ بناؤ۔ تاکہ تمہاری نماز مقبول ہو اور زکوٰۃ کو روکنے والا جہنم کی آگ میں جلے گا۔ حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص صاحبِ نصاب ہو۔ اور اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دے تو خدا بروزِ قیامت سانپ اور اژدہے کو اُس پر مسلط کرے گا۔ اور اُن کی گردنوں میں جہنم کی آگ کے طوق ڈالے جائیں گے۔ ائمہ اہل بیتؑ سے مروی ہے کہ زکوٰۃ نہ دینے والے قبروں سے اس طرح اُٹھیں گے کہ اُن کے ہاتھ گردنوں سے بندھے ہوں گے۔ اور فرشتے اُن کو ملامت کرتے ہوئے کہتے جائیں گے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا کا حق نہیں دیا۔

شرائط وجوب زکوٰۃ

زکوٰۃ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک زکوٰۃ بدن جس کو فطرہ کہتے ہیں اس کی تفصیل آگے آئے گی۔ دوسرے زکوٰۃ مال جس کے واجب ہونے کی حسب ذیل شرطیں ہیں۔

اوّل بالغ ہونا۔ دوسرے عاقل ہونا۔ تیسرے آزاد[1] ہونا۔ چوتھے مالکِ مال ہونا۔ جو بقدرِ نصاب ہو۔ پانچویں مال کا صاحبِ مال کے قبضہ و تصرف میں ہونا۔ نیز جو مال قرض لیا گیا ہو۔ اُس کی زکوٰۃ قرض لینے والے پر ہوگی قرض دینے والے پر نہ ہوگی۔ اور زکوٰۃ مال واجب ہونے میں غنی ہونا ضروری نہیں ہے۔ پس جو شخص بھی مالک نصاب ہوگا اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ خواہ وہ مال اس کے سال بھر کے خرچ کو کافی نہ بھی ہو۔ اور اسی طرح قرضدار ہونا زکوٰۃ سے مانع نہ ہوگا یعنی اگر کوئی شخص صاحب نصاب ہو۔ اور اتنا ہی یا اس سے زیادہ اس پر قرضہ ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اور کسی زمین کو غلہ کے عوض ٹھیکہ پر دے دے تو زکوٰۃ کاشت کار پر ہوگی جس نے ٹھیکہ پر زمین لی ہو نہ کہ مالک زمین پر۔

اشیائے زکوٰۃ

اوّل سونا۔ دوسرے چاندی۔ تیسرے گوسفند کہ بھیڑ بکرا دنبہ سب ایک قسم ہیں خواہ نر ہوں یا مادہ۔ چوتھے اونٹ خواہ نر ہو یا مادہ۔ پانچویں گائے بیل۔ چھٹے گیہوں۔ ساتویں جَو۔ آٹھویں مویز منقیٰ۔ نویں خرما۔

بیانِ نصاب

اول سونا۔ پہلی شرط یہ ہے کہ وہ مسکوک[2] ہو خواہ مستعمل ہو یا متروک الاستعمال ہو۔ اسلامی سکہ ہو یا غیر اسلامی۔ اسی وجہ سے زیور میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ وہ سال بھر تک بغیر تغیر و تبدّل کے رکھا رہے۔ اور بارھواں مہینہ شروع ہو جائے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ سونا پوری نصاب کا ہو کہ جس مقدار میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اس کی

---

[1] پس غلام پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ اگرچہ ہم اس کے قائل بھی ہوں گے کہ وہ اپنے مال کا مالک ہوتا ہے ۱۲

[2] کرنسی نوٹوں پر علاوہ فقرہ مسکوک کا حکم عائد نہیں ہوتا لہٰذا نوٹوں پر زکوٰۃ واجب نہیں وہ نہ سونا ہے نہ چاندی بلکہ وہ ایک کاغذ ہے جسے سونا چاندی نہیں کہا جا سکتا (الاحقر نقوی عفی عنہ)

دو نصاب ہیں ہیں۔ پہلا نصاب ۵ تولہ ½۷ ماشہ ہے۔ دوسرا نصاب ایک تولہ ½۱ ماشہ ہے پہلے نصاب میں چالیسواں حصہ یعنی ½۱۳ رتی زکوٰۃ ادا کرے۔ اور دوسرے نصاب میں پونے تین رتی زکوٰۃ نکالے۔

۲۔ چاندی۔ کی شرطیں مثل سونے کی ہیں۔ اس کا پہلا نصاب ۳۹ تولہ ½۴ ماشہ ہے جس کی زکوٰۃ ۱۱ ماشہ ½۶ رتی ہوگی۔ اور دوسرا[1] نصاب ۷ تولہ ½۱۰ ماشہ ہے۔ جس میں سے ۱۹ رتی زکوٰۃ میں دے۔

قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جس قدر سونا اور چاندی نصاب کے مقدار سے بڑھے اس کا چالیسواں[2] حصہ دے۔ اگرچہ بعض اوقات کچھ زیادہ دینا پڑے۔

۳ تا ۵ (گوسفند، اونٹ اور گائے) میں زکوٰۃ۔ یہ ضروری ہے کہ ان پر سال گذر جائے اور بارھواں مہینہ لگتے ہی سال پورا ہو جاتا ہے۔ اگرچہ بارھویں مہینہ کا شمار پہلے ہی سال میں ہوتا ہے۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ یہ چیزیں تمام سال ملکیت میں رہیں۔ ورنہ زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ اور اونٹ اور گوسفند اور گائے میں یہ بھی شرط ہے کہ سائمہ ہوں یعنی تمام سال جنگل میں چرتے رہیں اور مالک کو اپنے پاس سے کھلانا نہ پڑے اور اس کا دار و مدار عرف پر ہے یعنی اگر کبھی کبھی مالک اپنے پاس سے کھلا بھی دیں تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر اتنا کھلائے کہ عرفاً انہیں چرائی کے جانور نہ کہیں تو وہ معلوفہ قرار پائیں گے اور زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ اور ان جانوروں کے بچے (سائمہ یا معلوفہ ہونے کی صورت میں) اپنی ماں کے تابع قرار دئے جائیں گے اور بچوں کے سال کا حساب ان کی پیدائش کے وقت سے ہوگا۔ اور اونٹ اور گائے میں یہ بھی شرط ہے کہ تمام سال ان سے آب کشی، آسیا گردانی، سواری

---

[1] لیکن دوسرا نصاب نوعی حیثیت سے ہے اس معنی میں کہ سونے چاندی کے سکے جتنے بھی بڑھتے جائیں یہی دوسری مقدار نصاب رہے گی۔ [2] لیکن زائد میں زکوٰۃ کی نیت نہ کرے ۱۲ آقائے بروجردی۔

[3] اور مال تجارت نیز وہ منافع جو دکان، مکان، باغ وغیرہ مستقل جائداد سے حاصل ہوں۔ اُن کی زکوٰۃ کا بھی وہی حکم ہے جو سونے اور چاندی کی زکوٰۃ کا ہے (فرق صرف یہ ہے کہ ان میں زکوٰۃ مستحب ہے) آقائے محسن حکیم۔

اور ایسا ہی کوئی کام نہ لیا گیا ہو جس سے انہیں عرف عام میں کارکن کہیں۔

گوسفند کے نصاب پانچ ہیں

اوّل:- ۴۰ جس میں ایک گوسفند ہے۔ دوسری ۱۲۱ جس میں دو گوسفند، تیسری ۲۰۱ جس میں تین گوسفند، چوتھی ۳۰۱ جس میں چار گوسفند اور پانچویں ۴۰۰ اس میں بھی چار گوسفند ہوں گی۔ اس کے بعد جس قدر بڑھتی جائیں فی سینکڑہ ایک گوسفند دینی ہوگی اور جو گوسفند زکوٰۃ میں دے وہ اگر بکری ہو تو لازم ہے کہ اُسے تیسرا سال شروع ہو گیا ہو۔ اور اگر بھیڑ یا دُنبہ ہو تو اُسے ایک سال پورا ہو چکا ہو بنا بر احوط۔

اونٹ کے نصاب بارہ ہیں

(۱) ۵ (۲) ۱۰ (۳) ۱۵ (۴) ۲۰ (۵) ۲۵۔ ان میں ہر پانچ میں ایک گوسفند دے (۶) ۲۶ جس میں ایک اونٹ جو دوسرے سال میں لگا ہو (۷) ۳۶ جس میں ایک اونٹ جسے تیسرا سال شروع ہو گیا ہو (۸) ۴۶ جس میں ایک اونٹ جو چوتھے سال میں لگا ہو (۹) ۶۱ جس میں ایک اونٹ جس کو پانچواں سال شروع ہو گیا ہو (۱۰) ۷۶ جس میں دو اونٹ جو تیسرے برس میں لگے ہوں (۱۱) ۹۱ جس میں دو اونٹ جو چوتھے برس میں لگے ہوں یا ہر چالیس میں ایک اونٹ جسے تیسرا سال شروع ہو گیا ہو۔ اور ان نصابوں کے درمیان جو تعداد حدِ نصاب تک نہ پہنچتی ہو اس میں زکوٰۃ نہ ہوگی۔ اور جو اونٹ زکوٰۃ میں دے وہ لازم ہے کہ مادہ ہو۔

گائے کے نصاب دو ہیں

پہلا نصاب ۳۰۔ دوسرا نصاب ۴۰ اور چالیس کے بعد اگر دونوں نصابوں کا لحاظ ہو سکتا ہو جیسے[1] ۱۲۰ کی تعداد تو اختیار ہے جس کا چاہے لحاظ کرے اور اگر دونوں کا لحاظ نہ ہو

---

[1] کیونکہ اس کی تقسیم ۳۰ اور ۴۰ دونوں پر ہو جاتی ہے اور اگر دونوں پر تقسیم نہ ہو سکتی ہو تو اس عدد کو لینا چاہیئے جس میں کم بچیں (الاحقر نقوی عفی عنہ)

سکے تو جس نصاب کے لحاظ سے زیادہ عدد حساب میں آئیں۔ وہی معیّن ہوگا۔ پس ہر تیس میں ایک سال بھر کی گائے زکوٰۃ میں دے خواہ نر ہو یا مادہ۔ اور ہر چالیس میں ایک مادہ گائے دے جو تیسرے سال میں لگی ہو۔

(۶ تا ۹) گیہوں، جو، مویز اور خرمے کے نصاب

ان سب کا نصاب ایک ہے اور نصاب تک پہنچنے سے پہلے زکوٰۃ واجب نہیں۔ اور جس قدر نصاب سے تجاوز ہو خواہ کم ہی ہو۔ اس کی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ نصاب تین سو صاع (احتیاطاً ۱۲ من ۲۴ سیر) ہے۔ اس کی زکوٰۃ مختلف ہے۔ پس اگر آبپاشی نہر یا بارش سے خود بخود ہوگئی ہو تو دسواں حصہ دینا ہوگا۔ اور اگر آلاتِ آب کشی وغیرہ کی ضرورت پڑی ہو تو بیسواں حصہ۔ اور دونوں قسم کی آب پاشی کی صورت میں دسویں کا تین چوتھائی (یعنی دسویں اور بیسویں کا نصف نصف) اور اس حکم کی بنا عرفِ عام پر ہوگی۔ مساوات یا اغلبیت[۱] پر نہیں ہے۔ اور زکوٰۃ اُس وقت سے واجب ہو جائے گی۔ جب سے گیہوں یا جو یا کچا انگور یا کچا خرما کہا جانے لگے۔ اگرچہ انگور اور خرما میں بھی اس امر کا لحاظ رجحان[۲] سے خالی نہیں ہے کہ جب عرفاً اُسے انگور یا خرما کہا جائے تب زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اور یہ چیزیں خشک ہونے کے بعد اگر بقدر نصاب ہوں گی تو زکوٰۃ واجب[۳] ہوگی۔

ان چاروں میں یہ شرط ہے کہ زکوٰۃ واجب ہونے سے قبل ان کا مالک ہو چکا ہو خواہ زراعت سے یا بیع سے یا کسی اور طریقہ سے۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ بالیوں سے دانہ صاف ہونے اور انگور و خرما کے خشک ہونے تک زراعت میں جو کچھ مصارف ہوئے ہوں۔ وہ

[۱] اگر آبپاشی نہر وغیرہ سے زیادہ ہوئی ہو تو احوط (وجوبی) ہے کہ دسواں حصہ دے (اگرچہ شرکت صادق بھی آتی ہو)۔

[۲] اس حکم میں اور دیگر احکام میں بھی جو ان چیزوں کے متعلق ہوں یہ احتیاط ترک نہ ہو۔ ۱۲

[۳] جب کوئی شخص گندم جو۔ انگور، خرما کو اُن کی زکوٰۃ واجب ہو جانے کے بعد فروخت کر دے تو ان کی زکوٰۃ فروخت کرنے والے پر ہوگی۔ اور اگر خریدنے کے بعد گندم میں دانے لگیں اور خرما زرد یا سرخ بعد میں ہوا ہو تو ان کی زکوٰۃ خریدنے والے پر واجب ہوگی (آقائے محسن حکیم)

اور شاہی مواجب نکالنے[۴] کے بعد زکوٰۃ واجب ہوگی۔

مصرفِ زکوٰۃ

اوّل فقرا، دوسرے مساکین، تیسرے زکوٰۃ وصول کرنے[۱] والے، چوتھے مولفۃ القلوب (یعنی وہ کفار[۲] جو مسلمانوں کی طرف سے جہاد کرتے ہوں) پانچویں اُن غلاموں اور کنیزوں کو آزاد کرنا جو مصیبت و سختی میں زندگی بسر کر رہے ہوں، چھٹے قرض[۳] دار لوگ۔ ساتویں امورِ خیر[۴] جیسے مدرسہ، مسجد، کاروان سرائے، پل وغیرہ بنانا، زائروں اور حاجیوں کی امداد اور اسی قسم کے دیگر امور اور آٹھویں اُن مسافروں[۵] کی امداد و اعانت جو خرچ کے نہ ہونے کی وجہ سے معطل ہو جائیں اگرچہ وہ اپنے شہر میں غنی ہوں۔ مگر اس میں شرط یہ ہے کہ وہ سفر میں قرض نہ لے سکتے ہوں مستحب ہے کہ زمانۂ غیبتِ امام میں زکوٰۃ کا مال مجتہد جامع[۶] الشرائط کے پاس بھیج دیا جائے۔ اور زکوٰۃ دینے میں نیّتِ قربت ہونا شرط ہے۔ ساداتِ بنی ہاشم کی زکوٰۃ سیّد اور غیر سیّد دونوں لے سکتے ہیں۔ لیکن سیّد کو غیر سید کی زکوٰۃ لینا جائز نہیں۔ یہ امر بھی ضروری ہے کہ جن لوگوں کو زکوٰۃ کا مال دیا جائے وہ شیعہ اثنا عشری ہوں۔ اور اُن کو یہ مال دینا حرام کام میں امداد نہ ہو۔ اور شراب خور نہ ہوں۔ اور دینے والے پر اُن کا نان و نفقہ واجب نہ ہو۔ جیسے ماں باپ، اولاد، بیوی۔ اور مستحب ہے کہ ایک مستحق کو سونے چاندی کے پہلے نصاب سے کم مقدار میں زکوٰۃ نہ دے بلکہ یہ احوط[۷] ہے۔ ہاں جتنی زکوٰۃ نکالنا ہے اگر وہ مقدار مذکور یعنی سونے

[۴] پس اس کا اخراج محلِ تامل ہے اگرچہ خراجِ شاہی اور مصارفِ زراعت نکالنے سے قبل جو نصاب ہو اُس کا اعتبار احوط ہے (آقائے محسن حکیم) [۱] امام یا نائبِ امام کی طرف سے۔ ۱۲

[۲] کفار کو نہیں بلکہ اُن مسلمانوں کو دی جا سکتی ہے جن کے ایمان ضعیف ہیں۔ اور زکوٰۃ دینا اُن کے ایمان کو تقویت پہنچائے (آقائے محسن حکیم) [۳] بشرطیکہ معصیت میں صرف نہ کیا ہو۔ ۱۲ [۴] جن کا نتیجہ عام دینی فوائد ہیں [۵] بشرطیکہ سفرِ معصیت نہ ہو [۶] سونے چاندی کے نصاب سے کم ہو یا نہ ہو بہر حال احوط (وجوبی) یہ ہے کہ جس قدر دے وہ عین مال یا قیمت کے لحاظ سے کم نہ ہو (یعنی ۱۱ ماشہ، رتی احتیاطاً ۲ رتی بھر کیونکہ ایک درہم تقریباً ۱۹ رتی کا ہوتا ہے۔

یا چاندی کے پہلے نصاب سے کم ہو تو پھر کم ہی دے اور یہ بھی جائز ہے کہ ایک فقیر کو اس قدر دے کہ وہ غنی ہو جائے۔[1]

مستحب زکوٰۃ

(۱) چاروں غلوں کے علاوہ ہر غلہ میں جیسے چاول چنا، جوار، ماش وغیرہ۔

(۲) دوسرے مال تجارت میں نیز اُس منافع میں جو دکان، مکان، باغ وغیرہ مستقل جائداد سے حاصل ہوں۔ اُس کی زکوٰۃ کا بھی وہی حکم ہے جو سونے چاندی کی زکوٰۃ کا ہے۔

(۳) ایسے مال میں جس پر تصرف کی قدرت نہ تھی۔

(۴) اُس مال میں جس کے متعلق مالک نے سال کے اندر زکوٰۃ سے بچنے کے لئے اُس کی صورت تبدیل کر دی ہو مثلاً روپیہ کے نوٹ کر لئے یا اُس کا زیور بنوا لیا۔

(۵) زیور میں جس کی زکوٰۃ یہ ہے کہ وہ مومنین کو عاریتاً دیا جائے۔

انیسواں باب
بیان خمس
ثواب خمس

خمس فروعِ دین اور ضروریاتِ دین میں سے ہے۔ پانچویں حصّہ کا نام خمس ہے۔ جو محمد و آلِ محمد علیہم السّلام کا حق ہے۔ چونکہ زکوٰۃ صدقہ اور لوگوں کی میل کچیل ہے اس لیئے خداوند عالم نے ان مقدس حضرات کے لئے زکوٰۃ کو پسند نہ فرمایا بلکہ اُن کے واسطے خاص خاص مالوں میں پانچواں حصّہ مقرر کر دیا۔ پس جو شخص ان مالوں سے اس کا معمولی حصہ بھی روکے گا۔ وہ

[1] لیکن بنابر احوط اس قدر زیادہ بھی نہ ہو کہ اس کی سال بھر کی ضروریات سے زائد ہو۔ آقائے محسن منظلہ۔

یقیناً آئمہ اہل بیت علیہم السّلام کے حق کا غاصب قرار پائے گا۔ اور ظالم گردانا جائے گا یہ خدائے بزرگ و برتر کی بڑی رحمت ہے کہ اُس نے اولادِ رسول اور ساداتِ عالی درجات کے لئے ایسا حق قرار دیا تاکہ وہ فاقہ کشی سے محفوظ رہیں۔ لیکن افسوس ہے اُن لوگوں پر جو خمس دینے میں کوتاہی کرتے ہیں اور اولادِ رسول کا بھوکا رہنا ان کو گوارا ہے۔

روایت میں ہے کہ بروزِ قیامت ایک منادی ندا دے گا کہ اے خلقِ خدا خاموش ہو جاؤ۔ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ اس آواز کو سن کر سب خاموش ہو جائیں گے۔ اُس وقت رسولِ خدا ارشاد فرمائیں گے کہ تم میں سے جس کسی نے مجھ پر احسان کیا ہو کھڑا ہو جائے تاکہ اُس احسان کا آج میں اُس شخص کو بدلہ دوں۔ لوگ عرض کریں گے یا رسول اللہ ہمارا آپ پر کیا احسان ہو سکتا ہے بلکہ خدا اور رسول کے ہم پر احسانات ہیں۔ اُس وقت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے کہ جس کسی نے میری اولاد کے ساتھ کوئی احسان کیا ہو۔ اُن میں سے کسی بے گھر سیّد کو جگہ دی ہو۔ بھوکے کو کھانا کھلایا ہو۔ ننگے کو کپڑے پہنائے ہوں۔ وہ کھڑا ہو جائے تاکہ میں اس کو اجر دوں۔ پس جن لوگوں نے ایسا کیا ہو گا وہ کھڑے ہو جائیں گے۔ خداوندِ عالم کی جانب سے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب ہو گا کہ ان کی جزا تمہارے اختیار میں ہے۔ پس آں حضرت ان لوگوں کو ایسے درجہ پر پہنچائیں گے جو آپ کے مکانوں میں سے ہو گا۔ لہٰذا جہاں تک ممکن ہو سادات کا احترام و اکرام لازم ہے۔ اور اُن کے اس حق کو ضائع نہ کرنا چاہیئے۔

اشیائے خمس

سات چیزوں میں سے خمس نکالنا واجب ہے۔ اول لوٹ کا مال جو کافروں سے جہاد میں ہاتھ آئے۔ بشرطیکہ جنگ امام کے اذن سے ہو۔[2] دوسرے معدنیات یعنی وہ چیزیں جو کان سے نکالی جائیں۔ جیسے سونا، چاندی، یاقوت، فیروزہ، نمک وغیرہ۔ مطلب یہ ہے کہ

[2] لیکن وہ مال جو کفار حربی سے چوری یا حیلہ سے ملے وہ بنابر اقوٰی ارباحِ مکاسب کے حکم میں داخل ہے (یعنی اس میں بھی خمس ہو گا) آقائے محسن حکیم۔

کوئی معدن اس کی ملک میں نکل آئے یا یہ کہ کسی معدن سے ان چیزوں کو لائے لیکن اگر یہ معدنی چیزیں اس کے پاس خرید یا کسی دوسرے ذریعہ سے آئی ہوں تو اُن میں خمس نہیں ہے۔ تیسرے خزانہ جو کہیں سے نکل آئے خواہ جواہر ہوں یا سونا چاندی۔ چوتھے جو چیزیں دریا اور سمندر سے غوطہ لگا کے نکالتے ہیں، جیسے مونگا موتی وغیرہ۔ اور جو بغیر اس کے دریا وغیرہ سے حاصل ہو وہ منافع[1] میں داخل ہوگا۔ پانچویں جو مالِ حلال مالِ حرام میں مل جائے اور اس کا امتیاز نہ ہو سکے۔ چھٹے وہ زمین جس کو کافر ذمّی کسی مسلمان سے خرید ے۔ البتہ اگر مسلمان کوئی زمین کافر ذمّی کو ہبہ کر دے تو اس میں خمس[2] نہ ہوگا۔ ساتویں تجارت صنعت اور جملہ قسم کے کاروبار سے جو منافع حاصل ہوں اور سالانہ آمدنی سے خرچ منہا کر کے جو کچھ بچے[3] خواہ خوراک کی قسم سے ہو یا نقد وغیرہ۔

شرائط خمس

معدنیات و خزانہ میں شرط یہ ہے کہ ان کے حاصل کرنے میں جو مصارف ہوں۔ اُن کو وضع کرنے کے بعد جو کچھ بچے اُس کی قیمت سونے یا چاندی[4] کی پہلی نصاب تک پہنچتی ہو۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ خواہ کتنی ہی تھوڑی مالیت ہو اُس میں سے خمس نکالا جائے۔

غواصی یعنی غوطہ لگا کے جو چیزیں نکالی جاتی ہیں۔ اُن میں شرط یہ ہے کہ جو کچھ صرف ہوا ہے اُس کو وضع کرنے کے بعد قیمت میں ایک مثقال شرعی (۱۸ رتی) سونا یعنی ایک دینار کے برابر ہو جو حلال مال حرام کے ساتھ مخلوط ہو جائے۔ اس میں شرط یہ ہے کہ حرام مال کی مقدار اور اس کا مالک دونوں معلوم نہ ہوں۔ پس خمس نکال دینے سے یہ مخلوط مال حلال ہو جائے گا اور اگر مال حرام کی مقدار اور اس کا مالک دونوں معلوم ہوں تو لازم ہے کہ مالک کو جتنا اس کا مال ہو

---

[1] لیکن جو بغیر غوطہ لگائے حاصل ہو اس میں خصوصی طور پر احوط یہ ہے کہ منافع کے شرائط کا لحاظ کئے بغیر صرف ضروری مصارف وضع کر کے خمس دے [2] اس میں بھی خمس کا واجب ہونا دلیل سے خالی نہیں ہے۔ ۱۲

[3] سالانہ آمدنی کی بچت کوئی الگ چیز نہیں ہے لہٰذا اگر وہ منافع تجارت وغیرہ میں آتی ہو تو خمس واجب ہوگا ورنہ نہیں ۱۲ [4] چاندی کے نصاب کا لحاظ موافق احتیاط ہے اگرچہ اشکال سے خالی نہیں ہے۔ ۱۲

دے دے اور اگر مقدار معلوم ہو لیکن مالک کا علم نہ ہو تو جب مالک کا پتہ لگنے سے ناامیدی ہو جائے تب واجب ہے کہ اس مال کو مالک کی طرف سے راہِ خدا میں تصدق کرے۔ اور احوط[1] ہے کہ اس میں حاکمِ شرع سے اجازت لے لے اور اگر مالک معلوم ہو لیکن مقدار معلوم نہ ہو تو جو مقدار یقینی ہو۔ اُس کا دے دینا کافی ہے۔

آمدنی و منافعِ تجارت میں خمس واجب ہونے کی شرط یہ ہے کہ اپنے اور اپنے عیال کے سال بھر کا خرچ نکالنے کے بعد جو مقدار بچے خواہ تھوڑی ہی بچے اور خرچ میں ضروری ہے کہ میانہ روی و اعتدال کا لحاظ کرے۔ پس اگر زیادہ خرچ کیا تو اس زیادتی کا ذمہ دار ہوگا یعنی اس میں بھی خمس دینا ہوگا۔ اور کنیز و غلام سواری کے جانور برتن، کتابیں، کپڑے اور خیرات تحفہ و ہدیہ[2]، شادی بیاہ، مہمان داری اور مستحب حج و زیارت کے مصارف اور اسی طرح نذر و عہد[3] و قسم اور کفارے میں جو خرچ ہو۔ اور اگر اس سال استطاعت ہو گئی ہو تو حج واجب میں جو کچھ صرف ہو۔ یہ تمام مصارف سال کے خرچ میں داخل ہوں گے۔ اور اگر کوئی شخص سال کا خرچ منافع تجارت وغیرہ کے علاوہ کسی اور ذریعہ سے پورا کرے۔ مثلاً اسے کوئی میراث مل جائے تو اس صورت میں بہتر بلکہ احوط یہ ہے کہ سال کا خرچ ان منافع سے وضع نہ کرے[4] بلکہ اس ارث وغیرہ سے نکالے اور پوری رقم کا خمس دے۔ اور منافع تجارت وغیرہ میں سال کی ابتدا اس

---

[1] بشرطیکہ کوئی یقینی مقدار اس میں نکلتی ہو اور اگر مختلف چیزیں ہوں یا قیمتوں میں فرق ہو تو بجز اس کے کوئی چارہ نہیں کہ مالک سے صلح کر لی جائے اگرچہ حاکمِ شرع کی مداخلت ہی سے کیوں نہ ہو۔ اور قیمتوں میں جو فرق ہو اُس کا نصف نصف بانٹ لیا جائے ۱۲ [2] ہبہ و ہدیہ میں بھی خمس ہے اور جو چیز پا جائے یا بذریعہ وصیت مل جائے۔ شکار جو آپ آ جائے جانور یا کنیز کے ہاں اگر بچہ ہو جائے ان سب پر خمس واجب ہے۔ اور عورت کو جو مہر ملتا ہے اس پر بھی خمس واجب ہے۔ آقائے محسن حکیم۔

[3] نذر و عہد و قسم و کفارہ یہ چیزیں خواہ اس سال کی ہوں یا پہلے کی۔ بہرحال جس سال میں یہ مصارف ہوں گے اسی سال کے خرچ میں داخل ہوں گے اور یہی حکم حج واجب اور نقصانات وغیرہ کے مصارف کا بھی۔ ۱۲

[4] لیکن اقویٰ یہ ہے کہ ان منافع سے سال کا خرچ وضع کر کے خمس نکال سکتا ہے (آقائے بروجردی)

وقت سے ہوگی جب سے نفع ملنا شروع ہو۔ اور خمس میں سال تمام ہونے سے یہ مطلب ہے کہ بارہ قمری مہینے پورے ہو جائیں۔ مال کی کوئی خاص مقدار مقرر نہیں ہے۔ جس قدر بھی ہوگا اس میں سے خمس نکالا جائے گا۔ اور اگر سال بھر کا خرچ وضع کرنے کی غرض سے خمس نکالنے میں آخر سال تک تاخیر کرے تو جائز ہے۔ بخلاف اور چیزوں کے کہ ان میں فوراً خمس نکالنا واجب ہے اور تاخیر جائز نہیں ہے۔

مصرفِ خمس

خمس کے چھ سہم (حصے) ہوتے ہیں۔ تین حصے امام کے۔ اور وہ اس زمانہ کے حضور صاحب العصر بارھویں امام عجل اللہ ظہورہ ہیں۔ اور تین حصے سادات کے یتیموں، مسکینوں اور پریشان حال مسافروں کے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ وہ مومن شیعہ اثنا عشری ہوں لیکن عادل[2] ہونا شرط نہیں ہے۔ اور ماں باپ یا صرف باپ کی طرف سے سادات بنی ہاشم ہوں[3] اور یتیم و مسکین سال بھر کا خرچ نہ رکھتے ہوں اور نہ کوئی ایسا پیشہ جانتے ہوں کہ جس سے خرچ چل سکے[4] اور مسافر کے متعلق شرط یہ ہے کہ اس شہر میں محتاج ہو جہاں وہ خمس لے اگرچہ وہ اپنے شہر میں مالدار ہو اور مسافر کو ضرورت سے زیادہ دینا جائز نہیں ہے۔

غیر امام کا سہم سادات کو بلا اجازتِ مجتہد بھی دیا جا سکتا ہے لیکن سہم امام کا اختیار

---

[1] مکاسب کے سال کی ابتدا اس وقت سے ہے جب سے کام کا آغاز کرے اور دوسری چیزوں میں اس وقت سے ہے جب فائدہ حاصل کرنا شروع ہو (آقائے محسن حکیم) ۱۲ [2] احوط (وجوبی) یہ ہے کہ جو شخص علانیہ فسق و فجور کرے اُسے خمس نہ دیا جائے (آقائے بروجردی) [3] صرف ماں کی طرف سے سید ہونا کافی نہیں (آقائے محسن حکیم) [4] بنا بر احوط ان کو سال بھر کے خرچ سے زیادہ نہ دے۔ (آقائے محسن حکیم)۔

[5] جب کوئی شخص کہے کہ میں سید ہوں تو اس کے کہنے پر اسے خمس نہیں دیا جا سکتا جب تک کہ دو عادل اس کی سیادت کی گواہی نہ دیں اور اگر کوئی شخص اپنے شہر میں سید معروف ہو۔ اور اس کے سید ہونے پر اطمینان حاصل ہو جائے تو اسے خمس دیا جا سکتا ہے ۱۲ - آقائے محسن حکیم۔

مجتہد جامع الشرائط ہی کو ہے پس اگر سہم امام سادات کو بلا اجازت مجتہد دے تو احوط یہ ہے کہ سہم امام دوبارہ نکالے۔ اور اگر سہم امام مجتہد تک پہنچانا یا پہنچانے کے وقت تک محفوظ رکھنا ممکن نہ ہو تو جائز ہے کہ اُسے ایسے یقینی سے یقینی مصرف میں صرف کرنا چاہیئے کہ جس میں رضائے امامؑ کا پورے طور پر یقین ہو[1]۔

بیانِ صدقات

حسب حال و گنجائش صدقہ دینا سنتِ مؤکدہ ہے۔ مستحب صدقہ کو چھپا کر دینا افضل ہے لیکن صدقہ واجب میں مخفی نہ رکھنا افضل ہے۔ اور سوال سے پہلے کسی چیز کے دینے کی ابتداء کرنا سنت ہے اور ضروریات کے وقت زیادہ صدقہ دینا سنت ہے۔ ماہ رمضان میں اپنے رشتہ داروں پر خصوصاً یتیموں پر اور بنی ہاشم پر خاص کر علویوں پر تصدق کرنا سنت ہے۔ اور یہ بھی سنت ہے کہ محبوب ترین اشیاء کی خیرات کرے اور صدقہ کے لئے بہترین مال اختیار کرے۔ احتیاج و فقر کا اظہار کرنا مکروہ ہے۔ اور مجالس میں سوال کرنے میں کراہت شدید ہے۔ سائل کا رد کرنا مکروہ ہے۔ بنی ہاشم کو زکوٰۃ لینی حرام ہے مگر بوقت ضرورت یا یہ کہ زکوٰۃ دینے والا بھی ہاشمی ہی ہو۔ اور بنی ہاشم پر سوائے زکوٰۃ کے دیگر واجب صدقے (جیسے نذر و کفارہ کے) حرام نہیں ہیں۔ اگرچہ نہ لینا احوط ہے لیکن سنتی صدقہ کا لینا بلا اشکال جائز ہے۔

———— : : ————

---

[1] ... مومنین کی ضروریات کا پورا کرنا اہل علم کی حاجتوں میں صرف کرنا اور ان لوگوں کو دینا جو اشاعت دین کرتے ہیں۔ الاحقر نقوی۔

بیسواں باب

بیان حج

وجوب حجّ

خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے کہ اللہ کے لئے لوگوں پر خانۂ کعبہ کا حج کرنا واجب ہے۔ جو شخص اس کی طرف جانے کی قدرت رکھتا ہو۔ اور جو انکار کرے تو اللہ سب جہان سے غنی و بے نیاز ہے۔ پس جاننا چاہیے کہ حج کرنا اعظم ارکانِ دین سے ہے۔ جس وقت حج واجب ہوتا ہے پھر اس میں تاخیر کرنا گناہِ عظیم ہے۔ احادیثِ صحیحہ میں امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جس شخص پر حج واجب ہو گیا ہو۔ اور بغیر عذر اس کو ترک کرے یا اتنی دیر کرے کہ مر جائے تو یہودی یا نصرانی مرے گا۔ اور قیامت کے دن یہودی یا نصرانی ہی محشور ہو گا۔ حاجی خدا کا مہمان ہوتا ہے۔ اُس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ جناب رسالت مآب صلّی اللہ علیہ و آلہٖ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص سوار ہو کر حج کو جائے جتنے قدم اس کی سواری کا جانور اٹھائے گا۔ ہر ہر قدم پر خداوند عالم اس کے نامۂ اعمال میں ستّر ستّر حسنات ثبت فرمائے گا اور جو شخص پیادہ پا جائے اور مناسک حج بجالائے۔ تو ہر قدم پر سات سو حسناتِ حرم خدا اسے عطا فرمائے گا۔ راوی نے پوچھا یا رسول اللہؐ حسناتِ حرم سے کیا مراد ہے فرمایا کہ ہر حسنہ حسناتِ حرم کا ایک لاکھ حسنہ کے برابر ہے۔ جو حسناتِ حرم کے علاوہ ہوں۔ حدیث صحیحہ میں وارد ہے کہ ایک شخص سے حج واجب فوت ہو گیا۔ اس نے جناب رسولِ خدا کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسولؐ اللہ کوئی ایسا عمل تبلائیے کہ اگر آپ سے بجالاؤں تو اس کا اجر حج کے برابر ہو جائے۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوہ ابو قبیس کے برابر جو مکہ میں سب سے بڑا پہاڑ ہے۔ تیرے پاس سونا ہو۔ اور تو وہ سب راہِ خدا میں صرف کرے۔ تب بھی اس کا اجر حاجی کے اجر کے برابر نہیں ہوگا۔ جو مالدار آدمی حج واجب بجالاچکا ہے اس کے لئے مستحب ہے کہ ایک سال کے بعد یا بہتر تیسرے چوتھے یا پانچویں سال حج مستحب بجالاتا رہے۔

شرائط وجوب حج

حج جسے (حجۃ الاسلام کہا جاتا ہے)، اصل شریعت کی رُو سے تمام عمر میں ایک مرتبہ ہر مکلّف ذی استطاعت پر واجب ہے۔ استطاعت میں حسب ذیل شرطیں ہیں۔

(۱) زادِ راہ کا اپنی حیثیت کے مطابق پورا ہونا مالِ حلال سے۔

(۲) آمد و رفت کی مدّت تک اہل و عیال واجب النفقہ کا اپنی حیثیت کے مطابق خرچ سے مطمئن ہونا۔

(۳) واپسی کے بعد سلسلۂ معیشت کا باقی رہنا ایسا نہ ہو کر بالکل فقیر ہو جائے۔

(۴) اگر بغیر رفیق کے سفر کرنے میں عذر ہو تو رفیق کا ہونا جس حیثیت سے ممکن ہو۔ اور کفایت کرے۔ خواہ خصوصیت سے اپنے ہمراہ لے یا کوئی رفیقِ سفر ساتھ ہو جائے غرضیکہ جس طرح بھی بن پڑے۔ اور عورت کے لئے ضروری ہے کہ محرم کے ساتھ ہو۔ پردہ کا لحاظ ہر حال میں عورت کو مقدم ہے خاص کر سفر میں۔

(۵) بالغ ہونا۔ نابالغ پر حج واجب نہیں۔

(۶) عاقل و باہوش ہونا۔ لہٰذا مست و دیوانہ پر حج واجب نہیں۔

(۷) آزاد ہونا۔ پس غلام پر حج واجب نہیں۔

(۸) صحیح و سالم ہونا۔ یعنی زحمت سفر برداشت کرنے کی بدن میں صلاحیت ہونا۔

(۹) راہ میں امن ہونا۔

پس جب یہ شرائط پوری ہوں تو وہ شخص مستطیع ہے۔ اور اُس پر حج واجب ہے۔

مسئلہ جس شخص پر حج واجب ہو چکا ہو اور اُس نے اتنی دیر کی کہ مر گیا تو اس کے اصل ترکہ سے ایک اجیر (نائب) مقرر کرنا چاہیئے جو اس کی نیابت میں اس کی

طرف سے حج بجا لائے۔

مسئلہ اگر کوئی شخص مقروض ہے اور اس کے پاس صرف اتنا مال ہے کہ حج کر سکے۔ اور اگر اس قرض کو ادا کرے تو حج نہ کر سکے گا تو اس صورت میں نہ مقدور رکھنے والے کے برابر ہوگا۔

شرائط صحت حج (۱) مسلمان کی طرح کافر پر حج یا دیگر عبادات واجب ہیں لیکن بوجہ کفر صحیح نہیں ہیں۔

(۲) حقوق الناس کا ادا کرنا۔ لہٰذا خمس و زکوٰۃ اگر واجب ہوں تو چاہیئے کہ پہلے ادا کرے اور اگر اُس کے مال میں حقوق الناس اور حقوق سادات و سہم امام ہوں اور اسی مال سے وہ جا کر احرام باندھے تو غصبی ہوگا۔ لہٰذا حج صحیح نہیں ہوگا اور اگر ایسا مال کہ جس میں حقوق الناس وغیرہ مخلوط ہوں خرچ کر کے سفر کرے تو گنہگار ہے۔

(۳) خود مجتہد ہو یا اتنا علم رکھتا ہو کہ عمل احتیاط پر کر سکے ورنہ مقلد ہو۔ اور مسائل ضروری کہ جن کی حج میں ضرورت پڑتی ہے کہ اپنے مجتہد جامع الشرائط کے فتویٰ کے مطابق جانتا ہو اگرچہ بغیر تقلید کے کوئی عبادت صحیح نہیں لیکن حج کے واسطے زیادہ تاکید ہے لہٰذا حج کے مسائل مجتہد حی اعلم کے فتویٰ کے مطابق سمجھ لے۔

(۴) نہایت ضروری ہے کہ قرأت درست ہو۔ حروف اپنے اپنے مخرج سے نکلتے ہوں۔ اگر قرأت درست نہ ہو تو محنت و زحمت کر کے جہاں تک ممکن ہو درست کرے۔ اور راہ میں بھی جہاز پر یا منزل پر جہاں موقع ملے مشق کرتا ہوا جائے پھر بھی اگر قرأت میں شک ہو۔ تو بکمال احتیاط تلبیاتِ اربعہ خود بھی پڑھے اور اس کے لئے نائب بھی کرے اور نماز طواف خاصکر نمازِ طواف النساء کے لئے سب سے زیادہ احتیاط کرے۔ خود بھی پڑھے اور نائب بھی کرے

اقسام حج حج کی تین قسمیں ہیں (۱) حج تمتع (۲) حج قرآن (۳) حج افراد۔ آخر کے دونوں حج یعنی قرآن و افراد صرف ان لوگوں کے واسطے ہیں جن کے گھر مکہ معظمہ یا حدودِ حرم کے اندر ہوں۔ یعنی مکہ معظمہ کے چاروں طرف ۴۸ میل سے کم کے اندر واقع ہوں۔ اور جن لوگوں کے گھر مکہ معظمہ سے ۴۸ میل یا اس سے زیادہ فاصلہ پر ہوں ان کے لئے واجب

تمتع بجا لائیں۔ لہٰذا بنا بریں تمام پاکستانی یا ہندوستانی شیعہ بھائیوں پر صرف حج تمتع ہی واجب ہے پس صرف اسی کے مسائل یہاں بیان کئے جاتے ہیں۔

جاننا چاہیئے کہ جسے حج تمتع کرنا ہو اُسے اعمالِ حج بجا لانے سے پہلے عمرہ تمتع کرنا ضروری ہے۔ عمرۂ تمتع، حج تمتع پر مقدم ہے۔

افعال عمرۂ تمتع

عمرۂ تمتع کے افعال پانچ ہیں۔

(۱) احرام باندھنا (۲) خانہ کعبہ کا طواف کرنا (۳) دو رکعت نماز طواف بجا لانا۔ (۴) صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا (۵) تقصیر کرنا یعنی کچھ ناخن یا بال کٹوانا۔

جب ان سے فارغ ہو جائے گا تو جو چیزیں بہ سبب احرام اس پر حرام ہو گئی تھیں حلال ہو جائیں گی۔ اور عمرۂ تمتع تمام ہو جائے گا۔ اس کے بعد جب نویں تاریخ ذی الحجہ کے قریب پہنچے تو حج تمتع کے اعمال بجا لانا شروع کرے۔

اعمالِ حج تمتع

حج تمتع کے اعمال تیرہ ہیں۔

(۱) احرام باندھنا یعنی حج تمتع کے واسطے مکہ سے احرام باندھے۔

(۲) نویں تاریخ ذی الحجہ کو مقامِ عرفات میں پہنچنا جو مکہ سے چار فرسخ ہے۔ اور وہاں وقوف کرنا۔

(۳) عرفات سے مشعر الحرام کی طرف کوچ کرنا۔ یعنی بعد مغرب روزِ عرفہ (دسویں ذی الحجہ کی شب کو) عرفات سے چل کر مشعر الحرام میں آنا جو مکہ معظمہ سے قریباً دو فرسخ ہے۔ اور وہاں دسویں ذی الحجہ کے دن طلوعِ فجر سے طلوعِ آفتاب تک وقوف کرنا۔

(۴) اسی عید قربان کے دن اور طلوعِ آفتاب کے بعد مشعر الحرام سے کوچ کرنا۔ مقامِ منیٰ میں پہنچنا اور جمرۂ عقبہ پر سنگریزے مارنا۔

(۵) مقامِ منیٰ میں قربانی کرنا۔

(۶) مقامِ منیٰ میں سر منڈوانا یا سر کے بال یا ناخن کم کرنا۔

(۷) یہ اعمال بجالانے کے بعد منیٰ سے مکہ معظمہ کی طرف لوٹ آنا اور طوافِ زیارت کرنا۔

(۸) دو رکعت نماز مقامِ ابراہیم میں بجالانا۔

(۹) پھر اس کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی بجالانا۔

(۱۰) پھر طوافِ نسا بجالانا۔

(۱۱) دو رکعت نماز طوافِ نساء پڑھنا۔

(۱۲) پھر گیارھویں تاریخ اور بارھویں تاریخ کی رات منیٰ میں بسر کرنا بلکہ بعض اشخاص کے نزدیک تیرھویں تاریخ کی رات بھی وہیں بسر کرنا۔

(۱۳) گیارھویں اور بارھویں تاریخ کو رمی جمرات کرنا یعنی تینوں جمروں پر سنگریزے مارنا بلکہ بعض اشخاص کے لئے تیرھویں تاریخ کو بھی سنگریزے مارنا ہے۔

مسئلہ جس شخص نے حالتِ احرام میں شکار یا بیوی سے اجتناب نہ کیا ہو تو اس پر واجب ہے کہ تیرھویں شب بھی وہیں بسر کرے اور تیرھویں تاریخ تینوں جمروں پر سنگریزے بھی مارے۔

مسئلہ اگر کوئی شخص جس پر حج واجب ہو چکا ہے۔ ابتداءً احرام میں ان اعمال سے جاہل ہو لیکن ارادہ یہ کرے کہ حج واجب جو اس کے ذمہ ہے۔ اُسے ادا کرتا ہوں تو عمل میں مشغول ہونے کے بعد جو رسالہ مناسکِ حج کے بیان میں اس کے پاس ہے یا کسی معلم کا قول جو مجتہد مرجع تقلید کی رائے کے مطابق ہو۔ اگر اس کے بموجب عمل کرے گا تو اس کا عمل انشاء اللہ صحیح ہوگا۔

بیان مواقیت

احرام اس وقت صحیح ہوگا جب کہ ان مقامات میں جن کو شرعی اصطلاح میں "میقات" کہا جاتا ہے۔ احرام باندھا جائے اور یہ "میقات" مکہ کو جانے والے اور عبور کرنیوالے

مختلف لوگوں کے لئے جو ہر طرف سے آتے ہیں۔ مختلف ہیں۔

۱۔ میقات مسجد شجرہ جسے ذوالحلیفہ بھی کہتے ہیں۔ ان لوگوں کے لئے ہے۔ جو مدینہ کی طرف سے مکہ آتے ہیں۔ اور ضرورت کے وقت اس شخص کے لئے جو مدینہ کی راہ سے مکہ جاتا ہے۔ اتنی تاخیر جائز ہے کہ اپنا احرام جحفہ میں باندھے۔

۲۔ میقات وادیٔ عقیق ان لوگوں کے لئے ہے جو عراق اور نجد کے راستے سے مکہ جاتے ہیں۔ اس کے حصہ اوّل کو مسلخ، درمیانی حصہ کو غمرہ اور آخری حصہ کو "ذاتِ عرق" کہتے ہیں۔ اگر بطور یقین معلوم ہو جائے تو اول احرام مسلخ سے ہے ولیکن تاخیر احوط ہے۔ تاکہ یقین حاصل ہو جائے کہ وادیٔ عقیق میں پہنچ گیا ہے اور احوط یہ ہے کہ احرام باندھنے میں "ذاتِ عرق" تک دیر نہ کریں۔

۳۔ میقاتِ قرآن المنازل ان لوگوں کے لئے ہے جو طائف سے مکہ جاتے ہیں۔

۴۔ میقات یلملم جو ایک پہاڑ کا نام ہے۔ ان لوگوں کے لئے ہے جو یمن کے راستے سے مکہ آئیں۔

۵۔ میقاتِ جحفہ جو شام کے راستہ جانے والے لوگوں کے لئے ہے۔

مسئلہ بنا بر احوط اقویٰ میقات کا علم حاصل کرنا لازمی ہے اور اگر علم ممکن نہ ہو تو بعید نہیں ہے کہ ظن مکتفی ہو جائے جو اہلِ خبر و معرفت لوگوں سے حاصل ہو کہ جس سے اطمینان حاصل ہو جائے۔

مسئلہ جن لوگوں کے گھر ان میقاتوں سے مکہ سے نزدیک تر ہیں اس صورت میں ان کا گھر ہی میقات ہے یعنی اپنے گھروں ہی میں احرام باندھ لیں۔

مسئلہ احرام میں حدثِ اصغر اور حدثِ اکبر سے محرم کا طاہر ہونا شرط نہیں ہے اور جنب و حائض و نفساء کا احرام باندھنا بھی جائز ہے بلکہ حائض و نفساء کے لئے غسلِ احرام مستحب ہے۔

واجباتِ احرام

احرام کے واجبات تین ہیں۔

اول نیت یعنی قصد کرے کہ میں عمرہ تمتع حجۃ الاسلام کا احرام باندھتا ہوں۔ اطاعت فرمانِ خداوندی کے لئے اپنا احرام باندھنے کے یہ معنی ہیں کہ اپنے اوپر اُن امور کو ترک کرنا ضروری قرار دے کہ جن کا ذکر کیا جائے گا اس خیال سے کہ وہ عمرہ معہودہ اور حج معہود کے افعال مقررہ شریعت بجالانے کے لئے عازم مکہ ہے۔ دوسرے چار تلبیہ کا کہنا اور اس کی صورت یہ ہے۔

لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ (اور اس پر بنابر احوط اضافہ کرے) اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ۔

اِن فقرات کا صحیح پڑھنا اسی طرح واجب ہے جس طرح کہ تکبیرۃ الاحرام کا صحیح کہنا اور سورہ حمد اور دوسرے سورہ کا صحیح ادا کرنا واجب ہیں۔ اگر کسی کو تلبیہ نہیں آتا تو اسے سیکھنا اور یاد کرنا واجب ہے یا کوئی شخص اسے تلقین کرے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو جس طرح ہو سکے خود بھی ان فقروں کو ادا کرے۔ اور کسی دوسرے کو کہنے میں نائب بھی مقرر کرے۔ اور جو شخص گونگا ہو وہ انگلی سے اشارہ کرے اور اپنی زبان کو بھی حرکت دے۔

تیسرے نیت اور تلبیہ سے واجب ہے کہ احرام کے لئے صرف دو کپڑے ایک کو لنگ قرار دے جو ناف سے زانو تک کو ڈھانپ لے اور دوسرے کو اپنے کندھے پر شل چادر کے ڈال لے جو دو شانوں کو چھپا لے۔ اور احوط یہ ہے کہ دو جامہ احرام پہننے کے وقت یہ نیت کرے کہ میں ان دو جاموں کو برائے احرام عمرہ (یا حج) فرمانبرداری امر خدا کے لئے پہنتا ہوں۔ اور اس نیت کے بعد احرام عمرہ اور تلبیہ بجالائے۔

مسئلہ ان دو جاموں میں بھی محرم کی نماز جائز و صحیح ہوگی۔ پس ریشمی کپڑا یا ایسا لباس جو غیر ماکول اللحم سے بنا ہو یا کسی ایسی نجاست سے متنجس ہو جو معفو نہیں ہے نیز وہ لنگ بھی جو بشرہ جسم کو نمایاں کرتا ہو۔ احرام کے لئے کفایت نہیں کرتا اور دوش پر ڈالنے والے جامہ میں بھی یہ احتیاط ہوگی۔ جب کوئی شخص احرام باندھ چکے اور اس کے بعد اس کا لباس نجس ہو جائے تو بنا بر احتیاط واجب اُسے پاک کرے یا کوئی دوسرا پاک کپڑا تبدیل کرے۔ بلکہ بنا بر احوط اگر اس کا بدن بھی نجس ہو جائے تو بدن فوراً پاک کرے اور بعض علماء کا قول ہے کہ عورت بھی حالتِ احرام میں خالص ریشمی لباس نہ پہنے اور یہ قول قوت سے خالی نہیں ہے مگر بعض علماء نے تصریح فرمائی ہے کہ احوط یہ ہے کہ عورت احرام کی تمام حالتوں میں حریر خالص نہ پہنے۔ اور یہ بھی احوط ہے کہ یہ لباس چرمی اور مالیدہ مثل نمدے کے نہ ہو اور نہ سلا ہوا ہو۔

محرماتِ احرام

اور

اُن کا کفارہ

وہ چیزیں جن کا محرم کے لئے استعمال حرام اور اپنے نفس پر ترک کرنا واجب ہے۔ چوبیس ہیں۔

(۱) شکار صحرائی وحشی جانوروں کا محرم پر حرام ہے اور محرم کا شکاری کی شکار میں اعانت کرنا یا نشان دہی کرنا اگرچہ اشارہ سے ہی ہو۔ اور اسے ہاتھ سے پکڑنا اور شکار کا گوشت کھانا بھی حرام ہے۔ اگرچہ غیر محرم شخص نے شکار مارا ہو۔ نیز ایسے شکار کو ذبح کرنا بھی حرام ہے جو دوسروں نے شکار کیا ہو۔ البتہ ان جانوروں کو جو موذی ہوں۔ اور جن سے اذیت کا خوف ہو۔ بحالتِ احرام مار ڈالنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور دریائی جانوروں کے شکار کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اسی طرح حیوانات اہلی جیسے اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری وغیرہ۔ پس ان کو ذبح کرنا اور ان کا گوشت کھانا محرم کے لئے جائز ہے۔ اگر محرم شکار کو ذبح کرے خواہ حرم میں ہو یا غیر حرم میں ہو یا غیر محرم مار کر حرم میں ذبح کرے تو مشہور بین العلماء یہ ہے کہ وہ مردار ہے اور [illegible]

احکام اس پر مرتب ہوں گے۔ جب کہ محرم شکار کو مارے تو اس پر کفارہ واجب ہے اور شکار کے کفارہ میں احکام و مسائل بہت زیادہ ہیں اور یہاں اس کے بیان کی گنجائش نہیں۔

(۲) اپنی عورت سے جماع کرنا یا بوسہ لینا یا خوش طبعی کرنا یا نگاہِ شہوت سے دیکھنا بنا بر احوط۔

مسئلہ اگر کوئی شخص بحالتِ احرام عمداً (نہ کہ ازراہِ نسیان و نادانی) جماع کرے عورت سے یا (العیاذ باللہ) کسی مرد سے خواہ فرج میں ہو یا دُبر میں۔ پس اگر عمرہ مفردہ میں سعی سے قبل یہ فعل واقع ہُوا ہے تو اس کا عمرہ فاسد ہو گا۔ اُسے چاہیئے کہ بنا بر احوط اسے تمام کرے۔ اور لازم ہے کہ دوسرا عمرہ بجا لائے۔ اور ایک اونٹ کفارہ میں دے۔ اور اگر سعی کے بعد اور تقصیر سے پہلے یہ فعل کیا ہو تو بنا بر قولِ بعض علماء ایک اونٹ کا کفّارہ لازم ہو گا۔ اور احرام حج کی حالت میں خواہ حج تمتع ہو یا افراد یا قِران۔ پس اگر مشعر الحرام میں وقوف کے بعد سرزد ہوا ہو تو فقط ایک اونٹ کفارہ اس پر لازم ہو گا۔ اور وقوف اور مشعر الحرام سے قبل کی صورت میں ایک اونٹ کفّارہ واجب اور اس کا حج بھی فاسد ہو گا لیکن اُسے چاہیے کہ اُسے تمام کرے اور اگلے سال حج کی قضا بھی بجا لائے۔

مسئلہ اگر کوئی شخص شہوت کی نظر سے کسی عورت کو بوسہ دے تو ایک اونٹ کفارہ لازم ہو گا اور اگر از رُوئے شہوت نہ ہو تو ایک گوسفند کفّارہ ہو گا۔ اگرچہ بعض علماء کے نزدیک ایک اُونٹ کفّارہ ہے۔ اور یہ احوط ہے بلکہ یہ قول خالی از قوت نہیں ہے۔

مسئلہ اگر کسی عورت کی طرف عمداً شہوت کی نظر کرے اور انزال ہو جائے تو بنا بر احوط وہ کفارہ میں ایک اونٹ دے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر ایک گائے اور اگر یہ بھی نہ بن پڑے تو پھر ایک گوسفند دینا اس پر لازم ہو گا۔

مسئلہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اپنی بیوی پر نظر ڈالے اور انزال ہو جائے تو اگر یہ

شہوت کی نظر تھی تو کفارہ ایک اونٹ دینا ہو گا اور اگر شہوت سے نہیں تو کوئی کفارہ نہیں۔

(۳) حرام ہے کسی عورت سے اپنا عقد کرنا یا اپنے سے غیر کا عقد پڑھنا۔ خواہ وہ غیر محرم ہو یا حالتِ احرام میں ہو۔ اور اسی طرح عقد کا گواہ بننا یا بنا بر احوط کوئی سی گواہی دینا اگرچہ احرام باندھنے سے پہلے وہ گواہ مقرر ہو چکا ہو۔ اور احوط یہ ہے کہ عورت سے خواستگاری عقد نہ کرے لیکن اس عورت کی طرف رجوع کرنے میں جس کو طلاق بھی دے چکا ہو کوئی عیب نہیں۔

مسئلہ اگر کوئی شخص ایسے انسان کا عقد پڑھے جو احرام باندھے ہوئے ہو اور عقد ہو جانے کے بعد محرم اپنی بیوی سے مجامعت بھی کرے۔ پس ان دونوں (مجامعت کرنے والا محرم اور اس کا نکاح پڑھنے والا) پر ایک ایک اونٹ کفارہ واجب ہو جائے گا۔ اور اگر دخول نہ کیا ہو تو کسی پر بھی کفارہ نہیں ہو گا۔ اور اسی طرح کفّارہ لازم ہے اگرچہ اس کو علم ہو کہ اس کا شوہر محرم ہے۔

(۴) استمناء یعنی اپنے ہاتھ سے یا کسی اور ذریعہ سے اپنی منی کا خارج کرنا خواہ تصور سے یا اپنی بیوی کے ساتھ خوش فعلیوں سے یا بیوی کے سوا کسی اور سے منی خارج کرے۔

مسئلہ مشت زنی سے منی خارج کرنے کے فعل کو بعض علماء نے مثل مجامعت مفسدِ حج گردانا ہے۔ اور بعض کے نزدیک تنہا کفارہ واجب ہے جو ایک اونٹ ہو گا۔

(۵) خوشبوؤں کا استعمال مثل مشک کافور و زعفران و عود و عنبر کے۔ ان کا سونگھنا یا بدن پر ملنا یا کھانا یا ایسا لباس پہننا جس میں خوشبو لگی ہوئی ہو اور اثر کر گئی ہو۔ اور اگر کسی (احرام باندھے ہوئے) کو خوشبو میں بسی ہوئی خوراک کھانے یا لباس پہننے کی احتیاج ہو جائے تو اپنے ناک کو بند کئے رکھے۔ اور احوط بلکہ واجب ہے کہ خوشبودار چیزوں کا استعمال نہ کرے اور خوشبو والے میوہ جات مثل سیب وغیرہ کو سونگھنے سے پرہیز کرنے میں انتہائی احتیاط ہے۔ اگرچہ ان کو کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ

بنابر مشہور خلوق کعبہ ایک خوشبودار بوٹی کعبہ میں ہوتی ہے۔ جس سے خانہ کعبہ کو معطر کرتے ہیں اخوشبو کے حکم سے مستثنیٰ ہے۔ اور بصورتِ شبہ اس سے اپنے آپ کو بچاتے رکھنا احوط ہے۔ اور بازارِ عطاراں سے جو صفا و مروہ کے مابین واقع ہے۔ گزرتے وقت خوشبو کا دماغ میں پہنچنا بھی خوشبو کے حکم سے خارج ہے۔ اور بنا بر احوط اس سے بھی اپنے آپ کو بچانا چاہیئے۔ خوشبو کے استعمال کا کفارہ بنا بر مشہور ایک گوسفند ہے۔ اور بدبو سے بچانے کے لئے اپنی ناک کو بند کرنا محرم کے لئے بنا بر احوط بلکہ اقویٰ کی بنا پر حرام ہے لیکن اگر اس سے بچنے کے لئے تیز چلا جائے۔ تو کوئی حرج نہیں۔

(۶) سِلے ہوئے یا سِلے ہوئے سے مشابہ کپڑے کا پہننا احرام والے شخص پر حرام ہے مثلاً غدہ کا لحاف، بالا پوش، کلیجہ و کلاہ وغیرہ اور بنا بر احوط کسی بھی ڈسی سلی ہوئی چیز سے بھی اجتناب کیا جائے۔ یہاں تک کہ ہمیانی بھی جس میں روپے رکھتے ہیں۔ اور جسے کمر میں باندھتے ہیں۔ اگرچہ ہمیانی کے باندھنے کا جواز اقویٰ ہے۔ جو چیز کہ مجبوری و ضرورت کی وجہ سے یا فتق کو روکنے کے لئے باندھی جائے۔ جائز ہے اس صورت میں احتیاطاً فدیہ دے دیا جائے۔ اگر کسی سلی ہوئی چیز کے پہننے کی حاجت ہو تو اس پر ایک گوسفند کفارہ لازم ہے اور بنا بر احوط لباس احرام خصوصاً ردا میں جو دوش پر ڈالتے ہیں گرہ لگانا اور تکمہ (بٹن وغیرہ) بنانا جائز نہیں۔ اور اس لباس کو لکڑی یا سوئی وغیرہ سے بھی پیوند نہ کرے۔

مسئلہ بنا بر مشہور سِلے ہوئے کپڑے صرف مردوں کے لئے پہننا حرام ہے۔ پس عورتوں کے لئے بحالتِ احرام سِلا ہوا لباس جائز ہے لیکن دستی دستانے جو عورتیں عرب میں ہاتھوں کو سردی سے بچانے کے لئے سیتی اور پہنتی ہیں) ان سے بچنا احوط بلکہ اقویٰ ہے۔

(۷) سیاہ سرمہ لگانا کہ جس سے زینت ہو۔ اگرچہ بنا بر احوط قصدِ زینت بھی نہ ہو اور بنا بر احتیاط واجب مطلق سرمہ سے جس میں قصدِ زینت ہو۔ اجتناب کیا جائے خصوصاً اگر وہ خوشبودار ہو۔

(۸) آئینہ کا دیکھنا حرام ہے لیکن پانی میں نظر کرنا بنا بر اقویٰ جائز ہے اور عینک کا لگانا بھی جائز ہے اگر موجب زیب و زینت نہ ہو۔

(۹) موزہ اور جوتا اور جراب اور ہر وہ چیز جو پشتِ پا کو تماماً ڈھانپ لے۔ احرام والے انسان پر حرام ہے اور حسب تصریح بعض علماء کچھ حصہ کو ڈھانپنا مثل کل کا ڈھانپنا ہے (لہٰذا اس چیز کو بھی نہ پہنے جو پاؤں کے اوپر والے کچھ حصہ کو ڈھانپ لے) لیکن چپلی وغیرہ کے تسمے پہننے میں بنا بر احوط کوئی حرج نہیں۔ اور اگر جوتا پہننے کی احتیاج ہو تو اس کے اوپر والے حصہ کو شگافتہ کر دینا احوط ہے۔

(۱۰) فسوق۔ جس سے مراد جھوٹ بولنا، گالی دینا اور دوسروں پر اپنی فضیلت و مفاخرت کا اظہار کرنا اور اس کی حرمت میں کوئی شبہ نہیں۔

(۱۱) جدال۔ جس سے مراد لَا وَاللهِ یا بَلیٰ وَاللهِ کہنا ہے اور اس کا الحاق بنا بر احوط مطلق قسم سے ہے۔ البتہ بوقتِ ضرورت اثباتِ حق یا نفیٔ باطل کے لئے قسم کھانا جائز ہے۔

مسئلہ اگر جدال صدق پر مبنی ہو۔ یعنی سچی قسم کھائے پس اس میں پہلی اور دوسری مرتبہ میں استغفار کرے۔ اور تیسری مرتبہ کے لئے ایک گوسفند کفارہ میں دے اور اگر جدال جھوٹا ہے تو بنا بر مشہور پہلی مرتبہ ایک گوسفند دوسری مرتبہ بنا بر احوط ایک گائے اور تیسری مرتبہ بنا بر اقویٰ ایک گائے کفارہ ہوگا لیکن جھوٹی قسم کی تمام صورتوں میں افضل و احوط کفارہ اونٹ ہے۔

(۱۲) ان جانوروں کا مارنا جو بدن میں رہتے ہیں۔ جیسے جوئیں یا کھٹمل یا پسو وغیرہ اور ان کو بدن اور کپڑوں سے نکال کر ایسی جگہ ڈال دینا بھی جہاں وہ غیر محفوظ رہیں۔ بنا بر احتیاط حرام ہے۔

(۱۳) بغرضِ زینت انگوٹھی پہننا حرام ہے لیکن استحباب کی نیت سے پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حسبِ تصریح بعض علماء بحالتِ احرام بقصدِ زینت مہندی استعمال کرنا حرام ہے بلکہ احرام باندھنے سے پہلے بھی اثر زمانہ احرام تک رہے۔ مہندی لگانا

حرام ہے اور بنا بر احوط اسے استعمال نہ کیا جائے اگرچہ زیب و زینت کا قصد نہ بھی ہو۔

(۱۴) زینت کی غرض سے عورتوں کا زیور پہننا حرام ہے۔ لیکن ان زیوروں کو بحالت احرام رکھنے میں جو وہ عادتاً پہنے رہتی ہیں کوئی حرج نہیں۔ البتہ ان کو قصداً اپنے شوہر اور دوسرے مردوں کے سامنے جو بنا بر احوط اس کے محرم ہوں نمایاں و ظاہر نہ کریں لیکن اقوی جواز ہے۔

(۱۵) بدن پر تیل ملنا حرام ہے اگرچہ وہ بنا بر احوط بلکہ علی الاقوی خوشبودار نہ ہو۔ مگر بجہت ضرورت جائز ہے۔ اور اسی طرح احرام سے پہلے تیل ملنا حرام ہے اگر وہ خوشبودار ہو اور اس کی خوشبو کا اثر احرام کے وقت باقی رہے۔

(۱۶) اپنے بدن سے یا غیر کے بدن سے خواہ وہ غیر محرم ہو یا محرم۔ بالوں کو جدا کرنا حرام ہے۔ اگرچہ ایک بال ہو۔ البتہ بوقتِ ضرورت جائز ہے مثلاً جوؤں کی زیادتی، سر میں درد یا آنکھوں میں بال پڑجانا جو موجبِ اذیت ہو۔ اور اسی طرح وضو ہے بلکہ غسل کے وقت اگر بال بغیر اکھاڑنے کے گر پڑیں تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ جب سر پر یا داڑھی پر ہاتھ پھیرے اور اس سے ایک یا دو یا زیادہ بال گر پڑیں تو بنا بر احوط ایک مٹھی بھر جَو یا گندم وغیرہ صدقہ دے۔

مسئلہ جب کوئی شخص اپنے سر کو مونڈے۔ اگر بوجہ ضرورت ہو۔ اس کا کفارہ ایک گوسفند دے خصوصاً اس صورت میں جب کہ بغیر ضرورت کے ہو۔ لیکن اس فرض میں احتیاط لازم نہیں۔

مسئلہ جب کوئی شخص اپنی دونوں بغلوں کے بال مونڈے تو کفارہ ایک گوسفند ہے اور اسی طرح ایک بغل کے بال مونڈنے کا کفارہ بنا بر احوط ایک گوسفند ہے اور تین مسکینوں کو کھانا کھلانا اقوی ہے۔

(۱۷) مرد کو اپنا سر ڈھانپنا حرام ہے یہاں تک کہ مٹی اور مہندی بھی نہ لگائے اور کوئی چیز بھی سر پر نہ لگائے بلکہ ہاتھ وغیرہ سے بھی سر کو نہ چھپانا احوط و اولی ہے اگرچہ اظہر [illegible] ہے۔ اور کان میں بال احتیاطاً سر کے حصہ میں محسوب ہیں۔ اور سر کا کچھ حصہ بھی [illegible]

[illegible] داخل ہے سوائے اس کے کہ جس کی استثناء کی گئی ہو۔ مثلاً مشکِ آب کا تسمہ جو سر [illegible] رکھا جاتا ہے یا رومال جو دردِ سر کی وجہ سے سر پر باندھتے ہیں۔ لیکن مردوں کے لئے [illegible] ڈھانپنا جائز ہے (بنا بر اشہر و اظہر)، اور کوئی شخص بحالتِ احرام سر کو پانی یا کسی [illegible] پانی میں نہیں ڈبو سکتا (یعنی غسلِ ارتماسی جائز نہیں)

مسئلہ سر کو ڈھانپنے کا کفارہ ایک گوسفند ہے اور کئی مرتبہ ڈھانپنے میں بنا بر احوط ہر مرتبہ ایک گوسفند کفارہ دے۔ خصوصاً جب کہ کوئی عذر نہ ہو۔ اور خصوصاً [illegible] کہ متعدد دفعہ ہو۔

(۱۸) عورت کو اپنا چہرہ نقاب وغیرہ سے چھپانا حرام ہے۔ اور اسی طرح منہ کا کچھ [illegible] بھی۔ لیکن نماز کے واسطے چہرے کے اطراف سے پیشانی کا کچھ حصہ سر کا پردہ مکمل [illegible] کے لئے اگر چھپ جائے تو کوئی حرج نہیں مگر نماز کے بعد فوراً ہی کھول دے۔

مسئلہ جائز ہے کہ عورت نامحرم سے منہ چھپانے کے لئے ناک کے محاذات تک بلکہ ٹھوڑی تک چادر وغیرہ سے گھونگھٹ کھینچ لے۔ اور احوط یہ ہے کہ ہاتھ [illegible] سے اس چادر کو اپنے منہ سے جدا رکھے کہ وہ اس کی نقاب نہ بن جائے۔ اگرچہ [illegible] جائز ہے۔

(۱۹) بحالتِ احرام مرد کو منزلیں طے کرنے میں سر پر سایہ کرنا حرام ہے مثلاً ہودج [illegible] والی موٹر وغیرہ میں بیٹھنا یا بنا بر احوط چھتری وغیرہ اوپر لگانا خواہ سوار ہو یا پیادہ [illegible] احوط ہے کہ جامہ و چھتری اور اس قسم کی کوئی شے سایہ کے طور پر نہ ہو۔ اگرچہ اس کا [illegible] کے اوپر نہ آتا ہو لیکن منزل پر پہنچ کر سایہ کر سکتا ہے اگرچہ اپنے کاموں کے لئے [illegible] ہے اور نہ بیٹھے لیکن احوط ہے کہ جب کہیں منزل کئے ہوئے ہو تو اسے جگہ [illegible] کے لئے آنا جانا پڑے تو اس حالت میں بھی اپنے اوپر چھتری وغیرہ نہ لگائے [illegible] کرتے وقت کمرے وغیرہ میں جانے میں قطعاً کوئی حرج نہیں۔ اور اسی طرح [illegible] ضرورت شدتِ سرما یا گرمی یا بارش سے بچاؤ کے لئے سر پر سایہ کرنا جائز ہے [illegible] کفارہ دے مگر عورت اور بچوں کو سر پر سایہ کرنا جائز ہے اور کوئی کفارہ نہیں

مسئلہ سایہ کرنے کا کفارہ ایک گوسفند ہے۔ اور جب کہ کئی دفعہ سایہ کیا جائے تو بقول بعض علماء ہر روز ایک گوسفند کفارہ میں دے لیکن بعید نہیں کہ بحالِ احرام عمرہ سایہ کرنے کا کفارہ ایک گوسفند کافی ہو جائے اور حج کا احرام میں بھی ایک گوسفند کفایت کرے۔ اگرچہ متعدد مرتبہ سایہ کے نیچے چلا آیا ہو۔

(۲۰) اپنے بدن سے خون نکالنا حرام ہے۔ غیر کے بدن سے خون نکالنے میں کوئی حرج نہیں، خواہ بدن کھجانے سے یا مسواک کرنے سے ہو جب کہ اُسے علم ہو کہ ان چیزوں کی وجہ سے نکل آئے گا مگر بوقتِ ضرورت جائز ہے اور بحالتِ اختیار اس کا کفارہ بنا بر احوط ایک گوسفند ہے۔ اور بعض فقہاء کے نزدیک ایک نفر مسکین کو کھانا کھلانا فدیہ ہے۔

(۲۱) ناخن اُتارنا اگرچہ تھوڑی سی مقدار کیوں نہ ہو۔ بحالتِ احرام حرام ہے۔ اگر ناخن کا کچھ حصّہ گر گیا ہو۔ اور باقی ماندہ حصّہ موجب تکلیف و اذیت ہو تو اس کو آتارنے میں کوئی حرج نہیں لیکن پھر بھی کفارہ دے۔

مسئلہ ایک پورے ناخن کے اُتارنے کا فدیہ ایک مُد طعام بنا بر احتیاط ہے اور اگر ایک ہی وقت میں ایک ہی جگہ تمام ہاتھ یا پاؤں کے ناخن اتار ڈالے تو اس کا کفارہ ایک گوسفند لازم ہوگا۔ اور اگر ایک جگہ ہاتھوں کے ناخن اور کسی دوسری جگہ پاؤں کے ناخن اُتارے تو پھر دو گوسفند کفارہ لازم ہوں گے۔

(۲۲) دانتوں کا اکھاڑنا حرام ہے۔ اگرچہ خون نہ نکلے اور اس کا کفارہ بنا بر احوط ایک گوسفند ہے۔

(۲۳) حدودِ حرم میں کی گھاس اور درخت کا اکھاڑنا حرام ہے البتہ ان درخت یا گھاس کے کاٹنے میں جو احرام والے شخص کی ملکیت میں ہوں یا خود اس نے کاشت کئے ہوئے ہوں یا اس درخت یا گھاس کے اکھاڑنے میں جو اس کے گھر میں اُگے ہوں۔ بعد اس کے کہ وہ اس کا گھر ہو گیا ہو کوئی حرج نہیں ہے اور اسی حکم میں اذخر (جو ایک مشہور و معروف گھاس ہے)، اور میوہ دار درخت اور خرموں کے درخت داخل ہیں۔

مسئلہ اگر کسی درخت کو کاٹ دے تو بڑے درخت کا کفارہ ایک گائے اور چھوٹے درخت کا کفارہ ایک گوسفند ہوگا۔ اور اگر درخت کا کچھ حصہ کاٹے تو اس کی قیمت صدقہ دے۔ اور گھاس اکھاڑنے کا کفارہ سوائے استغفار کے کچھ نہیں ہے۔

مسئلہ اگر احرام باندھے ہوئے شخص اونٹ کو چھوڑ دے کہ وہ گھاس کھائے تو کوئی حرج نہیں لیکن خود اُس کے لئے گھاس نہیں کاٹ سکتا یہ حکم ان کے لئے بحالت احرام میں بھی نہ ہوں۔ اور جب انسان عام عادت کے ماتحت راستہ چل رہا ہے۔ اور اس کے چلنے سے حرم کا کچھ کچھ گھاس اکھڑتا جائے تو کوئی مضایقہ نہیں۔

(۲۴) ہتھیار باندھنا حرام ہے۔ مثلاً تلوار، نیزہ اور وہ آلات جیسے یراق و آلاتِ جنگ ہیں مگر بوقتِ ضرورت جائز ہے۔ اور بنا بر احوط ان آلات کو بھی ساتھ نہ رکھے۔ اس نے ان کو باندھ بھی رکھا ہو جب کہ وہ ظاہر و نمایاں ہوں۔

واجباتِ طواف

عمرہ تمتع میں مکلف پر مکہ معظمہ میں داخل ہونے کے بعد خانہ کعبہ کا طواف کرنا واجب ہے اور طواف عمرہ کے ارکان میں سے ہے۔ پس اگر کوئی شخص عمداً اسے ترک کرے۔ اور اس کے بجالانے میں اتنی تاخیر کرے کہ وہ بروز عرفہ عرفات میں وقوف نہ کر سکے تو اس کا عمرہ باطل ہے۔ خواہ اس مسئلہ کو جانتا ہو یا جاہل مسئلہ ہو۔ پس اس صورت میں اس کا حج حجِ افراد میں بدل جائے گا۔ اور بنا بر احوط و اقویٰ اسے آئندہ سال حج تمتع بجالانا چاہیئے۔

مسئلہ اگر سہواً طواف ترک ہو گیا ہو تو جس وقت ہو سکے طواف بجالانا واجب ہے اور اگر وہ اپنے وطن پہنچ چکا ہو یا اگر راستہ میں ہو اور واپس لوٹنا مشکل ہو تو طواف کسی نائب سے کرائے۔ اور اگر سعی کر چکا تھا تو بنا بر احتیاط سعی کو پھر سے بجا لائے مگر جب کہ عمرہ کا اعادہ ذی الحجہ کے بعد ہو تو اس صورت میں بنا بر اقویٰ اعادہ سعی لازم نہیں۔

مسئلہ اگر کوئی مریض ہو۔ اور خود طواف نہ کر سکے تو اسے اس طرح طواف کرایا جائے کہ اس کے پاؤں زمین پر لگتے رہیں۔ اور اگر یہ صورت ممکن نہ ہو تو اسے کندھے پر اُٹھا کر طواف کرائیں۔ اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اس کے واسطے طواف کے لیے نائب مقرر کریں۔

شرائط

جاننا چاہیئے کہ واجباتِ طواف بارہ امر ہیں جن میں سے پانچ شرط خارج اور سات واجب داخل ہیں۔

شرطِ اوّل باطہارت ہونا۔ پس محدث کے لئے طواف واجب جائز نہیں ہے اور اگر ازروئے غفلت طواف کرے تو طواف باطل ہے اور اگر اثنائے طواف میں اسے حدث ہو جائے تو اس کا حکم واجباتِ داخل کے ذیل میں بیان ہوگا۔

مسئلہ اگر باوضو ہوتے ہوئے شک ہو جائے کہ آیا اسے حدث ہو گیا ہے یا نہ۔ تو اپنے آپ کو باطہارت سمجھے وضو لازم نہیں۔ اور اگر غیر حالتِ حدث میں شک ہو جائے کہ آیا وہ باوضو ہے یا نہیں تو وضو کرنا ضروری ہے۔ اور اسی طرح سے اگر طواف کے شروع و آخر میں شک ہو تو بھی وضو ضروری ہے۔ اور اگر طواف تمام ہونے کے بعد اخیر کی دو شکیات میں سے کوئی شک عارض ہو تو طواف کو صحیح سمجھے اور بعد کے اعمال کے لئے وضو کرے۔

مسئلہ اگر پانی برائے وضو یا برائے تیمم کوئی شے موجود نہ ہو تو احوط یہ ہے کہ کسی شخص کو جو جنب و حائض و نفساء نہ ہو نائب مقرر کرے اور خود بھی طواف بجا لائے لیکن جنب و حائض و نفساء کو چاہیئے کہ وہ برائے طواف نائب مقرر کریں۔ اور باقی اعمال خود بجا لائیں۔

شرطِ دوم بدن اور لباس کا نجاست سے پاک ہونا خواہ اس قدر نجاست ہی ہو۔ جو نماز میں معاف ہے مثلاً خون جو درہم بغلی سے کم ہو۔ اور دمل وغیرہ کا خون بنا بر احوط اور اگر زخم وغیرہ کے خون سے اجتناب مشکل ہو تو اس حالت میں اقویٰ جواز طواف ہے۔ بلکہ اس لباسِ نجس میں بھی طواف کا جائز ہونا بعید نہیں جو بصورت تنہائی

نماز میں ساترِ عورت نہ ہو۔

مسئلہ اگر طواف کر چکنے کے بعد نجاست کا علم ہوا ہو تو طواف بنا بر اظہر صحیح ہے اور اگر اثنائے طواف میں لباس یا بدن کے نجس ہونے کا علم ہو جائے۔ تو اگر طواف کو چھوڑے بغیر ان کا پاک کرنا ممکن ہو تو نجاست کو دور کرے اور طواف مکمل کرے اور اگر بحالتِ طواف پاک کرنا ممکن نہ ہو تو چوتھے چکر شوط تک نہ پہنچا ہو تو اتمام و استیناف کو جمع کرنا احوط ہے (یعنی یہ طواف ختم کرے اور دوبارہ طواف بھی بجا لائے اور اگر چوتھے چکر تک پہنچ گیا ہو تو اُسے پورا کرے۔ اس کا طواف صحیح ہے اور جمع کرنے کی صورت میں دو رکعت نمازِ طواف بجا لائے۔ اور یہی حکم اس حالت کا ہے جب کہ لباس یا بدن میں بحالتِ طواف نجاست عارض ہو جائے اور اگر لباس یا بدن کی نجاست کو بھول جائے اور اس حالت میں طواف کرے تو احوط یہ ہے کہ پھر سے طواف کرے۔

شرطِ سوم مردوں کا ختنہ شدہ ہونا۔ پس ختنہ کے بغیر طواف باطل ہے اور یہ شرط عورتوں کے بارہ میں نہیں اور چھوٹے بچوں میں اس شرط کا ہونا احوط ہے لہٰذا اگر ختنہ ہوئے بغیر طواف نساء کرے یا کوئی اسے طواف نساء کرائے تو اس کا طواف باطل ہوگا۔ پس بنا بریں اس کے بالغ ہونے کے بعد عورت اُس پر حلال نہ ہوگی۔ مگر اس صورت میں کہ وہ دوسری دفعہ مکہ معظمہ جائے اور طوافِ نساء بجا لائے یا کسی کو اپنی طرف سے نائب کرے جو اس کی طرف سے یہ طواف بجا لائے۔

شرطِ چہارم سترِ عورتین یعنی آگا پیچھا ڈھانپنا ان تمام شرائط کے ساتھ جو بنا بر احوط نماز گزارنے کے لئے ہیں بلکہ اقویٰ معتبر ساتر کا مباح ہونا ہے۔ جس کا نماز میں اعتبار ہے بلکہ اس میں نماز گزار کے لباس کی جملہ شرطوں کا لحاظ اولیٰ ہے۔

شرطِ پنجم اس طرح سے نیت کرے کہ سات چکر طواف خانہ کعبہ کے کرتا ہوں طوافِ عمرہ تمتع جو حجۃ الاسلام کے لئے فرض ہے بحکمِ خدا کی اطاعت و فرماں برداری میں۔

واجبات (جو طواف میں شامل ہیں)

(جو حقیقت طواف میں داخل ہیں، سات امر ہیں)

اوّل طواف حجرِ اسود سے شروع کرے۔ اس طرح کہ اس کا تمام بدن حجرِ اسود کے سامنے سے گذرے، اور اولیٰ و احوط یہ ہے کہ طواف کرنے والا شخص حجرِ اسود سے ذرا ہٹ کر کھڑا ہو، اور نیت کرکے طواف شروع کرے۔ اور اسی نیت پر باقی رہے یہاں تک کہ حجرِ اسود کے سامنے پہنچ جائے۔

دوم ہر چکر (دور) کا حجرِ اسود پر ختم کرنا اور آخری (ساتواں) چکر کو تھوڑا سا حجرِ اسود کے سامنے تک بجالائے تاکہ یقین ہو جائے کہ وہ سات چکر بالکل ٹھیک پورے کر چکا ہے۔

سوم حالتِ طواف خانہ کعبہ کو بائیں ہاتھ پر رکھے لیکن اگر طواف کے کسی حصہ میں ارکان کو بوسہ دینے کے لئے خانہ کعبہ کی طرف منہ ہو جائے یا حاجیوں کے اژدہام یا بھیڑ کی وجہ سے خانہ کعبہ کی طرف منہ یا پشت ہو جائے تو وہ حصہ طواف میں محسوب نہ ہوگا۔ اور واجب ہے کہ اتنے حصہ طواف کو پھر سے ادا کرے، اور بہتر یہ ہے کہ باب حجرِ اسمٰعیلؑ پر پہنچنے سے پہلے اپنے بدن کو بائیں طرف موڑے اور حجرِ اسمٰعیلؑ کے دوسرے دروازے پر پہنچنے سے پہلے اپنے بدن کو ذرا داہنی طرف موڑے تاکہ بایاں شانہ خانہ کعبہ سے ہٹنے نہ پائے اور ارکانِ خانہ کعبہ پر پہنچنے کے وقت بھی ایسا ہی کرے۔

چہارم حجرِ اسمٰعیلؑ کو جو ان کی مادرِ گرامی کا مدفن بلکہ بہت سے انبیاء علیہم السلام کا مدفن ہے۔ طواف میں اس طرح داخل کرے کہ اس کے گرد تو پھرے مگر اس کے اندر نہ جائے۔ اور اگر طواف کرتے وقت اس میں داخل ہو جائے پس وہ شوط (چکر) باطل ہے اور یہ کفایت نہ کرے گا بلکہ احوط یہ ہے کہ باقی ماندہ چکر کو پورا کرنے کے بعد پھر دوبارہ سالم طواف انجام دے۔

پنجم خانہ کعبہ اور مقام حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کے درمیان جمیع اطراف میں طواف

ہونا چاہیئے۔ اور جاننا چاہیئے کہ خانہ کعبہ اور مقام ابراہیمؑ کے درمیان کی مسافت تقریباً ساڑھے چھبیس ہاتھ (ذراع) ہے۔ اتنی ہی مسافت خانہ کعبہ کے چاروں طرف ملاحظہ کرکے اس حد کے اندر طواف کرے۔ پس اگر اس مقدار مذکورہ سے زیادہ حالت طواف میں دُور ہو جائے گا تو جتنا دُور ہوا ہے اتنا طواف باطل ہوگا۔ اور مقدار مذکورہ سے حجرِ اسمٰعیلؑ علی الاحوط بنا بر اظہر تقریباً بیس ہاتھ (ذراع) ہے۔ پس حجرِ مذکور کی طرف سے محلِ طواف چھ ہاتھ اور کچھ کرے زیادہ نہیں۔ لہٰذا اگر اس مقدار سے زیادہ حجرِ اسمٰعیلؑ سے دُور ہو جائے گا تو یہ حصہ طواف میں محسوب نہ ہوگا۔ اور بنا بر احتیاط واجب طواف کے اس چکر کو دوبارہ بجالائے۔

ششم طواف کرنے والے کا خانہ کعبہ سے اور جو کچھ کہ خانہ کعبہ میں محسوب ہے اس سے باہر نکل جانا۔ وہ صفہ کہ جو چک ہے اطراف خانہ کعبہ جو شاذ رواں کے نام سے موسوم ہے۔ پس اگر بعض حالتوں میں طواف کرنے والا اس رستے پر چلا جائے تو اس کا یہ حصہ طواف باطل ہے۔ اور اس کا اعادہ لازم ہے۔ اسی طرح اگر طواف کرتے وقت حجرِ اسمٰعیلؑ کی دیوار کے اُوپر چلنے لگے بلکہ بنا بر احوط چکر لگانے کی حالت میں رکن وغیرہ کو ملنے کی غرض سے اپنا ہاتھ بھی شاذِ رواں کی طرف سے خانہ کعبہ کی دیوار تک نہ لے جائے اور اسی طرح اپنا ہاتھ حجرِ اسود کی دیوار کے اُوپر بھی نہ رکھے۔

ہفتم طواف میں سات دور (چکر) لگانا نہ کم نہ زیادہ۔ پس اگر کوئی شخص عمداً چکر کم یا زیادہ لگائے تو اس کا طواف باطل ہوگا۔ اور اسے نئے سرے سے طواف شروع کرنا ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۱ اگر کوئی شخص بھول کر طواف واجب میں سات چکروں سے کچھ زیادہ کرے تو اس کا آٹھواں چکر پورا کرنے سے پہلے اگر اُسے یاد آجائے، تو اُسے وہیں قطع کر دے۔ اس کا طواف صحیح ہوگا۔ اور اگر آٹھویں چکر پر پہنچنے پر یاد آجائے تو اُسے اختیار ہے کہ اس زیادتی کو شمار نہ کرے اور اس طواف کو تمام کرے طواف صحیح ہو جائے گا۔ پہلے سات چکر واجب ہو جائیں گے دوسرے سات چکر مستحب ہوں گے

اور احوط اتمام ہے۔ اور اس کے بعد چار رکعت نماز بجالائے۔ دو رکعت تو طوافِ واجب قبل از سعی کے لئے اور دوسری دو رکعت طواف مستحب بعد از سعی کے لئے۔

مسئلہ نمبر ۲ اگر طواف کرنے والے شخص کو طواف کے چکروں کی تعداد میں شک ہو جائے پس اگر طواف سے فارغ ہونے کے بعد شک ہو تو یہ شک معتبر نہیں اور اگر اثنائے طواف میں شک تمام و زیادہ کے مابین ہو جائے۔ مثلاً آخر چکر میں شک ہو جائے کہ وہ چکر ساتواں ہے یا آٹھواں۔ تو اس شک کا بھی اعتبار نہیں طواف اس کا صحیح ہوگا اور اگر شک تمام و زیادہ کے مابین نہ ہو بلکہ چکروں کے عدد میں کمی کا احتمال ہو۔ تو طواف باطل ہوگا۔ مثلاً آخر چکر میں شک ہو جائے کہ یہ چکر چھٹا ہے یا ساتواں۔ اور یا کہ چھٹا ہے یا آٹھواں۔ اور یا کہ چھٹا ہے یا ساتواں یا آٹھواں یا چکروں کے دوران میں شک ہو جائے کہ آیا وہ ساتواں ہے یا آٹھواں۔ تو اس کا طواف باطل ہوگا۔ اُسے چاہیئے کہ نئے سرے سے طواف شروع کرے۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ کم پر بنا کر کے طواف کو پورا کرے اور دوبارہ طواف بھی بجالائے۔

مسئلہ نمبر ۳ اگر قطع طواف عذر کی بنا پر ہو۔ مثلاً بیماری یا حیض یا حدث بصورت اختیاری۔ پس اگر طواف کے چار چکر لگا چکا ہو تو اس کا طواف اس مقدار تک صحیح ہے۔ اور عذر کے برطرف ہونے کے بعد اعادہ طواف لازم نہیں بلکہ جہاں سے طواف قطع کیا تھا۔ وہاں سے طواف کو پورا کرے۔ اور اگر نصف (جو ساڑھے تین چکر ہوتے ہیں) تک نہ پہنچا ہو۔ تو طواف باطل ہوگا۔ اور زوالِ عذر کے بعد دوبارہ طواف بجالائے۔ اور اگر نصف سے زیادہ طواف ہو گیا ہو۔ اور چار چکر تک نہ پہنچا ہو تو بنا بر احتیاط واجب عذر کے زائل ہونے کے بعد باقی ماندہ چکر اُس جگہ سے جہاں وہ قطع ہوا تھا پورا کرے۔ اور دو رکعت نماز طواف بجالائے اور اس کے بعد دوبارہ طواف کرے اور دو رکعت نماز بھی پڑھے۔

نمازِ طواف

طواف عمرہ بلکہ مطلق طوافِ واجب کے بعد دو رکعت نمازِ طواف مثل نمازِ صبح کے

...نا واجب ہے جو مقامِ حضرت ابراہیمؑ کے نزدیک بجالائے اور بنا بر احوط فوراً طواف کے بعد اس نماز کو ادا کرے اور اقویٰ یہ ہے کہ اُس پتھر کے پیچھے نماز پڑھے جس پتھر کے سامنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہوئے تھے۔ اور جس پر آں حضرتؑ کا نشانِ قدم ہے اور اگر کثرتِ اژدحام کی وجہ سے مقامِ ابراہیم علیہ السلام کی پشت پر کھڑا نہ ہو سکے تو پھر اس مقام کے دونوں طرف نزدیک کسی جگہ کھڑا ہو کر پڑھے۔ اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر جتنا قریب ہو سکے۔ مقامِ ابراہیمؑ کی پشت یا اُس کے دونوں طرف کے قریب تر کھڑا ہو کر بجا لائے۔ اور اولیٰ و احوط اعادۂ نماز ہے۔ بشرطیکہ پشت مقامِ ابراہیم میں تمکن حاصل ہو جائے۔

رہا طوافِ مستحب تو اُس کی نماز مسجد الحرام کے سب مقامات اختیار میں ادا کی جا سکتی ہے۔

مسئلہ نمبر ۱ اگر کوئی شخص طواف کی نماز پڑھنی بھول جائے تو جب بھی یاد آئے مقامِ ابراہیمؑ کی پشت پر (جیسا کہ ذکر ہو چکا) جا کر ادا کرے۔ اور اگر ممکن نہ ہو تو پھر مسجد الحرام میں کسی جگہ جس قدر کہ مقامِ ابراہیم کے زیادہ سے زیادہ قریب ہو سکے نماز بجالائے لیکن بھولی ہوئی نماز کو دوبارہ بجالانے کے بعد سعی وغیرہ کا اعادہ لازم نہیں اگرچہ احوط اعادہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۲ اگر کوئی شخص نمازِ طواف پڑھنی بھول جائے اور اس کے لئے پھر مسجد الحرام میں واپس جانا بھی دشوار ہو تو اُسے چاہیے کہ جہاں اس مقام جو اوپر مذکور ہو چکا نماز بجالائے۔ اگرچہ وہ کسی دوسرے شہر میں بھی جا چکا ہو۔ اور بنا بر احوط اگر حرم میں دوبارہ آنا اس کے لئے دشوار نہ ہو تو نماز وہیں پر آ کر ادا کرے اور اولیٰ ہے کہ مسجد الحرام میں واپس نہ آنے کے عذر کی صورت میں ایک نائب بھی مقرر کرے کہ وہ مقامِ ابراہیمؑ میں اُس کی طرف سے نمازِ طواف بجالائے اور اگر فراموش شدہ نماز کے ادا کرنے سے قبل وہ مر جائے تو اس کے ولی (خلفِ اکبر) پر اُس کی قضا واجب ہے۔

سعی کے احکام

نمازِ طواف کے بعد سعی کرنا واجب ہے۔ یعنی صفا و مروہ کے درمیان جو مقام مسجد کے نزدیک دو معین مقام ہیں آمد و رفت کرے۔ اس طرح کہ صفا و مروہ کے مابین تمام مسافت کو سعی میں داخل قرار دے اور مسافت میں کوئی جز باقی نہ رہ جائے کہ جس کی سعی نہ کی ہو۔ اگرچہ مسافت کم ہو۔ اور طواف کی طرح سعی بھی ایک رکن ہے۔ اور اسے عمداً یا سہواً ترک کرنے کا وہی حکم ہے جو طواف میں بیان ہو چکا۔

مسئلہ نمبر ۱ سعی میں حدث و خبث سے طہارت اور ستر عورت بھی معتبر نہیں ہے لیکن حدث و خبث سے طہارت کا لحاظ احوط ہے۔

مسئلہ نمبر ۲ واجب ہے کہ طواف و نماز کے بعد سعی کو شروع کرے اور اگر بھول جائے اور طواف پر سعی کو مقدم کرے تو طواف کے بعد سعی کا اعادہ احوط ہے اور یہی حکم ہے۔ اس شخص کے لئے جو جاہل مسئلہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۳ واجب ہے کہ صفا کے اوّل حصہ سے ابتداء کرے اور احوط استحبابی یہ ہے کہ صفا سے چار درجے اُوپر جائے اور نیت کرے اور نیچے اُترنے تک اس نیت پر باقی رہے۔ نیت اس طرح کرے کہ سات مرتبہ سعی کرتا ہوں صفا و مروہ کے درمیان فرض عمرہ تمتع میں خداوند عالم کے فرمان کی اطاعت کے لئے۔ پس وہاں سے پیدل یا کسی حیوان پر سوار ہو کر یا آدمی کے کندھے پر مروہ تک جائے اور یہ ایک پھیرا محسوب ہوگا۔ اور بنا بر احوط استحبابی مروہ کے تمام درجوں کے اُوپر تک جائے اور وہاں سے پھر واپس آئے۔ اس طرح کہ صفا سے ابتداء کر کے صفا پر پہنچ کر مروہ پر ختم کرے۔ پس ایک دفعہ جانا اور ایک دفعہ واپس آنا دو پھیرے (شوط) ہو جائیں گے اور ساتواں پھیرا مروہ پر ختم ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۴ واجب ہے کہ متعارف راستہ سے آئے اور جائے پس اگر مسجد الحرام میں سے گذر کر یا سوق اللیل کی طرف سے مثلاً مروہ جائے یا صفا آئے تو سعی باطل ہو جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۵ واجب ہے کہ جانے کے وقت مروہ کی طرف اور واپس آنے کے وقت صفا کی طرف منہ ہو۔ پس اگر جاتے وقت منہ صفا کی طرف اور واپس آتے وقت منہ مروہ کی طرف ہو تو سعی باطل ہوگی لیکن دائیں بائیں کنکھیوں سے دیکھنا یا پُشت کی طرف دیکھنا کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۶ صفا یا مروہ پر ستانے کے لئے بیٹھ جانا جائز ہے لیکن زیادہ دیر تک نہ بیٹھے کہ جس کی وجہ سے سعی میں موالات قائم نہ رہے اور بغیر کسی عذر کے صفا و مروہ کے درمیان کسی جگہ نہ بیٹھنا احوط ہے۔

مسئلہ نمبر ۷ رفع تکان یا گرمی یا کسی دیگر عذر کی وجہ سے سعی میں تاخیر کرنا جائز ہے۔ اور دوسرے دن تک تاخیر کرنا جائز نہیں۔ البتہ اگر اضطراری صورت ہو۔ تو جائز ہے۔ اور رات تک سعی میں تاخیر بنا بر اقویٰ جائز ہے۔ لیکن احوط ہے کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو رات تک بھی تاخیر نہ کرے۔

مسئلہ نمبر ۸ سعی میں سات پھیروں سے عمداً زیادہ کرنا مبطل سعی ہے۔

مسئلہ نمبر ۹ اگر بھول کر یا از روئے جہالت سات پھیروں سے زیادہ سعی کی تو صحیح ہے۔ اگر ایک پھیرا پہنچ گیا ہو تو باقی چھ پھیرے بہ نیت استحباب بجا لائے کہ پہلے سات پھیرے واجب اور دوسرے سات پھیرے مستحب ہو جائیں گے جیسا کہ طواف میں بیان ہو چکا۔

مسئلہ نمبر ۱۰ اگر بھول کر سات سے کم پھیرے بجالائے تو واجب ہے کہ اُسے جب بھی یاد آجائے باقی ماندہ سعی پوری کرے۔ اور اگر مکہ معظمہ سے باہر چلا گیا ہو تو وہ دوبارہ واپس آئے اور سعی بجالائے۔ اگرچہ وہ اپنے وطن بھی پہنچ چکا ہو۔ اور اگر اس کی مراجعت ممکن نہ ہو تو نائب کرے جو اس کی طرف سے سعی کرے۔ اور اگر سعی پوری نہ کرے تو جو چیزیں احرام کے باندھنے کی وجہ سے اس پر حرام ہو چکی ہیں وہ حلال نہ ہوں گی۔ اور چار پھیرے پورے نہ ہونے کی صورت میں احوط یہ ہے کہ دوبارہ نئے سرے سے سعی بجالائے۔

مسئلہ نمبر ۱۱ اگر پھیروں کی تعداد میں شک اس وقت ہو جبکہ وہ سعی ختم کرکے آگیا ہو تو اس شک کا اعتبار نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۲ اسی طرح اگر تمام و زیادہ میں شک ہو تو اس شک کی بھی پرواہ نہ کرے اور اگر پھیروں میں کمی کا احتمال ہو تو اس کی سعی مطلقاً باطل ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۳ اگر غصب شدہ حیوان پر سوار ہو کر یا غصبی لباس یا غصبی نعلین کے ساتھ سعی کرے تو اس کی سعی باطل ہے۔ اور اسی طرح کسی غصبی چیز کو اپنے ساتھ رکھنا بھی سعی کو باطل کرتا ہے۔

تقصیر کا بیان

سعی سے فراغت کے بعد تقصیر واجب ہے۔ یعنی کچھ ناخن، کچھ مونچھوں یا داڑھی کے بال یا سر کے بال یا ابروؤں کے بال کاٹنا ہے اور نیت اس طرح کرے کہ میں تقصیر کرتا ہوں واسطے مکمل ہونے عمرہ تمتع کے جو حجۃ الاسلام میں فرض ہے۔ خداوند عالم کی فرمانبرداری اطاعت کے لیے تقصیر عمرہ تمتع میں سر منڈوانا کافی نہیں ہے بلکہ حرام ہے۔ اور اس پر تمام سر منڈوانے کا کفارہ ایک گوسفند لازم ہے۔ اور سر کے کسی حصے کے بال بھی منڈوانا جائز نہیں لیکن کفارہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱ احرام حج باندھنے کے بعد اگر وہ عمل تقصیر بجالانا بھول جائے تو اس کا عمرہ صحیح ہوگا۔ لیکن اسے بنا بر احوط ایک گوسفند کفارہ دینا ہوگا۔ اور اگر وہ حکم شریعت سے جاہل تھا تو اس کا عمرہ باطل ہوگا۔ اور اس کا حج بدل جائے گا، حج افراد میں اور بنا بر احوط اگلے سال دوبارہ حج کرنا بھی ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۲ شخص محرم اگر چاہتا ہو کہ وہ تمام چیزیں جو اس پر احرام باندھنے کے بعد حرام ہوگئی تھیں۔ بغیر سر منڈوا دینے کے اس پر حلال ہو جائیں تو تقاضائے احتیاط یہ ہے کہ وہ تقصیر کے بعد طواف نسا اور اس کی نماز بھی بہ نیت رجاء بجالائے۔

مسئلہ نمبر ۳ اگر کسی شخص مکلف کے لئے یہ ممکن نہ ہو کہ وہ مکہ معظمہ میں پہنچے۔ تنگی وقت کی وجہ سے یا عورت کو حیض آنے کے باعث کہ پاک ہونے تک طواف کرنے کے لئے منتظر رہے۔ عمرہ تمتع کے اعمال بجالانے میں اتنی دیر ہو جائے کہ وہ عرفات و مشعر الحرام میں وقت پر نہ پہنچ سکے تو ایسے شخص کو چاہیئے کہ حج تمتع کو حج افراد میں تبدیل کر دے اور حج افراد کا طریقہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عذر کی بنا پر میقات سے احرام باندھ کر نہ آیا ہو تو اسے حج افراد کی نیت سے مکہ معظمہ سے احرام باندھ لینا چاہیئے اور اگر وہ عمرہ و حج تمتع کے لئے احرام باندھ چکا ہو تو عمرہ تمتع کی نیت کو حج افراد کی نیت میں بدل لے اور عرفات چلا جائے۔ اور ذی الحجہ کی نویں تاریخ ظہر کے بعد تک وہاں وقوف کرے اور پھر مغرب کے بعد مشعر الحرام کی طرف کوچ کرے۔ اور وہاں رات بسر کرکے سورج نکلنے سے پہلے پہلے منیٰ چلا جائے اور عید کے دن منیٰ میں جمرہ عقبیٰ کو کنکریاں مار کر اپنا سر منڈوائے لیکن حج افراد کے لئے قربانی واجب نہیں۔ سر منڈوانے کے بعد اس دن یا دوسرے روز مکہ معظمہ واپس آجائے۔ طواف حج واجب بجالائے اور اس کے بعد دو رکعت نماز طواف پڑھے۔ اور پھر صفا و مروہ کے مابین سعی کرے۔ اور سعی کے بعد طواف نساء بجالا کر دو رکعت نماز طواف مذکور پڑھے اور منیٰ میں واپس آجائے اور گیارھویں اور بارھویں تاریخ کی رات تک وہیں رہے اور گیارہویں اور بارہویں تاریخ کے دن میں تین جمروں کو پتھر مارے اور بعض حاجیوں کو تیرھویں کی رات کو بھی وہیں رہنا اور اس تاریخ کے دن میں تین جمروں کو بھی پتھر مارنا ہوگا جیسا کہ حج تمتع کے بیان میں مفصل ذکر ہو چکا ہے اور اس کے بعد حج مکمل ہو جائے گا پھر حرم مکہ سے باہر نکل کر عمرہ مفردہ کی نیت سے احرام باندھے۔ مکہ معظمہ واپس آئے طواف کرے سعی بجالائے اور طواف نساء کرے اور عمل تقصیر بجالائے۔

مسئلہ نمبر ۴ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر عمرہ تمتع کو باطل کر دے۔ اور دوبارہ عمرہ تمتع بجا لانے کا وقت باقی نہ رہے تو بظاہر اس کا حج حج افراد ہو جائے گا۔ اور اس کے اعمال بجالانے کے بعد عمرہ مفردہ بجالائے لیکن ایسے شخص کا حج تمتع سے بری الذمہ ہونا محل تامل ہے (یعنی اگلے سال ایک سالم حج تمتع بھی بجالائے)۔

احکامِ حجِ تمتع

اعمالِ عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد مکلف پر حجِ تمتع حجۃ الاسلام کے لئے احرام باندھنا واجب ہے۔ اور اس کا وقت وسیع ہے۔ اگرچہ روزِ ترویہ (آٹھویں ذوالحجہ) اسے پہلے مکہ معظمہ سے باہر نہ جانا احوط ہے۔ اس کی کیفیت اور حالتِ احرام میں تروکِ واجبہ وہی ہیں جو احرامِ عمرہ میں مذکور ہوئے اور احرامِ حج مکہ معظمہ کی جس جگہ سے چاہے باندھ سکتا ہے اگرچہ مسجد الحرام میں مقامِ ابراہیمؑ یا حجرِ اسمٰعیلؑ سے احرام باندھنا مستحب ہے۔

مسئلہ نمبر ۱ اگر کوئی شخص مکہ معظمہ سے احرام باندھنا بھول جائے یہاں تک کہ وہ منیٰ یا عرفات میں پہنچ جائے تو اُسے مراجعت لازم ہے۔ اور اگر تنگیٔ وقت یا کسی اور عذر کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو تو پھر وہ جہاں پر ہے وہیں سے احرام باندھے اور اگر افعالِ حج ختم کر چکنے کے بعد معلوم ہو کہ اُس نے حج کا احرام نہیں باندھا تو بظاہر اس کا حج صحیح ہے اگرچہ عرفات یا مشعر الحرام میں ٹھہرنے کا وقت گذر جانے کے بعد یا حج کے اعمال ختم کر چکنے سے قبل یاد آجانے کی صورت میں احوط ہے کہ اگلے سال حج بھی بجالائے۔ اور کوئی شخص عرفات یا مشعر الحرام میں وقوف کا وقت فوت ہو جانے تک عمداً احرامِ حج نہ باندھے تو اس کا حج باطل ہے۔

عرفات میں وقوف

عرفات میں وقوف (ٹھہرنا) واجب ہے۔ اور وہ ایک محدود مقام ہے جس کی حدیں معروف ہیں۔ اور وقوف سے مراد عرفات میں موجودگی ہے۔ خواہ سوار ہو خواہ پیادہ وساکن ہو یا متحرک۔ البتہ اگر تمام زمانِ وقوف میں سوتا رہا یا بے ہوش رہا تو اس کا وقوف باطل ہے اور بنا بر احوط واجب ہے کہ وہاں زوالِ آفتاب سے لے کر غروبِ شرعی تک موجود رہے۔ اور اس مقام میں مثلاً وقتِ عصر میں حاضر ہونا کافی نہیں ہے اور واجب ہے کہ نیت وقوف اس طرح کرے کہ میں عرفات میں آج کے ظہر کے وقت سے غروب شرعی تک حجۃ الاسلام کے حجِ تمتع کے لئے خداوند عالم کے فرمان کی اطاعت کے لئے ٹھہر رہا ہوں۔

مسئلہ نمبر ۱ تمام وقتِ معیّنہ میں عرفات میں ٹھہرنا رکن نہیں ہے۔ پس اگر اس کے بعض اجزاء ترک کرنے کی وجہ سے یہ ترک ہو جائے، مثلاً اگر زوال ہونے کے بعد سے تھوڑا حصہ وقوف نہ کرے تو اس کا حج صحیح ہو جائے گا۔ اگرچہ گنہگار ہوگا لیکن وقوف کا صرف مسمّی رکن ہے۔ اور اس کا ترک موجبِ بطلانِ حجِ تمتع ہے۔ اور بھول کر وقوفِ عرفات ترک کرنے سے حج باطل نہ ہوگا مگر مشعر الحرام میں وقوف بھی اگر سہواً ترک کر دے (تو حج باطل ہوگا)۔

مسئلہ نمبر ۲ اگر ظہر کے وقت سے عرفات میں اتنی تاخیر ہو جائے کہ وہ وقتِ ظہر سے کچھ وقت گذر جانے کے بعد عرفات میں حاضر ہو۔ پس جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا۔ زوالِ آفتاب سے غروبِ شرعی تک وقوف واجب ہے۔ یہ شخص گنہگار ہوگا اگرچہ اُس کا وقوف صحیح ہے۔ اور کفارہ بھی لازم ہے۔

مسئلہ نمبر ۳ اگر کوئی شخص غروبِ شرعی سے قبل عرفات سے عمداً کوچ کرے اور اس کی حدود سے باہر آجائے۔ پس اگر نادم ہو کر آجائے۔ اور وہاں غروبِ آفتاب تک رہے تو بنا بر احوط استحبابی کفارہ دے۔ اور اگر واپس نہ آئے تو اس پر ایک اونٹ قربان کرنا واجب ہوگا۔ اور وہ راہِ خدا میں بروز عید نحر کرے اور اگر اس پر قادر نہ ہو تو پھر پے در پے اٹھارہ روزے رکھے۔ اور اگر سہواً عرفات سے باہر چلا جائے تو یاد آنے پر واپس آجائے۔ اور اگر واپس نہ آئے گا۔ تو از روئے معصیت ظاہراً حکمِ عامد میں داخل ہوگا لیکن وجوبِ کفارہ محلِّ تامل ہے اگرچہ احوط ہے اور اگر اُسے غروب تک پتہ نہ چل سکے تو اس پر کوئی شے واجب نہیں اور جاہل مسئلہ کے لئے وہی حکم ہے جو بھول جانے والے شخص کے لئے ہے۔

مسئلہ نمبر ۴ اگر کوئی شخص مدّتِ مذکورہ کا کوئی حصہ بھی عمداً عرفات میں بسر نہ کرے تو اس کا حج باطل ہوگا اور اس کا شبِ عید دوبارہ عرفات میں وقوف

کرنا کفایت نہ کرے گا۔ یہ وقوف عرفہ میں وقوفِ اضطراری ہے۔ اگرچہ یہ دوبارہ وقوف اس شخص کے لئے کافی ہوگا جس نے بھول کر ایسا کیا ہو۔

مسئلہ نمبر ۵ اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے مثلاً بھول کر یا وقت کی تنگی وغیرہ سے مدت مذکورہ کے کسی حصہ میں بھی عرفات میں نہ جا سکے تو اس کے لئے کافی ہوگا کہ وہ شبِ عید میں رات کا کچھ حصہ چاہے کتنا ہی کم ہو عرفات میں وقوف کرے اور اس مدتِ وقت کو وقتِ اضطراری عرفہ کہتے ہیں۔ اور اگر عید کی رات بھی عمداً عرفات میں نہ ٹھہرے اگرچہ وہ مسجد الحرام میں اگر ٹھہر چکا ہو تو اس کا حج باطل ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۶ اگر کسی شخص کو وقتِ اختیاری و اضطراری میں عرفات میں وقوف کرنا بھول جائے۔ یا کسی دیگر عذر کی وجہ سے (لیکن نسیاناً نہیں) وقوف نہ کر سکے تو اس کے حج کی صحت کے لئے یہ کافی ہوگا کہ وہ زمانِ اختیاری میں مشعر الحرام میں وقوف کرے۔

مسئلہ نمبر ۷ اگر سنیوں کے قاضی کے نزدیک ذی الحجہ کا چاند ثابت ہو جائے اور پہلی تاریخ ہونے کا حکم بھی کر دے۔ لیکن شیعوں کے نزدیک رویت شرعاً ثابت نہ ہو تو اس صورت میں اگر "تقیہ" کی رو سے سنی قاضی کے حکم پر عمل کرنا پڑ جائے تو حج صحیح اور جائز ہوگا۔ اگرچہ ان کو علم بھی ہو کہ اس قاضی کا حکم واقع کے خلاف ہے (یعنی رویت ہلال ثابت نہیں)۔

مشعر الحرام میں وقوف

جب شبِ عید قربان عرفات سے کوچ کر کے مشعر الحرام میں پہنچے تو بنا بر احوط وہاں رات سے صبح تک رہے اور نیت اس طرح کرے کہ میں آج کی رات صبح تک مشعر الحرام میں رضائے الٰہی کے لئے رہوں گا۔ اور جب طلوعِ فجر ہو تو وقوف کی نیت کرے کہ میں مشعر الحرام میں طلوعِ آفتاب تک حجۃ الاسلام کے حج تمتع کے لئے بہ نیت وجوب یعنی واجب قربۃً الی اللہ رہوں گا۔ اور بنا بر اشہر و احوط طلوعِ آفتاب تک

وہاں رہنا واجب ہے۔ یا ایسے وقت میں کوچ کرے کہ سورج نکلنے سے پہلے وادی محسّر سے آگے نہ نکل جائے۔ پس اگر عمداً طلوعِ آفتاب سے پہلے مشعر سے باہر آ جائے۔ اور وادی محسّر سے سورج نکلنے سے پہلے آگے نکل جائے تو بنا بر احتیاط گنہگار ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۱ مشعر میں وقوف کا مستی رکن ہے۔ پس اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اسے ترک کرے تو اس کا حج باطل ہے۔ لیکن وقوفِ مشعر کبھی ساقط ہو جاتا ہے اس شخص کے حق میں جو رات کو وہاں وقوف کے قصد سے آگیا ہو۔ اور اس کے لئے طلوعِ فجر کے بعد تک وہاں رہنا دشوار ہو۔ مثلاً عورتیں۔ بوڑھے مرد اور بیمار اشخاص جو لوگوں کے اژدہام کی وجہ سے سخت تکلیف میں مبتلا ہو جائیں۔ اور جس شخص کو ضروری و فوری کام درپیش ہو تو اس کے لئے جائز ہے کہ طلوعِ فجر سے قبل ہی وہاں سے باہر نکل کر منیٰ کی طرف آ جائے۔

مسئلہ نمبر ۲ جس شخص نے وقتِ مذکورہ کا درک نہ کیا تو اس کے طلوعِ آفتاب سے قبل زوال تک کے مابین زمانہ میں وہاں رہنا کافی ہوگا۔ وقوفِ مشعر کے تین وقت ہیں۔ ایک تو شبِ عید میں اس شخص کے لئے جس کے لئے طلوعِ فجر کے بعد مشعر میں رہنا ممکن نہ ہو۔ اور دوسرا وقت طلوعِ فجر و طلوعِ آفتاب کے مابین اور تیسرا وقت طلوعِ آفتاب سے زوالِ آفتاب تک۔

مسئلہ نمبر ۳ عرفات میں وقوف اور مشعر الحرام میں وقوف ہر دو کے لئے ایک ایک وقت اختیاری اور ایک ایک وقت اضطراری ہے۔ پس اگر مکلف نے دو موقف یا وقتِ اختیاری یا اضطراری میں سے کوئی وقت پا لیا تو اس کا حج صحیح ہے اور ان میں سے کسی ایک وقت کا نہ پانا نو قسم کا ہے۔ اور اگر دیکھا جائے تو اضطراری مشعر کی دو قسمیں ہیں۔ صبح و شام بارہ قسم پر منقسم ہے۔ اول جس نے مشعر الحرام اور عرفات دونوں کے اختیاری وقوف کر پا لیا تو اس کا حج صحیح ہے۔ دوم جس نے مشعر اور عرفات کے نہ اختیاری اور نہ ہی اضطراری وقوف کر پایا تو اس کا حج باطل ہے۔ پس اسے چاہیئے کہ اسے احرام عمرہ مفردہ میں بدل دے اور اس کے تمام اعمال یعنی

نماز طواف، سعی، تقصیر، طواف نساء اور اس کی نماز بجالائے اور اس کے بعد احرام سے باہر ہو جائے گا اور اگر اس کے ہمراہ گوسفند ہو تو اس کو بھی راہِ خدا میں قربان کر دے اور مستحب ہے کہ وہ حاجیوں کے ساتھ منیٰ میں ٹھہرا رہے اور جب مکہ جائے تو افعال عمرہ بجالائے اور آئندہ سال حج بھی کرے۔ اگر اس کے بارہ میں وجوب حج کی مقررہ شرائط پوری ہو جائیں یا اگر وہ سالہائے ماسبق میں مستطیع ہو گیا ہو۔ اور تنگیٔ وقت کی وجہ سے عرفات اور مشعر الحرام کا وقوف اُس سے فوت ہو گیا ہو جس میں اس کی کوتاہی نہ پائی جائے (بلکہ ایسا اتفاقاً ہو گیا ہو) تو اس پر اگلے سال حج مطلقاً واجب ہے۔

سوم۔ جس نے عرفہ کو اختیاراً اور اضطراراً پالیا ہو۔

چہارم۔ اس کے برعکس صورت، ان ہر دو صورت میں حج صحیح ہے۔

پنجم۔ جس نے عرفات اور مشعر کے ہر دو وقوفِ اضطراری کو پالیا تو اس کے حج کی صحت میں تامل ہے۔ اور بنا بر اقویٰ حج صحیح ہے۔

ششم۔ جس نے فقط مشعر الحرام کا اضطراری وقوف پایا ہو تو اس صورت میں بنا بر اقویٰ و اشہر اس کا حج باطل ہے۔

ہفتم۔ جس نے فقط عرفات کا اختیاری وقوف پایا ہو تو اس صورت میں حج کا صحیح ہونا بعید نہیں۔ بشرطیکہ اگر منیٰ کی طرف جانے کے وقت اس نے مشعر سے بوقتِ شب کوچ کیا ہو۔ اور اگر روزِ عید کے ختم ہونے کے بعد تک اُس نے باقی ماندہ وقت عرفات میں گذارا ہو۔ اور اس کے بعد مشعر سے کوچ کیا ہو تو اُس کے حج کے صحیح ہونے میں اشکال ہے۔

ہشتم۔ جس نے صرف مشعر الحرام کا اختیاری وقوف پالیا ہو تو اُس کا حج بلا اشکال صحیح ہے۔

نہم۔ جس نے صرف عرفات کا اضطراری وقوف پایا ہو تو اس صورت میں اس کا حج صحیح نہیں ہے۔

واجباتِ منیٰ

مشعر الحرام سے کوچ کرنے کے بعد عید کے روز مکلف پر منیٰ کی طرف بازگشت واجب ہے۔ اس میں تین امر واجب ہیں۔

امر اوّل
رمی جمرۂ عقبہ یعنی سنگریزے مارنا جمرۂ عقبہ پر اور اس کا وقت عید قربان کے دن طلوعِ آفتاب سے غروبِ آفتاب تک ہے۔ اور اگر کوئی بھول جائے تو تیرہ تاریخ تک بھی سنگریزے مار سکتا ہے۔ اور اگر یاد ہی نہ آئے تو سال آئندہ یا اس کا نائب بجالائے اور شرط یہ ہے کہ ان سنگریزوں پر اسم سنگ (پتھر) صادق ہو۔ اور انہیں حرم سے چُنا ہو یا جہاں سے بھی لئے ہوں۔ خوب ہے۔ اگرچہ مستحب ہے کہ مشعر سے ان سنگریزوں کو اٹھایا ہو۔ اور پہلے پہل ہی اٹھایا ہو یعنی رمی جمرات کے کام میں پہلے سے نہ لائے گئے ہوں۔

واجبات رمی الجمرات

۱۔ نیت کرے کہ میں سات سنگریزے حج تمتع حجۃ الاسلام میں جمرہ عقبہ پر مارتا ہوں واجب قربۃً الی اللہ۔

۲۔ ان کو پھینکنا۔ پس اگر سنگریزوں کو جمرہ پر رکھ دے کہ ان کا مارنا صادق نہ آئے تو جائز نہ ہو گا۔

۳۔ سنگریزے مارنے کی غرض یہی ہے کہ جمرہ کو جا کر لگیں۔ پس اگر کسی دیگر جگہ پر لگ کر جمرہ پر جا پڑیں یا کسی دوسرے آدمی یا حیوان کے واسطے سے جمرہ تک پہنچیں تو یہ جائز ہو گا اور اگر پہنچنا مشکوک سمجھے تو نہ پہنچنے میں شمار کرے۔

۴۔ جو سنگریزے پھینکے وہ سات عدد سے کم نہ ہوں۔

۵۔ ساتوں سنگریزے ایک ہی دفعہ نہ پھینک دے اگرچہ وہ گنتی میں ایک دوسرے کے پیچھے جا کر لگیں (تو بھی صحیح نہیں ہے) بلکہ واجب ہے کہ ایک دوسرے کے بعد پھینکے۔ اگرچہ وہ ایک دفعہ آسے جا کر لگیں ۔۔ (تو پھر یہ صحیح ہے)۔

امرِ دوم

واجباتِ منیٰ۔ (قربانی) حج تمتع کرنے والے حاجی پر ایک ہدیٰ (قربانی کا جانور) کا ذبح کرنا واجب ہے۔ اور ایک ہدیٰ کئی حاجیوں کے لئے کفایت نہیں کرے گا۔

مسئلہ نمبر ۱ اگر قربانی کا جانور خریدنے کا مقدور نہ ہو تو دس دن روزے رکھے تین روزے حج میں رکھے اور سات روزے حج سے لوٹنے کے بعد۔

مسئلہ نمبر ۲ اگر قربانی کا جانور نہ مل سکے تو اس کی قیمت کسی شخص معتمد کے پاس رکھوائے کہ بقیہ ماہ ذی الحجہ میں خرید کر کے ذبح کرے اور اگر اس سال صحیح و سالم جانور میسّر نہ ہو۔ اور ناقص جانور مل جائے تو اس کی قربانی بھی دے اور آئندہ سال صحیح و سالم جانور کی بھی قربانی دے۔ اور دس دن روزے بھی رکھے۔

مسئلہ نمبر ۳ اگر بروزِ عید جانور ذبح کرنا بھول جائے یا اس روز کسی عذر کی وجہ سے ذبح نہ کر سکے تو تاخیر ایام تشریق تک بلکہ آخرِ ذی الحجہ تک جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۴ واجب ہے کہ قربانی کا جانور یا اونٹ ہو یا گائے یا گوسفند۔ اگر اونٹ ہو تو پورے پانچ سال کا اور چھٹے سال میں داخل ہو۔ مطلب یہ ہے کہ اس سے اس کا سن کم نہ ہو۔ اور اگر گائے ہو تو بنا بر احوط دو سال کی ہو۔ اور تیسرے سال میں داخل ہو چکی ہو۔ اور گوسفند اگر بھیڑ ہو تو احوط ہے کہ ایک سال کی پوری ہو اور دوسرے سال میں داخل ہو چکی ہو۔ اور اگر بکری ہو تو بنا بر احوط دو سالہ ہو۔ اور تیسرا سال اس کو لگ چکا ہو۔

مسئلہ نمبر ۵ شرط یہ ہے کہ قربانی کا گوسفند صحیح الاعضاء اور سالم ہو پس۔ اندھا۔ لنگڑا اور بہت بوڑھا اور مریض جانور جائز نہیں۔ یہاں تک کہ اگر اس کا تھوڑا سا بھی کان کٹا ہوا ہو یا اس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو یا کوئی اور نقص ہو تو بھی جائز نہیں۔ اور وہ لاغر بھی نہ ہو۔ اگر کان پھٹا ہوا ہو یا سوراخ دار ہو تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۶ اقویٰ ہے کہ قربانی کا حیوان بالکل سینگ کٹا، دُم بریدہ اور کان کٹا نہ ہو اور وہ اختہ نہ ہو۔ اور اس کے خصیے مسل نہ دئے گئے ہوں بنا بر احوط

یعنی جس حیوان کے خصیوں کو کوٹ ڈالا ہو وہ جائز نہیں۔ اور بنا بر اظہر و اشہر خصی نہ ہو اور وہ بکرا ہے کہ جس کے خصیے باہر نکال دئے گئے ہوں۔

مسئلہ نمبر ۷ اگر کسی حیوان کو صحیح و سالم خیال کر کے خرید کیا۔ اور اسے ذبح کیا مگر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ عیب دار تھا تو جائز نہ ہوگا (یعنی دوبارہ قربانی دینی ہوگی)، اور اگر اسے چاک و چوبند سمجھ کر ذبح کیا۔ اور بعد میں لاغر معلوم ہوا تو وہی کافی ہے

مسئلہ نمبر ۸ احوط یہ ہے کہ ذبیحہ میں سے کچھ کھائے اور کچھ ہدیہ اور کچھ صدقہ دے اور یہ بھی احوط ہے کہ صدقہ اور ہدیہ کی مقدار ذبیحہ کے تیسرے حصّہ سے کم نہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۹ احوط ہے کہ صدقہ و ہدیہ مومنین کو دے۔ پس بنا بریں اُن لوگوں کو جو غالباً بلکہ وثاً اہلِ سوڈان سے ہیں۔ اور منیٰ میں قربانی کا گوشت لے جاتے ہیں، ذبیحہ کا گوشت دینا جائز نہیں۔ کیونکہ اُن کا ایمان اور اسلام معلوم نہیں پہلے تھوڑا سا گوشت اپنے لئے رکھ لے اور اس کے بعد اس کا تیسرا حصہ حاجیوں میں سے کسی فقیر مومن کو تصدّق کرے اور ایک تیسرا حصہ اپنے کسی برادرِ ایمانی کو ہدیہ دے اگرچہ اس وقت صدقہ و ہدیہ کا حصہ علیحدہ علیحدہ بھی نہ کیا ہو۔ اگر اہلِ سوڈان کو صدقہ دے دے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ اگر اس احتیاط پر عمل کرنے سے پہلے وہ سوڈانی لوگ زبردستی یا چوری کر کے ذبیحہ لے جائیں تو قربانی کے جانور کا ذبح باطل ہو جائے گا لیکن دوبارہ قربانی دینی ضروری نہیں۔ البتہ اگر خود قربانی ان سوڈانیوں کے حوالہ کر دے تو پھر اسے بنا بر احوط فقراء کا حصّہ مہیا کر کے اُن کو دینا ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۱۰ اگر کسی کو ناقص عیب دار قربانی کے جانور خریدنے کا بھی مقدور نہ ہو تو وہ دس روزے رکھے۔ تین روزے ماہ ذی الحجہ میں رکھے اور ساتویں سے نویں تاریخ تک روزے رکھنا افضل و احوط ہے۔ اور اگر ساتویں تاریخ روزہ نہ رکھ سکے تو پھر آٹھویں اور نویں تاریخ روزے رکھے۔ اور ایک روزہ منیٰ سے مراجعت کے بعد رکھے اور اگر آٹھویں تاریخ روزہ نہ رکھے تو نویں تاریخ بھی روزہ نہ رکھے بلکہ صبر کرے۔ اور

منٰی سے واپس آجانے کے بعد تین روزے رکھے۔ اور مستحب ہے کہ روزے رکھنے میں جلدی کرے۔ باقی رہے سات روزے تو جب اپنے گھر پہنچ جائے تو یہ روزے رکھے اور اگر تین روزے رکھنے کے بعد صحیح وسالم قربانی کا جانور خریدنے پر قادر ہو جائے۔ تو بنا بر احوط استحبابی قربانی دے۔

(امرِ سوم) واجباتِ منٰی (حلق یا تقصیر)

سر منڈوانا یا قدرے مونچھوں کے بال کتروانا اور ناخن کٹوانا مردوں کے لئے۔ اگرچہ اُس شخص کے لئے جس نے اپنے سر کے بالوں میں جوں وغیرہ کے بچنے کے لئے شہد، یا اس قسم کی کوئی چیز لگائی ہوئی ہے یا جس نے اپنے بالوں کو اکٹھا کر کے اُن میں گرہ دی ہوئی ہے۔ اور اُن کو ایک جگہ بٹ کر جمع کر رکھا ہے بلکہ ہر اُس شخص کے لئے بھی کہ جس شخص کا پہلا حج ہے۔ بنا بر احوط اپنا سر منڈوائے اور تقصیر (قدرے بال کٹوانا) کافی نہ ہوگی۔ لیکن عورتوں اور خنثیٰ کے بارے میں تقصیر متعین ہے۔ اور سر منڈانا ان کے لئے جائز نہیں۔ نیت اس طرح کرے کہ میں سر منڈواتا ہوں یا بال کترواتا یا ناخن ترشواتا ہوں۔ فرض حج تمتع میں واجب قربۃً الی اللہ اور جب حاجی حلق یا تقصیر بجالائے تو جو چیزیں اس پر احرام باندھنے کے بعد حرام ہوگئی تھیں حلال ہو جائیں گی مگر عورت، شکار اور بوئے خوش حرام رہیں گی۔

مسئلہ نمبر ۱ سنگریزے پھینکنے اور ذبح کرنے اور سر منڈوانے میں بنا بر اشہر و احوط ترتیب لازم ہے۔ اور اگر کوئی اس کی خلاف ورزی کرے۔ اور دوسرے امر کو پہلے امر پر یا تیسرے امر کو دوسرے یا پہلے امر پر مقدم کرے۔ پس اگر یہ فراموشی کی بنا پر ہوئی ہے تو کوئی حرج نہیں۔ اور اگر عمداً ایسا کیا ہے تو گناہ کیا۔ اور اگر احتیاط ممکن ہو تو پھر نئے سرے سے ترتیب کے مطابق اعمال بجالائے۔ (یعنی پہلے رمی پھر ذبح پھر حلق) (یعنی سر منڈوانا)

مسئلہ نمبر ۲ اگر حلق یا تقصیر عید کے دن بھول جائے اور منٰی سے باہر نکل آئے

تو واجب ہے کہ حلق (سر منڈوانے) کے لئے واپس آجائے اور اگر ممکن ہو تو ہر اس مقام پر جہاں یاد آئے سر منڈوائے اور اپنے بالوں کو اگر ممکن ہو تو منٰی بھیج دے۔ اور بالوں کا منٰی میں دفن کرنا احوط و اولیٰ ہے۔ اور ہر دو صورت میں اعادۂ طواف واجب ہے اگرچہ حلق سے پہلے طواف بجالا چکا ہو بلکہ اعادہ سعی بھی لازم ہے۔ اگرچہ یہ بھی بجالا چکا ہو۔

ادائے مناسکِ منٰی کے بعد کے واجبات

مسئلہ نمبر ۱ تین مناسکِ منٰی (رمی و ذبح اور حلق و تقصیر) کے بعد مکہ معظمہ میں مراجعت واجب ہے تاکہ طوافِ زیارت اس کی نماز اور سعی اور طواف نساء کرے ان کی نیت وہی ہے جو عمرہ تمتع کے بیان میں ذکر ہو چکی ہے۔

مسئلہ نمبر ۲ حج تمتع کرنے والے حاجی کے لئے گیارہویں تاریخ تک تاخیر کرنا جائز ہے بلکہ آخر ماہ ذی الحجہ تک اس تاخیر کا جائز ہونا بعید نہیں۔ تمتع میں آخر ذی الحجہ تک اشکال سے خالی نہیں اگرچہ یہ صحیح و مجزی ہے۔

مسئلہ نمبر ۳ عرفات و مشعر و منٰی میں جانے سے پہلے طواف و سعی کو مقدم کرنا جائز نہیں البتہ وہ شخص جو مکہ معظمہ میں واپس آکر ان اعمال کو نہ بجالا سکے مثلاً عورت کو گمان ہو کہ منٰی سے واپس آنے پر اُسے حیض و نفاس ہو جائے گا یا کوئی بوڑھا آدمی جو کثرتِ مخلوق کی وجہ سے طواف بجالانے سے عاجز ہو تو ان صورتوں میں عرفات و مشعر و منٰی میں وقوف سے پہلے وہ طواف و سعی بنا بر اظہر بجالا سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۴ اگر کسی صاحبِ عذر کو یقین ہو کہ وہ منٰی سے واپس آنے کے بعد مکہ معظمہ میں ماہ ذی الحجہ کے آخر تک بھی طواف و سعی نہیں بجا لا سکے گا تو اس کے لئے واجب ہے کہ عرفات و مشعر و منٰی میں وقوف سے پہلے ان اعمال کو بجالائے لیکن احوط ہے کہ وہ اپنا نائب بھی کرے جو اس کی طرف سے طواف و سعی وغیرہ بجالائے۔

مسئلہ نمبر ۵۔ جب طواف زیارت نماز اور صفا و مروہ کے مابین سعی بجالا چکے

تو اس پر بُوئے خوش جو حلق کے بعد بھی اس پر حرام تھی حلال ہو جائے گی۔ اور شکار و بیوی ابھی اس پر حرام رہے گی اور طواف نساء اور اس کی نماز بجالانے کے بعد بیوی اور شکار بھی حلال ہو جائیں گے۔ البتہ حرم کے حیوانات اور شکار ابھی اس پر حرام رہے گا۔

منیٰ میں شب ہائے تشریق کے احکام

جب عید کے دن حاجی طوافِ حج کے واسطے مکہ معظمہ جائے واجب ہے کہ منیٰ لوٹ آئے تاکہ گیارہویں اور بارہویں کی شب وہاں بسر کرے۔ اور واجب ہے کہ پہلی رات یعنی گیارہویں کی رات میں نیت کرے۔

مسئلہ نمبر ۱ جس شخص نے حالت احرام میں بیوی یا شکار سے پرہیز نہیں کیا۔ اس پر واجب ہے کہ وہ منیٰ میں تیرھویں شب بھی بسر کرے اور تیرھویں تاریخ بھی رمیٔ جمرات کرے اور جس شخص نے ان دو چیزوں سے اجتناب کیا ہو اس پر تیرہویں شب وہاں بسر کرنا لازم نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲ جائز ہے کہ حاجی بارہویں تاریخ کو زوالِ آفتاب کے بعد کوچ کرے اور اگر اتفاقاً اس روز وہاں رہ جائے کہ رات داخل ہو جائے تو اُس پر وہ رات وہاں رہنا لازم ہے۔ اور اسی طرح اس رات کے اگلے دن یعنی تیرھویں تاریخ کو سنگریزے مارے۔

مسئلہ نمبر ۳ حدِ شب کہ جس کا منیٰ میں بسر کرنا لازم ہے آدھی رات تک ہے پس اگر آدھی رات کے بعد وہاں سے باہر چلا جائے تو کوئی عیب نہیں اور احوط ہے کہ طلوعِ فجر سے قبل مکہ معظمہ میں داخل نہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۴ جو شخص منیٰ میں رات بسر کرنے کو ترک کرے تو اُس پر واجب ہے کہ ہر شب کے بدلے ایک گوسفند قربانی دے اور اگر بھول جائے یا مسئلہ سے ناواقفیت کی وجہ سے عمداً منیٰ میں شب باشی نہ کی ہو تو ایسے شخص کے لئے بھی واجب ہے کہ ہر رات کے لئے ایک گوسفند قربانی کرے۔

مسئلہ نمبر ۵ خواہ مختار ہو خواہ معذور۔ اگرچہ معذور پر کوئی گناہ نہیں۔ اور وہ شخص ہے کہ جو بوجہ عذر منیٰ میں رات بسر نہ کر سکے۔ مثلاً بیمار، یا کسی بیمار کا تیماردار یا جسے اس بات کا خوف ہو کہ اگر وہ منیٰ میں رہے گا تو اُس کا مال کوئی لے جائے گا۔ اور اسی طرح گوسفندوں کا رکھوالا اور وہ اشخاص جن کے ذمے حاجیوں کو پانی پلانا ہو۔ اور اسی طرح وہ شخص جو مکہ معظمہ میں عبادت کے لئے احیائے شب کرے اور عبادت کے علاوہ دیگر اُمور میں مشغول نہ ہو۔ سوائے اُمورِ ضروریہ کے۔ یعنی کھانا پینا۔ تجدیدِ وضو وغیرہ۔ ان سب کو بنا بر احوط ایک گوسفند ہر رات کے لئے ذبح کرنا چاہیئے۔ اگرچہ آخر کی دو قسموں میں بنا بر اقویٰ کوئی کفارہ نہیں۔

تین جمروں پر سنگریزے مارنے کے احکام

ان دنوں میں کہ جن کی راتوں کو منیٰ میں بسر کرنا واجب ہے تینوں جمروں میں سنگریزے مارنا واجب ہے کہ پہلے جمرہ اولیٰ پر پھر جمرہ وسطیٰ پر پھر جمرہ عقبہ پر علی الترتیب۔ پس اگر ترتیب کا لحاظ نہ رکھے تو پھر پہلے جمرہ سے شروع کر کے جمرہ عقبہ پر ختم کرے۔ تاکہ ترتیب حاصل ہو جائے۔

جب ان جمروں میں سے ایک کو چار سنگریزے مارے اور پھر چھوڑ دے اور دوسرے جمرہ کو پتھر مارنا شروع کر دے تو یہ مخالفت ترتیب نہ ہوگا۔ پھر اس کے بعد آخر میں تین سنگریزے پہلے جمرہ پر مار دے۔ البتہ اگر عمداً ترتیب کی مخالفت کرے گا تو اس صورت میں دوبارہ نئے سرے سے سنگریزے مارنا احوط و اقویٰ ہے۔ اور جاہل کے لئے وہی شرعی حکم ہے جو بھول کر فعل کرنے والے کے لئے ہے اور واجباتِ رمی وہی ہیں جو مناسک منیٰ میں مذکور ہوئے۔

مسئلہ نمبر ۱ اگر کوئی پہلے دن مثلاً جمرہ پر سنگریزے مارنا بھول جائے تو وہ دوسرے دن اُس روز کا عمل بجالانے سے قبل پہلے دن کی قضا بجالائے۔ اور اگر سب بھول جائے اور ابھی منیٰ میں ہی ہو تو ترتیب وار قضا بجالائے اور اگر منیٰ سے باہر

چلا گیا ہو اور ایام تشریق میں اُس کی یاد آجائے تو پھر واپس منیٰ جا کر قضا بجا لائے۔ اور اگر ایام تشریق گذر جائیں تو اگلے سال خود منیٰ واپس آ کر سنگریزے مارے یا کسی کو اس بارہ میں نائب کرے اور اگر مکہ معظمہ میں ایام تشریق کے بعد یاد آئے تو احوط ہے کہ خود منیٰ میں واپس جائے اور سنگریزے مارے اور اگلے سال خود یا اُس کا نائب ایام تشریق میں سنگریزے مارے۔

مسئلہ نمبر ۲ اگر کسی مریض کو جمروں پر وقت پر پتھر مارنے کی اُمید نہ ہو تو اگر ممکن ہو تو کوئی شخص اس کے عوض میں سنگریزے مارے اور تندرست ہو جانے کے بعد اعادہ لازم نہیں۔ اگرچہ وقت پر قدرت حاصل ہو جانے کی صورت میں اعادہ احوط ہے۔ اور اگر چاہے تو مریض سنگریزوں کو اپنے ہاتھ میں لے اور کوئی دوسرا شخص اس کے ہاتھ پر رکھے ہوئے سنگریزوں کو اُس کے ہاتھ سے جمروں کو مارے۔

مسئلہ نمبر ۳ اگر کوئی شخص عمداً سنگریزے نہ مارے تو اس کا حج بنا بر اشہر و اقویٰ فاسد نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۴ جائز نہیں کہ رات کے وقت روز گذشتہ کے لئے یا اگلے روز کے لئے سنگریزے مارے۔ البتہ اگر کسی عذر کی وجہ سے اس روز وہ سنگریزے مارنے پر قادر نہ ہو سکے تو وہ اُس دن کی رات کو پتھر مار سکتا ہے اور جائز ہے کہ منیٰ میں ایک ہی رات کل عمل بجا لائے اگر وقت منحصر ہو۔

مسئلہ نمبر ۵ جب کسی دوسرے دن کے پتھر مارنے بھول جائے تو پہلے گذرے ہوئے دن کی قضا بجا لائے اور اس کے بعد اُس دن کے لئے پتھر مارے

مستحب ہے کہ مکہ معظمہ میں طوافِ وداع و زیارت مقامِ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور زیارتِ قبر جناب ابوطالب اور غارِ حرا اور منزل خدیجۃ الکبریٰ کی زیارت کر جائے۔

اور تاکیدی مستحب ہے کہ مناسکِ حج سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ جائے تاکہ وہاں جا کر جناب رسولِ خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضہ اقدس اور حضرت فاطمۃ الزہراء

سلام اللہ علیہا اور اُن حضرات ائمہ اطہار کی زیارت سے مشرف ہو جو جنت البقیع میں مدفون ہیں۔ حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے۔ اگر حاجی ان مقدس بزرگواروں کی زیارت نہ کرے تو گویا اُس نے اُن پر جفا کی۔

اکیسواں باب

بیانِ جہاد

جہاد منجملہ فروعِ دین میں سے ہے جو ہر مسلم مرد بالغ عاقل آزاد پر جو بوڑھا، بیمار اور راہ گیر نہ ہو واجب کفائی ہے بشرطیکہ امام معصوم واجب الاطاعت یا نائب خاص امام علیہ السلام کے حکم سے مامور ہوا ہو۔ اور اس زمانۂ غیبت حضرت امام زمان علیہ السلام رُوْحِيْ لَهُ الْفِدَاءُ وَعَجَّلَ اللهُ فَرَجَهُ وَجَعَلَنَا مِنْ اَعْوَانِهٖ وَاَنْصَارِهٖ میں یہ امر مفقود ہے۔

مسئلہ نمبر ۱ دینِ مبین کے قوانین مقدسہ ممالک اسلامیہ کے نظام داخلی و خارجی کے جملہ ضروریات کے متکفل ہیں کہ جن سے بقا و استحکام دین ہے اور مسلمانوں کا ناموس محفوظ ہے۔ اور دوسری قسم یعنی جہادِ دین اور ممالکِ اسلامیہ کی حفاظت کفار کی دست درازی سے اور دشمنانِ دین اسلام پر غلبہ حاصل کرنا فقہائے دین متین کی اصطلاح میں دفاع بیضۂ اسلام کہلاتا ہے۔ اور مسلمانوں پر جو کچھ واجب ہے۔ ان میں سے یہ اہم واجب ہے

مسئلہ نمبر ۲ غیبت امام زمان علیہ السلام کے زمانہ میں یعنی آج کل جہادِ دفاعی مسلمانوں پر واجب ہو جاتا ہے جب کہ کفار ممالکِ اسلامیہ اور مسلمانوں پہ ہجوم و یورش کریں کہ جس سے زوالِ بیضۂ اسلام کو خطرہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۳ آیۂ شریفہ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ۔ الخ کے مطابق مسلمانوں پر واجب ہے کہ علوم اور صنائع اور ہر طرح کی مادی و

ادبی ترقی سے اس زمانہ کے موافق جہاں تک ہو سکے اپنے آپ کو تیار رکھیں۔ جس سے ہجوم کفار کے وقت بیضۂ اسلام کی حفاظت کے لئے مستعد و تیار رہیں۔ پس جب کبھی فنی و ادبی تدابیر اور نشریات کتب و رسائل سے کفار کا ہجوم و حملہ بیضۂ اسلام پر ہو تو مسلمانوں پر واجب ہے کہ ادبی اور علمی ہتھیاروں سے انکار نہ کریں اور بیضۂ اسلام کو زوال سے محفوظ رکھیں۔ یہ بھی ایک قسم کا جہاد ہے بلکہ اقسام جہاد میں اہم ہے۔

مسئلہ نمبر ۴ غیر شیعہ مسلمانوں یعنی برادران اہل سنت کی اگر جنگ کافروں سے چھڑ جائے اور شیعوں سے امداد و شرکت چاہیں تو اس وقت شیعوں پر واجب ہے کہ وہ مجتہد اعلم جامع الشرائط (نائب عام امام زمان علیہ السلام) کی طرف رجوع کریں۔ اگر مجتہد اعلم معلوم کرے کہ بیضۂ اسلام خطرے میں ہے۔ اور اہل سنت کی جنگ کفار کے مقابلہ میں توحید اسلام اور نبوت حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کے لئے ہے تو جہادِ دفاعی کے وجوب اور اس دفاع میں شیعوں کی شرکت کے لازم ہونے کا حکم کرے گا۔ تاکہ ہجوم کفار کا خطرہ دفع ہو۔ ایسی حالت میں عوام شیعہ کی تکلیف مجتہد اعلم کے حکم کی اطاعت کرنا ہے۔

کتاب المعاشرات والمعاملات

(اس میں تہذیب زندگی اور نکاح و طلاق، قرض و میراث اور ذبح و شکار کا بیان ہے)

بائیسواں باب

تہذیبِ زندگی

سب کو علم ہے کہ دنیا چند روزہ زندگی ہے۔ جس کو ختم کرنے کے لئے آخرت کا مرحلہ درپیش ہے جہاں پر اعمال کی جزاو سزا کا ملنا ضروری ہے۔ پس ہر شخص کے لئے واجب لازم ہے کہ اپنی زندگی کو عمدہ زندگی بنائے۔ خدا کے واجب کئے ہوئے کاموں کو بجا لائے۔ اور جن باتوں سے اس نے منع کیا ہے۔ اُن سے پرہیز کرے۔ قانونِ شریعت کو سمجھے تاکہ زندگی کے فرائض کا علم ہو اور حلال و حرام میں تمیز ہو۔

فضیلتِ علم

جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت پر فرض ہے اور خداوند عالم طالب علموں کو دوست رکھتا ہے اور کہا ہے کہ کوئی فقیری جہالت سے بڑھ کر نہیں۔ اور کوئی مال علم سے زیادہ مفید نہیں۔ حضرت امیر المومنین علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ دین کا کمال علم حاصل کرنا اور اس پر عمل کرنا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ تم علم دین ضرور حاصل کرو۔ اور گنوار نہ بنو۔ اور حضرت فرماتے ہیں کہ آدمی تین قسم کے ہیں۔ ایک عالم دوسرے طالب علم اور تیسرے خس و خاشاک۔ یعنی جو شخص نہ عالم ہو نہ طالب علم وہ کوڑا کرکٹ کی طرح بیکار ہے۔ جناب صادق آل محمد علیہم السلام فرماتے ہیں کہ عالم سے وہ لوگ مراد ہیں جن کا فعل ان کے قول کی تصدیق کرے۔ اور جس کا فعل اس کے قول کی تصدیق نہ کرے وہ عالم نہیں ہے غرضیکہ علم و عالم دین کی فضیلت میں بے شمار احادیث و اخبار وارد ہوئے ہیں۔

بعض گناہانِ کبیرہ کا بیان

والدین کی نافرمانی:۔ ماں باپ کو اذیت دینا اور اُن کا کہا نہ ماننا۔ اُنکے خلاف کوئی کام کرنا گناہِ عظیم ہے۔ ماں باپ کی خوشی سے خدا و رسول بھی خوش ہیں۔ اور ان کی ناراضگی سے وہ بھی ناراض ہیں۔ والدین کی اطاعت جنت ہیں۔ اور اُن کی نافرمانی جہنم میں پہنچاتی ہے۔ قرآن مجید میں ہے کہ ماں باپ سے اُف نہ کہو۔ اُن کے کہنے کو رد نہ کرو۔ اور شائستہ طریق سے بات چیت کرو۔ اور ماں باپ کی ایسی عظمت ہے کہ خداوند عالم اپنی عبادت کے ساتھ ان کی اطاعت کا حکم دیتا ہے وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا۔ یعنی خدا کی عبادت کرو۔ کسی کو اُس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی سے پیش آؤ۔ حدیث میں ہے کہ ماں باپ کی آواز پر اپنی آواز بلند نہ کرو۔ اُن کے آگے ہو کر مت چلو۔ تیز نگاہ سے اُن کو نہ دیکھو۔ اگر وہ تمہیں ماریں تو تم اُن کے لئے بخشش کی دعا مانگو۔ اُن کے سامنے عاجزی سے بیٹھو۔ اور کوئی ایسا کام نہ کرو جس سے لوگ اُن کو بُرا کہیں۔ اُن کے مرنے کے بعد اُن کے لئے نمازیں پڑھو۔ روزے رکھو۔ حج کرو۔ اگر تم اُن کے نافرمان تھے تو ان کاموں سے پھر اُنکے فرمانبردار شمار کئے جاؤ گے۔ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ بہشت کی خوشبو ایسی تیز ہے کہ ہزار سال کے راستہ سے بھی سونگھنے والے اس کو سونگھیں گے مگر ایک ماں باپ کا نافرمان' ایک قطع رحم کرنے والا۔ ایک بڑھاپے میں زنا کرنے والا اور ایک تکبر کرنے والا۔ یہ لوگ بُوئے بہشت کو نہ سونگھ سکیں گے۔

زنا

زنا کی ممانعت و مذمت قرآن مجید کی کئی آیتوں اور احادیث میں موجود ہے۔ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب میری اُمت میں زنا پھیل جائیگا ناگہانی موتیں زیادہ ہوں گی۔ اور زانی مردوں اور زانی عورتوں کے لئے چھ قسم کا عذاب ہے۔ تین قسم کا دنیا میں اور تین قسم کا آخرت میں۔ دنیا میں ایک تو چہرہ کا نور جاتا رہتا

ہے۔ دوسرے مفلسی گھیر لیتی ہے۔ تیسرے موت قریب ہو جاتی ہے۔ اور آخرت میں ایک خدا کا غضب۔ دوسرے حساب کی سختی اور تیسرے دوزخ کی آگ میں ہمیشہ جلتا رہے روایت میں ہے کہ جب بروز قیامت زنا کرنے والے مرد و عورتیں میدان حشر میں لائے جائیں گے تو ان کے مقام پیشاب سے ایسی سخت بدبو آتی ہوگی جس سے تمام اہلِ محشر ایذا پائیں گے۔ اور سب ان پر لعنت کریں گے۔ بیوی والے مرد اور شوہر دار عورت کا زنا اور بھی بدتر ہے اس میں دنیا و آخرت دونوں کی سزائیں بہت زیادہ سخت ہیں۔

اغلام وغیرہ

مردوں کا آپس میں بے ہودہ اور خلافِ فطرت عمل زنا سے بھی بدتر ہے کہ خداوند عالم نے اس حرکت کی وجہ سے ایک امّت کو تباہ و برباد کر دیا تھا۔ اسی طرح عورتوں کا آپس میں چپٹی کھیلنا بھی شرمناک عمل ہے جس کے عذاب کے تصوّر سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ شریعت میں اغلام کی دنیوی سزا یہ ہے کہ اگر دونوں بالغ و عاقل ہوں تو قتل کئے جائیں خواہ کسی طریقہ سے ہو۔ اور چپٹی باز عورتوں کو اس حرکت پر سو سو کوڑے مارے جائیں۔ دوسری تیسری مرتبہ بھی یہی سزا دی جائے۔ اور چوتھی مرتبہ قتل کر دی جائیں۔

سُود

یہ بھی گناہ کبیرہ ہے کہ قرآن مجید میں چند جگہ اس کی مذمت بیان کی گئی ہے۔ بلکہ ایک جگہ تو خدا ارشاد فرماتا ہے کہ سود کا معاملہ کرنے والے لوگ خدا اور رسول سے لڑنے کے واسطے تیار رہیں۔ حدیث میں ہے کہ سود کے ایک درہم کا گناہ محارم[1] کے ساتھ ستر بار زنا کرنے سے بھی زیادہ سنگین ہے اور جو شخص سود لے اور دے اور جو کوئی اس کو لکھے۔ اور جو کوئی اس پر گواہ ہو۔ خداوند عالم سب پر لعنت فرماتا ہے۔ اور سود یہ ہے کہ کوئی شخص ایک جنس کی چیز کو جو ناپ اور تول میں بکتی ہو۔ اُسی جنس کے ساتھ زیادتی پر بیچے یا خریدے۔ اور جو چیز گن[2] کر بکتی ہوں۔ جیسے اخروٹ انڈے وغیرہ ان میں سود نہ ہوگا۔ اور جب دو چیزیں دو جنس[3] کی

[1] عدد اور وزن کے ساتھ بکنے میں اگر شہروں میں اختلاف ہو تو احوط یہ ہے کہ سود کا حکم ہر شہر میں جاری کیا جائے گا۔ [3] صفحہ ۲۵۵ پر دیکھیں۔

ہوں تو سود نہ ہوگا۔ ہاں گیہوں اور جو شرعاً ایک ہی جنس قرار دے دئے گئے ہیں۔ لہٰذا ان میں سود ہوگا اور چند مقامات پر سود حرام نہیں ہے بلکہ وہ سود ہی نہیں ہے۔

(۱) باپ اور بیٹے کے درمیان

(۲) شوہر و زوجہ کے درمیان

(۳) آقا و مملوک (غلام و کنیز کے درمیان)

(۴) مسلمان اور کافر حربی کے درمیان اس معنی میں کہ اس سے سود لے سکتا ہے۔ مگر دے نہیں سکتا۔ اور اگر قرض دیتے وقت زیادتی کی شرط نہ کرے۔ اور قرض لینے والا اپنی خوشی سے زیادہ دے تو کوئی مضایقہ نہیں ہے اور یہ سود نہیں ہے۔

جھوٹ

ہر شخص کیا مسلمان کیا کافر چھوٹا بڑا۔ سب جھوٹ کو برا سمجھتے ہیں۔ یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ جھوٹ بولنے والوں پر جا بجا قرآن مجید میں خداوند عالم نے لعنت فرمائی ہے۔ جھوٹ ایمان کو خراب کرنے والی چیز ہے۔ اس سے چہرہ کی رونق جاتی رہتی ہے۔ حافظہ کمزور ہو جاتا ہے۔ جو شخص جھوٹی قسمیں کھائے۔ وہ خدا کی رحمت سے محروم رہتا ہے اور جو جھوٹی گواہی دے وہ منافقین کے ساتھ جہنم کے نچلے حصہ میں ہوگا۔

شراب

شراب انسان کی عقل کو زائل کر دیتی ہے۔ اور انسان انسانیت سے باہر ہو جاتا ہے خداوند عالم نے قرآن مجید میں اس کو حرام قرار دیا ہے۔ اور کثرت سے حدیثوں میں اس کی مذمت بیان کی گئی ہے۔ جو شخص شراب یا کوئی دوسری نشہ کی چیز پیتا ہے چالیس دن تک

[3] حاشیہ صفحہ ۲۵۴۔ لیکن دونوں کی اصل ایک ہی ہو۔ جیسے گھی پنیر اور دہی جو مثلاً گائے کے دودھ سے بنے ہوں۔ اسی طرح پھل اور میوے پختہ اور خام سب بنابر مشہور ایک ہی جنس میں قرار دئے گئے ہیں۔ لہٰذا احتیاط یہ ہے کہ ان چیزوں کی معاملت کمی بیشی کے ساتھ نہ ہو (آقائے محسن حکیم)

اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ اور اگر اس کے درمیان میں بغیر توبہ کئے وہ مرجائے تو اس کی موت کفر کی موت ہوگی۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم جو شخص کوئی نشہ کی چیز استعمال کرتا ہے میں اُن کی شفاعت نہ کروں گا۔ اور نہ وہ حوض کوثر پر آنے پائے گا۔ شریعت نے شرابی کی سزا اسّی کوڑے مقرر کئے ہیں جو جسم کر کے مارے جائیں۔ اور تیسری یا چوتھی مرتبہ قتل کر دینے کا حکم ہے۔

جُوا

ہر وہ کھیل جس میں بازی ہو۔ جُوا ہے۔ جس کے حرام ہونے کا تذکرہ قرآن مجید میں جا بجا موجود ہے۔ صرف گھوڑ دوڑ اور تیر اندازی میں بازی لگانا جائز ہے۔ باقی تمام کھیل مثلاً شطرنج، چوسر، تاش، گنجفہ وغیرہ سب حرام ہیں۔ شطرنج کے بارے میں کسی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا ... ہے۔ خدا اس پر لعنت کرے۔ اس کو انہی لوگوں کے لئے چھوڑ دو۔ دوسری حدیث میں ہے کہ شطرنج کا بیچنا اس کی قیمت لینا حرام ہے۔ اس کی حفاظت کرنا کفر ہے اور اس کا کھیلنا شرک ہے۔ اور اس کے کھیلنے والے کو سلام کرنا گناہ ہے۔ اور اس کا چھونا سؤر کا گوشت چھونا ہے۔

گانا بجانا

قرآن مجید کی آیات اور پیغمبر اسلام کی احادیث کی رو سے گانا بجانا قطعاً حرام ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جس گھر میں گانا ہوتا ہے۔ وہ گھر دردناک بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے نہ دعا قبول ہوتی ہے۔ اور نہ رحمت کے فرشتے وہاں نازل ہوتے ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ گانے والی عورت ملعونہ ہے۔ اور اس کی کمائی کھانے والا ملعون ہے۔ جناب رسالت مآب صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم فرماتے ہیں کہ گانا زنا کا پیش خیمہ ہے۔ حضرت امام محمّد باقر علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ گانا بجانا اُن برائیوں میں سے ہے جن کے لئے خداوند عالم نے جہنّم کا وعدہ کیا ہے۔ حضرت صادق آلِ محمّد علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ گانا زنا سے بدتر ہے پھر گانے کے ساتھ جو چیزیں مثلاً طنبورہ، سارنگی، ہارمونیم، طبلہ ڈھول باجا وغیرہ بجائی جاتی ہیں۔ ان کا بجانا اور سننا سب حرام ہیں۔ بیہودہ شادیاں کس طرح مبارک ہو سکتی ہیں۔ جن میں ناچ رنگ اور باجا وغیرہ کا اہتمام ہو۔ لہٰذا ان تمام اُمور سے بالکل پرہیز چاہیئے تاکہ خدا اور محمّد و آلِ محمّد علیہم السّلام کی خوشنودی حاصل ہو۔ شادیوں میں باجا وغیرہ کے اہتمام سے ایک تو اسراف بے جا ہوتا ہے اور دوسرے خدا اور رسولؐ ناراض ہوتے ہیں۔

غیبت (چُغلی)

یہ ایک بہت بڑا گناہ ہے۔ جس کے متعلق خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے کہ تم میں سے کوئی ایک دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ بات پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ غیبت یعنی چغلی ایک ایسا گناہ ہے کہ توبہ کے علاوہ جب تک وہ مومن بھی نہ بخش دے جس کی چغلی کی گئی ہے۔ خداوند عالم بھی نہ بخشے گا۔ جناب رسالت مآب صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم فرماتے ہیں کہ غیبت کرنا زنا سے بھی بدتر ہے۔ بعض لوگ غیبت کرتے ہیں اگر اُن کو اس وقت ٹوکا جائے تو کہہ دیتے ہیں کہ یہ غیبت نہیں ہے ہم تو اس کے منہ پر کہہ دیں کہ یہ امر واقعہ ہے۔ ایسا سمجھنا اُن لوگوں کی بڑی غلطی ہے۔ غیبت کے معنی یہ ہیں کہ اپنے برادر مومن کے بارے میں اُس کے پیٹھ پیچھے کسی ایسے امر کا ذکر کیا جائے کہ اگر اُس کے کان میں وہ کلمہ پڑے تو اُسے صدمہ پہنچے۔ خواہ وہ اس کا جسمانی عیب ہو جیسے لنگڑے کو لنگڑا کہنا۔ اندھے کو اندھا کہنا یا کوئی نسبی یا اخلاقی عیب لگانا۔ ورنہ اگر حقیقت میں وہ عیب اُس مومن میں نہ ہو۔ تو ایسی بات کہنا جھوٹ میں داخل اور افتراء و بہتان ہے۔ البتہ کسی کافر منافق یا دشمن اہل بیت کے عیب بیان کرنا غیبت نہیں ہے اسی طرح کسی مظلوم کا ظالم کے متعلق فریاد کرنا یا کوئی نیک مومن جو ایک بدکار کے پاس اُٹھتا بیٹھتا ہے۔ اس کے عیب ظاہر کر کے اُس مومن کو اُس کی صحبت و ہم نشینی سے روکنا یا کسی ایسے شخص کا عیب ظاہر کرنا جو کھلم کھلا ایسا بدکار ہے کہ اپنی بدکاری کو عیب نہیں سمجھتا

یہ تمام صورتیں غیبت سے مستثنیٰ ہیں۔ اور جس طرح غیبت کرنا حرام ہے۔ اسی طرح غیبت سننا حرام ہے۔

حسد و تکبّر

مومن سے حسد رکھنا گناہ ہے۔ کیونکہ اپنے کسی مومن بھائی سے اُن نعمتوں کے زائل ہونے کی تمنا کرنا جو خداوند عالم نے اُس مومن کو عطا فرمائی ہیں۔ اُسی کا نام حسد ہے۔ حسد کرنے والے کی دنیا بھی خراب اور آخرت بھی خراب ہوتی ہے۔ اور اس مومن کا کچھ نہیں بگڑتا کہ جس سے حسد کیا جائے بلکہ اس کے حسنات میں زیادتی ہوتی ہے۔ اور اس کے درجے بلند ہوتے ہیں۔ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ خدا کی نعمتوں کے دشمن ہیں۔ کسی نے پوچھا کہ وہ کون ہیں؟ فرمایا کہ وہ حاسد ہیں جو خدا کے فضل و عطا پر لوگوں سے حسد کرتے ہیں۔ حسد بھی اُسی طرح نیک عمل کو برباد کر دیتا ہے۔ جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ غرور و تکبر یعنی اپنے آپ کو بڑا سمجھنا اور دوسروں کو ذلیل و حقیر جاننا بہت بُری عادت ہے۔ خداوند عالم نے ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنم قرار دیا ہے۔ سب سے پہلا تکبر کرنے والا شیطان ملعون ہے۔ جس نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا۔ اور راندۂ درگاہِ الٰہی ہو گیا۔ حدیث میں ہے کہ متکبرین خدا کے نزدیک بے قدری کی وجہ سے بروزِ قیامت چیونٹیوں کی طرح محشور ہوں گے اور لوگ ان کو پامال کرتے ہونگے دوسری حدیث میں ہے کہ اگر کسی کے دل میں بقدر رائی کے دانہ کے بھی غرور و تکبر ہو گا۔ تو وہ جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔

قطع رحم

اپنے رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرنا اور اُن کے حقوق ادا کرنا یہ صلۂ رحم ہے اور اپنے قرابت داروں کی حق تلفی کرنا اور اُن کی حاجتوں کو ٹھکرانا قطع رحم ہے۔ ایسے لوگوں پر یعنی قطع رحم کرنے والوں پر، خداوند عالم نے لعنت فرمائی ہے۔ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ سب سے بدتر عمل شرک ہے اور اس کے بعد

قطع رحم ہے۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین خصلتیں ایسی ہیں۔ کہ انسان مرنے سے پہلے ہی اُن کا وبال دیکھ لیتا ہے۔ ایک سرکشی، دوسرے قطع رحم اور تیسرے جھوٹی قسم کھانا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ میرے نزدیک صلۂ رحم سے بڑھ کر کوئی دوسری چیز عمر میں زیادتی کرنے والی نہیں۔ پس صلۂ رحم میں خدا و رسولؐ کی خوشنودی اور جان و مال کی ترقی ہے۔ اور اس کے خلاف قطع رحم میں خدا و رسولؐ کی ناراضگی دنیا کی پریشانی، خاندان کی تباہی اور محتاجی و فاقہ کشی ہے اور اس سے عمریں کوتاہ ہوتی ہیں۔

عقدِ نکاح کا بیان

نکاح کرنا سنّتِ مؤکدہ ہے۔[1] اور جن لوگوں کو نکاح نہ کرنے کی وجہ سے زنا میں مبتلا ہو جانے کا خوف ہو۔ اُن پر نکاح کرنا واجب ہے۔ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ نکاح میری سُنّت ہے۔ اور جو نکاح سے بے رغبتی کرے۔ وہ مجھ سے نہیں ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ دو رکعت نماز جو زوجہ والا شخص پڑھتا ہے۔ افضل ہے اُن ستر رکعتوں سے جو بے زوجہ والا پڑھے۔ حضرتؑ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ آیا یہ حدیث صحیح ہے کہ ایک شخص جناب رسولِ خدا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اپنی محتاجی کی شکایت کی تو آں حضرتؐ نے اس کو نکاح کرنے کا حکم دیا۔ یہاں تک کہ تین مرتبہ یہی حکم فرمایا؟ امام علیہ السلام نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ پس رزق عورتوں اور عیال کے ساتھ وابستہ ہے۔ لہٰذا نکاح کرنا وسعتِ رزق کا باعث بھی ہے۔

ایک روز جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر رونق افروز ہوئے اور بعد حمدِ خدا ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! خداوند عالم کی جانب سے جبرئیل امین میرے پاس آئے اور یہ کہا کہ کنواری لڑکیاں درخت کے پھل کی مانند ہیں۔ جب پھل پک جاتے ہیں اور توڑے نہیں جاتے تو دھوپ سے خراب ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح کنواری لڑکیاں جب بالغ ہو جاتی ہیں

---

[1] روایت میں ہے کہ جو شخص نکاح کرے تو اُس نے نصف دین اور بروایت دیگر دو حصہ دین محفوظ کر لیا۔ الاحقر نقوی عفی عنہ۔

توان کی دواسوائے شوہر کے کچھ نہیں ہے۔ ورنہ فساد کا خوف ہے کیونکہ وہ بشر ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کا فرمان ہے کہ مرد کی نیک بختی یہ ہے کہ بیٹی اُس کے گھر میں حائض نہ ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ لڑکیوں کی شادی میں تاخیر اور بے پرواہی سے کام لینا سخت غلطی ہے۔ والدین کے یہ عذرات کہ اس قدر روپیہ پیسہ نہیں ہے کہ رواج کے مطابق جہیز وغیرہ تیار ہو سکے۔ اور شادی دھوم دھام سے ہو۔ محض بے ہودہ ہیں۔ لڑکی کے جوان ہوتے ہی اس کی شادی کر دینی چاہیئے۔ اور جو جوان لڑکیاں بیوہ ہو جائیں اُن کو عقد ثانی سے روکنا اور دنیا کے شرم و لحاظ سے اس رسم کو بُرا سمجھنا ظلم عظیم ہے۔ اور یہ خدا و رسولؐ کے حکم کی سراسر نافرمانی ہے۔

احکام نکاح

نکاح کا معاملہ چونکہ اہم ہے۔ اِس لئے اس میں احتیاط ضروری ہے۔ لہٰذا لازم ہے کہ ناکح و منکوحہ اور مقدار مہر[1] کی تعیین ہو۔ اور عقد نکاح میں ضروری ہے کہ ایجاب عورت کی طرف سے ہو۔ اور قبول مرد کی طرف سے ہو۔ اور ایجاب و قبول ماضی کے صیغوں سے ہو۔ اور بقصد انشا ہو۔ یعنی یہ قصد ہو کہ اس وقت نکاح ہوتا ہے۔ اور میں ان صیغوں سے عقد واقع کر رہا ہوں۔ بالغہ رشیدہ عورت کے عقد میں باپ کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں باپ کی اجازت لینا احوط[2] ہے۔ اسی طرح ماں اور بھائی کی اجازت کی شرط نہیں ہے۔ اور مہر کی کمی بیشی میں کوئی حد معین نہیں ہے۔ جس قدر بھی رضامندی ہو جائے۔ البتہ مہر کا کم ہونا مستحب ہے۔ اور سنّتی مہر پانچ سو درہم ہیں (جو تخمیناً ایک سو تولہ چاندی کی قیمت ہے)۔ اور نکاح کرنے والا اگر بالغ رشید ہو تو مہر اُسی کے ذمہ ہوتا ہے لیکن اگر کوئی شخص اپنے نابالغ بیٹے کا نکاح کرے اور لڑکے کا کچھ ذاتی مال بھی نہ ہو تو مہر باپ کے ذمہ ہے۔ اور نابالغ بچوں کے ولی صرف باپ دادا ہو سکتے ہیں۔ ان کے سوا کسی دوسرے رشتہ دار کو حق ولایت حاصل نہیں ہے۔ اگر کوئی غیر شخص نکاح کر دے گا تو یہ عقد فضولی

[1] عقد دائمی میں ذکر مہر اور اس کی تعیین شرط صحت نہیں لیکن نکاح متعہ میں ذکر مہر شرط صحت ہے۔ آقائے محسن حکیم ۱۲

[2] باکرہ کی صورت میں یہ احتیاط ترک نہ ہونی چاہیئے یعنے احتیاط واجب ہے۔ ۱۲

ہوگا۔ اور یہ نکاح لڑکا لڑکی کے بالغ ہونے کے بعد اُن کی رضامندی پر موقوف رہیگا۔ ایجاب و قبول کے صیغوں کو چند مرتبہ دُہرانا احوط ہے۔ اور جواب فوراً دینا چاہیئے۔ صیغے عربی زبان[1] میں ادا ہونے چاہئیں۔ اور اگر مرد و عورت دونوں یا اُن میں سے کوئی ایک کسی اور شخص کو اپنا وکیل کرے تو جائز ہے۔ اور اگر ایک ہی شخص عربی کے صیغے جانتا ہو تو احوط یہ ہے کہ دونوں کا وکیل ہو جائے۔ اور ایجاب و قبول میں الفاظ کا صحیح طریق پر ادا کرنا ضروری ہے ورنہ اگر ایک حرف بھی غلط ہو جائے گا کہ جس سے معنی بدل جائیں تو نکاح صحیح نہ ہوگا۔ اور سنّت ہے کہ نکاح شب کو واقع ہو۔ اور قمر در عقرب یا تحت الشعاع کی تاریخوں میں نکاح کرنا مکروہ ہے۔ اور کچھ لوگ گواہ ہوں تاکہ اعلان ہو جائے اور صیغۂ نکاح سے قبل خطبہ پڑھنا سنّت ہے۔ بہتر ہے کہ یہ خطبہ پڑھا جائے۔

خطبۂ نکاح

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ اِقۡرَارًا بِنِعۡمَتِہٖ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِخۡلَاصًا لِّوَحۡدَانِیَّتِہٖ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ بَرِیَّتِہٖ وَعَلَی الۡاَصۡفِیَآءِ مِنۡ عِتۡرَتِہٖ اَمَّا بَعۡدُ فَقَدۡ کَانَ مِنۡ فَضۡلِ اللّٰہِ عَلَی الۡاَنَامِ اَنۡ اَغۡنَاھُمۡ بِالۡحَلَالِ عَنِ الۡحَرَامِ فَقَالَ سُبۡحَانَہٗ وَتَعَالٰی وَاَنۡکِحُوا الۡاَیَامٰی مِنۡکُمۡ وَالصَّالِحِیۡنَ مِنۡ عِبَادِکُمۡ وَاِمَآئِکُمۡ اِنۡ یَّکُوۡنُوۡا فُقَرَآءَ یُغۡنِھِمُ اللّٰہُ مِنۡ فَضۡلِہٖ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ وَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَنَاکَحُوۡا تَنَاسَلُوۡا تَکۡثُرُوۡا فَاِنِّیۡ اُبَاھِیۡ بِکُمُ الۡاُمَمَ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ وَلَوۡ بِالسِّقۡطِ وَقَالَ النِّکَاحُ مِنۡ سُنَّتِیۡ فَمَنۡ رَغِبَ عَنۡ سُنَّتِیۡ فَلَیۡسَ مِنِّیۡ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الطَّیِّبِیۡنَ الطَّاھِرِیۡنَ ؛

[1] اور ہر لفظ کو سمجھ کے استعمال کرے جس طرح عرب استعمال کرتے ہیں نہ یہ کہ بے سمجھے پورا فقرہ پڑھ لے یہ قصد کرے کہ اس سے نکاح ہو جائے گا۔ ۱۲

صیغۂ نکاح

(۱) جب مرد و عورت دونوں بالغ رشید ہوں۔ اور خود اپنا صیغۂ نکاح پڑھنا چاہیں اور قرأت بھی اُن کی درست ہو تو اس طرح پڑھیں۔

اوّل عورت کہے	پھر فوراً مرد کہے
أَنْكَحْتُكَ نَفْسِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ	قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِنَفْسِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ
زَوَّجْتُكَ نَفْسِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ	قَبِلْتُ التَّزْوِيجَ لِنَفْسِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ
زَوَّجْتُكَ بِنَفْسِي عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ۔	قَبِلْتُ التَّزْوِيجَ لِنَفْسِي عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ۔
أَنْكَحْتُكَ بِنَفْسِي عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ۔	قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِنَفْسِي عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ۔
أَنْكَحْتُ وَزَوَّجْتُ نَفْسِي نَفْسَكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔	قَبِلْتُ النِّكَاحَ وَالتَّزْوِيجَ لِنَفْسِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔

(۲) اگر مرد و عورت دونوں بالغ رشید ہوں۔ اور دونوں کی طرف سے دو شخص وکیل ہوں تو اس طرح پڑھیں۔

پہلے عورت کا وکیل کہے	پھر فوراً مرد کا وکیل کہے
أَنْكَحْتُ مُوَكِّلَتِي مُوَكِّلَكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔	قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔
زَوَّجْتُ مُوَكِّلَكَ مُوَكِّلَتِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔	قَبِلْتُ التَّزْوِيجَ لِمُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔
أَنْكَحْتُ مُوَكِّلَتِي بِمُوَكِّلِكَ عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ۔	قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِي عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ۔
زَوَّجْتُ مُوَكِّلَتِي بِمُوَكِّلِكَ عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ	قَبِلْتُ التَّزْوِيجَ لِمُوَكِّلِي عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ۔
أَنْكَحْتُ وَزَوَّجْتُ مُوَكِّلَتِي مُوَكِّلَكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ؛	قَبِلْتُ النِّكَاحَ وَالتَّزْوِيجَ لِمُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔

اس صورت میں اگر لڑکی کا باپ موجود ہو، جس سے اجازت لی گئی ہے تو ایک صیغہ یہ بھی پڑھیں۔

أَنْكَحْتُ مُوَكِّلَكَ مُوَكِّلَتِي وَكَالَةً عَنْهَا وَعَنْ أَبِيهَا عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔	قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔

(۳) اگر مرد و عورت دونوں بالغ رشید ہوں۔ اور اپنی طرف سے دونوں ایک ہی شخص کو وکیل کریں تو صیغۂ نکاح اس طرح پڑھیں

اوّل عورت کی طرف سے کہے	پھر فوراً مرد کی طرف سے کہے
أَنْكَحْتُ مُوَكِّلَتِي مُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ	قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ
زَوَّجْتُ مُوَكِّلِي مُوَكِّلَتِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ	قَبِلْتُ التَّزْوِيجَ لِمُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ
أَنْكَحْتُ مُوَكِّلَتِي بِمُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔	قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔
زَوَّجْتُ مُوَكِّلَتِي بِمُوَكِّلِي عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ۔	قَبِلْتُ التَّزْوِيجَ لِمُوَكِّلِي عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ۔
أَنْكَحْتُ وَزَوَّجْتُ مُوَكِّلِي مُوَكِّلَتِي عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ۔	قَبِلْتُ النِّكَاحَ وَالتَّزْوِيجَ لِمُوَكِّلِي عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ۔

اس صورت میں بھی اگر لڑکی کا باپ موجود ہو جس سے اجازت لی گئی ہے۔ تو ایک صیغہ یہ بھی پڑھا جائے۔

أَنْكَحْتُ مُوَكِّلِي بِمُوَكِّلَتِي وَكَالَةً عَنْهَا وَعَنْ أَبِيهَا عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔	قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔

(۴) اور اگر مرد و عورت دونوں نابالغ ہوں لیکن ولی (باپ یا دادا) موجود ہوں تو ان سے اجازت لے کر دونوں کے وکیل اس طرح صیغۂ نکاح پڑھیں۔

اول لڑکی کے ولی کا وکیل کہے

أَنْكَحْتُ بِنْتَ مُوَكِّلِي ابْنَ مُوَكِّلِكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔

زَوَّجْتُ بِنْتَ مُوَكِّلِي بِابْنِ مُوَكِّلِكَ عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ۔

پھر فوراً لڑکے کے ولی کا وکیل کہے

قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِابْنِ مُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔

قَبِلْتُ التَّزْوِيجَ لِابْنِ مُوَكِّلِي عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ۔

(۵) اور اگر مرد و عورت دونوں نابالغ ہوں۔ اور دونوں کے ولی بھی موجود نہ ہوں۔ لیکن نکاح مطلوب ہو تو اس طرح دو شخص صیغۂ نکاح پڑھ سکتے ہیں۔

اول ایک شخص لڑکی کی طرف سے کہے

أَنْكَحْتُ الصَّبِيَّةَ الْمُعَيَّنَةَ الْمَعْلُومَةَ بِالصَّبِيِّ الْمُعَيَّنِ الْمَعْلُومِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔

زَوَّجْتُ الصَّبِيَّةَ الْمُعَيَّنَةَ الْمَعْلُومَةَ بِالصَّبِيِّ الْمُعَيَّنِ الْمَعْلُومِ عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ۔

پھر فوراً دوسرا شخص لڑکے کی طرف سے کہے

قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِلصَّبِيِّ الْمُعَيَّنِ الْمَعْلُومِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔

قَبِلْتُ التَّزْوِيجَ لِلصَّبِيِّ الْمُعَيَّنِ الْمَعْلُومِ عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ۔

یہ صیغے یوں بھی پڑھے جا سکتے ہیں۔ اول لڑکی کی طرف سے ایک شخص کہے أَنْكَحْتُ زَيْنَبَ مُحَمَّدًا عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔ پھر فوراً لڑکے کی طرف سے ایک شخص کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُحَمَّدٍ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ (زینب و محمد کی جگہ اس لڑکی لڑکے کا نام لیا جائے جس کا نکاح ہوتا ہے) یہ نکاح فضولی ہے۔ جسے مرد و عورت بالغ ہو جانے کے بعد مجاز ہیں کہ بحال رکھیں یا فسخ کر دیں۔ اس میں طلاق کی ضرورت نہیں ہے۔

ان کے علاوہ نکاح کی اور بھی صورتیں ہیں۔ جن کے لئے بھی نکاح کے صیغے ان میں سے بنائے جا سکتے ہیں۔

عقدِ مُتعہ

مُتعہ میں بھی احتیاط لازم ہے۔ اور اس میں مرد و عورت اور مہر کی تعیین کے علاوہ مدت [illegible] ہونا بھی ضروری ہے۔ اگر مدت معین نہ ہوگی تو وہ عقد نکاح دائمی ہو جائے گا۔ مہر [illegible] ادا کر دینا چاہیئے۔ پاک دامن و مومنہ عورت سے مُتعہ کرنا مستحب ہے۔ اور کنواری لڑکی [illegible] مکروہ ہے۔ اور بازاری عورت سے بھی مکروہ ہے۔ اس ضمن میں یہ واضح رہے کہ متعہ [illegible] ضرورت کی صورتوں کے لئے ہوئی ہے لیکن چونکہ مخالفین نے اس حکم اسلامی کو [illegible] سمجھ لیا۔ لہٰذا اس قانون کی بقا کے لئے متعہ کی فضیلت میں احادیث وارد ہوئے [illegible] بہر حال ہر شخص کے لئے بلا ضرورت جب کہ عقد دائمی وہ کر چکا ہے۔ یا کہ نیکی ضرورت [illegible] ہے۔ عقد منقطع (متعہ) کے بھی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سوائے ان صورتوں کے [illegible] مخالفین کے خلاف اس شعار کو قائم رکھنے کے لئے عمل کی ضرورت ہو۔ ہر مسلمان [illegible] اور کافرہ سے جو اہلِ کتاب اور ذمّی ہو۔ مُتعہ صحیح ہے۔ صیغۂ متعہ میں بھی ایجاب و [illegible] اور قصدِ انشاء اور الفاظ کا صحیح طریقے سے ادا کرنا ضروری ہے۔

صیغۂ مُتعہ

(۱) اگر مرد و عورت خود صیغہ پڑھ سکتے ہوں تو اول عورت کہے۔ مَتَّعْتُكَ نَفْسِي [illegible] الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ پھر فوراً مرد کہے قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ [illegible] فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔

(۲) اگر مرد و عورت دونوں کی طرف سے دو شخص وکیل ہوں تو اول عورت کا وکیل کہے [illegible] مُوَكِّلَتِي مُوَكِّلَكَ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ [illegible] مرد کا وکیل کہے۔ قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِمُوَكِّلِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ [illegible] الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔

(۳) اگر مرد و عورت دونوں کی طرف سے ایک ہی شخص وکیل ہو تو اول عورت کی طرف

سے کہے۔ مَتَّعْتُ مُوَكِّلَتِي بِمُوَكِّلِي عَلَى الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ پھر فوراً مرد کی طرف سے کہے۔ قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِمُوَكِّلِي عَلَى الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔

(۴) اگر عورت کی طرف سے خود متعہ کرنے والا مرد ہی وکیل ہو تو پہلے عورت کی طرف سے کہے۔ مَتَّعْتُ مُوَكِّلَتِي لِنَفْسِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ پھر فوراً اپنی طرف سے کہے۔ قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِنَفْسِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔

(۵) اگر عورت کی طرف سے کوئی دوسرا شخص وکیل ہو۔ اور مرد خود پڑھنا چاہے تو اوّل عورت کا وکیل کہے۔ مَتَّعْتُكَ مُوَكِّلَتِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔ پھر فوراً مرد کہے۔ قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِنَفْسِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔

(۶) اگر مرد و عورت دونوں عربی زبان نہ جانتے ہوں۔ اور خود متعہ کا صیغہ پڑھنا چاہیں تو دوسری زبان میں بھی پڑھ سکتے ہیں۔ مثلاً اُردو زبان میں اس طرح پڑھیں۔ اوّل عورت کہے "میں نے اپنے نفس کو اتنی مدّت کے لئے اس قدر مہر پر تیرے متعہ میں دیا" پھر فوراً مرد کہے "میں نے اتنی مدّت کے لئے اس قدر مہر پر متعہ کو قبول کیا۔"

حرام عورتیں

اوّل وہ عورتیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہیں۔ یعنی جن سے عقد نہیں ہو سکتا۔ سات قسم کی ہیں۔

(۱) ماں، دادی، نانی، پرنانی اور اس سے اُوپر

(۲) بیٹی، نواسی اور اُس کی اولاد، پوتی اور اس کی اولاد اور اس سے نیچے۔

(۳) بہن

(۴) بھانجی اور اس کی لڑکیاں اور لڑکیوں کی لڑکیاں اور اس سے نیچے۔

(۵) اپنی پھوپھی۔ ماں باپ کی پھوپھی۔ دادا۔ دادی۔ نانا۔ نانی کی پھوپھی۔ اور اس سے اُوپر

(۶) اپنی خالہ، ماں کی خالہ، دادا۔ دادی۔ نانا۔ نانی کی خالہ اور اس سے اُوپر۔

(۷) بھائی کی اولاد یعنی بھتیجی اور اُس کی لڑکیاں۔ اور لڑکیوں کی لڑکیاں۔ اور اس سے نیچے۔

دوسرے نسب کی طرح رضاعت (دُودھ پینے پلانے) سے بھی یہ ساتوں قسم کی عورتیں حرام ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ دودھ پینے والا بچہ اس عورت کے لئے جس نے دودھ پلایا ہے۔ اور اُس کے شوہر کے لئے بمنزلہ بیٹے کے ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے سب رشتہ داریاں دودھ کی قائم ہو جائیں گی بلکہ جس بچہ نے دودھ پیا۔ اُس کے باپ کے لئے بھی یہ جائز نہیں ہے کہ دودھ پلانے والی عورت کی لڑکی سے جو اُس کے بطن سے ہو۔ یا اُس کے شوہر کی لڑکی سے نکاح کرے۔ کیونکہ یہ لڑکیاں اس کی اولاد کے حکم میں ہیں۔ لہٰذا اگر نانی اپنے نواسہ یا نواسی کو یا ساس اپنے داماد کی دوسری اولاد کو دودھ پلائے گی تو اس دودھ پلانے والی کی لڑکی داماد پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی۔ اور نکاح فسخ ہو جائے گا۔ لیکن اگر دادی پوتے یا پوتی کو دودھ پلائے تو اُس کی بہو اس کے بیٹے پر حرام نہ ہوگی۔

رضاعت کی آٹھ شرائط ہیں۔

(۱) مرضعہ (دودھ پلانے والی عورت) کا دودھ جائز حمل سے حاصل ہوا ہو۔ یعنی زنا کا نہ ہو۔ اور نہ خود بخود اُترا ہو۔

(۲) مرضعہ (دودھ پلاتے وقت) زندہ ہو۔

(۳) بچہ ہر مرتبہ چھاتی سے منہ لگا کر پئے۔ یہ نہ ہو کہ کسی برتن میں دودھ کے پلایا جائے۔

(۴) دودھ خالص ہو۔ اُس میں کوئی چیز ملا کے نہ دی جائے۔

(۵) دودھ ایک شوہر سے ہو۔ دو شوہروں سے نہ ہو۔ پس اگر مرضعہ کو شوہر نے طلاق دے دی ہے اور دوسرا عقد کر کے وہ حاملہ ہو گئی ہو۔ اور دودھ برابر جاری رہا ہو۔ اور وضع حمل سے قبل (پہلے شوہر سے) دس مرتبہ اور وضع حمل کے بعد دوسرے شوہر سے) پانچ مرتبہ

کسی بچہ کو دودھ پلایا ہو تو رضاعت ثابت نہ ہوگی۔ اسی طرح یہ بھی شرط ہے کہ مرضعہ ایک ہو۔ یعنی پوری رضاعت ایک عورت سے ہو۔ پس اگر تھوڑا ایک عورت پلائے۔ اور تھوڑا دوسری عورت اگرچہ دونوں ایک ہی شوہر کی بیویاں ہیں تو رضاعت متحقق نہ ہوگی[1]

(۶) دودھ پینے والے بچہ کی عمر پورے دو سال کی نہ ہوئی ہو۔ اور مرضعہ کے بچے ہیں اس کی شرط نہیں ہے کہ اس کا سن بھی دو برس سے کم ہو۔

(۷) بچہ کو ایسا مرض نہ ہو کہ دودھ پی کر قے کر دیتا ہو۔ پس اگر ایسا ہو تو احتیاط لازم ہے۔

(۸) دودھ اتنا پئے کہ اس سے گوشت پیدا ہو۔ اور ہڈی میں طاقت آئے۔ یا یہ کہ ایک شب و روز میں جب بچہ بھوکا ہو۔ مرضعہ نے اُسے دودھ پلایا ہو۔ یا لگاتار پندرہ مرتبہ دودھ پلایا ہو۔ اور ہر مرتبہ بچے نے پیٹ بھر کر پیا ہو۔ لیکن یہ ضروری ہے۔ کہ اس درمیان میں کسی اور کا دودھ اُس نے نہ پیا ہو۔ مگر احوط یہ ہے۔ کہ دس مرتبہ دودھ پیا ہو۔ تب بھی احتیاط کا لحاظ رکھا جائے۔ یعنے رضاعت کا حکم جاری کیا جائے۔

تیسرے وہ عورتیں جو نسب و رضاعت کے بغیر ہمیشہ کے لئے حرام ہیں گیارہ قسم کی ہیں۔

(۱) زوجہ کی ماں جو عقد ہوتے ہی حرام ہو جاتی ہے۔

(۲) باپ کی زوجہ بیٹے پر۔ اور بیٹے کی زوجہ باپ پر۔

(۳) زوجۂ مدخولہ کی بیٹی۔

---

[1] لیکن اگر دو عورتیں ایک ہی شوہر سے دو بچوں کی پوری رضاعت کریں تو ان دونوں بچوں کے درمیان رضاعت متحقق ہو جائے گی۔ پس اس قسم میں مرضعہ کا ایک ہونا شوہر کے ایک ہونے کی مانند نہیں ہے (آقائے محسن حکیم) [2] بشرطیکہ دودھ کے سوا اور کوئی غذا اسے نہ دی گئی ہو۔ ۱۲ (آقائے محسن حکیم)

(۴) جس شوہر[1] دار عورت سے یا اُس عورت سے جو کسی کے طلاق رجعی[2] کے عدہ میں ہو۔ جان کر عقد کرے تو اس کا یہ نکاح صحیح نہ ہوگا۔ وہ ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی۔

(۵) اسی طرح اگر شوہر دار عورت سے زنا کیا جائے تو وہ ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی۔

(۶) اگر کوئی شخص احرام کی حالت میں ہو۔ اور یہ جانتے ہوئے کہ نکاح حرام ہے۔ کسی عورت سے نکاح کرے تو وہ عورت ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی۔

(۷) اگر کوئی شخص لڑکے کا انکار کرے کہ یہ میرے نطفہ کا نہیں ہے۔ اور زوجہ اس کا بتائے اس پر دونوں حاکم شرع کے سامنے ایک دوسرے پر لعنت کریں تو یہ عورت اس شخص پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی۔

(۸) جس لڑکے سے اغلام کیا ہو۔ اس کی ماں بہن اور بیٹی سے نکاح نہیں کر سکتا۔ اس میں کوئی فرق نہیں کہ فاعل و مفعول دونوں خواہ کسی عمر کے ہوں[3]۔

(۹) اگر نابالغ لڑکی سے نکاح کر کے جماع کیا جائے۔ اور افضا واقع ہو۔ یعنی اُس کے حیض و پاخانہ کا مقام ایک ہو جائے۔ تو پھر بنا بر مشہور اُس کے لئے وہ حرام ہو جائے گی۔

(۱۰) وہ عورت جس کے ساتھ عقد ہونے سے قبل[4] اس کی ماں یا بیٹی وغیرہ[5] سے زنا کر چکا ہو۔ اسی طرح اگر وطی باشبہ کر چکا ہو۔ تب بھی یہی حکم[6] ہے۔

---

[1] شوہر دار عورت کا ہمیشہ کے لئے حرام ہو جانا بنا بر احتیاط وجوبی ہے۔ ۱۲

[2] عدہ خواہ رجعیہ ہو یا غیر رجعیہ۔ ۱۲

[3] اگر لواطہ کرنے والا بالغ ہو تو اس پر مفعول شخص کی ماں بہن اور بیٹی حرام ہے لیکن اگر لواطہ کرنے والا نابالغ ہو۔ تو (بنا بر احتیاط واجب) اُس کی ماں بہن اور بیٹی سے عقد نہ کرے۔ ۲ (آقائے محسن حکیم)

[4] یا اگر عقد کے بعد اور دخول سے پہلے زنا واقع ہو۔ تب بھی بنا بر احتیاط ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی [5] یعنے زانیہ کی ماں اور بیٹی زانی پر حرام ہو جاتی ہے۔ اور زانی کا باپ اور بیٹا زانیہ پر۔ ۱۲ [6] لیکن اگر نکاح کے بعد زنا ہوا ہے۔ یا وطی باشبہ ہوئی ہے۔ تو اس سے عورت حرام نہیں ہوتی (محسن)

(۱۱) آزاد زوجہ جسے نو مرتبہ شوہر نے طلاق عدہ دی ہو تو وہ نویں طلاق کے بعد ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی۔ لیکن تیسری اور چھٹی طلاق کے بعد پھر نکاح کا جائز ہونا اس بات پر موقوف ہے کہ کوئی دوسرا شخص جسے محلل کہتے ہیں۔ اس سے نکاح کرلے۔

چوتھے۔ وہ عورتیں جو بعض حالات میں حرام ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔

(۱) ایک بیوی جب تک عقد میں ہے۔ اُس کی بہن سے نکاح حرام ہے۔

(۲) جب کہ چار عورتیں نکاح دائمی میں موجود ہوں تو پانچویں عورت سے نکاح دائمی کرنا حرام ہے۔

(۳) زوجہ کی بھتیجی یا بھانجی سے بغیر زوجہ کی اجازت کے عقد حرام ہے۔ البتہ اگر وہ اجازت دے دے تو جائز ہے۔

(۴) زنِ کافرہ سے جو اہلِ کتاب نہ ہو۔ مسلمان مرد کا نہ اُس سے نکاح صحیح ہے اور نہ مُتعہ اور اسی طرح مسلمان عورت کا کافر مرد سے عقد حرام ہے۔ خواہ وہ اہلِ کتاب ہی کیوں نہ ہو۔ اِسی طرح زنِ کتابیہ سے بھی بنا بر اقوٰے نکاح دائم جائز نہیں ہے۔ ہاں مُتعہ کتابیہ سے جائز ہے۔ اور اسی طرح مومنہ عورت کا عقد مخالف (غیر مومن) کے ساتھ بنا بر احوط[۱] ناجائز ہے

اعمال بعد نکاح

جب دلہن شوہر کے گھر جائے تو مومنین کو کھانے کی دعوت ایک روز یا دو روز دی جائے۔ اس سے زائد مکروہ ہے۔ اور مستحب ہے کہ دلہن کو جب شوہر کے گھر لایا جائے تو رات کا وقت ہو۔ اور دن میں دعوتِ ولیمہ کی جائے اور دلہن باوضو ہو۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جب دلہن کو تیرے پاس لائیں تو کہہ کہ آنے سے پہلے وضو کرلے۔ اور تو بھی وضو کر۔ اور دو رکعت نماز پڑھ۔ اور دلہن کو بھی حکم کر کہ دو رکعت نماز پڑھے۔ پھر خدا کی حمد بجالا اور محمدؐ و آلِ محمدؐ پر صلوات بھیج۔ اور دعا کر اور وہ عورتیں جو اُس کے ساتھ آئی ہیں اُن سے کہہ کہ آمین کہیں۔ اور یہ دعا پڑھ۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ اِلْفَھَا

[۱] بنا بر اقوٰی جواز ہے ۱۲

وُدَّھَا وَ رِضَاھَا وَ اَرْضِنِیْ وَ اَجْمَعْ بَیْنَنَا بِاَحْسَنِ اجْتِمَاعٍ وَ اٰنَسِ ائْتِلَافٍ فَاِنَّکَ تُحِبُّ الْحَلَالَ وَ تَکْرَہُ الْحَرَامَ۔ اور اپنا ہاتھ دلہن کی پیشانی پر رکھ اور یہ دعا پڑھ اَللّٰھُمَّ عَلٰی کِتَابِکَ تَزَوَّجْتُھَا وَ فِیْ اَمَانَتِکَ اَخَذْتُھَا وَ بِکَلِمَاتِکَ اسْتَحْلَلْتُ فَرْجَھَا فَاِنْ قَضَیْتَ لِیْ فِیْ رَحِمِھَا شَیْئًا فَاجْعَلْہُ مُسْلِمًا سَوِیًّا وَّ لَا تَجْعَلْہُ شِرْکَ شَیْطَانٍ پھر دلہن کے دونوں پاؤں کسی ظرف میں دھوئے۔ اور اُس پانی کو گھر میں چھڑکے کہ موجب خیر و برکت ہوگا۔ اور خداوند عالم ستر ہزار پریشانیاں گھر سے دفع فرمائے گا۔ اور ستر ہزار طرح کی برکتیں داخل کرے گا۔ اور چاہیئے کہ سات روز تک دودھ اور سرکہ اور دھنیا اور ترش سیب کھانے سے دلہن کو روکا جائے تاکہ ایسا نہ ہو کہ بانجھ ہو جائے۔ پھر جب جماع کرنے کا ارادہ ہو تو یہ دعا پڑھے جو امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنِی الشَّیْطَانَ وَ جَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنِیْ تاکہ جماع میں شیطان شریک نہ ہو۔ وقتِ جماع بسم اللہ پڑھے۔ اور حق تعالےٰ سے سوال کرے کہ اُسے فرزند صالح مرحمت فرمائے۔ اور جماع پیر، منگل، جمعرات اور جمعہ کی راتوں میں مستحب ہے اور جمعرات کو بوقت زوال اور بروز جمعہ عصر کے بعد اور جب عورت کی خواہش ہو۔ اور ماہِ رمضان کی شبِ اول میں بھی مستحب ہے۔

مندرجۂ ذیل وقتوں میں جماع کرنا مکروہ ہے۔ چاند گہن کی رات، سورج گہن کا دن، وقت غروب آفتاب یہاں تک کہ سرخی شفق زائل ہو۔ بعد طلوعِ فجر، طلوعِ آفتاب تک سرخ یا زرد و سیاہ آندھی آنے کے دن، وقت زلزلہ، وقتِ زوال، ہر مہینہ کی پہلی رات سوائے ماہِ رمضان کی پہلی رات کے کہ جس میں مجامعت مستحب ہے۔ ہر مہینہ کی پندرھویں شب۔ ہر مہینہ کی آخر کی وہ راتیں جن میں چاند چھپ جاتا ہے۔ جس رات کو سفر سے واپس آئے، شبِ عیدین برہنہ ہو کر اور اسی طرح کشتی میں، مکان کی چھت پر، پھل دار درخت کے نیچے، دھوپ میں، خضاب لگا کر اور احتلام کے بعد بھی بغیر غسل یا وضو کے جماع کرنا یا کھڑے ہو کر یا اس طرح کہ عورت کی پشت مرد کی طرف ہو جماع کرنا یا رو بقبلہ یا پشت بقبلہ ہو کر جماع کرنا اور بوقت جماع عورت کے مقام پیشاب کی طرف نظر کرنا مکروہ

ہے۔ اور اسی طرح وقتِ جماع سوائے ذکرِ خدا کے اور کوئی کلام کرنا بھی مکروہ ہے۔ اور ایسی انگوٹھی کا ہاتھ میں ہونا جس پر خدا کا نام یا کوئی آیت کندہ ہو۔ یا حائضہ عورت سے بغیر وضو کے جماع کرنا۔ اور ایسی جگہ جماع کرنا کہ جہاں کوئی تیسرا شخص ہو۔ یہ سب اُمور مکروہ ہیں اور چاہیئے کہ صاف کرنے کے لیے مرد اور عورت کا کپڑا علیحدہ علیحدہ ہو۔ کیونکہ کپڑے کا ایک ہونا عداوت کا باعث ہے۔

حقوق زوجہ و شوہر

شوہر پر بیوی کا نان و نفقہ واجب ہے کہ اُس کے لئے کھانے پینے کی چیزیں، لباس، مکان، خدمت گار وغیرہ اپنی حسبِ استطاعت و قدرت اور رواج کے مطابق مہیا کرتا رہے۔ لیکن اگر عورت نافرمان ہو۔ اور اپنے شوہر کے حقوق ادا نہ کرے۔ تو نان و نفقہ کی مستحق نہ رہے گی۔ شوہروں کو چاہیئے کہ اپنی بیویوں کے ساتھ رعایت برتیں اور اُن کے ساتھ خواہ مخواہ سختی سے پیش نہ آئیں۔ اور اُن کو ایسے کاموں کی تکلیف نہ دیں جو اُن کی قدرت سے باہر ہوں۔ امیر المومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ عورت بمنزلہ پھول کے ہے خدمت گار نہیں ہے۔ پس اُس سے ملاطفت و نرمی سے پیش آتے رہو۔ تاکہ ہر حال میں تم اُس سے فائدہ حاصل کر سکو۔ حدیثوں میں ہے کہ بیوی کا حق اُس کے شوہر پر یہ ہے، کہ اُس کے خرچ کو دے۔ اُس کے کپڑوں کا خیال رکھے اگر وہ کوئی قصور کرے تو اُسے معاف کر دے۔ ترش مزاجی سے پیش نہ آئے۔ ہر وقت ماتھے پر تیوری نہ چڑھی رہے۔ کم از کم تیسرے دن گوشت کھلائے۔ چھ مہینے میں ایک مرتبہ مہندی وسمہ دے۔ سال میں چار جوڑے پوشاک دو گرم اور دو سرد بنائے۔ تیل موجود رہے۔ میوے حسبِ قدرت و رواج کھلائے۔ عید کے دنوں میں بہ نسبت اور موقعوں کے کھانے پینے وغیرہ کی چیزیں مہیا کرے۔ اسی طرح شوہر کے حقوق عورت پر ہیں۔ ایک عورت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور عرض کیا کہ یا حضرت زوجہ پر شوہر کا کیا حق ہے۔ فرمایا کہ شوہر کی اطاعت کرے۔ اُس کی نافرمانی نہ کرے اور بغیر اس کی اجازت کے کوئی چیز کسی محتاج کو نہ دے۔ اور سنتی روزہ بغیر شوہر کی اجازت کے نہ رکھے۔ اور جس وقت وہ جماع کا ارادہ کرے۔ تو انکار نہ کرے۔ اگرچہ اونٹ پر بھی سوار ہو۔ اور بغیر شوہر کی اجازت کے باہر نہ جائے۔ اگر بے اجازت باہر جائے گی تو آسمان و زمین کے فرشتے اس وقت تک اس پر لعنت کریں گے کہ جب تک گھر میں واپس آئے۔ حدیث میں ہے کہ زوجہ پر شوہر کا یہ حق ہے کہ خوشبو لگائے۔ اچھے کپڑے پہنے۔ بناؤ سنگار کرے۔ ہر صبح و شام شوہر کے سامنے حاضر ہو کہ اگر شوہر جماع کا ارادہ رکھتا ہو تو یہ موجود رہے۔ اور انکار نہ کرے۔ اور جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اگر سوائے خدا کے کسی دوسرے کو سجدہ کرنے کا حکم ہوتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔ اور جس عورت کا شوہر اُس کو جماع کے لئے بلائے اور وہ اس قدر تاخیر کرے کہ شوہر سو جائے تو فرشتے اُس عورت پر اُس وقت تک لعنت کرتے ہیں کہ شوہر بیدار ہو۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو عورت اپنے شوہر سے کہے کہ میں نے تم سے بھلائی نہیں دیکھی تو اُس کے تمام اعمال کا ثواب جاتا رہتا ہے۔ پس عورتوں کو چاہیے کہ جہاں تک ہو سکے اپنے شوہروں کو خوش رکھیں۔ اگر شوہر راضی ہے تو خدا اور رسولؐ بھی راضی ہیں۔ اور اگر وہ ناخوش ہے تو یہ بھی خوش نہیں ہو سکتے۔ اپنے شوہر کے آرام و راحت کو ہمیشہ مقدم رکھیں بلکہ شوہر کے ماں بہن یعنی اپنی ساس نندوں کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کریں۔ کیونکہ اُن کی ناراضگی میاں بیوی کے درمیان میں سارے جھگڑوں کی جڑ ہے۔ اس طرح سسرال کی شکایت کبھی اپنے ماں باپ کے پاس جاکر نہ کرنی چاہیئے۔ ورنہ بات بڑھ جاتی ہے۔ اور ذرا سی زبان تمام عمر گھر آباد نہیں ہونے دیتی۔ ماں باپ کو چاہیئے کہ اپنی لڑکیوں کو لڑکپن ہی سے اس قسم کی تعلیم دیں۔ لڑکیوں کو قرآن پڑھانے اور نماز روزہ کے ضروری مسائل تعلیم کرنے کے بعد کام کاج سینا پرونا اچھی اچھی عادتیں سکھانا چاہیئے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ عورتوں کو کھڑکیوں اور کوٹھوں پر نہ جانے دو۔ اُن کو چرخہ کاتنا سکھاؤ اور سورۃ نور یاد دلاؤ۔ غرضیکہ اُن میں ایسی عادتیں ڈالی جائیں جو شرفا کی لڑکیوں میں ہونی چاہیئں۔ پردہ کے متعلق بہت زیادہ اہتمام ہونا چاہیئے کیونکہ نامحرم کے سامنے

کھلم کھلا آنا حرام ہے۔ پردہ دار عورتوں سے پردہ کا اُٹھنا قرب قیامت کی دلیل ہے۔

اعمالِ طلب اولاد

حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے روایت ہے کہ جس کے اولاد نہ ہوتی ہو۔ وہ ہر روز سو مرتبہ استغفار پڑھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ ہر روز صبح و شام ستر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللہ اور ستر مرتبہ سُبْحَانَ اللہ دس مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللہ نو مرتبہ سُبْحَانَ اللہ اور اس کے بعد ایک مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللہ کہنا چاہیئے۔ روایت میں ہے کہ طلب اولاد کے لئے سجدہ میں یہ پڑھا کرے۔ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ طلب فرزند کے لئے جماع کے وقت یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي وَلَدًا وَاجْعَلْهُ تَقِيًّا لَيْسَ فِي خَلْقِهِ زِيَادَةٌ وَلَا نُقْصَانٌ وَاجْعَلْ عَاقِبَتَهُ إِلَى الْخَيْرِ۔ اور جو عورت حاملہ نہ ہوتی ہو تو سورۂ آل عمران (پارہ ۳ و ۴) زعفران گلاب سے لکھ کر اُس کے باندھی جائے۔ حاملہ ہو جائے گی۔ اور جو سورۃ فجر (پارہ ۳۰) گیارہ مرتبہ پڑھ کر اپنے اُوپر دم کرے اور پھر جماع کرے۔ خداوند عالم اُسے فرزند عطا فرمائے گا۔

کسی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے لڑکا نہیں ہوتا۔ حضرتؑ نے ارشاد فرمایا کہ جب تو اپنی زوجہ سے جماع کا ارادہ کرے تو یہ آیتیں پڑھ انشاء اللہ تجھ کو فرزند عطا ہوگا۔ وَذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَىٰ فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ وَزَكَرِيَّا إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ ۝

روایت میں ہے کہ عورت کے حاملہ ہو جانے کے بعد اگر کوئی شخص چاہے کہ وہ لڑکا جنے۔ تو چار مہینہ کامل ہونے سے پہلے متواتر چار جمعہ اس کے پیٹ پر یہ لکھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي سَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَنْتَ أَيْضًا مُحَمَّدٌ بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ وَأَوْلَادِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ۔ پھر جب بچہ پیدا ہو تو اُس کا نام محمد رکھا جائے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ بوقت جماع یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ رَزَقْتَنِي ذَكَرًا سَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا۔ بچہ کا نام محمد رکھے۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ طلب فرزند کے لئے ستر مرتبہ یہ دعا پڑھے۔ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا يَرِثُنِي فِي حَيَوٰتِي وَيَسْتَغْفِرُ لِي بَعْدَ مَوْتِي وَاجْعَلْهُ خَلْقًا سَوِيًّا وَلَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيهِ شِرْكًا وَلَا نَصِيبًا اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔

اعمالِ وقتِ حمل و آسانیٔ وضعِ حمل

سورۃ بیّنہ (پارہ ۳۰) کو اگر لکھ کر پانی سے دھویا جائے۔ اور اس پانی کو حاملہ عورت پئے تو اُس کا حمل ساقط نہ ہوگا۔ اور تمام آفتوں سے محفوظ رہے گا۔

دیگر۔ ان آیات کو پوست آہو پر لکھ کر ابتدائے حمل سے لے کر چالیس روز تک حاملہ کے پاس رکھا جائے۔ پھر علیحدہ کر لیا جائے۔ اور وضع حمل کے مہینہ میں پھر اُس کے پاس رہے تو بچہ تمام آفتوں سے محفوظ رہے گا۔ وہ آیات یہ ہیں۔ وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِنْ ضُرٍّ وَآتَيْنَاهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا وَذِكْرَىٰ لِلْعَابِدِينَ۔

اور جس عورت کو خون زیادہ آجائے۔ ان آیات کو اُس کے دامن پر لکھیں خون منقطع ہو جائے گا۔ إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ لِكُلِّ نَبَإٍ مُسْتَقَرٌّ لِكُلِّ نَبَإٍ مُسْتَقَرٌّ لِكُلِّ نَبَإٍ مُسْتَقَرٌّ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

حضرت امیر المومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جس روز کہ لڑکا متولد ہو، حاملہ سات دانہ خرما کھائے جو مولود کے فہم و فراست میں زیادتی کا باعث ہوگا۔ وضع حمل کی آسانی کے لئے اس دعا کو لکھ کر حاملہ کی ران پر باندھا جائے۔ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى يَاخَالِقَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ وَمُخَلِّصَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ فَرِّجْ عَنْهَا فَالْقِهٖ سَوِيًّا بِاِذْنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

اگر اس شکل کو لکھ کر حاملہ کی داہنی ران پر باندھا جائے تو وضع حمل آسان ہو جائے

دیگر۔ برائے آسانی وضع حمل اس شکل کو لکھ کر حاملہ کی بائیں ران پر باندھا جائے وہ شکل یہ ہے۔

اخرج نفسی من هذا المجلس

٤	٩	٢
٣	٥	٧
٨	١	٦

ههههها الههههه صهيعه لهمذ ه

دیگر۔ اسی مطلب کے لئے حاملہ پر یہ دعا پڑھی جائے۔ يَاخَالِقَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ وَمُخَلِّصَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ اَخْلِصْهُ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ۔

دیگر۔ سورۃ انّا انزلناہ کو حاملہ پر پڑھنے سے ولادت آسان ہو جائے گی۔

دیگر۔ خواص السّورۃ میں ہے کہ سورۃ ذاریات یا سورۃ واقعہ یا سورۃ انشقاق کو لکھ کر حاملہ کے باندھا جائے تو وضع حمل آسان ہو جائے گا۔ اور جب ولادت ہو جائے تو اُتار لیا جائے۔

اعمال بعد ولادت

بچّہ پیدا ہونے کے بعد اُس کو غسل دینا سفید پارچہ میں لپیٹنا۔ اُس کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہنا اور خاکِ شفا یا شہد یا خرما کو فرات کے پانی یا شیریں پانی سے آمیزش کر کے اُس کے تالو کو اٹھانا یہ سب امور ناف کاٹنے سے پہلے سُنّت ہیں۔ اور سورۃ الحاقہ یا معوذتین (سورۃ فلق و سورۃ ناس) کو لکھ کر بطور تعویذ بچّہ کے گلے میں ڈالا جائے۔ تو جمیع آفات و بلیّات اور ہر شر سے محفوظ ہو جائے گا اور اُم الصبیان کے دفعیہ کے لئے یہ شکل لکھ کر بچّہ کے گلے میں لٹکائی جائے۔

جرنیوث اراوث هیوں بوطوث سلموث سلمونقین الغیاد ومادرنا فرونا اهیون حیوہ۔

سنّت ہے کہ بچّہ کے پیدا ہونے سے سات روز بعد اُس کا نام حضرات انبیاء و آئمہ معصومین علیہم السّلام کے ناموں پر رکھا جائے اور وہ نام رکھنے چاہئیں جو عبودیت پر مشتمل ہوں، مثلاً عبد الکریم۔ عبد الرحیم وغیرہ اور بدترین نام یعنی حکیم۔ حکم۔ خالد۔ مالک و حارث اور بدترین کنیت ابو عیسیٰ۔ ابو الحکم اور ابو مالک نہیں رکھنے چاہئیں۔ اور جس بچّہ کا نام محمد رکھا جائے اُس کی کنیت ابو القاسم نہ ہو۔ اور سُنّت ہے کہ اسی روز عقیقہ کیا جائے۔ اور اس سے پہلے بچّہ کا سر منڈوایا جائے اور بالوں کے برابر سونا یا چاندی تصدق کیا جائے۔ اور مکروہ ہے کہ سر مونڈنے کے وقت کچھ بال بطور کاکل یا گیسو چھوڑ دیئے جائیں۔ اور اُسی روز بچّہ کے کان میں خواہ لڑکا ہو یا لڑکی، سوراخ کرنا مستحب ہے۔ اور اُس روز بچّہ کا ختنہ بھی سنّت ہے۔

عقیقہ

عقیقہ سنّت مؤکدہ ہے۔ اور گوسفند کی بجائے اس کی قیمت تصدق کرنا کافی نہیں ہے۔ اگر بچہ کی پیدائش کے ساتویں روز کسی وجہ سے عقیقہ نہ ہو سکے تو اُس کے بالغ ہونے کے وقت تک ولی کے ذمہ ہے اور بالغ ہونے کے بعد اُسے خود اپنا عقیقہ کرنا چاہیئے اور اگر بچہ ساتویں روز بعد زوال مر جائے تو بھی عقیقہ کا استحباب ساقط نہیں ہوتا حدیث میں ہے کہ جب تک عقیقہ نہیں ہوتا۔ بچّہ آفتوں میں مبتلا رہتا ہے۔ اور عقیقہ کے لئے اونٹ پانچ برس کی عمر سے اور بکرا دو سال سے اور بھیڑ یا دنبہ ایک سال سے کم نہ ہو زیادہ کی کوئی حد نہیں ہے۔ اور سنّت ہے کہ اس میں قربانی کے جانور کی سب شرطیں پائی جائیں۔ یعنی دبلا پتلا نہ ہو۔ اور کسی قسم کا جسمانی عیب اُس میں نہ ہو۔ چاہیئے کہ عقیقہ کا جانور نر ہو۔ خواہ مولود لڑکا ہو یا لڑکی۔ اور سنّت ہے کہ ذبح کے بعد جانور کا بند سے بند جدا کریں۔ ہڈیاں نہ توڑی جائیں۔ اور گوشت پکا کر کم سے کم دس مومنین کی دعوت کی جائے اور کچا گوشت تقسیم کرنے میں بھی مضائقہ نہیں ہے۔ اور عقیقہ کا چوتھا حصہ پاؤں کی طرف

سے دایہ کو دیا جائے۔ اور اگر دایہ نہ ہو تو ماں کو دیا جائے کہ وہ اُسے تصدق کر دے۔ اور باقی تین حصے حاجت مند مومنین میں تقسیم کر دئیے جائیں۔ اور چاہیئے کہ بچہ کے ماں باپ اس گوشت کو نہ کھائیں بلکہ اُن کے متعلقین جن کا کھانا پہننا اُن کے ذمہ ہو وہ بھی نہ کھائیں۔ اور مُوتراشی[1] سے پہلے جانور کو ذبح نہ کیا جائے بلکہ بعد میں یا دونوں کام ایک وقت میں اور ایک ہی مقام پر ہوں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ ذبح کے وقت یہ دُعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةٌ عَنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ لَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَدَمُهَا بِدَمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا وِقَاءً لِاٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ (فلاں بن فلاں کی جگہ لڑکے اور اس کے باپ کا نام لے) اور اگر لڑکی کا عقیقہ ہو تو اسی دُعا کو اس طرح پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةٌ عَنْ فُلَانَةَ ابْنَةِ فُلَانٍ لَحْمُهَا بِلَحْمِهَا وَدَمُهَا بِدَمِهَا وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهَا وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهَا وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا وِقَاءً لِاٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ اور یہاں بھی فلانۃ ابنۃ فلاں کی جگہ لڑکی کا اور اُس کے باپ کا نام لے۔

دوسری روایت میں ہے کہ ذبح عقیقہ کے وقت یہ دعا پڑھے يَا قَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّتَقَبَّلْ مِنْ۔ فلاں بن فلاں (یہاں مولود اور اُس کے باپ کا نام لے) اور اس کے بعد بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر ذبح کیا جائے۔

1- مُوتراشی - بال اُترانا

ختنہ

بچہ کی پیدائش کے ساتویں دن ختنہ کرنا سُنّت ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ اپنے بچوں کا ساتویں روز ختنہ کرو۔ کہ اس سے بچہ کا بدن زیادہ پاک ہوتا ہے۔ اور اس کے بدن میں گوشت جلد پیدا ہوتا ہے۔ اور جس کا ختنہ نہ ہوا ہو زمین اُس کے پیشاب سے کراہت کرتی ہے۔ بچہ کا ختنہ بلوغ تک ولی کے ذمہ ہے اور جب لڑکا بالغ ہو جائے تو پھر خود اُس پر واجب ہے اور ختنہ کے وقت یہ دُعا پڑھی جائے۔ اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ سُنَّتُكَ وَسُنَّةُ نَبِيِّكَ صَلَوٰتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاتِّبَاعٌ مِّنَّا لَكَ وَلِنَبِيِّكَ لِمَشِيَّتِكَ وَاِرَادَتِكَ وَقَضَائِكَ لِاَمْرٍ اَرَدْتَهٗ وَقَضَاءٍ حَتَمْتَهٗ وَحُكْمٍ اَنْفَذْتَهٗ فَاَذِقْهُ حَرَّ الْحَدِيْدِ فِيْ خِتَانِهٖ وَحِجَامَتِهٖ لِاَمْرٍ اَنْتَ اَعْرَفُ بِهٖ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ فَطَهِّرْهُ مِنَ الذُّنُوْبِ وَزِدْ فِيْ عُمْرِهٖ وَادْفَعِ الْاٰفَاتِ عَنْ بَدَنِهٖ وَالْاَوْجَاعَ عَنْ جِسْمِهٖ وَزِدْهُ مِنَ الْغِنٰى وَادْفَعْ عَنْهُ الْفَقْرَ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا نَعْلَمُ

اعمال رضاعِ مولود و حقِ فرزند

جناب رسالت مآب صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے روایت ہے کہ فرزند کے لئے زنِ دیوانہ و زنِ بدکردار کے دودھ سے اجتناب کرو۔ اور جب عورت کا دودھ کم ہو تو سورۃ یٰس یا سورۃ فتح یا سورۃ حجر زعفران سے لکھو۔ اور اُسے پانی سے دھو کر عورت کو پلاؤ۔ اُس کا دودھ زیادہ ہو جائے گا۔ اور اگر بچہ مٹی کھاتا ہو تو یہ آیات سورۃ سبا کی لکھ کر بطور تعویذ بچہ کے گلے میں ڈالیں۔ بچہ مٹی کھانا چھوڑ دے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ۝ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ۝

اور دانتوں کے آسانی سے نکل آنے کے لئے سورہ ق کو لکھ کر اسے پانی سے دھوئیں اور اس پانی سے بچہ کے دہن کو دھوئیں۔ دانت آسانی سے نکل آئیں گے۔ جب بچہ تین سال کا ہو جائے تو اس سے کہلواؤ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور جب اُس کی عمر تین سال سات ماہ اور بیس روز کی ہو جائے تو اُسے پڑھاؤ کہ وہ سات بار مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے اور جب وہ پانچ سال کی عمر کا ہو جائے تو اُسے دائیں بائیں کی پہچان کراؤ۔ اور اُسے کہو کہ رُو بقبلہ ہو کر سجدہ کرے۔ اور جب سات برس کا ہو جائے تو اُسے کہو کہ منہ ہاتھ دھو کر نماز پڑھے اور مکتب میں جائے اور نو سال کی عمر میں بچہ کو کہو کہ وضو کرے اور نماز پڑھے اور اگر ترک کرے تو اُسے سرزنش کرو۔ اور جب بچہ چودہ سال کا ہو جائے تو اُسے کہو کہ کسب علوم کرے اور حلال و حرام یاد کرے۔ باپ کا یہ فریضہ ہے کہ بیٹے کا اچھا نام تجویز کرے اُسے ادب سکھائے۔ قرآن شریف پڑھائے۔ اُسے پاک رہنے کی ہدایت کرے۔ اور تیر اندازی وغیرہ کی تعلیم دلائے۔ اور اُسے خوش حال زندگی بسر کرنے کے لئے تربیت دے۔

طلاق کا بیان

زوجہ کو زوجیت سے خارج کرنے کا نام طلاق ہے۔ اور چونکہ طلاق بڑا سخت معاملہ ہے۔ لہٰذا نہایت اچھی طرح اور ٹھنڈے دل سے سوچ سمجھ کر طلاق کا اقدام کیا جائے۔ پاک دامن عورت کے طلاق پر عرشِ الٰہی کانپ اٹھتا ہے۔ اور خداوندِ عالم کے نزدیک حلال امور میں طلاق سے زیادہ ناگوار کوئی چیز نہیں ہے جب زن و شوہر کی نااتفاقی و ناچاقی بالکل اصلاح کے قابل نہ رہے۔ اور بجز علیحدگی کے اور کوئی چارہ کار نہ ہو تو طلاق ضروری ہو جاتی ہے۔ اور خصوصاً جب کہ عورت اپنی علیحدگی کے لئے جائز خواہش بھی رکھتی ہو تو شوہر کا طلاق پر آمادہ نہ ہونا ظلمِ عظیم اور عورت کے لئے بڑی مصیبت ہے۔ طلاق دینے والے کی شرائط یہ ہیں کہ وہ عاقل ہو۔ بالغ ہو۔ اپنے قصد و اختیار سے طلاق دے۔ لہٰذا نابالغ اور مجنون کا طلاق دینا صحیح نہیں

ہے۔ البتہ مجنون کا ولی اگر اس کی زوجہ کو طلاق دے تو جائز ہے۔ بخلاف نابالغ کے ولی کے کہ وہ طلاق نہیں دے سکتا۔ اور بے قصد و ارادہ یا مذاق مذاق میں ویسے ہی طلاق کے الفاظ نکل جانے سے طلاق نہیں ہوتی ہے۔ اور نہ جبراً طلاق صحیح ہوگی۔

شرائط مطلقہ۔ عقد دائم میں ہو۔ پس متعہ میں طلاق نہیں ہے بلکہ اس میں جب مدت گزر جائے یا شوہر مدت بخش دے۔ جدائی حاصل ہو جائیگی۔ دوسرے طلاق کے وقت حیض و نفاس سے پاک ہو[1]۔ لیکن اگر غیر مدخولہ یا حاملہ[2] ہو یا شوہر کہیں باہر ہو[3]۔ اور اُسے حالات نہ معلوم ہو سکیں[4] تو ان صورتوں میں اس کے لحاظ کی ضرورت نہیں ہے۔ طلاق صحیح قرار پائے گی۔ اگرچہ بعد میں معلوم ہو کر بوقتِ طلاق وہ حیض یا نفاس کی حالت میں تھی۔ تیسرے طلاق اُس زمانہ طہارت میں ہو جس میں جماع نہ ہوا ہو۔ مگر یہ شرط نابالغ لڑکی اور حاملہ اور اس عورت کے لئے نہیں ہے۔ جس کی عمر حیض آنے کی ختم ہو چکی ہو۔ لیکن جو عورت سن حیض میں ہو مگر حیض نہ آتا ہو۔ اُس کی طلاق جماع کے تین مہینے بعد صحیح ہوگی۔ چوتھے مطلقہ کا تعین ہو۔ پس کسی ایک زوجہ کو بلا تعین طلاق دینا صحیح نہ ہوگا۔

شرائط طلاق۔ صیغۂ طلاق صحیح عربی میں ہو۔ اور دو عادل گواہوں کے سامنے ہو جو صیغۂ طلاق کو سنیں۔ صیغہ کے لئے اگر شوہر خود جاری کرے تو صرف یہ کہنا کافی ہے فُلَانَۃُ زَوْجَتِیْ طَالِقٌ (فلانہ کی جگہ اپنی زوجہ کا نام لے) اور اگر کسی کو وکیل کر دیا ہو تو وہ یہ کہے۔ فُلَانَۃُ

---

[1] کبیر السن، غیر یائسہ اور غیر حاملہ میں بھی شرط ہے کہ طہر میں جماع نہ ہوا ہو۔ (آقائے محسن حکیم)

[2] اور حمل کا علم بھی ہو گیا ہو پس اگر علم نہ ہو کہ حمل ہے تو احوط یہ ہے کہ معلوم ہونے کے بعد پھر سے طلاق دے۔ اس طرح اس صورت میں بھی بنا بر احتیاط پھر سے طلاق دے کہ جب طلاق اُس پاک رہنے کے زمانہ میں واقع ہوئی ہو جس میں جماع ہوا ہو۔ اور حمل بھی رہ گیا ہو جو ظاہر نہ ہوا ہو۔ ۱۲

[3] ہاں اگر اس کے باہر جاتے وقت وہ حیض سے تھی یا پاک تھی۔ اور یہ جماع کر چکا تھا تو ایسی صورت میں طلاق کے لئے اتنا عرصہ ٹھہرے کہ عادۃً علم ہو جائے کہ دوسرے طہر کا زمانہ آگیا۔ ۱۲

[4] یہاں تک کہ عادت وغیرہ شرعی طریقوں سے بھی نہ معلوم ہو سکیں ۱۲ (آقائے محسن حکیم)

زَوْجَۃُ مُوَکِّلِیْ طَالِقٌ (لفظ فلانہ کی جگہ عورت کا نام لے) اور لفظ طَالِقٌ کہے بغیر طلاق نہ واقع ہوگی۔

اقسامِ طلاق۔ دو قسم کی طلاق ہے۔ ایک طلاق بائن جس کے بعد عدۃ کے اندر طلاق دینے والا رجوع نہیں کرسکتا۔ اس کی پانچ صورتیں ہیں۔

(۱) ایسی سن رسیدہ عورت (زن یائسہ) کا طلاق جس کے حائض ہونے کا زمانہ ختم ہوچکا ہو۔

(۲) نابالغ لڑکی کا طلاق۔

(۳) زوجہ غیر مدخولہ کا طلاق۔ یعنے وہ طلاق جو صرف نکاح کے بعد رخصتی سے قبل عمل میں آئے۔

(۴) تیسری مرتبہ کی طلاق جس کے بعد اس عورت کی طرف رجوع نہیں ہوسکتا۔ صورت یہ ہے کہ اگر ایک دفعہ طلاق دینے کے بعد عدۃ گزر گیا اور پھر نکاح کیا۔ اور دوبارہ طلاق دیا اور عدۃ گزرنے کے بعد پھر نکاح کیا۔ اب تیسرا اگر طلاق دیا تو عدۃ گزرنے کے بعد اس کے ساتھ نکاح نہیں ہوسکتا۔ جب تک کہ محلل نہ ہوجائے لیکن اگر پھر ایسا ہوا کہ عدۃ میں دو دفعہ رجوع کرکے تیسرا (یعنی چھٹا) طلاق ہو۔ اور پھر محلل کی ضرورت ہو۔ اور محلل کے بعد پھر شوہر اول عقد کرے اور پھر ایسے ہی تین طلاق دے۔ تو نویں طلاق کے بعد وہ ابدی طور پر حرام ہوجائے گی۔

(۵) اس عورت کی طلاق جو شوہر سے کراہت رکھتی ہو۔ اور اسے طلاق کے عوض میں کچھ مال دے یا اُسے حق مہر بخش دے۔ اس طلاق کا نام "طلاق خلعی" ہے۔ اسی طرح اگر زوجہ وشوہر ایک دوسرے سے کراہت رکھتے ہوں۔ اور زوجہ شوہر کو طلاق کے عوض کچھ دے جسے "مبارات" کہتے ہیں تو یہ بھی طلاق بائن ہوگی۔ صرف پانچویں صورت (عدہ خلع ومبارات) میں اگر عورت عدۃ کے اندر خود اس مال کی واپسی چاہے جو طلاق کے عوض میں شوہر کو دیا ہے تو شوہر کو بھی اس طلاق میں رجوع کا حق حاصل ہوجائے گا۔

دوسرا طلاق رجعی۔ جس میں عدۃ کے اندر شوہر رجوع کرسکتا ہے اور عورت

مطلقہ رجعیہ زوجہ کے حکم میں ہے۔ اور جب تک اس کا عدہ تمام نہ ہوگا شوہر کے مرنے پر میراث پائے گی۔ اور اسی طرح اگر وہ مرجائے تو شوہر بھی اس کا ترکہ پائے گا۔

خلع میں بھی شرط ہے کہ شوہر بالغ وعاقل ہو۔ اور بقصد واختیار خلع واقع کرے۔ اور عورت حیض میں نہ ہو۔ اور اس طہر میں شوہر نے مباشرت نہ کی ہو۔ جیسا کہ طلاق میں بیان ہوا۔ "عوض" یا مقدار مال کی تشخیص کی جائے اور اس کی کوئی حد معین نہیں۔ پس جس پر شوہر وزوجہ راضی ہوجائیں۔ اگر وکیل ہو تو یوں کہے۔ زَوْجَۃُ مُوَکِّلِیْ مُخْتَلِعَۃٌ عَلٰی عِوَضِ الْمَبْلَغِ الْمَعْلُوْمِ۔ اور خلع بعوض زرِ مہر ہو تو کہے۔ عَلٰی عِوَضِ الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ اور لفظ مختلعہ میں بکسر لام اور بفتح لام دونوں کا احتمال ہے۔ پس بنا بر احوط ایک مرتبہ مُخْتَلِعَۃٌ اور دوسری مرتبہ مُخْتَلَعَۃٌ کے ساتھ کہے۔ اور اگر شوہر خود صیغہ خلع جاری کرے تو کہے زَوْجَتِیْ فُلَانَۃُ مُخْتَلَعَۃٌ عَلٰی عِوَضِ الْمَبْلَغِ الْمَعْلُوْمِ۔ یا زوجہ کو مخاطب کرکے کہے اَنْتِ مُخْتَلِعَۃٌ عَلٰی عِوَضِ الْمَبْلَغِ الْمَعْلُوْمِ۔ اور فلانہ کی جگہ اپنی عورت کا نام لے اس میں بھی قرأت کا لحاظ اور معنوں کا جاننا ضروری ہے۔ اور صیغہ خلع کے بعد صیغہ طلاق بھی جاری کرے۔ پس وکیل یوں کہے زَوْجَۃُ مُوَکِّلِیْ مُخْتَلِعَۃٌ فَھِیَ طَالِقٌ۔

عدّہ طلاق ووفات

نابالغہ لڑکی اور غیر مدخولہ اور زن یائسہ کے لئے طلاق کا عدہ نہیں ہے۔ اور جس عورت کو حیض آتا ہو[۱] اس کے عدہ کا زمانہ تین طہر ہوگا۔ مثلاً طلاق کے بعد پہلا طہر اگرچہ ایک لمحہ بھر بھی ہو تو اس کا شمار ہوجائے گا۔ دوسرا طہر اس سے پہلے حیض سے پاک ہونا۔ اور تیسرا طہر دوسری مرتبہ حیض کے ایام ختم ہوکر پورا پاک رہنے کا زمانہ۔ بس یہ عدہ کا زمانہ ہے۔ اور تیسرا حیض شروع ہوتے ہی عدہ سے باہر ہوجائے گی۔ اور وہ عورت جس کا سن تو حیض آنے کا ہو لیکن وہ حائض نہ ہوتی ہو۔ اس کے لئے طلاق کا عدہ تین مہینے کا زمانہ ہے

(۱) احوط یہ ہے کہ دو طہر اور چھ سے دو ترحیض ان دونوں میں جس کی مدت زیادہ ہو اس کو زمانہ عدہ قرار [illegible]

اور متعہ عورت کے عدہ کی مدت دو حیض ہوگی۔ اور اگر زوجہ حاملہ ہو تو اس کے عدہ کی مدت تا وضع حمل ہوگی۔ خواہ وضع حمل اسقاط ہی کی صورت میں کیوں نہ ہو۔ ہر عورت کے لئے عدہ کا زمانہ طلاق واقع ہونے کے وقت سے شروع ہو جاتا ہے اور عدہ کے اندر اس عورت کا نان و نفقہ و مکان مرد کے ذمہ ہے۔ جس کو طلاق رجعی دی گئی ہو۔ اس زمانہ میں عورت کے لئے مکان سے باہر نکلنا ناجائز ہے۔ اور طلاق بائن میں صرف حاملہ عورت کے نان و نفقہ وغیرہ کا بچہ پیدا ہونے تک مرد ذمہ دار ہے۔

عدۂ وفات وہ عدہ ہے جو شوہر کے مرنے پر زوجہ کے لئے واجب و لازم ہے عدۂ وفات کی مدت چار مہینے دس دن ہے۔ خواہ زوجہ نابالغہ ہو۔ یائسہ ہو یا غیر یائسہ ہو یا غیر مدخولہ ہو یا متعہ ہو۔ لیکن اگر زوجہ حاملہ ہو تو چار مہینے دس دن اور وضع حمل ان دونوں میں جو زمانہ زیادہ ہو۔ وہی عدہ کی مدت قرار پائے گا۔ اور اگر زوجہ کنیز[2] ہو۔ تو عدۂ وفات دو مہینے پانچ دن ہوگا۔ اور عدۂ وفات اُس وقت سے شروع ہوتا ہے کہ جب عورت کو شوہر کے مرنے کی خبر معلوم ہو۔

جس عورت کا شوہر مر جائے اُس پر زمانۂ عدہ میں رنگین لباس۔ سُرمہ اور اس قسم کی چیزوں سے زینت کرنا حرام ہے کیونکہ ایسا عمل بناؤ سنگھار کہا جاتا ہے۔

ظہار کا بیان

اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو اپنی ماں یا بہن کی پشت سے تشبیہ دے، اور اپنی عورت سے یہ کہے اَنْتِ عَلَیَّ کَظَهْرِ اُمِّیْ (اَوْ اُخْتِیْ) یعنی تو میرے لئے میری ماں یا بہن کی پُشت کی مانند ہے۔ اسے ظہار[3] کہتے ہیں۔ جس سے زوجہ حرام ہو جاتی ہے۔ جبتک

---

[1] یعنی اتنے دن (آقائے محسن حکیم) [2] احوط یہ ہے کہ کنیز بھی آزاد عورت کی طرح چار مہینہ دس دن عدہ رکھے بلکہ ام ولد (یعنی صاحب اولاد) کے لئے یہ حکم قوت سے خالی نہیں ہے ۱۲ (آقائے محسن حکیم)

[3] ظہار سے زوجیت زائل نہ ہوگی نہ ظہار میں عدہ ہے صرف مرد کو جماع کرنا حرام ہے جب تک کہ کفارہ دیا جائے ۱۲ (آقائے محسن حکیم)

کفارہ نہ دے۔ اس میں شرط ہے کہ زوجہ مدخولہ ہو۔ اور شوہر بالغ اور عاقل ہو۔ اور اس نے بقصد و اختیار ظہار کیا ہو۔ اور شاہدین عادلین کے سامنے الفاظ کہے ہوں۔ اور ظہار ایام حیض میں واقع نہ ہو۔ اور اس طہر[1] میں شوہر نے مباشرت نہ کی ہو۔ کفارہ کی صورت یہ ہے کہ پہلے غلام آزاد کرنے کا حکم ہے۔ پھر اگر یہ ممکن نہ ہو۔ تب دو مہینے کے روزے رکھے اور جب یہ ممکن نہ ہو۔ تب ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

اُمورِ خانہ داری

مکان

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ انسان کی سعادت یہ ہے کہ اس کی رہائش کے لئے مکان فراخ ہو۔ اور تین چیزیں ایسی ہیں جو مومن کے لئے راحت و مسرت کا موجب ہوتی ہیں۔ ایک فراخ و کشادہ گھر، دوسرے نیک بیوی جو دنیا و آخرت کے اُمور میں اس کی مدد کرے۔ اور تیسرے بیٹی یا بہن۔ جب تک اُس کے عیال میں رہے۔ ضرورت سے زیادہ مکان نہیں بنانا چاہیئے۔ حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص اپنی ضرورت و حاجت سے زیادہ مکان بنائے وہ مکان اس کے مالک پر وبال ہوگا۔ اور ایسا بھی نہ ہو کہ لوگوں کو دکھانے یا ہمسایوں پر فخر و غرور کرنے کے لئے تعمیر کیا جائے۔ اور آٹھ ہاتھ سے زیادہ اونچا مکان نہ ہونا چاہیئے۔ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے شکایت کی کہ میرے اہل و عیال کو جنات آزار پہنچاتے ہیں حضرت نے پوچھا کہ تیرے مکان کی بلندی کتنی ہے۔ اُس نے عرض کی دس ہاتھ۔ حضرت نے فرمایا کہ زمین سے آٹھ ہاتھ ناپ کر باقی جگہ میں دس ہاتھ تک آیۃ الکرسی اس مکان کے گرد لکھ دے۔ بہتر ہے کہ مکان میں ایک مقام نماز کے واسطے معیّن کیا جائے۔ حضرت امیر المومنین علیہ السّلام نے بھی ایک حجرہ نماز کے واسطے مقرر فرمایا تھا۔ گھر میں قرآن کی تلاوت کی جائے۔ کیونکہ جس گھر میں قرآن زیادہ پڑھا جائے گا۔ وہاں خیر و برکت زیادہ ہوگی

---

[1] طہر میں جماع نہ ہونے کی شرط اس وقت ہے جبکہ شوہر حاضر یا حاضر کے حکم میں ہو (آقائے محسن حکیم)

رحمت کے فرشتوں کا نزول ہوگا۔ اور شیاطین دور ہوں گے۔ اور جو شخص مکان خریدے
تو سنّت ہے کہ مومنین کو کھانے کی دعوت دے اور جب نیا مکان تعمیر کرے تو گوسفند ذبح
کرے۔ اور اس کا گوشت محتاجوں کو کھلائے۔ اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اَدْحَرْ عَنِّیْ
مَرَدَةَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالشَّیَاطِیْنِ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ بِنَائِیْ۔ خداوند عالم جن
وانس و شیاطین کے ضرر و شر سے محفوظ رکھے گا۔ اور وہ مکان اُس کے لئے موجب
خیر و برکت ہوگا۔

پرورش جانور

وارد ہے کہ گائے، بھیڑ، بکری، مرغ، کبوتر کا گھر میں پالنا برکت کا باعث ہوتا
ہے۔ اور ان کی وجہ سے گھر کے بچے شیاطین کے شر و ضرر سے محفوظ رہتے ہیں۔ اور
جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ایک مرتبہ اپنی پھوپھی سے فرمایا کہ کیوں تم
اپنے گھر میں برکت نہیں رکھتی ہو۔ انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ برکت کیا چیز ہے۔ حضرتؐ
نے فرمایا کہ دودھ دینے والی بکری۔ پھر فرمایا کہ جس کے گھر میں دودھ دینے والی بکری یا
بھیڑ یا گائے ہو تو وہ اُس گھر کی برکت کا باعث ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
سے منقول ہے کہ جس گھر میں ایک سفید مرغ پر کھلا ہو۔ وہ گھر اور اُس کے گرد سات گھر
بلاؤں سے محفوظ رہتے ہیں۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مرغ کی آواز
اُس کی نماز ہے۔ اور پر بجانا اس کے رکوع و سجود ہیں۔ جناب رسالت مآب صلے اللہ
علیہ وآلہٖ وسلّم سے منقول ہے کہ مرغ کو گالی نہ دو۔ اس لئے کہ وہ لوگوں کو نماز کے لئے جگاتا
ہے۔ حدیث میں ہے کہ کبوتر خدا کو بہت یاد کرتے ہیں۔ اور اہل بیتؑ کو دوست رکھتے
ہیں۔ اور گھر والے کے لئے دعا کرتے ہیں۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے
دولت سرا میں ایک جوڑا کبوتروں کا تھا۔ اور گھر سے فاختہ، کوّے اور مور کو دفع کر دینا
چاہیئے۔ اور چھپکلی کو مار دینا چاہیئے۔

کھانا پینا

احادیث میں ہے کہ عمدہ کھانا، خود کھانا اور دوسروں کو کھلانا نہایت بہتر ہا

ہے۔ لیکن فضول خرچی نہیں کرنی چاہیئے۔ اتنا نہ کھائے کہ عبادتِ خدا میں خلل واقع ہو۔
اور مقصود کھانے پینے سے صحت کی برقراری اور عبادت بجالانے کی قوت ہو۔ سنّت
ہے کہ کھانے سے پہلے ہاتھ دھوئے۔ کھانے کے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہے
اپنے سامنے سے کھائے۔ چھوٹے چھوٹے لقمے اٹھائے۔ خوب چبا کر کھائے۔ زمین
پر بیٹھ کر کھائے۔ دو زانو بیٹھے۔ لیٹ کر اور راستہ چلتے میں نہ کھائے۔ کھانے کی حالت
میں بائیں جانب بوجھ دے کر بیٹھے۔ کھاتے وقت اِدھر اُدھر نہ دیکھے اور اگر بسم اللہ
کہنا بھول جائے۔ تو جس وقت یاد آئے۔ اُسی وقت کہے۔ بہت گرم کھانا نہ کھائے
روٹی کو چھری سے نہ کاٹے۔ پیالہ روٹی پر نہ رکھے۔ جو دانہ، ریزہ وغیرہ دسترخوان پر گرے
اس کو کھائے۔ اس میں بہت سی بیماریوں سے شفا ہے۔ ہڈی کو نہ چوسے کہ اس میں
جنات کا حصہ ہے۔ نمکین کھانے سے ابتدا کرے۔ اور نمک یا سرکہ پر ختم کرے۔ کھانے
کے بعد انگلیوں کو چاٹے۔ دونوں ہاتھ دھوئے۔ گو ایک ہاتھ سے کھانا کھایا ہو۔ تنہا کھانا
نہ کھائے۔ اگر کچھ لوگ مہمان ہوں تو کھانے سے پہلے اس طرح ہاتھ دھوئیں کہ صاحب خانہ
شروع کرے۔ پھر اُس کے داہنی طرف والا۔ پھر بائیں طرف والے۔ اور کھانے کے
بعد ہاتھ دھونا بائیں طرف سے شروع کرکے صاحب خانہ پر ختم ہو۔ صاحب خانہ اوّل
کھانا شروع کرے۔ اور سب کے بعد کھانے سے ہاتھ کھینچے۔ اگر کھانا نماز کے وقت
تیار ہو۔ اور وقت تنگ ہو تو نماز کو مقدم کرنا واجب ہے۔ اور وسعتِ وقت کی حالت
میں اوّل نماز پڑھے اور بعد میں کھانا کھائے۔ مہمان کا اعزاز و احترام کرے اکثر اوقات
دعوت کرنا اور زیادہ مہمانوں کو کھانے پر بلانا مستحب ہے۔ حدیث میں ہے کہ جتنے
افراد زیادہ کھانے میں پڑیں گے۔ اسی قدر برکت زیادہ ہوگی۔ دو دن تک مہمان کی
حسب مقدرت خوب خاطر تواضع کرے۔ جس چیز کی فرمائش کرے۔ حاضر کرے۔ اور
تیسرے دن مہمان عیال میں داخل ہو جاتا ہے۔ مہمان کے ساتھ خود بیٹھ کر کھانا کھائے
جب روٹی آجائے تو دوسری چیز کا منتظر نہ رہے۔ کھانا شروع کر دے۔ رات کا کھانا
ترک نہ کریں۔ خصوصاً ہفتہ و اتوار کی رات کو۔ کیونکہ اس سے ایک ایسی قوت زائل ہو جاتی

ہے جو چالیس دن تک نہیں لوٹتی۔ بغیر کچھ کھائے پیئے باہر نہ جائے۔ کھانے کے بعد الحمد للہ کہے۔ یعنی خدا کی حمد بجالائے۔ فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا فِیْ جَائِعِیْنَ وَسَقَانَا فِیْ ظَمَآنِیْنَ وَكَسَانَا فِیْ عَارِیْنَ وَاَیَّدَعَنَا وَاَنْعَمَ عَلَیْنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ وَیُجِیْرُ وَلَا یُجَارُ عَلَیْهِ وَیَسْتَغْنِیْ وَیَفْتَقِرُ اِلَیْهِ۔

اگر ضعف معدہ کی شکایت ہو تو کھانے کے بعد پیٹ پر ہاتھ پھیرے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ هَیِّئْنِیْهِ اَللّٰهُمَّ سَوِّغْنِیْهِ اَللّٰهُمَّ اَمْرِئْنِیْهِ۔ شکایت جاتی رہے گی۔ کھانے کے بعد چت لیٹے۔ اور داہنے پاؤں کو بائیں پاؤں پر رکھے کھانے کے بعد پانی پیے۔ اس طرح کہ کچھ پی کر منہ ہٹالے۔ اور الحمد للہ کہے۔ پھر پیے اور منہ ہٹالے پھر الحمد للہ کہے پھر پیے۔ پانی بیٹھ کر پیے۔ دائیں ہاتھ سے پیے۔ اور پانی پیتے وقت حضرت امام حسین علیہ السلام اور اُن کے اہل بیتؑ اور اصحاب پر صلوات بھیجے۔ اور ان کے قاتلوں پر لعنت کرے۔ اس کا بے حد ثواب واجر ہے۔ بہتر ہے اگر اس طرح کہے۔

صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَى الْحُسَیْنِ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی قَتَلَةِ الْحُسَیْنِ وَاَعْدَائِهٖ۔

لباس

حسبِ حیثیت و استطاعت حلال مال سے عمدہ کپڑے پہننا اور زینت کرنا سنت ہے۔ اور خداوند عالم کی خوشنودی کا باعث ہے۔ مردوں کو خالص ریشم اور سونے کا بنا ہوا اور کڑھا ہوا لباس پہننا حرام ہے۔ مگر عورتوں کے واسطے جائز ہے اور جو لباس مخصوص مردوں کا ہے وہ عورتوں کے لئے اور جو لباس مخصوص عورتوں کا ہے وہ مردوں کے لئے حرام ہے۔ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن مردوں پر لعنت کی ہے جو عورتوں سے مشابہ ہوں۔ اور اُن عورتوں پر بھی لعنت کی ہے جو مردوں کی شبیہ اختیار کریں اور وہ لباس بھی پہننا حرام ہے جو مخصوص کافروں

کا ہو۔ سنت ہے کہ لباس سفید اور سوتی ہو۔ گھر میں روزمرہ پہننے کا لباس اور ہو اور باہر جانے کا لباس اور ہو۔ پائجامہ کھڑے ہو کر اور رو بقبلہ نہ پہننا چاہیئے۔ ایک روایت میں ہے کہ تین دن تک اُس شخص کی حاجت پوری نہیں ہوتی۔ عمامہ کھڑے ہو کر باندھے۔ جوتا اور موزہ بیٹھ کر پہنے۔ اوّل داہنے پاؤں میں جوتا اور موزہ پہنے۔ پھر بائیں پاؤں میں۔ اور نکالتے وقت اُس کے برعکس کرے۔ جب نیا کپڑا پہنے تو ایک کوزہ میں پانی لے کر اس پر انا انزلناہ تیس مرتبہ پڑھے۔ اور دم کرکے اُس کپڑے پر چھڑک دے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب تک اس کپڑے کا ایک تار بھی باقی رہے گا نعمت میں فراوانی رہے گی۔ انہی حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص نیا کپڑا پہنے تو کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ سب آفتوں سے نجات پائے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ جب کپڑے اتارو تو بسم اللہ کہو تاکہ جن نہ پہنیں۔ اگر بسم اللہ نہ کہو گے تو صبح تک وہ کپڑے جن پہنیں گے۔ اور سوائے عمامہ اور عبا اور موزہ کے سیاہ کپڑے پہننا مکروہ ہے۔ اسی طرح سیاہ جوتا بھی نہ پہننا چاہیئے۔ کیونکہ یہ غم و رنج کا باعث ہوتا ہے۔ جوتے کا سب سے عمدہ رنگ زرد اور اُس کے بعد سفید ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو آدمی زرد جوتا پہنے ہمیشہ خوش حال رہے گا جب تک کہ وہ جوتا پرانا ہو اور پھٹ جائے۔ سفید جوتا کے بارہ میں حضرتؑ کا ارشاد ہے کہ وہ پرانا نہ ہونے پائے گا کہ کچھ مال اُس کے ہاتھ لگے۔ اور ایسا لباس پہننا مکروہ ہے جس کی وجہ سے لوگ انگشت نمائی کریں۔

انگشتری

سونے چاندی کے زیورات کا استعمال عورتوں اور بچوں کے لئے جائز ہے اور مردوں کے واسطے سونے کی انگشتری بھی حرام ہے۔ مومن کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ اُس کے داہنے ہاتھ میں انگوٹھی ہو۔ خاص کر عقیق کی انگوٹھی۔ جس کے بارے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص عقیق کی انگوٹھی پہن کر نماز پڑھے تو اُس کے

نے ثواب اُس شخص سے چالیس درجہ زیادہ ہوتا ہے۔ جو اور انگوٹھی پہن کر نماز پڑھے احادیث میں ہے کہ عقیق عاقبت بخیر ہونے، حاجت بر آنے، سفر میں بے خوف رہنے۔ اور ہر بدی سے محفوظ ہونے کا باعث ہے۔

عقیق روپیہ سے ہاتھ کو خالی نہیں ہونے دیتا۔ اور جہنّم میں وہ ہاتھ نہ جائیں گے جن میں عقیق کی انگوٹھی ہو۔ یاقوت کی انگوٹھی پہننے سے مفلسی دور ہوتی ہے۔ جس ہاتھ میں فیروزہ کی انگوٹھی ہو، وہ محتاج و فقیر نہ ہوگا۔ دُرِ نجف کے متعلق ایک روایت میں وارد ہے کہ جو شخص اس کو پہنے۔ خداوند عالم اُس کے نامۂ اعمال میں حج و عمرہ کا ثواب لکھے گا۔ جذع یمانی کی انگوٹھی سرکش شیاطین کے مکر و دغا کو دفع کرتی ہے۔ چاندی کی انگوٹھی پہننا چاہیئے۔ لوہے کی انگوٹھی ہاتھ میں رکھنا مکروہ ہے۔

خوشبو و سُرمہ

احادیث میں وارد ہے کہ ایک نماز جو خوشبو لگا کر پڑھی جائے۔ بہتر ہے۔ اُن ستّر نمازوں سے جو بغیر خوشبُو کے پڑھے۔ اور خوشبو خریدنے میں جو کچھ صرف ہو۔ وہ فضول خرچی میں داخل نہیں ہے۔ عطر لگانا پیغمبروں کا اخلاق پسندیدہ ہے۔ خوشبو لگانا قوتِ جماع کو زیادہ کرتا ہے۔ مرد ہر روز خوشبُو لگائے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو تیسرے روز۔ ورنہ ہر جمعہ کو لگائے۔ اسے ترک نہ کرے۔ سُرمہ لگانا بینائی کو تیز کرتا ہے۔ پلکوں کو مضبوط اور سجدے کے طول ہونے میں مدد دیتا ہے۔ آنکھوں کو روشن کرتا ہے جماع کی قوت کو زیادہ کرتا ہے۔ جناب رسالت مآب صلّے اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم سونے سے قبل سرمہ لگاتے تھے۔ چار سلائیاں داہنی آنکھ میں اور تین سلائیاں بائیں آنکھ میں۔

کنگھی و آئینہ

جناب رسالت مآب صلّے اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم سے منقول ہے کہ سر میں کنگھی بہت کرنا بخار کو دور کرتا ہے۔ روزی میں اضافہ کرتا ہے۔ اور جماع کی قوت کو زیادہ کرتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام جب نماز سے فارغ ہوتے تھے تو کنگھی کرتے تھے لہٰذا ہر واجب و سنّت نماز کے بعد کنگھی کرنا چاہیئے۔ جب سر اور داڑھی میں کنگھی کرنے سے فارغ ہو تو اُس کو اپنے سینے پر پھیرے کہ اس سے غم اور ہر جاری دور ہوتی ہے کھڑے ہو کر کنگھی نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ ضعفِ دل اور قرض داری و فقیری کا باعث ہے جناب رسالت مآب صلّے اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا ہے کہ خداوند عالم اُس جوان کے لیے بہشت واجب فرماتا ہے جو آئینہ بہت دیکھے۔ اور خدا کی حمد اس غرض سے بہت زیادہ بجا لائے کہ اُس نے اس شخص کو خوب صورت پیدا کیا۔

حجامت و ناخن تراشی وغیرہ

حضرت امام جعفر صادقؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ سر کے بال جڑ سے منڈواؤ۔ تاکہ میل جمع نہ ہو۔ اور جانور اس میں جگہ نہ کریں۔ گردن موٹی اور آنکھ روشن ہو۔ اور بدن راحت پائے۔ جب کہ سر کی حجامت کا ارادہ ہو۔ تو رو بقبلہ بیٹھے۔ اور سر کے اگلے حصّہ پیشانی کی جانب سے ابتداء ہو۔ حجامت شروع کرتے وقت یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور جب فارغ ہو تو کہے۔ اَللّٰهُمَّ زَيِّنِّيْ بِالتَّقْوٰى وَجَنِّبْنِيْ الرَّدٰى۔ عورتوں کے لئے بلا ضرورت و عذر سر کے بال منڈوانا حرام ہے۔ اور مرد کے لئے جائز ہے کہ یا وہ سر کے بال منڈوائیں۔ اور یہ بہتر ہے۔ اور یا سارے سر پر بال رکھیں لیکن پھر اُن کو دھونا ان میں کنگھی کرنا اور مانگ نکالنا چاہیئے۔ سنّت ہے کہ داڑھی درمیانی رکھی جائے۔ نہ تو بہت بڑی ہو اور نہ بہت کم۔ اور ایک قبضہ سے زیادہ مکروہ ہے مشہور بین العلماء ہے کہ داڑھی منڈوانا حرام ہے۔ البتہ رخساروں پر کے بال اور ہونٹ کے نیچے دونوں طرف اور حلق کے بال منڈوانا بقدرِ اصلاح کے جائز ہے۔ اور داڑھی کو قینچی سے اس قدر کتروانا کہ منڈانے سے مشابہ ہو۔ جائز نہیں ہے۔ حضرت امیر المومنین علیہ السّلام نے فرمایا ہے کہ پہلے زمانہ میں ایک گروہ ایسا تھا جو داڑھی کو منڈواتے اور مونچھوں کو بل دیا کرتے تھے۔ خداوند عالم نے اُن کو مسخ کر دیا۔ جناب رسالت مآب صلّے اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم سے منقول ہے کہ اپنی مونچھوں کو نہ بڑھاؤ کہ شیطان اُن میں پوشیدہ ہوتا ہے اور جگہ کرتا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ مونچھیں کتروانا غم و وسواس

کو دفع کرتا ہے۔ ایک شخص حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے کہ روزی زیادہ ہو۔ حضرت نے فرمایا کہ جمعہ کے دن لبیں اور ناخن کٹوایا کر۔ ناخن کٹوانا سُنّت مؤکدہ ہے۔ جب ناخن بڑھ جاتے ہیں۔ تو شیطان اُن میں بھی جگہ کرتا ہے۔ اور فراموشی کا موجب ہے۔ اسی طرح بغل کے بال اور زیر ناف بال صاف کرنے کی بہت تاکید ہے۔ اور ناک کے بال لینا بھی سنّت ہے۔ ناف کے نیچے کے بالوں کو چالیس روز سے زیادہ نہ رہنے دے۔ اور اس میں عورت کے بارے میں زیادہ تاکید ہے۔ کہ وہ بیس روز سے زیادہ ترک نہ کرے۔

مسواک و مہندی وغیرہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ مسواک کرنا پیغمبرؐ کی سنّت ہے جناب رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ارشاد ہے کہ دو رکعت نماز مسواک کر کے پڑھنا اُن ستر نمازوں سے بہتر ہے جو بے مسواک کے ہوں۔ صادق آلِ محمد علیہ السّلام کا فرمان ہے کہ مسواک میں بارہ فائدے ہیں۔ یہ سُنّت پیغمبرؐ ہے۔ منہ کو صاف رکھتی ہے آنکھوں کو روشن کرتی ہے۔ موجب خوشنودئ خدا ہے۔ بلغم کو دفع کرتی ہے۔ حافظہ کو تیز کرتی ہے۔ دانتوں میں چمک پیدا کرتی ہے۔ اور ان کو مضبوط اور مسوڑھوں کی دانتوں کے گرنے سے حفاظت کرتی ہے۔ بھوک خوب لگاتی ہے۔ اس سے فرشتے خوش ہوتے ہیں۔ اور حسنات میں نیکی کی زیادتی ہوتی ہے۔ مردوں کے لئے سر اور داڑھی کا خضاب سُنّتِ مؤکدہ ہے۔ اور عورتوں کو سر کے بالوں کا اور ہاتھ پاؤں پر مہندی لگانا سنّت ہے خضاب میں چودہ فائدے ہیں۔ زینت ہے۔ خوشبو ہے۔ خوشنمائی مومنین کا سبب ہے باعثِ خشم کفار ہے۔ عذابِ قبر سے موجب خلاصی ہے۔ منکر و نکیر شرم کرتے ہیں ہوا کانوں سے دُور کرتا ہے۔ آنکھ سے غبار برطرف کرتا ہے۔ ناک کو نرم کرتا ہے۔ منہ کو خوشبودار کرتا ہے۔ دانتوں کی جڑوں کو مستحکم کرتا ہے۔ بُوئے بغل کو دفع کرتا ہے شیطان کے وسوسہ کو کم کرتا ہے اور ملائکہ اس سے خوش ہوتے ہیں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ عورتوں کے لئے خواہ وہ بوڑھی ہوں۔ مناسب نہیں ہے کہ اپنے ہاتھ خضاب سے خالی رکھیں۔ اگرچہ مہندی سے رنگے ہوں۔ وسمہ کے بھی بہت کچھ فضائل مرقوم ہیں۔

بیان ذبح و شکار

حلال جانور

چھ قسم کے جانور حلال ہیں۔

(۱) اونٹ نر ہو یا مادہ۔

(۲) گائے، بیل، بھینس، بھینسا۔

(۳) بکرا۔ بکری۔ بھیڑ۔ دنبہ۔ مینڈھا۔ ہرن نر ہو یا مادہ۔

(۴) گورخر۔

(۵) دریائی جانوروں میں چھلکوں والی مچھلی۔

(۶) پرندوں میں وہ پرندے جو پوٹہ والے یا سنگ دانہ رکھتے ہوں۔ یا اُن کے پاؤں کے پیچھے کانٹا ہو۔ یا پَر مار کر اڑتے ہوں۔ مثلاً کبوتر اڑتا ہے۔ بازو پھیلا کر اڑنے سے (مثلاً چیل اڑتی ہے) زیادہ ہو۔ پس چڑیا۔ مرغ۔ کبوتر۔ قمری۔ تیتر۔ دراج۔ بٹیر۔ تلیر ہریل۔ لوا۔ بط۔ مرغابی۔ قاز۔ کلنگ اور مثل ان کے حلال ہیں۔

حرام جانور

مندرجہ ذیل قسم کے جانور حرام ہیں۔

(۱) کتا۔ سوّر۔ بلّی۔ چوہا۔ خز۔ سنجاب۔ سمور۔ بغیر چھلکے کی مچھلی۔ کچھوا۔ کوّا۔

(۲) سب پنجے والے (چنگل گیر) پرندے۔ مثلاً چیل۔ باز۔ بہری۔ شاہین۔ عقاب وغیرہ۔

(۳) سب درندے جیسے شیر۔ بھیڑیا۔ گیدڑ۔ لومڑی وغیرہ۔

(۴) سب مسخ شدہ جانور۔ ہاتھی۔ بھیڑیا۔ ریچھ۔ خرگوش۔ سوٗر۔ بندر۔ چمگادڑ۔ چوہا۔ بچھو۔ بجّو۔ مینڈک۔ مارماہی۔ سوسمار۔ اور بعض روایات میں کتا بھی ہے اور بعض میں مور اور بعض میں ساہی۔ کچھوا۔ مکڑی۔ مچھر۔ جوں بھی مسخ شدہ جانوروں میں سے بیان کئے گئے ہیں۔

(۵) سب زمین کے کیڑے جیسے چیونٹی۔ مکھی۔ سانپ وغیرہ۔

(۶) سب نجاست کھانے والے جانور۔ خواہ وہ پہلے سے نہ کھاتے ہوں۔ اور حلال ہوں۔ جیسے گائے یا بکری یا مرغ نجاست کھانے لگے مگر استبراء سے یعنی ایک خاص مدّت تک بند کرکے پاک غذا کھلانے سے ایسے جانور حلال ہوجاتے ہیں (اس کا ذکر طہارت کے بیان میں ہوچکا ہے۔)

(۷) سب وہ جانور جن کا گوشت، پوست سوٗرنی کا دودھ پی کر پیدا ہو۔ اور ہڈی سخت ہو۔ بلکہ ایسے جانوروں کے بچے بھی۔

(۸) سب وہ جانور جن سے آدمی نے فعل بد کیا ہو۔ بلکہ ان کے بچے بھی۔ ایسے جانوروں کو قتل کرنے کے بعد جلا دینا چاہیئے۔

(۹) وہ جانور جس کو تیر کا نشانہ بنا کر یا کسی دوسری طرح زخمی کرکے چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ بغیر باقاعدہ ذبح کئے مرجائے۔ یہ سب کے سب حرام ہیں۔ اور حرام جانور کا انڈا بھی حرام ہے۔ اور اگر حرام جانور اور حلال جانور کے انڈے مل کر مشتبہ ہوجائیں۔ تو جس انڈے کی دونوں طرفیں یکساں ہوں وہ حرام ہے۔ اور جس کے دونوں رُخ مختلف ہوں۔ وہ انڈا حلال ہے۔ اور گندا انڈا بھی حرام ہے۔

مکروہ جانور

گھوڑا، گدھا۔ خچر۔ فاختہ۔ نیل کنٹھ۔ ابابیل۔ ہُدہُد۔ لٹورا۔ چنڈول۔ سرخاب اور جس جانور نے اتفاقاً یعنی ایک آدھ دفعہ سوٗرنی کا دودھ پی لیا ہو۔ اور جس جانور نے شراب پی لی ہو۔ اور جس جانور نے آدمی کا دودھ پی لیا ہو۔ ان سب جانوروں کا گوشت کھانا مکروہ

حرام و مکروہ اشیاء

حلال جانوروں میں چند چیزوں کا کھانا حرام ہے۔

(۱) مقام پیشاب خواہ جانور نر ہو یا مادہ (۲) تلی (۳) پتّہ (۴) خصیے (۵) مثانہ (۶) بچہ دانی (۷) خون (۸) سفید مغز جس کو حرام مغز کہا جاتا ہے (۹) غدود یعنی جو گرہ کی طرح گوشت میں پڑ جاتے ہیں (۱۰) دونوں چوڑے زرد پٹھے جو پشت کی درمیانی ہڈیوں کے دونوں طرف ہوتے ہیں (۱۱) آنکھوں کے حلقے (۱۲) انگلیوں کی جڑیں (۱۳) مغز کے بیچ کی گولی جو چنے کے برابر دماغ میں ہوتی ہے (۱۴) ذات الاشاجع (جو ایک چیز کھُر کے بیچ میں ہوتی ہے) (۱۵) علاوہ ان اعضاء کے تمام جانوروں کا پیشاب حرام ہے۔ سوائے اونٹ کے پیشاب کے جو بغرض دوا استعمال کرنا جائز ہے (۱۶) منی (۱۷) گوبر (۱۸) تھوک بلغم۔ ناک کا پانی (۱۹) مردہ جانور اور گوشت کا وہ ٹکڑا جو زندہ کے جسم سے کاٹ لیا جائے حرام ہے۔ اور مردہ جانور کا انڈا اگر اس کے اوپر کا چھلکا سخت ہوگیا ہو تو حلال ہے اور گوشت کی رگیں۔ آنت اور گردہ مکروہ ہیں۔ اور اوجھڑی بھی مکروہ ہے۔

احکام ذبح

ذبح کے متعلق چند امور واجب ہیں۔

(۱) ذبح یا نحر کرنے والا شخص سمجھدار ہو۔ اور بے تمیز بچہ نہ ہو۔

(۲) صاحب عقل ہو۔ کیونکہ دیوانہ شخص کا ذبح جائز نہیں۔

(۳) مست و بے ہوش نہ ہو۔

(۴) مسلمان ہو۔ لیکن مومن ہونا بہتر ہے۔

(۵) چار رگوں کا پے در پے کٹنا[1] ایک غذا کا راستہ، دوسری سانس کا راستہ تیسری اور چوتھی وہ رگیں جو حلقوم کو گھیرے ہوئے ہوتی ہیں۔

[1] چار رگوں کا کاٹنا ذبح میں معتبر ہے نہ کہ اونٹ کے نحر کرنے میں ۱۲۔

(۶) حتی المقدور لوہے کے آلے سے ذبح کرنا۔

(۷) ذبح کے وقت خدا کا نام لینا۔ یعنی بسم اللہ کہنا۔

(۸) قبلہ کی طرف رُخ ہونا۔ اس طرح کہ جانور کا سر اور گردن اور سینہ قبلہ کی طرف ہو۔ اگر کسی جانور کو ذبح کرتے وقت بھول کر خدا کا نام نہیں لیا یا قبلہ کی طرف رُخ نہیں کیا۔ تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ایک شخص کو قبلہ کا علم نہیں کہ کس طرف ہے۔ اور جانور قریب المرگ ہے تو جس سمت قبلہ کا ظن ہو جائے۔ اُس طرف رُخ کر کے ذبح کرے اور اگر قبلہ کا ظن بھی نہ ہو تو اُسے اختیار ہے کہ جس طرف چاہے جانور کا رُخ کرے۔

(۹) ذبح کے بعد جانور کا حرکت[1] کرنا اور رگ سے معمول کے موافق خون کا نکلنا۔

(۱۰) اگر اونٹ ہو تو اس کو نحر کرنا۔ اس طرح کہ نیزہ گلے پر مارا جائے اور وہ اندر چلا جائے۔ پس اگر اور جانور مثلاً گائے بھینس وغیرہ نحر کئے جائیں یا اونٹ کو ذبح کیا جائے تو حلال نہیں۔ کسی جانور کو حلال کرنے کے بعد جب حیات ختم ہو جائے اور معلوم ہو کہ رگ باقی رہ گئی ہے تو وہ حلال نہیں ہے۔ اگر ذبح شدہ جانور کے پیٹ سے مرا ہوا ایسا بچہ نکلے جس کی خلقت پوری ہو گئی ہو اور پورے بال بھی نکل آئے ہوں تو وہ بنا بر مشہور[2] حلال ہے۔ اور اگر پیٹ سے زندہ نکلے تو اُسے بھی باقاعدہ ذبح کرنا ضروری ہوگا لیکن اگر بچہ کی خلقت پوری نہ ہوئی ہو تو اُس کا کھانا حرام ہے۔ اور مچھلی کا ذبح یہ ہے کہ اس کو پانی سے کوئی مسلمان[3] زندہ نکالے۔ اور اگر اسی طرح مر جائے تو حرام ہے۔ اگر کافر کے ہاتھ سے زندہ مچھلی مل جائے تو حلال سمجھے۔ ٹڈی کا ذبح یہ ہے کہ اگر ٹڈی کو زندہ پکڑ لیں تو حلال ہے۔ اور اگر خود بخود مر جائے تو حرام ہے۔ اگر کسی جانور کا باقاعدہ ذبح کرنا ممکن نہ ہو شلاً کنوئیں میں گر پڑے کہ اس کو وہاں شرعی طریقہ سے ذبح نہیں کر سکتے تو جس ہتھیار سے جس طرح بھی ہو سکے گا۔ حلال ہو جائے گا۔ ذبح شدہ جانور جب تک زندہ ہے۔ اگر اُس کا سر جدا کر دیا جائے تو مشہور کی بنا پر مکروہ ہوگا۔ اگرچہ حلال رہے گا۔ اگر کسی مسلمان نے دیکھا کر کافر نے پانی سے مچھلی نکالی یا کافر کے ہاتھ میں مر گئی یا اُس نے زمین پر گرا دی اور مر گئی

---

[1] اگر اس کی حیات معلوم نہ ہو جائے [2] اور یہی اقرب بھی ہے ۱۲ [3] یا کافر مسلمان کی موجودگی میں اور اس کے مشاہدہ میں مچھلی پکڑے۔ ۱۲۔

ان تمام صورتوں میں حلال ہے۔ مستحب ہے کہ ہر جانور کے ذبح کرنے میں جلدی کی جائے اور مکروہ ہے کہ جانور جمعہ کے روز قبل زوال ذبح کیا جائے۔ یا ایک جانور دوسرے جانور کے سامنے ذبح ہو۔ یا بوقت ذبح چھری نیچے سے اُوپر کو کھینچی جائے۔ یا ذبح کے وقت سر جدا کر دیا جائے یا ذبح کے وقت اُس ہڈی کو کاٹ دیا جائے جو گردن کے پیچھے پشت کی گرہ میں ہوتی ہے۔

احکامِ شکار

شکاری کُتے اور تیر و نیزہ و شمشیر و چھری وغیرہ کے علاوہ اگر کسی ایسی چیز سے جس میں دھار نہ ہو۔ شلاً غلیل۔ بندوق۔ پتھر یا باز شکرہ وغیرہ سے شکار کیا جائے۔ اور اسے باقاعدہ ذبح نہ کیا جائے تو حلال نہیں۔ شکاری کُتے اور تیر وغیرہ سے شکار کے حلال ہونے کی چند شرطیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ کتا سدھایا ہوا ہو کہ جب اُسے شکار پر دوڑائیں دوڑ پڑے اور جب روکیں تو رک جائے۔ دوسرے یہ کہ وہ کتا شکار کو نہ کھا جاتا ہو۔ تیسرے شکار کرنے والا شخص مسلمان ہو۔ چوتھے کتے کو شکار پر چھوڑتے وقت یا تیر یا نیزہ وغیرہ لگاتے وقت خدا کا نام لیا جائے۔ یعنی بسم اللہ یا اللہ اکبر کہے۔ پانچویں شکار ہی کے لئے کتا چھوڑا جائے یا تیر وغیرہ لگایا جائے۔ چھٹے شکار کی جنس کا قصد ہو۔ ورنہ اگر کتا چھوڑنے کے وقت کوئی جانور پیش نظر نہ ہو۔ اور کوئی حیوان شکار ہو جائے تو وہ حلال نہیں ہے۔ ساتویں یہ کہ جانور کتے کے زخمی کرنے یا تیر وغیرہ کے کھانے سے مرے۔ ورنہ اگر کوئی اور موت کا سبب ہو جائے گا تو حلال نہیں۔ آٹھویں یہ کہ زخمی شکار جو حیات مستقرہ رکھتا ہے نظر سے غائب نہ ہو۔ نویں یہ کہ اگر شکاری شکار کو زندہ پائے اور اتنا موقع بھی ہو کہ شکار کو ذبح کر سکے تو ذبح کرنا لازم ہے۔ اور شکار کی جو جگہ کتا دانتوں سے پکڑے اُسے دھونا واجب ہے۔ اور مجوسی کے تعلیم کئے ہوئے کتے سے شکار کھیلنا مکروہ ہے اور سیاہ کتے سے شکار کرنا یا رات کے وقت شکار کرنا جانوروں کے بچے گھونسلوں سے نکالنا یا جمعہ کے دن مچھلی کا شکار کرنا مکروہ ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ کھیل کے طور پر شکار کرنا حرام ہے۔ اور ایسے سفر میں شکاری کی نماز قصر نہیں ہوتی ؛

تیئسواں باب

اوّل احکامِ خرید و فروخت (تجارت)

اگر کسی واجب امر کا ادا کرنا تجارت پر موقوف ہو۔ مثلاً واجب النفقہ عیال کو خرچ دینا وغیرہ تو تجارت واجب ہوگی بلکہ اس طرح اگر قرض کی ادائیگی اس پر موقوف ہو۔ تب بھی بنا بر اقویٰ تجارت واجب ہوگی۔ بشرطیکہ کاروبار کرنا موجبِ عسر و حرج نہ ہو۔ اور اگر کوئی شخص اپنی اور اپنے اہل و عیال کی وسعتِ روزی اور خیرات و صدقات اور زیاراتِ عتباتِ عالیات اور اس قسم کے دیگر امور کے لئے تجارت کرے تو وہ مستحب تجارت ہوگی۔

آداب و مستحبات تجارت

(اوّل) مسائل تجارت یاد کرے بلکہ اگر کسی چیز کے بارے میں نہ جانتا ہو کہ اس کی خرید و فروخت صحیح ہے۔ یا فاسد اور معاملہ کرے تو جو معاوضہ ملے گا۔ اس میں کوئی تصرف نہیں کرسکتا۔ پس واجب ہے کہ معاملہ کے صحیح و فاسد ہونے کا علم حاصل کرے تاکہ تصرف کرسکے۔

(دوم) دو مسلمان خریداروں کے درمیان قیمت میں کوئی فرق نہ کرے۔

(سوم) جو شخص کہ کسی شے کے خریدنے یا بیچنے پر پشیمان ہو۔ اُسے وہ اُس کی چیز یا قیمت واپس کردے۔

(چہارم) معاملہ کرنے میں سخت گیری نہ کرے۔ اور

(پنجم) فروخت کرتے وقت (پلڑا) جھکتا ہوا دے اور خریدنے کے وقت ذرا کم لے۔

مکروہ پیشے

صرافی۔ طعام فروشی یعنی گیہوں۔ جَو اور اسی قسم کی چیزیں۔ کفن فروشی۔ قصابی۔ سفلہ و کمینہ لوگوں سے خرید و فروخت کرنا۔ ظالموں سے سودا کرنا۔ بشرطیکہ یہ معلوم نہ ہو کہ جو مال ظالم دے رہا ہے، وہ حرام ہے (ورنہ معاملہ حرام ہوگا) بردہ فروشی۔ دوسرے کے سودا

میں خود خریدنے کے ارادہ سے دخل دینا۔ چار فرسخ (قریباً تیرہ میل چھ فرلانگ) سے کم بستی یا شہر سے باہر جا کر اُن لوگوں سے خرید و فروخت کرنا جو بغرضِ تجارت بستی میں آنے والے ہوں (اور وہاں کے نرخ سے ناواقف ہوں) سوداگری میں قسم کھانا۔ اگرچہ سچی ہی کیوں نہ ہو۔ طلوعِ صبح صادق اور طلوعِ آفتاب کے مابین تجارت میں مشغول ہونا۔

حرام معاملے

(اوّل) عین نجاسات (جیسے خون۔ شراب وغیرہ) کی خرید و فروخت۔ اگرچہ اقویٰ یہ ہے کہ ان سے جائز منافع کا حاصل کرنا حرام نہ ہوگا۔ لیکن متنجس شے (جو کسی نجاست سے نجس ہو جائے) کی بیع و شرا بنا بر اقویٰ جائز ہوگی۔ مگر صرف وہی انتفاعات حاصل کرنے کی غرض سے جن میں طہارت کی شرط نہ ہو (جیسے نجس تیل کی خرید و فروخت چراغ جلانے کے لئے) بلکہ وہ نجس چیزیں جن کی طہارت ممکن ہو۔ اُن کی خرید و فروخت مطلقاً جائز ہوگی۔

(دوم) مالِ غصبی سے بیع و شریٰ کرنا۔ لیکن اگر کوئی چیز اپنی ذمہ داری پر خریدے اور اس کے عوض مالِ غصبی دے تو معاملہ باطل نہ ہوگا (لیکن صاحبِ مال اور بیچنے والا ہر دو مشغول الذمہ رہیں گے بلکہ اگر خریدنے کے وقت اس نے یہ طے کیا ہو کہ قیمت مالِ غصبی سے ادا کرے گا تو صحتِ معاملہ اشکال سے خالی نہیں ہے) اور اسی طرح اگر پہلے ہی سے قیمت دینے کا ارادہ نہ ہو تو معاملہ صحیح نہ ہوگا۔ اور اگر بائع کو مال کے غصبی ہونے کا علم ہو جائے تو قیمت میں اس کا لینا حرام ہوگا۔ اور اُس کو چاہیے کہ مال مالکِ اصلی کو واپس کردے۔

(سوم) اُن چیزوں کی تجارت جو مالیت نہیں رکھتیں۔ مثلاً حشرات الارض۔ مسخ شدہ جانور اور درندے۔

(چہارم) اُن چیزوں کی تجارت جن کا مقصود حرام ہو۔ مثلاً آلاتِ لہو و لعب یا یہ کہ بائع و مشتری دونوں کا قصد حرام میں استعمال کرنے کا ہو۔ جیسے شراب بنانے کی غرض سے انگور کی خرید۔

(پنجم) خالص چیزوں میں ملاوٹ کر کے بیچنا جب کہ خریدار بے خبر ہو۔ اور یہ مسئلہ تفصیل طلب ہے۔

(ششم) دو شخصوں کے باہمی سودے میں مداخلت کر کے قیمت بڑھا دینا۔

(ہفتم) سود کا معاملہ۔

بیع و شرا

اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی چیز کی قیمت لے کر دوسرے کی ملک بنا دے اور بایع کے لئے لازم ہے کہ بکنے والی چیز اور قیمت کی تعیّن کے بعد مشتری سے کہے۔ مثلاً بِعْتُكَ هٰذِهِ الدَّارَ بِأَلْفِ تُوْمَانَ (یہ مکان میں تمہارے ہاتھ ہزار تومان (روپے) میں بیچتا ہوں) اور خریدار فوراً کہے قَبِلْتُ هٰذَا (میں اسے قبول کرتا ہوں) یا اِشْتَرَيْتُ هٰذَا (میں اسے مول لیتا ہوں) یا مثلاً بایع کہے مَلَّكْتُ هٰذَا الْكِتَابَ بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ (میں دس درہم (پیسے) کے عوض اس کتاب کا تمہیں مالک بناتا ہوں) اور خریدار کہے تَمَلَّكْتُ (میں ملکیت قبول کرتا ہوں) یا اِشْتَرَيْتُ (میں مول لیتا ہوں) اور عقد بیع میں ضروری ہے کہ بائع کی طرف سے ایجاب ہو۔ اور خریدار کی طرف سے قبول۔ اور لازم ہے کہ دونوں صیغہ کے معنی جانتے ہوں۔ اور اس صیغہ سے مالک بنانے اور بننے کا قصد بھی کریں۔ اور دونوں اپنا وکیل بھی کر سکتے ہیں بلکہ بنا بر اقویٰ جائز ہے کہ دونوں ایک ہی شخص کو یا آپس میں ہی ایک شخص دوسرے کو وکیل کر دے۔ اور طرفین سے ایک ہی شخص ایجاب و قبول کرنے والا ہو سکتا ہے۔ اور اقویٰ کی بنا پر غیر عربی زبان میں بھی صیغہ ادا ہو سکتا ہے اگرچہ چاہیے کہ عربی زبان میں ادا ہو یا کسی کو وکیل کر دے کافی ہو گا۔

بائع و مشتری کے شرائط

(۱) بائع و مشتری دونوں بالغ ہوں۔ پس نابالغ سے معاملت جائز نہیں ہے۔ اگر سمجھدار ہو۔

(۲) بائع و مشتری دونوں عاقل ہوں۔

(۳) دونوں خرید و فروخت کا قصد رکھتے ہوں۔

(۴) دونوں رضامند ہوں۔

(۵) جس چیز کی معاملت ہو۔ اس کی بیع و شرا کر سکتے ہوں۔ اور شرط بیع کے لازم ہونے میں ہے۔

(۶) مال اور قیمت میں غیر کا حق نہ ہو ورنہ بیع صحیح نہ ہو گی۔

(۷) بیع اصل شے کی ہو نہ کہ اس کے نفع کی لیکن قیمت میں منفعت کا ہونا کافی ہے۔

(۸) مال اور قیمت دونوں کی مقدار۔ وزن۔ پیمانہ یا گز یا عدد سے معیّن ہو۔

(۹) مال اور قیمت دونوں موجود ہوں۔

دوم۔ رہن (گرو)

اس کا مطلب یہ ہے کہ قرض دینے والے کے پاس قرضدار کوئی شے بطور ضمانت گرو رکھے تاکہ اگر وہ ادا نہ کرے تو قرض دینے والا اُس کے مال سے وصول کر لے۔ اور جو شخص گرو رکھوائے اُسے راہِن کہتے ہیں۔ اور جو کوئی چیز جس کے پاس گرو میں رکھے اُسے مرتہِن اور مال کو عین مَرہونہ کہا جاتا ہے۔ اور رہن میں ایجاب و قبول معتبر ہے ان لفظوں میں جو ایجاب و قبول پر دلالت کریں۔ اور راہن و مرتہن کے لئے ضروری ہے کہ عاقل و بالغ ہوں۔ اور راہن کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس مال میں تصرف کر سکتا ہو۔ اور جو چیز رہن رکھی جائے۔ ضروری ہے کہ وہ عین مال ہو۔ جس کی بیع صحیح ہو۔ اور قرض بھی ضروری ہے کہ راہن کے ذمّہ ثابت ہو۔ خواہ عین مال ہو یا منفعت۔ اور اگر دوسرے کا مال رہن کر دے تو اس شخص کی اجازت پر صحتِ رہن موقوف ہے اور عین مرہونہ اور اس کے منافع مالک کے ہوں گے لیکن اُس کے لئے جائز نہیں کہ بلا اجازت مرتہن عین مرہونہ کو کسی دوسرے شخص کو منتقل کر دے۔ اسی طرح مرتہن کے لئے بلا اجازت راہن تصرف کرنا جائز نہ ہو گا۔ پس اگر راہن یا مرتہن کسی ایک نے تصرف کیا تو اس کا صحیح ہونا ایک دوسرے کی

اجازت پر موقوف ہوگا۔ اور جب مرتہن کو مطالبہ کا حق ہو جائے اور مطالبہ کے بعد راہن نہ دے تو اس کے لئے جائز ہے کہ عین مرہونہ کو بیچ کے اپنا حق وصول کر لے اگر عین مرہونہ ان چیزوں میں سے ہو جو قرض وصول کرنے میں مستثنیٰ ہیں (جیسے مکان سواری وغیرہ) اور چاہیئے کہ جہاں تک ممکن ہو، یہ صورتِ حال حاکم شرع کی اجازت سے ہو۔ اور اگر عین مرہونہ کی قیمت اس کے مطالبہ سے زیادہ ہو تو اپنا حق لینے کے بعد باقی مال راہن کو دے دے۔

سوم ، قرض

قرض دینے کا بے حد اجر و ثواب ہے۔ اور بعض احادیث میں ہے کہ قرض کا ثواب صدقہ دینے سے دو گنا ہے۔ اور اس کا صیغہ یہ ہے اَقْرَضْتُكَ (میں تمہیں قرض دیتا ہوں، اور اسی طرح کے الفاظ جو اس مطلب کو پورا کرتے ہوں۔ اور بلا صیغہ جاری کئے بھی قرض دینا جائز ہے۔ قرض دینے والا جب چاہے مطالبہ کر سکتا ہے اور قرضدار جس وقت بھی ادا کرے، قرض خواہ پر اس کا لینا واجب ہے۔ اور اگر قرض دینے والا اصل سے زیادہ لینے کی شرط کرے تو وہ سود ہے۔ اور حرام ہے۔ اگرچہ وہ زیادتی کوئی اور چیز ہی کیوں نہ ہو بلکہ اگر وہ زیادتی کوئی شرط یا وصف ہو، تب بھی سود ہوگا۔ البتہ اگر قرض دیتے وقت زیادتی کی شرط نہ کرے اور قرض لینے والا اپنی خوشی سے زیادہ دے تو کوئی مضایقہ نہیں ہے۔ اور اگر قرض کے وقت مدت کی شرط کر لیں تو بنا بر اقویٰ اس کو پورا کرنا واجب ہے۔ اور مدت پوری ہونے سے قبل مطالبہ جائز نہیں ہے۔ اور مدت گذر جانے کے بعد مطالبہ کر سکتا ہے اگر قرضدار ادا نہ کر سکتا ہو یا بالفاظِ دیگر مکان، سواری، کنیز، غلام اور دیگر چیزیں جو اس کے لئے ضروری ہوں، ان کے علاوہ اس کے پاس کچھ نہ ہو کہ بیچ کر قرض ادا کرے تو اس صورت میں قرض دینے والے کا مطالبہ کرنا جائز نہ ہوگا بلکہ اُسے چاہیئے کہ اس وقت تک صبر کرے کہ جب تک کہ قرض دار ادا کرنے پر قادر ہو جائے۔ اور اگر کوئی شخص روپیہ پیسہ یا کوئی اور چیز کسی کو قرض دے اور بازار میں اس کی قیمت کم ہو جائے تو اگر قرضدار اتنی ہی مقدار واپس کر دے جتنی قرض کی تھی تو کافی ہے اور جو چیز قرض دے اس میں مقدار کی تعیّن معتبر ہے۔ اور

محض تخمینہ بنا بر احوط کافی نہیں ہوگا۔

چوبیسواں باب

میراث

سببِ اَرث دو ہیں۔ اوّل نسب، دوسرے سبب۔ نسبی وارثوں میں تین طبقے بترتیب ذیل ہیں۔

طبقہ اوّل:۔ ماں، باپ، اولاد یا اولاد کی اولاد جہاں تک سلسلہ جائے مگر اولاد میں "الاقرب فالاقرب" (قریب ترین رشتہ) کا لحاظ کیا جائے گا۔ یعنی بیٹا بیٹی کے ہوتے ہوئے پوتے یا نواسے کو۔ اور پوتے یا نواسے کی موجودگی میں ان کی اولاد کو میراث نہ ملیگی۔

طبقہ دوم:۔ دادا، دادی، نانا، نانی یا ان سے اوپر کا سلسلہ جیسے پردادا، پردادی، پرنانا، پرنانی لیکن قریب کے ہوتے ہوئے بعید کو ورثہ نہیں ملے گا۔ اور بھائی بہن اگر وہ زندہ نہ ہوں تو ان کی اولاد وارث ہوگی۔ اور "قریب ترین رشتہ" کا لحاظ رکھا جائے گا۔

طبقہ سوم:۔ چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ۔ اگر یہ زندہ نہ ہوں تو ان کی اولاد مستحق ورثہ ہوگی۔ چچا، پھوپھی، ماموں اور ان کی اولاد کے بعد ماں باپ کے چچا اور پھوپھی اور ماموں اور خالہ کا درجہ ہے۔ اور اگر یہ زندہ نہ ہوں تو پھر ان کی اولاد وارث ہوگی اور "قریب ترین رشتہ" کا لحاظ رکھا جائے گا۔

ہدایات۔ (۱) زوجہ اور شوہر ہر طبقہ کے ساتھ میراث پائیں گے۔

(۲) طبقہ اول کی موجودگی میں طبقہ دوم اور طبقہ دوم کے ہوتے ہوئے تیسرا طبقہ وراثت سے محروم ہو جائے گا۔

(۳) جس فوت شدہ شخص کا کوئی وارث نہ ہو یا وارث ہو مگر موانع ارث کی وجہ سے میراث نہ پا سکے تو اس کا ترکہ امام زمانہ حضرت حجت عجل اللہ فرجہٗ کا مال قرار پائے گا۔ اور آپؑ کے زمانہ غیبت میں اس کا اختیار حاکم شرع یعنی مجتہد جامع الشرائط کا ہوگا (یہ

(۴) شوہر زوجہ کے جملہ ترکہ و مال سے میراث پائے گا۔

(۵) مشہور قول کے مطابق زوجہ جو اولاد والی نہ ہو۔ زرعی جائداد سے حصّہ نہ پائیگی لیکن آلات، درخت، زراعت وغیرہ اور مکان[2] کی عمارت کی قیمت میں اس کا حصّہ نکالا جائے گا۔ اور صاحب اولاد زوجہ کو اراضی و جائداد و نقد وغیرہ سے حصہ ملیگا (۶) اگر بیویاں ایک سے زائد ہوں تو حصّہ ¼ یا ⅛ سب پر برابر کر دیا جائے گا۔

(۷) جو زوجہ طلاق رجعی کے عدہ میں ہو وہ میراث پائے گی۔ بشرطیکہ شوہر عدہ کے دوران میں فوت ہو جائے۔ اور اگر عدہ گزر جانے کے بعد شوہر کا انتقال ہو جائے تو میراث کی حق دار نہ ہوگی۔ اسی طرح اگر زوجہ فوت ہو جائے تو شوہر اس کی میراث پائے گا۔

(۸) اگر زوجہ کو طلاق بائن دیا جائے اور عدہ کے دوران میں شوہر مر جائے تو وراثت نہیں ملے گی۔

(۹) اگر کوئی شخص بحالت بیماری کسی عورت سے عقد کرے اور ابھی دخول نہ کیا ہو کر اس مرض کی وجہ سے مر جائے تو وہ عورت شوہر کے مال سے نہ میراث پائے گی اور نہ مہر۔ اور اگر دخول واقع ہو گیا ہو تو میراث اور مہر دونوں پائے گی۔

موانعِ ارث

(وہ امور جو میراث پانے میں رکاوٹ ہیں)

---

[1] عورت (خواہ صاحب اولاد ہو یا نہ ہو) شوہر کے اموال متروکہ میں سے منقولات جیسے کہ حیوانات وغیرہ کی وارث ہے۔ اور زمین خواہ رہائشی ہو یا زراعتی عورت کو وراثت میں نہیں دی جاسکتی البتہ جو چیزیں زمین میں ثابت ہیں اُن کی قیمت میں حقِ وراثت ہے لہٰذا وارثوں کو قیمت بقدر حصّہ ادا کرنا واجب ہے۔ (آقائے محسن حکیم)

[2] جب تعمیر شدہ مکان یا درخت وغیرہ کی قیمت سے حصّہ وراثت عورت کو دینا چاہیں تو ملبہ کی قیمت اس طرح لگائی جائے گی کہ اگر یہی عمارت اس زمین سے بغیر خراب ہونے کے اکھاڑ کر کسی دوسری جگہ رکھ دی جائے تو اس وقت جتنی قیمت اس کی ہونی چاہیئے اس کے حساب سے وراثت کہ عورت کا حصہ اسے دیا جائے گا (آقائے محسن حکیم)

(۱) کفر۔ پس کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔ خواہ بیٹا ہو یا باپ لیکن مسلمان کافر کا وارث ہوگا۔

(۲) قتل۔ اگر وارث اپنے مورث کو عمداً اور ناحق قتل کر ڈالے تو وہ میراث کا حق دار نہ ہوگا (۳) غلامی۔ غلام اور کنیز نہ کسی کے وارث ہوں گے اور نہ مورث بلکہ ان کا مال آقا کو ملے گا۔

(۴) لعان۔ جب لعان واقع ہو تو زوجہ و شوہر آپس میں وارث نہ ہوں گے اور اسی طرح وہ اولاد جس کا انکار کیا جائے اُن کے مابین وراثت نہ ہوگی۔

(۵) قرض۔ جب میّت کا ترکہ قرض کے برابر ہو یا اس سے کم تو اس کا ترکہ تقسیم نہیں کیا جائے گا جب تک کہ قرض ادا نہ کر دیا جائے۔ قرض میں زرِ رہن اور مہر بھی داخل ہے بلکہ حج اور زکوٰۃ بھی قرض میں داخل ہے۔

(۶) مصارف دفن و کفن۔ اگر کوئی شخص مر جائے اور صرف اتنا مال چھوڑے کہ اس کے کفن و دفن میں صرف ہو جائے تو اس میں سے وارثوں کو کچھ نہیں ملے گا۔

(۷) وصیت۔ تہائی مال کی وصیت کرنا کہ اس میں وارث حصہ پانے کے حق دار نہ ہوں گے۔

سہام و فروض کا بیان

حدیث و قرآن کی رو سے جس قدر مال پانے کا وارث مستحق ہوتا ہے اتنے مال کو سہام کہتے ہیں۔ سہام چھ ہیں۔

(۱) نصف۔ یعنی آدھا ترکہ پانے کے تین شخص مستحق ہیں۔ اوّل شوہر جب کہ زوجہ اپنے بطن سے اولاد یا اولاد کی اولاد نہ چھوڑے۔ دوسرے صرف ایک بیٹی۔ تیسرے صرف ایک بہن خواہ عینی ہو یا پدری۔

(۲) ثُلث۔ یعنی ایک تہائی ترکہ پانے کے دو شخص مستحق ہیں۔ اوّل میّت کی ماں جب کہ میّت کی اولاد یا اولاد کی اولاد۔ اور یا زیادہ بھائی عینی یا پدری نہ ہوں۔ دوسرے

یا دو سے زیادہ مادری بہن بھائی یا ان کی اولاد۔

۳۔ ثلثین۔ یعنی دو تہائی ترکہ دو قسم کے لوگ پا سکتے ہیں۔ اول صرف بیٹیاں جب کہ دو یا دو سے زیادہ ہوں، دوسرے صرف بہنیں خواہ عینی ہوں یا پدری۔

۴۔ رُبع۔ یعنی چوتھائی مال میت دو قسم کے آدمی پائیں گے۔ اول شوہر جب کہ زوجہ اپنی نسل سے اولاد چھوڑے۔ دوسرے زوجہ اپنے شوہر کے متروکہ میں سے جب کہ شوہر اولاد نہ چھوڑے خواہ اسی زوجہ کے بطن سے ہو یا کسی دوسری سے۔

۵۔ سُدس۔ یعنی چھٹا حصہ یہ سہم تین وارثوں کا ہے۔ اول ماں، باپ جبکہ میت نے اولاد کی اولاد چھوڑی ہو۔ دوسرے ماں جب کہ میت دو بھائی یا زیادہ یا ایک بھائی اور دو بہنیں اور چار بہنیں چھوڑے اور میت کا باپ موجود نہ ہو۔ تیسرے ایک مادری بہن یا بھائی۔

۶۔ ثمن۔ یعنی آٹھواں حصہ، یہ سہم زوجہ کا ہے۔ خواہ ایک ہو یا زیادہ۔ جب کہ میت اولاد یا اولاد کی اولاد چھوڑے۔ خواہ وہ اولاد موجودہ زوجہ کی نسل اور بطن سے ہو یا اور کسی زوجہ سے۔

تقسیمِ وراثت

طبقہ اوّل۔ پہلی صنف ماں، باپ

۱۔ اگر باپ کے سوا کوئی اور وارث نہ ہو تو وہ تمام مال میراث میں پائے گا اور اگر ماں کے سوا کوئی اور وارث نہ ہو تو وہ ایک ثلث بحیثیت فریضہ اور باقی بہ لحاظ رد پائے گی۔ یعنی فریضہ سے جو کچھ بچے گا، اُسی کو دے دیا جائے گا۔ اور اگر ماں باپ کے ساتھ شوہر یا زوجہ بھی ہو تو شوہر کو ½ اور زوجہ کو ¼ حصہ ملے گا۔ اور باقی ماں یا باپ کو دے دیا جائے گا۔

۲۔ اگر ماں باپ دونوں ہوں تو ایک ثلث ماں کو ملے گا، بشرطیکہ حاجب نہ ہو اور باقی باپ کو ملے گا۔ بشرطیکہ شوہر یا زوجہ نہ ہو۔ ورنہ شوہر یا زوجہ کو اعلیٰ حصہ اور ماں کو حاجب ہونے کی صورت میں ثلث اور باقی باپ کو ملے گا۔

۳۔ ماں باپ دونوں کی موجودگی میں خواہ شوہر یا زوجہ ہو یا نہ ہو۔ اگر میت کے حقیقی یا پدری دو بھائی یا ایک بھائی دو بہنیں یا چار بہنیں ہوں۔ اور وہ آزاد اور مسلمان ہوں۔ اور ایک قول کی بنا پر قاتل بھی نہ ہوں۔ اور یہ قول اقویٰ ہے اگرچہ وہ خود میراث نہ پائیں گے (کیونکہ دوسرے طبقہ میں ہیں) لیکن ماں کے لئے چھٹے حصے سے زیادہ پانے میں حاجب ہوں گے۔ اسی طرح اگر ماں باپ کے ساتھ میت کی ایک لڑکی بھی ہو تو چونکہ خود ماں کے لئے چھٹے حصے سے زیادہ پانے میں حاجب ہوتے ہیں۔ لہٰذا باقی چوتھا حصہ باپ اور لڑکی کو ملے گا۔

مثلاً ۲۴۔ اس میں سے ۱۲ لڑکی کو اور باپ کو چھٹا یعنی ۴ اور ماں کو چھٹا یعنی ۴ اب جو چھٹا حصہ (یعنی ۴) بچا تو اس میں سے ¼ باپ کو اور ¾ لڑکی کو مل جائے گا۔

دوسری صنف "اولاد"

۱۔ اگر ایک لڑکا ہو تو تمام مال پائے گا۔ اور اگر کئی ہوں تو سب پر برابر تقسیم ہوگا اور اگر صرف ایک لڑکی ہو تو بحیثیت فریضہ نصف اور باقی بحیثیت رد پائے گی۔ اور اگر کئی لڑکیاں ہوں تو دو ثلث بحیثیت فریضہ اور باقی بلحاظ رد مساوی تقسیم ہوگا۔

۲۔ اگر ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہو۔ یا کئی لڑکے لڑکیاں ہوں تو لڑکے کو دوہرا اور لڑکی کو اکہرا حصہ ملے گا۔

۳۔ اگر لڑکا اور لڑکی دونوں ہوں یا صرف لڑکا ہو۔ اور میت کے ماں باپ بھی ہوں تو ماں اور باپ ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا۔ اور باقی حصہ میں لڑکے کو دوہرا اور لڑکی کو اکہرا ملے گا اور اگر ایک ہی لڑکا ہو تو سب اس کو ملے گا۔

۴۔ اگر ایک لڑکی ہو۔ اور صرف ماں باپ ہو تو فریضہ اور رد دونوں ملا کر ایک چوتھائی ماں یا باپ کو اور باقی تین حصہ مال لڑکی کو ملے گا۔ اور اس صورت میں اگر دو لڑکیاں ہوں یا زیادہ ہوں تو ماں باپ کو پانچواں حصہ ملے گا۔ اور باقی لڑکیوں میں برابر تقسیم ہوگا

جائے گا۔ (۵) اگر میت کی اولاد نہیں بلکہ اولاد الاولاد یعنی پوتا، پوتی، نواسہ، نواسی ہو تو فریضہ اور رد ملا کر دونوں میں جو کچھ اولاد کو ملتا ہو وہ اولاد کی اولاد کو ملے گا۔

حبوہ

مالِ میت میں سے خاص کر چار چیزیں خلف اکبر (بڑے لڑکے) کو ملیں گی۔ اس کو "حبوہ" کہتے ہیں۔ ان میں باقی ورثاء شریک نہ ہوں گے وہ چیزیں یہ ہیں۔

اوّل پہننے کے کپڑے، دوسرے انگوٹھی، تیسرے تلوار، چوتھے قرآن مجید بلکہ تمام اسلحہ، کتب، خاص رہنے کی جگہ اور سواری۔ ان چیزوں میں احوط ہے کہ بڑے لڑکے اور دیگر ورثاء کے مابین مصالحت ہو جائے۔ اسی طرح اگر اوّل کی چار چیزیں متعدد ہوں اور کپڑے جو پہننے کے لئے رکھے ہوں مگر اُن کو پہننے کی نوبت نہ آئی ہو، تب بھی بڑے لڑکے اور دیگر وارثوں میں بنا بر احوط مصالحت ہو۔

طبقہ دوم

پہلی صنف بھائی بہن

۱۔ حقیقی بھائی یا پدری بھائی جب کہ حقیقی بھائی نہ ہو تو اگر اکیلا ہو تو تمام مال پائے گا اور اگر کئی ہوں تو مساوی حصہ پائیں گے۔ لیکن حقیقی بہن یا جب حقیقی بہن نہ ہو تو پدری بہن اگر اکیلی ہو تو نصف مال بحیثیت فریضہ اور باقی بحیثیت رد پائے گی۔ اور اگر کئی ہوں تو دو ثلث فریضہ اور باقی رد میں پائیں گی جو ان میں برابر برابر تقسیم ہوگا۔ اور مادری بھائی یا بہن اگر تنہا ہو تو چھٹا حصہ بلحاظ فریضہ اور باقی رد میں ملے گا۔ اور بصورت متعدد ایک ثلث بحیثیت فریضہ اور باقی بلحاظ رد انہیں ملے گا اور مادری بہن اور بھائی دونوں کو مساوی تقسیم ہوگا۔

۲۔ اگر حقیقی بھائی بہن کے ساتھ پدری بھائی بہن بھی ہوں تو پدری بھائی بہن محجوب الارث ہو جائیں گے۔ اور کل مال حقیقی بھائی بہن کو ملے گا۔ خواہ ایک ہی بہن کیوں نہ ہو اور خواہ مادری بہن بھائی بھی ہوں یا نہ ہوں۔

۳۔ اگر حقیقی بھائی بہن نہ ہوں تو پدری بھائی بہنوں میں کل مال دوہرے اکہرے کے حساب سے تقسیم ہوگا۔ اور اگر حقیقی یا پدری بھائی بہنوں کے ساتھ مادری بھائی بہن بھی ہوں تو اگر مادری بھائی یا بہن تنہا ہو تو اسے چھٹا حصہ اور اگر کئی ہوں تو تیسرا حصہ ملے گا جو اُن میں برابر تقسیم ہوگا۔ اور باقی مال حقیقی یا پدری بھائی بہن کو دیا جائے گا۔

اور ان تمام صورتوں میں اگر شوہر یا زوجہ بھی ہو تو شوہر کو نصف اور زوجہ کو رُبع ملے گا اور اگر کمی پڑے تو صرف حقیقی یا پدری بھائی بہن کے حصہ میں آئے گی۔

دوسری صنف جدّ و جدّہ

۱۔ اگر دادا یا دادی یا نانا یا نانی ہو تو اُسے کل مال ملے گا۔ اور اگر دادا اور دادی دونوں ہوں تو مال اُن میں دوہرے اکہرے کی صورت میں تقسیم ہوگا۔ اور اگر نانا اور نانی دونوں ہوں تو اُن میں مال مساوی تقسیم ہوگا۔

۲۔ اگر دادا، دادی کے ساتھ نانا، نانی بھی ہوں تو نانا، نانی کا حصہ ایک ثلث ہوگا۔ اور اگر ایک ہی ہو تو کل ثلث اُسے ملے گا۔ اور اگر دونوں ہوں تو اُن میں برابر سے تقسیم ہوگا۔ اور باقی دو ثلث دادا، دادی کا حصہ ہوگا۔ پس اگر ایک ہی ہو تو اُسے کل ملے گا۔ اور اگر دونوں ہوں تو دوہرے اکہرے کے حساب سے تقسیم ہوگا۔

۳۔ جدّ اور جدّہ ایک ہو یا کئی ہوں، اگر اُن کے ساتھ شوہر یا زوجہ بھی ہو تو اسے اعلیٰ حصہ (نصف یا رُبع) ملے گا۔ اور کمی دادا، دادی کے حصہ میں آئے گی۔

۴۔ اگر دادا، دادی کے ساتھ حقیقی یا پدری بھائی بہن بھی ہوں تو دادا، دادی مثل بھائی بہن کے حصہ دار ہوں گے۔ اسی طرح اگر نانا، نانی کے ساتھ بھائی بہن بھی ہوں تو نانا، نانی مادری بھائی بہن کی طرح حصہ دار ہوں گے۔

طبقہ سوم

پہلی صنف چچا اور پھوپھی

اگر صرف ایک چچا یا ایک پھوپھی ہو تو کل مال اُسے ملے گا۔ اور اگر کئی چچا یا کئی پھوپھیاں

ہوں تو ان میں مساوی تقسیم ہوگی۔ اور اگر چچا اور پھوپھی دونوں ہوں۔ خواہ ایک ایک ہی ہوں یا متعدد ہوں تو اُن میں دہرے اکہرے کے حساب سے تقسیم ہوگی۔

دوسری صنف ماموں اور خالہ

۱۔ اگر صرف ایک ماموں یا ایک خالہ ہو تو اُسے کل مال ملے گا۔ اور اگر کئی ماموں یا کئی خالہ ہوں تو اُن میں مساوی تقسیم ہوگی۔ اسی طرح اگر ماموں اور خالہ دونوں ہوں۔ خواہ ایک ایک یا متعدد ہوں تب بھی تقسیم برابر کی ہوگی۔

۲۔ اگر کئی چچا اور کئی ماموں ایک ساتھ ہوں تو ایک ثلث تمام ماموں اور باقی (دو ثلث) تمام چچا پائیں گے۔ اور اگر کئی چچا یا کئی ماموں یا دونوں ہوں۔ اور اُن کے ساتھ شوہر یا زوجہ بھی ہو تو اس کو اعلیٰ حصہ (نصف یا ربع) ملے گا۔

۳۔ اگر چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ کوئی نہ ہو تو اُن کی اولاد قائم مقام ہو کر میراث پائے گی۔

۴۔ اگر میت کے چچا پھوپھی، ماموں، خالہ اور اُن کی اولاد کوئی نہ ہو تو میت کے ماں باپ کے چچا پھوپھی، ماموں، خالہ وارث قرار پائیں گے۔

سببی وارث زوجیت

شوہر اپنی دائمی زوجہ کے ترکہ سے اگر زوجہ کی اولاد یا اولاد کی اولاد نہ ہو تو نصف حصہ پائیگا ورنہ اُسے چوتھا حصہ ملے گا۔ اسی طرح زوجہ اپنے شوہر کے ترکہ سے اگر شوہر کی اولاد یا اولاد کی اولاد نہ ہو تو چوتھا حصہ پائے گی ورنہ اُسے آٹھواں حصہ ملے گا۔ اور اگر کئی بیویاں ہوں تو دونوں صورتوں میں (خواہ چوتھائی ملے یا آٹھواں حصہ) ان میں برابر کی تقسیم ہوگی۔

نیز شوہر اور زوجہ کے میراث پانے میں اس کا کوئی فرق نہیں ہے کہ دونوں یا ایک نابالغ ہو یا بالغ۔ اس طرح اس میں کوئی فرق نہیں کہ زوجہ مدخولہ ہے یا غیر مدخولہ۔ اور شوہر زوجہ کے تمام ترکہ کی میراث پائے گا بخلاف زوجہ کے کہ وہ خاص خاص چیزوں میں حصہ پائے گی (جس کی تفصیل پہلے گذر چکی ہے)۔

کتاب الادعیۃ والاعمال

اس میں ادعیہ مشہورہ منقولہ اور دیگر اعمال
بارہ ماہ و استخارہ وغیرہ
درج ہیں

پچیسواں باب

ثواب تلاوت قرآن مجید واستخارہ وغیرہ

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ قرآن شریف پڑھنا گناہوں کا کفارہ ہے۔ دوزخ کی آگ سے نجات ہے۔ عذاب خدا سے امان ہے قرآن پڑھنے والے پر رحمتِ خدا نازل ہوتی ہے۔ اور فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے۔ اور خدا کی یاد ہوتی ہے۔ تو اس گھر میں برکت زیادہ ہوتی رہتی ہے۔ اور جس گھر میں قرآن کی تلاوت اور خدا کی یاد نہیں ہوتی تو اس گھر میں برکت کم ہو جاتی ہے۔ ملائکہ اس سے دور رہتے ہیں۔ اور شیاطین کا داخلہ ہوتا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے عرض کیا کہ یا مولا مجھ کو قرآن حفظ ہے۔ آیا میں حفظ پڑھوں یا دیکھ کر پڑھوں۔ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کو دیکھ کر پڑھنا بہتر ہے۔ کیونکہ اس پر نظر کرنا بھی عبادت ہے جناب صادق آلِ محمد علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ تین چیزیں بروز قیامت خدا سے شکایت کریں گی۔ ایک وہ مسجد کہ جس میں محلہ والے نماز نہ پڑھیں۔ دوسرے وہ عالم جو جاہلوں میں ہو۔ اور وہ اس کی توقیر واحترام نہ کریں۔ اور تیسرے وہ قرآن جو گھروں میں یونہی رکھا رہے۔ اور اس پر گرد و غبار جم گیا ہو۔ اور اس کی تلاوت نہ کی جائے اور چھ چیزیں ایسی ہیں کہ مومن کو اس کے مرنے کے بعد نفع پہنچاتی ہیں۔ ایک نیک بخت بیٹا جو اس کے لئے استغفار کرے۔ دوسرے وہ قرآن جو چھوڑ جائے اور لوگ اس کی تلاوت کریں۔ تیسرے وہ کنواں جو خدا کی راہ میں کھدوایا جائے۔ چوتھے وہ درخت جو خوشنودیٔ خدا کے لئے لگایا جائے۔ پانچویں پانی کا چشمہ جو جاری کیا جائے اور چھٹے وہ نیک طریقہ جو اس کے بعد لوگ اس پر عمل کریں۔

آدابِ تلاوتِ قرآن مجید

طہارت کے بغیر قرآن مجید کے حروف کو چھونا حرام ہے۔ چاہیئے کہ جب قرآن کی تلاوت کرے تو حروف کو ان کے مخرج سے ادا کرے۔ جیسا کہ نماز کے ذکر میں قرأت کے سلسلہ میں بیان ہو چکا ہے۔ قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کرے۔ حرفوں میں ایک کو دوسرے سے تمیز رہے۔ ایسا بھی نہ ہو کہ حروف بالکل آپس میں جدا ہو جائیں بلکہ مد وغیرہ کی رعایت رکھے اور قرآن کے معانی کا خیال رکھے۔ اور خضوع وخشوع اور رجوعِ قلب کے ساتھ تلاوت کرے۔ جب آیۂ رحمت پر پہنچے تو خدا سے طلب مغفرت کرے اور جب غضب کی آیت پڑھے تو خدا کے غضب سے پناہ مانگے۔ باوضو حالت میں قرآن پڑھے۔ قبلہ رُو ہو کر بیٹھے۔ اور تلاوت سے قبل استعاذہ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ کہے۔ حدیث میں ہے کہ قرآن ختم کرنے والے کی ایک دعا قبول ہوتی ہے۔ لہٰذا بعد ختم دعا کرے اور طلبِ حاجت کرے اور یہ دعا بھی پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِیْ فِیْ قَبْرِیْ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَاجْعَلْہُ لِیْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّھُدًی وَّرَحْمَۃً اَللّٰھُمَّ ذَکِّرْنِیْ مِنْہُ مَا نَسِیْتُ وَعَلِّمْنِیْ مِنْہُ مَا جَھِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَہٗ اٰنَاۗءَ الَّیْلِ وَاٰنَاۗءَ النَّھَارِ وَاجْعَلْہُ لِیْ حُجَّۃً یَّا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بعض سورتوں کے مختصر فضائل وخواص

سورۃ فاتحہ :- جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص سورۃ فاتحہ یعنی الحمد کو پڑھے وہ اس شخص کی مانند ہے کہ جس نے دو تہائی قرآن پڑھا ہے سورت قرآن مجید میں تمام سورتوں سے افضل ہے اور سوائے موت کے اس میں بیماری و درد کے لئے شفا ہے۔ اگر کوئی شخص سورۃ فاتحہ کو پاک برتن پر لکھے۔ اور

بارش کے پانی سے دھو کر کسی مریض کا منہ دھلوائے تو وہ مریض اپنی بیماری سے نجات پائیگا اور جو کوئی اس پانی کو پیئے وہ ہر قسم کے خوف و خفقان سے محفوظ رہے گا۔

سورۂ یٰسین۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ ہر چیز کا ایک قلب ہوتا ہے اور قرآن کا قلب سورۂ یٰسین ہے۔ جو شخص اس سورۃ کو دن میں پڑھے تو وہ اس روز تمام بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔ اور خداوند عالم اس کو شام تک بہت کچھ رزق عطا فرمائے گا۔ جناب رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورت کو قربۃً الی اللہ پڑھے تو اس کے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اس سورۃ کے بہت کچھ فضائل ہیں۔ جو شخص مرضِ برص اور بواسیر کی بیماری میں مبتلا ہو۔ وہ اگر اس سورۃ کو شہد سے لکھ کر اور دھو کر پیئے تو انشاء اللہ شفا ہو گی۔

سورۂ فتح۔ جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو پڑھے تو اس کا اجر و ثواب یہ ہے کہ گویا وہ فتح مکّہ کے دن حضورؐ کے ہمراہ حاضر رہا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ تم اپنے مال اور اپنی عورتوں کو اور جو کچھ تمہارے قبضہ و تصرّف میں ہے۔ اس سورت کی تلاوت سے سب کا حصار کرو۔ جو کوئی اس سورۃ کو تعویذ بنا کر گلے میں ڈالے تو وہ ظالم حاکم کے شر سے محفوظ رہے گا اور اگر کوئی عورت اس کو پانی سے دھو کر پیئے تو دودھ زیادہ ہو جائے گا۔

سورۂ رحمٰن۔ جناب رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے روایت ہے کہ جو شخص یہ سورۃ پڑھے۔ خداوند عالم اس کی ضعیفی اور عاجزی پر رحم کرتا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ سورۂ رحمٰن کا پڑھنا ترک نہ کرو۔ اور اس سورۃ کو نماز میں پڑھو۔ یہ سورۃ کافروں کے دل میں قرار نہیں پکڑتا۔ اور اس سورۃ کو نماز صبح کے بعد بروز جمعہ پڑھنا مستحب ہے۔ اس سورۃ کو پانی سے دھو کر پینا تلی کو دفع کرتا ہے اور جو شخص کہ درد دل میں مبتلا ہو۔ یا جیسے مرضِ صرع ہو یا جس کو آشوبِ چشم کا عارضہ ہو اس سورۃ کو بطور تعویذ زیب گلو کرے تو شفا پائے گا۔

سورۂ واقعہ۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص ہر

شب جمعہ کو سورۃ واقعہ پڑھے تو خداوند عالم اس کو دوست رکھے گا۔ اور وہ شخص دنیا میں بدحالی و محتاجی نہ دیکھے گا۔ اس کے رزق میں وسعت ہو گی۔ اور وہ کسی آفت و بلا میں مبتلا نہ ہو گا۔ اور حضرت امام محمّد باقر علیہ السّلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص سورۃ واقعہ کو ہر شب سونے سے قبل پڑھے تو قیامت میں اُن کا منہ مانند چاند نورانی ہوگا۔ اگر اس سورۃ کو حاملہ عورت کے گلے میں ڈالا جائے تو وضع حمل آسان ہو جائے گا۔

سورۂ مزمّل۔ جناب رسُول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو پڑھے تو اس سے دنیا و آخرت کی تنگی و عسرت دور ہوتی ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ جو شخص اس سورۃ کو دن میں یا رات میں پڑھے خداوند عالم اس کو دنیا میں عمدہ زندگی کے ساتھ زندہ رکھے گا۔ اور اچھی موت سے اپنے جوارِ رحمت میں طلب فرمائے گا۔ جو شخص اس سورۃ کو رجوعِ قلب سے پڑھتا رہے تو وہ خواب میں رسُولؐ خدا کی زیارت سے مشرف ہو گا۔

سورۂ دھر۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص اس سورۃ کو پڑھے تو خداوند عالم کے نزدیک اُس کی جزاء جنّت اور ریشمی لباس ہے۔ منقول ہے کہ جو شخص بروز دوشنبہ نماز صبح کی پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ دہر پڑھے گا تو وہ اس دن کے شر سے محفوظ رہے گا۔ ہر پنج شنبہ کی صبح کو اس سورۃ کا پڑھنا موجب ثواب عظیم ہے۔ اگر لڑائی میں اس سورۃ کو پڑھے تو دشمن پر غالب آئے گا۔

سورۂ قدر۔ جناب رسُولِ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ (سورۃ اِنَّا اَنزلنَاہ) کو پڑھے۔ تو وہ مثل اس کے ہے کہ اس نے ماہِ رمضان کے روزے رکھے۔ اور شب قدر کو عبادت میں بسر کیا اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو نماز فریضہ میں پڑھے تو یہ ندا ہو گی کہ اے بندۂ خدا تیرے گناہوں کو خداوند عالم نے بخش دیا۔ حضرت امام علی نقی علیہ السّلام سے وسعتِ رزق کے واسطے اس سورۃ کو سو مرتبہ پڑھنا منقول ہے جو شخص اس سورۃ کو اُس چیز پر جو جمع ہو پڑھے۔ تو وہ چیز محفوظ رہے گی۔ اور اگر کوئی غمگین یا مریض یا مسافر یا قیدی اس سورۃ کو پڑھے۔ تو

اس کا مقصد حاصل ہوگا۔

سُورۃ توحید ۔ جسے سورۃ اخلاص یا سورۃ قل ہو اللہ بھی کہتے ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنا منہ داہنی طرف کرکے اور بائیں جانب کرکے اور سامنے اور پشت کی طرف کرکے اور زمین کی طرف دیکھ کر اس سورۃ کو پڑھے تو وہ لوگوں کی شر سے محفوظ ہوگا۔ اور اگر کسی حاکم جابر کے پاس جائے تو جس وقت تیری نظر اس پر پڑے تو اس سورۃ کو تین مرتبہ پڑھ۔ اور جب سورۃ کو ختم کرے تو بائیں ہاتھ کی انگلیوں کو بند کرے۔ اور اسی طرح جب تک اس کے پاس سے جدا نہ ہو۔ بند رکھ۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص ایک مرتبہ اس سورۃ کو پڑھے تو مثل اس کی ہے کہ اس نے ایک تہائی قرآن اور تہائی تہائی باقی تین کتب سماویہ کو پڑھا اور جو شخص اس کو دکھتی ہوئی آنکھ پر پڑھے تو شفا حاصل ہوگی۔ اس سورۃ کو نماز میں پڑھنے کی بے حد تاکید وارد ہوئی ہے۔

سُورۃ معوذتین ۔ یعنی سورۃ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ نظر کا لگنا برحق ہے اور تو بے خوف نہیں ہو سکتا۔ اس سے کہ تیری نظر خود تجھ میں یا دوسرے میں اثر کر جائے۔ پس اگر نظر لگنے کا ڈر ہو تو تین مرتبہ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھے۔ اور اگر کوئی شخص ایسی زینت کرے کہ جو خوش نما معلوم ہو تو جب اپنے مکان سے باہر نکلے تو ان دونوں سورتوں کو پڑھ لے۔ نظر بد سے محفوظ ہوگا۔ جو شخص ہر رات کو ان دونوں سورتوں کو پڑھے تو وہ جن و انس کے شر اور وسوسہ شیطانی سے محفوظ رہے گا۔ اور جو شخص ان دونوں سورتوں کو لکھ کر تعویذ بنا کر بچے کے گلے میں لٹکائے تو وہ بچہ جنات و شیاطین کے شر اور سانپ بچھو وغیرہ موذی کیڑوں سے محفوظ رہے گا۔

بعض آیات و اسمائے الٰہی کے فوائد

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اسم اعظم سے اس سے زیادہ نزدیک ہے کہ جس قدر سیاہی آنکھ کی سفیدی سے نزدیک ہے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ آیۃ الکرسی ... فِیْهَا خٰلِدُوْنَ تک پڑھے تو خداوند عالم اس سے ہزار بلائیں دنیا کی اور ہزار بلائیں آخرت کی دور فرماتا ہے۔ اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جس شخص کو آشوب چشم کا عارضہ ہو تو وہ آیۃ الکرسی کو پڑھے۔ اور اپنے دل میں یہ سمجھے کہ یہ عارضہ زائل ہو گیا ہے اور جو شخص طلوعِ آفتاب سے قبل گیارہ مرتبہ سورۃ توحید اور گیارہ مرتبہ سورۃ قدر اور گیارہ مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے تو خداوند عالم اس کے مال کو تلف ہونے سے محفوظ رکھے گا۔ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے منقول ہے۔ کہ جو شخص ہر نماز فریضہ کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے گا تو وہ مستحق بہشتِ بریں ہوگا۔ دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص ہر نماز فریضہ کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے تو اس کی نماز مقبول ہوگی۔ اور وہ امانِ خدا میں ہوگا۔ اسم اَللّٰهُ کو ۶۶ مرتبہ دن چڑھے اور بوقتِ عصر اور آخر ... رات میں پڑھنا حاجت کے پورا ہونے کا باعث ہے۔ اَلْقُدُّوْسُ کو سو مرتبہ جمعہ کے دن پڑھنا باطنی برائیوں سے پاک کرتا ہے۔ اَلسَّلَامُ کو پڑھنا ہر آفت و مرض سے سلامتی کا موجب ہے۔ جو شخص کسی مریض پر سو مرتبہ پڑھے گا تو وہ شفا پائیگا۔ اَلْجَبَّارُ کو ہر روز اکیس مرتبہ پڑھنا ظالموں کے شر سے محفوظ رہنے کا باعث ہے۔ اَلْوَهَّابُ کو پڑھنا روزی کے وسیع ہونے کا موجب ہے۔ اَلْوَدُوْدُ کو پڑھنا آپس میں محبت و دوستی کا باعث ہے۔ جس کھانے یا شیرینی پر اسے ہزار مرتبہ پڑھیں۔ اور وہ دونوں شخص جن میں دشمنی ہے۔ انہیں کھلائیں تو باہم دوست ہو جائیں گے۔ اَلْمَانِعُ کو سوتے وقت پڑھنا قرض کی ادائیگی کا باعث ہے۔ اَلْبَدِیْعُ کو ہزار مرتبہ پڑھنا حاجت روائی کا موجب ہے۔ اَلتَّوَّابُ کو پڑھنا توبہ کے قبول ہونے کا موجب ہے۔ اَلْوَارِثُ ہزار مرتبہ پڑھنا نیک راہ کی طرف ہدایت کا موجب ہے اور جو شخص اَلْغَنِيُّ الْمُغْنِيُ ... جمعہ تک ہر جمعہ میں دس ہزار مرتبہ کہے اور اس دوران میں ترکِ حیوانات کرے تو خداوند عالم دنیا اور آخرت میں اس کو غنی فرمائے گا۔

سجدۂ قرآن

قرآن شریف میں جن مقامات پر سجدہ کرنا پڑتا ہے ، پندرہ ہیں ۔ جن میں سے چار جگہ تو سجدہ واجب ہے ، ایک اکیسواں پارہ کی سورۃ سجدہ میں جو الٓمّٓ تنزیل سے شروع ہوتی ہے وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ پر سجدہ واجب ہے ۔ دوسرے چوبیسواں پارہ کی سورۃ حٰمٓ سجدہ میں حٰمٓ تَنْزِيلٌ سے شروع ہوتی ہے اِيَّاهُ تَعْبُدُونَ پر سجدہ واجب ہے ۔ تیسرے ستائیسویں پارہ کی سورۃ وَالنَّجْمِ کے ختم پر سجدہ واجب ہے اور چوتھے تیسویں پارہ کی سورۃ علق کے ختم پر سجدہ واجب ہے ۔ گیارہ مقامات جہاں پر سجدہ کرنا سنت ہے وہ یہ ہیں :۔

(۱) سورۃ اعراف میں سورۃ کے ختم ہونے پر وَلَهُ يَسْجُدُونَ (۲) سورۃ رعد میں بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ ط پر (۳) سورۃ نحل میں يُؤْمَرُونَ ط پر (۴) سورۃ بنی اسرائیل میں خُشُوعًا ط پر (۵) سورۃ مریم میں بُكِيًّا پر (۶) سورۃ حج میں تُفْلِحُونَ پر (۷) سورۃ حج میں نُفُورًا ط پر (۸) سورۃ فرقان میں نُفُورًا پر (۹) سورۃ نمل میں رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ط پر (۱۰) سورۃ صٓ میں اَنَابَ پر (۱۱) سورۃ انشقاق میں لَا يَسْجُدُونَ پر ۔

ان تمام آیتوں کا ترجمہ پڑھنے یا سننے سے یا اُن کو لکھنے سے یا دیکھنے سے یا اُن کا خیال دل میں لانے سے سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور سجدہ فوراً کرنا چاہئے۔ آیت کے پڑھنے والے یا کان لگا کر سننے والے پر بے اشکال سجدہ واجب ہے۔ اور عام سننے والے پر احوط ہے بلکہ اس کا وجوب قوت سے خالی نہیں ہے ۔ اگر قصداً یا سہواً سجدہ نہ کرے پھر بعد کو یاد آئے تو فوراً سجدہ کر لے ۔ طہارت یا رُو بقبلہ ہونے کی بھی ضرورت نہیں ۔ اور جس طرح نماز میں سات اعضاء پر سجدہ واجب ہوتا ہے [illegible] طرح بجا لائے ۔ اس سجدہ کے لئے نہ تکبیر نہ تشہد نہ سلام ہے ۔ البتہ جب سجدہ سے اُٹھے تو اللہ اکبر کہنا مستحب ہے ۔ سجدہ میں اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا [illegible]

[illegible] اللّٰهُ حَقًّا حَقًّا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِيْمَانًا وَّتَصْدِيْقًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ [illegible] وَّرِقًّا سَجَدْتُ لَكَ يَا رَبِّ تَعَبُّدًا وَّرِقًّا لَا مُسْتَكْبِرًا عَنْ [illegible] وَلَا مُسْتَنْكِفًا وَّلَا مُتَعَظِّمًا بَلْ اَنَا عَبْدٌ ذَلِيْلٌ خَائِفٌ ، بِكَ [illegible] سجدہ والی آیتوں میں ادا و قضا نہیں ہے ۔ بلکہ فوراً اگر نہ ہو سکے تو اس کے [illegible] فوراً بجا لائے ۔

بیانِ استخارہ

استخارہ (یعنی طلبِ خیر) کے بارے میں یہ جاننا ضروری ہے کہ جو کام واجب یا حرام [illegible] اس کے واسطے استخارہ نہیں ہو سکتا بلکہ جب کسی مباح کام کے کرنے یا نہ کرنے میں [illegible] ہو ۔ اور اس کا نتیجہ سمجھ میں نہ آئے ۔ تب استخارہ کرنا چاہئے ۔ اور جو کچھ حکم استخارہ کا [illegible] اس پر مطمئن ہو جائے ۔ اور یقین رکھے کہ اس میں میرے واسطے بھلائی ہے ۔ اور [illegible] کسی کام کے لئے مطلقاً استخارہ ہو جائے تو پھر دوسری مرتبہ ، تیسری مرتبہ [illegible] بے موقع ہے ۔ دیوانِ حافظ یا اشعار باطلہ سے فال لینا یا نجومیوں کی باتوں [illegible] اعتماد کرنا یہ سب اُمور لغو ہیں ۔ ان سے پرہیز کرنا چاہئے ۔ یہاں پر استخارہ کے [illegible] طریقے بیان کئے جاتے ہیں ۔

[illegible] پہلا طریقہ :۔ قرآن مجید سے استخارہ ہے ۔ جس کو سید ابن طاؤس علیہ الرحمۃ [illegible] اس طرح لکھا ہے کہ جس وقت کوئی شخص چاہے کہ کتاب خدا سے تفاول کرے تو تین مرتبہ [illegible] قل ھو اللہ احد پڑھے ۔ اور تین مرتبہ درود پڑھ کر یہ دعا پڑھے ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ تَفَاءَلْتُ [illegible] اِلَيْكَ وَتَوَكَّلْتُ عَلَيْكَ فَاَرِنِيْ مَا هُوَ الْمَكْتُوْمُ مِنْ سِرِّكَ الْمَكْنُوْنِ [illegible] غَيْبِكَ بعد اس کے قرآن مجید کھولے ۔ جو مضمون داہنی طرف کے صفحہ کی پہلی سطر میں [illegible] اس پر عمل کرے ۔ اگر آیت رحمت ہے ۔ امر خیر ہے تو وہ کام بہتر ہے ۔ اور اگر آیت [illegible] ہے یا کوئی ممانعت ہے تو وہ کام کرنا اچھا نہیں ہے ۔

[illegible] دوسرا طریقہ ۔ یہ وہ استخارہ ہے جو ذات الرقاع کے نام سے مشہور [illegible]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کسی کام کا ارادہ ہو اور اس میں تردد ہو تو چھ پرچے کاغذ کے لے اور تین میں لکھے۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ خِيَرَةٌ مِّنَ اللهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ اِفْعَلْهُ اور تین رقعوں پر لکھے۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ خِيَرَةٌ مِّنَ اللهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ لَا تَفْعَلْهُ۔ اور فلاں ابن فلانہ کی جگہ اپنا اور اپنی ماں کا نام لکھے۔ پس ان سب پرچوں کو جا نماز کے نیچے رکھ کر دو رکعت نماز پڑھے۔ جب نماز سے فارغ ہو تو سجدہ میں جائے اور سو مرتبہ أَسْتَخِيرُ اللهَ بِرَحْمَتِهِ خِيَرَةً فِي عَافِيَةٍ کہے۔ پھر اٹھ کر بیٹھے۔ اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ خِرْ لِي وَاخْتَرْ لِي فِي جَمِيعِ أُمُورِي فِي يُسْرٍ مِّنْكَ وَعَافِيَةٍ اور ان رقعوں کو آپس میں ملا دے اور ایک ایک نکالتا جائے۔ پس اگر پے درپے تینوں پرچے اِفْعَلْهُ کے نکلیں تو اس کام کو کرے۔ اور اگر پے درپے تینوں پرچے لَا تَفْعَلْهُ کے نکلیں تو وہ کام نہ کرے۔ اور اگر کوئی پرچہ اِفْعَلْهُ کا اور کوئی پرچہ لَا تَفْعَلْهُ کا نکلے تو پانچ پرچوں تک نکالے اگر اِفْعَلْهُ والے پرچے زیادہ ہوں تو کام کرے۔ اور اگر لَا تَفْعَلْهُ کے پرچے زیادہ ہوں تو کام نہ کرے۔

تیسرا طریقہ ۔ یہ وہ استخارہ ہے جس کے متعلق حضرات ائمہ علیہم السلام نے اپنے بعض اصحاب کو ہدایت فرمائی کہ اپنے کام میں خداوند عالم سے اس طرح مشورہ کرو کہ دل میں اس کام کا قصد کر کے کاغذ کے ایک پرچہ پر لفظ لَا اور دوسرے پر لفظ نَعَمْ لکھو۔ اور ہر ہر پرچہ کو مٹی کی ایک ایک گولی میں رکھ دو۔ پھر دو رکعت نماز پڑھ کر دونوں گولیوں کو اپنے دامن کے نیچے رکھو اور کہو۔ يَا اَللّٰهُ اِنِّي أُشَاوِرُكَ فِي أَمْرِي هٰذَا وَأَنْتَ خَيْرُ مُسْتَشَارٍ وَّمُشِيرٍ فَأَشِرْ عَلَيَّ بِمَا فِيهِ صَلَاحٌ وَّحُسْنُ عَاقِبَةٍ۔

پھر دامن کے نیچے ہاتھ ڈال کر ایک گولی کو نکالو۔ اور کھول کر دیکھو۔ اگر اس میں نَعَمْ ہو تو وہ کام کرو۔ اور اگر لا ہو تو نہ کرو۔

چوتھا طریقہ ۔ استخارہ سجادیہ جو کتاب کے اوپر موجود ہے۔ مختصر طریقہ یہ ہے کہ بعد نیت کتاب کو داہنے ہاتھ میں لے کر تین مرتبہ درود پڑھے۔ اس کے بعد تین مرتبہ أَسْتَخِيرُ اللهَ بِرَحْمَتِهِ خِيَرَةً فِي عَافِيَةٍ کو پڑھے پھر تین مرتبہ درود پڑھے۔ اب کتاب کو کھول کر دیکھے جو حکم نکلے اس کو عمل واجب اور خلاف کو گناہ سمجھے۔

پانچواں طریقہ ۔ جو سب میں مختصر ہے۔ حضرت صاحب الامر علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین مرتبہ درود پڑھ کر تسبیح کے دانوں پر ہاتھ ڈالے۔ پھر دو دو کر کے گنے۔ اگر ایک دانہ باقی رہے تو وہ کام خوب ہے ورنہ بد۔

وظائفِ مقبول

عکسی رنگین مترجم

مولانا سید مقبول احمد صاحب اعلی اللہ مقامہ

ناشر

افتخار بکڈپو رجسٹرڈ، اسلام پورہ، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورہ ہائے مبارکہ قرآن کریم

جو

مومنین کرام عموماً تلاوت کرتے ہیں

۱- سورۂ یٰسٓ مکیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰسٓ (۱) وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ (۲) اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ (۳) عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (۴) تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ (۵) لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ (۶) لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ (۷) اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ (۸) وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ (۹) وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ (۱۰) اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ (۱۱) اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ (۱۲) وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ (۱۳) اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ (۱۴) قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ (۱۵) قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ (۱۶) وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ (۱۷) قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ (۱۸) قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ (۱۹) وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ (۲۰) اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْئَلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ (۲۱) وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ (۲۲) ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ

شفاعتهم شيئا ولا ينقذون ﴿٢٣﴾ إني إذا لفي ضلل مبين ﴿٢٤﴾ إني
امنت بربكم فاسمعون ﴿٢٥﴾ قيل ادخل الجنة ۖ قال يليت
قومي يعلمون ﴿٢٦﴾ بما غفر لي ربي وجعلني من المكرمين ﴿٢٧﴾
وما أنزلنا على قومه من بعده من جند من السماء وما كنا
منزلين ﴿٢٨﴾ إن كانت إلا صيحة وحدة فإذا هم خمدون ﴿٢٩﴾
يحسرة على العباد ۚ ما يأتيهم من رسول إلا كانوا به يستهزءون ﴿٣٠﴾
ألم يروا كم أهلكنا قبلهم من القرون أنهم إليهم لا يرجعون ﴿٣١﴾
وإن كل لما جميع لدينا محضرون ﴿٣٢﴾ وءاية لهم الأرض
الميتة أحيينها وأخرجنا منها حبا فمنه يأكلون ﴿٣٣﴾ وجعلنا
فيها جنت من نخيل وأعنب وفجرنا فيها من العيون ﴿٣٤﴾
ليأكلوا من ثمره وما عملته أيديهم ۖ أفلا يشكرون ﴿٣٥﴾
سبحن الذي خلق الأزوج كلها مما تنبت الأرض ومن أنفسهم
ومما لا يعلمون ﴿٣٦﴾ وءاية لهم اليل نسلخ منه النهار فإذا هم
مظلمون ﴿٣٧﴾ والشمس تجري لمستقر لها ۚ ذلك تقدير العزيز
العليم ﴿٣٨﴾ والقمر قدرنه منازل حتى عاد كالعرجون
القديم ﴿٣٩﴾ لا الشمس ينبغي لها أن تدرك القمر ولا اليل
سابق النهار ۚ وكل في فلك يسبحون ﴿٤٠﴾ وءاية لهم أنا حملنا
ذريتهم في الفلك المشحون ﴿٤١﴾ وخلقنا لهم من مثله ما يركبون
﴿٤٢﴾ وإن نشأ نغرقهم فلا صريخ لهم ولا هم ينقذون ﴿٤٣﴾ إلا
رحمة منا ومتعا إلى حين ﴿٤٤﴾ وإذا قيل لهم اتقوا ما بين
أيديكم وما خلفكم لعلكم ترحمون ﴿٤٥﴾ وما تأتيهم من ءاية
من ءايت ربهم إلا كانوا عنها معرضين ﴿٤٦﴾ وإذا قيل لهم أنفقوا
مما رزقكم الله قال الذين كفروا للذين ءامنوا أنطعم من لو

يشاء الله أطعمه إن أنتم إلا في ضلل مبين ﴿٤٧﴾ ويقولون متى
هذا الوعد إن كنتم صدقين ﴿٤٨﴾ ما ينظرون إلا صيحة وحدة
تأخذهم وهم يخصمون ﴿٤٩﴾ فلا يستطيعون توصية ولا إلى
أهلهم يرجعون ﴿٥٠﴾ ونفخ في الصور فإذا هم من الأجداث إلى ربهم
ينسلون ﴿٥١﴾ قالوا يويلنا من بعثنا من مرقدنا ۜ هذا ما وعد
الرحمن وصدق المرسلون ﴿٥٢﴾ إن كانت إلا صيحة وحدة فإذا هم
جميع لدينا محضرون ﴿٥٣﴾ فاليوم لا تظلم نفس شيئا ولا تجزون
إلا ما كنتم تعملون ﴿٥٤﴾ إن أصحب الجنة اليوم في شغل فكهون ﴿٥٥﴾
هم وأزوجهم في ظلل على الأرائك متكئون ﴿٥٦﴾ لهم فيها فكهة
ولهم ما يدعون ﴿٥٧﴾ سلم قولا من رب رحيم ﴿٥٨﴾ و
امتزوا اليوم أيها المجرمون ﴿٥٩﴾ ألم أعهد إليكم يبني ءادم
أن لا تعبدوا الشيطن ۖ إنه لكم عدو مبين ﴿٦٠﴾ وأن اعبدوني ۚ
هذا صرط مستقيم ﴿٦١﴾ ولقد أضل منكم جبلا كثيرا ۖ أفلم
تكونوا تعقلون ﴿٦٢﴾ هذه جهنم التي كنتم توعدون ﴿٦٣﴾ اصلوها
اليوم بما كنتم تكفرون ﴿٦٤﴾ اليوم نختم على أفوههم وتكلمنا
أيديهم وتشهد أرجلهم بما كانوا يكسبون ﴿٦٥﴾ ولو نشاء
لطمسنا على أعينهم فاستبقوا الصرط فأنى يبصرون ﴿٦٦﴾ ولو
نشاء لمسخنهم على مكانتهم فما استطعوا مضيا ولا يرجعون ﴿٦٧﴾
ومن نعمره ننكسه في الخلق ۖ أفلا يعقلون ﴿٦٨﴾ وما علمنه الشعر
وما ينبغي له ۚ إن هو إلا ذكر وقرءان مبين ﴿٦٩﴾ لينذر من كان
حيا ويحق القول على الكفرين ﴿٧٠﴾ أولم يروا أنا خلقنا لهم مما
عملت أيدينا أنعما فهم لها ملكون ﴿٧١﴾ وذللنها لهم فمنها
ركوبهم ومنها يأكلون ﴿٧٢﴾ ولهم فيها منفع ومشارب

أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٧٣﴾ وَاتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنصَرُونَ ﴿٧٤﴾
لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُندٌ مُّحْضَرُونَ ﴿٧٥﴾ فَلَا يَحْزُنكَ
قَوْلُهُمْ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٦﴾ أَوَلَمْ يَرَ الْإِنسَانُ
أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ﴿٧٧﴾ وَضَرَبَ لَنَا
مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ قَالَ مَن يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ﴿٧٨﴾ قُلْ
يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ﴿٧٩﴾ الَّذِي
جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنتُم مِّنْهُ تُوقِدُونَ ﴿٨٠﴾
أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُم
بَلَىٰ وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ﴿٨١﴾ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ
لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿٨٢﴾ فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ
تُرْجَعُونَ ﴿٨٣﴾

٢ - سورۂ فتح مدنیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ﴿١﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن
ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا
﴿٢﴾ وَيَنصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَزِيزًا ﴿٣﴾ هُوَ الَّذِي أَنزَلَ السَّكِينَةَ
فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَّعَ إِيمَانِهِمْ وَلِلَّهِ جُنُودُ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿٤﴾ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرَ
عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَكَانَ ذَٰلِكَ عِندَ اللَّهِ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿٥﴾ وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ
وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ الظَّانِّينَ بِاللَّهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ
دَائِرَةُ السَّوْءِ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ

وَسَاءَتْ مَصِيرًا ﴿٦﴾ وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا
حَكِيمًا ﴿٧﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿٨﴾ لِّتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ
وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿٩﴾ إِنَّ
الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ
فَمَن نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ
اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿١٠﴾ سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ
شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِم مَّا لَيْسَ
فِي قُلُوبِهِمْ قُلْ فَمَن يَمْلِكُ لَكُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا
أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿١١﴾ بَلْ ظَنَنتُمْ
أَن لَّن يَنقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَزُيِّنَ ذَٰلِكَ
فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ وَكُنتُمْ قَوْمًا بُورًا ﴿١٢﴾ وَمَن
لَّمْ يُؤْمِن بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا ﴿١٣﴾ وَلِلَّهِ
مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَكَانَ
اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿١٤﴾ سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ
لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ
قُل لَّن تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِن قَبْلُ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا
بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٥﴾ قُل لِّلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ
سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ
فَإِن تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا وَإِن تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُم
مِّن قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٦﴾ لَّيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى
الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَن يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ
عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٧﴾ لَّقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ

الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا
قَرِيبًا ﴿١٨﴾ وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا
وَعَدَكُمُ اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هَٰذِهِ
وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُونَ آيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ
صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ﴿٢٠﴾ وَأُخْرَىٰ لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا ۚ
وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ﴿٢١﴾ وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا
الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿٢٢﴾ سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ
مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ﴿٢٣﴾ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ
وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا
تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ﴿٢٤﴾ هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَنْ يَبْلُغَ مَحِلَّهُ ۚ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُؤْمِنُونَ
وَنِسَاءٌ مُؤْمِنَاتٌ لَمْ تَعْلَمُوهُمْ أَنْ تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُمْ مِنْهُمْ
مَعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ لِيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوا
لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿٢٥﴾ إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ
كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ
عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا
أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٢٦﴾ لَقَدْ صَدَقَ
اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ ۖ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ
آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ ۖ فَعَلِمَ مَا لَمْ
تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذَٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿٢٧﴾ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ
رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۚ وَكَفَىٰ
بِاللَّهِ شَهِيدًا ﴿٢٨﴾ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى
الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ۖ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا

مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا ۖ سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۚ ذَٰلِكَ
مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ
فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ
وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴿٢٩﴾

۳- سورۂ رحمٰن مدنیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

الرَّحْمَٰنُ ﴿١﴾ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ﴿٢﴾ خَلَقَ الْإِنْسَانَ ﴿٣﴾ عَلَّمَهُ
الْبَيَانَ ﴿٤﴾ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿٥﴾ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ
يَسْجُدَانِ ﴿٦﴾ وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ﴿٧﴾ أَلَّا تَطْغَوْا
فِي الْمِيزَانِ ﴿٨﴾ وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ﴿٩﴾
وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ ﴿١٠﴾ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ
﴿١١﴾ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ﴿١٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ
﴿١٣﴾ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿١٤﴾ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ
مَارِجٍ مِنْ نَارٍ ﴿١٥﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿١٦﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ
وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿١٧﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿١٨﴾ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ
يَلْتَقِيَانِ ﴿١٩﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ ﴿٢٠﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢١﴾
يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٢٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢٣﴾ وَلَهُ
الْجَوَارِ الْمُنْشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ﴿٢٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢٥﴾
كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ﴿٢٧﴾
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢٨﴾ يَسْأَلُهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ كُلَّ
يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ﴿٢٩﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٣٠﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ

أَيُّهَ الثَّقَلَانِ ﴿٣١﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٣٢﴾ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ
إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَن تَنفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانفُذُوا
لَا تَنفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ ﴿٣٣﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٣٤﴾ يُرْسَلُ
عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّن نَّارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنتَصِرَانِ ﴿٣٥﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبَانِ ﴿٣٦﴾ فَإِذَا انشَقَّتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾ فَبِأَيِّ
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٣٨﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْأَلُ عَن ذَنبِهِ إِنسٌ وَلَا جَانٌّ
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٠﴾ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ
بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ ﴿٤١﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٢﴾ هَٰذِهِ جَهَنَّمُ
الَّتِي يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُونَ ﴿٤٣﴾ يَطُوفُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيمٍ آنٍ ﴿٤٤﴾
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٥﴾ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ ﴿٤٦﴾ فَبِأَيِّ
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٧﴾ ذَوَاتَا أَفْنَانٍ ﴿٤٨﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٩﴾ فِيهِمَا
عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ ﴿٥٠﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥١﴾ فِيهِمَا مِن كُلِّ
فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ ﴿٥٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥٣﴾ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ فُرُشٍ
بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿٥٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ
﴿٥٥﴾ فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ﴿٥٦﴾ فَبِأَيِّ
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥٧﴾ كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥٩﴾ هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ﴿٦٠﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبَانِ ﴿٦١﴾ وَمِن دُونِهِمَا جَنَّتَانِ ﴿٦٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٣﴾ مُدْهَامَّتَانِ
﴿٦٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٥﴾ فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ ﴿٦٦﴾ فَبِأَيِّ
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٧﴾ فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ ﴿٦٨﴾ فَبِأَيِّ
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٩﴾ فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبَانِ ﴿٧١﴾ حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿٧٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ
لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ﴿٧٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٧٥﴾

مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبَانِ ﴿٧٧﴾ تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ﴿٧٨﴾

(۵۶) سورۂ واقعہ مدنیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿٢﴾ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ
إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا ﴿٤﴾ وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿٥﴾ فَكَانَتْ هَبَاءً
مُّنبَثًّا ﴿٦﴾ وَكُنتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً ﴿٧﴾ فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ
الْمَيْمَنَةِ ﴿٨﴾ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ﴿٩﴾ وَالسَّابِقُونَ
السَّابِقُونَ ﴿١٠﴾ أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ﴿١١﴾ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿١٢﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ
الْأَوَّلِينَ ﴿١٣﴾ وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ﴿١٤﴾ عَلَىٰ سُرُرٍ مَّوْضُونَةٍ ﴿١٥﴾ مُّتَّكِئِينَ عَلَيْهَا
مُتَقَابِلِينَ ﴿١٦﴾ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ﴿١٧﴾ بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ
وَكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ﴿١٨﴾ لَّا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنزِفُونَ ﴿١٩﴾ وَفَاكِهَةٍ
مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ﴿٢٠﴾ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٢١﴾ وَحُورٌ عِينٌ ﴿٢٢﴾
كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ﴿٢٣﴾ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٤﴾ لَا يَسْمَعُونَ
فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا ﴿٢٥﴾ إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ﴿٢٦﴾ وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ مَا
أَصْحَابُ الْيَمِينِ ﴿٢٧﴾ فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ﴿٢٨﴾ وَطَلْحٍ مَّنضُودٍ ﴿٢٩﴾ وَظِلٍّ
مَّمْدُودٍ ﴿٣٠﴾ وَمَاءٍ مَّسْكُوبٍ ﴿٣١﴾ وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ﴿٣٢﴾ لَّا مَقْطُوعَةٍ
وَلَا مَمْنُوعَةٍ ﴿٣٣﴾ وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ ﴿٣٤﴾ إِنَّا أَنشَأْنَاهُنَّ إِنشَاءً ﴿٣٥﴾
فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا ﴿٣٦﴾ عُرُبًا أَتْرَابًا ﴿٣٧﴾ لِّأَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿٣٨﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ
الْأَوَّلِينَ ﴿٣٩﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ﴿٤٠﴾ وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ
الشِّمَالِ ﴿٤١﴾ فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ ﴿٤٢﴾ وَظِلٍّ مِّن يَحْمُومٍ ﴿٤٣﴾ لَّا

وَلَا كَرِيمٍ ﴿٤٤﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُتْرَفِينَ ﴿٤٥﴾ وَكَانُوا يُصِرُّونَ
عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيمِ ﴿٤٦﴾ وَكَانُوا يَقُولُونَ أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا
وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ﴿٤٧﴾ أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ﴿٤٨﴾ قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ
وَالْآخِرِينَ ﴿٤٩﴾ لَمَجْمُوعُونَ إِلَىٰ مِيقَاتِ يَوْمٍ مَعْلُومٍ ﴿٥٠﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ
أَيُّهَا الضَّالُّونَ الْمُكَذِّبُونَ ﴿٥١﴾ لَآكِلُونَ مِنْ شَجَرٍ مِنْ زَقُّومٍ ﴿٥٢﴾
فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ﴿٥٣﴾ فَشَارِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيمِ ﴿٥٤﴾ فَشَارِبُونَ
شُرْبَ الْهِيمِ ﴿٥٥﴾ هَٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ ﴿٥٦﴾ نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ فَلَوْلَا
تُصَدِّقُونَ ﴿٥٧﴾ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تُمْنُونَ ﴿٥٨﴾ أَأَنْتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ
الْخَالِقُونَ ﴿٥٩﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿٦٠﴾
عَلَىٰ أَنْ نُبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ
النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٦٢﴾ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْرُثُونَ ﴿٦٣﴾
أَأَنْتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ﴿٦٤﴾ لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا
فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ﴿٦٥﴾ إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ﴿٦٦﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿٦٧﴾
أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ﴿٦٨﴾ أَأَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ
نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ ﴿٦٩﴾ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ﴿٧٠﴾
أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ﴿٧١﴾ أَأَنْتُمْ أَنْشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا
أَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ ﴿٧٢﴾ نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا لِلْمُقْوِينَ ﴿٧٣﴾
فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٧٤﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ ﴿٧٥﴾ وَإِنَّهُ
لَقَسَمٌ لَوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ﴿٧٦﴾ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ﴿٧٧﴾ فِي كِتَابٍ
مَكْنُونٍ ﴿٧٨﴾ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ﴿٧٩﴾ تَنْزِيلٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٨٠﴾
أَفَبِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَنْتُمْ مُدْهِنُونَ ﴿٨١﴾ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ
تُكَذِّبُونَ ﴿٨٢﴾ فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ﴿٨٣﴾ وَأَنْتُمْ حِينَئِذٍ تَنْظُرُونَ
﴿٨٤﴾ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلَٰكِنْ لَا تُبْصِرُونَ ﴿٨٥﴾ فَلَوْلَا إِنْ

كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُونَهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٨٧﴾
فَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿٨٨﴾ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّتُ نَعِيمٍ ﴿٨٩﴾
وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿٩٠﴾ فَسَلَامٌ لَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿٩١﴾
وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّالِّينَ ﴿٩٢﴾ فَنُزُلٌ مِنْ حَمِيمٍ ﴿٩٣﴾
وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ ﴿٩٤﴾ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِينِ ﴿٩٥﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ
رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٩٦﴾

(٥) سورۂ ملک مکیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١﴾ الَّذِي
خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِيزُ
الْغَفُورُ ﴿٢﴾ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا مَا تَرَىٰ فِي خَلْقِ الرَّحْمَٰنِ
مِنْ تَفَاوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَىٰ مِنْ فُطُورٍ ﴿٣﴾ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ
كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ ﴿٤﴾ وَلَقَدْ زَيَّنَّا
السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ وَأَعْتَدْنَا
لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ ﴿٥﴾ وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ
وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿٦﴾ إِذَا أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُورُ ﴿٧﴾
تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا
أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ﴿٨﴾ قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَ
قُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ ﴿٩﴾ وَ
قَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ﴿١٠﴾
فَاعْتَرَفُوا بِذَنْبِهِمْ فَسُحْقًا لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ ﴿١١﴾ إِنَّ الَّذِينَ

يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿١٢﴾ وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ
أَوِ اجْهَرُوا بِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿١٣﴾ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ
وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ﴿١٤﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا
فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ﴿١٥﴾ أَأَمِنتُم مَّن فِي
السَّمَاءِ أَن يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ﴿١٦﴾ أَمْ أَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ
أَن يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ ﴿١٧﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ
الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿١٨﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ
صَافَّاتٍ وَيَقْبِضْنَ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَٰنُ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ
﴿١٩﴾ أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ جُندٌ لَّكُمْ يَنصُرُكُم مِّن دُونِ الرَّحْمَٰنِ إِنِ
الْكَافِرُونَ إِلَّا فِي غُرُورٍ ﴿٢٠﴾ أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ
رِزْقَهُ بَل لَّجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ ﴿٢١﴾ أَفَمَن يَمْشِي مُكِبًّا عَلَىٰ وَجْهِهِ
أَهْدَىٰ أَمَّن يَمْشِي سَوِيًّا عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٢٢﴾ قُلْ هُوَ الَّذِي
أَنشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَّا
تَشْكُرُونَ ﴿٢٣﴾ قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٢٤﴾
وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٥﴾ قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ
عِندَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٢٦﴾ فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ
وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تَدَّعُونَ ﴿٢٧﴾ قُلْ
أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكَنِيَ اللَّهُ وَمَن مَّعِيَ أَوْ رَحِمَنَا فَمَن يُجِيرُ الْكَافِرِينَ
مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢٨﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمَٰنُ آمَنَّا بِهِ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا فَسَتَعْلَمُونَ
مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٢٩﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا
فَمَن يَأْتِيكُم بِمَاءٍ مَّعِينٍ ﴿٣٠﴾

سُورَۃ مُزَّمِّل مَکِّیَّہ (٦)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴿١﴾ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿٢﴾ نِّصْفَهُ أَوِ انقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ﴿٣﴾
أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ﴿٤﴾ إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا ﴿٥﴾ إِنَّ
نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا ﴿٦﴾ إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا
﴿٧﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ﴿٨﴾ رَّبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ﴿٩﴾ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ
هَجْرًا جَمِيلًا ﴿١٠﴾ وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ﴿١١﴾
إِنَّ لَدَيْنَا أَنكَالًا وَجَحِيمًا ﴿١٢﴾ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٣﴾ يَوْمَ
تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَّهِيلًا ﴿١٤﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَا
إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ﴿١٥﴾
فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيلًا ﴿١٦﴾ فَكَيْفَ تَتَّقُونَ
إِن كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا ﴿١٧﴾ السَّمَاءُ مُنفَطِرٌ بِهِ كَانَ
وَعْدُهُ مَفْعُولًا ﴿١٨﴾ إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا
﴿١٩﴾ إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَ
طَائِفَةٌ مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ عَلِمَ أَن لَّن
تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ عَلِمَ أَن
سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضَىٰ وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن
فَضْلِ اللَّهِ وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ
مِنْهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا
وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا

اجرا واستغفروا الله ان الله غفور رحيم ﴿٢٠﴾

(٧) سورہ دھر مدنیہ

بسم الله الرحمن الرحيم

هل اتى على الانسان حين من الدهر لم يكن شيئا مذكورا ﴿١﴾
انا خلقنا الانسان من نطفة امشاج نبتليه فجعلنه سميعا بصيرا ﴿٢﴾
انا هدينه السبيل اما شاكرا واما كفورا ﴿٣﴾ انا اعتدنا للكفرين
سلسلا واغللا وسعيرا ﴿٤﴾ ان الابرار يشربون من كاس كان مزاجها
كافورا ﴿٥﴾ عينا يشرب بها عباد الله يفجرونها تفجيرا ﴿٦﴾
يوفون بالنذر ويخافون يوما كان شره مستطيرا ﴿٧﴾ ويطعمون
الطعام على حبه مسكينا ويتيما واسيرا ﴿٨﴾ انما نطعمكم لوجه الله
لا نريد منكم جزاء ولا شكورا ﴿٩﴾ انا نخاف من ربنا يوما
عبوسا قمطريرا ﴿١٠﴾ فوقىهم الله شر ذلك اليوم ولقىهم نضرة
وسرورا ﴿١١﴾ وجزىهم بما صبروا جنة وحريرا ﴿١٢﴾ متكـين فيها
على الارائك لا يرون فيها شمسا ولا زمهريرا ﴿١٣﴾ ودانية عليهم
ظللها وذللت قطوفها تذليلا ﴿١٤﴾ ويطاف عليهم بانية من
فضة واكواب كانت قواريرا ﴿١٥﴾ قواريرا من فضة قدروها
تقديرا ﴿١٦﴾ ويسقون فيها كاسا كان مزاجها زنجبيلا ﴿١٧﴾ عينا
فيها تسمى سلسبيلا ﴿١٨﴾ ويطوف عليهم ولدان مخلدون اذا رايتهم
حسبتهم لؤلؤا منثورا ﴿١٩﴾ واذا رايت ثم رايت نعيما وملكا كبيرا
عليهم ثياب سندس خضر واستبرق وحلوا اساور من فضة
وسقىهم ربهم شرابا طهورا ﴿٢١﴾ ان هذا كان لكم جزاء
وكان سعيكم مشكورا ﴿٢٢﴾ انا نحن نزلنا عليك القران تنزيلا ﴿٢٣﴾ فاصبر

لحكم ربك ولا تطع منهم اثما او كفورا ﴿٢٤﴾ واذكر اسم ربك
بكرة واصيلا ﴿٢٥﴾ ومن اليل فاسجد له وسبحه ليلا طويلا ﴿٢٦﴾
ان هؤلاء يحبون العاجلة ويذرون وراءهم يوما ثقيلا ﴿٢٧﴾
نحن خلقنهم وشددنا اسرهم واذا شئنا بدلنا امثالهم
تبديلا ﴿٢٨﴾ ان هذه تذكرة فمن شاء اتخذ الى ربه سبيلا ﴿٢٩﴾
وما تشاءون الا ان يشاء الله ان الله كان عليما حكيما ﴿٣٠﴾ يدخل
من يشاء في رحمته والظلمين اعد لهم عذابا اليما ﴿٣١﴾

(٨) سورہ نبا مکیہ

بسم الله الرحمن الرحيم

عم يتساءلون ﴿١﴾ عن النبا العظيم ﴿٢﴾ الذي هم فيه مختلفون ﴿٣﴾
كلا سيعلمون ﴿٤﴾ ثم كلا سيعلمون ﴿٥﴾ الم نجعل الارض مهدا ﴿٦﴾ والجبال
اوتادا ﴿٧﴾ وخلقنكم ازواجا ﴿٨﴾ وجعلنا نومكم سباتا ﴿٩﴾ وجعلنا
اليل لباسا ﴿١٠﴾ وجعلنا النهار معاشا ﴿١١﴾ وبنينا فوقكم سبعا
شدادا ﴿١٢﴾ وجعلنا سراجا وهاجا ﴿١٣﴾ وانزلنا من المعصرت
ماء ثجاجا ﴿١٤﴾ لنخرج به حبا ونباتا ﴿١٥﴾ وجنت الفافا ﴿١٦﴾ ان يوم
الفصل كان ميقاتا ﴿١٧﴾ يوم ينفخ في الصور فتاتون افواجا ﴿١٨﴾ وفتحت
السماء فكانت ابوابا ﴿١٩﴾ وسيرت الجبال فكانت سرابا ﴿٢٠﴾ ان
جهنم كانت مرصادا ﴿٢١﴾ للطغين مابا ﴿٢٢﴾ لبثين فيها احقابا ﴿٢٣﴾
لا يذوقون فيها بردا ولا شرابا ﴿٢٤﴾ الا حميما وغساقا ﴿٢٥﴾ جزاء
وفاقا ﴿٢٦﴾ انهم كانوا لا يرجون حسابا ﴿٢٧﴾ وكذبوا بايتنا
كذابا ﴿٢٨﴾ وكل شيء احصينه كتبا ﴿٢٩﴾ فذوقوا فلن نزيدكم
الا عذابا ﴿٣٠﴾ ان للمتقين مفازا ﴿٣١﴾ حدائق واعنابا ﴿٣٢﴾ وكواعب

اَتْرَابًا ﴿٣٣﴾ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ﴿٣٤﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ﴿٣٥﴾
جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿٣٦﴾ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا
الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿٣٧﴾ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ
صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾
ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿٣٩﴾ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ
عَذَابًا قَرِيْبًا يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ
يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿٤٠﴾

(٩) سورۂ جمعہ مدنیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ
الْحَكِيْمِ ﴿١﴾ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ
اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ
لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢﴾ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ﴿٣﴾ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ
الْعَظِيْمِ ﴿٤﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ
الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا
اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٦﴾ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٧﴾ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ
فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٨﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ

مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٩﴾ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا
مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿١٠﴾ وَاِذَا رَاَوْا
تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ
خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿١١﴾

(١٠) سورۂ منافقون مدنیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ
اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ﴿١﴾ اِتَّخَذُوْٓا
اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ﴿٢﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿٣﴾ وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا
تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ
عَلَيْهِمْ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٤﴾
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ
وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٥﴾ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ
لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٦﴾ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ
الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿٧﴾ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ
الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ
الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٨﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ

وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹﴾ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰﴾ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۚ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱﴾

(۱۱) آیۃ الکرسی

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۚ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۗ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۗ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۗ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○

ادعیہ ماثورہ مشہورہ

۱۔ دُعائے جوشن کبیر

جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بعض لڑائیوں میں زرہ پہنتے تھے اور اُس کی گرانی سے آپ کے جسمِ مبارک کو اذیت ہوتی تھی۔ جبرئیل امین نازل ہوئے اور بعد تحفۂ درود و سلام عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے کہ یہ زرہ اُتار دو۔ اور اس دُعا جوشن کبیر کو پڑھو کہ یہ آپ اور آپ کی اُمت کے لئے امن و امان کا باعث ہے۔ پس جو شخص اس دُعا کو اپنے گھر سے نکلتے وقت پڑھے یا اپنے پاس رکھے خداوند عالم اُس کی حفاظت فرمائے گا۔ جس گھر میں یہ دعا ہو گی وہ گھر چوری اور آتش زدگی سے محفوظ رہے گی اور جو کوئی خالص نیت سے مریض پر پڑھے گا تو وہ بحکم خدا شفا پائیگا اس دُعائے مبارکہ کے ماہِ رمضان المبارک کی راتوں میں پڑھنے کا بے حد اجر و ثواب ہے اور وہ دُعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا كَرِيْمُ يَا مُقِيْمُ يَا عَظِيْمُ يَا قَدِيْمُ يَا عَلِيْمُ يَا حَلِيْمُ يَا حَكِيْمُ سُبْحَانَكَ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۲) يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ يَا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ يَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ يَا وَلِيَّ الْحَسَنَاتِ يَا غَافِرَ الْخَطِيْئَاتِ يَا مُعْطِيَ الْمَسْئَلَاتِ يَا قَابِلَ التَّوْبَاتِ يَا سَامِعَ الْاَصْوَاتِ يَا عَالِمَ الْخَفِيَّاتِ يَا دَافِعَ الْبَلِيَّاتِ سُبْحَانَكَ

يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٣) يَا خَيْرَ
الْغَافِرِينَ يَا خَيْرَ الْفَاتِحِينَ يَا خَيْرَ النَّاصِرِينَ يَا خَيْرَ الْحَاكِمِينَ
يَا خَيْرَ الرَّازِقِينَ يَا خَيْرَ الْوَارِثِينَ يَا خَيْرَ الْحَامِدِينَ يَا خَيْرَ الذَّاكِرِينَ
يَا خَيْرَ الْمُنْزِلِينَ يَا خَيْرَ الْمُحْسِنِينَ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ
الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٤) يَا مَنْ لَهُ الْعِزَّةُ وَالْجَمَالُ
يَا مَنْ لَهُ الْقُدْرَةُ وَالْكَمَالُ يَا مَنْ لَهُ الْمُلْكُ وَالْجَلَالُ يَا مَنْ هُوَ
الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ يَا مُنْشِئَ السَّحَابِ الثِّقَالِ يَا مَنْ هُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ
يَا مَنْ هُوَ سَرِيعُ الْحِسَابِ يَا مَنْ هُوَ شَدِيدُ الْعِقَابِ يَا مَنْ هُوَ
عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ يَا مَنْ هُوَ عِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ سُبْحَانَكَ يَا
لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٥) اَللّٰهُمَّ
إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا دَيَّانُ يَا بُرْهَانُ يَا سُلْطَانُ
يَا رِضْوَانُ يَا غُفْرَانُ يَا سُبْحَانُ يَا مُسْتَعَانُ يَا ذَا الْمَنِّ وَالْبَيَانِ
سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ
(٦) يَا مَنْ تَوَاضَعَ كُلُّ شَيْءٍ لِعَظَمَتِهِ يَا مَنِ اسْتَسْلَمَ كُلُّ شَيْءٍ لِقُدْرَتِهِ
يَا مَنْ ذَلَّ كُلُّ شَيْءٍ لِعِزَّتِهِ يَا مَنْ خَضَعَ كُلُّ شَيْءٍ لِهَيْبَتِهِ يَا مَنِ
انْقَادَ كُلُّ شَيْءٍ مِنْ خَشْيَتِهِ يَا مَنْ تَشَقَّقَتِ الْجِبَالُ مِنْ مَخَافَتِهِ
يَا مَنْ قَامَتِ السَّمٰوَاتُ بِأَمْرِهِ يَا مَنِ اسْتَقَرَّتِ الْأَرَضُونَ بِإِذْنِهِ
يَا مَنْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ يَا مَنْ لَا يَعْتَدِي عَلَىٰ أَهْلِ مَمْلَكَتِهِ سُبْحَانَكَ
يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٧)
يَا غَافِرَ الْخَطَايَا يَا كَاشِفَ الْبَلَايَا يَا مُنْتَهَى الرَّجَايَا يَا مُجْزِلَ
الْعَطَايَا يَا وَاهِبَ الْهَدَايَا يَا رَازِقَ الْبَرَايَا يَا قَاضِيَ الْمَنَايَا يَا
سَامِعَ الشَّكَايَا يَا بَاعِثَ الْبَرَايَا يَا مُطْلِقَ الْأُسَارَىٰ سُبْحَانَكَ يَا لَا
إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٨) يَا ذَا الْحَمْدِ

وَالثَّنَاءِ يَا ذَا الْفَخْرِ وَالْبَهَاءِ يَا ذَا الْمَجْدِ وَالسَّنَاءِ يَا ذَا الْعَهْدِ وَالْوَفَاءِ
يَا ذَا الْعَفْوِ وَالرِّضَاءِ يَا ذَا الْمَنِّ وَالْعَطَاءِ يَا ذَا الْفَصْلِ وَالْقَضَاءِ يَا ذَا الْعِزِّ
وَالْبَقَاءِ يَا ذَا الْجُودِ وَالسَّخَاءِ يَا ذَا الْآلَاءِ وَالنَّعْمَاءِ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ
إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٩) اَللّٰهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا مَانِعُ يَا دَافِعُ يَا رَافِعُ يَا صَانِعُ يَا نَافِعُ يَا سَامِعُ
يَا جَامِعُ يَا شَافِعُ يَا وَاسِعُ يَا مُوسِعُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ
الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (١٠) يَا صَانِعَ كُلِّ مَصْنُوعٍ يَا خَالِقَ
كُلِّ مَخْلُوقٍ يَا رَازِقَ كُلِّ مَرْزُوقٍ يَا مَالِكَ كُلِّ مَمْلُوكٍ يَا كَاشِفَ
كُلِّ مَكْرُوبٍ يَا فَارِجَ كُلِّ مَهْمُومٍ يَا رَاحِمَ كُلِّ مَرْحُومٍ يَا نَاصِرَ كُلِّ
مَخْذُولٍ يَا سَاتِرَ كُلِّ مَعْيُوبٍ يَا مَلْجَأَ كُلِّ مَطْرُودٍ سُبْحَانَكَ يَا
لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (١١) يَا عُدَّتِي
عِنْدَ شِدَّتِي يَا رَجَائِي عِنْدَ مُصِيبَتِي يَا مُونِسِي عِنْدَ وَحْشَتِي يَا صَاحِبِي
عِنْدَ غُرْبَتِي يَا وَلِيِّي عِنْدَ نِعْمَتِي يَا غِيَاثِي عِنْدَ كُرْبَتِي يَا دَلِيلِي عِنْدَ
حَيْرَتِي يَا غَنَائِي عِنْدَ افْتِقَارِي يَا مَلْجَئِي عِنْدَ اضْطِرَارِي يَا مُعِينِي
عِنْدَ مَفْزَعِي سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ
النَّارِ يَا رَبِّ (١٢) يَا عَلَّامَ الْغُيُوبِ يَا غَفَّارَ الذُّنُوبِ يَا سَتَّارَ الْعُيُوبِ
يَا كَاشِفَ الْكُرُوبِ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ يَا طَبِيبَ الْقُلُوبِ يَا مُنَوِّرَ
الْقُلُوبِ يَا أَنِيسَ الْقُلُوبِ يَا مُفَرِّجَ الْهُمُومِ يَا مُنَفِّسَ الْغُمُومِ سُبْحَانَكَ
يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (١٣) اَللّٰهُمَّ
إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا جَلِيلُ يَا جَمِيلُ يَا وَكِيلُ يَا كَفِيلُ يَا دَلِيلُ يَا قَبِيلُ
يَا مُدِيلُ يَا مُنِيلُ يَا مُقِيلُ يَا مُحِيلُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ
الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (١٤) يَا دَلِيلَ الْمُتَحَيِّرِينَ يَا غِيَاثَ
الْمُسْتَغِيثِينَ يَا صَرِيخَ الْمُسْتَصْرِخِينَ يَا جَارَ الْمُسْتَجِيرِينَ يَا أَمَانَ الْخَائِفِينَ

يا عون المؤمنين يا راحم المساكين يا ملجأ العاصين يا غافر المذنبين يا مجيب دعوة المضطرين سبحانك يا لا اله الا انت الغوث الغوث خلصنا من النار يا رب (١٥) يا ذا الجود والاحسان يا ذا الفضل والامتنان يا ذا الامن والامان يا ذا القدس والسبحان يا ذا الحكمة والبيان يا ذا الرحمة والرضوان يا ذا الحجة والبرهان يا ذا العظمة والسلطان يا ذا الرأفة والمستعان يا ذا العفو والغفران سبحانك يا لا اله الا انت الغوث الغوث خلصنا من النار يا رب (١٦) يا من هو رب كل شيء يا من هو اله كل شيء يا من هو خالق كل شيء يا من هو صانع كل شيء يا من هو قبل كل شيء يا من هو بعد كل شيء يا من هو فوق كل شيء يا من هو عالم بكل شيء يا من هو قادر على كل شيء يا من هو يبقى ويفنى كل شيء سبحانك يا لا اله الا انت الغوث الغوث خلصنا من النار يا رب (١٧) اللهم اني اسألك باسمك يا مؤمن يا مهيمن يا مكون يا ملقن يا مبين يا مهون يا ممكن يا مزين يا معلن يا مقسم سبحانك يا لا اله الا انت الغوث الغوث خلصنا من النار يا رب (١٨) يا من هو في ملكه مقيم يا من هو في سلطانه قديم يا من هو في جلاله عظيم يا من هو على عباده رحيم يا من هو بكل شيء عليم يا من هو بمن عصاه حليم يا من هو بمن رجاه كريم يا من هو في صنعه حكيم يا من هو في حكمته لطيف يا من هو في لطفه قديم سبحانك يا لا اله الا انت الغوث الغوث خلصنا من النار يا رب (١٩) يا من لا يرجى الا فضله يا من لا يسأل الا عفوه يا من لا ينظر الا بره يا من لا يخاف الا عدله يا من لا يدوم الا ملكه يا من لا سلطان الا سلطانه يا من وسعت كل شيء رحمته يا من سبقت رحمته

غضبه يا من احاط بكل شيء علمه يا من ليس احد مثله سبحانك يا لا اله الا انت الغوث الغوث خلصنا من النار يا رب (٢٠) يا فارج الهم ويا كاشف الغم يا غافر الذنب يا قابل التوب يا خالق الخلق يا صادق الوعد يا موفي العهد يا عالم السر يا فالق الحب يا رازق الانام سبحانك يا لا اله الا انت الغوث الغوث خلصنا من النار يا رب (٢١) اللهم اني اسألك باسمك يا علي يا وفي يا غني يا ملي يا حفي يا رضي يا زكي يا بدي يا قوي يا ولي سبحانك يا لا اله الا انت الغوث الغوث خلصنا من النار يا رب (٢٢) يا من اظهر الجميل يا من ستر القبيح يا من لم يؤاخذ بالجريرة يا من لم يهتك الستر يا عظيم العفو يا حسن التجاوز يا واسع المغفرة يا باسط اليدين بالرحمة يا صاحب كل نجوى يا منتهى كل شكوى سبحانك يا لا اله الا انت الغوث الغوث خلصنا من النار يا رب (٢٣) يا ذا النعمة السابغة يا ذا الرحمة الواسعة يا ذا المنة السابقة يا ذا الحكمة البالغة يا ذا القدرة الكاملة يا ذا الحجة القاطعة يا ذا الكرامة الظاهرة يا ذا العزة الدائمة يا ذا القوة المتينة يا ذا العظمة المنيعة سبحانك يا لا اله الا انت الغوث الغوث خلصنا من النار يا رب (٢٤) يا بديع السموات يا جاعل الظلمات يا راحم العبرات يا مقيل العثرات يا ساتر العورات يا محيي الاموات يا منزل الآيات يا مضعف الحسنات يا ماحي السيئات يا شديد النقمات سبحانك يا لا اله الا انت الغوث الغوث خلصنا من النار يا رب (٢٥) اللهم اني اسألك باسمك يا مصور يا مقدر يا مدبر يا مطهر يا منور يا ميسر يا مبشر يا منذر يا مقدم يا مؤخر سبحانك يا لا اله الا انت الغوث الغوث خلصنا

يا ربّ (٢٦) يا ربّ البيت الحرام يا ربّ الشّهر الحرام يا ربّ البلد الحرام يا ربّ الرّكن والمقام يا ربّ المشعر الحرام يا ربّ المسجد الحرام يا ربّ الحلّ والحرام يا ربّ النّور والظّلام يا ربّ التّحيّة والسّلام يا ربّ القدرة في الأنام سبحانك يا لا إله إلّا أنت الغوث الغوث خلّصنا من النّار يا ربّ (٢٧) يا أحكم الحاكمين يا أعدل العادلين يا أصدق الصّادقين يا أطهر الطّاهرين يا أحسن الخالقين يا أسرع الحاسبين يا أسمع السّامعين يا أبصر النّاظرين يا أشفع الشّافعين يا أكرم الأكرمين سبحانك يا لا إله إلّا أنت الغوث الغوث خلّصنا من النّار يا ربّ (٢٨) يا عماد من لا عماد له يا سند من لا سند له يا ذخر من لا ذخر له يا حرز من لا حرز له يا غياث من لا غياث له يا فخر من لا فخر له يا عزّ من لا عزّ له يا معين من لا معين له يا أنيس من لا أنيس له يا أمان من لا أمان له سبحانك يا لا إله إلّا أنت الغوث الغوث خلّصنا من النّار يا ربّ (٢٩) اللّهمّ إنّي أسألك باسمك يا عاصم يا قائم يا دائم يا راحم يا سالم يا حاكم يا عالم يا قاسم يا قابض يا باسط سبحانك يا لا إله إلّا أنت الغوث الغوث خلّصنا من النّار يا ربّ (٣٠) يا عاصم من استعصمه يا راحم من استرحمه يا غافر من استغفره يا ناصر من استنصره يا حافظ من استحفظه يا مكرم من استكرمه يا مرشد من استرشده يا صريخ من استصرخه يا معين من استعانه يا مغيث من استغاثه سبحانك يا لا إله إلّا أنت الغوث الغوث خلّصنا من النّار يا ربّ (٣١) يا عزيزاً لا يضام يا لطيفاً لا يرام يا قيّوماً لا ينام يا دائماً لا يفوت يا حيّاً لا يموت يا ملكاً لا يزول يا باقياً لا يفنى يا عالماً لا يجهل يا صمداً لا يطعم يا قويّاً لا يضعف سبحانك يا لا إله

إلّا أنت الغوث الغوث خلّصنا من النّار يا ربّ (٣٢) اللّهمّ إنّي أسألك باسمك يا أحد يا واحد يا شاهد يا ماجد يا حامد يا راشد يا باعث يا وارث يا ضارّ يا نافع سبحانك يا لا إله إلّا أنت الغوث الغوث خلّصنا من النّار يا ربّ (٣٣) يا أعظم من كلّ عظيم يا أكرم من كلّ كريم يا أرحم من كلّ رحيم يا أعلم من كلّ عليم يا أحكم من كلّ حكيم يا أقدم من كلّ قديم يا أكبر من كلّ كبير يا ألطف من كلّ لطيف يا أجلّ من كلّ جليل يا أعزّ من كلّ عزيز سبحانك يا لا إله إلّا أنت الغوث الغوث خلّصنا من النّار يا ربّ (٣٤) يا كريم الصّفح يا عظيم المنّ يا كثير الخير يا قديم الفضل يا دائم اللّطف يا لطيف الصّنع يا منفّس الكرب يا كاشف الضّرّ يا مالك الملك يا قاضي الحقّ سبحانك يا لا إله إلّا أنت الغوث الغوث خلّصنا من النّار يا ربّ (٣٥) يا من هو في عهده وفيّ يا من هو في وفائه قويّ يا من هو في قوّته عليّ يا من هو في علوّه قريب يا من هو في قربه لطيف يا من هو في لطفه شريف يا من هو في شرفه عزيز يا من هو في عزّه عظيم يا من هو في عظمته مجيد يا من هو في مجده حميد سبحانك يا لا إله إلّا أنت الغوث الغوث خلّصنا من النّار يا ربّ (٣٦) اللّهمّ إنّي أسألك باسمك يا كافي يا شافي يا وافي يا معافي يا هادي يا داعي يا قاضي يا راضي يا عالي يا باقي سبحانك يا لا إله إلّا أنت الغوث الغوث خلّصنا من النّار يا ربّ (٣٧) يا من كلّ شيء خاضع له يا من كلّ شيء خاشع له يا من كلّ شيء كائن له يا من كلّ شيء موجود به يا من كلّ شيء منيب إليه يا من كلّ شيء خائف منه يا من كلّ شيء قائم به يا من كلّ شيء صائر إليه يا من كلّ شيء يسبّح

حَمْدِهِ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهُ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۳۸) يَا مَنْ لَا مَفَرَّ
اِلَّا اِلَيْهِ يَا مَنْ لَا مَفْزَعَ اِلَّا اِلَيْهِ يَا مَنْ لَا مَقْصَدَ اِلَّا اِلَيْهِ يَا مَنْ
لَا مَنْجٰى مِنْهُ اِلَّا اِلَيْهِ يَا مَنْ لَا يُرْغَبُ اِلَّا اِلَيْهِ يَا مَنْ لَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ اِلَّا بِهِ يَا مَنْ لَا يُسْتَعَانُ اِلَّا بِهِ يَا مَنْ لَا يُتَوَكَّلُ اِلَّا عَلَيْهِ يَا مَنْ
لَا يُرْجٰى اِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يُعْبَدُ اِلَّا اِيَّاهُ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۳۹) يَا خَيْرَ الْمَرْهُوبِينَ
يَا خَيْرَ الْمَرْغُوبِينَ يَا خَيْرَ الْمَطْلُوبِينَ يَا خَيْرَ الْمَسْئُولِينَ يَا خَيْرَ
الْمَقْصُودِينَ يَا خَيْرَ الْمَذْكُورِينَ يَا خَيْرَ الْمَشْكُورِينَ يَا خَيْرَ
الْمَحْبُوبِينَ يَا خَيْرَ الْمَدْعُوِّينَ يَا خَيْرَ الْمُسْتَأْنِسِينَ سُبْحَانَكَ يَا لَا
اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۴۰) اَللّٰهُمَّ
اِنِّي اَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا غَافِرُ يَا سَاتِرُ يَا قَادِرُ يَا قَاهِرُ يَا فَاطِرُ
يَا كَاسِرُ يَا جَابِرُ يَا ذَاكِرُ يَا نَاظِرُ يَا نَاصِرُ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۴۱) يَا مَنْ خَلَقَ
فَسَوّٰى يَا مَنْ قَدَّرَ فَهَدٰى يَا مَنْ يَكْشِفُ الْبَلْوٰى يَا مَنْ يَسْمَعُ
النَّجْوٰى يَا مَنْ يُنْقِذُ الْغَرْقٰى يَا مَنْ يُنْجِي الْهَلْكٰى يَا مَنْ يَشْفِي الْمَرْضٰى
يَا مَنْ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى يَا مَنْ اَمَاتَ وَاَحْيٰى يَا مَنْ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ
الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ
خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۴۲) يَا مَنْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ سَبِيلُهُ يَا مَنْ
فِي الْآفَاقِ آيَاتُهُ يَا مَنْ فِي الْآيَاتِ بُرْهَانُهُ يَا مَنْ فِي الْمَمَاتِ
قُدْرَتُهُ يَا مَنْ فِي الْقُبُورِ عِبْرَتُهُ يَا مَنْ فِي الْقِيَامَةِ مُلْكُهُ يَا مَنْ
فِي الْحِسَابِ هَيْبَتُهُ يَا مَنْ فِي الْمِيزَانِ قَضَاؤُهُ يَا مَنْ فِي الْجَنَّةِ ثَوَابُهُ
يَا مَنْ فِي النَّارِ عِقَابُهُ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ

خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۴۳) يَا مَنْ اِلَيْهِ يَهْرَبُ الْخَائِفُونَ
يَا مَنْ اِلَيْهِ يَفْزَعُ الْمُذْنِبُونَ يَا مَنْ اِلَيْهِ يَقْصِدُ الْمُنِيبُونَ يَا
مَنْ اِلَيْهِ يَرْغَبُ الزَّاهِدُونَ يَا مَنْ اِلَيْهِ يَلْجَأُ الْمُتَحَيِّرُونَ
يَا مَنْ بِهِ يَسْتَأْنِسُ الْمُرِيدُونَ يَا مَنْ بِهِ يَفْتَخِرُ الْمُحِبُّونَ يَا مَنْ
فِي عَفْوِهِ يَطْمَعُ الْخَاطِئُونَ يَا مَنْ اِلَيْهِ يَسْكُنُ الْمُوقِنُونَ يَا مَنْ عَلَيْهِ
يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ
خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۴۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا حَبِيبُ
يَا طَبِيبُ يَا قَرِيبُ يَا رَقِيبُ يَا حَسِيبُ يَا مُهِيبُ يَا مُثِيبُ يَا مُجِيبُ
يَا خَبِيرُ يَا بَصِيرُ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا
مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۴۵) يَا اَقْرَبَ مِنْ كُلِّ قَرِيبٍ يَا اَحَبَّ مِنْ كُلِّ
حَبِيبٍ يَا اَبْصَرَ مِنْ كُلِّ بَصِيرٍ يَا اَخْبَرَ مِنْ كُلِّ خَبِيرٍ يَا اَشْرَفَ
مِنْ كُلِّ شَرِيفٍ يَا اَرْفَعَ مِنْ كُلِّ رَفِيعٍ يَا اَقْوٰى مِنْ كُلِّ قَوِيٍّ يَا اَغْنٰى
مِنْ كُلِّ غَنِيٍّ يَا اَجْوَدَ مِنْ كُلِّ جَوَادٍ يَا اَرْأَفَ مِنْ كُلِّ رَؤُوفٍ سُبْحَانَكَ
يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۴۶) يَا غَالِبًا
غَيْرَ مَغْلُوبٍ يَا صَانِعًا غَيْرَ مَصْنُوعٍ يَا خَالِقًا غَيْرَ مَخْلُوقٍ يَا مَالِكًا
غَيْرَ مَمْلُوكٍ يَا قَاهِرًا غَيْرَ مَقْهُورٍ يَا رَافِعًا غَيْرَ مَرْفُوعٍ يَا حَافِظًا
غَيْرَ مَحْفُوظٍ يَا نَاصِرًا غَيْرَ مَنْصُورٍ يَا شَاهِدًا غَيْرَ غَائِبٍ يَا قَرِيبًا
غَيْرَ بَعِيدٍ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا
مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۴۷) يَا نُورَ النُّورِ يَا مُنَوِّرَ النُّورِ يَا خَالِقَ النُّورِ يَا
مُدَبِّرَ النُّورِ يَا مُقَدِّرَ النُّورِ يَا نُورَ كُلِّ نُورٍ يَا نُورًا قَبْلَ كُلِّ نُورٍ يَا
نُورًا بَعْدَ كُلِّ نُورٍ يَا نُورًا فَوْقَ كُلِّ نُورٍ يَا نُورًا لَيْسَ كَمِثْلِهِ نُورٌ
سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ
يَا رَبِّ (۴۸) يَا مَنْ عَطَاؤُهُ شَرِيفٌ يَا مَنْ فِعْلُهُ لَطِيفٌ يَا مَنْ لُطْفُهُ

مُقِيمٌ يَا مَنْ إِحْسَانُهُ قَدِيمٌ يَا مَنْ قَوْلُهُ حَقٌّ يَا مَنْ وَعْدُهُ صِدْقٌ
يَا مَنْ عَفْوُهُ فَضْلٌ يَا مَنْ عَذَابُهُ عَدْلٌ يَا مَنْ ذِكْرُهُ حُلْوٌ يَا مَنْ
فَضْلُهُ عَمِيمٌ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا
مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۴۹) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا مُسَهِّلُ يَا مُفَصِّلُ
يَا مُبَدِّلُ يَا مُذَلِّلُ يَا مُنَزِّلُ يَا مُنَوِّلُ يَا مُفْضِلُ يَا مُجْزِلُ يَا مُمْهِلُ
يَا مُجْمِلُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ
النَّارِ يَا رَبِّ (۵۰) يَا مَنْ يَرَىٰ وَلَا يُرَىٰ يَا مَنْ يَخْلُقُ وَلَا يُخْلَقُ يَا
مَنْ يَهْدِي وَلَا يُهْدَىٰ يَا مَنْ يُحْيِي وَلَا يُحْيَىٰ يَا مَنْ يَسْأَلُ وَلَا يُسْأَلُ
يَا مَنْ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ يَا مَنْ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ يَا مَنْ يَقْضِي وَ
لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِ يَا مَنْ يَحْكُمُ وَلَا يُحْكَمُ عَلَيْهِ يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ
يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ
الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۵۱) يَا نِعْمَ الْحَسِيبُ يَا نِعْمَ الطَّبِيبُ
يَا نِعْمَ الرَّقِيبُ يَا نِعْمَ الْقَرِيبُ يَا نِعْمَ الْمُجِيبُ يَا نِعْمَ الْحَبِيبُ
يَا نِعْمَ الْكَفِيلُ يَا نِعْمَ الْوَكِيلُ يَا نِعْمَ الْمَوْلَىٰ يَا نِعْمَ النَّصِيرُ سُبْحَانَكَ
يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۵۲) يَا سُرُورَ
الْعَارِفِينَ يَا مُنَى الْمُحِبِّينَ يَا أَنِيسَ الْمُرِيدِينَ يَا حَبِيبَ التَّوَّابِينَ
يَا رَازِقَ الْمُقِلِّينَ يَا رَجَاءَ الْمُذْنِبِينَ يَا قُرَّةَ عَيْنِ الْعَابِدِينَ يَا مُنَفِّسُ
عَنِ الْمَكْرُوبِينَ يَا مُفَرِّجُ عَنِ الْمَغْمُومِينَ يَا إِلٰهَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ
سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ
(۵۳) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا رَبَّنَا يَا إِلٰهَنَا يَا سَيِّدَنَا يَا مَوْلَانَا
يَا نَاصِرَنَا يَا حَافِظَنَا يَا دَلِيلَنَا يَا مُعِينَنَا يَا حَبِيبَنَا يَا طَبِيبَنَا سُبْحَانَكَ
يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۵۴) يَا
رَبَّ النَّبِيِّينَ وَالْأَبْرَارِ يَا رَبَّ الصِّدِّيقِينَ وَالْأَخْيَارِ يَا رَبَّ الْجَنَّةِ

وَالنَّارِ يَا رَبَّ الصِّغَارِ وَالْكِبَارِ يَا رَبَّ الْحُبُوبِ وَالثِّمَارِ يَا رَبَّ الْأَنْهَارِ
وَالْأَشْجَارِ يَا رَبَّ الصَّحَارِي وَالْقِفَارِ يَا رَبَّ الْبَرَارِي وَالْبِحَارِ يَا رَبَّ
اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَا رَبَّ الْإِعْلَانِ وَالْإِسْرَارِ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ
الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۵۵) يَا مَنْ نَفَذَ فِي كُلِّ شَيْءٍ
أَمْرُهُ يَا مَنْ لَحِقَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمُهُ يَا مَنْ بَلَغَتْ إِلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قُدْرَتُهُ
يَا مَنْ لَا تُحْصِي الْعِبَادُ نِعَمَهُ يَا مَنْ لَا تَبْلُغُ الْخَلَائِقُ شُكْرَهُ يَا مَنْ لَا
تُدْرِكُ الْأَفْهَامُ جَلَالَهُ يَا مَنْ لَا تَنَالُ الْأَوْهَامُ كُنْهَهُ يَا مَنِ الْعَظَمَةُ
وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَاؤُهُ يَا مَنْ لَا تَرُدُّ الْعِبَادُ قَضَاءَهُ يَا مَنْ لَا مُلْكَ إِلَّا مُلْكُهُ
يَا مَنْ لَا عَطَاءَ إِلَّا عَطَاؤُهُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ
خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۵۶) يَا مَنْ لَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ يَا مَنْ لَهُ
الصِّفَاتُ الْعُلْيَا يَا مَنْ لَهُ الْآخِرَةُ وَالْأُولَىٰ يَا مَنْ لَهُ الْجَنَّةُ الْمَأْوَىٰ
يَا مَنْ لَهُ الْآيَاتُ الْكُبْرَىٰ يَا مَنْ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ يَا مَنْ لَهُ الْحُكْمُ
وَالْقَضَاءُ يَا مَنْ لَهُ الْهَوَاءُ وَالْفَضَاءُ يَا مَنْ لَهُ الْعَرْشُ وَالثَّرَىٰ يَا مَنْ
لَهُ السَّمٰوٰتُ الْعُلَىٰ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا
مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۵۷) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا عَفُوُّ يَا غَفُورُ
يَا صَبُورُ يَا شَكُورُ يَا رَؤُوفُ يَا عَطُوفُ يَا مَسْؤُولُ يَا وَدُودُ يَا سُبُّوحُ
يَا قُدُّوسُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ
النَّارِ يَا رَبِّ (۵۸) يَا مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ عَظَمَتُهُ يَا مَنْ فِي الْأَرْضِ آيَاتُهُ
يَا مَنْ فِي كُلِّ شَيْءٍ دَلَائِلُهُ يَا مَنْ فِي الْبِحَارِ عَجَائِبُهُ يَا مَنْ فِي الْجِبَالِ
خَزَائِنُهُ يَا مَنْ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ يَا مَنْ إِلَيْهِ يَرْجِعُ الْأَمْرُ
كُلُّهُ يَا مَنْ أَظْهَرَ فِي كُلِّ شَيْءٍ لُطْفَهُ يَا مَنْ أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ
يَا مَنْ تَصَرَّفَ فِي الْخَلَائِقِ قُدْرَتُهُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ
الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۵۹) يَا حَبِيبَ مَنْ لَا

حبيب له يا طبيب من لا طبيب له يا مجيب من لا مجيب له يا شفيق من لا شفيق له يا رفيق من لا رفيق له يا مغيث من لا مغيث له يا دليل من لا دليل له يا انيس من لا انيس له يا راحم من لا راحم له يا صاحب من لا صاحب له سبحانك يا لا اله الا انت الغوث الغوث خلصنا من النار يا رب (٦٠) يا كافي من استكفاه يا هادي من استهداه يا كالي من استكلاه يا راعي من استرعاه يا شافي من استشفاه يا قاضي من استقضاه يا مغني من استغناه يا موفي من استوفاه يا مقوي من استقواه يا ولي من استولاه سبحانك يا لا اله الا انت الغوث الغوث خلصنا من النار يا رب (٦١) اللهم اني اسئلك باسمك يا خالق يا رازق يا ناطق يا صادق يا فالق يا فارق يا فاتق يا راتق يا سابق يا سامق سبحانك يا لا اله الا انت الغوث الغوث خلصنا من النار يا رب (٦٢) يا من يقلب الليل والنهار يا من جعل الظلمات والانوار يا من خلق الظل والحرور يا من سخر الشمس والقمر يا من قدر الخير والشر يا من خلق الموت والحيوة يا من له الخلق والامر يا من لم يتخذ صاحبة ولا ولدا يا من ليس له شريك في الملك يا من لم يكن له ولي من الذل سبحانك يا لا اله الا انت الغوث الغوث خلصنا من النار يا رب (٦٣) يا من يعلم مراد المريدين يا من يعلم ضمير الصامتين يا من يسمع انين الواهنين يا من يرى بكاء الخائفين يا من يملك حوائج السائلين يا من يقبل عذر التائبين يا من لا يصلح عمل المفسدين يا من لا يضيع اجر المحسنين يا من لا يبعد عن قلوب العارفين يا اجود الاجودين سبحانك يا لا اله الا انت الغوث الغوث خلصنا من النار يا رب

(٦٤) يا دائم البقاء يا سامع الدعاء يا واسع العطاء يا غافر الخطاء يا بديع السماء يا حسن البلاء يا جميل الثناء يا قديم السناء يا كثير الوفاء يا شريف الجزاء سبحانك يا لا اله الا انت الغوث الغوث خلصنا من النار يا رب (٦٥) اللهم اني اسئلك باسمك يا ستار يا غفار يا قهار يا جبار يا صبار يا بار يا مختار يا فتاح يا نفاح يا مرتاح سبحانك يا لا اله الا انت الغوث الغوث خلصنا من النار يا رب (٦٦) يا من خلقني وسواني يا من رزقني ورباني يا من اطعمني وسقاني يا من قربني وادناني يا من عصمني وكفاني يا من حفظني وكلاني يا من اعزني واغناني يا من وفقني وهداني يا من انسني وآواني يا من اماتني واحياني سبحانك يا لا اله الا انت الغوث الغوث خلصنا من النار يا رب (٦٧) يا من يحق الحق بكلماته يا من يقبل التوبة عن عباده يا من يحول بين المرء وقلبه يا من لا تنفع الشفاعة الا باذنه يا من هو اعلم بمن ضل عن سبيله يا من لا معقب لحكمه يا من لا راد لقضائه يا من انقاد كل شيء لامره يا من السموت مطويات بيمينه يا من يرسل الرياح بشرا بين يدي رحمته سبحانك يا لا اله الا انت الغوث الغوث خلصنا من النار يا رب (٦٨) يا من جعل الارض مهادا يا من جعل الجبال اوتادا يا من جعل الشمس سراجا يا من جعل القمر نورا يا من جعل الليل لباسا يا من جعل النهار معاشا يا من جعل النوم سباتا يا من جعل السماء بناء يا من جعل الاشياء ازواجا يا من جعل النار مرصادا سبحانك يا لا اله الا انت الغوث الغوث خلصنا من النار يا رب (٦٩) اللهم اني اسئلك باسمك يا سميع يا شفيع

يا رفيع يا منيع يا سريع يا بديع يا كبير يا قدير يا خبير يا مجير
سبحانك يا لا اله الا انت الغوث الغوث خلصنا من النار يا رب
(٦٠) يا حيا قبل كل حي يا حيا بعد كل حي يا حي الذي ليس كمثله
حي يا حي الذي لا يشاركه حي يا حي الذي لا يحتاج الى حي
يا حي الذي يميت كل حي يا حي الذي يرزق كل حي يا حيا لم
يرث الحيوة من حي يا حي الذي يحيي الموتى يا حي يا قيوم لا تأخذه
سنة ولا نوم سبحانك يا لا اله الا انت الغوث الغوث خلصنا من
النار يا رب (٦١) يا من له ذكر لا ينسى يا من له نور لا يطفى يا
من له نعم لا تعد يا من له ملك لا يزول يا من له ثناء لا يحصى
يا من له جلال لا يكيف يا من له كمال لا يدرك يا من له قضاء
لا يرد يا من له صفات لا تبدل يا من له نعوت لا تغير سبحانك
يا لا اله الا انت الغوث الغوث خلصنا من النار يا رب (٦٢) يا
رب العالمين يا مالك يوم الدين يا غاية الطالبين يا ظهر اللاجين
يا مدرك الهاربين يا من يحب الصابرين يا من يحب التوابين يا
من يحب المتطهرين يا من يحب المحسنين يا من هو اعلم بالمهتدين
سبحانك يا لا اله الا انت الغوث الغوث خلصنا من النار يا رب
(٦٣) اللهم اني اسئلك باسمك يا شفيق يا رفيق يا حفيظ يا محيط
يا مقيت يا مغيث يا معز يا مذل يا مبدئ يا معيد سبحانك يا لا
اله الا انت الغوث الغوث خلصنا من النار يا رب (٦٤) يا من هو
احد بلا ضد يا من هو فرد بلا ند يا من هو صمد بلا عيب يا من
هو وتر بلا كيف يا من هو قاض بلا حيف يا من هو رب بلا وزير
يا من هو عزيز بلا ذل يا من هو غني بلا فقر يا من هو ملك بلا عزل
يا من هو موصوف بلا شبيه سبحانك يا لا اله الا انت الغوث

الغوث خلصنا من النار يا رب (٦٥) يا من ذكره شرف للذاكرين
يا من شكره فوز للشاكرين يا من حمده عز للحامدين يا من
طاعته نجاة للمطيعين يا من بابه مفتوح للطالبين يا من سبيله
واضح للمنيبين يا من اياته برهان للناظرين يا من كتابه تذكرة
للمتقين يا من رزقه عموم للطائعين والعاصين يا من رحمته
قريب من المحسنين سبحانك يا لا اله الا انت الغوث الغوث
خلصنا من النار يا رب (٦٦) يا من تبارك اسمه يا من تعالى جده
يا من لا اله غيره يا من جل ثناؤه يا من تقدست اسماؤه يا من
يدوم بقاؤه يا من العظمة بهاؤه يا من الكبرياء رداؤه يا من
لا تحصى آلاؤه يا من لا تعد نعماؤه سبحانك يا لا اله الا انت
الغوث الغوث خلصنا من النار يا رب (٦٧) اللهم اني اسئلك
باسمك يا معين يا امين يا مبين يا متين يا مكين يا رشيد يا
حميد يا مجيد يا شديد يا شهيد سبحانك يا لا اله الا انت الغوث
الغوث خلصنا من النار يا رب (٦٨) يا ذا العرش المجيد يا ذا القول
السديد يا ذا الفعل الرشيد يا ذا البطش الشديد يا ذا الوعد والوعيد
يا من هو الولي الحميد يا من هو فعال لما يريد يا من هو
قريب غير بعيد يا من هو على كل شيء شهيد يا من هو ليس
بظلام للعبيد سبحانك يا لا اله الا انت الغوث الغوث خلصنا
من النار يا رب (٦٩) يا من لا شريك له ولا وزير يا من لا شبيه
له ولا نظير يا خالق الشمس والقمر المنير يا مغني البائس
الفقير يا رازق الطفل الصغير يا راحم الشيخ الكبير يا جابر
العظم الكسير يا عصمة الخائف المستجير يا من هو بعباده
خبير بصير يا من هو على كل شيء قدير سبحانك يا لا اله

اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٨٠) يَا ذَا الْجُودِ وَالنِّعَمِ
يَا ذَا الْفَضْلِ وَالْكَرَمِ يَا خَالِقَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ يَا بَارِئَ الذَّرِّ وَالنَّسَمِ
يَا ذَا الْبَأْسِ وَالنِّقَمِ يَا مُلْهِمَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ يَا كَاشِفَ الضُّرِّ وَالْاَلَمِ
يَا عَالِمَ السِّرِّ وَالْهِمَمِ يَا رَبَّ الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ يَا مَنْ خَلَقَ الْاَشْيَآءَ
مِنَ الْعَدَمِ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ
النَّارِ يَا رَبِّ (٨١) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ يَا فَاعِلُ يَا جَاعِلُ يَا قَابِلُ
يَا كَامِلُ يَا فَاصِلُ يَا وَاصِلُ يَا عَادِلُ يَا غَالِبُ يَا طَالِبُ يَا وَاهِبُ
سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ
يَا رَبِّ (٨٢) يَا مَنْ اَنْعَمَ بِطَوْلِهٖ يَا مَنْ اَكْرَمَ بِجُوْدِهٖ يَا مَنْ جَادَ
بِلُطْفِهٖ يَا مَنْ تَعَزَّزَ بِقُدْرَتِهٖ يَا مَنْ قَدَّرَ بِحِكْمَتِهٖ يَا مَنْ حَكَمَ
بِتَدْبِيْرِهٖ يَا مَنْ دَبَّرَ بِعِلْمِهٖ يَا مَنْ تَجَاوَزَ بِحِلْمِهٖ يَا مَنْ دَنَا فِيْ
عُلُوِّهٖ يَا مَنْ عَلَا فِيْ دُنُوِّهٖ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ
خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٨٣) يَا مَنْ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَا مَنْ يَفْعَلُ مَا
يَشَآءُ يَا مَنْ يَهْدِيْ مَنْ يَشَآءُ يَا مَنْ يُضِلُّ مَنْ يَشَآءُ يَا مَنْ يُعَذِّبُ
مَنْ يَشَآءُ يَا مَنْ يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَآءُ يَا مَنْ يُعِزُّ مَنْ يَشَآءُ يَا مَنْ يُذِلُّ
مَنْ يَشَآءُ يَا مَنْ يُصَوِّرُ فِي الْاَرْحَامِ مَا يَشَآءُ يَا مَنْ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ
مَنْ يَشَآءُ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ
يَا رَبِّ (٨٤) يَا مَنْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا يَا مَنْ جَعَلَ لِكُلِّ
شَيْءٍ قَدْرًا يَا مَنْ لَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖ اَحَدًا يَا مَنْ جَعَلَ الْمَلٰٓئِكَةَ
رُسُلًا يَا مَنْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا يَا مَنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا يَا مَنْ
خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا يَا مَنْ جَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ اَمَدًا يَا مَنْ اَحَاطَ
بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا يَا مَنْ اَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٨٥) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ يَا اَوَّلُ يَا اٰخِرُ يَا بَاطِنُ يَا ظَاهِرُ يَا بَرُّ يَا حَقُّ يَا فَرْدُ
يَا وِتْرُ يَا صَمَدُ يَا سَرْمَدُ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ
خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٨٦) يَا خَيْرَ مَعْرُوْفٍ عُرِفَ يَا اَفْضَلَ مَعْبُوْدٍ
عُبِدَ يَا اَجَلَّ مَشْكُوْرٍ شُكِرَ يَا اَعَزَّ مَذْكُوْرٍ ذُكِرَ يَا اَعْلٰى مَحْمُوْدٍ
حُمِدَ يَا اَقْدَمَ مَوْجُوْدٍ طُلِبَ يَا اَرْفَعَ مَوْصُوْفٍ وُصِفَ يَا اَكْبَرَ
مَقْصُوْدٍ قُصِدَ يَا اَكْرَمَ مَسْئُوْلٍ سُئِلَ يَا اَشْرَفَ مَحْبُوْبٍ عُلِمَ
سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ
يَا رَبِّ (٨٧) يَا حَبِيْبَ الْبَاكِيْنَ يَا سَنَدَ الْمُتَوَكِّلِيْنَ يَا هَادِيَ
الْمُضِلِّيْنَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا اَنِيْسَ الذَّاكِرِيْنَ يَا مَفْزَعَ الْمَلْهُوْفِيْنَ
يَا مُنْجِيَ الصَّادِقِيْنَ يَا اَقْدَرَ الْقَادِرِيْنَ يَا اَعْلَمَ الْعَالِمِيْنَ يَا اِلٰهَ
الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا
مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٨٨) يَا مَنْ عَلَا فَقَهَرَ يَا مَنْ مَلَكَ فَقَدَرَ يَا مَنْ
بَطَنَ فَخَبَرَ يَا مَنْ عُبِدَ فَشَكَرَ يَا مَنْ عُصِيَ فَغَفَرَ يَا مَنْ لَا تَحْوِيْهِ
الْفِكَرُ يَا مَنْ لَا يُدْرِكُهٗ بَصَرٌ يَا مَنْ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ اَثَرٌ يَا رَازِقَ
الْبَشَرِ يَا مُقَدِّرَ كُلِّ قَدَرٍ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ
الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٨٩) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ
يَا حَافِظُ يَا بَارِئُ يَا ذَارِئُ يَا بَاذِخُ يَا فَارِجُ يَا فَاتِحُ يَا كَاشِفُ يَا ضَامِنُ
يَا اٰمِرُ يَا نَاهِيْ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا
مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٩٠) يَا مَنْ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ اِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يَصْرِفُ
السُّوْٓءَ اِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يَخْلُقُ الْخَلْقَ اِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ
اِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يُتِمُّ النِّعْمَةَ اِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يُقَلِّبُ الْقُلُوْبَ اِلَّا
هُوَ يَا مَنْ لَا يُدَبِّرُ الْاَمْرَ اِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يُنَزِّلُ الْغَيْثَ اِلَّا هُوَ
يَا مَنْ لَا يَبْسُطُ الرِّزْقَ اِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يُحْيِي الْمَوْتٰى اِلَّا هُوَ سُبْحَانَكَ

يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٩١) يَا مُعِينَ
الضُّعَفَاءِ يَا صَاحِبَ الْغُرَبَاءِ يَا نَاصِرَ الْأَوْلِيَاءِ يَا قَاهِرَ الْأَعْدَاءِ يَا
رَافِعَ السَّمَاءِ يَا أَنِيسَ الْأَصْفِيَاءِ يَا حَبِيبَ الْأَتْقِيَاءِ يَا كَنْزَ الْفُقَرَاءِ
يَا إِلٰهَ الْأَغْنِيَاءِ يَا أَكْرَمَ الْكُرَمَاءِ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ
الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٩٢) يَا كَافِيًا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يَا قَائِمًا
عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ لَا يُشْبِهُهُ شَيْءٌ يَا مَنْ لَا يَزِيدُ فِي مُلْكِهِ شَيْءٌ
يَا مَنْ لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ شَيْءٌ يَا مَنْ لَا يَنْقُصُ مِنْ خَزَائِنِهِ شَيْءٌ يَا مَنْ
لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ يَا مَنْ لَا يَعْزُبُ عَنْ عِلْمِهِ شَيْءٌ يَا مَنْ هُوَ خَبِيرٌ
بِكُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ وَسِعَتْ رَحْمَتُهُ كُلَّ شَيْءٍ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا
أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٩٣) اللّٰهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا مُكْرِمُ يَا مُطْعِمُ يَا مُنْعِمُ يَا مُعْطِي يَا مُغْنِي
يَا مُقْنِي يَا مُفْنِي يَا مُحْيِي يَا مُرْضِي يَا مُنْجِي سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ
الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٩٤) يَا أَوَّلَ كُلِّ شَيْءٍ
وَآخِرَهُ يَا إِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ يَا رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَصَانِعَهُ يَا بَارِئَ
كُلِّ شَيْءٍ وَخَالِقَهُ يَا قَابِضَ كُلِّ شَيْءٍ وَبَاسِطَهُ يَا مُبْدِئَ كُلِّ
وَمُعِيدَهُ يَا مُنْشِئَ كُلِّ شَيْءٍ وَمُقَدِّرَهُ يَا مُكَوِّنَ كُلِّ شَيْءٍ وَمُحَوِّلَهُ
يَا مُحْيِيَ كُلِّ شَيْءٍ وَمُمِيتَهُ يَا خَالِقَ كُلِّ شَيْءٍ وَوَارِثَهُ سُبْحَانَكَ يَا
لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٩٥) يَا
خَيْرَ ذَاكِرٍ وَمَذْكُورٍ يَا خَيْرَ شَاكِرٍ وَمَشْكُورٍ يَا خَيْرَ حَامِدٍ وَمَحْمُودٍ
يَا خَيْرَ شَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ يَا خَيْرَ دَاعٍ وَمَدْعُوٍّ يَا خَيْرَ مَقْصُودٍ
مَطْلُوبٍ يَا خَيْرَ حَبِيبٍ وَمَحْبُوبٍ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ
الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٩٦) يَا مَنْ هُوَ لِمَنْ دَعَاهُ
مُجِيبٌ يَا مَنْ هُوَ لِمَنْ أَطَاعَهُ حَبِيبٌ يَا مَنْ هُوَ إِلَىٰ مَنْ أَحَبَّهُ قَرِيبٌ

يَا مَنْ هُوَ بِمَنِ اسْتَحْفَظَهُ رَقِيبٌ يَا مَنْ هُوَ بِمَنْ رَجَاهُ كَرِيمٌ يَا
مَنْ هُوَ بِمَنْ عَصَاهُ حَلِيمٌ يَا مَنْ هُوَ فِي عَظَمَتِهِ رَحِيمٌ يَا مَنْ هُوَ
فِي حِكْمَتِهِ عَظِيمٌ يَا مَنْ هُوَ فِي إِحْسَانِهِ قَدِيمٌ يَا مَنْ هُوَ بِمَنْ أَرَادَهُ
عَلِيمٌ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ
يَا رَبِّ (٩٧) اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا مُسَبِّبُ يَا مُرَغِّبُ يَا
مُقَلِّبُ يَا مُعَقِّبُ يَا مُرَتِّبُ يَا مُخَوِّفُ يَا مُحَذِّرُ يَا مُذَكِّرُ يَا مُسَخِّرُ
يَا مُغَيِّرُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ
يَا رَبِّ (٩٨) يَا مَنْ عِلْمُهُ سَابِقٌ يَا مَنْ وَعْدُهُ صَادِقٌ يَا مَنْ لُطْفُهُ
ظَاهِرٌ يَا مَنْ أَمْرُهُ غَالِبٌ يَا مَنْ كِتَابُهُ مُحْكَمٌ يَا مَنْ قَضَاؤُهُ
كَائِنٌ يَا مَنْ قُرْآنُهُ مَجِيدٌ يَا مَنْ مُلْكُهُ قَدِيمٌ يَا مَنْ فَضْلُهُ عَمِيمٌ
يَا مَنْ عَرْشُهُ عَظِيمٌ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ
خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٩٩) يَا مَنْ لَا يَشْغَلُهُ سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ يَا مَنْ
لَا يَمْنَعُهُ فِعْلٌ عَنْ فِعْلٍ يَا مَنْ لَا يُلْهِيهِ قَوْلٌ عَنْ قَوْلٍ يَا مَنْ
لَا يُغَلِّطُهُ سُؤَالٌ عَنْ سُؤَالٍ يَا مَنْ لَا يَحْجُبُهُ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ يَا
مَنْ لَا يُبْرِمُهُ إِلْحَاحُ الْمُلِحِّينَ يَا مَنْ هُوَ غَايَةُ مُرَادِ الْمُرِيدِينَ
يَا مَنْ هُوَ مُنْتَهَىٰ هِمَمِ الْعَارِفِينَ يَا مَنْ هُوَ مُنْتَهَىٰ طَلَبِ الطَّالِبِينَ
يَا مَنْ لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ ذَرَّةٌ فِي الْعَالَمِينَ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ
الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (١٠٠) يَا حَلِيمًا لَا يَعْجَلُ
يَا جَوَادًا لَا يَبْخَلُ يَا صَادِقًا لَا يُخْلِفُ يَا وَهَّابًا لَا يَمَلُّ يَا قَاهِرًا
لَا يُغْلَبُ يَا عَظِيمًا لَا يُوصَفُ يَا عَدْلًا لَا يَحِيفُ يَا غَنِيًّا لَا يَفْتَقِرُ يَا
كَبِيرًا لَا يَصْغُرُ يَا حَافِظًا لَا يَغْفُلُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ
الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ -

دُعائے جوشن صغیر

کفعمی علیہ الرحمۃ نے حاشیہ بلد الامین میں لکھا ہے کہ یہ دُعا رفیع الشان اور عظیم المرتبت ہے جب موسےٰ ہادی عباسی نے حضرت امام موسےٰ کاظم علیہ السّلام کے قتل کا ارادہ کیا تو آپؑ نے اس دعا کو پڑھا اور خواب میں اپنے جدّ بزرگوار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آں حضرتؐ نے آپ سے فرمایا کہ خداوند عالم تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِلٰهِیْ كَمْ مِنْ عَدُوٍّ انْتَضٰى عَلَیَّ سَيْفَ عَدَاوَتِهٖ وَشَحَذَ لِیْ ظُبَةَ مُدْيَتِهٖ وَاَرْهَفَ لِیْ شَبَا حَدِّهٖ وَدَافَ لِیْ قَوَاتِلَ سُمُوْمِهٖ وَسَدَّدَ اِلَیَّ صَوَائِبَ سِهَامِهٖ وَلَمْ تَنَمْ عَنِّیْ عَيْنُ حِرَاسَتِهٖ وَاَضْمَرَ اَنْ يَسُوْمَنِیَ الْمَكْرُوْهَ وَيُجَرِّعَنِیْ زُعَاقَ مَرَارَتِهٖ نَظَرْتَ يَا اِلٰهِیْ اِلٰى ضَعْفِیْ عَنِ احْتِمَالِ الْفَوَادِحِ وَعَجْزِیْ عَنْ مُلِمَّاتِ الْحَوَائِجِ وَقُصُوْرِیْ عَنِ الْاِنْتِصَارِ مِمَّنْ قَصَدَنِیْ بِمُحَارَبَتِهٖ وَوَحْدَتِیْ فِیْ كَثِيْرٍ مِمَّنْ نَاوَانِیْ وَاَرْصَدَ لِیْ فِيْمَا لَمْ اُعْمِلْ فِكْرِیْ فِی الْاِرْصَادِ لَهُمْ بِمِثْلِهٖ فَاَيَّدْتَنِیْ بِقُوَّتِكَ وَشَدَدْتَ اَزْرِیْ بِنُصْرَتِكَ وَفَلَلْتَ لِیْ حَدَّهٗ وَخَذَلْتَهٗ بَعْدَ جَمْعِ عَدِيْدِهٖ وَحَشْدِهٖ وَاَعْلَيْتَ كَعْبِیْ عَلَيْهِ وَوَجَّهْتَ مَا سَدَّدَ اِلَیَّ مِنْ مَكَائِدِهٖ اِلَيْهِ وَرَدَدْتَّهٗ عَلَيْهِ فِیْ مَهْوٰى حُفْرَتِهٖ وَلَمْ يَشْفِ غَلِيْلَهٗ وَلَمْ تَبْرُدْ حَزَازَاتُ غَيْظِهٖ وَقَدْ عَضَّ عَلَیَّ اَنَامِلَهٗ وَاَدْبَرَ مُوَلِّيًا قَدْ اَخْفَقَتْ سَرَايَاهُ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِیْ اَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِیْ لِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ (٢) اِلٰهِیْ وَكَمْ مِنْ بَاغٍ بَغَانِیْ بِمَكَائِدِهٖ وَنَصَبَ لِیْ اَشْرَاكَ مَصَائِدِهٖ وَوَكَّلَ بِیْ تَفَقُّدَ رِعَايَتِهٖ وَاَضْبَاَ اِلَیَّ اِضْبَاءَ السَّبُعِ لِطَرِيْدَتِهٖ اِنْتِظَارًا لِانْتِهَازِ فُرْصَتِهٖ

وَهُوَ يُظْهِرُ لِیْ بَشَاشَةَ الْمَلَقِ وَيَبْسُطُ وَجْهًا غَيْرَ طَلِقٍ فَلَمَّا رَاَيْتُ دَغَلَ سَرِيْرَتِهٖ وَقُبْحَ مَا انْطَوٰى عَلَيْهِ لِشَرِيْكِهٖ فِیْ مِلَّتِهٖ وَاَصْبَحَ مُجْلِبًا لِیْ فِیْ بَغْيِهٖ اَرْكَسْتَهٗ لِاُمِّ رَاْسِهٖ وَاَتَيْتَ بُنْيَانَهٗ مِنْ اَسَاسِهٖ فَصَرَعْتَهٗ فِیْ زُبْيَتِهٖ وَرَدَّيْتَهٗ فِیْ مَهْوٰى حُفْرَتِهٖ وَجَعَلْتَ خَدَّهٗ طَبَقًا لِتُرَابِ رِجْلِهٖ وَشَغَلْتَهٗ فِیْ بَدَنِهٖ وَرِزْقِهٖ وَرَمَيْتَهٗ بِحَجَرِهٖ وَخَنَقْتَهٗ بِوَتَرِهٖ وَذَكَّيْتَهٗ بِمَشَاقِصِهٖ وَكَبَبْتَهٗ لِمَنْخِرِهٖ وَرَدَدْتَّ كَيْدَهٗ فِیْ نَحْرِهٖ وَرَبَقْتَهٗ بِنَدَامَتِهٖ وَفَسَاْتَهٗ بِحَسْرَتِهٖ فَاسْتَخْذَاَ وَتَضَاءَلَ بَعْدَ نَخْوَتِهٖ وَانْقَمَعَ بَعْدَ اسْتِطَالَتِهٖ ذَلِيْلًا مَاْسُوْرًا فِیْ رِبْقِ حِبَالَتِهِ الَّتِیْ كَانَ يُؤَمِّلُ اَنْ يَّرَانِیْ فِيْهَا يَوْمَ سَطْوَتِهٖ وَقَدْ كِدْتُّ يَا رَبِّ لَوْلَا رَحْمَتُكَ اَنْ يَّحُلَّ بِیْ مَا حَلَّ بِسَاحَتِهٖ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَّا يُغْلَبُ وَذِیْ اَنَاةٍ لَّا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِیْ لِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ (٣) اِلٰهِیْ وَكَمْ مِنْ حَاسِدٍ شَرِقَ بِحَسْرَتِهٖ وَعَدُوٍّ شَجِیَ بِغَيْظِهٖ وَسَلَقَنِیْ بِحَدِّ لِسَانِهٖ وَوَخَزَنِیْ بِمُوْقِ عَيْنِهٖ وَجَعَلَنِیْ غَرَضًا لِمَرَامِيْهِ وَقَلَّدَنِیْ خِلَالًا لَّمْ تَزَلْ فِيْهِ نَادَيْتُكَ يَا رَبِّ مُسْتَجِيْرًا بِكَ وَاثِقًا بِسُرْعَةِ اِجَابَتِكَ مُتَوَكِّلًا عَلٰى مَا لَمْ اَزَلْ اَعْرِفُهٗ مِنْ حُسْنِ دِفَاعِكَ عَالِمًا اَنَّهٗ لَا يُضْطَهَدُ مَنْ اٰوٰى اِلٰى ظِلِّ كَنَفِكَ وَلَنْ تَقْرَعَ الْحَوَادِثُ مَنْ لَّجَاَ اِلٰى مَعْقِلِ الْاِنْتِصَارِ بِكَ فَحَصَّنْتَنِیْ مِنْ بَاْسِهٖ بِقُدْرَتِكَ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُّقْتَدِرٍ لَّا يُغْلَبُ وَذِیْ اَنَاةٍ لَّا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِیْ لِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ (٤) اِلٰهِیْ وَكَمْ مِّنْ سَحَائِبِ مَكْرُوْهٍ جَلَّيْتَهَا وَسَمَاءِ نِعْمَةٍ مَطَرْتَهَا وَجَدَاوِلِ كَرَامَةٍ اَجْرَيْتَهَا وَاَعْيُنِ اَحْدَاثٍ طَمَسْتَهَا وَنَاشِئَةِ رَحْمَةٍ نَشَرْتَهَا وَجُنَّةِ عَافِيَةٍ اَلْبَسْتَهَا وَغَوَامِرِ كُرُبَاتٍ

كَشَفْتَهَا وَاُمُوْرٍ جَارِيَةٍ قَدَّرْتَهَا لَمْ تُعْجِزْكَ اِذْ طَلَبْتَهَا وَلَمْ تَمْتَنِعْ مِنْكَ
اِذْ اَرَدْتَهَا فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِيْ اَنَاةٍ لَا
يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِيْ لِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ
وَلِاٰلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ (۵) اِلٰهِيْ وَكَمْ مِنْ ظَنٍّ حَسَنٍ حَقَّقْتَ
وَمِنْ كَسْرِ اِمْلَاقٍ جَبَرْتَ وَمِنْ مَسْكَنَةٍ فَادِحَةٍ حَوَّلْتَ وَمِنْ صَرْعَةٍ
مُهْلِكَةٍ اَنْعَشْتَ وَمِنْ مَشَقَّةٍ اَرَحْتَ لَا تُسْئَلُ يَا سَيِّدِيْ عَمَّا تَفْعَلُ
وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ وَلَا يَنْقُصُكَ مَا اَنْفَقْتَ وَلَقَدْ سُئِلْتَ فَاَعْطَيْتَ وَ
لَمْ تُسْئَلْ فَابْتَدَأْتَ وَاسْتُمِيْحَ بَابُ فَضْلِكَ فَمَا اَكْدَيْتَ اَبَيْتَ
اِلَّا اِنْعَامًا وَّامْتِنَانًا وَّاِلَّا تَطَوُّلًا يَا رَبِّ وَاِحْسَانًا وَّاَبَيْتُ يَا
رَبِّ اِلَّا انْتِهَاكًا لِحُرُمَاتِكَ وَاجْتِرَاءً عَلٰى مَعَاصِيْكَ وَتَعَدِّيًا
لِحُدُوْدِكَ وَغَفْلَةً عَنْ وَّعِيْدِكَ وَطَاعَةً لِعَدُوِّيْ وَعَدُوِّكَ لَمْ
يَمْنَعْكَ يَا اِلٰهِيْ وَنَاصِرِيْ اِخْلَالِيْ بِالشُّكْرِ عَنْ اِتْمَامِ اِحْسَانِكَ
وَلَا حَجَزَنِيْ ذٰلِكَ عَنِ ارْتِكَابِ مَسَاخِطِكَ اَللّٰهُمَّ وَهٰذَا مَقَامُ
عَبْدٍ ذَلِيْلٍ اعْتَرَفَ لَكَ بِالتَّوْحِيْدِ وَاَقَرَّ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالتَّقْصِيْرِ
فِيْ اَدَاءِ حَقِّكَ وَشَهِدَ لَكَ بِسُبُوْغِ نِعْمَتِكَ عَلَيْهِ وَجَمِيْلِ عَادَتِكَ
عِنْدَهٗ وَاِحْسَانِكَ اِلَيْهِ فَهَبْ لِيْ يَا اِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ مِنْ فَضْلِكَ
مَا اُرِيْدُهٗ سَبَبًا اِلٰى رَحْمَتِكَ وَاَتَّخِذُهٗ سُلَّمًا اَعْرُجُ فِيْهِ اِلٰى مَرْضَاتِكَ
وَاٰمَنُ بِهٖ مِنْ سَخَطِكَ بِعِزَّتِكَ وَطَوْلِكَ وَبِحَقِّ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ
وَذِيْ اَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِيْ
لِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ (۶) اِلٰهِيْ وَكَمْ
عَبْدٍ اَمْسٰى وَاَصْبَحَ فِيْ كَرْبِ الْمَوْتِ وَحَشْرَجَةِ الصَّدْرِ وَالنَّظَرِ
اِلٰى مَا تَقْشَعِرُّ مِنْهُ الْجُلُوْدُ وَتَفْزَعُ لَهُ الْقُلُوْبُ وَاَنَا فِيْ عَافِيَةٍ

مِّنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِيْ
اَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِيْ لِنَعْمَائِكَ
مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ (۷) اِلٰهِيْ وَكَمْ مِّنْ
عَبْدٍ اَمْسٰى وَاَصْبَحَ سَقِيْمًا مُوْجَعًا مُدْنِفًا فِيْ اَنَّةٍ وَّعَوِيْلٍ يَتَقَلَّبُ
فِيْ غَمِّهٖ لَا يَجِدُ مَحِيْصًا وَّلَا يُسِيْغُ طَعَامًا وَّلَا يَسْتَعْذِبُ شَرَابًا
وَّلَا يَسْتَطِيْعُ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّهُوَ فِيْ حَسْرَةٍ وَّنَدَامَةٍ وَّاَنَا فِيْ
صِحَّةٍ مِّنَ الْبَدَنِ وَسَلَامَةٍ مِّنَ الْعَيْشِ كُلُّ ذٰلِكَ مِنْكَ بِفَضْلِكَ
فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِيْ اَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِيْ لِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ
وَلِاٰلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ (۸) اِلٰهِيْ وَكَمْ مِّنْ عَبْدٍ اَمْسٰى وَ
اَصْبَحَ خَائِفًا مَّرْعُوْبًا مُّسْهَدًا مُّشْفِقًا وَّحِيْدًا وَّجِلًا هَارِبًا طَرِيْدًا
مَّحْجُوْرًا مُّنْجَحِرًا فِيْ مَضِيْقٍ اَوْ مَخْبَاَةٍ مِّنَ الْمَخَابِيْ قَدْ ضَاقَتْ
عَلَيْهِ الْاَرْضُ بِرُحْبِهَا لَا يَجِدُ حِيْلَةً وَّلَا مَنْجٰى وَّلَا مَاْوٰى وَّلَا
مَهْرَبًا وَّاَنَا فِيْ اَمْنٍ وَّاَمَانٍ وَّطُمَانِيْنَةٍ وَّعَافِيَةٍ مِّنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ
فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِيْ اَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِيْ لِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ
وَلِاٰلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ (۹) اِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ وَكَمْ مِّنْ عَبْدٍ اَمْسٰى
وَاَصْبَحَ مَغْلُوْلًا مُّكَبَّلًا فِي الْحَدِيْدِ بِاَيْدِي الْعُدَاةِ لَا يَرْحَمُوْنَهٗ
فَقِيْدًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَوَلَدِهٖ مُنْقَطِعًا عَنْ اِخْوَانِهٖ وَبَلَدِهٖ يَتَوَقَّعُ كُلَّ
سَاعَةٍ بِاَيِّ قِتْلَةٍ يُقْتَلُ وَبِاَيِّ مُثْلَةٍ يُمَثَّلُ بِهٖ وَاَنَا فِيْ عَافِيَةٍ
مِّنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِيْ
اَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِيْ لِنَعْمَائِكَ
مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ (۱۰) اِلٰهِيْ وَكَمْ مِّنْ

عبد امسى واصبح يقاسي الحرب ومباشرة القتال بنفسه قد
غشيته الاعداء من كل جانب بالسيوف والرماح وآلة الحرب
يتقعقع في الحديد قد بلغ مجهوده لا يعرف حيلة ولا يهتدي
سبيلا ولا يجد مهربا قد اُدنف بالجراحات او متشحطا
بدمه تحت السنابك والارجل يتمنى شربة من ماء او حبة
من ماله او نظرة الى اهله وولده لا يقدر عليها وانا في
عافية من ذلك كله فلك الحمد يا رب من مقتدر لا يغلب
وذي اناة لا يعجل صل على محمد وآل محمد واجعلني
لنعمائك من الشاكرين ولآلائك من الذاكرين (١١) الهي وكم
من عبد امسى واصبح في ظلمات البحار وعواصف الرياح
والاهوال والامواج يتوقع الغرق والهلاك لا يقدر على حيلة
او مبتلى بصاعقة او هدم او حرق او شرق او خسف
او مسخ او قذف وانا في عافية من ذلك كله فلك الحمد يا رب
من مقتدر لا يغلب وذي اناة لا يعجل صل على محمد وآل
محمد واجعلني لنعمائك من الشاكرين ولآلائك من الذاكرين
(١٢) الهي وكم من عبد امسى واصبح مسافرا شاخصا عن اهله
ووطنه وولده متحيرا في المفاوز تائها مع الوحوش والبهائم
والهوام وحيدا فريدا لا يعرف حيلة ولا يهتدي سبيلا او
متاذيا ببرد او حر او جوع او عطش او عري او غيره من
الشدائد مما انا منه خلو في عافية من ذلك كله فلك الحمد
يا رب من مقتدر لا يغلب وذي اناة لا يعجل صل على محمد
وآل محمد واجعلني لنعمائك من الشاكرين ولآلائك من
الذاكرين (١٣) الهي وسيدي وكم من عبد امسى واصبح فقيرا

عائلا عاريا مملقا مخفقا مهجورا جائعا ظمآن ينتظر من يعود
عليه بفضل او عبد وجيه عندك هو اوجه مني عندك او
اشد عبادة لك مغلولا مقهورا قد حمل ثقلا من تعب
العناء وشدة العبودية وكلفة الرق وثقل الضريبة او مبتلى
ببلاء شديد لا قبل له الا بمنك عليه وانا المخدوم المنعم
المعافى المكرم وانا في عافية مما هو فيه فلك الحمد يا رب
من مقتدر لا يغلب وذي اناة لا يعجل صل على محمد و
آل محمد واجعلني لنعمائك من الشاكرين ولآلائك من
الذاكرين (١٤) الهي وسيدي وكم من عبد امسى واصبح
شريدا طريدا حيران متحيرا خائفا خاسرا في الصحاري
والبراري قد احرقه الحر وادنفه البرد وهو في ضر من
العيش وضنك من الحيوة وذل من المقام ينظر الى نفسه
حسرة لا يقدر لها على ضر ولا نفع وانا خلو من ذلك كله
بجودك وكرمك فلا اله الا انت سبحانك من مقتدر لا يغلب و
ذي اناة لا يعجل صل على محمد وآل محمد واجعلني لنعمائك
من الشاكرين ولآلائك من الذاكرين وارحمني برحمتك يا
ارحم الراحمين (١٥) الهي ومولاي وسيدي وكم من عبد
امسى واصبح عليلا مريضا سقيما مدنفا على فرش العلة و
في لباسها يتقلب يمينا وشمالا لا يعرف شيئا من لذة الطعام
ولا من لذة الشراب ينظر الى نفسه حسرة لا يستطيع لها ضرا
ولا نفعا وانا خلو من ذلك كله بجودك وكرمك فلا اله الا
انت سبحانك من مقتدر لا يغلب وذي اناة لا يعجل صل
على محمد وآل محمد واجعلني لك من العابدين ولنعمائك

من الشاكرين ولآلائك من الذاكرين وارحمني برحمتك يا
أرحم الراحمين (١٦) إلهي ومولاي وسيدي وكم من عبد
أمسى وأصبح قد دنا يومه من حتفه وأحدق به ملك الموت
في أعوانه يعالج سكرات الموت وحياضه تدور عيناه
يمينا وشمالا ينظر إلى أحبائه وأودائه وأخلائه قد منع
من الكلام وحجب عن الخطاب ينظر إلى نفسه حسرة لا
يستطيع لها ضرا ولا نفعا وأنا خلو من ذلك كله بجودك و
كرمك فلا إله إلا أنت سبحانك من مقتدر لا يغلب و
ذي أناة لا يعجل صل على محمد وآل محمد واجعلني لك
من العابدين ولنعمائك من الشاكرين ولآلائك من الذاكرين
وارحمني برحمتك يا أرحم الراحمين (١٧) إلهي ومولاي و
سيدي وكم من عبد أمسى وأصبح في مضائق الحبوس والسجون
وكربها وذلها وحديدها يتداوله أعوانها وزبانيتها
فلا يدري أي حال يفعل به وأي مثلة يمثل به فهو في ضر
من العيش وضنك من الحيوة ينظر إلى نفسه حسرة لا يستطيع
لها ضرا ولا نفعا وأنا خلو من ذلك كله بجودك وكرمك
فلا إله إلا أنت سبحانك من مقتدر لا يغلب وذي أناة لا
يعجل صل على محمد وآل محمد واجعلني لك من
العابدين ولنعمائك من الشاكرين ولآلائك من الذاكرين
وارحمني برحمتك يا أرحم الراحمين (١٨) إلهي ومولاي
وسيدي وكم من عبد أمسى وأصبح قد استمر عليه القضاء
وأحدق به البلاء وفارق أوداءه وأحباءه وأخلاءه وأمسى
حقيرا أسيرا ذليلا في أيدي الكفار والأعداء يتداولونه يمينا

وشمالا قد حصر في المطامير وثقل بالحديد لا يرى شيئا من
ضياء الدنيا ولا من روحها ينظر إلى نفسه حسرة لا يستطيع
لها ضرا ولا نفعا وأنا خلو من ذلك كله بجودك وكرمك
فلا إله إلا أنت سبحانك من مقتدر لا يغلب وذي أناة لا
يعجل صل على محمد وآل محمد واجعلني لك من العابدين
ولنعمائك من الشاكرين ولآلائك من الذاكرين وارحمني
برحمتك يا أرحم الراحمين (١٩) إلهي ومولاي وسيدي وكم
من عبد أمسى وأصبح قد اشتاق إلى الدنيا للرغبة فيها إلى أن
خاطر بنفسه وماله حرصا منه عليها قد ركب الفلك وكسرت
به فهو في آفاق البحار وظلمها ينظر إلى نفسه حسرة لا
يقدر لها على ضر ولا نفع وأنا خلو من ذلك كله بجودك و
كرمك فلا إله إلا أنت سبحانك من مقتدر لا يغلب وذي
أناة لا يعجل صل على محمد وآل محمد واجعلني لك من
العابدين ولنعمائك من الشاكرين ولآلائك من الذاكرين
وارحمني برحمتك يا أرحم الراحمين (٢٠) إلهي ومولاي
وسيدي وكم من عبد أمسى وأصبح قد استمر عليه القضاء
وأحدق به البلاء والكفار والأعداء وأخذته الرماح والسيوف
والسهام وجدل صريعا وقد شربت الأرض من دمه وأكلت
السباع والطير من لحمه وأنا خلو من ذلك كله بجودك و
كرمك لا باستحقاق مني فلا إله إلا أنت سبحانك من
مقتدر لا يغلب وذي أناة لا يعجل صل على محمد وآل
محمد واجعلني لك من العابدين ولنعمائك من الشاكرين
ولآلائك من الذاكرين وارحمني برحمتك يا أرحم الراحمين

(۲۱) وبعزتك وطولك يا كريم لأطلبن مما لديك ولألحن عليك
ولأمدن يدي نحوك مع جرمها إليك يا رب فبمن أعوذ يا رب وبمن
ألوذ يا كريم لا أحد لي إلا أنت أفتردني وأنت معولي وعليك
متكلي أسألك باسمك الذي وضعته على السماء فاستقلت وعلى الأرض
فاستقرت وعلى الجبال فرست وعلى الليل فأظلم وعلى النهار فاستنار
أن تصلي على محمد وآل محمد وأن تقضي لي جميع حوائجي كلها
وتغفر لي ذنوبي كلها صغيرها وكبيرها وتوسع علي من الرزق
ما تبلغني به شرف الدنيا والآخرة يا أرحم الراحمين
مولاي بك استعنت فصل على محمد وآل محمد
وأعني وبك استجرت فصل على محمد وآل محمد
فأجرني وأغنني بطاعتك عن طاعة عبادك وبمسألتك عن مسألة
خلقك وانقلني من ذل الفقر إلى عز الغنى ومن ذل المعاصي إلى عز
الطاعة فقد فضلتني على كثير من خلقك جودا منك وكرما
لا باستحقاق مني إلهي فلك الحمد على ذلك كله صل على محمد
وآل محمد واجعلني لنعمائك من الشاكرين ولآلائك من الذاكرين
وارحمني برحمتك يا أرحم الراحمين۔ پس سجدہ میں جائیں اور کہیں
سجد وجهي الذليل لوجهك العزيز الجليل سجد وجهي البالي الفاني
لوجهك الدائم الباقي سجد وجهي الفقير لوجهك الغني الكبير
سجد وجهي وسمعي وبصري ولحمي ودمي وجلدي وعظمي
وما أقلت الأرض مني لله رب العالمين۔ اللهم عد على جهلي
بحلمك وعلى فقري بغناك وعلى ذلي بعزك وسلطانك وعلى ضعفي
بقوتك وعلى خوفي بأمنك وعلى ذنوبي وخطاياي بعفوك ورحمتك
يا رحمن يا رحيم اللهم إني أدرأ بك في نحر فلان بن فلان

أعوذ بك من شره فاكفنيه بما كفيت به أنبيائك وأوليائك
من خلقك وصالحي عبادك من فراعنة خلقك وطغاة عداتك وشر
جميع خلقك برحمتك يا أرحم الراحمين إنك على كل شيء قدير
حسبنا الله ونعم الوكيل۔

۳ — دعائے کمیل

حضرت کمیل ابن زیاد علیہ الرحمۃ جو حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے خاص صحابی تھے، ناقل ہیں کہ میں ایک روز جناب امیر علیہ السلام کی خدمت اقدس میں مسجد بصرہ میں حاضر تھا۔ ماہ شعبان کی پندرھویں شب کا ذکر آگیا۔ آپ نے فرمایا کہ جو شخص اس شب بیدار رہ کر عبادت خدا میں بسر کرے اور جناب خضر علیہ السلام کی دعا کو پڑھے۔ تو اس کی دعا یقیناً مستجاب ہوگی۔ اور اے کمیل اگر تم اس دعا کو ہر شب جمعہ میں ایک بار یا ہر مہینے میں ایک دفعہ یا ہر سال میں یا تمام عمر میں ایک مرتبہ پڑھو گے تو تم دشمنوں کے شر سے محفوظ رہو گے۔ خدا کی امداد شامل حال ہوگی۔ روزی میں برکت ہوگی۔ گناہوں کی بخشش ہوگی اس کے بعد حضرت نے دعا تلقین فرمائی۔ اسی وجہ سے "دعائے کمیل" کے نام سے مشہور ہے۔ دعا یہ ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم۔ اللهم إني أسألك برحمتك
التي وسعت كل شيء وبقوتك التي قهرت بها كل شيء وخضع
لها كل شيء وذل لها كل شيء وبجبروتك التي غلبت بها كل شيء
وبعزتك التي لا يقوم لها شيء وبعظمتك التي ملأت كل شيء
وبسلطانك الذي علا كل شيء وبوجهك الباقي بعد فناء كل شيء
وبأسمائك التي ملأت أركان كل شيء وبعلمك الذي أحاط
بكل شيء وبنور وجهك الذي أضاء له كل شيء يا نور يا قدوس
يا أول الأولين ويا آخر الآخرين اللهم اغفر لي الذنوب التي
تهتك العصم اللهم اغفر لي الذنوب التي تنزل النقم

اللهم اغفر لي الذنوب التي تغير النعم اللهم اغفر لي الذنوب
التي تحبس الدعاء اللهم اغفر لي الذنوب التي تقطع الرجاء اللهم
اغفر لي الذنوب التي تنزل البلاء اللهم اغفر لي كل ذنب اذنبته
وكل خطيئة اخطأتها اللهم اني اتقرب اليك بذكرك واستشفع
بك الى نفسك واسئلك بجودك ان تدنيني من قربك وان توزعني
شكرك وان تلهمني ذكرك اللهم اني اسئلك سؤال خاضع
متذلل خاشع متضرع ان تسامحني وترحمني وتجعلني بقسمك
راضيا قانعا وفي جميع الاحوال متواضعا اللهم واسئلك سؤال
من اشتدت فاقته وانزل بك عند الشدائد حاجته وعظم فيما
عندك رغبته اللهم عظم سلطانك وعلا مكانك وخفي مكرك
وظهر امرك وغلب قهرك وجرت قدرتك ولا يمكن الفرار
من حكومتك اللهم لا اجد لذنوبي غافرا ولا لقبائحي ساترا
ولا لشيء من عملي القبيح بالحسن مبدلا غيرك لا اله الا انت
سبحانك وبحمدك ظلمت نفسي وتجرأت بجهلي وسكنت الى قديم
ذكرك لي ومنك علي اللهم مولاي كم من قبيح سترته وكم
من فادح من البلاء اقلته وكم من عثار وقيته وكم من
مكروه دفعته وكم من ثناء جميل لست اهلا له نشرته اللهم
عظم بلائي وافرط بي سوء حالي وقصرت بي اعمالي وقعدت بي
اغلالي وحبسني عن نفعي بعد امالي وخدعتني الدنيا بغرورها
ونفسي بخيانتها ومطالي يا سيدي فاسئلك بعزتك ان لا يحجب
عنك دعائي سوء عملي وفعالي ولا تفضحني بخفي ما اطلعت
عليه من سري ولا تعاجلني بالعقوبة على ما عملته في خلواتي
من سوء فعلي واسائتي ودوام تفريطي وجهالتي وكثرة شهواتي

وغفلتي وكن اللهم بعزتك لي في الاحوال كلها رؤفا وعلي في
جميع الامور عطوفا الهي وربي من لي غيرك اسئله كشف ضري
والنظر في امري الهي ومولاي اجريت علي حكما اتبعت فيه
هوى نفسي ولم احترس فيه من تزيين عدوي فغرني بما اهوى
واسعده على ذلك القضاء فتجاوزت بما جرى علي من ذلك
بعض حدودك وخالفت بعض اوامرك فلك الحمد علي في جميع
ذلك ولا حجة لي فيما جرى علي فيه قضاؤك والزمني حكمك
وبلاؤك وقد اتيتك يا الهي بعد تقصيري واسرافي على نفسي
معتذرا نادما منكسرا مستقيلا مستغفرا منيبا مقرا مذعنا
معترفا لا اجد مفرا مما كان مني ولا مفزعا اتوجه اليه في
امري غير قبولك عذري وادخالك اياي في سعة من رحمتك
اللهم فاقبل عذري وارحم شدة ضري وفكني من شد وثاقي
يا رب ارحم ضعف بدني ورقة جلدي ودقة عظمي يا من بدأ
خلقي وذكري وتربيتي وبري وتغذيتي هبني لابتداء كرمك و
سالف برك بي يا الهي وسيدي وربي اتراك معذبي بنارك بعد
توحيدك وبعد ما انطوى عليه قلبي من معرفتك ولهج به لساني
من ذكرك واعتقده ضميري من حبك وبعد صدق اعترافي
ودعائي خاضعا لربوبيتك هيهات انت اكرم من ان تضيع من
ربيته او تبعد من ادنيته او تشرد من اويته او تسلم الى البلاء
من كفيته ورحمته وليت شعري يا سيدي والهي ومولاي
اتسلط النار على وجوه خرت لعظمتك ساجدة وعلى السن نطقت
بتوحيدك صادقة وبشكرك مادحة وعلى قلوب اعترفت بالهيتك
محققة وعلى ضمائر حوت من العلم بك حتى صارت خاشعة و

علی جوارح سعت إلی أوطان تعبّدك طائعة وأشارت باستغفارك
مذعنة ما هكذا الظّنّ بك ولا اُخبرنا بفضلك عنك يا كريم يا ربّ
وأنت تعلم ضعفي عن قليل من بلاء الدّنيا وعقوباتها وما يجري فيها من
المكاره علی أهلها علی أنّ ذلك بلاء ومكروه قليل مكثه يسير بقاؤه
قصير مدّته فكيف احتمالي لبلاء الآخرة وجليل وقوع المكاره فيها
وهو بلاء تطول مدّته ويدوم مقامه ولا يخفّف عن أهله لأنّه
لا يكون إلّا عن غضبك وانتقامك وسخطك وهذا ما لا تقوم له
السّماوات والأرض يا سيّدي فكيف لي وأنا عبدك الضّعيف الذّليل
الحقير المسكين المستكين يا إلهي وربّي وسيّدي ومولاي لأيّ
الاُمور إليك أشكو ولما منها أضجّ وأبكي لأليم العذاب وشدّته
أم لطول البلاء ومدّته فلئن صيّرتني في العقوبات مع أعدائك و
جمعت بيني وبين أهل بلائك وفرّقت بيني وبين أحبّائك و
أوليائك فهبني يا إلهي وسيّدي ومولاي وربّي صبرت علی
عذابك فكيف أصبر علی فراقك وهبني صبرت علی حرّ نارك فكيف
أصبر عن النّظر إلی كرامتك أم كيف أسكن في النّار ورجائي
عفوك فبعزّتك يا سيّدي ومولاي اُقسم صادقاً لئن تركتني
ناطقاً لأضجّنّ إليك بين أهلها ضجيج الآملين ولأصرخنّ إليك
صراخ المستصرخين ولأبكينّ عليك بكاء الفاقدين ولاُنادينّك
أين كنت يا وليّ المؤمنين يا غاية آمال العارفين يا غياث
المستغيثين يا حبيب قلوب الصّادقين ويا إله العالمين
أفتراك سبحانك يا إلهي وبحمدك تسمع فيها صوت عبد مسلم
سجن فيها بمخالفته وذاق طعم عذابها بمعصيته وحبس بين
أطباقها بجرمه وجريرته وهو يضجّ إليك ضجيج مؤمّل لرحمتك

ويناديك بلسان أهل توحيدك ويتوسّل إليك بربوبيّتك يا مولاي
فكيف يبقی في العذاب وهو يرجو ما سلف من حلمك ورأفتك أم كيف
تؤلمه النّار وهو يأمل فضلك ورحمتك أم كيف يحرقه
لهيبها وأنت تسمع صوته وتری مكانه أم كيف يشتمل عليه
زفيرها وأنت تعلم ضعفه أم كيف يتقلقل بين أطباقها
وأنت تعلم صدقه أم كيف تزجره زبانيتها وهو يناديك يا ربّه
أم كيف يرجو فضلك في عتقه منها فتتركه فيها هيهات
ما ذلك الظّنّ بك ولا المعروف من فضلك ولا مشبه لما عاملت
به الموحّدين من برّك وإحسانك فباليقين أقطع لولا ما حكمت
به من تعذيب جاحديك وقضيت به من إخلاد معانديك لجعلت
النّار كلّها برداً وسلاماً وما كانت لأحد فيها مقرّاً ولا مقاماً
لكنّك تقدّست أسماؤك أقسمت أن تملأها من الكافرين من
الجنّة والنّاس أجمعين وأن تخلّد فيها المعاندين وأنت جلّ
ثناؤك قلت مبتدئاً وتطوّلت بالإنعام متكرّماً أفمن كان
مؤمناً كمن كان فاسقاً لا يستوون إلهي وسيّدي فأسألك بالقدرة
الّتي قدّرتها وبالقضيّة الّتي حتمتها وحكمتها وغلبت من عليه
أجريتها أن تهب لي في هذه اللّيلة وفي هذه السّاعة كلّ
جرم أجرمته وكلّ ذنب أذنبته وكلّ قبيح أسررته و
كلّ جهل عملته كتمته أو أعلنته أخفيته أو أظهرته و
كلّ سيّئة أمرت بإثباتها الكرام الكاتبين الّذين وكّلتهم
بحفظ ما يكون منّي وجعلتهم شهوداً عليّ مع جوارحي وكنت
أنت الرّقيب عليّ من ورائهم والشّاهد لما خفي عنهم وبرحمتك
أخفيته وبفضلك سترته وأن توفّر حظّي من كلّ خير تنزله

اَوْ اِحْسَانٍ تَفَضَّلْتَهُ اَوْ بِرٍّ نَشَرْتَهُ اَوْ رِزْقٍ بَسَطْتَهُ اَوْ ذَنْبٍ تَغْفِرُهُ اَوْ خَطَاءٍ تَسْتُرُهُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا اِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ وَمَالِكَ رِقِّيْ يَا مَنْ بِيَدِهٖ نَاصِيَتِيْ يَا عَلِيْمًا بِضُرِّيْ وَمَسْكَنَتِيْ يَا خَبِيْرًا بِفَقْرِيْ وَفَاقَتِيْ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ اَسْئَلُكَ بِحَقِّكَ وَقُدْسِكَ وَاَعْظَمِ صِفَاتِكَ وَاَسْمَآئِكَ اَنْ تَجْعَلَ اَوْقَاتِيْ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ بِذِكْرِكَ مَعْمُوْرَةً وَبِخِدْمَتِكَ مَوْصُوْلَةً وَاَعْمَالِيْ عِنْدَكَ مَقْبُوْلَةً حَتّٰى تَكُوْنَ اَعْمَالِيْ وَاَوْرَادِيْ كُلُّهَا وِرْدًا وَاحِدًا وَحَالِيْ فِيْ خِدْمَتِكَ سَرْمَدًا يَا سَيِّدِيْ يَا مَنْ عَلَيْهِ مُعَوَّلِيْ يَا مَنْ اِلَيْهِ شَكَوْتُ اَحْوَالِيْ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ قَوِّ عَلٰى خِدْمَتِكَ جَوَارِحِيْ وَاشْدُدْ عَلَى الْعَزِيْمَةِ جَوَانِحِيْ وَهَبْ لِيَ الْجِدَّ فِيْ خَشْيَتِكَ وَالدَّوَامَ فِي الْاِتِّصَالِ بِخِدْمَتِكَ حَتّٰى اَسْرَحَ اِلَيْكَ فِيْ مَيَادِيْنِ السَّابِقِيْنَ وَاُسْرِعَ اِلَيْكَ فِي الْمُبَادِرِيْنَ وَاَشْتَاقَ اِلٰى قُرْبِكَ فِي الْمُشْتَاقِيْنَ وَاَدْنُوَ مِنْكَ دُنُوَّ الْمُخْلِصِيْنَ وَاَخَافَكَ مَخَافَةَ الْمُوْقِنِيْنَ وَاَجْتَمِعَ فِيْ جِوَارِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ وَمَنْ اَرَادَنِيْ بِسُوْءٍ فَاَرِدْهُ وَمَنْ كَادَنِيْ فَكِدْهُ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ اَحْسَنِ عَبِيْدِكَ نَصِيْبًا عِنْدَكَ وَاَقْرَبِهِمْ مَنْزِلَةً مِنْكَ وَاَخَصِّهِمْ زُلْفَةً لَدَيْكَ فَاِنَّهٗ لَا يُنَالُ ذٰلِكَ اِلَّا بِفَضْلِكَ وَجُدْ لِيْ بِجُوْدِكَ وَاعْطِفْ عَلَيَّ بِمَجْدِكَ وَاحْفَظْنِيْ بِرَحْمَتِكَ وَاجْعَلْ لِسَانِيْ بِذِكْرِكَ لَهِجًا وَقَلْبِيْ بِحُبِّكَ مُتَيَّمًا وَمُنَّ عَلَيَّ بِحُسْنِ اِجَابَتِكَ وَاَقِلْنِيْ عَثْرَتِيْ وَاغْفِرْ لِيْ زَلَّتِيْ فَاِنَّكَ قَضَيْتَ عَلٰى عِبَادِكَ بِعِبَادَتِكَ وَاَمَرْتَهُمْ بِدُعَآئِكَ وَضَمِنْتَ لَهُمُ الْاِجَابَةَ فَاِلَيْكَ يَا رَبِّ نَصَبْتُ وَجْهِيْ وَاِلَيْكَ يَا رَبِّ مَدَدْتُ يَدِيْ فَبِعِزَّتِكَ اسْتَجِبْ لِيْ دُعَآئِيْ وَبَلِّغْنِيْ مُنَايَ وَلَا تَقْطَعْ مِنْ فَضْلِكَ رَجَآئِيْ وَاكْفِنِيْ شَرَّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ مِنْ اَعْدَآئِيْ يَا سَرِيْعَ الرِّضَا اِغْفِرْ لِمَنْ لَا يَمْلِكُ اِلَّا الدُّعَآءَ فَاِنَّكَ فَعَّالٌ لِمَا تَشَآءُ يَا مَنِ اسْمُهٗ

دَوَآءٌ وَذِكْرُهٗ شِفَآءٌ وَطَاعَتُهٗ غِنًى اِرْحَمْ مَنْ رَاْسُ مَالِهِ الرَّجَآءُ وَسِلَاحُهُ الْبُكَآءُ يَا سَابِغَ النِّعَمِ يَا دَافِعَ النِّقَمِ يَا نُوْرَ الْمُسْتَوْحِشِيْنَ فِي الظُّلَمِ يَا عَالِمًا لَا يُعَلَّمُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّافْعَلْ بِيْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْاَئِمَّةِ الْمَيَامِيْنَ مِنْ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا۔

۴۔ دعائے مشلول

جناب سید ابن طاؤس علیہ الرحمۃ نے کتاب مہج الدعوات میں اس دعائے امیر المومنین کے متعلق جناب امام حسین علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ اس دعا میں اسم اعظم ہے۔ اور اس کا پڑھنا اجابت دعا کا باعث اور غم و الم دور ہونے کا موجب ہے۔ اس کی برکت سے پڑھنے والے کا قرض ادا ہو جائے گا محتاجی مالداری سے بدل جائے گی۔ گناہ بخش جائیں گے۔ شیطان اور سلطان کے شر سے محفوظ رہے گا۔ پھر حضرت فرماتے ہیں کہ اس دعا کو باطہارت پڑھا کرو۔ بغیر طہارت کے جرأت نہ کرو۔ چونکہ مشلول اس کو کہتے ہیں کہ جس کا بدن شل و بے حس ہو جائے اور جس شخص کو امیر المومنین علیہ السلام نے یہ دعا مرحمت فرمائی تھی اُس کا جسم باپ کی بددعا سے شل ہو گیا تھا لیکن اس جلیل القدر دعا کی برکت سے اُس نے شفا پائی۔ اور اُس کی توبہ قبول ہوئی۔ بدیں وجہ یہ "دعائے مشلول" کے نام سے مشہور ہے اور دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا هُوَ يَا مَنْ لَا يَعْلَمُ مَا هُوَ وَلَا كَيْفَ هُوَ وَلَا اَيْنَ هُوَ وَلَا حَيْثُ هُوَ اِلَّا هُوَ يَا ذَا الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ يَا ذَا الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ يَا مَلِكُ يَا قُدُّوْسُ يَا سَلَامُ يَا مُؤْمِنُ يَا مُهَيْمِنُ يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ يَا مُتَكَبِّرُ يَا خَالِقُ يَا بَارِئُ

يَا مُفِيدُ يَا مُدَبِّرُ يَا شَدِيدُ يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيدُ يَا مُبِيدُ يَا وَدُودُ يَا مَحْمُودُ
يَا مَعْبُودُ يَا بَعِيدُ يَا قَرِيبُ يَا مُجِيبُ يَا رَقِيبُ يَا حَسِيبُ يَا بَدِيعُ
يَا رَفِيعُ يَا مَنِيعُ يَا سَمِيعُ يَا عَلِيمُ يَا حَلِيمُ يَا كَرِيمُ يَا حَكِيمُ يَا قَدِيمُ
يَا عَلِيُّ يَا عَالِمُ يَا عَظِيمُ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا دَيَّانُ يَا مُسْتَعَانُ يَا
جَلِيلُ يَا جَمِيلُ يَا وَكِيلُ يَا كَفِيلُ يَا مُقِيلُ يَا مُنِيلُ يَا نَبِيلُ يَا دَلِيلُ
يَا هَادِي يَا بَادِي يَا أَوَّلُ يَا آخِرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ يَا قَائِمُ يَا دَائِمُ
يَا حَاكِمُ يَا عَالِمُ يَا قَاضِي يَا عَادِلُ يَا فَاصِلُ يَا وَاصِلُ يَا طَاهِرُ يَا
مُطَهِّرُ يَا قَادِرُ يَا مُقْتَدِرُ يَا كَبِيرُ يَا مُتَكَبِّرُ يَا وَاحِدُ يَا أَحَدُ يَا صَمَدُ يَا
مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ صَاحِبَةٌ وَلَا
وَلَدٌ وَلَا كَانَ مَعَهُ وَزِيرٌ وَلَا اتَّخَذَ مَعَهُ مُشِيرًا وَلَا احْتَاجَ إِلَى ظَهِيرٍ
وَلَا كَانَ مَعَهُ مِنْ إِلٰهٍ غَيْرُهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ فَتَعَالَيْتَ عَمَّا يَقُولُ الظَّالِمُونَ
عُلُوًّا كَبِيرًا يَا عَلِيُّ يَا شَامِخُ يَا بَاذِخُ يَا فَتَّاحُ يَا نَفَّاحُ يَا مُرْتَاحُ يَا
مُفَرِّجُ يَا نَاصِرُ يَا مُنْتَصِرُ يَا مُدْرِكُ يَا مُهْلِكُ يَا مُنْتَقِمُ يَا بَاعِثُ يَا
وَارِثُ يَا طَالِبُ يَا غَالِبُ يَا مَنْ لَا يَفُوتُهُ هَارِبٌ يَا تَوَّابُ يَا أَوَّابُ
يَا وَهَّابُ يَا مُسَبِّبَ الْأَسْبَابِ يَا مُفَتِّحَ الْأَبْوَابِ يَا مَنْ حَيْثُ مَا دُعِيَ
أَجَابَ يَا طَهُورُ يَا شَكُورُ يَا عَفُوُّ يَا غَفُورُ يَا نُورَ النُّورِ يَا مُدَبِّرَ
الْأُمُورِ يَا لَطِيفُ يَا خَبِيرُ يَا مُبِيرُ يَا مُجِيرُ يَا مُنِيرُ يَا بَصِيرُ يَا نَصِيرُ
يَا كَبِيرُ يَا وِتْرُ يَا فَرْدُ يَا أَبَدُ يَا سَنَدُ يَا صَمَدُ يَا كَافِي يَا شَافِي
يَا مُعَافِي يَا مُحْسِنُ يَا مُجْمِلُ يَا مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ يَا مُتَكَرِّمُ يَا مُتَفَرِّدُ
يَا مَنْ عَلَا فَقَهَرَ يَا مَنْ مَلَكَ فَقَدَرَ يَا مَنْ بَطَنَ فَخَبَرَ يَا مَنْ عُبِدَ
فَشَكَرَ يَا مَنْ عُصِيَ فَغَفَرَ يَا مَنْ لَا تَحْوِيهِ الْفِكَرُ يَا مَنْ لَا يُدْرِكُهُ بَصَرٌ
وَلَا يَخْفَى عَلَيْهِ أَثَرٌ يَا رَازِقَ الْبَشَرِ يَا مُقَدِّرَ كُلِّ قَدَرٍ يَا عَالِيَ الْمَكَانِ
يَا شَدِيدَ الْأَرْكَانِ يَا مُبَدِّلَ الزَّمَانِ يَا قَابِلَ الْقُرْبَانِ يَا ذَا الْمَنِّ وَ

الْإِحْسَانِ يَا ذَا الْعِزِّ وَالسُّلْطَانِ يَا رَحِيمُ يَا رَحْمٰنُ يَا مَنْ هُوَ كُلَّ يَوْمٍ
فِي شَأْنٍ يَا مَنْ لَا يَشْغَلُهُ شَأْنٌ عَنْ شَأْنٍ يَا عَظِيمَ الشَّأْنِ يَا مَنْ هُوَ بِكُلِّ
مَكَانٍ يَا سَامِعَ الْأَصْوَاتِ يَا مُجِيبَ الدَّعَوَاتِ يَا مُنْجِحَ الطَّلِبَاتِ يَا قَاضِيَ
الْحَاجَاتِ يَا مُنْزِلَ الْبَرَكَاتِ يَا رَاحِمَ الْعَبَرَاتِ يَا مُقِيلَ الْعَثَرَاتِ يَا
كَاشِفَ الْكُرُبَاتِ يَا وَلِيَّ الْحَسَنَاتِ يَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ يَا مُعْطِيَ السُّؤْلَاتِ
يَا مُحْيِيَ الْأَمْوَاتِ يَا جَامِعَ الشَّتَاتِ يَا مُطَّلِعُ عَلَى النِّيَّاتِ يَا رَادَّ مَا قَدْ
فَاتَ يَا مَنْ لَا تَشْتَبِهُ عَلَيْهِ الْأَصْوَاتُ يَا مَنْ لَا تُضْجِرُهُ الْمَسْأَلَاتُ
وَلَا تَغْشَاهُ الظُّلُمَاتُ يَا نُورَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوَاتِ يَا سَابِغَ النِّعَمِ يَا دَافِعَ
النِّقَمِ يَا بَارِئَ النَّسَمِ يَا جَامِعَ الْأُمَمِ يَا شَافِيَ السَّقَمِ يَا خَالِقَ النُّورِ
وَالظُّلَمِ يَا ذَا الْجُودِ وَالْكَرَمِ يَا مَنْ لَا يَطَأُ عَرْشَهُ قَدَمٌ يَا أَجْوَدَ
الْأَجْوَدِينَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ يَا أَسْمَعَ السَّامِعِينَ يَا أَبْصَرَ
النَّاظِرِينَ يَا جَارَ الْمُسْتَجِيرِينَ يَا أَمَانَ الْخَائِفِينَ يَا ظَهْرَ اللَّاجِينَ
يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ يَا غَايَةَ الطَّالِبِينَ يَا صَاحِبَ
كُلِّ غَرِيبٍ يَا مُونِسَ كُلِّ وَحِيدٍ يَا مَلْجَأَ كُلِّ طَرِيدٍ يَا مَأْوَى
كُلِّ شَرِيدٍ يَا حَافِظَ كُلِّ ضَالَّةٍ يَا رَاحِمَ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ يَا رَازِقَ
الطِّفْلِ الصَّغِيرِ يَا جَابِرَ الْعَظْمِ الْكَسِيرِ يَا فَاكَّ كُلِّ أَسِيرٍ يَا مُغْنِيَ
الْبَائِسِ الْفَقِيرِ يَا عِصْمَةَ الْخَائِفِ الْمُسْتَجِيرِ يَا مَنْ لَهُ التَّدْبِيرُ
وَالتَّقْدِيرُ يَا مَنِ الْعَسِيرُ عَلَيْهِ سَهْلٌ يَسِيرٌ يَا مَنْ لَا يَحْتَاجُ إِلَى
تَفْسِيرٍ يَا مَنْ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يَا مَنْ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ خَبِيرٌ يَا
مَنْ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ يَا مُرْسِلَ الرِّيَاحِ يَا فَالِقَ الْإِصْبَاحِ يَا بَاعِثَ
الْأَرْوَاحِ يَا ذَا الْجُودِ وَالسَّمَاحِ يَا مَنْ بِيَدِهِ كُلُّ مِفْتَاحٍ يَا سَامِعَ كُلِّ
صَوْتٍ يَا سَابِقَ كُلِّ فَوْتٍ يَا مُحْيِيَ كُلِّ نَفْسٍ بَعْدَ الْمَوْتِ يَا عُدَّتِي
فِي شِدَّتِي يَا حَافِظِي فِي غُرْبَتِي يَا مُونِسِي فِي وَحْدَتِي يَا وَلِيِّي فِي نِعْمَتِي

يا اُنسي حين تعييني المذاهب وتسلمني الاقارب ويخذلني كل صاحب
يا عماد من لا عماد له يا سند من لا سند له يا ذخر من لا ذخر له
يا حرز من لا حرز له يا كهف من لا كهف له يا كنز من لا كنز له
يا ركن من لا ركن له يا غياث من لا غياث له يا جار من لا جار له
يا جاري اللصيق يا ركني الوثيق يا الهي بالتحقيق يا رب البيت العتيق
يا شفيق يا رفيق فكني من حلق المضيق واصرف عني كل هم وغم
وضيق واكفني شر ما لا اطيق واعني على ما اطيق يا راد يوسف
على يعقوب يا كاشف ضر ايوب يا غافر ذنب داود يا رافع عيسى
ابن مريم ومنجيه من ايدي اليهود يا مجيب نداء يونس في
الظلمات يا مصطفى موسى بالكلمات يا من غفر لادم خطيئته
ورفع ادريس مكانا عليا برحمته يا من نجى نوحا من الغرق يا
من اهلك عادا الاولى وثمود فما ابقى وقوم نوح من قبل انهم
كانوا هم اظلم واطغى والمؤتفكة اهوى يا من دمر على قوم
لوط ودمدم على قوم شعيب يا من اتخذ ابراهيم خليلا يا
من اتخذ موسى كليما واتخذ محمدا صلى الله عليه واله وعليهم
اجمعين حبيبا يا مؤتي لقمان الحكمة والواهب لسليمان ملكا
لا ينبغي لاحد من بعده يا من نصر ذا القرنين على الملوك
الجبابرة يا من اعطى الخضر الحيوة ورد ليوشع ابن نون نور
الشمس بعد غروبها يا من ربط على قلب ام موسى واحصن
فرج مريم ابنت عمران يا من حصن يحيى ابن زكريا من
الذنب وسكن عن موسى الغضب يا من بشر زكريا بيحيى يا من
فدى اسمعيل من الذبح بذبح عظيم يا من قبل قربان هابيل و
جعل اللعنة على قابيل يا هازم الاحزاب لمحمد صلى الله عليه واله

ـل على محمد وآل محمد وعلى جميع الانبياء والمرسلين و
ـلائكتك المقربين واهل طاعتك اجمعين واسئلك بكل مسئلة
ـلك بها احد ممن رضيت عنه فحتمت له على الاجابة
الله يا الله يا الله يا رحمن يا رحمن يا رحمن يا رحيم
ـا رحيم يا رحيم يا ذا الجلال والاكرام يا ذا الجلال والاكرام
ـا ذا الجلال والاكرام به به به به به به به اسئلك بكل اسم
ـسميت به نفسك او انزلته في شيء من كتبك او استأثرت به
ـي علم الغيب عندك وبمعاقد العز من عرشك وبمنتهى الرحمة
من كتابك وبما لو ان ما في الارض من شجرة اقلام و
البحر يمده من بعده سبعة ابحر ما نفدت كلمات الله
ان الله عزيز حكيم واسئلك باسمائك الحسنى التي نعتها في
كتابك فقلت ولله الاسماء الحسنى فادعوه بها وقلت ادعوني
استجب لكم وقلت واذا سألك عبادي عني فاني قريب اجيب
دعوة الداع اذا دعان فليستجيبوا لي وليؤمنوا بي لعلهم يرشدون
وقلت يا عبادي الذين اسرفوا على انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله
ان الله يغفر الذنوب جميعا انه هو الغفور الرحيم وانا
اسئلك يا الهي وادعوك يا رب وارجوك يا سيدي واطمع في
اجابتي يا مولاي كما وعدتني وقد دعوتك كما امرتني
فافعل بي ما انت اهله يا كريم والحمد لله رب العالمين
وصلى الله على محمد وآله اجمعين ٥

پھر اپنی حاجات خداوند عالم سے طلب
کرے انشاء اللہ بر آئیں گی۔

۵۔ دُعائے جامع

جناب سید ابن طاؤس علیہ الرحمۃ نے مہج الدعوات میں جناب امیر علیہ السلام سے یہ دعا روایت کی ہے اور حضرتؑ نے اس کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے سُنا ہے۔ اس دعا کے پڑھنے والے کے لئے بہت کچھ فضیلت و ثواب منقول ہے بالخصوص اس شخص کے لئے جو مدت عمر میں سو مرتبہ پڑھے اور وہ دعا یہ ہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فِیْ عِلْمِهٖ مُنْتَهٰی رِضَاهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بَعْدَ عِلْمِهٖ مُنْتَهٰی رِضَاهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَعَ عِلْمِهٖ مُنْتَهٰی رِضَاهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ بَعْدَ عِلْمِهٖ مُنْتَهٰی رِضَاهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ مَعَ عِلْمِهٖ مُنْتَهٰی رِضَاهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بَعْدَ عِلْمِهٖ مُنْتَهٰی رِضَاهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَعَ عِلْمِهٖ مُنْتَهٰی رِضَاهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ فِیْ عِلْمِهٖ مُنْتَهٰی رِضَاهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ بَعْدَ عِلْمِهٖ مُنْتَهٰی رِضَاهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَعَ عِلْمِهٖ مُنْتَهٰی رِضَاهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ بِجَمِیْعِ مَحَامِدِهٖ عَلٰی جَمِیْعِ نِعَمِهٖ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مُنْتَهٰی رِضَاهُ فِیْ عِلْمِهٖ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَحَقٌّ لَهٗ ذٰلِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَنُوْرُ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَنُوْرُ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تَهْلِیْلًا لَا یُحْصِیْهِ غَیْرُهٗ قَبْلَ كُلِّ اَحَدٍ وَمَعَ كُلِّ اَحَدٍ وَبَعْدَ كُلِّ اَحَدٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ تَكْبِیْرًا لَا یُحْصِیْهِ غَیْرُهٗ قَبْلَ كُلِّ اَحَدٍ وَمَعَ كُلِّ اَحَدٍ وَبَعْدَ كُلِّ اَحَدٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَسْبِیْحًا لَا یُحْصِیْهِ غَیْرُهٗ قَبْلَ كُلِّ اَحَدٍ وَمَعَ كُلِّ اَحَدٍ وَبَعْدَ كُلِّ اَحَدٍ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُشْهِدُكَ وَكَفٰی بِكَ شَهِیْدًا فَاشْهَدْ لِیْ اَنَّ قَوْلَكَ حَقٌّ وَفِعْلَكَ حَقٌّ وَاَنَّ قَضَاءَكَ حَقٌّ وَاَنَّ قَدَرَكَ حَقٌّ وَاَنَّ رُسُلَكَ حَقٌّ وَاَنَّ اَوْصِیَاءَهُمْ حَقٌّ وَاَنَّ رَحْمَتَكَ حَقٌّ وَاَنَّ جَنَّتَكَ حَقٌّ وَاَنَّ نَارَكَ حَقٌّ وَاَنَّ قِیَامَتَكَ حَقٌّ وَاَنَّكَ مُمِیْتُ الْاَحْیَاءِ مُحْیِی الْمَوْتٰی وَاَنَّكَ بَاعِثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ وَاَنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَا رَیْبَ فِیْهِ وَاَنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُشْهِدُكَ وَكَفٰی بِكَ شَهِیْدًا فَاشْهَدْ لِیْ اَنَّكَ رَبِّیْ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ رَسُوْلُكَ نَبِیِّیْ وَاَنَّ الْاَوْصِیَاءَ مِنْ بَعْدِهٖ اَئِمَّتِیْ وَاَنَّ الدِّیْنَ الَّذِیْ شَرَعْتَ دِیْنِیْ اَنَّ الْكِتَابَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ عَلٰی مُحَمَّدٍ رَسُوْلِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ نُوْرِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُشْهِدُكَ وَكَفٰی بِكَ شَهِیْدًا فَاشْهَدْ لِیْ اَنَّكَ اَنْتَ الْمُنْعِمُ عَلَیَّ لَا غَیْرُكَ لَكَ الْحَمْدُ بِنِعْمَتِكَ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ مَا اَحْصٰی عِلْمُهٗ وَمِثْلَ مَا اَحْصٰی عِلْمُهٗ وَمِلْاَ مَا اَحْصٰی عِلْمُهٗ وَاَضْعَافَ مَا اَحْصٰی عِلْمُهٗ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ عَدَدَ مَا اَحْصٰی عِلْمُهٗ وَمِثْلَ مَا اَحْصٰی عِلْمُهٗ وَمِلْاَ مَا اَحْصٰی عِلْمُهٗ وَاَضْعَافَ مَا اَحْصٰی عِلْمُهٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰی عِلْمُهٗ وَمِثْلَ مَا اَحْصٰی عِلْمُهٗ وَمِلْاَ مَا اَحْصٰی عِلْمُهٗ وَاَضْعَافَ مَا اَحْصٰی عِلْمُهٗ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰی عِلْمُهٗ وَمِثْلَ مَا اَحْصٰی عِلْمُهٗ وَمِلْاَ مَا اَحْصٰی عِلْمُهٗ وَاَضْعَافَ مَا اَحْصٰی عِلْمُهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَتَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجٰی مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَیْهِ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَعَدَدَ كَلِمَاتِ رَبِّیَ الطَّیِّبَاتِ التَّامَّاتِ الْمُبَارَكَاتِ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ۔

۶۔ دُعائے معراج

کفعمی علیہ الرحمۃ مصباح میں تحریر فرماتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت کچھ فضائل کے ساتھ اس دعا کو نقل

فرمایا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص اس دعا کو پڑھے۔ خداوند عالم اس پر رحمت فرماتا
ہے اور اس کے تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے بلکہ اس کے ماں باپ اور پڑوسیوں کی بھی
مغفرت فرماتا ہے۔ اور اس شخص کو ستر ہزار سال کی عبادت کا ثواب کرامت فرماتا ہے
ہر قسم کے غم دور ہوتے ہیں۔ قرض اس کا ادا ہوتا ہے۔ جو کوئی اس دعا کو مشک و زعفران
سے لکھ کر بیمار کو پلائے تو مریض کو شفا حاصل ہو جو کوئی اس دعا کو لکھ کر اپنے پاس رکھے
ہر ایک شر سے محفوظ رہے اور حاجتیں پوری ہوں۔ جو کوئی اپنے گھر میں رکھے روزی
میں وسعت ہو اور گھر تمام آفتوں سے محفوظ رہے۔ غرضیکہ اس دعا کے واسطہ سے حاجت
طلب کرنے میں ہر مشکل آسان ہوتی ہے۔ دعا یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا مَنْ اَقَرَّ لَہٗ بِالْعُبُوْدِیَّةِ کُلُّ مَعْبُوْدٍ
یَا مَنْ یَحْمَدُہٗ کُلُّ مَحْمُوْدٍ یَا مَنْ یَفْزَعُ اِلَیْہِ کُلُّ مَجْھُوْدٍ یَا
مَنْ یُطْلَبُ عِنْدَہٗ کُلُّ مَفْقُوْدٍ یَا مَنْ سَآئِلُہٗ غَیْرُ مَرْدُوْدٍ یَا مَنْ
بَابُہٗ عَنْ سُؤَالِہٖ غَیْرُ مَسْدُوْدٍ یَا مَنْ ھُوَ غَیْرُ مَوْصُوْفٍ وَّلَا مَحْدُوْدٍ
یَا مَنْ عَطَاؤُہٗ غَیْرُ مَمْنُوْعٍ وَّلَا مَنْکُوْدٍ یَا مَنْ ھُوَ لِمَنْ دَعَاہُ لَیْسَ
بِبَعِیْدٍ وَّھُوَ نِعْمَ الْمَقْصُوْدُ یَا مَنْ تَرَجَّاءُ عِبَادِہٖ بِحَبْلِہٖ مَشْدُوْدٌ
یَا مَنْ شِبْھُہٗ وَمِثْلُہٗ غَیْرُ مَوْجُوْدٍ یَا مَنْ لَیْسَ بِوَالِدٍ وَّلَا مَوْلُوْدٍ
یَا مَنْ کَرَمُہٗ وَفَضْلُہٗ لَیْسَ بِمَعْدُوْدٍ یَا مَنْ حَوْضُ بِرِّہٖ لِلْاَنَامِ
مَوْرُوْدٌ یَا مَنْ لَا یُوْصَفُ بِقِیَامٍ وَّلَا قُعُوْدٍ یَا مَنْ لَا تَجْرِیْ عَلَیْہِ
حَرَکَةٌ وَّلَا جُمُوْدٌ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا وَدُوْدُ یَا رَاحِمَ
الشَّیْخِ الْکَبِیْرِ یَعْقُوْبَ یَا غَافِرَ ذَنْبِ دَاوٗدَ یَا مَنْ لَا یُخْلِفُ الْوَعْدَ
وَیَعْفُوْ عَنِ الْمَوْعُوْدِ یَا مَنْ رِزْقُہٗ وَسِتْرُہٗ لِلْعَاصِیْنَ مَمْدُوْدٌ
یَا مَنْ ھُوَ مَلْجَاُ کُلِّ مُقْصًی مَطْرُوْدٍ یَا مَنْ دَانَ لَہٗ جَمِیْعُ خَلْقِہٖ
بِالسُّجُوْدِ یَا مَنْ لَیْسَ عَنْ نَیْلِہٖ وَجُوْدِہٖ اَحَدٌ مَصْدُوْدٌ یَا مَنْ لَا
یَحِیْفُ فِیْ حُکْمِہٖ وَیَحْلُمُ عَنِ الظَّالِمِ الْعَنُوْدِ اِرْحَمْ عَبْدًا اَخَاطِئًا

اللّٰہ یُوْفِ بِالْعُھُوْدِ اِنَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا تُرِیْدُ یَا بَآرُّ یَا وَدُوْدُ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ خَیْرِ مَبْعُوْثٍ دَعٰی اِلٰی خَیْرِ مَعْبُوْدٍ وَّعَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ
الطَّاھِرِیْنَ اَھْلِ الْکَرَمِ وَالْجُوْدِ وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ یَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِیْنَ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ ۃ

دعا پڑھنے کے بعد اپنی حاجت طلب کرے۔

۷۔ دعائے توسل

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے اس دعا کو اپنی کتاب تحفۃ الزائر میں نقل کیا ہے ابن بابویہ
علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جس امر کے متعلق میں نے اس دعا کو پڑھا بہت جلد کامیابی کا
منہ دیکھا۔ یہ دعا حضرات آئمہ علیہم السلام سے منقول ہے۔ اور دعا یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ یَا اَبَا الْقَاسِمِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا اِمَامَ الرَّحْمَةِ
یَا شَفِیْعَ الْاُمَّةِ یَا سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّھْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا
بِکَ اِلَی اللّٰہِ وَقَدَّمْنَاکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیْھًا عِنْدَ اللّٰہِ
اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ یَا اَبَا الْحَسَنِ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَا عَلِیَّ ابْنَ
اَبِیْ طَالِبٍ یَا اَخَا الرَّسُوْلِ یَا زَوْجَ الْبَتُوْلِ یَا حُجَّةَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ
یَا سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّھْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِکَ اِلَی اللّٰہِ
وَقَدَّمْنَاکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیْھًا عِنْدَ اللّٰہِ اِشْفَعْ لَنَا
عِنْدَ اللّٰہِ یَا فَاطِمَةَ الزَّھْرَآءِ یَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ اَیَّتُھَا الْبَتُوْلُ یَا
قُرَّةَ عَیْنِ الرَّسُوْلِ یَا سَیِّدَتَنَا وَمَوْلَاتَنَا اِنَّا تَوَجَّھْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا
وَتَوَسَّلْنَا بِکِ اِلَی اللّٰہِ وَقَدَّمْنَاکِ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیْھَةً
عِنْدَ اللّٰہِ اِشْفَعِیْ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ یَا حَسَنَ ابْنَ عَلِیٍّ اَیُّھَا
الْمُجْتَبٰی یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَا حُجَّةَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ یَا سَیِّدَنَا

مَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ
بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ
يَا حُسَيْنَ بْنَ عَلِیٍّ اَيُّهَا الشَّهِيْدُ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ
عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا
بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ
اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ يَا عَلِیَّ بْنَ الْحُسَيْنِ يَا زَيْنَ الْعَابِدِيْنَ
اَيُّهَا السَّجَّادُ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا
وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ
بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا
جَعْفَرٍ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ اَيُّهَا الْبَاقِرُ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ
اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَ
تَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا
عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ يَا جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ
اَيُّهَا الصَّادِقُ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا
وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ
بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا
اِبْرَاهِيْمَ يَا مُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ اَيُّهَا الْكَاظِمُ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا
وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا
عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا الْحَسَنِ يَا عَلِیَّ بْنَ مُوْسَى اَيُّهَا
الرِّضَا يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا
اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَیْ
حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا جَعْفَرٍ يَا

مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ اَيُّهَا التَّقِیُّ الْجَوَادُ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى
خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ
اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ
لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا الْحَسَنِ يَا عَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ اَيُّهَا الْهَادِی النَّقِیُّ
يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا
تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَیْ
حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ يَا حَسَنَ
بْنَ عَلِیٍّ اَيُّهَا الزَّكِیُّ الْعَسْكَرِیُّ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى
خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ
اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ
لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا وَصِیَّ الْحَسَنِ وَالْخَلَفَ الصَّالِحَ الْحُجَّةَ اَيُّهَا الْقَائِمُ
الْمُنْتَظَرُ الْمَهْدِیُّ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَ
مَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ
بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ۔

۸۔ حدیث شریف کساء

حدیث کساء بڑی مشہور حدیث ہے۔ جس کو حضرات علماء نے بہت سی روایات
سے نقل فرمایا ہے۔ قرآن کی یہ آیت اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ
الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ؕ یعنی اے اہل بیت!
خدا تو بس یہ چاہتا ہے کہ تم سے ہر برائی کو دور رکھے اور ایسا پاک و پاکیزہ قرار دے
جیسا کہ پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے" اسی آیت کو آیتِ تطہیر کہتے ہیں جو حضرات
اہل بیت علیہم السّلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ حدیث کساء میں اسی کے نازل
ہونے کا تذکرہ ہے۔ اس کو روزانہ یا کم از کم ہفتہ میں ایک مرتبہ جمعہ کی شب میں پڑھنا

میں پڑھنا نہایت درجہ اجر وثواب وبرکت کا باعث اور حاجتوں کے پورا ہونے اور ہر طرح کے رنج وغم دور ہونے کا موجب ہے۔ جیسا کہ اسی حدیث کے آخر سے ثابت ہے۔ اور یہ حدیث اس طرح ہے بسند صحیح۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ اَبِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ بَعْضِ الْاَيَّامِ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ فَقُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ اِنِّيْ اَجِدُ فِيْ بَدَنِيْ ضُعْفًا فَقُلْتُ لَهٗ اُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ يَا اَبَتَاهُ مِنَ الضُّعْفِ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ اِيْتِيْنِيْ بِالْكِسَاءِ الْيَمَانِيْ فَغَطِّيْنِيْ بِهٖ فَاَتَيْتُهٗ بِالْكِسَاءِ الْيَمَانِيْ فَغَطَّيْتُهٗ بِهٖ وَصِرْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاِذَا وَجْهُهٗ يَتَلَاْلَأُ كَاَنَّهُ الْبَدْرُ فِيْ لَيْلَةِ تَمَامِهٖ وَكَمَالِهٖ فَمَا كَانَتْ اِلَّا سَاعَةً وَاِذَا بِوَلَدِيَ الْحَسَنِ قَدْ اَقْبَلَ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّاهُ فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا قُرَّةَ عَيْنِيْ وَثَمَرَةَ فُؤَادِيْ فَقَالَ يَا اُمَّاهُ اِنِّيْ اَشَمُّ عِنْدَكِ رَائِحَةً طَيِّبَةً كَاَنَّهَا رَائِحَةُ جَدِّيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقُلْتُ نَعَمْ اِنَّ جَدَّكَ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَاَقْبَلَ الْحَسَنُ نَحْوَ الْكِسَاءِ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَدَّاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اَدْخُلَ مَعَكَ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِيْ وَيَا صَاحِبَ حَوْضِيْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ مَعَهٗ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَمَا كَانَتْ اِلَّا سَاعَةً وَاِذَا بِوَلَدِيَ الْحُسَيْنِ قَدْ اَقْبَلَ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّاهُ فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِيْ وَيَا قُرَّةَ عَيْنِيْ وَثَمَرَةَ فُؤَادِيْ فَقَالَ لِيْ يَا اُمَّاهُ اِنِّيْ اَشَمُّ عِنْدَكِ رَائِحَةً طَيِّبَةً كَاَنَّهَا رَائِحَةُ جَدِّيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقُلْتُ نَعَمْ اِنَّ جَدَّكَ وَاَخَاكَ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَدَنَى الْحُسَيْنُ نَحْوَ الْكِسَاءِ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَدَّاهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنِ اخْتَارَهُ اللّٰهُ اَتَاْذَنُ لِيْ

اَنْ اَدْخُلَ مَعَكُمَا تَحْتَ الْكِسَاءِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِيْ وَيَا شَافِعَ اُمَّتِيْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ مَعَهُمَا تَحْتَ الْكِسَاءِ فَاَقْبَلَ عِنْدَ ذٰلِكَ اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا اَبَا الْحَسَنِ وَيَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ اِنِّيْ اَشَمُّ عِنْدَكِ رَائِحَةً طَيِّبَةً كَاَنَّهَا رَائِحَةُ اَخِيْ وَابْنِ عَمِّيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقُلْتُ نَعَمْ هَا هُوَ مَعَ وَلَدَيْكَ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَاَقْبَلَ عَلِيٌّ نَحْوَ الْكِسَاءِ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَكُمْ تَحْتَ الْكِسَاءِ قَالَ لَهٗ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا اَخِيْ يَا وَصِيِّيْ وَخَلِيْفَتِيْ وَصَاحِبَ لِوَائِيْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ عَلِيٌّ تَحْتَ الْكِسَاءِ ثُمَّ اَتَيْتُ نَحْوَ الْكِسَاءِ وَقُلْتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَتَاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَكُمْ تَحْتَ الْكِسَاءِ قَالَ وَعَلَيْكِ السَّلَامُ يَا بِنْتِيْ وَيَا بَضْعَتِيْ قَدْ اَذِنْتُ لَكِ فَدَخَلْتُ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَلَمَّا اكْتَمَلْنَا جَمِيْعًا تَحْتَ الْكِسَاءِ اَخَذَ اَبِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِطَرَفَيِ الْكِسَاءِ وَاَوْمَىٰ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى اِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ وَخَاصَّتِيْ وَحَامَّتِيْ لَحْمُهُمْ لَحْمِيْ وَدَمُهُمْ دَمِيْ يُؤْلِمُنِيْ مَا يُؤْلِمُهُمْ وَيُحْزِنُنِيْ مَا يُحْزِنُهُمْ اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاهُمْ وَمُحِبٌّ لِمَنْ اَحَبَّهُمْ اِنَّهُمْ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَغُفْرَانَكَ وَرِضْوَانَكَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ وَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا مَلَائِكَتِيْ وَيَا سُكَّانَ سَمٰوَاتِيْ اِنِّيْ مَا خَلَقْتُ سَمَاءً مَبْنِيَّةً وَلَا اَرْضًا مَدْحِيَّةً وَلَا قَمَرًا مُنِيْرًا وَلَا شَمْسًا مُضِيْئَةً وَلَا فَلَكًا يَدُوْرُ وَلَا بَحْرًا يَجْرِيْ وَلَا فُلْكًا تَسْرِيْ اِلَّا فِيْ مَحَبَّةِ هٰؤُلَاءِ الْخَمْسَةِ الَّذِيْنَ هُمْ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَقَالَ الْاَمِيْنُ جِبْرَائِيْلُ يَا رَبِّ وَمَنْ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ

هُمْ اَهْلُ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَمَعْدِنُ الرِّسَالَةِ هُمْ فَاطِمَةُ وَاَبُوْهَا وَ
بَعْلُهَا وَبَنُوْهَا فَقَالَ جَبْرَائِيْلُ يَا رَبِّ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اَهْبِطَ اِلَى الْاَرْضِ
لِاَكُوْنَ مَعَهُمْ سَادِسًا فَقَالَ اللّٰهُ نَعَمْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ فَهَبَطَ الْاَمِيْنُ
جَبْرَائِيْلُ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْعَلِيُّ الْاَعْلٰى يُقْرِئُكَ
السَّلَامَ وَيَخُصُّكَ بِالتَّحِيَّةِ وَالْاِكْرَامِ وَيَقُوْلُ لَكَ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ
اِنِّيْ مَا خَلَقْتُ سَمَاءً مَبْنِيَّةً وَلَا اَرْضًا مَدْحِيَّةً وَلَا قَمَرًا مُنِيْرًا
وَلَا شَمْسًا مُضِيْئَةً وَلَا فَلَكًا يَدُوْرُ وَلَا بَحْرًا يَجْرِيْ وَلَا فُلْكًا
تَسْرِيْ اِلَّا لِاَجْلِكُمْ وَمَحَبَّتِكُمْ وَقَدْ اَذِنَ لِيْ اَنْ اَدْخُلَ مَعَكُمْ
فَهَلْ تَاْذَنُ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا اَمِيْنَ
وَحْيِ اللّٰهِ اِنَّهُ نَعَمْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ جَبْرَائِيْلُ مَعَنَا تَحْتَ الْكِسَاءِ
فَقَالَ لِاَبِيْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَوْحٰى اِلَيْكُمْ يَقُوْلُ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ
عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا فَقَالَ عَلِيٌّ لِاَبِيْ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ مَا لِجُلُوْسِنَا هٰذَا تَحْتَ الْكِسَاءِ مِنَ الْفَضْلِ
عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ نَبِيًّا وَاصْطَفَانِيْ
بِالرِّسَالَةِ نَجِيًّا مَا ذُكِرَ خَبَرُنَا هٰذَا فِيْ مَحْفِلٍ مِنْ مَحَافِلِ اَهْلِ
الْاَرْضِ وَفِيْهِ جَمْعٌ مِنْ شِيْعَتِنَا وَمُحِبِّيْنَا اِلَّا وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ
الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَاسْتَغْفَرَتْ لَهُمْ اِلٰى اَنْ يَتَفَرَّقُوْا
فَقَالَ عَلِيٌّ اِذًا وَاللّٰهِ فُزْنَا وَفَازَ شِيْعَتُنَا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ
النَّبِيُّ ثَانِيًا يَا عَلِيُّ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ نَبِيًّا وَاصْطَفَانِيْ
بِالرِّسَالَةِ نَجِيًّا مَا ذُكِرَ خَبَرُنَا هٰذَا فِيْ مَحْفِلٍ مِنْ مَحَافِلِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَفِيْهِ
جَمْعٌ مِنْ شِيْعَتِنَا وَمُحِبِّيْنَا وَفِيْهِمْ مَهْمُوْمٌ اِلَّا وَفَرَّجَ اللّٰهُ هَمَّهُ
وَلَا مَغْمُوْمٌ اِلَّا وَكَشَفَ اللّٰهُ غَمَّهُ وَلَا طَالِبُ حَاجَةٍ اِلَّا وَ
قَضَى اللّٰهُ حَاجَتَهُ فَقَالَ عَلِيٌّ اِذًا وَاللّٰهِ فُزْنَا وَسُعِدْنَا وَكَذٰلِكَ

شِيْعَتُنَا فَازُوْا وَسَعِدُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۝

۹- دُعائے مجیر

یہ عظیم المرتبت دُعا ہے۔ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آں حضرتؐ ایک مرتبہ مقام ابراہیمؑ میں نماز میں مشغول تھے کہ جبرئیلؑ امین نازل ہوئے اور کہا یا رسولَ اللہ جو شخص اِس دُعا کو ماہ رمضان المبارک کی تیرھویں۔ چودھویں اور پندرھویں تاریخ پڑھے تو اس کے تمام گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ اگرچہ تعداد میں بارش کے قطروں، درختوں کے پتّوں اور ذراتِ ریگِ صحرا کے برابر ہوں۔ جو شخص اس دُعا کو پڑھتا رہے، ہر آفت و بلا سے محفوظ رہے گا۔ اور جو شخص تین روزے رکھے اور اس دُعا کو سات مرتبہ پڑھے اور سیدعالیٹ کر سوئے تو خواب میں آں حضرتؐ کی زیارت سے مشرف ہو گا۔ اِس دُعا کی برکت سے مریض شفا پاتا ہے۔ قرضدار کا قرض ادا ہوتا ہے تنگدستی فراخی میں بدل جاتی ہے۔ مصائب کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ بادشاہ کے ظلم و جور اور شیطان کے مکر و فریب سے محفوظ رہتا ہے۔ اگر کسی شخص کی کوئی چیز گم ہو جائے تو وہ چار رکعت نماز پڑھے اور ہر ایک رکعت میں ایک مرتبہ سُورہ الحمد اور گیارہ مرتبہ سُورۃ توحید پڑھے اور نماز سے فارغ ہو کر یہ دُعا پڑھے اور اپنے سر کے نیچے لکھ کر رکھے تو وہ چیز مل جائے گی۔ اور جو شخص اِس دُعا کو دس مرتبہ پڑھے جہنّم کی آگ اُس پر حرام ہو جائے گی۔ پھر جبرائیلؑ نے عرض کی کہ یا حضرت اِس دُعا میں اسم اعظم ہے۔ سوائے متقی و پرہیزگار شخص کے کسی کو تعلیم نہ کیجیے۔ دُعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُبْحَانَكَ يَا اَللّٰهُ تَعَالَيْتَ يَا رَحْمٰنُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا رَحِيْمُ تَعَالَيْتَ يَا كَرِيْمُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا مَلِكُ تَعَالَيْتَ يَا مَالِكُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا قُدُّوْسُ تَعَالَيْتَ يَا سَلَامُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ

سُبْحَانَكَ يَا مُؤْمِنُ تَعَالَيْتَ يَا مُهَيْمِنُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا عَزِيزُ تَعَالَيْتَ يَا جَبَّارُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا مُتَكَبِّرُ تَعَالَيْتَ يَا مُتَجَبِّرُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا خَالِقُ تَعَالَيْتَ يَا بَارِئُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا مُصَوِّرُ تَعَالَيْتَ يَا مُقَدِّرُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا هَادِي تَعَالَيْتَ يَا بَاقِي أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا وَهَّابُ تَعَالَيْتَ يَا تَوَّابُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا فَتَّاحُ تَعَالَيْتَ يَا مُرْتَاحُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا سَيِّدِي تَعَالَيْتَ يَا مَوْلَايَ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا قَرِيبُ تَعَالَيْتَ يَا رَقِيبُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا مُبْدِئُ تَعَالَيْتَ يَا مُعِيدُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا حَمِيدُ تَعَالَيْتَ يَا مَجِيدُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا قَدِيمُ تَعَالَيْتَ يَا عَظِيمُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا غَفُورُ تَعَالَيْتَ يَا شَكُورُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا شَاهِدُ تَعَالَيْتَ يَا شَهِيدُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا حَنَّانُ تَعَالَيْتَ يَا مَنَّانُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا بَاعِثُ تَعَالَيْتَ يَا وَارِثُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا مُحْيِي تَعَالَيْتَ يَا مُمِيتُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا شَفِيقُ تَعَالَيْتَ يَا رَفِيقُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا أَنِيسُ تَعَالَيْتَ يَا مُونِسُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا جَلِيلُ تَعَالَيْتَ يَا جَمِيلُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا خَبِيرُ تَعَالَيْتَ يَا بَصِيرُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا خَفِيُّ تَعَالَيْتَ يَا مَلِيُّ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ

سُبْحَانَكَ يَا مَعْبُودُ تَعَالَيْتَ يَا مَوْجُودُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا غَفَّارُ تَعَالَيْتَ يَا قَهَّارُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا مَذْكُورُ تَعَالَيْتَ يَا مَشْكُورُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا جَوَادُ تَعَالَيْتَ يَا مَعَاذُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا جَمَالُ تَعَالَيْتَ يَا جَلَالُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا سَابِقُ تَعَالَيْتَ يَا رَازِقُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا صَادِقُ تَعَالَيْتَ يَا فَالِقُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا سَمِيعُ تَعَالَيْتَ يَا سَرِيعُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا رَفِيعُ تَعَالَيْتَ يَا بَدِيعُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا فَعَّالُ تَعَالَيْتَ يَا مُتَعَالُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا قَاضِي تَعَالَيْتَ يَا رَاضِي أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا قَاهِرُ تَعَالَيْتَ يَا طَاهِرُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا عَالِمُ تَعَالَيْتَ يَا حَاكِمُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا دَائِمُ تَعَالَيْتَ يَا قَائِمُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا عَاصِمُ تَعَالَيْتَ يَا قَاسِمُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا غَنِيُّ تَعَالَيْتَ يَا مُغْنِي أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا وَفِيُّ تَعَالَيْتَ يَا قَوِيُّ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا كَافِي تَعَالَيْتَ يَا شَافِي أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا مُقَدِّمُ تَعَالَيْتَ يَا مُؤَخِّرُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا أَوَّلُ تَعَالَيْتَ يَا آخِرُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا ظَاهِرُ تَعَالَيْتَ يَا بَاطِنُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا رَجَاءُ تَعَالَيْتَ يَا مُرْتَجَى أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا ذَا الْمَنِّ تَعَالَيْتَ يَا ذَا الطَّوْلِ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ

سُبْحانَكَ يا حَيُّ تَعالَيْتَ يا قَيُّومُ اَجِرْنا مِنَ النّارِ يا مُجيرُ

سُبْحانَكَ يا واحِدُ تَعالَيْتَ يا اَحَدُ اَجِرْنا مِنَ النّارِ يا مُجيرُ

سُبْحانَكَ يا سَيِّدُ تَعالَيْتَ يا صَمَدُ اَجِرْنا مِنَ النّارِ يا مُجيرُ

سُبْحانَكَ يا قَديرُ تَعالَيْتَ يا كَبيرُ اَجِرْنا مِنَ النّارِ يا مُجيرُ

سُبْحانَكَ يا والي تَعالَيْتَ يا مُتَعالي اَجِرْنا مِنَ النّارِ يا مُجيرُ

سُبْحانَكَ يا عَلِيُّ تَعالَيْتَ يا اَعْلىٰ اَجِرْنا مِنَ النّارِ يا مُجيرُ

سُبْحانَكَ يا وَلِيُّ تَعالَيْتَ يا مَوْلىٰ اَجِرْنا مِنَ النّارِ يا مُجيرُ

سُبْحانَكَ يا ذارِئُ تَعالَيْتَ يا بارِئُ اَجِرْنا مِنَ النّارِ يا مُجيرُ

سُبْحانَكَ يا خافِضُ تَعالَيْتَ يا رافِعُ اَجِرْنا مِنَ النّارِ يا مُجيرُ

سُبْحانَكَ يا مُقْسِطُ تَعالَيْتَ يا جامِعُ اَجِرْنا مِنَ النّارِ يا مُجيرُ

سُبْحانَكَ يا مُعِزُّ تَعالَيْتَ يا مُذِلُّ اَجِرْنا مِنَ النّارِ يا مُجيرُ

سُبْحانَكَ يا حافِظُ تَعالَيْتَ يا حَفيظُ اَجِرْنا مِنَ النّارِ يا مُجيرُ

سُبْحانَكَ يا قادِرُ تَعالَيْتَ يا مُقْتَدِرُ اَجِرْنا مِنَ النّارِ يا مُجيرُ

سُبْحانَكَ يا عَليمُ تَعالَيْتَ يا حَليمُ اَجِرْنا مِنَ النّارِ يا مُجيرُ

سُبْحانَكَ يا حَكَمُ تَعالَيْتَ يا حَكيمُ اَجِرْنا مِنَ النّارِ يا مُجيرُ

سُبْحانَكَ يا مُعْطي تَعالَيْتَ يا مانِعُ اَجِرْنا مِنَ النّارِ يا مُجيرُ

سُبْحانَكَ يا ضارُّ تَعالَيْتَ يا نافِعُ اَجِرْنا مِنَ النّارِ يا مُجيرُ

سُبْحانَكَ يا مُجيبُ تَعالَيْتَ يا حَسيبُ اَجِرْنا مِنَ النّارِ يا مُجيرُ

سُبْحانَكَ يا عادِلُ تَعالَيْتَ يا فاصِلُ اَجِرْنا مِنَ النّارِ يا مُجيرُ

سُبْحانَكَ يا لَطيفُ تَعالَيْتَ يا شَريفُ اَجِرْنا مِنَ النّارِ يا مُجيرُ

سُبْحانَكَ يا رَبُّ تَعالَيْتَ يا حَقُّ اَجِرْنا مِنَ النّارِ يا مُجيرُ

سُبْحانَكَ يا ماجِدُ تَعالَيْتَ يا واجِدُ اَجِرْنا مِنَ النّارِ يا مُجيرُ

سُبْحانَكَ يا عَفُوُّ تَعالَيْتَ يا مُنْتَقِمُ اَجِرْنا مِنَ النّارِ يا مُجيرُ

سُبْحانَكَ يا واسِعُ تَعالَيْتَ يا مُوَسِّعُ اَجِرْنا مِنَ النّارِ يا مُجيرُ

سُبْحانَكَ يا رَؤُوفُ تَعالَيْتَ يا عَطُوفُ اَجِرْنا مِنَ النّارِ يا مُجيرُ

سُبْحانَكَ يا فَرْدُ تَعالَيْتَ يا وِتْرُ اَجِرْنا مِنَ النّارِ يا مُجيرُ

سُبْحانَكَ يا مُقيتُ تَعالَيْتَ يا مُحيطُ اَجِرْنا مِنَ النّارِ يا مُجيرُ

سُبْحانَكَ يا وَكيلُ تَعالَيْتَ يا عَدْلُ اَجِرْنا مِنَ النّارِ يا مُجيرُ

سُبْحانَكَ يا مُبينُ تَعالَيْتَ يا مَتينُ اَجِرْنا مِنَ النّارِ يا مُجيرُ

سُبْحانَكَ يا بَرُّ تَعالَيْتَ يا وَدُودُ اَجِرْنا مِنَ النّارِ يا مُجيرُ

سُبْحانَكَ يا رَشيدُ تَعالَيْتَ يا مُرْشِدُ اَجِرْنا مِنَ النّارِ يا مُجيرُ

سُبْحانَكَ يا نُورُ تَعالَيْتَ يا مُنَوِّرُ اَجِرْنا مِنَ النّارِ يا مُجيرُ

سُبْحانَكَ يا نَصيرُ تَعالَيْتَ يا ناصِرُ اَجِرْنا مِنَ النّارِ يا مُجيرُ

سُبْحانَكَ يا صَبُورُ تَعالَيْتَ يا صابِرُ اَجِرْنا مِنَ النّارِ يا مُجيرُ

سُبْحانَكَ يا مُحْصي تَعالَيْتَ يا مُنْشِئُ اَجِرْنا مِنَ النّارِ يا مُجيرُ

سُبْحانَكَ يا سُبْحانُ تَعالَيْتَ يا دَيّانُ اَجِرْنا مِنَ النّارِ يا مُجيرُ

سُبْحانَكَ يا مُغيثُ تَعالَيْتَ يا غِياثُ اَجِرْنا مِنَ النّارِ يا مُجيرُ

سُبْحانَكَ يا فاطِرُ تَعالَيْتَ يا حاضِرُ اَجِرْنا مِنَ النّارِ يا مُجيرُ

سُبْحانَكَ يا ذَا الْعِزِّ وَالْجَمالِ تَبارَكْتَ يا ذَا الْجَبَرُوتِ وَالْجَلالِ
سُبْحانَكَ لا اِلٰهَ اِلاّ اَنْتَ سُبْحانَكَ اِنّي كُنْتُ مِنَ الظّالِمينَ
فَاسْتَجَبْنا لَهُ وَنَجَّيْناهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنينَ
وَصَلَّى اللهُ عَلىٰ سَيِّدِنا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ اَجْمَعينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعالَمينَ وَحَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكيلُ وَلا حَوْلَ وَلا
قُوَّةَ اِلاّ بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظيمِ

۱۰- دعائے صد سبحان

... "دعائے صحیفہ" بھی کہتے ہیں۔ اس دعا کے پڑھنے والے کے گناہ بخشے جاتے

ہیں۔ عمر اور رزق میں ترقی و وسعت ہوتی ہے۔ قوتِ حافظہ بڑھتی ہے۔ جو شخص اس دعا کو بالالتزام پڑھے گا۔ خداوند عالم ستر بلائیں دنیا کی اور سات سو بلائیں آخرت کی دفع فرمائے گا۔ اگر کسی شخص کو کوئی غم یا بیماری یا کسی طرح کی بے چینی ہو تو تین مرتبہ اس دعا کو پڑھے۔ خداوند عالم اُسے غم و ہم سے نجات دے گا۔ اور اُس کی حاجت بر لائیگا دعا یہ ہے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَهٗ مِنْ اِلٰهٍ مَا اَقْدَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ قَدِيْرٍ مَا اَعْظَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ عَظِيْمٍ مَا اَجَلَّهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ جَلِيْلٍ مَا اَمْجَدَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مَاجِدٍ مَا اَرْاَفَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ رَءُوْفٍ مَا اَعَزَّهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ عَزِيْزٍ مَا اَكْبَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ كَبِيْرٍ مَا اَقْدَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ قَدِيْمٍ مَا اَعْلَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ عَلِيٍّ مَا اَسْنَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ سَنِيٍّ مَا اَبْهَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ بَهِيٍّ مَا اَنْوَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مُنِيْرٍ مَا اَظْهَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ ظَاهِرٍ مَا اَخْفَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ خَفِيٍّ مَا اَعْلَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ عَلِيْمٍ مَا اَخْبَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ خَبِيْرٍ مَا اَكْرَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ كَرِيْمٍ مَا اَلْطَفَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ لَطِيْفٍ مَا اَبْصَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ بَصِيْرٍ مَا اَسْمَعَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ سَمِيْعٍ مَا اَحْفَظَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ حَفِيْظٍ مَا اَمْلَاَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مَلِيٍّ مَا اَوْفَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ وَفِيٍّ مَا اَغْنَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ غَنِيٍّ مَا اَعْطَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مُعْطٍ مَا اَوْسَعَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ وَاسِعٍ مَا اَجْوَدَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ جَوَادٍ مَا اَفْضَلَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مُفْضِلٍ مَا اَنْعَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مُنْعِمٍ مَا اَسْيَدَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ سَيِّدٍ مَا اَرْحَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ رَحِيْمٍ مَا اَشَدَّهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ شَدِيْدٍ مَا اَقْوَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ قَوِيٍّ مَا اَحْمَدَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ حَمِيْدٍ مَا اَحْكَمَهٗ

وَسُبْحَانَهٗ مِنْ حَكِيْمٍ مَا اَبْطَشَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ بَاطِشٍ مَا اَقْوَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ قَيُّوْمٍ مَا اَدْوَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ دَائِمٍ مَا اَبْقَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ بَاقٍ مَا اَفْرَدَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ فَرْدٍ مَا اَوْحَدَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ اَحَدٍ مَا اَصْمَدَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ صَمَدٍ مَا اَمْلَكَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مَالِكٍ مَا اَوْلَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ وَلِيٍّ مَا اَعْظَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ عَظِيْمٍ مَا اَكْمَلَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ كَامِلٍ مَا اَتَمَّهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ تَامٍّ مَا اَعْجَبَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ عَجِيْبٍ مَا اَفْخَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ فَاخِرٍ مَا اَبْعَدَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ بَعِيْدٍ مَا اَقْرَبَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ قَرِيْبٍ مَا اَمْنَعَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مَانِعٍ مَا اَغْلَبَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ غَالِبٍ مَا اَعْفَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ عَفُوٍّ مَا اَحْسَنَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مُحْسِنٍ مَا اَجْمَلَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ جَمِيْلٍ مَا اَقْبَلَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ قَابِلٍ مَا اَشْكَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ شَكُوْرٍ مَا اَغْفَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ غَافِرٍ مَا اَصْبَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ صَبُوْرٍ مَا اَجْبَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ جَبَّارٍ مَا اَدْيَنَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ دَيَّانٍ مَا اَقْضَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ قَاضٍ مَا اَمْضَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مَاضٍ مَا اَنْفَذَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ نَافِذٍ مَا اَحْلَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ حَلِيْمٍ مَا اَخْلَقَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ خَالِقٍ مَا اَرْزَقَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ رَازِقٍ مَا اَقْهَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ قَاهِرٍ مَا اَنْشَاَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مُنْشِئٍ مَا اَمْلَكَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مَالِكٍ مَا اَوْلَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ وَالٍ مَا اَرْفَعَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ رَفِيْعٍ مَا اَشْرَفَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ شَرِيْفٍ مَا اَبْسَطَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ بَاسِطٍ مَا اَقْبَضَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ قَابِضٍ مَا اَبْدَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ بَادٍ مَا اَقْدَسَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ قُدُّوْسٍ مَا اَطْهَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ طَاهِرٍ مَا اَزْكَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ زَكِيٍّ مَا اَهْدَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ هَادٍ مَا اَصْدَقَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ صَادِقٍ مَا اَعْوَدَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ عَوَّادٍ مَا اَفْطَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ فَاطِرٍ

أَرْعَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ رَاعٍ مَا أَرْعَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ مُعِينٍ مَا أَوْهَبَهُ وَسُبْحَانَهُ
مِنْ وَهَّابٍ مَا أَتْوَبَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ تَوَّابٍ مَا أَسْخَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ سَخِيٍّ مَا أَنْصَرَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ
نَصِيرٍ مَا أَسْلَمَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ سَلَامٍ مَا أَشْفَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ
شَافٍ مَا أَنْجَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ مُنْجٍ مَا أَبَرَّهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ بَارٍّ
مَا أَطْلَبَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ طَالِبٍ مَا أَدْرَكَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ مُدْرِكٍ
مَا أَرْشَدَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ رَشِيدٍ مَا أَعْطَفَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ مُتَعَطِّفٍ
مَا أَعْدَلَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ عَدْلٍ مَا أَتْقَنَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ مُتْقِنٍ
مَا أَحْكَمَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ حَكِيمٍ مَا أَكْفَلَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ
كَفِيلٍ مَا أَشْهَدَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ شَهِيدٍ مَا أَحْمَدَهُ وَسُبْحَانَهُ
هُوَ اللّٰهُ الْعَظِيمُ وَبِحَمْدِهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ دَافِعِ كُلِّ بَلِيَّةٍ وَهُوَ
حَسْبِي وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۔

۱۱۔ دُعائے سمات

یہ جلیل القدر دعا ادعیۂ مشہورہ میں سے ہے۔ اور اکثر علمائے سلف اس دعا کو بالالتزام پڑھا کرتے تھے مستحب ہے کہ اس دعا کو بروز جمعۃ المبارک آخر ساعت میں تلاوت کی جائے۔ المختصر اس دعا کا پڑھنا موجبِ آمرزشِ گناہ اور باعثِ ازدیادِ روحانیت و رفعِ غم و ہم ہے۔ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيمِ الْأَعْظَمِ الْأَعَزِّ الْأَجَلِّ
الْأَكْرَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيتَ بِهِ عَلَى مَغَالِقِ أَبْوَابِ السَّمَاءِ لِلْفَتْحِ
بِالرَّحْمَةِ انْفَتَحَتْ وَإِذَا دُعِيتَ بِهِ عَلَى مَضَائِقِ أَبْوَابِ الْأَرْضِ
لِلْفَرَجِ انْفَرَجَتْ وَإِذَا دُعِيتَ بِهِ عَلَى الْعُسْرِ لِلْيُسْرِ تَيَسَّرَتْ وَإِذَا
دُعِيتَ بِهِ عَلَى الْأَمْوَاتِ لِلنُّشُورِ انْتَشَرَتْ وَإِذَا دُعِيتَ بِهِ عَلَى
كَشْفِ الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ انْكَشَفَتْ وَبِجَلَالِ وَجْهِكَ الْكَرِيمِ أَكْرَمِ
الْوُجُوهِ وَأَعَزِّ الْوُجُوهِ الَّذِي عَنَتْ لَهُ الْوُجُوهُ وَخَضَعَتْ لَهُ الرِّقَابُ
وَخَشَعَتْ لَهُ الْأَصْوَاتُ وَوَجِلَتْ لَهُ الْقُلُوبُ مِنْ مَخَافَتِكَ وَبِقُوَّتِكَ
الَّتِي بِهَا تُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِكَ وَتُمْسِكُ السَّمٰوَاتِ
وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا وَبِمَشِيَّتِكَ الَّتِي دَانَ لَهَا الْعَالَمُونَ وَبِكَلِمَتِكَ
الَّتِي خَلَقْتَ بِهَا السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ وَبِحِكْمَتِكَ الَّتِي صَنَعْتَ بِهَا
الْعَجَائِبَ وَخَلَقْتَ بِهَا الظُّلْمَةَ وَجَعَلْتَهَا لَيْلًا وَجَعَلْتَ اللَّيْلَ
سَكَنًا وَخَلَقْتَ بِهَا النُّورَ وَجَعَلْتَهُ نَهَارًا وَجَعَلْتَ النَّهَارَ نُشُورًا مُبْصِرًا
وَخَلَقْتَ بِهَا الشَّمْسَ وَجَعَلْتَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَخَلَقْتَ بِهَا الْقَمَرَ
وَجَعَلْتَ الْقَمَرَ نُورًا وَخَلَقْتَ بِهَا الْكَوَاكِبَ وَجَعَلْتَهَا نُجُومًا وَ
بُرُوجًا وَمَصَابِيحَ وَزِينَةً وَرُجُومًا وَجَعَلْتَ لَهَا مَشَارِقَ وَمَغَارِبَ
وَجَعَلْتَ لَهَا مَطَالِعَ وَمَجَارِيَ وَجَعَلْتَ لَهَا فَلَكًا وَمَسَابِحَ وَقَدَّرْتَهَا
فِي السَّمَاءِ مَنَازِلَ فَأَحْسَنْتَ تَقْدِيرَهَا وَصَوَّرْتَهَا فَأَحْسَنْتَ تَصْوِيرَهَا
وَأَحْصَيْتَهَا بِأَسْمَائِكَ إِحْصَاءً وَدَبَّرْتَهَا بِحِكْمَتِكَ تَدْبِيرًا فَأَحْسَنْتَ
تَدْبِيرَهَا وَسَخَّرْتَهَا بِسُلْطَانِ اللَّيْلِ وَسُلْطَانِ النَّهَارِ وَالسَّاعَاتِ
وَعَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابِ وَجَعَلْتَ رُؤْيَتَهَا لِجَمِيعِ النَّاسِ مَرْأًى وَاحِدًا
وَأَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ بِمَجْدِكَ الَّذِي كَلَّمْتَ بِهِ عَبْدَكَ وَرَسُولَكَ مُوسَى
بْنَ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْمُقَدَّسِينَ فَوْقَ إِحْسَاسِ الْكَرُّوبِيِّينَ
فَوْقَ غَمَائِمِ النُّورِ فَوْقَ تَابُوتِ الشَّهَادَةِ فِي عَمُودِ النَّارِ وَفِي
طُورِ سَيْنَاءَ وَفِي جَبَلِ حُورِيثَ فِي الْوَادِ الْمُقَدَّسِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ
مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ مِنَ الشَّجَرَةِ وَفِي أَرْضِ مِصْرَ بِتِسْعِ آيَاتٍ
بَيِّنَاتٍ وَيَوْمَ فَرَقْتَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فِي الْمُنْبَجِسَاتِ الَّتِي

صَنَعْتَ بِهَا الْعَجَائِبَ فِي بَحْرِ سُوفٍ وَعَقَدْتَ مَاءَ الْبَحْرِ فِي قَلْبِ
الْغَمْرِ كَالْحِجَارَةِ وَجَاوَزْتَ بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ وَتَمَّتْ كَلِمَتُكَ
الْحُسْنَى عَلَيْهِمْ بِمَا صَبَرُوا وَأَوْرَثْتَهُمْ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا
الَّتِي بَارَكْتَ فِيهَا لِلْعَالَمِينَ وَأَغْرَقْتَ فِرْعَوْنَ وَجُنُودَهُ وَمَرَاكِبَهُ
فِي الْيَمِّ وَبِاسْمِكَ الْعَظِيمِ الْأَعْظَمِ الْأَعَزِّ الْأَجَلِّ الْأَكْرَمِ وَبِمَجْدِكَ
الَّذِي تَجَلَّيْتَ بِهِ لِمُوسَى كَلِيمِكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي طُورِ سِينَاءَ وَلِإِبْرَاهِيمَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ خَلِيلِكَ مِنْ قَبْلُ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ وَلِإِسْحٰقَ صَفِيِّكَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ فِي بِئْرِ شِيَعٍ وَلِيَعْقُوبَ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي بَيْتِ إِيلٍ
وَأَوْفَيْتَ لِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمِيثَاقِكَ وَلِإِسْحٰقَ بِحَلْفِكَ وَ
لِيَعْقُوبَ بِشَهَادَتِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ بِوَعْدِكَ وَلِلدَّاعِينَ بِأَسْمَائِكَ
فَأَجَبْتَ وَبِمَجْدِكَ الَّذِي ظَهَرَ لِمُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
عَلَى قُبَّةِ الرُّمَّانِ وَبِآيَاتِكَ الَّتِي وَقَعَتْ عَلَى أَرْضِ مِصْرَ بِمَجْدِ الْعِزَّةِ
وَالْغَلَبَةِ بِآيَاتٍ عَزِيزَةٍ وَبِسُلْطَانِ الْقُوَّةِ وَبِعِزَّةِ الْقُدْرَةِ وَبِشَأْنِ
الْكَلِمَةِ التَّامَّةِ وَبِكَلِمَاتِكَ الَّتِي تَفَضَّلْتَ بِهَا عَلَى أَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَ
الْأَرْضِ وَأَهْلِ الدُّنْيَا وَأَهْلِ الْآخِرَةِ وَبِرَحْمَتِكَ الَّتِي مَنَنْتَ بِهَا
عَلَى جَمِيعِ خَلْقِكَ وَبِاسْتِطَاعَتِكَ الَّتِي أَقَمْتَ بِهَا عَلَى الْعَالَمِينَ وَ
بِنُورِكَ الَّذِي قَدْ خَرَّ مِنْ فَزَعِهِ طُورُ سِينَاءَ وَبِعِلْمِكَ وَجَلَالِكَ
وَكِبْرِيَائِكَ وَعِزَّتِكَ وَجَبَرُوتِكَ الَّتِي لَمْ تَسْتَقِلَّهَا الْأَرْضُ وَ
انْخَفَضَتْ لَهَا السَّمٰوٰتُ وَانْزَجَرَ لَهَا الْعُمْقُ الْأَكْبَرُ وَرَكَدَتْ
لَهَا الْبِحَارُ وَالْأَنْهَارُ وَخَضَعَتْ لَهَا الْجِبَالُ وَسَكَنَتْ لَهَا الْأَرْضُ
بِمَنَاكِبِهَا وَاسْتَسْلَمَتْ لَهَا الْخَلَائِقُ كُلُّهَا وَخَفَقَتْ لَهَا الرِّيَاحُ
فِي جَرَيَانِهَا وَخَمَدَتْ لَهَا النِّيرَانُ فِي أَوْطَانِهَا وَبِسُلْطَانِكَ الَّذِي
عُرِفَتْ لَكَ بِهِ الْغَلَبَةُ دَهْرَ الدُّهُورِ وَحُمِدْتَ بِهِ فِي السَّمٰوٰتِ

وَالْأَرَضِينَ وَبِكَلِمَتِكَ كَلِمَةِ الصِّدْقِ الَّتِي سَبَقَتْ لِأَبِينَا آدَمَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَذُرِّيَّتِهِ بِالرَّحْمَةِ وَأَسْأَلُكَ بِكَلِمَتِكَ الَّتِي غَلَبَتْ كُلَّ شَيْءٍ
وَبِنُورِ وَجْهِكَ الَّذِي تَجَلَّيْتَ بِهِ لِلْجَبَلِ فَجَعَلْتَهُ دَكًّا وَخَرَّ مُوسَى
صَعِقًا وَبِمَجْدِكَ الَّذِي ظَهَرَ عَلَى طُورِ سِينَاءَ فَكَلَّمْتَ بِهِ عَبْدَكَ
وَرَسُولَكَ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ وَبِطَلْعَتِكَ فِي سَاعِيرَ وَظُهُورِكَ
فِي جَبَلِ فَارَانَ بِرَبَوَاتِ الْمُقَدَّسِينَ وَجُنُودِ الْمَلَائِكَةِ الصَّافِّينَ
وَخُشُوعِ الْمَلَائِكَةِ الْمُسَبِّحِينَ وَبِبَرَكَاتِكَ الَّتِي بَارَكْتَ فِيهَا عَلَى
إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَبَارَكْتَ لِإِسْحٰقَ صَفِيِّكَ فِي أُمَّةِ عِيسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَبَارَكْتَ
لِيَعْقُوبَ إِسْرَائِيلِكَ فِي أُمَّةِ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَبَارَكْتَ لِحَبِيبِكَ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي عِتْرَتِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَأُمَّتِهِ
اَللّٰهُمَّ وَكَمَا غِبْنَا عَنْ ذٰلِكَ وَلَمْ نَشْهَدْهُ وَآمَنَّا بِهِ وَلَمْ نَرَهُ
صِدْقًا وَعَدْلًا أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُبَارِكَ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَرَحَّمَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَأَفْضَلِ
مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ
حَمِيدٌ مَجِيدٌ فَعَّالٌ لِمَا تُرِيدُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ پس
اپنی حاجت بیان کرے اور یہ کہے۔ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذَا الدُّعَاءِ وَبِحَقِّ هٰذِهِ
الْأَسْمَاءِ الَّتِي لَا يَعْلَمُ تَفْسِيرَهَا وَلَا يَعْلَمُ بَاطِنَهَا غَيْرُكَ صَلِّ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَلَا تَفْعَلْ بِي مَا أَنَا
أَهْلُهُ وَاغْفِرْ لِي مِنْ ذُنُوبِي مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَمَا تَأَخَّرَ وَوَسِّعْ عَلَيَّ
مِنْ حَلَالِ رِزْقِكَ وَاكْفِنِي مَؤُونَةَ إِنْسَانِ سَوْءٍ وَجَارِ سَوْءٍ وَقَرِينِ
سَوْءٍ وَسُلْطَانِ سَوْءٍ إِنَّكَ عَلَى مَا تَشَاءُ قَدِيرٌ وَبِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ
آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ۔ بعض نسخوں کے مطابق وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

کے بعد حاجت طلب کیجیے اور اس طرح کہیے۔ یَا اَللّٰهُ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝ اور دُعا

سمات کے بعد یہ دُعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذَا الدُّعَآءِ وَبِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَا

الَّتِیْ لَا یَعْلَمُ تَفْسِیْرَهَا وَلَا تَاْوِیْلَهَا وَلَا بَاطِنَهَا وَلَا ظَاهِرَهَا غَیْرُكَ اَنْ تُصَلِّ

عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَرْزُقَنِیْ خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔ پس اپنی حاج

طلب کرے اور کہے۔ وَافْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَلَا تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنَا اَهْلُهٗ وَانْ

لِیْ مِنْ (دشمن کا نام لے) وَاغْفِرْ لِیْ مِنْ ذُنُوْبِیْ مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَمَا تَاَخَّرَ وَلِوَالِ

وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَوَسِّعْ عَلَیَّ مِنْ حَلَالِ رِزْقِكَ وَاكْفِنِیْ

اِنْسَانِ سَوْءٍ وَّجَارِ سَوْءٍ وَّسُلْطَانِ سَوْءٍ وَّقَرِیْنِ سَوْءٍ وَّیَوْمِ سَوْءٍ وَّسَاعَ

وَّانْتَقِمْ لِیْ مِمَّنْ یَّكِیْدُنِیْ وَمِمَّنْ یَّبْغِیْ عَلَیَّ وَیُرِیْدُ بِیْ وَبِاَهْلِیْ وَاَوْلَادِیْ وَاِ

وَجِیْرَانِیْ وَقَرَابَاتِیْ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ظُلْمًا اِنَّكَ عَلٰی مَا تَشَآءُ

وَّبِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ اٰمِیْنَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ پھر کہے اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذَا الد

تَفَضَّلْ عَلٰی فُقَرَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالْغِنٰی وَالثَّرْوَةِ وَعَلٰی مَ

الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالشِّفَآءِ وَالصِّحَّةِ وَعَلٰی اَحْیَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُ

بِاللُّطْفِ وَالْكَرَامَةِ وَعَلٰی اَمْوَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالْمَغْ

وَالرَّحْمَةِ وَعَلٰی مُسَافِرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالرَّدِّ اِلٰی اَوْطَانِهِ

سَالِمِیْنَ غَانِمِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی

مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعِتْرَتِهِ الطَّاهِرِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا

۱۲- دُعائے حجب

مہج الدعوات میں سید ابن طاؤس علیہ الرحمۃ نے اس دُعا کے بہت کچھ فضائل لکھ

ہیں۔ مختصر یہ ہیں کہ جو شخص اس دُعا کو پڑھے تو خداوند عالم اس کی دُعا کو قبول فرماتا

اس دُعا کو دلوانہ پر پڑھے تو وہ ہوش میں آجائے اور اگر اس دُعا کو اس عورت پر پڑھ

وضع حمل دشوار ہو تو خداوند عالم یہ مرحلہ آسان کر دے گا۔ اگر کوئی شخص چالیس شب جمعہ یہ دعا

پڑھے تو خداوند عالم اُس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے اور کشائش رزق فرماتا ہے۔ دُعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ یَا مَنِ احْتَجَبَ بِشُعَاعِ نُوْرِهٖ عَنْ نَوَاظِرِ خَلْقِهٖ یَا

مَنْ تَسَرْبَلَ بِالْجَلَالِ وَالْعَظَمَةِ وَاشْتَهَرَ بِالتَّجَبُّرِ فِیْ قُدْسِهٖ یَا مَنْ

تَعَالٰی بِالْجَلَالِ وَالْكِبْرِیَآءِ فِیْ تَفَرُّدِ مَجْدِهٖ یَا مَنِ انْقَادَتِ الْاُمُوْرُ

بِاَزِمَّتِهَا طَوْعًا لِاَمْرِهٖ یَا مَنْ قَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرَضُوْنَ مُجِیْبَاتٍ

لِدَعْوَتِهٖ یَا مَنْ زَیَّنَ السَّمَآءَ بِالنُّجُوْمِ الطَّالِعَةِ وَجَعَلَهَا هَادِیَةً

لِخَلْقِهٖ یَا مَنْ اَنَارَ الْقَمَرَ الْمُنِیْرَ فِیْ سَوَادِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ بِلُطْفِهٖ یَا

مَنْ اَنَارَ الشَّمْسَ الْمُنِیْرَةَ وَجَعَلَهَا مَعَاشًا لِخَلْقِهٖ وَجَعَلَهَا مُفَرِّقَةً

بَیْنَ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ بِعَظَمَتِهٖ یَا مَنِ اسْتَوْجَبَ الشُّكْرَ بِنَشْرِ سَحَائِبِ

نِعَمِهٖ اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَی الرَّحْمَةِ مِنْ

كِتَابِكَ وَبِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّیْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ

فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَكَ وَبِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوْ

اَثْبَتَّهٗ فِیْ قُلُوْبِ الصَّافِّیْنَ الْحَافِّیْنَ حَوْلَ عَرْشِكَ فَتَرَاجَعَتِ

الْقُلُوْبُ اِلَی الصُّدُوْرِ عَنِ الْبَیَانِ بِاِخْلَاصِ الْوَحْدَانِیَّةِ وَ

تَحْقِیْقِ الْفَرْدَانِیَّةِ مُقِرَّةً لَكَ بِالْعُبُوْدِیَّةِ وَ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ اَنْتَ

اللّٰهُ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَ اَسْئَلُكَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ تَجَلَّیْتَ بِهَا

لِلْكَلِیْمِ عَلَی الْجَبَلِ الْعَظِیْمِ فَلَمَّا بَدَا شُعَاعُ نُوْرِ الْحُجُبِ مِنْ

بَهَآءِ الْعَظَمَةِ خَرَّتِ الْجِبَالُ مُتَدَكْدِكَةً لِعَظَمَتِكَ وَجَلَالِكَ

وَهَیْبَتِكَ وَخَوْفًا مِنْ سَطْوَتِكَ رَاهِبَةً مِنْكَ فَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَلَا

اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَسْئَلُكَ بِالْاِسْمِ الَّذِیْ فَتَقْتَ بِهٖ

رَتْقَ عَظِیْمِ جُفُوْنِ عُیُوْنِ النَّاظِرِیْنَ الَّذِیْ بِهٖ تَدَبُّرُ حِكْمَتِكَ

وَشَوَاهِدَ حُجَجِ اَنْبِيَائِكَ يَعْرِفُونَكَ بِفِطَنِ الْقُلُوبِ وَاَنْتَ فِي غَوَامِضِ
مُسَتَّرَاتِ سَرِيرَاتِ الْغُيُوبِ اَسْئَلُكَ بِعِزَّةِ ذٰلِكَ الْاِسْمِ اَنْ تُصَلِّيَ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَصْرِفَ عَنِّي وَعَنْ اَهْلِ حُزَانَتِي وَ
جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَمِيعَ الْاٰفَاتِ وَالْعَاهَاتِ وَالْاَعْرَاضِ
وَالْاَمْرَاضِ وَالْخَطَايَا وَالذُّنُوبِ وَالشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالْكُفْرِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَالضَّلَالَةِ وَالْجَهْلِ
وَالْجَهْلِ وَالْمَقْتِ وَالْغَضَبِ وَالْعُسْرِ وَالضِّيقِ وَفَسَادِ الضَّمِيرِ وَحُلُولِ النِّقْمَةِ
وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ اِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ لَطِيفٌ لِمَا تَشَاءُ

۱۳۔ دُعائے عدلیہ

اس دعا میں اعتقاداتِ حقہ کا تذکرہ ہے۔ ہر بندہ مومن کو چاہیے کہ اس دعا کو پڑھتا رہے تاکہ شیطان نزدیک نہ آنے پائے۔ اور اجر و ثواب کا مستحق ہو بلکہ جان کنی کے وقت میت کو اعتقاداتِ حقہ کی تلقین کرنے کے سلسلے میں اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے۔ دعا یہ ہے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا
بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ اِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ
وَاَنَا الْعَبْدُ الضَّعِيفُ الْمُذْنِبُ الْعَاصِي الْمُحْتَاجُ الْفَقِيرُ الْحَقِيرُ
اَشْهَدُ لِمُنْعِمِي وَخَالِقِي وَرَازِقِي وَمُكْرِمِي كَمَا شَهِدَ لِذَاتِهِ وَ
شَهِدَتْ لَهُ الْمَلٰئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ مِنْ عِبَادِهِ بِاَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ ذُو النِّعَمِ وَالْاِحْسَانِ وَالْكَرَمِ وَالْاِمْتِنَانِ قَادِرٌ اَزَلِيٌّ عَالِمٌ
اَبَدِيٌّ حَيٌّ اَحَدِيٌّ مَوْجُودٌ سَرْمَدِيٌّ سَمِيعٌ بَصِيرٌ مُرِيدٌ كَارِهٌ
مُدْرِكٌ صَمَدِيٌّ يَسْتَحِقُّ هٰذِهِ الصِّفَاتِ وَهُوَ عَلٰى مَا هُوَ عَلَيْهِ فِي
عِزِّ صِفَاتِهِ كَانَ قَوِيًّا قَبْلَ وُجُودِ الْقُدْرَةِ وَالْقُوَّةِ وَكَانَ عَلِيمًا قَبْلَ

اِيجَادِ الْعِلْمِ وَالْعِلَّةِ لَمْ يَزَلْ سُلْطَانًا اِذْ لَا مَمْلَكَةَ وَلَا مَالَ وَلَمْ
يَزَلْ سُبْحَانًا عَلٰى جَمِيعِ الْاَحْوَالِ وُجُودُهُ قَبْلَ الْقَبْلِ فِي اَزَلِ الْاٰزَالِ
وَبَقَاؤُهُ بَعْدَ الْبَعْدِ مِنْ غَيْرِ انْتِقَالٍ وَّلَا زَوَالٍ غَنِيٌّ فِي الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ
مُسْتَغْنٍ فِي الْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ لَا جَوْرَ فِي قَضِيَّتِهِ وَلَا مَيْلَ فِي مَشِيَّتِهِ
وَلَا ظُلْمَ فِي تَقْدِيرِهِ وَلَا مَهْرَبَ مِنْ حُكُومَتِهِ وَلَا مَلْجَاَ مِنْ سَطَوَاتِهِ
وَلَا مَنْجَا مِنْ نَقِمَاتِهِ سَبَقَتْ رَحْمَتُهُ غَضَبَهُ وَلَا يَفُوتُهُ اَحَدٌ اِذَا
طَلَبَهُ اَزَاحَ الْعِلَلَ فِي التَّكْلِيفِ وَسَوَّى التَّوْفِيقَ بَيْنَ الضَّعِيفِ وَالشَّرِيفِ
مَكَّنَ اَدَاءَ الْمَامُورِ وَسَهَّلَ سَبِيلَ اجْتِنَابِ الْمَحْظُورِ لَمْ يُكَلِّفِ الطَّاعَةَ
اِلَّا دُونَ الْوُسْعِ وَالطَّاقَةِ سُبْحَانَهُ مَا اَبْيَنَ كَرَمَهُ وَاَعْلٰى شَاْنَهُ
سُبْحَانَهُ مَا اَجَلَّ نَيْلَهُ وَاَعْظَمَ اِحْسَانَهُ بَعَثَ الْاَنْبِيَاءَ لِيُبَيِّنَ عَدْلَهُ
وَنَصَبَ الْاَوْصِيَاءَ لِيُظْهِرَ طَوْلَهُ وَفَضْلَهُ وَجَعَلَنَا مِنْ اُمَّةِ سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ
وَخَيْرِ الْاَوْلِيَاءِ وَاَفْضَلِ الْاَصْفِيَاءِ وَاَعْلَى الْاَزْكِيَاءِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ اٰمَنَّا بِهِ وَبِمَا دَعَانَا اِلَيْهِ وَبِالْقُرْاٰنِ الَّذِي
اَنْزَلَهُ عَلَيْهِ وَبِوَصِيِّهِ الَّذِي نَصَبَهُ يَوْمَ الْغَدِيرِ وَاَشَارَ بِقَوْلِهِ
هٰذَا عَلِيٌّ اِلَيْهِ وَاَشْهَدُ اَنَّ الْاَئِمَّةَ الْاَبْرَارَ وَالْخُلَفَاءَ الْاَخْيَارَ
بَعْدَ الرَّسُولِ الْمُخْتَارِ عَلِيٌّ قَامِعُ الْكُفَّارِ وَمِنْ بَعْدِهِ سَيِّدُ اَوْلَادِهِ
الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ اَخُوهُ السِّبْطُ التَّابِعُ لِمَرْضَاتِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ ثُمَّ
الْعَابِدُ عَلِيٌّ ثُمَّ الْبَاقِرُ مُحَمَّدٌ ثُمَّ الصَّادِقُ جَعْفَرٌ ثُمَّ الْكَاظِمُ
مُوسٰى ثُمَّ الرِّضَا عَلِيٌّ ثُمَّ التَّقِيُّ مُحَمَّدٌ ثُمَّ النَّقِيُّ عَلِيٌّ ثُمَّ الزَّكِيُّ الْعَسْكَرِيُّ الْحَسَنُ
ثُمَّ الْحُجَّةُ الْخَلَفُ الْقَائِمُ الْمُنْتَظَرُ الْمَهْدِيُّ الْمُرْجَى الَّذِي
بِبَقَائِهِ بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَبِيُمْنِهِ رُزِقَ الْوَرٰى وَبِوُجُودِهِ ثَبَتَتِ
الْاَرْضُ وَالسَّمَاءُ وَبِهِ يَمْلَاُ اللّٰهُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا بَعْدَ مَا مُلِئَتْ
ظُلْمًا وَّجَوْرًا وَّاَشْهَدُ اَنَّ اَقْوَالَهُمْ حُجَّةٌ وَّامْتِثَالَهُمْ فَرِيضَةٌ

وَطَاعَتُهُمْ مَفْرُوضَةٌ وَمَوَدَّتُهُمْ لَازِمَةٌ مُقْتَضِيَةٌ وَالْاِقْتِدَآءُ بِهِمْ

مُنْجِيَةٌ وَمُخَالَفَتُهُمْ مُرْدِيَةٌ وَهُمْ سَادَاتُ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَجْمَعِيْنَ وَ

شُفَعَآءُ يَوْمِ الدِّيْنِ وَاَئِمَّةُ اَهْلِ الْاَرْضِ عَلَى الْيَقِيْنِ وَاَفْضَلُ الْاَوْصِيَآءِ

الْمَرْضِيِّيْنَ وَاَشْهَدُ اَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَمُسَآئَلَةَ مُنْكَرٍ وَّنَكِيْرٍ فِي الْقَبْرِ

حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَالنُّشُوْرَ حَقٌّ وَالصِّرَاطَ حَقٌّ وَالْمِيْزَانَ حَقٌّ وَالْحِسَابَ

حَقٌّ وَالْكِتَابَ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ

فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ اَللّٰهُمَّ فَضْلُكَ رَجَآئِيْ وَكَرَمُكَ وَ

رَحْمَتُكَ اَمَلِيْ لَا عَمَلَ لِيْ اَسْتَحِقُّ بِهِ الْجَنَّةَ وَلَا طَاعَةَ لِيْ اَسْتَوْجِبُ

بِهَا الرِّضْوَانَ اِلَّا اَنِّيْ اِعْتَقَدْتُ تَوْحِيْدَكَ وَعَدْلَكَ وَارْتَجَيْتُ اِحْسَانَكَ

وَفَضْلَكَ وَتَشَفَّعْتُ اِلَيْكَ بِالنَّبِيِّ وَاٰلِهٖ مِنْ اَحِبَّتِكَ وَاَنْتَ اَكْرَمُ

الْاَكْرَمِيْنَ وَاَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ

وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ

الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اِنِّيْ

اَوْدَعْتُكَ يَقِيْنِيْ هٰذَا وَثَبَاتَ دِيْنِيْ وَاَنْتَ خَيْرُ مُسْتَوْدَعٍ وَقَدْ اَمَرْتَنَا

بِحِفْظِ الْوَدَآئِعِ فَرُدَّهُ عَلَيَّ وَقْتَ حُضُوْرِ مَوْتِيْ وَعِنْدَ مَسْئَلَةِ مُنْكَرٍ

وَّنَكِيْرٍ بِمُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

۱۴۔ درودِ طوسی علیہ الرحمۃ

اسنادِ درودِ طوسی علیہ الرحمۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

ہر چند کہ درودِ طوسی بعض کتب میں مذکور ہے لیکن اصل اس درود کی دعائے توسل ہے۔ اور بروایت ابن بابویہ قمیؒ یہ دعاء آئمہ معصومین سلام اللہ علیہم اجمعین سے منسوب اور منقول ہے۔ اسی باعث سے اس درود کا اعتبار ہو سکتا ہے۔ اور فائدہ اور طریقہ اس درود کا یہ لکھا ہے کہ جب کوئی حصولِ مطالب کے واسطے اس دعا کو شروع کرے تو ایک دوشنبہ سے شروع کرے، اور دوسرے دوشنبہ کو تمام کرے۔ مگر شروع کرنے سے قبل غسل کرے اور لباس پاکیزہ پہنے اور عطر لگائے اور پڑھنے کے وقت خوشبو اپنے پاس رکھے کہ خدائے تعالےٰ ان کی برکت سے دعا جلد مقبول کرتا ہے اور ہر روز گیارہ بار پڑھے اور سو بار شروع کرتے وقت اور سو بار تمام کرتے وقت یہ درود مختصر پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور دوسرا طریقہ اس کا یہ ہے کہ شب جمعہ اول ماہ مابین مغرب و عشاء غسل کرے۔ دو رکعت نماز بہ نیت حاجت ادا کرے اور بتوجہ قلب رو بقبلہ بیٹھ کر آیہ کریمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ موافق اپنے نام کے اعداد کے پڑھے اور چالیس مرتبہ درود پڑھ کر سجدہ میں جائے اور سو بار سَهِّلْ بِفَضْلِكَ يَا عَزِيْزُ پڑھے۔ پھر درست بیٹھ کر بتوجہ تمام اس درودِ معظم کی تلاوت کرے۔ ماہ کے بعد ہر روز بعد نمازِ صبح ایک مرتبہ پڑھا کرے۔ خدائے تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے دعا اس کی قبول فرمائے اور تمام گناہ اس کے معاف کرے اور ترقی رزق و نعمت و فراوانی مال و دولت عطا کرے۔ اور دشمن اس کے مقہور اور جملہ آفات سے امان الٰہی میں رہے اور روشنیِ دل حاصل ہو۔ اور بروزِ قیامت بشفاعتِ حضرات چہاردہ معصومینؑ بہشتِ بریں میں مکانِ بلند میں جاگزیں ہو۔ اور عذابِ قبر اور ہولِ قیامت سے امن میں رہے۔ اور آتشِ دوزخ اس پر حرام ہو۔ اور جملہ بیماریوں اور تکالیف دنیوی سے حفظِ حافظِ حقیقی میں رہے۔

دعائے اعتصام درودِ طوسیؒ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ

شَيْءٌ وَّاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ

شَيْءٍ وَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ يَا كَائِنًا قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَ يَا بَاقِيًا
بَعْدَ فَنَاءِ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ اَقْرَبُ اِلَيَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ يَا مَنْ هُوَ
فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ يَا مَنْ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ يَا مَنْ هُوَ بِالْمَنْظَرِ
الْاَعْلٰى وَ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ يَا مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
يَا مَنْ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اِقْضِ حَاجَاتِيْ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ
الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ ۔

درود طوسی علیہ الرحمۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ زِدْ وَ بَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْعَرَبِيِّ الْقُرَشِيِّ
الْمَكِّيِّ الْمَدَنِيِّ الْاَبْطَحِيِّ التِّهَامِيِّ السَّيِّدِ الْبَهِيِّ السِّرَاجِ الْمُضِيِّ
الْكَوْكَبِ الدُّرِّيِّ صَاحِبِ الْوَقَارِ وَ السَّكِيْنَةِ الْمَدْفُوْنِ بِاَرْضِ
الْمَدِيْنَةِ الْعَبْدِ الْمُؤَيَّدِ وَ الرَّسُوْلِ الْمُسَدَّدِ الْمُصْطَفَى الْاَمْجَدِ الْمَحْمُوْدِ
الْاَحْمَدِ حَبِيْبِ اِلٰهِ الْعَالَمِيْنَ وَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
وَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ وَ رَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِيْنَ اَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَ عَلٰى اٰلِكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا اِمَامَ الرَّحْمَةِ يَا شَفِيْعَ الْاُمَّةِ يَا كَاشِفَ الْغُمَّةِ
يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَ مَوْلٰنَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا
وَ تَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَ قَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا
وَ الْاٰخِرَةِ يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ
وَ زِدْ وَ بَارِكْ عَلَى السَّيِّدِ الْمُطَهَّرِ وَ الْاِمَامِ الْمُظَفَّرِ وَ الشُّجَاعِ الْغَضَنْفَرِ
اَبِيْ شُبَّرٍ وَ شَبِيْرٍ قَاسِمِ طُوْبٰى وَ سَقَرَ الْاَنْزَعِ الْبَطِيْنِ الْاَشْرَفِ الْمَكِيْنِ
الْاَشْجَعِ الْمَتِيْنِ الْعَارِفِ الْمُبِيْنِ النَّاصِرِ الْمُعِيْنِ وَلِيِّ الدِّيْنِ الْوَالِيِّ
الْوَلِيِّ السَّيِّدِ الرَّضِيِّ الْاِمَامِ الْوَصِيِّ الْحَاكِمِ بِالنَّصِّ الْجَلِيِّ الْمُخْلِصِ
الصَّفِيِّ الْمَدْفُوْنِ بِالْغَرِيِّ لَيْثِ بَنِيْ غَالِبٍ مُظْهِرِ الْعَجَائِبِ وَ مُظْهِرِ
الْغَرَائِبِ وَ مُفَرِّقِ الْكَتَائِبِ وَ الشِّهَابِ الثَّاقِبِ وَ الْهِزَبْرِ السَّالِبِ
نُقْطَةِ دَائِرَةِ الْمَطَالِبِ اَسَدِ اللّٰهِ الْغَالِبِ غَالِبِ كُلِّ غَالِبٍ وَ مَطْلُوْبِ
كُلِّ طَالِبٍ صَاحِبِ الْمَفَاخِرِ وَ الْمَنَاقِبِ اِمَامِ الْمَشَارِقِ وَ الْمَغَارِبِ
الَّذِيْ حُبُّهٗ فَرْضٌ عَلَى الْحَاضِرِ وَ الْغَائِبِ مَوْلٰينَا وَ مَوْلَى الثَّقَلَيْنِ
الْاِمَامِ بِالْحَقِّ وَ الْاَمِيْرِ الْمُطْلَقِ اَبِي الْحَسَنَيْنِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ
طَالِبٍ صَلَوٰةُ اللّٰهِ وَ سَلَامُهٗ عَلَيْهِ اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَ عَلٰى اٰلِكَ يَا
اَبَا الْحَسَنَيْنِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَا اَخَ الرَّسُوْلِ يَا
زَوْجَ الْبَتُوْلِ يَا اَبَا السِّبْطَيْنِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَ
مَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَ قَدَّمْنَاكَ بَيْنَ
يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ زِدْ وَ بَارِكْ عَلَى السَّيِّدَةِ الْجَلِيْلَةِ الْجَمِيْلَةِ الْمَعْصُوْمَةِ
الْمَظْلُوْمَةِ الْكَرِيْمَةِ النَّبِيْلَةِ الْمَكْرُوْبَةِ الْعَلِيْلَةِ ذَاتِ الْاَحْزَانِ
الطَّوِيْلَةِ فِي الْمُدَّةِ الْقَلِيْلَةِ الرَّضِيَّةِ الْحَلِيْمَةِ الْعَفِيْفَةِ السَّلِيْمَةِ الْمَجْهُوْلَةِ
قَدْرًا وَ الْمَخْفِيَّةِ قَبْرًا الْمَدْفُوْنَةِ سِرًّا وَ الْمَغْصُوْبَةِ جَهْرًا سَيِّدَةِ
نِسَاءِ الْاِنْسِيَّةِ الْحَوْرَاءِ اُمِّ الْاَئِمَّةِ النُّقَبَاءِ النُّجَبَاءِ بِنْتِ خَيْرِ الْاَنْبِيَاءِ
الطَّاهِرَةِ الْمُطَهَّرَةِ الْبَتُوْلِ الْعَذْرَاءِ فَاطِمَةَ التَّقِيَّةِ النَّقِيَّةِ الزَّهْرَاءِ
صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَ سَلَامُهٗ عَلَيْهَا اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكِ وَ عَلٰى ذُرِّيَّتِكِ
يَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ يَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اَيَّتُهَا الْبَتُوْلُ يَا قُرَّةَ
عَيْنِ الرَّسُوْلِ يَا بَضْعَةَ النَّبِيِّ يَا اُمَّ السِّبْطَيْنِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ
يَا سَيِّدَتَنَا وَ مَوْلٰتَنَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِكِ اِلَى اللّٰهِ
وَ قَدَّمْنَاكِ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ يَا وَجِيْهَةً

عِنْدَ اللهِ اشْفَعِى لَنَا عِنْدَ اللهِ بِحَقِّكِ وَبِحَقِّ بَعْلِكِ وَبِحَقِّ ذُرِّيَّتِكِ
الطَّاهِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَى السَّيِّدِ الْمُجْتَبٰى وَالْاِمَامِ
الْمُرْتَجٰى سِبْطِ الْمُصْطَفٰى وَابْنِ الْمُرْتَضٰى عَلَمِ الْهُدٰى الْعَالِمِ الرَّفِيْعِ
ذِى الْحَسَبِ الْمَنِيْعِ وَالْفَضْلِ الْجَمِيْعِ الشَّفِيْعِ ابْنِ الشَّفِيْعِ الْمَقْتُوْلِ بِالسَّمِّ
النَّقِيْعِ الْمَدْفُوْنِ بِاَرْضِ الْبَقِيْعِ الْعَالِمِ بِالْفَرَائِضِ وَالسُّنَنِ صَاحِبِ
الْجُوْدِ وَالْمِنَنِ كَاشِفِ الضُّرِّ وَالْبَلْوٰى وَالْمِحَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا
بَطَنَ الَّذِى عَجَزَ عَنْ عَدِّ مَدَائِحِهِ لِسَانُ اللُّسْنِ الْاِمَامِ الْمُؤْتَمَنِ وَ
الْمَسْمُوْمِ الْمُمْتَحَنِ الْاِمَامِ بِالْحَقِّ اَبِى مُحَمَّدٍ نِ الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللهِ
وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ يَا حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ
اَيُّهَا الْمُجْتَبٰى يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ
يَا سَيِّدِى شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَا حُجَّةَ اللهِ عَلٰى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا
اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ
حَاجَاتِنَا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَى السَّيِّدِ الزَّاهِدِ وَالْاِمَامِ الْعَابِدِ
الرَّاكِعِ السَّاجِدِ وَلِيِّ الْمَلِكِ الْمَاجِدِ وَقَتِيْلِ الْكَافِرِ الْجَاحِدِ زَيْنِ
الْمَنَابِرِ وَالْمَسَاجِدِ صَاحِبِ الْمِحْنَةِ وَالْكَرْبِ وَالْبَلَاءِ الْمَدْفُوْنِ
بِاَرْضِ كَرْبَلَاءِ سِبْطِ رَسُوْلِ الثَّقَلَيْنِ وَنُوْرِ الْعَيْنَيْنِ مَوْلٰنَا وَمَوْلَى
الْكَوْنَيْنِ الْاِمَامِ بِالْحَقِّ اَبِى عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهُ
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنِ يَا حُسَيْنَ ابْنَ عَلِيٍّ
اَيُّهَا الشَّهِيْدُ الْمَظْلُوْمُ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا ابْنَ
فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ يَا سَيِّدِى شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَا حُجَّةَ اللهِ عَلٰى
خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ
اِلَى اللهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا وَجِيْهًا

عِنْدَ اللهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلٰى اَبِى
الْاَئِمَّةِ وَسِرَاجِ الْاُمَّةِ وَكَاشِفِ الْغُمَّةِ وَمُحْيِى السُّنَّةِ وَسَنِىِّ
الْهِمَّةِ وَرَفِيْعِ الرُّتْبَةِ وَاَنِيْسِ الْكُرْبَةِ وَصَاحِبِ النُّدْبَةِ الْمَدْفُوْنِ
بِاَرْضِ طَيْبَةَ الْمُبَرَّءِ مِنْ كُلِّ شَرٍّ وَشَيْنٍ وَاَفْضَلِ الْمُجَاهِدِيْنَ
وَاَكْمَلِ الشَّاكِرِيْنَ وَالْحَامِدِيْنَ شَمْسِ نَهَارِ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ وَقَمَرِ
اللَّيْلِ الْمُتَهَجِّدِيْنَ الْاِمَامِ بِالْحَقِّ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ اَبِى مُحَمَّدٍ عَلِيِّ بْنِ
الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا
مُحَمَّدٍ يَا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ يَا زَيْنَ الْعَابِدِيْنَ اَيُّهَا السَّجَّادُ يَا ابْنَ رَسُوْلِ
اللهِ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا حُجَّةَ اللهِ عَلٰى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا
اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ
حَاجَاتِنَا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ
بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ جَدِّكَ وَبِحَقِّ اٰبَائِكَ الطَّاهِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ
وَبَارِكْ عَلٰى قَمَرِ الْاَقْمَارِ وَنُوْرِ الْاَنْوَارِ وَقَائِدِ الْاَخْيَارِ وَسَيِّدِ الْاَبْرَارِ
الْمُطَهَّرِ الطَّاهِرِ وَالنَّجْمِ الزَّاهِرِ وَالْبَدْرِ الْبَاهِرِ وَالْبَحْرِ الذَّاخِرِ
وَالدُّرِّ الْفَاخِرِ الْمُلَقَّبِ بِالْبَاقِرِ السَّيِّدِ الْوَجِيْهِ الْاِمَامِ النَّبِيْهِ الْمَدْفُوْنِ
عِنْدَ جَدِّهِ وَاَبِيْهِ الْحَبْرِ الْمَلِيِّ عِنْدَ الْعَدُوِّ وَالْوَلِيِّ الْاِمَامِ بِالْحَقِّ
الْوَلِيِّ اَبِى جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا جَعْفَرٍ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ اَيُّهَا الْبَاقِرُ يَا ابْنَ
رَسُوْلِ اللهِ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا حُجَّةَ اللهِ عَلٰى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا
وَمَوْلٰنَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللهِ وَقَدَّمْنَاكَ
بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللهِ اشْفَعْ
لَنَا عِنْدَ اللهِ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ جَدِّكَ وَبِحَقِّ اٰبَائِكَ الطَّاهِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَى السَّيِّدِ الصَّادِقِ الصِّدِّيْقِ الْعَالِمِ

الوثيق الحليم الشفيق الهادي الى الطريق الساقي شيعته من الرحيق
ومبلغ اعدائه الى الحريق صاحب الشرف الرفيع ذي الحسب المنيع
والفضل الجميع الشفيع ابن الشفيع المدفون بارض البقيع المهذب
المؤيد الممجد الامجد الامام بالحق ابي عبد الله جعفر بن محمد
صلوات الله وسلامه عليهما الصلوة والسلام عليك يا ابا عبد الله
يا جعفر بن محمد ايها الصادق يابن رسول الله يابن امير المؤمنين
يا حجة الله على خلقه يا سيدنا ومولانا انا توجهنا واستشفعنا
وتوسلنا بك الى الله وقدمناك بين يدي حاجاتنا في الدنيا
والاخرة يا وجيها عند الله اشفع لنا عند الله بحقك وبحق جدك
وبحق ابائك الطاهرين اللهم صل وسلم وزد وبارك على السيد
الكريم والامام الحليم وسمي الكليم الصابر الكظيم صاحب العسكر
والجيش المدفون بمقابر قريش صاحب الشرف الانور والمجد
الاظهر والجبين الازهر والنور الابهر الامام بالحق ابي ابراهيم
موسى بن جعفر صلوات الله وسلامه عليه الصلوة والسلام عليك
يا ابا ابراهيم يا موسى ابن جعفر ايها الكاظم ايها العبد الصالح
يابن رسول الله يابن امير المؤمنين يا حجة الله على خلقه يا
سيدنا ومولنا انا توجهنا واستشفعنا وتوسلنا بك الى الله و
قدمناك بين يدي حاجاتنا في الدنيا والاخرة يا وجيها عند الله
اشفع لنا عند الله بحقك وبحق جدك واباءك الطاهرين اللهم
صل وسلم وزد وبارك على السيد المعصوم والامام المظلوم الشهيد
المسموم والغريب المغموم والقتيل المحروم العالم بالعلم
المكتوم البدر في النجوم الشمس الشموس وانيس النفوس
المدفون بارض طوس الرضي المرتضى المجتبى المقتدى الراضي

بالقدر والقضاء الامام بالحق ابي الحسن علي بن موسى الرضا
صلوات الله وسلامه عليه الصلوة والسلام عليك يا ابا الحسن
يا علي بن موسى ايها الرضا يابن رسول الله يابن امير المؤمنين
يا حجة الله على خلقه يا سيدنا ومولانا انا توجهنا واستشفعنا
بك الى الله وقدمناك بين يدي حاجاتنا في الدنيا والاخرة يا
وجيها عند الله اشفع لنا عند الله بحقك وبحق جدك وبحق ابائك
الطاهرين اللهم صل وسلم وزد وبارك على السيد العادل العالم
العابد الفاضل الكامل الباذل الاجود الجواد العارف باسرار
المبدء والمعاد ولكل قوم هاد ومناص المحبين يوم ينادِ المناد
المذكور في الهداية والارشاد المدفون بارض بغداد السيد
العربي والامام الاحمدي والنور المحمدي الملقب بالتقي الامام
بالحق ابي جعفر محمد بن علي صلوات الله وسلامه عليهما الصلوة
والسلام عليك يا ابا جعفر يا محمد بن علي ايها التقي الجواد
يابن رسول الله يابن امير المؤمنين يا حجة الله على خلقه يا
سيدنا ومولنا انا توجهنا واستشفعنا وتوسلنا بك الى الله و
قدمناك بين يدي حاجاتنا في الدنيا والاخرة يا وجيها عند الله
اشفع لنا عند الله بحقك وبحق جدك وبحق ابائك الطاهرين
اللهم صل وسلم وزد وبارك على الامامين الهمامين التمامين
السيدين السندين الفاضلين الكاملين الباذلين العادلين العالمين
العاملين الاورعين الاطهرين الشمسين القمرين الكوكبين
النورين النيرين الاسعدين وارثي المشعرين واهلي الحرمين
كهفي التقى غوثي الورى بدري الدجى طودي النهى علمي الهدى
المدفونين بسر من راى كاشفي البلوى والمحن صاحبي الجود

وَالْمَنِّ الْإِمَامَيْنِ بِالْحَقِّ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّقِيِّ وَأَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَسْكَرِيِّ صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا أَبَا الْحَسَنِ وَيَا أَبَا مُحَمَّدٍ وَيَا عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَيَا حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ أَيُّهَا النَّقِيُّ الْهَادِيُّ وَأَيُّهَا الزَّكِيُّ الْعَسْكَرِيُّ يَا ابْنَيْ رَسُولِ اللهِ يَا ابْنَيْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ يَا حُجَّتَيِ اللهِ عَلَى الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ يَا سَيِّدَيْنَا وَمَوْلَيَيْنَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكُمَا إِلَى اللهِ وَقَدَّمْنَاكُمَا بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا وَجِيهَيْنِ عِنْدَ اللهِ اشْفَعَا لَنَا عِنْدَ اللهِ بِحَقِّكُمَا وَبِحَقِّ جَدِّكُمَا وَبِحَقِّ آبَائِكُمَا الطَّاهِرِينَ. اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَى صَاحِبِ الدَّعْوَةِ النَّبَوِيَّةِ وَالصَّوْلَةِ الْحَيْدَرِيَّةِ وَالْعِصْمَةِ الْفَاطِمِيَّةِ وَالْحِلْمِ الْحَسَنِيَّةِ وَالشُّجَاعَةِ الْحُسَيْنِيَّةِ وَالْعِبَادَةِ السَّجَّادِيَّةِ وَالْمَآثِرِ الْبَاقِرِيَّةِ وَالْآثَارِ الْجَعْفَرِيَّةِ وَالْعُلُومِ الْكَاظِمِيَّةِ وَالْحُجَجِ الرِّضَوِيَّةِ وَالْجُودِ التَّقَوِيَّةِ وَالنَّقَاوَةِ النَّقَوِيَّةِ وَالْهَيْبَةِ الْعَسْكَرِيَّةِ وَالْغَيْبَةِ الْإِلٰهِيَّةِ الْقَائِمِ بِالْحَقِّ وَالدَّاعِي إِلَى الصِّدْقِ الْمُطْلَقِ كَلِمَةِ اللهِ وَأَمَانِ اللهِ وَحُجَّةِ اللهِ الْقَائِمِ بِأَمْرِ اللهِ الْمُقْسِطِ لِدِينِ اللهِ الْغَالِبِ بِأَمْرِ اللهِ وَالذَّابِّ عَنْ حَرَمِ اللهِ إِمَامِ السِّرِّ وَالْعَلَنِ دَافِعِ الْكَرْبِ وَالْمِحَنِ صَاحِبِ الْجُودِ وَالْمِنَنِ الْإِمَامِ بِالْحَقِّ أَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ صَاحِبِ الْعَصْرِ وَالزَّمَانِ وَخَلِيفَةِ الرَّحْمٰنِ وَمُظْهِرِ الْإِيمَانِ وَقَاطِعِ الْبُرْهَانِ وَشَرِيكِ الْقُرْآنِ وَسَيِّدِ الْإِنْسِ وَالْجَانِّ صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَصِيَّ الْحَسَنِ وَالْخَلَفَ الصَّالِحَ يَا إِمَامَ زَمَانِنَا أَيُّهَا الْقَائِمُ الْمُنْتَظَرُ الْمَهْدِيُّ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ يَا ابْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ يَا إِمَامَ الْمُسْلِمِينَ يَا حُجَّةَ اللهِ عَلَى الْخَلَائِقِ أَجْمَعِينَ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا

وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ جَدِّكَ وَبِحَقِّ آبَائِكَ الطَّاهِرِينَ۔ پس اپنی حاجت بیان کرے اور ہاتھوں کو اٹھا کر کہے۔ يَا سَادَاتِي وَيَا مَوَالِيَّ إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكُمْ أَنْتُمْ أَئِمَّتِي وَعُدَّتِي لِيَوْمِ فَقْرِي وَفَاقَتِي وَحَاجَتِي إِلَى اللهِ وَتَوَسَّلْتُ بِكُمْ إِلَى اللهِ وَاسْتَشْفَعْتُ بِكُمْ إِلَى اللهِ وَبِحُبِّكُمْ وَبِقُرْبِكُمْ أَرْجُو النَّجَاةَ مِنَ اللهِ فَكُونُوا عِنْدَ اللهِ رَجَائِي يَا سَادَاتِي يَا أَوْلِيَاءَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْكُمْ أَجْمَعِينَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ هٰؤُلَاءِ الْأَئِمَّةِ الْمَعْصُومِينَ الْمَظْلُومِينَ الْهَادِينَ الْمَهْدِيِّينَ الْمُطَهَّرِينَ أَسْأَلُكَ أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي وَتُوصِلَنِي إِلَى مُرَادِي وَمَطْلُوبِي وَادْفَعْ عَنِّي شَرَّ جَمِيعِ خَلْقِكَ بِرَحْمَتِكَ وَكَرَمِكَ وَعَفْوِكَ وَإِحْسَانِكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللّٰهُمَّ إِنَّ هٰؤُلَاءِ أَئِمَّتُنَا وَسَادَتُنَا وَقَادَتُنَا وَكُبَرَاؤُنَا وَشُفَعَاؤُنَا بِهِمْ أَتَوَلَّى وَمِنْ أَعْدَائِهِمْ أَتَبَرَّأُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُمْ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُمْ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَانْصُرْ شِيعَتَهُمْ وَالْعَنْ عَلَى مَنْ ظَلَمَهُمْ وَاغْضِبْ عَلَى مَنْ جَحَدَهُمْ وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ وَأَهْلِكْ عَدُوَّهُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ۔ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا فِي الدُّنْيَا زِيَارَتَهُمْ وَفِي الْآخِرَةِ شَفَاعَتَهُمْ وَزِدْنَا مَحَبَّتَهُمْ وَاحْشُرْنَا مَعَهُمْ وَفِي زُمْرَتِهِمْ وَتَحْتَ لِوَائِهِمْ وَلَا تُفَرِّقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاغْفِرْ وَارْحَمْ بِمَنِّكَ وَكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَفَرِّجْ عَنَّا بِهِمْ كُلَّ غَمٍّ وَاكْشِفْ عَنَّا بِهِمْ كُلَّ هَمٍّ وَاقْضِ لَنَا بِهِمْ كُلَّ حَاجَةٍ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللّٰهُمَّ صَلِّ

عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَعِذْنَا بِهِمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقْتَ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاحْفَظْ بِهِمْ عِزَّتَنَا وَاسْتُرْ بِهِمْ
عَوْرَتَنَا وَاكْفِنَا بِهِمْ بَغْيَ مَنْ بَغٰى عَلَيْنَا وَانْصُرْنَا بِهِمْ عَلٰى مَنْ
عَادٰنَا وَاَعِذْنَا بِهِمْ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَمِنْ جَوْرِ السُّلْطَانِ
الْعَنِيْدِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنَا بِهِمْ فِيْ
سِتْرِكَ وَفِيْ حِفْظِكَ وَفِيْ كَنَفِكَ وَفِيْ حِرْزِكَ وَفِيْ اَمَانِكَ عَزَّ
جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا
يَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ
فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا وَّحَسْبُنَا
اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

۱۵۔ دُعائے سباسب

یہ جلیل القدر دُعا جناب حجۃ اللہ الرحمان صاحب العصر والزمان عجل اللہ فرجہ سے منسوب ہے۔ یہ دُعا دشمنوں کے شر سے بچنے کے لئے سحر کو باطل کرنے اور دینی و دنیوی مقاصد کے پورا ہونے کے لئے مجرب اور بارہا دفعہ کی آزمودہ ہے۔ اس دُعائے مبارکہ کو نصف شب گذرنے کے بعد پڑھنا مناسب ہے اور یہی وقت قبولیت دُعا کے لئے مخصوص ہے۔ اگرچہ بوقت ضرورت ہر وقت پڑھ سکتے ہیں جتنی بار چاہیں پڑھیں، تعداد معین نہیں ہے۔ چونکہ یہ دُعا ایسے امام سے تعلیم کی ہوئی ہے جو اب تک بحکم خداوند عالم زندہ و حیات ہیں۔ اگرچہ نظروں سے پوشیدہ ہیں۔ لہٰذا اس دُعا کے سریع الاثر ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ اور وہ دُعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥

فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى
وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ط وَلَا
يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى ٥ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْا اٰمَنَّا بِرَبِّ
هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ٥ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ٥ فَوَقَعَ الْحَقُّ
وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ٥ فَاَوْحَيْنَا اِلٰى مُوْسٰى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ
الْبَحْرَ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ٥ عُذْتُ بِاللّٰهِ رَبِّيْ وَ
رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ مِّنْ سِحْرِ كُلِّ سَاحِرٍ وَّغَدْرِ كُلِّ غَادِرٍ وَّمَكْرِ كُلِّ مَاكِرٍ وَّ
مِنْ شَرِّ كُلِّ سَامَّةٍ وَّهَامَّةٍ وَّلَامَّةٍ وَّمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ وَّاسْتِلَابِ
كُلِّ ذِيْ صَوْلَةٍ وَّغَلَبَةِ كُلِّ عَدُوٍّ وَّشَمَاتَةِ كُلِّ كَاشِحٍ اَدْرَءُ بِاللّٰهِ
فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَاَسْتَعِيْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِهِمْ وَاَسْتَعِيْنُ بِاللّٰهِ عَلَيْهِمْ
تَدَرَّعْتُ بِحَوْلِ اللّٰهِ مِنْ ثِقْلِهِمْ وَتَحَصَّنْتُ بِقُوَّةِ اللّٰهِ مِنْ جُنُوْدِهِمْ
وَدَفَعْتُهُمْ عَنِّيْ بِدِفَاعِ اللّٰهِ الْقَاهِرِ وَسُلْطَانِهِ الْبَاهِرِ وَرَمَيْتُهُمْ
بِسَهْمِ اللّٰهِ الْقَاتِلِ وَسَيْفِهِ الْقَاطِعِ اَخَذْتُهُمْ بِبَطْشِ اللّٰهِ وَطَرَدْتُهُمْ
بِاِذْنِ اللّٰهِ وَفَرَّقْتُهُمْ تَفْرِيْقًا بِحَوْلِ اللّٰهِ مَزَّقْتُهُمْ تَمْزِيْقًا بِقُوَّةِ
اللّٰهِ شَتَّتُّهُمْ تَشْتِيْتًا بِمَنَعَةِ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ
غَلَبْتُ مَنْ نَاوَانِيْ بِجُنْدِ اللّٰهِ الْاَغْلَبِ وَقَهَرْتُ مَنْ عَادَانِيْ بِسُلْطَانِ
اللّٰهِ الْاَكْبَرِ وَدَمَّرْتُ مَنْ قَصَدَنِيْ بِحَوْلِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ وَتَبَرَّاْتُ
مِنْ اٰذَانِيْ بِاَخْذِ اللّٰهِ الْاَسْرَعِ وَدَفَعْتُ مَنِ اعْتَدٰى عَلَيَّ بِجَلَالِ اللّٰهِ
الْاَمْنَعِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ وَلَا مَنَعَةَ وَلَا عَوْنَ وَلَا نَصْرَ وَلَا
اَيْدَ وَلَا عِزَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ٥ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ ٥ هُزِمَتِ الْاَحْزَابُ بِسَطْوَةِ
اللّٰهِ قَذَفْتُ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ بِاِذْنِ اللّٰهِ سَلَّطْتُ عَلٰى اَفْئِدَتِهِمُ
الرَّوْعَ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَفَرَّقْتُهُمْ تَفْرِيْقًا بِسُلْطَانِ اللّٰهِ مَزَّقْتُهُمْ
تَمْزِيْقًا بِقُوَّةِ اللّٰهِ دَمَّرْتُهُمْ تَدْمِيْرًا بِقُدْرَةِ اللّٰهِ اَخَذْتُ

اسماءهم وابصارهم وجوارحهم واركانهم ببطش الله القوي
الشديد وشدته ودفعتهم عنا بحول الله العلي العظيم وقوته
وهزمتهم وجنودهم وابطالهم وشجعانهم وانصارهم و
اعوانهم بايد الله المتين ونصر الله المبين مهزومين مرعوبين
خائفين خائبين محسوبين مغلوبين مكسورين ماسورين
مبهورين مكهورين مقهورين اللهم ادفعهم عنا بحولك وقوتك
وسطوتك مفرقين ممزقين مبهورين مكهورين مقهورين
مدحورين مذعورين صاغرين خاسرين مخذولين مغلوبين
مبهوتين مشموتين متبدلين تائهين في دهاهم عامهين
في اباهم حائرين في ماهم صائرين في تباهم مشغولين
باجسادهم مكلومين في ابدانهم مجروحين في آرائهم مضروبين
برقابهم ممنوعين عن سمامهم مردوعين عن مرامهم
محجومين في كرهم مصروعين عن وجههم شماتا متين
متوجههم شتاتا عن مجتمعهم مطبوعا على قلوبهم مختوما
على افئدتهم مغشيا على ابصارهم معقودا على السنتهم مرتوما
على احلامهم وافهامهم مشدودا على ايديهم وارجلهم
مدموع بك اللهم في نحورهم مستعاذا بك من شرورهم
مستغاثا بك عليهم اللهم نخذهم اخذك السريع وسلط
عليهم باسك الفجيع مدفوعين مصروعين مذعورين
في انفسهم مسحورين في ابشارهم مكبوبين على وجوههم
ومناخرهم مخنوقين بحبائلهم واوتارهم مقيدين بالسلاسل
مكبلين بالاغلال مقرنين في الاصفاد مطروقين بمطارق
البلايا مصعوقين بصواعق المنايا مقطوعا دابرهم مفجوعا

مابرهم مسلوبا سالبهم مغلوبا غالبهم يا موجودا عند الشدائد
امن يجيب المضطر اذا دعاه كتب الله لاغلبن انا ورسلي
ان الله قوي عزيز الا ان حزب الله هم الغالبون ان وليي الله
الذي نزل الكتاب وهو يتولى الصالحين انا كفيناك المستهزئين
فايدنا الذين امنوا على عدوهم فاصبحوا ظاهرين لا اله الا
الله وحده انجز وعده ونصر عبده واعز جنده وهزم
الاحزاب وحده فله الملك وله الحمد الحمد لله رب
العلمين اصبحت في حمى الله الذي لا يستباح وفي ذمته التي
لا تخفر وفي جوار الله الذي لا يمنع وفي عزة الله التي لا تستذل
ولا تقهر وفي حزبه الذي لا يهزم وفي جنده الذي لا
يغلب وفي حريمه الذي لا يستباح بالله استفتحت وبالله استنجحت
وتعززت وتعوذت واستنصرت وبعزة الله تقويت على اعدائي بجلال
الله وكبريائه ظهرت عليهم وقهرتهم بحول الله وقوته و
تقويت واحترست واستعنت عليهم بالله وفوضت امري الى الله
حسبي الله ونعم الوكيل وتريهم ينظرون اليك وهم لا يبصرون
صم بكم عمي فهم لا يرجعون اتى امر الله علت كلمة الله
ولاحت حجة الله على اعداء الله الفاسقين وجنود ابليس اجمعين
لن يضروكم الا اذى وان يقاتلوكم يولوكم الادبار ثم
لا ينصرون ضربت عليهم الذلة والمسكنة اينما ثقفوا
اخذوا وقتلوا تقتيلا لا يقاتلونكم جميعا الا في قرى محصنة
او من وراء جدر باسهم بينهم شديد تحسبهم جميعا وقلوبهم
شتى ذلك بانهم قوم لا يعقلون تحصنت منهم باحصن الحصون
فما اسطاعوا ان يظهروه وما استطاعوا له نقبا واويت الى ركن

شديد والتجات الى كهف منيع وتمسكت بالحبل المتين ○ وتدر
عت بدرع الله الحصينة وتدرقت بدرقة امير المؤمنين
عليه السلام وتعوذت بعوذته وختمت بخاتم سليمان ابن داود
عليهما السلام ○ فانا حيثما سلكت امن مطمئن وعدوي في الاهوال
حيران قد حفت بالمهانة وألبس بالذل والصغار وقمع بالصغار
وضربت على نفسي سرادق الحياطة وادخلت على هياكل الهيبة
وتوجت بتاج الكرامة وتقلدت بسيف العز الذي لا يفل و
خفيت عن العيون وتواريت عن الظنون وامنت على روحي وسلمت
عن اعدائي فهم لي خاضعون وعني خائفون مني نافرون
كانهم حمر مستنفرة فرت من قسورة قصرت ايديهم
عن بلوغ ما يؤملونه في وصمت اذانهم عن سماع كلام تؤذيني
وعميت ابصارهم عني وخرست السنتهم عن ذكري وذهلت
عقولهم عن معرفتي وتخوفت وخفقت قلوبهم مني وارتعدت
ترائبهم من مخافتي وانفل حدهم وانكسرت شوكتهم
وانحل عزمهم وتشتت جمعهم وافترقت امورهم واختلفت
كلماتهم وضعف جندهم وانهزم جيشهم فولوا مدبرين
سيهزم الجمع ويولون الدبر بل الساعة موعدهم
والساعة ادهى وامر علوت عليهم بعلو الله الذي
كان يعلوا به علي عليه السلام صاحب الحروب ومنكس الرايات
ومفرق الاقران وتعوذت منهم بالاسماء الحسنى وكلماته العليا
وظهرت على اعدائي بباس شديد وامر عتيد واذللتهم وتمعست
رؤوسهم ووطئت رقابهم وظلت اعناقهم لي خاضعين
تنخاب من ناواني وهلك من عاداني فانا المؤيد المحبور

المظفر المنصور قد لزمتني كلمة التقوى واستمسكت بالعروة
الوثقى واعتصمت بالحبل المتين فلن تضرني بغي الباغين ولا
كيد الكائدين ولا حسد الحاسدين ابد الابدين ودهر الداهرين ○
فلن يراني احد ولن يجد بي احد ولن يقدر علي احد قل انما
ادعوا ربي ولا اشرك به احدا يا متفضل تفضل علي بالامن على
روحي والسلامة من اعدائي وحل بيني وبينهم بالملائكة الغلاظ
الشداد وايدني بالجنود الكثيرة والارواح المطيعة فيحصبونهم
بالحجة البالغة ويقذفونهم بالاحجار الدامغة ويضربونهم
بالسيف القاطع ويرمونهم بالشهاب الثاقب والحريق اللاهب
والشواظ المحرق ويقذفون من كل جانب دحورا ولهم
عذاب واصب الا من خطف الخطفة إلى تدفنهم وتجزنهم
ودهرتهم وغلبتهم ببسم الله الرحمن الرحيم وطه ويس
والذاريات والطواسين والتنزيل والحواميم وكهيعص وحم عسق
وق والقران المجيد ○ ون والقلم وما يسطرون وبمواقع النجوم
والطور وكتاب مسطور في رق منشور والبيت المعمور والسقف
المرفوع والبحر المسجور ان عذاب ربك لواقع ما له من دافع
فولوا مدبرين وعلى اعقابهم ناكصين واصبحوا في ديارهم
جاثمين فوقع الحق وبطل ما كانوا يعملون فغلبوا هنالك
وانقلبوا صاغرين والقي السحرة ساجدين ○ فوقاه الله سيئات
ما مكروا وحاق بهم ما كانوا به يستهزؤن وحاق بال
فرعون سوء العذاب ومكروا ومكر الله ○ والله خير الماكرين
الذين قال لهم الناس ان الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم
فزادهم ايمانا وقالوا حسبنا الله ونعم الوكيل فانقلبوا بنعمة

مِنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ
عَظِيْمٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ وَاَدْرَءُ بِكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ
وَاَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا عِنْدَكَ يَا اَللّٰهُ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ
الْعَلِيْمُ ٥ جَبْرَآئِيْلُ عَنْ يَمِيْنِیْ وَمِيْكَآئِيْلُ عَنْ يَسَارِیْ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَمَامِیْ وَاَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَآئِیْ وَاللّٰهُ
تَعَالٰى مُطِلٌّ عَلَیَّ يَا مَنْ جَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا اُحْجُبْ بَيْنِیْ
وَبَيْنَ اَعْدَآئِیْ فَلَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَیَّ اَبَدًا بِشَیْءٍ يَّسُوْٓءُنِیْ وَبَيْنِیْ وَبَيْنَهُمْ
سِتْرُ اللّٰهِ اِنَّ سِتْرَ اللّٰهِ كَانَ مَحْفُوْظًا حَسْبِیَ اللّٰهُ الَّذِیْ يَكْفِیْ مَا لَا
يَكْفِیْ اَحَدٌ سِوَاهُ ٥ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ
لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا وَّجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً
اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِیْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا وَّاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِی الْقُرْاٰنِ
وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا
فَهِیَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ
سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ٥ اَللّٰهُمَّ
اضْرِبْ عَلَیَّ سُرَادِقَ حِفْظِكَ الَّذِیْ لَا تَهْتِكُهُ الرِّيَاحُ وَلَا تَخْرِقُهُ
الرِّمَاحُ وَقِ رُوْحِیْ بِرُوْحِ قُدْسِكَ الَّذِیْ مَنْ اَلْقَيْتَهٗ عَلَيْهِ اَصْبَحَ مُعَظَّمًا
فِیْ عُيُوْنِ النَّاظِرِيْنَ وَكَبِيْرًا فِیْ صُدُوْرِ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ ٥ وَوَفِّقْ لِیْ
بِاَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰى وَاَمْثَالِكَ الْعُلْيَا وَاجْعَلْ صَلَاحِیْ فِیْ جَمِيْعِ مَا
اُؤَمِّلُهٗ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاصْرِفْ عَنِّیْ اَبْصَارَ النَّاظِرِيْنَ
وَاصْرِفْ قُلُوْبَهُمْ مِنْ شَرِّ مَا يُضْمِرُوْنَ اِلٰى خَيْرِ مَا لَا يَمْلِكُهٗ اَحَدٌ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ مَلَاذِیْ فَبِكَ اَلُوْذُ وَاَنْتَ عِيَاذِیْ فَبِكَ اَعُوْذُ يَا مَنْ
ذَلَّتْ لَهٗ رِقَابُ الْجَبَابِرَةِ وَخَضَعَتْ لَهٗ اَعْنَاقُ الْفَرَاعِنَةِ اَجِرْنِیْ
مِنْ خِزْيِكَ وَمِنْ كَشْفِ سِتْرِكَ وَمِنْ نِّسْيَانِ ذِكْرِكَ وَالْاِنْصِرَافِ

مِنْ شُكْرِكَ اَنَا فِیْ كَنَفِكَ فِیْ لَيْلِیْ وَنَهَارِیْ وَوَطَنِیْ وَاَسْفَارِیْ
ذِكْرُكَ شِعَارِیْ وَالثَّنَآءُ عَلَيْكَ دِثَارِیْ اَللّٰهُمَّ اِنْ خَوْفِیْ اَصْبَحَ
وَاَمْسٰى مُسْتَجِيْرًا بِاَمَانِكَ فَاَجِرْنِیْ مِنْ خِزْيِكَ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِكَ
وَاضْرِبْ عَلَیَّ سُرَادِقَ حِفْظِكَ وَاَدْخِلْنِیْ فِیْ حِفْظِ عِنَايَتِكَ وَقِ رُوْحِیْ
بِخَيْرٍ مِّنْكَ وَاكْفِنِیْ مِنْ مَّؤُنَةِ اِنْسَانٍ سُوْٓءٍ وَّاَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَرِيْنِ
سُوْٓءٍ وَّسَاعَةِ سُوْٓءٍ وَّشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ وَجَهْدِ الْبَلَآءِ وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ حَسْبُنَا اللّٰهُ
وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ٥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ ٥ وَالضُّحٰى ٥ وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى ٥ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ٥ وَ
لَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ٥ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ٥
اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ٥ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ٥ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا
فَاَغْنٰى ٥ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ٥ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ٥ وَاَمَّا
بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ٥

اسناد

دعائے نُورِ صغیر

سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے سلمان فارسی رضوان اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمۃ الزہراؑ نے مجھ کو رطب عنایت فرمایا جس میں گٹھلی نہ تھی اور فرمایا یہ اس درخت کا ہے جو خداوند عالم نے میرے لیے بہشت میں لگایا ہے۔ بسبب چند کلمات کے جو میرے پدر بزرگوار نے مجھے تعلیم فرمائے اور جنہیں میں ہر صبح و شام پڑھتی ہوں اگر چاہتے ہو کہ جب تک زندہ ہو تپ میں ہرگز مبتلا نہ ہو تو یہ دُعا پڑھا کرو۔ سلمان کہتے ہیں کہ میں نے اہلِ مکہ و مدینہ سے ہزار نفر کو یہ دُعا تعلیم کی ان سب کو خدا نے شفا دی۔ (اس دُعا کو صاحب تپ پڑھے مفید و مجرب ہے۔

دُعائے نورِ صغیر (مترجم)

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بخشش کرنیوالا مہربان ہے

بِسْمِ اللهِ النُّوْرِ النُّوْرِ بِسْمِ اللهِ نُوْرٍ عَلٰى نُوْرٍ

اس اللہ کے نام سے جو ہر شے کو روشن کرنیوالا ہے اور اس اللہ کے نام سے جو نور کا روشن کرنیوالا ہے اور اس اللہ کے نام سے جس کی

بِسْمِ اللهِ الَّذِيْ هُوَ مُدَبِّرُ الْاُمُوْرِ بِسْمِ اللهِ الَّذِيْ خَلَقَ

روشنی ہر روشنی پر فائق ہے اور ہم اس اللہ کے نام سے شروع کرتے ہوئے اپنے بگڑے کاموں کے بننے کی تمنا کرتے ہیں جو

النُّوْرَ مِنَ النُّوْرِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ النُّوْرَ مِنَ النُّوْرِ

تمام کام درست کرنے والا ہے۔ اس اللہ کے نام سے جس نے پیدا کیا نور سے نور کو تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے نور

وَاَنْزَلَ النُّوْرَ عَلَى الطُّوْرِ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ وَالسَّقْفِ

کو نور سے پیدا کیا۔ اور نازل کیا نور کو طور پر اور اس گھر پر جو ہجوم ملائکہ سے آباد ہے۔ اور اس بام فلک پر جو بہت

الْمَرْفُوْعِ فِيْ كِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ بِقَدَرٍ مَّقْدُوْرٍ

بلند ہے جو کتاب کے کشادہ اوراق میں مذکور مزبور ہے جو کتاب علم و حکمت والے نبی پر

عَلٰى نَبِيٍّ مَّحْبُوْرٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هُوَ بِالْعِزِّ مَذْكُوْرٌ وَّبِالْفَخْرِ

اتری تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو عزت اور بزرگی میں زبان زد ہے فخر میں

مَشْهُوْرٌ وَّعَلَى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ مَشْكُوْرٌ وَّصَلَّى اللهُ عَلٰى

مشہور زمانہ ہے اور تمام بندوں پر ہر خوشی اور غم کے نازل ہونے پر قابل شکر ہے۔ خدایا

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ

محمد اور اُن کی پاک و پاکیزہ اولاد پر صلواۃ بھیج۔

نادِ علیٔ کبیر

جس شخص کو کوئی مہم درپیش ہو سات بار پڑھے اور اگر حاکم کے پاس جائے تو تین بار اس دُعا کو اپنے اوپر دم کرے اور واسطے طلب فرزند کے روزانہ دس بار پڑھے اور طلب مال کے لیے روزانہ اکیس بار پڑھے۔ اور ادائے قرض کے لیے روزانہ پندرہ بار پڑھے۔ اگر عورت کے دردِ زہ ہو تو پانچ بار پانی پر دم کر کے پلائیں۔ دشمن کے لیے بھی تیر بہدف ہے۔ بازو پر باندھنے سے تمام آفات دنیاوی سے نجات ہو۔

نادِ علیٔ کبیر (مترجم)

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اس اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحیم ہے۔

نَادِ عَلِيًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدْهُ عَوْنًا لَّكَ فِي النَّوَائِبِ كُلُّ

(اے رسولؐ) آپ علیؑ کو پکاریئے جو عجائبات عالم کے مظہر ہیں آپ ان کو ہر مصیبت میں ناصر و مددگار پائیں گے یعنی

هَمٍّ وَّغَمٍّ اِلَى اللهِ حَاجَتِيْ وَعَلَيْهِ مُعَوَّلِيْ كُلَّمَا رَمَيْتُ

کہ ہر غم و الم میں اور میری حاجت کا پورا کرنیوالا اللہ ہی ہے اور اسی پر میرا بھروسہ ہے اے محبوب خدا اور

مُتَقَاضِيًا فِي اللهِ وَيَدُ اللهِ لِيْ وَلِيُّ اللهِ لِيْ اَدْعُوْكَ كُلُّ هَمٍّ

اے ولی خدا جب بھی آپ نے کسی کام کو کیا تو امر الٰہی کے مطابق کیا اللہ کا ہاتھ یعنی آپ میرے لیے ہیں اور

وَّغَمٍّ سَيَنْجَلِيْ بِعَظَمَتِكَ يَا اَللهُ وَبِنُبُوَّتِكَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللهُ

میں نے آپ کو ہر رنج و مصیبت میں پکارا ہے اور عنقریب میرا رنج و غم اے اللہ تیری عظمت کے واسطے اور اے محمد

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَبِوِلَايَتِكَ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ اَدْرِكْنِيْ بِحَقِّ لُطْفِكَ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی نبوت کے صدقہ میں اور اے علیؑ آپ کی ولایت کے طفیل میں دور ہو جائیگا۔ اے علیؑ

الْخَفِيِّ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ اَنَا مِنْ شَرِّ اَعْدَآئِكَ بَرِيٌّ بَرِيٌّ

اے علیؑ آپ ان الطاف کریمانہ مخفی تصدیق ہیں جو آپ مجھ پر فرماتے ہیں اللہ بزرگ و برتر ہے اللہ بزرگ و برتر ہے

بَرِيٌّ اَللهُ صَمَدِيْ بِحَقِّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ يَا اَبَا

(اے علیؑ) میں آپ کے دشمنوں کے شر سے بری ہوں اور نہ مجھے ان کا خوف خطر ہے نہ ان سے خائف ہوں اللہ میرا محافظ ہے۔

الْغَيْثِ اَغِثْنِيْ يَا عَلِيُّ اَدْرِكْنِيْ يَا قَاهِرَ الْعَدُوِّ وَيَا وَالِيَ الْوَلِيِّ

اے سب سے زیادہ فریاد کو پہنچنے والے آپ میری مدد کو پہنچیے اور میری مدد فرمائیے اس کے صدقہ میں اللہ ہی کی عبادت کرتا ہوں اور اسی سے

يَا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ يَا مُرْتَضٰى عَلِيُّ يَا قَهَّارُ تَقَهَّرْتَ بِالْقَهْرِ

مدد چاہتا ہوں اے دشمنوں پر قہر کرنیوالے اے ولیوں کے ولی (علیؑ) اے عجائبات کو ظاہر کرنیوالے تو اپنے قہر و جبروت کی بنا پر

وَالْقَهْرُ فِيْ قَهْرِ قَهْرِكَ يَا قَهَّارُ يَا ذَا الْبَطْشِ الشَّدِيْدِ اَنْتَ

قادر ہے اور غضب حقیقی تیرے ہی سے سزاوار ہے اے قہر کرنیوالے۔ اے صاحب حملہ شدید تو ہی قاہر ہے تو ہی غضب کرنیوالا

الْقَاهِرُ الْجَبَّارُ الْمُهْلِكُ الْمُنْتَقِمُ الْقَوِيُّ الَّذِيْ لَا يُطَاقُ انْتِقَامُهٗ

ہے اور تو ہی ہلاک کرنیوالا تو ہی حقیقی انتقام و بدلہ لینے والا ہے کیونکہ تجھ سے انتقام لینے کی کسی کو طاقت نہیں اور میں اپنے

وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْ اِلَى اللهِ اِنَّ اللهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

تمام امور اللہ کے سپرد کرتا ہوں وہ اللہ جو یقیناً بندوں کے حالات سے بخوبی واقف ہے اور تمہارا اللہ ایک ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

اس کے سوا کوئی خدا نہیں وہ رحمٰن و رحیم ہے۔ اللہ ہی میرے لیے کافی ہے اور وہی میرا بہترین وکیل ہے وہی بہترین مولا

نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنِيْ

اور نصرت کرنے والا ہے۔ اے فریاد کرنیوالوں کی فریاد کو پہنچنے والے میری فریاد کو پہنچیے اور اے مساکین پر رحم کرنیوالے

يَا اَرْحَمَ الْمَسَاكِيْنِ اِرْحَمْنِيْ يَا عَلِيُّ اَدْرِكْنِيْ يَا عَلِيُّ اَدْرِكْنِيْ

میرے اوپر بھی رحم فرمائیے اے علیؑ میری مدد کیجیے اور اے خدا میں جو علیؑ سے اپنی حاجت مانگ رہا ہوں وہ تیری رحمت

بِرَحْمَتِكَ وَمَنِّكَ وَجُوْدِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

تیرا احسان تیری جود و سخا کے صدقہ میں مانگ رہا ہوں۔ اے رحم کرنیوالوں میں سب

۱۷۔ دُعائے یستشیر

یہ جلیل القدر دعا کتاب مہج الدعوات میں بسندِ معتبر جناب امیر المومنین علی علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے۔ اور اس دُعا کے فضائل بہت ہیں۔ مختصراً یہ ہیں کہ جس وقت کوئی شخص اس دعا کے پڑھنے میں مشغول ہوتا ہے تو خدا آسمان سے نیکی و رحمت اُس پہ نازل فرماتا ہے۔ اور خدا اس کو نظرِ رحمت سے دیکھتا ہے۔ اور جو شخص تین مرتبہ اس دعا کو پڑھے تو جو حاجت دنیا و آخرت کی خدا سے طلب کرے گا قبول ہوگی۔ اور عذاب قبر سے نجات پائے گا اور سینہ کی تنگی دُور ہوگی۔ دُعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الدَّآئِمُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ الْمُدَبِّرُ بِلَا وَزِيْرٍ وَّلَا خَلْقٍ مِّنْ عِبَادِهٖ يَسْتَشِيْرُ الْاَوَّلُ غَيْرُ مَوْصُوْفٍ وَّالْبَاقِيْ بَعْدَ فَنَآءِ الْخَلْقِ الْعَظِيْمُ الرُّبُوْبِيَّةِ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ وَفَاطِرُهُمَا وَمُبْتَدِعُهُمَا بِغَيْرِ عَمَدٍ خَلَقَهُمَا وَفَتَقَهُمَا فَتْقًا فَقَامَتِ السَّمٰوٰتُ طَآئِعَاتٍ بِاَمْرِهٖ وَاسْتَقَرَّتِ الْاَرَضُوْنَ بِاَوْتَادِهَا فَوْقَ الْمَآءِ ثُمَّ عَلَا رَبُّنَا فِي السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى فَاَنَا اَشْهَدُ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا رَافِعَ لِمَا وَضَعْتَ وَلَا وَاضِعَ لِمَا رَفَعْتَ وَلَا مُعِزَّ لِمَنْ اَذْلَلْتَ وَلَا مُذِلَّ لِمَنْ اَعْزَزْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَاَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ كُنْتَ اِذْ لَمْ تَكُنْ سَمَآءٌ مَّبْنِيَّةٌ وَّلَا اَرْضٌ مَّدْحِيَّةٌ وَّلَا شَمْسٌ مُّضِيْئَةٌ وَّلَا لَيْلٌ مُّظْلِمٌ وَّلَا نَهَارٌ مُّضِيْءٌ وَّلَا بَحْرٌ لُّجِّيٌّ وَّلَا جَبَلٌ رَّاسٍ وَّلَا نَجْمٌ سَارٍ وَّلَا قَمَرٌ مُّنِيْرٌ وَّلَا رِيْحٌ تَهُبُّ وَلَا سَحَابٌ يَّسْكُبُ وَلَا بَرْقٌ يَّلْمَعُ وَلَا رَعْدٌ يُّسَبِّحُ وَلَا رُوْحٌ تَنَفَّسُ وَلَا طَآئِرٌ يَّطِيْرُ وَلَا نَارٌ تَتَوَقَّدُ وَلَا مَآءٌ يَّطَّرِدُ كُنْتَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّكَوَّنْتَ كُلَّ شَيْءٍ وَّقَدَرْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّابْتَدَعْتَ كُلَّ شَيْءٍ وَّاَغْنَيْتَ وَاَفْقَرْتَ وَاَمَتَّ وَاَحْيَيْتَ وَاَضْحَكْتَ وَاَبْكَيْتَ وَعَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَيْتَ فَتَبَارَكْتَ يَا اللّٰهُ وَتَعَالَيْتَ اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيْمُ اَمْرُكَ غَالِبٌ وَّعِلْمُكَ نَافِذٌ وَّكَيْدُكَ غَرِيْبٌ وَّوَعْدُكَ صَادِقٌ وَّقَوْلُكَ حَقٌّ وَّحُكْمُكَ عَدْلٌ وَّكَلَامُكَ هُدًى وَّوَحْيُكَ نُوْرٌ وَّرَحْمَتُكَ وَاسِعَةٌ وَّعَفْوُكَ عَظِيْمٌ وَّفَضْلُكَ كَثِيْرٌ وَّعَطَآؤُكَ جَزِيْلٌ وَّحَبْلُكَ مَتِيْنٌ وَّاِمْكَانُكَ عَتِيْدٌ وَّجَارُكَ عَزِيْزٌ وَّبَاْسُكَ شَدِيْدٌ وَّمَكْرُكَ مَكِيْدٌ اَنْتَ يَا رَبِّ مَوْضِعُ كُلِّ شَكْوٰى وَحَاضِرُ كُلِّ مَلَاٍ وَّشَاهِدُ كُلِّ نَجْوٰى وَمُنْتَهٰى كُلِّ حَاجَةٍ وَّمُفَرِّجُ كُلِّ حَزِيْنٍ وَّغِنٰى كُلِّ فَقِيْرٍ مِّسْكِيْنٍ وَّحِصْنُ كُلِّ هَارِبٍ وَّاَمَانُ كُلِّ خَآئِفٍ حِرْزُ الضُّعَفَآءِ كَنْزُ الْفُقَرَآءِ مُفَرِّجُ الْغَمَّآءِ مُعِيْنُ الصَّالِحِيْنَ ذٰلِكَ اللّٰهُ رَبُّنَا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ تَكْفِيْ مِنْ عِبَادِكَ مَنْ تَوَكَّلَ عَلَيْكَ وَاَنْتَ جَارُ مَنْ لَاذَ بِكَ وَتَضَرَّعَ اِلَيْكَ عِصْمَةُ مَنِ اعْتَصَمَ بِكَ مِنْ عِبَادِكَ نَاصِرُ مَنِ انْتَصَرَ بِكَ تَغْفِرُ الذُّنُوْبَ لِمَنِ اسْتَغْفَرَكَ جَبَّارُ الْجَبَابِرَةِ عَظِيْمُ الْعُظَمَآءِ كَبِيْرُ الْكُبَرَآءِ سَيِّدُ السَّادَاتِ مَوْلَى الْمَوَالِيْ صَرِيْخُ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ مُنَفِّسٌ عَنِ الْمَكْرُوْبِيْنَ مُجِيْبُ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ اَسْمَعُ السَّامِعِيْنَ اَبْصَرُ النَّاظِرِيْنَ اَحْكَمُ الْحَاكِمِيْنَ اَسْرَعُ الْحَاسِبِيْنَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ قَاضِيْ حَوَآئِجِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُغِيْثُ الصَّالِحِيْنَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ اَنْتَ الْخَالِقُ وَاَنَا الْمَخْلُوْقُ وَاَنْتَ الْمَالِكُ وَاَنَا الْمَمْلُوْكُ وَاَنْتَ الرَّبُّ وَاَنَا الْعَبْدُ وَاَنْتَ الرَّازِقُ وَاَنَا الْمَرْزُوْقُ وَاَنْتَ الْمُعْطِيْ وَاَنَا السَّآئِلُ وَاَنْتَ الْجَوَادُ وَاَنَا الْبَخِيْلُ وَاَنْتَ الْقَوِيُّ وَاَنَا الضَّعِيْفُ وَاَنْتَ الْعَزِيْزُ

وَاَنَا الذَّلِيلُ وَاَنْتَ الْغَنِيُّ وَاَنَا الْفَقِيرُ وَاَنْتَ السَّيِّدُ وَاَنَا الْعَبْدُ وَاَنْتَ الْغَافِرُ وَاَنَا الْمُسِيْءُ وَاَنْتَ الْعَالِمُ وَاَنَا الْجَاهِلُ وَاَنْتَ الْحَلِيمُ وَاَنَا الْعَجُولُ وَاَنْتَ الرَّحْمٰنُ وَاَنَا الْمَرْحُومُ وَاَنْتَ الْمُعَافِي وَاَنَا الْمُبْتَلٰى وَاَنْتَ الْمُجِيبُ وَاَنَا الْمُضْطَرُّ وَاَنَا اَشْهَدُ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْمُعْطِيْ عِبَادَكَ بِلَا سُؤَالٍ وَاَشْهَدُ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الْمُتَفَرِّدُ الصَّمَدُ الْفَرْدُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيرُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ وَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوبِيْ وَاسْتُرْ عَلَيَّ عُيُوبِيْ وَافْتَحْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّرِزْقًا وَّاسِعًا يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ؕ

چھبیسواں باب

حالات و اعمالِ ایام

حالاتِ ایامِ ہفتہ

جمعۃ المبارک

جمعہ کا روز بے حد مبارک روز ہے۔ اس روز غسل کرنا، حجامت بنوانا، ناخن ترشنا، خوشبو لگانا، نیا کپڑا پہننا سنّت ہے۔ نکاح کا یہ خاص دن ہے۔ سب کاموں کے لئے مبارک و سعید ہے۔ نماز جمعہ کی وجہ سے صبح کے بعد سفر کرنا مکروہ اور زوال کے وقت ناجائز ہے۔ اور اس کے بعد سفر میں مضائقہ نہیں۔ استخارہ کا بہتر وقت طلوعِ صبح سے طلوعِ آفتاب تک اور اس کے بعد زوال سے عصر تک ہے حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو ملائکہ مقربین نازل ہوتے ہیں۔ اور چاندی کی تختیاں، سونے کے قلم لے کر مسجد کے دروازہ پر نور کی کرسیاں بچھا کر بیٹھتے ہیں۔ اور ترتیب وار اُن لوگوں کے نام جو مسجد میں آتے ہیں لکھتے جاتے ہیں کہ پہلے کون آیا اور آخر میں کون آیا۔ یہاں تک کہ امام جماعت مسجد سے نکلے جب امام باہر آتا ہے تو وہ اپنے دفتر لپیٹتے ہیں۔ اور یہ فرشتے سوائے جمعہ کے کسی روز زمین پر نہیں آتے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ دو ساعتیں جمعہ کے روز ایسی ہیں جن میں دعا قبول ہوتی ہے۔ ایک تو خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد جس وقت تک نماز کے لئے صفیں اُٹھیں۔ اور دوسری ساعت جمعہ کے آخری روز غروبِ آفتاب تک۔ روزِ جمعہ کی طرح شبِ جمعہ کے بھی بہت فضائل مرقوم ہیں اس میں بھی ملائکہ نازل ہوتے ہیں۔ ایک فرشتہ کو خداوند عالم حکم فرماتا ہے کہ آواز دے کہ کوئی سوال کرنے والا ہے تاکہ میں اس کے سوال کو پورا کروں۔ کوئی توبہ کرنے والا ہے

تاکہ میں اُس کی توبہ قبول کروں اور کوئی استغفار کرنے والا ہے تاکہ میں اس کو بخشوں۔

اعمالِ شبِ جمعہ

اس رات بہترین اعمال محمد وآلِ محمد علیہم السّلام پر صلوات بھیجنا اور خدا کی راہ میں صدقہ دینا ہے۔ چنانچہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ شب جمعہ و روزِ جمعہ صدقہ دینا ہزار صدقہ کے برابر ہے۔ اور محمّد وآلِ محمّد پر صلوات بھیجنا ہزار ثواب کے برابر ہے۔ اس رات سورۃ بنی اسرائیل (پارہ ۱۵) سورہ کہف (پارہ ۱۵) سورہ نمل (پارہ ۱۹) سورہ الم سجدہ (پارہ ۲۱) سُورہ یٰسین (پارہ ۲۲) سورہ صٓ (پارہ ۲۳) سورہ دخان (پارہ ۲۵) سورہ واقعہ (پارہ ۲۷) کا پڑھنا مستحب ہے اور موجب ثوابِ عظیم ہے۔

اِس شب کی دُعائیں بہت ہیں۔ بہترین دُعا دُعائے کمیل اور دعائے جمعہ ہے جن کا ذکر ادعیہ مشہورہ میں ہو چکا ہے۔ منقول ہے کہ جو شخص شبِ جمعہ یا شب عید میں اس دُعا کو دس مرتبہ پڑھے گا تو ثواب میں اُس کے دس لاکھ حسنات لکھے جائیں گے دس ہزار گناہ محو ہوں گے اور ہزار درجے بلند ہوں گے۔ وہ دُعا یہ ہے۔

يَا دَائِمَ الْفَضْلِ عَلَى الْبَرِيَّةِ يَا ذَا الْوَاهِبِ السَّنِيَّةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالْعَطِيَّةِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ خَيْرِ الْوَرٰى سَجِيَّةً فَاغْفِرْ لَنَا يَا ذَا الْعُلٰى فِيْ هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ وَنَجِّنَا مِنْ كُلِّ هَمٍّ وَّغَمٍّ وَّآفَةٍ وَّبَلِيَّةٍ۔ اور شب جمعہ کی مخصوص دُعاؤں میں سے ایک یہ دُعائے جلیل القدر ہے کہ اس کو ہر شب جمعہ پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اَخْشَاكَ حَتّٰى كَاَنِّيْ اَرَاكَ وَاَسْعِدْنِيْ بِتَقْوَاكَ وَلَا تُشْقِنِيْ بِمَعَاصِيْكَ وَخِرْ لِيْ فِيْ قَضَائِكَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ قَدَرِكَ حَتّٰى لَا اُحِبَّ تَعْجِيْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِيْرَ مَا عَجَّلْتَ وَاجْعَلْ غِنَايَ فِيْ نَفْسِيْ وَمَتِّعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَيْنِ مِنِّيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِيْ وَاَرِنِيْ فِيْهِ قُدْرَتَكَ يَا رَبِّ وَاَقِرَّ بِذٰلِكَ عَيْنِيْ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى هَوْلِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

وَاَخْرِجْنِيْ مِنَ الدُّنْيَا سَالِمًا وَّاَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ اٰمِنًا وَّزَوِّجْنِيْ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَاكْفِنِيْ مَؤُنَتِيْ وَمَؤُنَةَ عِيَالِيْ وَمَؤُنَةَ النَّاسِ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنْ تُعَذِّبْنِيْ فَاَهْلٌ لِّذٰلِكَ اَنَا وَاِنْ تَغْفِرْ لِيْ فَاَهْلٌ لِّذٰلِكَ اَنْتَ وَكَيْفَ تُعَذِّبُنِيْ يَا سَيِّدِيْ وَحُبُّكَ فِيْ قَلْبِيْ اَمَا وَعِزَّتِكَ لَئِنْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ بِيْ لَتَجْمَعَنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَ قَوْمٍ طَالَ مَا عَادَيْتُهُمْ فِيْكَ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ اَوْلِيَائِكَ الطَّاهِرِيْنَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ارْزُقْنَا صِدْقَ الْحَدِيْثِ وَاَدَاءَ الْاَمَانَةِ وَالْمُحَافَظَةَ عَلَى الصَّلَوٰتِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا اَحَقُّ خَلْقِكَ اَنْ تَفْعَلَ ذٰلِكَ بِنَا اَللّٰهُمَّ افْعَلْهُ بِنَا بِرَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ ارْفَعْ ظَنِّيْ اِلَيْكَ صَاعِدًا وَّلَا تُطْمِعَنَّ فِيَّ عَدُوًّا وَّلَا حَاسِدًا وَّاحْفَظْنِيْ قَائِمًا وَّقَاعِدًا وَّيَقْظَانَ وَرَاقِدًا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ سَبِيْلَكَ الْاَقْوَمَ وَقِنِيْ حَرَّ جَهَنَّمَ وَحَرِّ لِيَ الْمُضْرَمَ وَاحْطُطْ عَنِّي الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ خِيَارِ الْعَالَمِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ مِمَّا لَا طَاقَةَ لِيْ بِهٖ وَلَا صَبْرَ لِيْ عَلَيْهِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔ اور امام حسین علیہ السّلام کی زیارت پڑھنے کا بھی بیحد ثواب ہے۔

اعمالِ روزِ جمعہ

جمعہ کے روز غسل سُنّتِ موکّدہ ہے۔ بنا بر احوط حتی الامکان اسے ترک نہ کرنا چاہیئے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ روزِ جمعہ کا غسل پاکیزہ کرنے والا ہے۔ اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ غسل کرتے وقت یہ دُعا پڑھے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۔ اور بہترین اعمال محمّد وآلِ محمّد پر صلوات بھیجنا ہے۔ اور افضل یہ ہے کہ اس طریق کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَھُمْ ۔ بعد نماز عصر ... سات مرتبہ پڑھنا باعثِ مغفرت ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ الْاَوْصِیَاءِ الْمَرْضِیِّیْنَ بِاَفْضَلِ صَلَوَاتِکَ وَبَارِکْ عَلَیْھِمْ بِاَفْضَلِ بَرَکَاتِکَ وَالسَّلَامُ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلٰی اَرْوَاحِھِمْ وَعَلٰی اَجْسَادِھِمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔ اور آخر روز جب کہ نصف آفتاب غروب ہو چکا ہو جو دعا کے قبول ہونے کا وقت ہے یہ کلمات زبان پر جاری کرے۔ سُبْحَانَکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۔ اور بروز جمعہ سورہ کہف (پارہ ۱۵) سورہ اعراف (پارہ ۸) سورہ ہود (پارہ ۱۱) سورہ مومنون (پارہ ۱۸) سورہ صافات (پارہ ۲۳) سورہ احقاف (پارہ ۲۶) اور سورہ رحمٰن (پارہ ۲۷) کا پڑھنا مستحب ہے۔ اس روز صبح کے وقت نماز جعفر طیار پڑھنے کا بہت اجر و ثواب ہے۔ اس روز کی دعائیں بہت ہیں جہاں تک ممکن ہو۔ تلاوتِ قرآن کرے اور ادعیہ ماثورہ پڑھے۔

شنبہ (ہفتہ)

شنبہ کا روز مبارک ہے۔ اور سب کاموں کے لئے بہتر ہے۔ خصوصاً سفر کرنا۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ اگر ایک پتھر اپنے مقام سے شنبہ کے دن جدا ہوتا ہے خداوند عالم اس کو اپنی جگہ پر پھیر لاتا ہے۔ لیکن اس روز کپڑوں کا قطع کرنا نحس ہے۔ اس روز استخارہ کا بہتر وقت طلوعِ صبح سے دن چڑھے تک پھر زوالِ آفتاب سے عصر تک ہے۔ اس کی شب میں غذا ترک نہ کرنی چاہیئے۔ جناب صادق آلِ محمد علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص شنبہ اور یک شنبہ کی شب میں پیہم غذا کو ترک کرے تو اس سے ایک ایسی قوت زائل ہو جاتی ہے جو چالیس روز تک واپس نہیں آتی۔

یک شنبہ (اتوار)

اتوار کا دن اکثر کاموں کے لئے میانہ ہے۔ اور مکان بنانے، درخت لگانے اور شادی کرنے کے لئے خوب ہے نیا کپڑا قطع کرنا نحس ہے وہ لباس مبارک نہیں ہوتا۔ اس روز استخارہ کا بہتر وقت طلوعِ صبح سے ظہر تک اور پھر عصر سے شام تک ہے۔

دو شنبہ (پیر)

پیر کا روز بے حد منحوس ہے۔ اسی روز جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رحلت فرمائی۔ اور یہ روز بنی امیہ کی طرف منسوب ہے کیونکہ بسبب شہادت امام حسین علیہ السلام کے اس روز کو عید قرار دیا۔ اور جس طرح ایام سال میں روز عاشورہ سب سے زیادہ نحس ہے۔ اسی طرح ہفتہ میں دو شنبہ کا دن نحس ہے۔ کسی کام کے لئے مبارک نہیں۔ البتہ لباس قطع کرنے کے لئے بہتر ہے۔ اس روز استخارہ کا بہتر وقت طلوعِ صبح سے طلوعِ آفتاب تک اور دن چڑھے سے ظہر تک پھر عصر سے عشاء تک ہے۔ جو شخص نماز صبح کی رکعت اول میں سورۃ ھل اتیٰ پڑھے گا تو وہ اس روز کی نحوست سے محفوظ رہے گا۔

سہ شنبہ (منگل)

منگل کا دن اکثر کاموں کے لئے میانہ ہے۔ سفر اور طلبِ حاجت کے واسطے خوب ہے۔ خداوند عالم نے اس روز حضرت داؤد علیہ السلام کے واسطے لوہے کو نرم کر دیا۔ اس روز لباس قطع نہ کرنا چاہیئے۔ ایسے کپڑے چوری ہو جاتے ہیں یا وہ شخص ڈوب جاتا ہے یا جل جاتا ہے۔ اس روز استخارہ کا بہتر وقت دن چڑھے سے ظہر تک اور عصر سے عشاء تک ہے۔

چہار شنبہ (بدھ)

بدھ کا روز اکثر کاموں کے لئے نحس ہے نیا لباس قطع کرنے اور کام کی ابتداء کے لئے بہتر ہے اور وہ کام تکمیل کو پہنچتا ہے۔ شاخ لگانا مسہل لینا اور حمام جانا خوب ہے۔ اس روز استخارہ کا بہتر وقت صبح سے ظہر تک اور عصر سے عشاء تک ہے۔

پنجشنبہ (جمعرات)

جمعرات کا دن مبارک روز اور سب کاموں کے لئے بہتر و خوب ہے منقول ہے

کر جو شخص اس روز لباس قطع کرے تو ان کپڑوں میں علم عطا کیا جاتا ہے اور وہ شخص
لوگوں کی نگاہوں میں مکرم ہوتا ہے۔ اس روز سر تراشی کرنا اور ناخن لینا خوب ہے۔ مگر
چاہیئے کہ ایک ناخن برائے جمعہ رہنے دے کہ اُس روز وہ ناخن تراشے ایک روایت
میں اس روز دوا کی ممانعت وارد ہے۔ اس روز استخارہ کا بہتر وقت صبح سے طلوع
آفتاب تک اور ظہر سے عشاء تک ہے۔ اس روز قبور مومنین کی زیارت کے واسطے
جانا مستحب ہے۔ مثل شب جمعہ و روز جمعہ کے جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے جمعرات کے دن و رات کے لئے چار رکعت نماز منقول ہے ہر رکعت میں سورہ
الحمد سات مرتبہ اور سورہ انا انزلناہ ایک مرتبہ پڑھے اور بعد فراغت سو مرتبہ درود
پڑھے۔ اور سو مرتبہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جِبْرَآئِيْلَ کہے۔ حق تعالیٰ اس کو جنت میں قصر
عطا فرمائے گا۔

ادعیہ ایام (ہفتہ)

یہ مخصوص دعائیں حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام کی فرمودہ ہیں صحیفۂ کاملہ
سے نقل کی جاتی ہیں۔ جو شخص باوضو ہر روز کی دعائے مخصوص بوقت صبح پڑھ لیا کرے
تو وہ تمام دن اُس روز کے شر سے حفظ و امانِ خدا میں رہے گا۔ اور انشاء اللہ اُسے
کوئی امر مکروہ پیش نہ آئے گا اور وہ اپنے دشمنوں پر غالب رہے گا۔

دعائے روز یکشنبہ (اتوار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ه بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا اَرْجُوْ اِلَّا
فَضْلَهٗ وَلَا اَخْشٰى اِلَّا عَدْلَهٗ وَلَا اَعْتَمِدُ اِلَّا قَوْلَهٗ وَلَا اُمْسِكُ اِلَّا
بِحَبْلِهٖ بِكَ اَسْتَجِيْرُ يَا ذَا الْعَفْوِ وَالرِّضْوَانِ مِنَ الظُّلْمِ وَالْعُدْوَانِ
وَمِنْ غِيَرِ الزَّمَانِ وَتَوَاتُرِ الْاَحْزَانِ وَمِنِ انْقِضَاءِ الْمُدَّةِ قَبْلَ التَّاَهُّبِ
وَالْعُدَّةِ وَاِيَّاكَ اَسْتَرْشِدُ لِمَا فِيْهِ الصَّلَاحُ وَالْاِصْلَاحُ وَبِكَ اَسْتَعِيْنُ
فِيْمَا يَقْتَرِنُ بِهِ النَّجَاحُ وَالْاِنْجَاحُ وَاِيَّاكَ اَرْغَبُ فِیْ لِبَاسِ الْعَافِيَةِ

وَتَمَامِهَا وَشُمُوْلِ السَّلَامَةِ وَدَوَامِهَا وَاَعُوْذُ بِكَ يَا رَبِّ مِنْ هَمَزَاتِ
الشَّيَاطِيْنِ وَاَحْتَرِزُ بِسُلْطَانِكَ مِنْ جَوْرِ السَّلَاطِيْنِ فَتَقَبَّلْ مَا كَانَ مِنْ
صَلَاتِیْ وَصَوْمِیْ وَاجْعَلْ غَدِیْ وَمَا بَعْدَهٗ اَفْضَلَ مِنْ سَاعَتِیْ وَيَوْمِیْ
وَاَعِزَّنِیْ فِیْ عَشِيْرَتِیْ وَقَوْمِیْ وَاحْفَظْنِیْ فِیْ يَقْظَتِیْ وَنَوْمِیْ فَاَنْتَ اللّٰهُ خَيْرٌ
حَافِظًا وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَبْرَءُ اِلَيْكَ فِیْ يَوْمِیْ هٰذَا
وَمَا بَعْدَهٗ مِنَ الْاٰحَادِ مِنَ الشِّرْكِ وَالْاِلْحَادِ وَاُخْلِصُ لَكَ دُعَائِیْ
تَعَرُّضًا لِلْاِجَابَةِ وَاُقِيْمُ نَفْسِیْ عَلٰى طَاعَتِكَ رَجَاءً لِلْاِثَابَةِ فَصَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ خَيْرِ خَلْقِكَ الدَّاعِیْ اِلٰى حَقِّكَ وَاَعِزَّنِیْ بِعِزِّكَ الَّذِیْ
لَا يُضَامُ وَاحْفَظْنِیْ بِعَيْنِكَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَاخْتِمْ بِالْاِنْقِطَاعِ اِلَيْكَ
اَمْرِیْ وَبِالْمَغْفِرَةِ عُمْرِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

دعائے روز دوشنبہ (پیر)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ه اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ يُشْهِدْ اَحَدًا
حِيْنَ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا اتَّخَذَ مُعِيْنًا حِيْنَ بَرَءَ النَّسَمَاتِ
لَمْ يُشَارَكْ فِی الْاِلٰهِيَّةِ وَلَمْ يُظَاهَرْ فِی الْوَحْدَانِيَّةِ كَلَّتِ الْاَلْسُنُ
عَنْ غَايَةِ صِفَتِهٖ وَالْعُقُوْلُ عَنْ كُنْهِ مَعْرِفَتِهٖ وَتَوَاضَعَتِ الْجَبَابِرَةُ
لِهَيْبَتِهٖ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِخَشْيَتِهٖ وَانْقَادَ كُلُّ عَظِيْمٍ لِعَظَمَتِهٖ فَلَكَ
الْحَمْدُ مُتَوَاتِرًا مُتَّسِقًا وَمُتَوَالِيًا مُسْتَوْسِقًا وَصَلَوٰتُهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ
اَبَدًا وَسَلَامُهٗ دَائِمًا سَرْمَدًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ يَوْمِیْ هٰذَا صَلَاحًا
وَاَوْسَطَهٗ فَلَاحًا وَاٰخِرَهٗ نَجَاحًا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ يَوْمٍ اَوَّلُهٗ فَزَعٌ
وَاَوْسَطُهٗ جَزَعٌ وَاٰخِرُهٗ وَجَعٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ نَذْرٍ
نَذَرْتُهٗ وَكُلِّ وَعْدٍ وَعَدْتُهٗ وَكُلِّ عَهْدٍ عَاهَدْتُهٗ ثُمَّ لَمْ اَفِ بِهٖ
وَاَسْئَلُكَ فِیْ مَظَالِمِ عِبَادِكَ عِنْدِیْ فَاَيُّمَا عَبْدٍ مِنْ عَبِيْدِكَ اَوْ اَمَةٍ

مِنْ اِمَائِكَ كَانَتْ لَهُ قِبَلِي مَظْلِمَةٌ ظَلَمْتُهَا اِيَّاهُ فِي نَفْسِهِ اَوْ فِي
عِرْضِهِ اَوْ فِي مَالِهِ اَوْ فِي اَهْلِهِ وَوَلَدِهِ اَوْ غِيْبَةٍ اِغْتَبْتُهُ بِهَا اَوْ
تَحَامُلٌ عَلَيْهِ بِمَيْلٍ اَوْ هَوًى اَوْ اَنَفَةٍ اَوْ حَمِيَّةٍ اَوْ رِيَاءٍ اَوْ عَصَبِيَّةٍ
غَائِبًا كَانَ اَوْ شَاهِدًا وَحَيًّا كَانَ اَوْ مَيِّتًا فَقَصُرَتْ يَدِي وَضَاقَ
وُسْعِي عَنْ رَدِّهَا اِلَيْهِ وَالتَّحَلُّلِ مِنْهُ فَاَسْئَلُكَ يَا مَنْ يَمْلِكُ الْحَاجَاتِ
وَهِيَ مُسْتَجِيبَةٌ لِمَشِيَّتِهِ وَمُسْرِعَةٌ اِلَى اِرَادَتِهِ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُرْضِيَهُ عَنِّي بِمَا شِئْتَ وَتَهَبَ لِي مِنْ عِنْدِكَ
رَحْمَةً اِنَّهُ لَا تَنْقُصُكَ الْمَغْفِرَةُ وَلَا تَضُرُّكَ الْمَوْهِبَةُ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اَوْلِنِي فِي كُلِّ يَوْمِ اثْنَيْنِ نِعْمَتَيْنِ مِنْكَ ثِنْتَيْنِ
سَعَادَةً فِي اَوَّلِهِ بِطَاعَتِكَ وَنِعْمَةً فِي اٰخِرِهِ بِمَغْفِرَتِكَ يَا مَنْ
هُوَ الْاِلٰهُ وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ سِوَاهُ ؁

دُعائے روز سہ شنبہ (منگل)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ حَقُّهُ كَمَا
يَسْتَحِقُّهُ حَمْدًا كَثِيْرًا وَّاَعُوْذُ بِهِ مِنْ شَرِّ نَفْسِي اِنَّ النَّفْسَ
لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي وَاَعُوْذُ بِهِ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ
الَّذِي يَزِيْدُنِي ذَنْبًا اِلٰى ذَنْبِي وَاَحْتَرِزُ بِهِ مِنْ كُلِّ جَبَّارٍ فَاجِرٍ
وَّسُلْطَانٍ جَائِرٍ وَّعَدُوٍّ قَاهِرٍ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ جُنْدِكَ فَاِنَّ
جُنْدَكَ هُمُ الْغَالِبُوْنَ وَاجْعَلْنِي مِنْ حِزْبِكَ فَاِنَّ حِزْبَكَ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ وَاجْعَلْنِي مِنْ اَوْلِيَائِكَ فَاِنَّ اَوْلِيَائَكَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِي دِيْنِي فَاِنَّهُ عِصْمَةُ اَمْرِي
وَاَصْلِحْ لِي اٰخِرَتِي فَاِنَّهَا دَارُ مَقَرِّي وَاِلَيْهَا مِنْ مُجَاوَرَةِ اللِّئَامِ
مَفَرِّي وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَّالْوَفَاةَ رَاحَةً

لِّي مِنْ كُلِّ شَرٍّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَتَمَامِ
عِدَّةِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَاَصْحَابِهِ
الْمُنْتَجَبِيْنَ وَهَبْ لِي فِي الثُّلَاثَاءِ ثَلٰثًا لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا اِلَّا
غَفَرْتَهُ وَلَا غَمًّا اِلَّا اَذْهَبْتَهُ وَلَا عَدُوًّا اِلَّا دَفَعْتَهُ بِبِسْمِ اللّٰهِ
خَيْرِ الْاَسْمَاءِ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ اَسْتَدْفِعُ كُلَّ
مَكْرُوْهٍ اَوَّلُهُ سَخَطُهُ وَاَسْتَجْلِبُ كُلَّ مَحْبُوْبٍ اَوَّلُهُ رِضَاهُ
فَاخْتِمْ لِي مِنْكَ بِالْغُفْرَانِ يَا وَلِيَّ الْاِحْسَانِ ؁

دُعائے روز چہار شنبہ (بدھ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ
اللَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا لَكَ الْحَمْدُ
اَنْ بَعَثْتَنِي مِنْ مَرْقَدِي وَلَوْ شِئْتَ جَعَلْتَهُ سَرْمَدًا حَمْدًا
دَائِمًا لَا يَنْقَطِعُ اَبَدًا وَّلَا يُحْصِي لَهُ الْخَلَائِقُ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ لَكَ
الْحَمْدُ اَنْ خَلَقْتَ فَسَوَّيْتَ وَقَدَّرْتَ وَقَضَيْتَ وَاَمَتَّ وَ
اَحْيَيْتَ وَاَمْرَضْتَ وَشَفَيْتَ وَعَافَيْتَ وَاَبْلَيْتَ وَعَلَى الْعَرْشِ
اسْتَوَيْتَ وَعَلَى الْمُلْكِ احْتَوَيْتَ اَدْعُوْكَ دُعَاءَ مَنْ ضَعُفَتْ
وَسِيْلَتُهُ وَانْقَطَعَتْ حِيْلَتُهُ وَاقْتَرَبَ اَجَلُهُ وَتَدَانٰى فِي الدُّنْيَا
اَمَلُهُ وَاشْتَدَّتْ اِلٰى رَحْمَتِكَ فَاقَتُهُ وَعَظُمَتْ لِتَفْرِيْطِهِ حَسْرَتُهُ
وَكَثُرَتْ زَلَّتُهُ وَعَثْرَتُهُ وَخَلُصَتْ لِوَجْهِكَ تَوْبَتُهُ فَصَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ
وَارْزُقْنِي شَفَاعَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَلَا تَحْرِمْنِي
صُحْبَتَهُ اِنَّكَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اقْضِ لِي فِي الْاَرْبِعَاءِ
اَرْبَعًا اِجْعَلْ قُوَّتِي فِي طَاعَتِكَ وَنَشَاطِي فِي عِبَادَتِكَ وَرَغْبَتِي

فی ثوابک وزهدی فیما یوجب لی الیم عقابک انک لطیف لما
تشاء ٥

دعائے روز پنجشنبہ (جمعرات)

بسم الله الرحمن الرحیم ٥ الحمد لله الذی اذهب اللیل
مظلما بقدرته وجاء بالنهار مبصرا برحمته وکسانی
ضیاءه وانا فی نعمته اللهم فکما ابقیتنی له فابقنی لامثاله
وصل علی النبی محمد واله ولا تفجعنی فیه وفی غیره من
اللیالی والایام بارتکاب المحارم واکتساب المآثم وارزقنی
خیره وخیر ما فیه وخیر ما بعده واصرف عنی شره وشر
ما فیه وشر ما بعده اللهم انی بذمة الاسلام اتوسل الیک
وبحرمة القرآن اعتمد علیک وبمحمد المصطفی صلی الله علیه
واله استشفع لدیک فاعرف اللهم ذمتی التی رجوت بها قضاء
حاجتی یا ارحم الراحمین - اللهم اقض لی فی الخمیس خمسا
لا یتسع لها الا کرمک ولا یطیقها الا نعمک سلامة اقوی
بها علی طاعتک وعبادة استحق بها جزیل مثوبتک وسعة فی
الحال من الرزق الحلال وان تؤمننی فی مواقف الخوف بامنک
وتجعلنی من طوارق الهموم والغموم فی حصنک صل علی
محمد وال محمد واجعل توسلی به شافعا یوم القیمة
نافعا انک انت ارحم الراحمین -

دعائے روز جمعہ

بسم الله الرحمن الرحیم ٥ الحمد لله الاول قبل الانشاء
والاحیاء والاخر بعد فناء الاشیاء العلیم الذی لا ینسی من
ذکره ولا ینقص من شکره ولا یخیب من دعاه ولا یقطع
رجاء من رجاه اللهم انی اشهدک وکفی بک شهیدا واشهد
جمیع ملائکتک وسکان سمواتک وحملة عرشک ومن بعثت
من انبیائک ورسلک وانشات من اصناف خلقک انی اشهد
انک انت الله لا اله الا انت وحدک لا شریک لک ولا عدیل
ولا خلف لقولک ولا تبدیل وان محمدا صلی الله علیه واله عبدک
ورسولک ادی ما حملته الی العباد وجاهد فی الله عز وجل
حق الجهاد وانه بشر بما هو حق من الثواب وانذر بما هو
صدق من العقاب اللهم ثبتنی علی دینک ما احییتنی ولا
تزغ قلبی بعد اذ هدیتنی وهب لی من لدنک رحمة انک
انت الوهاب - صل علی محمد وال محمد واجعلنا من
اتباعه وشیعته واحشرنی فی زمرته ووفقنی لاداء فرض
الجمعات وما اوجبت علی فیها من الطاعات وقسمت لاهلها
من العطاء فی یوم الجزاء انک انت العزیز الحکیم ٥

دعائے روز شنبہ (ہفتہ)

بسم الله الرحمن الرحیم ٥ بسم الله کلمة المعتصمین
ومقالة المتحرزین واعوذ بالله تعالی من جور الجائرین و
کید الحاسدین وبغی الظالمین واحمده فوق حمد الحامدین
اللهم انت الواحد بلا شریک والملک بلا تملیک لا تضاد
فی حکمک ولا تنازع فی ملکک اسئلک ان تصلی علی محمد
عبدک ورسولک وان توزعنی من شکر نعماک ما تبلغ بی

غایة رضاک وان تعیننی علی طاعتک ولزوم عبادتک و
استحقاق مثوبتک بلطف عنایتک وترحمنی بصدی عن
معاصیک ما احییتنی وتوفقنی لما ینفعنی ما ابقیتنی وان
تشرح بکتابک صدری وتحط بتلاوته وزری وتمنحنی السلامة
فی دینی ونفسی ولا توحش بی اهل انسی وتتم احسانک
فیما بقی من عمری کما احسنت فیما مضی منه یا ارحم
الراحمین۔

دُعائے عافیت

جو شخص بوقت صبح اس دُعا کو ایک مرتبہ بشرطِ اعتقاد پڑھے اُس دن کے تمام مکروہات اور شرِ جن و انس اور دشمنوں سے امانِ خدا میں رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللهم صل علی محمد و اله والبسنی عافیتک وجللنی
عافیتک وحصنی بعافیتک واکرمنی بعافیتک واغننی
بعافیتک وتصدق علی بعافیتک وهب لی عافیتک وافرشنی
عافیتک واصلح لی عافیتک ولا تفرق بینی وبین عافیتک فی
الدنیا والاخرة اللهم صل علی محمد و ال محمد وعافنی
عافیة کافیة شافیة عالیة نامیة عافیة تولد فی بدنی العافیة
الدنیا والاخرة وامنن علی بالصحة والامن والسلامة فی
دینی وبدنی والبصیرة فی قلبی والنفاذ فی اموری والخشیة
لک والخوف منک والقوة علی ما امرتنی به من طاعتک
والاجتناب لما نهیتنی عنه من معصیتک اللهم وامنن
علی بالحج والعمرة وزیارة قبر رسولک صلواتک علیه و
رحمتک وبرکاتک علیه وعلی اله وال رسولک علیهم السلام ابدا
ما ابقیتنی فی عامی هذا وفی کل عام واجعل ذلک مقبولا مشکورا
مذکورا لدیک مذخورا عندک وانطق بحمدک وشکرک
وذکرک وحسن الثناء علیک لسانی واشرح لمراشد دینک
قلبی واعذنی وذریتی من الشیطان الرجیم ومن شر السامة
والهامة والعامة واللامة ومن شر کل شیطان مرید
ومن شر کل سلطان عنید ومن شر کل مترف حفید ومن
شر کل ضعیف وشدید ومن شر کل شریف ووضیع ومن
شر کل صغیر وکبیر ومن شر کل قریب وبعید ومن
شر کل من نصب لرسولک ولاهل بیته حربا من الجن
والانس ومن شر کل دابة انت اخذ بناصیتها انک علی صراط
مستقیم اللهم صل علی محمد و اله ومن ارادنی بسوء
فاصرفه عنی وادحر عنی مکره وادرا عنی شره ورد کیده
فی نحره واجعل بین یدیه سدا حتی تعمی عنی بصره وتصم
عن ذکری سمعه وتقفل دون اخطاری قلبه وتخرس عنی
لسانه وتقمع راسه وتذل عزه وتکسر جبروته وتذل
رقبته وتفسخ کبره وتؤمننی من جمیع ضره وشره و
غمزه وهمزه ولمزه وحسده وعداوته وعدوانه وحبائله ومصائده ورجله
وخیله انک عزیز قدیر۔

دُعائے ہلال

چاند دیکھنے کے وقت دُعائے ہلال پڑھنا ہر مہینے سنّت ہے خاص کر ماہِ
رمضان میں اور جس مقام سے چاند دیکھے اُسی مقام پر دعا پڑھنی چاہیئے بہتر یہ ہے کہ

شب اوّل میں دعائے ہلال پڑھے اور اگر اتفاق نہ ہو تو دوسری شب بلکہ تیسری شب بھی پڑھ سکتا ہے۔ اور بہتر ہے کہ دعا پڑھتے وقت رو بقبلہ ہو۔ چاند کی طرف اشارہ کی ضرورت نہیں۔ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت چاند دیکھتے تھے تو تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور تین مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فرماتے تھے اور پھر پڑھتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا۔ پہلے "کذا" کی جگہ گزشتہ مہینہ کا نام اور دوسرے "کذا" کی جگہ اس مہینہ کا نام لے کہ جس کا چاند دیکھا ہے۔ نیز چاند دیکھتے وقت سات مرتبہ سورۂ الحمد پڑھنا مستحب ہے۔

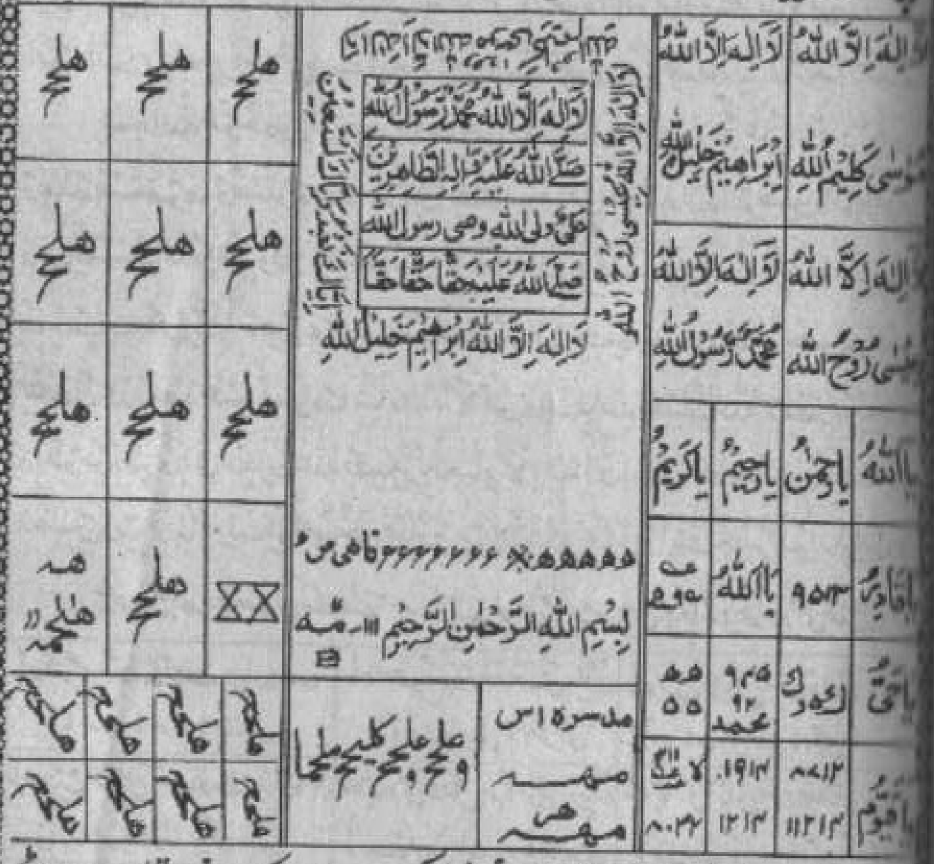
حضرت امام زین العابدین علیہ السلام چاند دیکھتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَيُّهَا الْخَلْقُ الْمُطِيْعُ الدَّآئِبُ السَّرِيْعُ الْمُتَرَدِّدُ فِیْ مَنَازِلِ التَّقْدِيْرِ الْمُتَصَرِّفُ فِیْ فَلَكِ التَّدْبِيْرِ اٰمَنْتُ بِمَنْ نَوَّرَ بِكَ الظُّلَمَ وَاَوْضَحَ بِكَ الْبُهَمَ وَجَعَلَكَ اٰيَةً مِّنْ اٰيَاتِ مُلْكِهٖ وَعَلَامَةً مِّنْ عَلَامَاتِ سُلْطَانِهٖ وَامْتَهَنَكَ بِالزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ وَالطُّلُوْعِ وَالْاُفُوْلِ وَالْاِنَارَةِ وَالْكُسُوْفِ فِیْ كُلِّ ذٰلِكَ اَنْتَ لَهٗ مُطِيْعٌ وَّاِلٰى اِرَادَتِهٖ سَرِيْعٌ سُبْحَانَهٗ مَا اَعْجَبَ مَا دَبَّرَ فِیْ اَمْرِكَ وَاَلْطَفَ مَا صَنَعَ فِیْ شَاْنِكَ جَعَلَكَ مِفْتَاحَ شَهْرٍ حَادِثٍ لِاَمْرٍ حَادِثٍ فَاَسْئَلُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبَّكَ وَخَالِقِیْ وَخَالِقَكَ وَمُقَدِّرِیْ وَمُقَدِّرَكَ وَمُصَوِّرِیْ وَمُصَوِّرَكَ اَنْ يُّصَلِّیَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَنْ يَّجْعَلَكَ هِلَالَ بَرَكَةٍ لَّا تَمْحَقُهَا الْاَيَّامُ وَطَهَارَةٍ لَّا تُدَنِّسُهَا الْاٰثَامُ هِلَالَ اَمْنٍ مِّنَ الْاٰفَاتِ وَسَلَامَةٍ مِّنَ السَّيِّئَاتِ هِلَالَ سَعْدٍ لَّا نَحْسَ فِيْهِ وَيُمْنٍ لَّا نَكَدَ مَعَهٗ وَيُسْرٍ لَّا يُمَازِجُهٗ عُسْرٌ وَّخَيْرٍ لَّا يَشُوْبُهٗ شَرٌّ هِلَالَ اَمْنٍ وَّاِيْمَانٍ وَّنِعْمَةٍ وَّاِحْسَانٍ وَّسَلَامَةٍ وَّاِسْلَامٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاجْعَلْنَا مِنْ اَرْضٰى مَنْ طَلَعَ عَلَيْهِ وَاَزْكٰى مَنْ نَّظَرَ اِلَيْهِ وَاَسْعَدَ مَنْ تَعَبَّدَ لَكَ فِيْهِ وَوَفِّقْنَا فِيْهِ لِلتَّوْبَةِ وَاعْصِمْنَا فِيْهِ مِنَ الْحَوْبَةِ وَاحْفَظْنَا فِيْهِ مِنْ مُّبَاشَرَةِ مَعْصِيَتِكَ وَاَوْزِعْنَا فِيْهِ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَاَلْبِسْنَا فِيْهِ جُنَنَ الْعَافِيَةِ وَاَتْمِمْ عَلَيْنَا بِاسْتِكْمَالِ طَاعَتِكَ فِيْهِ الْمِنَّةَ اِنَّكَ الْمَنَّانُ الْحَمِيْدُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ

چاند دیکھنے کے نقش

اور ہر مہینہ کا چاند دیکھ کر یہ نقش دیکھنا مشہور ہے



جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جب چاند دیکھو اپنے مقام سے نہ ہٹو جب تک یہ دعا نہ پڑھ لو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الشَّهْرِ وَفَتْحَهٗ وَنُوْرَهٗ وَنَصْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَطَهُوْرَهٗ وَرِزْقَهٗ

وَاَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا بَعْدَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالْبَرَكَةِ وَالتَّقْوٰى وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ؛

دعاء ونماز روز اوّل ہر ماہ

روایت ہے کہ پہلی تاریخ ہر ماہ کی دو رکعت نماز پڑھے ۔ رکعت اول میں بعد الحمد کے تیس بار قل ہو اللہ اور دوسری رکعت میں بعد الحمد تیس بار سورۃ انا انزلناہ پڑھے بعدہٗ کچھ صدقہ دے انشاء اللہ اس ماہ میں سلامتی رہے گی اور کل جمیع آفات سے محفوظ رہیگا بعد نماز یہ دعا پڑھنا مستحب ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْۤ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ ۝

علیحدہ علیحدہ چاندوں کے لئے حسب ذیل چیزیں مخصوص ہیں جو چاند دیکھ کر دیکھی جائیں

ماہ محرم سورۃ کہف (پارہ ۱۵) یا سبزہ یا سونا یا چاندی	ماہ صفر سورۃ حم عسق (پارہ ۲۵) یا آئینہ یا پانی یا انگوٹھی	ماہ ربیع الاول سورۃ مجادلہ (پارہ ۲۸) یا آئینہ یا جاری پانی یا اچھی صورت
ماہ ربیع الثانی سورۃ ملک (پارہ ۲۹) یا جواہر یا گھوڑا یا گوسفند	ماہ جمادی الاوّل سورۃ مزمل (پارہ ۲۹) روئے پیر یا روپیہ یا چاندی	ماہ جمادی الثانی سورۃ مدثر (پارہ ۲۹) یا روئے فرزند یا بڈھا آدمی
ماہ رجب سورۃ یٰس (پارہ ۲۲) یا پھول یا ہتھیلی یا قرآن مجید	ماہ شعبان سورۃ جن (پارہ ۲۹) یا سبزہ یا رنگین کپڑا یا روئے پرہیزگار	ماہ رمضان سورۃ محمد (پارہ ۲۶) یا تلوار یا اہل وعیال یا بڈھا آدمی
ماہ شوال سورۃ فتح (پارہ ۲۶) یا ہتھیلی یا پانی یا فیروزہ یا سبزہ	ماہ ذیقعد سورۃ نساء (پارہ ۴) یا خوبصورت چہرہ یا آئینہ یا جنگل یا پانی	ماہ ذی الحجہ سورۃ فجر (پارہ ۳۰) یا اچھی صورت یا آب رواں

بارہ مہینوں کی تاریخہائے سعد ونحس

ماہ محرم ۔ یہ مہینہ تمام غم والم کا ہے	تاریخ	ماہ صفر اس مہینہ کی بھی بیشتر تاریخیں نحس ہیں کوئی تقریب نہیں کی جاتی
نیک	۱	نحس اکبر
نیک	۲	نیک
نحس	۳	نحس
نیک ۔ مگر سفر کے لئے بد	۴	نیک مگر سفر کے لئے بد
نحس	۵	نحس
نیک	۶	نیک
نیک	۷	نیک ۔ ولادت حضرت امام موسیٰ کاظمؑ
نیک ۔ مگر سفر کے لئے بد	۸	نیک ۔ مگر بد ہے سفر کو
نیک	۹	نیک
شہادت امام حسین علیہ السلام ۔ روز عاشورا	۱۰	نحس اکبر
نحس اکبر	۱۱	نیک
نیک	۱۲	نیک
نحس	۱۳	نحس
نحس اکبر	۱۴	نیک
نیک مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۵	نیک ۔ مگر قرض لینے دینے کو بد
نحس	۱۶	نحس
میانہ ۔ قرض لینے دینے کو بد	۱۷	نحس ۔ شہادت امام رضا علیہ السلام
نیک	۱۸	نیک
نیک	۱۹	نیک
میانہ	۲۰	نحس اکبر ۔ روز اربعین امام حسینؑ
نحس	۲۱	نحس
نحس اکبر	۲۲	نیک
نیک	۲۳	نیک
نحس	۲۴	نحس
نحس ۔ شہادت حضرت امام زین العابدینؑ	۲۵	نحس
نیک مگر نکاح و سفر کو بد	۲۶	نیک ۔ مگر نکاح و سفر کو بد
نیک	۲۷	نیک
نیک مگر نکاح کے لئے بد	۲۸	نحس ۔ وفات جناب رسول خدا و شہادت امام حسنؑ
نیک مگر نکاح کے لئے بد	۲۹	نیک مگر نکاح کے لئے بد
نیک مگر نکاح کے لئے بد	۳۰	نیک مگر نکاح کے لئے بد

تاریخ	ماہ ربیع الاول	تاریخ	ماہ ربیع الآخر
۱	نیک	۱	نحس اکبر
۲	نحس ۔ بقول وفاتِ رسولِ خدا ہے	۲	نیک ۔ تعمیر مکان کے لئے نیک
۳	نحس	۳	نحس
۴	نحس اکبر ۔ مگر تعمیر مکان کے لئے نیک	۴	نیک مگر سفر کے لئے بد ۔ تعمیر مکان کو نیک
۵	نحس	۵	نحس
۶	نیک	۶	نیک
۷	نیک ۔ تعمیر مکان کو نیک	۷	نیک ۔ تعمیر مکان کو نیک
۸	نحس شہادت امام حسن عسکریؑ	۸	نیک ۔ مگر سفر کے لئے بد
۹	نیک ۔ عید شجاع	۹	نیک
۱۰	نحس اکبر	۱۰	نیک ۔ ولادت حضرت امام حسن عسکریؑ
۱۱	نیک	۱۱	نحس اکبر
۱۲	نیک	۱۲	نیک
۱۳	نحس	۱۳	نحس
۱۴	نیک ۔ روز ہلاکت یزید	۱۴	نیک
۱۵	نیک ۔ مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۵	نیک ۔ مگر قرض لینے کے لئے بد
۱۶	نحس ۔ مگر تعمیر مکان کو نیک	۱۶	نحس ۔ مگر تعمیر مکان کو نیک
۱۷	نیک روز ولادت جناب رسولِ خدا و امام جعفر صادقؑ	۱۷	میانہ ۔ مگر قرض لینے دینے کو بد
۱۸	نیک	۱۸	نیک
۱۹	نیک	۱۹	نیک
۲۰	نحس اکبر مگر تعمیر مکان کو نیک	۲۰	میانہ مگر تعمیر مکان کو نیک
۲۱	نحس	۲۱	نحس
۲۲	نیک	۲۲	نیک
۲۳	نیک	۲۳	نیک
۲۴	نحس	۲۴	نحس
۲۵	نحس	۲۵	نحس
۲۶	روز وفات حضرت ابوطالبؑ ۔ نکاح و سفر کے لئے بد	۲۶	نیک مگر نکاح و سفر کے لئے بد
۲۷	نیک	۲۷	نیک
۲۸	نیک مگر نکاح کے لئے بد	۲۸	نحس اکبر
۲۹	نیک مگر نکاح کے لئے بد	۲۹	نیک مگر نکاح کے لئے بد
۳۰	نیک مگر نکاح کے لئے بد	۳۰	نیک مگر نکاح کے لئے بد

نوٹ ۔ اس مہینہ کی بھی آٹھ تاریخ تک کوئی خوشی کی تقریب کرنے سے پرہیز کیا جائے اور ۸ تاریخ کو سوگ کھول دیا جائے (اعمال [illegible])

ٹ ۔ یہ قول اقوی ہے (سیدالعلماء مدظلہ)

تاریخ	ماہ جمادی الاولیٰ	تاریخ	ماہ جمادی الاخریٰ
۱	نیک ۔ ہلاکت ہارون رشید	۱	نحس
۲	نیک ۔ تعمیر مکان کو نیک	۲	نیک ۔ تعمیر مکان کو نیک
۳	نحس	۳	نحس ۔ وفات جناب سیدہ
۴	نیک مگر سفر کے لئے بد ۔ تعمیر مکان کو نیک	۴	نیک مگر بد ہے سفر کو ۔ تعمیر مکان کو نیک
۵	نحس	۵	نحس
۶	نیک	۶	نیک
۷	نیک ۔ تعمیر مکان کو نیک	۷	نیک تعمیر مکان کو نیک
۸	نیک ۔ مگر سفر کے لئے بد	۸	نیک مگر بد ہے سفر کو
۹	نیک	۹	نیک
۱۰	نحس اکبر	۱۰	نیک ۔ فتح جنگ جمل
۱۱	نحس اکبر	۱۱	نحس اکبر
۱۲	نیک	۱۲	نحس اکبر
۱۳	نحس	۱۳	نحس
۱۴	نیک	۱۴	نیک
۱۵	نیک بقولے ولادت امام زین العابدینؑ و فتح بصرہ	۱۵	نیک بقولے ولادت امام زین العابدینؑ
۱۶	نحس مگر تعمیر مکان کے لئے نیک	۱۶	نحس تعمیر مکان کو نیک
۱۷	میانہ مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۷	میانہ ۔ مگر قرض لینے دینے کو بد
۱۸	نیک مگر بد ہے سفر کو	۱۸	نیک
۱۹	نیک	۱۹	نیک
۲۰	میانہ مگر تعمیر مکان کے لئے نیک	۲۰	نیک ۔ ولادت جناب سیدہؑ
۲۱	نحس	۲۱	نحس
۲۲	نیک	۲۲	نیک
۲۳	نیک	۲۳	نیک
۲۴	نحس	۲۴	نحس
۲۵	نحس	۲۵	نحس
۲۶	نیک ۔ مگر نکاح و سفر کے لئے بد	۲۶	نیک مگر نکاح و سفر کے لئے بد
۲۷	نیک	۲۷	نیک
۲۸	نحس اکبر	۲۸	نیک مگر نکاح کے لئے بد
۲۹	نیک مگر نکاح کے لئے بد	۲۹	نیک مگر نکاح کے لئے بد
۳۰	نیک مگر نکاح کے لئے بد	۳۰	نیک مگر نکاح کے لئے بد

یہ قول معتبر ہے (سیدالعلماء مدظلہ)

تاریخ	ماہ رجب
۱	نیک ۔ ولادت امام محمد باقر علیہ السلام
۲	نیک ۔ تعمیر مکان کو نیک
۳	نحس ۔ شہادت امام علی نقیؑ
۴	نیک ۔ گمر بد ہے سفر کو۔ تعمیر مکان کو نیک
۵	نیک ۔ ولادت حضرت امام علی نقی علیہ السلام
۶	نیک
۷	نیک تعمیر مکان کو نیک
۸	نیک گمر بد ہے سفر کو
۹	نیک
۱۰	نیک ولادت امام محمد تقیؑ
۱۱	نحس اکبر
۱۲	نحس اکبر
۱۳	نیک ولادت جناب امیر علیہ السلام
۱۴	نیک
۱۵	عمل ام داؤد و شہادت امام جعفر صادقؑ
۱۶	نحس ۔ اگر گمر تعمیر مکان کو نیک
۱۷	میانہ گمر قرض لینے دینے کو بد
۱۸	نیک
۱۹	نیک
۲۰	میانہ تعمیر مکان کو نیک
۲۱	نحس
۲۲	نیک روزِ مرگ معاویہ
۲۳	روزِ غم کہ امام حسنؑ زخمی ہوئے
۲۴	نیک ۔ روزِ فتح خیبر
۲۵	نحس ۔ شہادت امام موسیٰ کاظمؑ
۲۶	نیک ۔ گمر نکاح و سفر کے لئے بد
۲۷	نیک ۔ عید بعثت و شب معراج
۲۸	نحس حضرت امام حسینؑ کی مدینہ سے روانگی
۲۹	نیک ۔ گمر نکاح کے لئے بد
۳۰	نیک ۔ گمر نکاح کے لئے بد

تاریخ	ماہ شعبان
۱	نیک
۲	نیک تعمیر مکان کو نیک
۳	نیک ولادت امام حسین علیہ السلام
۴	نیک گمر بد ہے سفر کو۔ تعمیر مکان کو نیک
۵	نحس
۶	نیک
۷	نیک ۔ تعمیر مکان کو نیک
۸	نیک ۔ گمر بد ہے سفر کو
۹	نیک
۱۰	نیک
۱۱	نیک
۱۲	نیک
۱۳	نحس
۱۴	نحس اکبر
۱۵	نیک ولادت حضرت صاحب الامرؑ
۱۶	نحس گمر تعمیر مکان کو نیک
۱۷	میانہ گمر قرض لینے دینے کو۔
۱۸	نیک
۱۹	نیک
۲۰	نحس اکبر گمر تعمیر مکان کو نیک
۲۱	نحس
۲۲	نیک
۲۳	نیک
۲۴	نحس
۲۵	نحس
۲۶	نحس اکبر
۲۷	نیک
۲۸	نیک گمر نکاح کے لئے بد
۲۹	نیک گمر نکاح کے لئے بد
۳۰	نیک گمر نکاح کے لئے بد

تاریخ	ماہ رمضان
۱	نیک
۲	نیک ۔ تعمیر مکان کے لئے نیک
۳	نحس اکبر
۴	نیک گمر بد ہے سفر کو تعمیر مکان کو نیک
۵	نحس
۶	نیک
۷	نیک ۔ تعمیر مکان کے لئے نیک
۸	نیک ۔ گمر سفر کے لئے بد
۹	نیک
۱۰	نیک
۱۱	نیک
۱۲	نیک
۱۳	نحس
۱۴	نیک
۱۵	نیک ۔ ولادت امام حسن علیہ السلام
۱۶	نحس ۔ گمر تعمیر مکان کے لئے نیک
۱۷	میانہ ۔ گمر قرض لینے دینے کو بد
۱۸	نیک
۱۹	روزِ غم کہ جناب امیر علیہ السلام زخمی ہوئے شب قدر
۲۰	نحس اکبر گمر تعمیر مکان کے لئے نیک
۲۱	روزِ شہادت جناب امیرؑ روزِ غم و شب قدر
۲۲	نیک
۲۳	نیک ۔ شب قدر
۲۴	نحس اکبر
۲۵	نحس
۲۶	نیک گمر سفر کے لئے بد
۲۷	نیک
۲۸	نیک گمر نکاح کے لئے بد
۲۹	نیک گمر نکاح کے لئے بد
۳۰	نیک گمر نکاح کے لئے بد

تاریخ	ماہ شوال
۱	نیک
۲	نحس اکبر ۔ تعمیر مکان کے لئے نیک
۳	نحس
۴	نیک ۔ گمر بد ہے سفر کو۔ تعمیر مکان کو نیک
۵	نحس
۶	نحس اکبر
۷	نیک ۔ تعمیر مکان کے لئے نیک
۸	نحس اکبر ۔ یوم غم ۔ جنت البقیع
۹	نیک
۱۰	نیک
۱۱	نیک
۱۲	نیک
۱۳	نحس
۱۴	نیک
۱۵	بقولے شہادت امام جعفر صادقؑ
۱۶	نحس ۔ گمر تعمیر مکان کے لئے نیک
۱۷	میانہ گمر قرض لینے دینے کو بد
۱۸	نیک
۱۹	نیک
۲۰	میانہ گمر تعمیر مکان کے لئے نیک
۲۱	نحس
۲۲	نیک
۲۳	نیک
۲۴	نحس
۲۵	نحس
۲۶	نیک ۔ گمر نکاح و سفر کو بد
۲۷	نیک
۲۸	نیک ۔ گمر نکاح کے لئے بد
۲۹	نیک ۔ گمر نکاح کے لئے بد
۳۰	نیک ۔ گمر نکاح کے لئے بد

یہ قول قوی ہے (سید العلماء مدظلہ)

تاریخ	ماہ ذی قعدہ	تاریخ	ماہ ذی الحجہ
۱	نیک	۱	نیک
۲	نیک ۔ تعمیر مکان کو نیک	۲	نیک ۔ تعمیر مکان کو نیک
۳	نحس	۳	نحس
۴	نیک مگر سفر کو بد ۔ تعمیر مکان کو نیک	۴	نیک ۔ مگر سفر کے لئے بد ۔ تعمیر مکان کو نیک
۵	نحس	۵	نحس
۶	نحس اکبر	۶	نیک
۷	نیک ۔ تعمیر مکان کو نیک	۷	نحس شہادت امام محمد باقرؑ ۔ تعمیر مکان کو نیک
۸	نیک ۔ مگر سفر کے لئے بد	۸	نحس اکبر
۹	نیک	۹	نحس ۔ شہادت حضرت مسلمؑ ۔ روز عرفہ
۱۰	نحس اکبر	۱۰	نیک ۔ یوم عید الاضحیٰ
۱۱	نیک ولادت حضرت امام علی رضاؑ	۱۱	نیک
۱۲	نیک	۱۲	نیک
۱۳	نحس	۱۳	نحس
۱۴	نیک	۱۴	نیک ۔
۱۵	نیک ۔ مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۵	نیک ۔ ولادت امام علی نقیؑ
۱۶	نحس ۔ مگر تعمیر مکان کے لئے نیک	۱۶	نحس ۔ مگر تعمیر مکان کے لئے نیک
۱۷	میانہ ۔ مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۷	میانہ ۔ مگر قرض لینے دینے کو بد
۱۸	نیک	۱۸	نیک ۔ عید غدیر
۱۹	نیک	۱۹	نیک
۲۰	میانہ ۔ مگر تعمیر مکان کے لئے نیک	۲۰	نحس اکبر ۔ مگر تعمیر مکان کو نیک
۲۱	نحس	۲۱	نحس
۲۲	نیک	۲۲	نیک
۲۳	نیک	۲۳	نیک
۲۴	نحس	۲۴	نیک ۔ عید مباہلہ
۲۵	عید دحوالارض ۔ ولادت حضرت ابراہیمؑ و عیسیٰؑ	۲۵	نحس
۲۶	نیک مگر نکاح و سفر کے لئے بد	۲۶	نیک ۔ مگر نکاح و سفر کے لئے بد
۲۷	نیک	۲۷	نیک
۲۸	نحس اکبر	۲۸	نحس اکبر
۲۹	نیک ۔ مگر نکاح کے لئے بد	۲۹	نیک ۔ مگر نکاح کے لئے بد
۳۰	نحس ۔ شہادت امام محمد تقیؑ	۳۰	نیک ۔ مگر نکاح کے لئے بد

ہر مہینہ کی سعد و نحس تاریخیں

جناب علی ابن طاؤس علیہ الرحمۃ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ پہلی تاریخ سعد ہے۔ اس روز خداوند عالم نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ یہ تاریخ طلب حاجات، قرب حاکم حاصل کرنے، طلب علم، خواستگاری عورت، سفر اور خرید و فروخت کے لئے مبارک ہے۔ اور اگر کوئی بندہ یا حیوان گم ہو جائے تو آٹھ روز میں واپس آجائیگا اور بیمار شفا پائے گا۔ اور اگر اس روز لڑکا تولد ہو تو وہ بابرکت ہوگا۔ روزی میں وسعت ہوگی۔ اور پہلی شب کا خواب صحیح نہیں ہے۔

دوسری تاریخ نیک ہے۔ اس تاریخ حضرت حوّا پیدا ہوئیں۔ بہتر و مناسب ہے کہ اس روز عورت کی خواستگاری کرے۔ گھر کی بنیاد رکھے۔ تمسک و قبالہ وغیرہ تحریر کرے طلب حاجت کرے اور کاروبار انتیار کرے۔ جو شخص اس روز اوّل وقت میں بیمار ہو جائے تو اس کی بیماری خفیف ہوگی لیکن آخر روز کی بیماری شدید ہوگی۔ اس روز جو فرزند پیدا ہوگا نیک صالح ہوگا۔ اور دوسری شب کا خواب صحیح نہیں ہے۔

تیسری تاریخ نحس ہے۔ حضرت آدمؑ و حوّا بہشت سے زمین پر اتارے گئے حتی الامکان ہر کام سے پرہیز کرے۔ اس دن بھاگا ہوا واپس آجائے گا جو بیمار ہوگا اس کی بیماری طویل وہ ہوگی۔ البتہ اگر اس روز فرزند پیدا ہو تو اس کی عمر دراز ہوگی روزی فراخ ہوگی۔ اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہوگی۔

چوتھی تاریخ نیک ہے۔ حضرت ہابیل پیدا ہوئے کھیتی باڑی کرنے۔ عمارت بنانے

... واضح ہو کہ تاریخوں کی سعادت و نحوست اس تفصیل کے ساتھ جو مشہور ہے معتبر احادیث سے ثابت نہیں ہے۔ بے شک دنوں کے متعلق مثلاً دوشنبہ و چہارشنبہ (پیر و بدھ) کی نحوست اور شنبہ و یکشنبہ و سہ شنبہ و جمعرات کی سعادت معتبر روایات میں وارد ہیں بہرحال نیک و بد تاریخوں کی اہمیت اس درجہ نہیں ہونا چاہیئے کہ ضروریات دینی و دنیوی کو اس کی وجہ سے معطل کر دیا جائے۔ (سید العلماء مدظلہ)

شکار کرنے اور جانور خریدنے کے لئے خوب ہے۔ البتہ سفر کرنا مکروہ ہے۔ خطرہ ہے
ہوجائے یا اُس کا مال چوری یا کوئی بلا نازل ہوجائے۔ اس روز کا پیدا شدہ فرزند شائستہ و
مُبارک ہوگا۔ بھاگے ہُوئے کی واپسی دشوار ہوگی اور اس شب کا خواب صحیح ہے۔

پانچویں تاریخ نحس ہے۔ اس روز قابیل پیدا ہُوا۔ اور اس تاریخ قابیل نے اپنے بھائی
ہابیل کو قتل کیا۔ اس روز نہ کوئی کام کرے اور نہ گھر سے باہر نکلے۔ جھوٹی قسم کھانے والا
پائے گا۔ اس روز کے مولود کا حال نیک ہوگا۔ اور اس شب کا خواب صحیح ہے مگر تعبیر
سے ظاہر ہوگی۔

چھٹی تاریخ حاجات کے برآنے کے لئے شائستہ ہے اور خواستگاری عورت
اور سفر کرنا خواہ بری ہو یا بحری، خوب ہے۔ اور جانور خریدنے کے لئے بھی یہ تاریخ نیک
ہے۔ اس روز پیدا ہونے والا بچہ نیک نصیب اور آفات سے محفوظ ہوگا۔ شکار کرنے اور
طلب معاش وغیرہ کے لئے بھی خوب ہے۔ اس شب کا خواب سچا ہوتا ہے مگر اس کا اثر
ایک دو روز کے بعد ظاہر ہوگا۔

ساتویں تاریخ سب کاموں کے لئے اچھی ہے۔ اس روز مشق کتابت شروع کریں تو
بدرجۂ کمال فائز ہوگا۔ عمارت بنانا اور عروسی کرنا خوب ہے جو لڑکا اس تاریخ پیدا ہو وہ نیک
نصیب ہوگا۔ اور اس کی روزی فراخ ہوگی۔ شکار اور طلب رزق کرنا بھی وارد ہے۔ اس
شب کا خواب صحیح ہے۔

آٹھویں تاریخ طلب حاجات اور خرید و فروخت کے لئے شائستہ ہے اگر بادشاہ
کے پاس حاجت لے کر جائے تو پوری ہوگی۔ اور اس روز بری و بحری سفر کرنا اور لڑائی پر
جانا مکروہ ہے۔ جو لڑکا پیدا ہوگا نیک اطوار ہوگا۔ بھاگا ہوا بصد مشکل و وقت ہاتھ لگے گا۔ اس
روز جو بیمار ہوگا سختی اٹھائے گا اور اس شب کا خواب سچا ہے۔

نویں تاریخ ہر کام کے لئے نیک ہے۔ اس روز کسی کام کی ابتدا کرنا قرض لینا۔ زراعت
کرنا اور درخت لگانا خوب ہے اگر دشمن سے لڑائی ہو تو اس پر غالب آئیگا۔ سفر رسیدۂ
است ہوگا۔ چوری شدہ مال جلدی ہاتھ لگے گا۔ اور اس تاریخ کا مولود نیک نصیب ہوگا۔

جو اس تاریخ بیمار ہوگا۔ اُس کی بیماری سنگین صورت اختیار کرے گی۔ اس شب کے خواب
کی تعبیر برعکس ہوگی۔ اور بنابر دیگر روایت تعبیر اُسی روز ظاہر ہوگی۔

دسویں تاریخ خرید و فروخت اور سفر کرنے کے لئے خوب ہے اس تاریخ حضرت
نوح علیہ السلام متولد ہُوئے۔ اس روز کا مولود معمر اور آسودہ حال ہوگا۔ گم شدہ ملے گا۔ بھاگا
ہُوا واپس آئے گا۔ اس روز بیمار ہونے والے شخص کے لئے سزاوار ہے کہ وصیت کرے۔
زراعت کرنا، خریدنا اور کاشت کرنا خوب ہے۔ اس شب کا خواب جھوٹا ہوتا ہے۔ اور
دیگر روایت کی بنا پر خواب کی تعبیر بیس روز میں ظاہر ہوگی۔

گیارہویں تاریخ ہر کام کے لئے شائستہ ہے اس تاریخ کو حضرت شیث علیہ السلام
پیدا ہُوئے تھے۔ خرید و فروخت کرنا بہتر ہے مگر بادشاہ کے پاس جانے سے پرہیز کرے
بھاگا ہوا شخص جلدی واپس آجائے گا۔ بیمار شخص جلد شفایاب ہوگا۔ اس روز کا مولود نیک و
صالح ہوگا۔ اس شب کا خواب صحیح ہے۔ اگرچہ اس کی تعبیر دیر میں ظاہر ہو۔ بروایتے دیگر تین
روز میں تعبیر نکلے۔

بارھویں تاریخ نیک ہے۔ خواستگاری عورت کے لئے جانا۔ دکان کھولنا اور بحری
سفر کرنا خوب ہے۔ بیمار کے شفایاب ہوجانے کی اُمید ہے جو لڑکا پیدا ہو وہ نیک تربیت یافتہ
ہوگا۔ بڑی عمر پائے گا۔ بھاگا ہوا ہاتھ آئے گا۔ اس شب کا خواب صحیح ہے مگر تعبیر دیر
میں ظاہر ہوگی۔

تیرھویں تاریخ نحس ہے۔ لڑائی جھگڑا کرنے، بادشاہ کے پاس جانے، سر تراشی اور
سر میں تیل ملنے سے پرہیز کیا جائے۔ بھاگا ہوا شخص کے واپس آنے کی اُمید کم ہے۔ بیمار کی
بیماری شدید صورت اختیار کرے گی۔ اس روز کا مولود زندگانی نہ پائے گا۔ اس شب کا خواب
جھوٹا ہوتا ہے اور بروایتے دیگر جو خواب دیکھے اُس کا اثر نو روز میں ظاہر ہوگا۔

چودھویں تاریخ ہر کام کے لئے نیک ہے۔ اس روز جو فرزند پیدا ہوگا۔ ظالم ہوگا۔ اس
تاریخ طلبِ علم، خرید و فروخت اور سفر کرنا اور کشتی پر سوار ہونا خوب ہے۔ بیمار صحت پائیگا
بھاگا ہوا ہاتھ آئے گا۔ اس رات جو خواب دیکھے اُس کا اثر ۳ یا ۴ روز کے بعد ظاہر

نیز اس شب کا خواب جھوٹا ہوتا ہے۔

پندرھویں تاریخ ہر کام کے لئے نیک ہے مگر قرض لینا یا دینا بد ہے۔ بیمار کو جلد صحت ہوگی۔ بھاگا ہوا جلد ہاتھ آئے گا۔ جو فرزند اس تاریخ پیدا ہوگا وہ یا گونگا ہوگا یا اُس کی زبان میں کوئی عیب ہوگا۔ اس شب کے خواب کی تعبیر تین روز کے بعد ظاہر ہوگی۔

سولھویں تاریخ نحس ہے۔ کسی کام کے لئے اچھی نہیں مگر تعمیر مکان کے لئے خوب ہے۔ اس روز سفر کرنا موجب ہلاکت ہوگا۔ بھاگا ہوا جلد واپس آئے گا۔ بیمار شفایاب ہوگا۔ پیش از زوال پیدا شدہ فرزند دیوانہ ہوگا مگر بعد از زوال پیدا ہونے والے فرزند کا انجام بخیر ہوگا۔ اس شب کے خواب کا اثر دو روز کے بعد یا بروایتے دیر میں ظاہر ہوگا۔

سترھویں تاریخ میانہ ہے۔ لڑائی جھگڑا کرنے اور قرض لینے دینے سے پرہیز کرے۔ اس روز کے مولود کا حال نیک ہوگا۔ طلب حاجت نہ کی جائے۔ کیونکہ یہ روز بھاری ہے۔ بروایتے اس تاریخ کو شاخ لگانا خوب ہے۔ اس شب کا خواب سچا ہے۔ مگر تعبیر دیر میں ظاہر ہوگی۔

اٹھارویں تاریخ ہر کام کے لئے مبارک ہے۔ خرید و فروخت، زراعت و سفر کرنا بہتر ہے۔ اگر قرض دے گا وصول ہوگا۔ بیمار شفا پائے گا۔ اس تاریخ کو جو فرزند پیدا ہوگا سعید ہوگا۔ اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔

انیسویں تاریخ سعد ہے۔ حضرت اسحٰقؑ پیدا ہوئے۔ سفر و طلب روزی اور حصول علم کے لئے بہتر ہے۔ بھاگا ہوا اور گم شدہ ۱۵ روز کے بعد واپس آجائے گا جو فرزند پیدا ہوگا۔ توفیق الٰہی پائے گا۔ اور اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہوگی۔

بیسویں تاریخ میانہ ہے۔ سفر کرنے اور حاجات کے برآنے کے لئے خوب ہے۔ بھاگے ہوئے شخص کا ہاتھ آنا مشکل ہے جو راہ بھول جائے معرض ہلاکت میں پڑے گا۔ بیمار کی بیماری شدت اختیار کرے گی۔ اس تاریخ کا مولود سختی و مشقت میں بسر کرے گا۔ اس شب کا خواب صحیح و مؤثر ہے۔

اکیسویں تاریخ نحس اکبر ہے لہٰذا اس روز نہ طلب حاجت کرے نہ بادشاہ کے پاس جائے نہ سفر کرے کیونکہ اس میں ہلاکت کا اندیشہ ہے۔ جو فرزند پیدا ہوگا وہ پریشانی و فقر میں مبتلا ہوگا۔ البتہ ذبح حیوانات خوب ہے۔ اس شب کا خواب جھوٹا ہے۔

بائیسویں تاریخ حاجات کے برآنے اور خرید و فروخت کرنے کے لئے خوب ہے۔ بیمار جلد شفایاب ہوگا۔ اور مسافر بخیریت واپس آئے گا۔ اس شب کا خواب سچا ہے اور اس کی تعبیر بہت جلد ظاہر ہوگی۔

تئیسویں تاریخ سعد ہے۔ اس روز حضرت یوسفؑ پیدا ہوئے۔ طلب حاجات، خواستگاریٔ عورت اور تجارت کرنا خوب ہے۔ سفر وسیلۂ ظفر ثابت ہوگا جو فرزند پیدا ہوگا نیکوکار ہوگا اور اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔

چوبیسویں تاریخ نحس اکبر ہے۔ اس تاریخ فرعون پیدا ہوا پس کسی کام کے کرنے کا قصد نہ کرے۔ اس روز کا مولود سختی میں بسر کریگا۔ اور اُسے توفیق خیر نصیب نہ ہوگی۔ آخر عمر میں مرگ مفاجات کا شکار ہوگا۔ اور اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔

پچیسویں تاریخ نحس ہے۔ بیمار کی بیماری طول پکڑے گی۔ البتہ جو فرزند پیدا ہوگا آخر میں فراخ روزی والا ہوگا۔ لیکن بلائے سخت میں گرفتار ہوگا۔ آخر میں چھٹکارا ہوگا۔ اس روز کے شر سے بچنے کے لئے نماز و دعا و تصدق کرے۔ اور اس شب کا خواب جھوٹا ہے۔

چھبیسویں تاریخ برائے سفر شائستہ ہے لیکن بعض روایات کی بنا پر سفر کی خوبی ظاہر نہیں ہوتی۔ پس اس تاریخ ترک سفر مناسب ہے۔ خواستگاریٔ عورت نہ کرے۔ اس روز جو ازدواج ہوگا وہ زن و شوہر میں جدائی پر منتج ہوگا۔ بیمار کا حال بد ہوگا۔ اس روز کا مولود لمبی عمر پائیگا اور اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔

ستائیسویں تاریخ ہر کام کے لئے خوب ہے جو فرزند اس روز پیدا ہوگا صاحب نیک نصیب ہوگا۔ اور عمر طبعی کو پہنچے گا۔ اور عوام میں ہر دلعزیز ہوگا۔ اس تاریخ سفر کرنا خوب ہے اور اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہوگی۔

اٹھائیسویں تاریخ سفر کو نیک ہے لیکن بعض روایات کی بنا پر سفر کرنا ۲۸، ۲۹ بلکہ ۳۰ تاریخ کو بھی مکروہ ہے۔ جب کہ چاند شعاع آفتاب میں ہو۔ لہٰذا ترک سفر کرنا مناسب ہے

روز حضرت یعقوب علیہ السلام پیدا ہوئے۔ لہٰذا جو فرزند پیدا ہوگا مبتلائے غم والم ہوگا۔ اس رات کے خواب کا اثر اس روز ظاہر ہو۔ بنابر روایتے دیگر تعبیر برعکس ظاہر ہوگی۔

اٹھائیسویں تاریخ خوب ہے جو فرزند پیدا ہو بُردبار ہوگا۔ سفر وسیلۂ ظفر ہوگا۔ اس روز نہ وصیت نامہ لکھے اور نہ دوستوں کی ملاقات کو جائے اس شب کا خواب جھوٹا ہے۔

تیسویں تاریخ نیک ہے۔ خرید و فروخت اور نکاح کرنا خوب ہے۔ اس روز کا مولود بُردبار اور صاحبِ اقبال ہوگا۔ بھاگا ہوا واپس آئے گا۔ گم شدہ چیز ہاتھ آئے گی جو قرض دیگا جلد وصول ہوگا اور اس شب کا خواب صحیح اور مؤثر ہے۔

نوٹ :- اگر کسی کام کی بہت ضرورت ہو اور مہینہ کی تاریخ بد ہو مگر ایامِ ہفتہ کا وہ دن نیک ہو تو اس کام کو کرے۔

ستائیسواں باب

حالات و اعمال ہر ماہ

ماہ محرم

خداوند عالم نے قرآن مجید میں چار مہینوں کو حرمت والا قرار دیا ہے۔ اور وہ یہ ہیں ایک محرم، دوسرا رجب، تیسرا ذی قعدہ، چوتھا ذی الحجہ۔ ان مہینوں میں کفار سے بھی لڑائی کا آغاز نہ کیا جاتا تھا۔ اور ماہِ محرم کے تو نام سے ہی اس کا احترام ظاہر ہے حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم محرم کی پہلی تاریخ کو دو رکعت نماز پڑھتے تھے اور جب نماز سے فارغ ہوتے تو ہاتھ دعا کے لئے اٹھاتے اور یہ دعا تین مرتبہ پڑھتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاِلٰهُ الْقَدِيْمُ وَهٰذِهٖ سَنَةٌ جَدِيْدَةٌ فَاَسْئَلُكَ فِيْهَا الْعِصْمَةَ مِنَ الشَّيْطٰنِ وَالْقُوَّةَ عَلٰى هٰذِهِ النَّفْسِ الْاَمَّارَةِ بِالسُّوْٓءِ وَالْاِشْتِغَالَ

بِمَا يُقَرِّبُنِيْ اِلَيْكَ يَا كَرِيْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا عِمَادَ مَنْ لَا عِمَادَ لَهٗ يَا ذُخْرَ مَنْ لَا ذُخْرَ لَهٗ يَا حِرْزَ مَنْ لَا حِرْزَ لَهٗ يَا غِيَاثَ مَنْ لَا غِيَاثَ لَهٗ يَا سَنَدَ مَنْ لَا سَنَدَ لَهٗ يَا كَنْزَ مَنْ لَا كَنْزَ لَهٗ يَا حَسَنَ الْبَلَآءِ يَا عَظِيْمَ الرَّجَآءِ يَا عِزَّ الضُّعَفَآءِ يَا مُنْقِذَ الْغَرْقٰى يَا مُنْجِيَ الْهَلْكٰى يَا مُنْعِمُ يَا مُجْمِلُ يَا مُفْضِلُ يَا مُحْسِنُ اَنْتَ الَّذِيْ سَجَدَ لَكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَنُوْرُ النَّهَارِ وَضَوْءُ الْقَمَرِ وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَدَوِيُّ الْمَآءِ وَحَفِيْفُ الشَّجَرِ يَآ اَللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا خَيْرًا مِّمَّا يَظُنُّوْنَ وَاغْفِرْ لَنَا مَا لَا يَعْلَمُوْنَ وَلَا تُؤَاخِذْنَا بِمَا يَقُوْلُوْنَ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ؕ

ماہ محرم کی دسویں تاریخ کو روزِ عاشورہ کہتے ہیں۔ اس روز سید الشہداء خامس آلِ عباء ہمارے آقا حضرت امام حسین علیہ السلام مع اپنے اعزا و اصحاب کے کربلا میں بے جرم و خطا بھوکے پیاسے شہید ہوئے اور یہ دس روز امام مظلوم کو نہایت حزن و غم میں گزرے۔ لہٰذا مومنین کو چاہیئے کہ یہ دس روز عزاداری میں بسر کریں اور گریہ و نوحہ و ماتم میں مشغول رہیں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ ماہ محرم وہ مہینہ تھا کہ کافر تک اس میں لڑائی کو حرام جانتے تھے۔ لیکن اس اُمّت کے منافقوں نے ماہ محرم میں ہمارا خون حلال کیا۔ ہماری عورتوں بچوں کو قیدی بنایا۔ خیموں میں آگ لگائی۔ ہمارا مال و اسباب لوٹا۔ اور ہمارے بارے میں حرمتِ رسول کی رعایت نہ کی۔ اس مصیبت نے ہماری آنکھوں کو زخمی کر دیا۔ پس لازم ہے کہ رونے والے اس مصیبت پر روئیں۔ کیونکہ حضرت امام حسین علیہ السلام پر رونا گناہانِ کبیرہ کو محو کرتا ہے۔ دوسری حدیث میں فرماتا ہے۔ کہ جب میرے جدِ امجد حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے تو آسمان نے خون اور سرخ خاک برسائی اگر

مظلوم کے لئے تو اس قدر گریہ و زاری کرے کہ آنسو تیرے چہرہ پر جاری ہوں تو خداوند عالم تمام چھوٹے اور بڑے گناہوں کو بخش دے گا۔ پھر فرمایا کہ اگر تو چاہے کہ جس وقت تو دنیا سے انتقال کرے تو کوئی گناہ تجھ پر باقی نہ ہو پس امام حسین علیہ السلام کی زیارت کر۔ آپ کے قاتلوں پر لعنت کر۔ اور جس وقت تجھ کو امام حسین علیہ السلام کی مصیبت یاد آئے تو کہہ یَالَیْتَنِی کُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا۔ (کاش میں بھی شہدائے کربلا کے ساتھ ہوتا) پس درجۂ عظیم پر فائز ہوتا۔

اعمالِ شبِ عاشورا

شبِ دہم وہ شب ہے کہ جس میں جناب سید الشہداء مع اعزہ و اصحاب و احباب کے عبادتِ الٰہی میں مشغول رہے۔ شہادت کی تیاریاں ہوتی رہیں۔ ساری رات جاگ کر بسر کی۔ لہذا محبانِ امام حسین علیہ السلام کا ایمانی فریضہ ہے کہ وہ بھی شب بیداری کریں۔ اور انکی مصیبتیں یاد کر کے روئیں۔ اور نوحہ و ماتم کی مجلسیں برپا کریں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص شب عاشورا حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت بجالائے۔ گریہ و زاری کے ساتھ شب بیداری کرے اور عبادتِ الٰہی میں مشغول رہے۔ تو وہ بروزِ قیامت شہدائے کربلا کی طرح اپنے خون میں آلودہ محشور ہوگا۔ اور جو شخص شب و روز عاشورا زیارت بجالائے تو ایسا ہے کہ گویا وہ حضرت کی نصرت میں آپ کے سامنے شہید ہوا۔ اس شب چار رکعت نماز بادو سلام بجالائے۔ اور ہر رکعت میں سورہ الحمد ایک مرتبہ کے بعد سورہ قل ھو اللہ پچاس دفعہ پڑھے۔ بروایت دیگر چار رکعت نماز دو دو کر کے اس طریق سے بجالائے کہ پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد دس مرتبہ آیۃ الکرسی، دوسری رکعت میں دس مرتبہ سورہ قل ہو اللہ، تیسری رکعت میں دس مرتبہ سورہ قل اعوذ برب الفلق اور چوتھی رکعت میں دس مرتبہ قل اعوذ برب الناس پڑھے اور فارغ ہونے کے بعد سو مرتبہ سورۂ قل ہو اللہ پڑھے تو خداوند عالم اس کو ثوابِ عظیم عطا فرمائے گا۔

اعمالِ روزِ عاشورا

روزِ عاشورا بغیر روزہ کی نیت کے فاقہ کریں۔ کھانا پینا موقوف کریں۔ حقہ بھی نہ پئیں مجالس عزائے سید الشہداء برپا کریں۔ خوب گریہ و بکا کریں۔ اپنے گھر والوں کو حکم دیں کہ اسی طرح گریہ و زاری کریں اور صفِ ماتم بچھائیں جس طرح کہ اپنی سب سے پیاری اولاد کے مرنے پر روتے ہیں۔ اور آخر روز بعد عصر دو گھنٹہ دن رہے فاقہ شکنی کریں۔ اس روز دنیا کے کسی کام میں مشغول نہ ہوں۔ اور اپنے گھر کے لئے اس دن غلہ وغیرہ کسی چیز کا ذخیرہ نہ کریں۔ حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص روز عاشورا کو مصیبت و غم کا دن قرار دے گا تو خداوند عالم بروزِ قیامت اُس کے لئے خوشی کا دن قرار دے گا۔ اور جو کوئی روز عاشورا کو برکت کا دن سمجھے اور اپنے گھر کے لئے ذخیرہ کرے۔ تو خداوند عالم اس ذخیرہ کو مبارک نہ کرے گا۔ اور قیامت کے دن یزید وغیرہ کے ساتھ اُس کا حشر ہوگا۔ حضرت امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو اشخاص حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت بجالائیں۔ حضرت کی مصیبت پر خوب روئیں۔ اپنے گھر والوں اور جملہ متعلقین کو بھی رونے کا حکم دیں اور سامانِ عزا اپنے گھر میں برپا کریں۔ اور آپس میں ایک دوسرے سے رو کر ملاقات کریں اور ایک دوسرے کو حضرت کی مصیبت کا پرسا دیں تو خداوند عالم اجرِ عظیم کرامت فرمائے گا۔ ایک دوسرے کو پرسا ان الفاظ میں دیں۔

عَظَّمَ اللّٰهُ اُجُوْرَنَا بِمُصَابِنَا بِالْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَجَعَلَنَا وَاِیَّاکُمْ مِنَ الطَّالِبِیْنَ بِثَارِهٖ مَعَ وَلِیِّهِ الْاِمَامِ الْمَهْدِیِّ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص روزِ عاشورا ہزار مرتبہ سورۂ قل ہو اللہ پڑھے۔ خداوند عالم اس کی طرف نظرِ رحمت فرماتا ہے اور حضرت کے قاتلوں پر ہزار مرتبہ اس طرح لعنت کرنے کا بڑا ثواب ہے۔ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْحُسَیْنِ وَ اَصْحَابِهٖ۔ عملِ عاشورا کے دو طریقے ہیں جو ذیل میں بیان کئے جاتے ہیں۔

پہلا طریقہ عملِ عاشورا

یہ وہ عمل روزِ عاشورا ہے جو حضرت محمد باقر علیہ السلام نے علقمہ بن محمد کو تعلیم کیا ہے کہ

اس نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ مجھے وہ تعلیم فرمایئے کہ روز عاشورا اگر میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر کے نزدیک ہوں تو اس زیارت کو پڑھوں۔ اور جب باہر کسی اور شہر میں ہوں تب بھی اس کو اشارہ کر کے پڑھوں۔ اس پر حضرت نے یہ عمل فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو گے تو خداوند عالم تم کو اجرِ عظیم اور ثواب کثیر عطا فرمائے گا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی بہت کچھ فضائل اس عمل کے منقول ہیں۔ منجملہ ان کے حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مشکل پیش آئے تو اس زیارت کو پڑھو۔ اور خداوند عالم سے دعا کرو۔ اس زیارت اور دعا کی برکت سے وہ حاجت روا ہوگی۔ لہٰذا روز عاشورا کے علاوہ اور دنوں میں بھی پڑھ سکتے ہیں۔ عمل یہ ہے کہ اپنے بند جامہ کھول دے اور آستین کو کہنی تک مصیبت زدہ کی طرح الٹ دے اور صحرا یا چھت پر جا کر رجوعِ قلب و باچشم گریاں اول روز قبل دوپہر روضہ مقدسہ سید الشہدا حضرت امام حسینؑ کی طرف انگلی سے اشارہ کر کے پہلے یہ مختصر زیارت پڑھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ پھر دو رکعت نماز زیارت پڑھے۔ اس کے بعد نیت کرے کہ زیارت پڑھتا ہوں حضرت امام حسین علیہ السلام کی روز عاشورا سنت قربۃً الی اللہ۔ زیارت شروع کرے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللهِ وَابْنَ خِيَرَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللهِ وَابْنَ ثَارِهٖ وَالْوِتْرَ الْمَوْتُوْرَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِيْ حَلَّتْ بِفِنَائِكَ وَاَنَاخَتْ بِرَحْلِكَ عَلَيْكُمْ مِنِّيْ جَمِيْعًا سَلَامُ اللهِ اَبَدًا مَا بَقِيْتُ وَمَا بَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْكَ لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِيَّةُ وَجَلَّتْ وَعَظُمَتِ الْمُصِيْبَةُ بِكَ عَلَيْنَا وَعَلٰى جَمِيْعِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ وَجَلَّتْ وَعَظُمَتْ مُصِيْبَتُكَ فِي السَّمٰوٰتِ عَلٰى جَمِيْعِ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ فَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً اَسَّسَتْ اَسَاسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ

عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً دَفَعَتْكُمْ عَنْ مَقَامِكُمْ وَاَزَالَتْكُمْ عَنْ مَرَاتِبِكُمُ الَّتِيْ رَتَّبَكُمُ اللهُ فِيْهَا وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً قَتَلَتْكُمْ وَلَعَنَ اللهُ الْمُمَهِّدِيْنَ لَهُمْ بِالتَّمْكِيْنِ مِنْ قِتَالِكُمْ وَبَرِئْتُ اِلَى اللهِ وَاِلَيْكُمْ مِنْهُمْ وَمِنْ اَشْيَاعِهِمْ وَاَتْبَاعِهِمْ وَاَوْلِيَائِهِمْ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْكَ اِنِّيْ سِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَكُمْ وَحَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَعَنَ اللهُ اٰلَ زِيَادٍ وَّاٰلَ مَرْوَانَ وَلَعَنَ اللهُ بَنِيْ اُمَيَّةَ قَاطِبَةً وَّلَعَنَ اللهُ ابْنَ مَرْجَانَةَ وَلَعَنَ اللهُ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَّلَعَنَ اللهُ شِمْرًا وَّلَعَنَ اللهُ اُمَّةً اَسْرَجَتْ وَاَلْجَمَتْ وَتَنَقَّبَتْ وَتَهَيَّاَتْ لِقِتَالِكَ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْكَ لَقَدْ عَظُمَ مُصَابِيْ بِكَ فَاَسْئَلُ اللهَ الَّذِيْ اَكْرَمَ مَقَامَكَ وَاَكْرَمَنِيْ بِكَ اَنْ يَّرْزُقَنِيْ طَلَبَ ثَارِكَ مَعَ اِمَامٍ مَّنْصُوْرٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ عِنْدَكَ وَجِيْهًا بِالْحُسَيْنِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْكَ اِنِّيْ اَتَقَرَّبُ اِلَى اللهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ وَاِلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِلٰى فَاطِمَةَ وَاِلَى الْحَسَنِ وَاِلَيْكَ بِمُوَالَاتِكَ وَبِالْبَرَاءَةِ مِمَّنْ قَاتَلَكَ وَنَصَبَ لَكَ الْحَرْبَ وَبِالْبَرَاءَةِ مِمَّنْ اَسَّسَ اَسَاسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ عَلَيْكُمْ وَاَبْرَءُ اِلَى اللهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِمَّنْ اَسَّسَ اَسَاسَ ذٰلِكَ وَبَنٰى عَلَيْهِ بُنْيَانَهٗ وَجَرٰى فِيْ ظُلْمِهٖ وَجَوْرِهٖ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى اَشْيَاعِكُمْ بَرِئْتُ اِلَى اللهِ وَاِلَيْكُمْ مِنْهُمْ وَاَتَقَرَّبُ اِلَى اللهِ ثُمَّ اِلَيْكُمْ بِمُوَالَاتِكُمْ وَمُوَالَاةِ وَلِيِّكُمْ وَبِالْبَرَاءَةِ مِنْ اَعْدَائِكُمْ وَالنَّاصِبِيْنَ لَكُمُ الْحَرْبَ وَبِالْبَرَاءَةِ مِنْ اَشْيَاعِهِمْ وَاَتْبَاعِهِمْ وَاَوْلِيَائِهِمْ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ اِنِّيْ سِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَكُمْ وَحَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَكُمْ وَوَلِيٌّ لِّمَنْ وَّالَاكُمْ وَعَدُوٌّ لِّمَنْ عَادَاكُمْ فَاَسْئَلُ

الله الذي اكرمني بمعرفتكم ومعرفة اوليائكم ورزقني البراءة
من اعدائكم ان يجعلني معكم في الدنيا والآخرة وان يثبت
لي عندكم قدم صدق في الدنيا والآخرة واسأله ان يبلغني
المقام المحمود الذي لكم عند الله وان يرزقني طلب ثاري
مع امام مهدي ظاهر ناطق بالحق منكم واسأل الله بحقكم
وبالشان الذي لكم عنده ان يعطيني بمصابي بكم افضل ما يعطي
مصابا بمصيبته يا لها مصيبة ما اعظمها واعظم رزيتها
في الاسلام وفي جميع اهل السموات والارض اللهم اجعلني في
مقامي هذا ممن تناله منك صلوات ورحمة ومغفرة اللهم
اجعل محياي محيا محمد وآل محمد ومماتي ممات محمد
وآل محمد صلواتك وسلامك عليهم اللهم ان هذا يوم
تبركت به بنو امية وابن آكلة الاكباد اللعين ابن اللعين على
لسانك ولسان نبيك صلى الله عليه وآله وسلم كل موطن و
موقف وقف فيه نبيك صلى الله عليه وآله اللهم العن ابا سفيان
ومعوية ابن ابي سفيان ويزيد ابن معاوية وآل مروان عليهم
منك اللعنة ابد الآبدين وهذا يوم فرحت به آل زياد وآل
مروان عليهم اللعنة بقتلهم الحسين صلوات الله عليه اللهم
فضاعف عليهم اللعن منك والعذاب الاليم ۔ اللهم اني
اتقرب اليك في هذا اليوم وفي موقفي هذا وايام حياتي
بالبراءة منهم واللعنة عليهم وبالموالاة لنبيك وآل نبيك
عليه وعليهم السلام ۔ پس دو رکعت نماز پڑھے ۔ پھر سو مرتبہ اس طرح لعن کرے
اللهم العن اول ظالم ظلم حق محمد وآل محمد وآخر
تابع له على ذلك اللهم العن العصابة التي جاهدت الحسين

صلواتك عليه وشايعت وبايعت وتابعت على قتله اللهم
العنهم جميعا پھر سو مرتبہ اس طریق سے سلام کرے ۔ السلام عليك يا ابا
عبد الله وعلى الارواح التي حلت بفنائك وانا خت برحلك عليك
مني سلام الله ابدا ما بقيت وبقي الليل والنهار ولا جعله الله
آخر العهد مني لزيارتك السلام على الحسين وعلى علي ابن الحسين
وعلى اولاد الحسين وعلى اصحاب الحسين پھر ایک مرتبہ اس طرح لعن
کرے ۔ اللهم خص انت اول ظالم باللعن مني وابدا به اولا ثم
الثاني ثم الثالث ثم الرابع اللهم العن يزيد بن معاوية
خامسا والعن عبيد الله ابن زياد وابن مرجانة وعمر ابن سعد
وشمرا وآل ابي سفيان وآل زياد وآل مروان الى يوم القيمة
پھر سجدہ میں جائے اور کہے اللهم لك الحمد حمد الشاكرين لك
على مصابهم الحمد لله على عظيم رزيتي اللهم ارزقني
شفاعة الحسين عليه السلام يوم الورود وثبت لي قدم صدق
عندك مع الحسين واولاد الحسين واصحاب الحسين الذين
بذلوا مهجهم دون الحسين عليه السلام ۔ پھر دو رکعت نماز پڑھے ۔ اس
کے بعد دعائے علقمہ پڑھے وہ یہ ہے ۔ يا الله يا الله يا الله يا مجيب
دعوة المضطرين يا كاشف كرب المكروبين يا غياث
المستغيثين ويا صريخ المستصرخين ويا من هو اقرب
الي من حبل الوريد ويا من يحول بين المرء وقلبه ويا من
هو بالمنظر الاعلى وبالافق المبين ويا من هو الرحمن الرحيم
على العرش استوى ويا من يعلم خائنة الاعين وما تخفي الصدور
ويا من لا يخفى عليه خافية ويا من لا تشتبه عليه الاصوات
ويا من لا تغلطه الحاجات ويا من لا يبرمه الحاح الملحين

وَيَا مُدْرِكَ كُلِّ فَوْتٍ وَيَا جَامِعَ كُلِّ شَمْلٍ وَيَا بَارِئَ النُّفُوسِ بَعْدَ
الْمَوْتِ يَا مَنْ هُوَ كُلَّ يَوْمٍ فِي شَانٍ وَيَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ يَا مُنَفِّسَ
الْكُرُبَاتِ يَا مُعْطِيَ السُّؤُلَاتِ يَا وَلِيَّ الرَّغَبَاتِ يَا كَافِيَ الْمُهِمَّاتِ
يَا مَنْ يَكْفِي مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِي مِنْهُ شَيْءٌ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَبِحَقِّ فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ وَبِحَقِّ الْحَسَنِ
وَالْحُسَيْنِ وَبِحَقِّ التِّسْعَةِ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَاِنِّي بِهِمْ
اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ فِي مَقَامِي هٰذَا وَبِهِمْ اَتَوَسَّلُ وَبِهِمْ اَتَشَفَّعُ اِلَيْكَ
وَبِحَقِّهِمْ اَسْئَلُكَ وَاُقْسِمُ وَاَعْزِمُ عَلَيْكَ وَبِالشَّاْنِ الَّذِي لَهُمْ
عِنْدَكَ وَبِالْقَدْرِ الَّذِي لَهُمْ عِنْدَكَ وَبِالَّذِي فَضَّلْتَهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ وَبِاسْمِكَ الَّذِي جَعَلْتَهُ
عِنْدَهُمْ وَبِهِ خَصَصْتَهُمْ دُوْنَ الْعٰلَمِيْنَ وَبِهِ اَبَنْتَهُمْ وَاَبَنْتَ فَضْلَهُمْ مِنْ فَضْلِ الْعٰلَمِيْنَ حَتّٰى
فَاقَ فَضْلُهُمْ فَضْلَ الْعَالَمِيْنَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَّاَنْ تَكْشِفَ عَنِّيْ غَمِّيْ وَهَمِّيْ وَكَرْبِيْ وَتَكْفِيَنِيَ الْمُهِمَّ مِنْ
اُمُوْرِيْ وَتَقْضِيَ عَنِّيْ دَيْنِيْ وَتُجِيْرَنِيْ مِنَ الْفَقْرِ وَتُجِيْرَنِيْ مِنَ
الْفَاقَةِ وَتُغْنِيَنِيْ عَنِ الْمَسْئَلَةِ اِلَى الْمَخْلُوْقِيْنَ وَتَكْفِيَنِيْ هَمَّ مَنْ
اَخَافُ هَمَّهُ وَعُسْرَ مَنْ اَخَافُ عُسْرَهُ وَحُزُوْنَةَ مَنْ اَخَافُ
حُزُوْنَتَهُ وَشَرَّ مَنْ اَخَافُ شَرَّهُ وَمَكْرَ مَنْ اَخَافُ مَكْرَهُ وَبَغْيَ
مَنْ اَخَافُ بَغْيَهُ وَجَوْرَ مَنْ اَخَافُ جَوْرَهُ وَسُلْطَانَ مَنْ اَخَافُ
سُلْطَانَهُ وَكَيْدَ مَنْ اَخَافُ كَيْدَهُ وَمَقْدُرَةَ مَنْ اَخَافُ بَلَاءَ
مَقْدُرَتِهِ عَلَيَّ وَتَرُدَّ عَنِّيْ كَيْدَ الْكَيَدَةِ وَمَكْرَ الْمَكَرَةِ اَللّٰهُمَّ
مَنْ اَرَادَنِيْ بِسُوْءٍ فَاَرِدْهُ وَمَنْ كَادَنِيْ فَكِدْهُ وَاصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُ وَ
مَكْرَهُ وَبَاْسَهُ وَاَمَانِيَّهُ وَامْنَعْهُ عَنِّيْ كَيْفَ شِئْتَ وَاَنّٰى شِئْتَ
اَللّٰهُمَّ اشْغَلْهُ عَنِّيْ بِفَقْرٍ لَا تَجْبُرُهُ وَبِبَلَاءٍ لَا تَسْتُرُهُ وَبِفَاقَةٍ
لَا تَسُدُّهَا وَبِسُقْمٍ لَا تُعَافِيْهِ وَذُلٍّ لَا تُعِزُّهُ وَبِمَسْكَنَةٍ لَا

تَجْبُرُهَا اَللّٰهُمَّ اضْرِبْ بِالذُّلِّ نَصْبَ عَيْنَيْهِ وَاَدْخِلْ عَلَيْهِ الْفَقْرَ
فِيْ مَنْزِلِهِ وَالْعِلَّةَ وَالسُّقْمَ فِيْ بَدَنِهِ حَتّٰى تَشْغَلَهُ عَنِّيْ بِشُغْلٍ شَاغِلٍ
لَا فَرَاغَ لَهُ وَاَنْسِهِ ذِكْرِيْ كَمَا اَنْسَيْتَهُ ذِكْرَكَ وَخُذْ عَنِّيْ
بِسَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَلِسَانِهِ وَيَدِهِ وَرِجْلِهِ وَقَلْبِهِ وَجَمِيْعِ جَوَارِحِهِ
وَاَدْخِلْ عَلَيْهِ فِيْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ السُّقْمَ وَلَا تَشْفِهِ حَتّٰى
تَجْعَلَ ذٰلِكَ لَهُ شُغْلًا شَاغِلًا بِهِ عَنِّيْ وَعَنْ ذِكْرِيْ وَاكْفِنِيْ يَا كَافِيْ
مَا لَا يَكْفِيْ سِوَاكَ فَاِنَّكَ الْكَافِيْ لَا كَافِيَ سِوَاكَ وَمُفَرِّجٌ لَا مُفَرِّجَ
سِوَاكَ وَمُغِيْثٌ لَا مُغِيْثَ سِوَاكَ وَجَارٌ لَا جَارَ سِوَاكَ خَابَ مَنْ
كَانَ جَارُهُ سِوَاكَ وَمُغِيْثُهُ سِوَاكَ وَمَفْزَعُهُ اِلٰى سِوَاكَ وَمَهْرَبُهُ وَ
مَلْجَاُهُ اِلٰى غَيْرِكَ وَمَنْجَاهُ مِنْ مَخْلُوْقٍ غَيْرِكَ فَاَنْتَ ثِقَتِيْ وَرَجَائِيْ
وَمَفْزَعِيْ وَمَهْرَبِيْ وَمَلْجَاِيْ وَمَنْجَايَ فَبِكَ اَسْتَفْتِحُ وَبِكَ اَسْتَنْجِحُ
وَبِمُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ وَاَتَوَسَّلُ وَاَتَشَفَّعُ فَاَسْئَلُكَ
يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى وَ
اَنْتَ الْمُسْتَعَانُ فَاَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَنْ تُصَلِّيَ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَكْشِفَ عَنِّيْ غَمِّيْ وَهَمِّيْ وَكَرْبِيْ فِيْ مَقَامِيْ
هٰذَا كَمَا كَشَفْتَ عَنْ نَبِيِّكَ هَمَّهُ وَغَمَّهُ وَكَرْبَهُ وَكَفَيْتَهُ
هَوْلَ عَدُوِّهِ فَاكْشِفْ عَنِّيْ كَمَا كَشَفْتَ عَنْهُ وَفَرِّجْ عَنِّيْ كَمَا
فَرَّجْتَ عَنْهُ وَاكْفِنِيْ كَمَا كَفَيْتَهُ وَاصْرِفْ عَنِّيْ هَوْلَ مَا اَخَافُ
هَوْلَهُ وَمَؤُوْنَةَ مَا اَخَافُ مَؤُوْنَتَهُ وَهَمَّ مَا اَخَافُ هَمَّهُ بِلَا
مَؤُوْنَةٍ عَلٰى نَفْسِيْ مِنْ ذٰلِكَ وَاصْرِفْنِيْ بِقَضَاءِ حَوَائِجِيْ وَكِفَايَةِ مَا
اَهَمَّنِيْ هَمُّهُ مِنْ اَمْرِ اٰخِرَتِيْ وَدُنْيَايَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيَا
اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْكُمَا مِنِّيْ سَلَامُ اللّٰهِ اَبَدًا مَا بَقِيْتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ
وَالنَّهَارُ وَلَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِكُمَا وَلَا فَرَّقَ اللّٰهُ

بَيْنِي وَبَيْنَكُمَا اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ حَيٰوةَ مُحَمَّدٍ وَّذُرِّيَّتِهٖ وَاَمِتْنِيْ
مَمَاتَهُمْ وَتَوَفَّنِيْ عَلٰى مِلَّتِهِمْ وَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَتِهِمْ وَلَا تُفَرِّقْ
بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ طَرْفَةَ عَيْنٍ اَبَدًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَيَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكُمَا وَاَتَيْتُكُمَا زَائِرًا وَّمُتَوَسِّلًا اِلَى
اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمَا وَمُتَوَجِّهًا اِلَيْهِ بِكُمَا وَمُسْتَشْفِعًا بِكُمَا اِلَى اللّٰهِ
فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ فَاشْفَعَا لِيْ فَاِنَّ لَكُمَا عِنْدَ اللّٰهِ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ
وَالْجَاهَ الْوَجِيْهَ وَالْمَنْزِلَ الرَّفِيْعَ وَالْوَسِيْلَةَ اِنِّيْ اَنْقَلِبُ عَنْكُمَا
مُنْتَظِرًا لِتَنَجُّزِ الْحَاجَةِ وَقَضَائِهَا وَنَجَاحِهَا مِنَ اللّٰهِ بِشَفَاعَتِكُمَا
لِيْ اِلَى اللّٰهِ فِيْ ذٰلِكَ فَلَا اَخِيْبُ وَلَا يَكُوْنُ مُنْقَلَبِيْ مُنْقَلَبًا خَائِبًا
خَاسِرًا بَلْ يَكُوْنُ مُنْقَلَبِيْ مُنْقَلَبًا رَّاجِحًا مُّفْلِحًا مُّنْجِحًا مُّسْتَجَابًا
لِيْ بِقَضَاءِ جَمِيْعِ حَوَائِجِيْ وَتَشْفَعَا لِيْ اِلَى اللّٰهِ اِنْقَلِبُ عَلٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مُفَوِّضًا اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ مُلْجِأً ظَهْرِيْ
اِلَى اللّٰهِ وَمُتَوَكِّلًا عَلَى اللّٰهِ وَاَقُوْلُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَكَفٰى سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ
دَعَا لَيْسَ لِيْ وَرَاءَ اللّٰهِ وَوَرَاءَكُمْ يَا سَادَتِيْ مُنْتَهٰى مَا شَاءَ رَبِّيْ
كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَسْتَوْدِعُكُمَا
اللّٰهَ وَلَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّيْ اِلَيْكُمَا اِنْصَرَفْتُ يَا سَيِّدِيْ
يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا مَوْلَايَ وَاَنْتَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ يَا سَيِّدِيْ
سَلَامِيْ عَلَيْكُمَا مُتَّصِلٌ مَّا اتَّصَلَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَاصِلٌ ذٰلِكَ اِلَيْكُمَا
غَيْرُ مَحْجُوْبٍ عَنْكُمَا سَلَامِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَاَسْئَلُهٗ بِحَقِّكُمَا اَنْ يَّشَاءَ
ذٰلِكَ وَيَفْعَلَ فَاِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اِنْقَلَبْتُ يَا سَيِّدَيَّ عَنْكُمَا تَائِبًا
حَامِدًا لِلّٰهِ شَاكِرًا رَّاجِيًا لِّلْاِجَابَةِ غَيْرَ اٰئِسٍ وَّلَا قَانِطٍ اٰئِبًا عَائِدًا
رَّاجِعًا اِلٰى زِيَارَتِكُمَا غَيْرَ رَاغِبٍ عَنْكُمَا وَلَا عَنْ زِيَارَتِكُمَا بَلْ
رَاجِعٌ عَائِدٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ يَا سَادَتِيْ رَغِبْتُ
اِلَيْكُمَا وَاِلٰى زِيَارَتِكُمَا بَعْدَ اَنْ زَهِدَ فِيْكُمَا وَفِيْ زِيَارَتِكُمَا اَهْلُ
الدُّنْيَا فَلَا خَيَّبَنِيَ اللّٰهُ مِمَّا رَجَوْتُ وَمَا اَمَّلْتُ فِيْ زِيَارَتِكُمَا اِنَّهٗ
قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ؛

دوسرا طریقہ عمل عاشورا

یہ وہ عمل عاشورا ہے جو حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے عبداللہ بن سنان کو تعلیم فرمایا۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ میں روزِ عاشورا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت کے چہرہ مبارک کا رنگ بدلا ہوا اور غمگین پایا۔ آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا مولا رونے کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا تمہیں معلوم نہیں کہ یہی تاریخ تھی۔ جب میرے جدِّ امجد سیّد الشہداء امام حسین علیہ السّلام شہید ہوئے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ آپ آج کے روزے کے بارہ میں کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ بغیر روزہ کی نیّت کے فاقہ رکھو۔ اور بعد عصر ایک ساعت گذر جانے پر پانی سے افطار کرو کیونکہ آلِ رسول سے اسی وقت لڑائی موقوف ہوئی تھی۔ پھر فرمایا کہ پاک کپڑے پہنو اور بند قبا کھول دو۔ اور اہلِ مصیبت کی طرح آستینوں کو کہنیوں تک چڑھاؤ اور دن چڑھے جنگل یا چھت پر جا کر خضوع و خشوع سے دو دو رکعت چار رکعت نماز اس طور سے پڑھو کہ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ قل یا ایّہا الکٰفرون اور دوسری رکعت میں بعد الحمد کے سورۃ قل ہو اللہ اور تیسری رکعت میں بعد الحمد کے سورۃ احزاب (پارہ ۲۱) اور چوتھی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ منافقون (پارہ ۲۸) پڑھو۔ اور اگر یہ سورتیں یاد نہ ہوں تو جو یاد ہوں پڑھو۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر اپنا منہ روضۂ مقدّسہ حضرت امام حسین علیہ السّلام کی طرف کرو۔ اور آپ کی اور آپؑ کے اعزّہ و اصحاب کی شہادت کا خیال دل میں لا کر سلام کرو۔ اور صلوات بھیجو۔ اور ان کے قاتلوں پر لعنت کرو۔ بروایت دیگر ہزار مرتبہ اس طرح لعنت کرو۔ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهٖ ۔ پھر جس جگہ کھڑے ہو وہاں سے چند قدم آگے بڑھاؤ اور کہو۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ رِضًا بِقَضَائِهٖ

وتسلیما لامره۔ اگر سات مرتبہ یہ عمل کیا جائے تو بہتر ہے۔ اس کے بعد حضرت نے
فرمایا کہ اس حالت میں گریہ کرو اور اپنی جگہ پر واپس ہو کر پڑھو۔ اللهم عذب الفجرة
الذين شاقوا رسولك وحاربوا اوليائك وعبدوا غيرك واستحلوا
محارمك والعن القادة والاتباع ومن كان منهم فخب واوضع
معهم او رضي بفعلهم لعنا كثيرا اللهم وعجل فرج آل محمد
واجعل صلواتك عليه وعليهم واستنقذهم من ايدي المنافقين
المضلين والكفرة الجاحدين وافتح لهم فتحا يسيرا واتح لهم
روحا وفرجا قريبا واجعل لهم من لدنك على عدوك وعدوهم
سلطانا نصيرا۔ پھر دعا کے لئے ہاتھ اٹھا کر آل محمد علیہم السلام کے دشمنوں کا قصد کر
اور کہو اللهم ان كثيرا من الامة ناصبت المستحفظين من الائمة
وكفرت بالكلمة وعكفت على القادة الظلمة وهجرت الكتاب
والسنة وعدلت عن الحبلين الذين امرت بطاعتهما والتمسك
بهما فاماتت الحق وحادت عن القصد ومالات الاحزاب
وحرفت الكتاب وكفرت بالحق لما جاءها وتمسكت
بالباطل لما اعترضها وضيعت حقك واضلت خلقك و
قتلت اولاد نبيك وخيرة عبادك وحملة علمك وورثة
حكمتك ووحيك اللهم فزلزل اقدام اعدائك واعداء رسولك
واهل بيت رسولك اللهم واخرب ديارهم وافلل سلاحهم
وخالف بين كلمتهم وفت في اعضادهم واوهن كيدهم
واضربهم بسيفك القاطع وارمهم بحجرك الدامغ وطمهم
بالبلاء طما وقمهم بالعذاب قما وعذبهم عذابا نكرا
وخذهم بالسنين والمثلات التي اهلكت بها اعدائك انك
ذو نقمة من المجرمين اللهم ان سنتك ضائعة واحكامك

معطلة وعترة نبيك في الارض هائمة اللهم فاعن الحق و
اهله واقمع الباطل واهله ومن علينا بالنجاة واهدنا الى
الايمان وعجل فرجنا وانظمه بفرج اوليائك واجعلهم لنا
ودا واجعلنا لهم وفدا اللهم واهلك من جعل يوم قتل ابن
نبيك وخيرتك عيدا واستهل به فرحا ومرحا وخذ آخرهم
كما اخذت اولهم وضاعف اللهم العذاب والتنكيل على
ظالمي اهل بيت نبيك واهلك اشياعهم وقادتهم وابر حماتهم
وجماعتهم اللهم وضاعف صلواتك ورحمتك وبركاتك على
عترة نبيك العترة الضائعة الخائفة المستذلة بقية من الشجرة
الطيبة الزاكية المباركة واعل اللهم كلمتهم وافلج حجتهم
واكشف البلاء واللاواء وحنادس الاباطيل والعمى عنهم وثبت
قلوب شيعتهم وحزبك على طاعتك وولايتهم ونصرتهم و
موالاتهم واعنهم وامنحهم الصبر على الاذى فيك واجعل لهم
اياما مشهودة واوقاتا محمودة مسعودة توشك فيها
فرجهم وتوجب فيها تمكينهم ونصرهم كما ضمنت لاوليائك
في كتابك المنزل فانك قلت وقولك الحق وعد الله الذين
آمنوا منكم وعملوا الصالحات ليستخلفنهم في الارض كما
استخلف الذين من قبلهم وليمكنن لهم دينهم الذي ارتضى
لهم وليبدلنهم من بعد خوفهم امنا يعبدونني لا يشركون
بي شيئا۔ اللهم فاكشف غمتهم يا من لا يملك كشف الضر
الا هو يا واحد يا احد يا حي يا قيوم وانا يا الهي عبدك
الخائف منك والراجع اليك السائل لك المقبل عليك اللاجئ
الى فنائك العالم بانه لا ملجا منك الا اليك اللهم

دعائی واسمع یا الٰہی علانیتی ونجوای واجعلنی ممن رضیت عملہ وقبلت نسکہ ونجیتہ برحمتک انک انت العزیز الکریم اللھم وصل اولاً و آخراً علی محمد و آل محمد وبارک علی محمد و آل محمد وارحم محمداً و آل محمد باکمل و افضل ما صلیت وبارکت وترحمت علی انبیائک ورسلک و ملائکتک وحملۃ عرشک بلا الہ الا انت اللھم لا تفرق بینی وبین محمد و آل محمد صلواتک علیہ وعلیہم واجعلنی یا مولای من شیعۃ محمد وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین وذریتہم الطاھرۃ المنتجبۃ وھب لی التمسک بحبلہم والرضا بسبیلہم والاخذ بطریقتہم انک جواد کریم۔ پس سجدے میں جاؤ اور رخسارہ اپنا خاک پر رکھو اور کہو۔ یا من یحکم ما یشآء ویفعل ما یرید انت حکمت فلک الحمد محموداً مشکوراً فعجل یا مولای فرجہم وفرجنا بہم فانک ضمنت اعزازہم بعد الذلۃ وتکثیرہم بعد القلۃ واظہارہم بعد الخمول یا اصدق الصادقین ویا ارحم الراحمین فاسئلک یا الٰہی و سیدی متضرعاً الیک بجودک وکرمک بسط املی والتجاوز عنی وقبول قلیل عملی وکثیرہ والزیادۃ فی ایامی وتبلیغی ذلک المشھد وان تجعلنی ممن یدعیٰ فیجیب الی طاعتہم وموالاتہم ونصرہم وترینی ذلک قریباً سریعاً فی عافیۃ انک علی کل شیٔ قدیر۔ پھر آسمان کی طرف سر بلند کرو اور کہو۔ اعوذ بک ان اکون من الذین لا یرجون ایامک فاعذنی یا الٰہی برحمتک من ذلک۔

اس کے بعد حضرتؑ نے عبداللہ بن سنان سے ارشاد فرمایا کہ اگر تو ایسا کرے گا تو بہت سے حج اور بہت سے عمروں سے یہ عمل بہتر ہوگا۔ اور جو کوئی اس نماز کو اس روز بجالائے اور یہ دعا پڑھے اور رجوعِ قلب سے اس عمل کو بجالائے تو خداوندِ عالم اس کو مرگِ مفاجات یعنی ڈوبنے، جلنے اور مکان کے نیچے دب کر مرنے سے محفوظ رکھے گا۔ اور کوئی دشمن اس پر مسلط نہ ہوگا۔

زیارت آخر روز عاشورا

آخر روز عاشورا یہ زیارت پڑھیں جس میں شہداء کربلا کی زیارت اور جناب رسولِ خدا اور حضراتِ آئمہ ھدیٰ علیہم السلام سے تعزیت ادا کی گئی ہے۔

السلام علیک یا وارث آدم صفوۃ اللہ السلام علیک یا وارث نوح نبی اللہ السلام علیک یا وارث ابراھیم خلیل اللہ السلام علیک یا وارث موسیٰ کلیم اللہ السلام علیک یا وارث عیسیٰ روح اللہ السلام علیک یا وارث محمد حبیب اللہ السلام علیک یا وارث علی امیر المؤمنین السلام علیک یا وارث الحسن الشھید سبط رسول اللہ السلام علیک یا ابن رسول اللہ السلام علیک یا ابن البشیر النذیر وابن سید الوصیین السلام علیک یا ابن فاطمۃ الزھرآء سیدۃ نسآء العالمین السلام علیک یا ابا عبد اللہ السلام علیک یا خیرۃ اللہ وابن خیرتہ السلام علیک یا ثار اللہ وابن ثارہ السلام علیک ایھا الوتر الموتور السلام علیک ایھا الامام الھادی الزکی وعلی ارواح حلت بفنائک واقامت فی جوارک وفدت مع زوارک السلام علیک منی ما بقیت وبقی اللیل والنھار فلقد عظمت بک الرزیۃ وجل المصاب فی المؤمنین وفی المسلمین وفی اھل السموٰت اجمعین وفی

إن كان الضرّ والنفع من الله لن ...

سُكّانِ الأرضين فإنّا لله وإنّا إليه راجعون وصلوات الله وبركاته وتحيّاته عليك وعلى آبائك الطيّبين المنتجبين وعلى ذراريهم الهداة المهديّين السلام عليك يا مولاي وعليهم وعلى روحك وعلى أرواحهم وعلى تربتك وعلى تربتهم اللهمّ لقّهم رحمةً ورضوانًا وروحًا وريحانًا السلام عليك يا مولاي يا أبا عبد الله يا ابن خاتم النبيّين وابن سيّد الوصيّين ويا ابن سيّدة نساء العالمين السلام عليك يا شهيد يا ابن الشهيد يا أخا الشهيد يا أبا الشهداء اللهمّ بلّغه عنّي في هذه الساعة وفي هذا اليوم وفي هذا الوقت وفي كلّ وقت تحيّةً كثيرةً وسلامًا سلام الله عليك ورحمة الله وبركاته يا ابن سيّد العالمين وعلى المستشهدين معك سلامًا متّصلًا ما اتّصل الليل والنهار السلام على الحسين ابن عليّ الشهيد السلام على عليّ ابن الحسين الشهيد السلام على عبّاس ابن أمير المؤمنين الشهيد السلام على الشهداء من ولد أمير المؤمنين السلام على الشهداء من ولد الحسن السلام على الشهداء من ولد الحسين السلام على الشهداء من ولد جعفر وعقيل السلام على كلّ مستشهد معهم من المؤمنين اللهمّ صلّ على محمّد وآل محمّد وبلّغهم عنّي تحيّةً كثيرةً وسلامًا السلام عليك يا رسول الله أحسن الله لك العزاء في ولدك الحسين السلام عليك يا فاطمة أحسن الله لك العزاء في ولدك الحسين السلام عليك يا أمير المؤمنين أحسن الله لك العزاء في ولدك الحسين السلام عليك يا أبا محمّد الحسن أحسن الله لك العزاء في أخيك الحسين يا مولاي يا أبا عبد الله أنا

ضيف الله وضيفك وجار الله وجارك ولكلّ ضيفٍ وجارٍ قرًى وقراي في هذا الوقت أن تسأل الله سبحانه وتعالى أن يرزقني فكاك رقبتي من النار إنّه سميع الدعاء قريب مجيب۔

ماہِ صفر

چونکہ ماہِ صفر کی بیسویں تاریخ روز چہلم جناب سید الشہداء ہے۔ اور حضرت امام حسن عسکری علیہ السّلام سے منقول ہے کہ مومن کی علامت پانچ چیزیں ہیں۔ اکیاون رکعت روز و شب فریضہ و نافلہ نماز ادا کرنا، زیارت اربعین پڑھنا داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننا اور سجدۂ شکر میں پیشانی خاک پر رکھنا اور نماز میں بسم اللہ پکار کر کہنا۔ لہٰذا ہر مومن کو زیارت اربعین پڑھنی چاہیئے۔

زیارتِ اربعین۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جب تھوڑا سا دن چڑھ جائے تو اس طرح زیارت بجا لاؤ۔

السّلام على وليّ الله وحبيبه السّلام على خليل الله ونجيبه السّلام على صفيّ الله وابن صفيّه السّلام على الحسين المظلوم الشهيد السّلام على أسير الكربات وقتيل العبرات اللهمّ إنّي أشهد أنّه وليّك وابن وليّك وصفيّك وابن صفيّك الفائز بكرامتك أكرمته بالشهادة وحبوته بالسعادة واجتبيته بطيب الولادة وجعلته سيّدًا من السادة وقائدًا من القادة وذائدًا من الذادة وأعطيته مواريث الأنبياء وجعلته حجّةً على خلقك من الأوصياء فأعذر في الدعاء ومنح النصح وبذل مهجته فيك ليستنقذ عبادك من الجهالة وحيرة الضلالة وقد توازر عليه من غرّته الدنيا وباع حظّه بالأرذل الأدنى وشرى آخرته بالثمن الأوكس وتغطرس وتردّى في هواه و

اسخطك واسخط نبيك واطاع من عبادك اهل الشقاق والنفاق وحملة
الاوزار المستوجبين النار فجاهدهم فيك صابرا محتسبا
حتى سفك في طاعتك دمه واستبيح حريمه اللهم فالعنهم
لعنا وبيلا وعذبهم عذابا اليما السلام عليك يا ابن رسول
الله السلام عليك يا ابن سيد الاوصياء اشهد انك امين الله
وابن امينه عشت سعيدا ومضيت حميدا ومت فقيدا
مظلوما شهيدا واشهد ان الله منجز لك ما وعدك ومهلك
من خذلك ومعذب من قتلك واشهد انك وفيت بعهد الله
وجاهدت في سبيل الله حتى اتاك اليقين فلعن الله من
قتلك ولعن الله من ظلمك ولعن الله امة سمعت بذلك
فرضيت به اللهم اني اشهدك اني ولي لمن والاه وعدو
لمن عاداه بابي انت وامي يا ابن رسول الله اشهد انك كنت
نورا في الاصلاب الشامخة والارحام المطهرة لم تنجسك
الجاهلية بانجاسها ولم تلبسك المدلهمات من ثيابها
واشهد انك من دعائم الدين واركان المسلمين ومعقل
المؤمنين واشهد انك الامام البر التقي الرضي الزكي
الهادي المهدي واشهد ان الائمة من ولدك كلمة التقوى
واعلام الهدى والعروة الوثقى والحجة على اهل الدنيا
اشهد اني بكم مؤمن وبايابكم موقن بشرائع ديني
خواتيم عملي وقلبي لقلبكم سلم وامري لامركم متبع
ونصرتي لكم معدة حتى ياذن الله لكم فمعكم معكم لا مع
عدوكم صلوات الله عليكم وعلى ارواحكم واجسادكم واجسامكم
شاهدكم وغائبكم وظاهركم وباطنكم امين يا رب العالمين

اس کے بعد دو رکعت نماز زیارت پڑھو۔ اور جو چاہو دعا مانگو۔ حق تعالیٰ بر لائیگا۔
اور مناسب ہے کہ زیارت آخر روز عاشورا چہلم کے روز پڑھے۔ اس مہینہ کی ساتویں تاریخ
ولادت حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اور سترھویں تاریخ شہادت حضرت امام علی رضا
علیہ السلام ہے۔ اور بنا بر مشہور اٹھائیسویں تاریخ کو وفات جناب رسالت مآب صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور شہادت حضرت امام حسن علیہ السلام ہے۔ لہذا ان تاریخوں میں زیارت
جامعہ پڑھنی چاہیئے جو زیارات کے باب میں مذکور ہے۔

ماہ ربیع الاوّل

اس مہینہ کی پہلی رات شب ہجرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ آنحضرت
نے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کا ارادہ فرمایا اور امیر المومنین علیہ السلام آں حضرت پر اپنی جان
فدا کرنے کے لئے تیار ہوئے۔ اور آپ کے بستر پر کفّار کی تلواروں کے سایہ میں سو گئے
خداوند عالم نے فرشتوں کے ساتھ اس واقعہ جاں نثاری پر فخر و مباہات کا اظہار فرمایا۔ لہذا
اس نعمتِ عظمےٰ کے شکر کے لئے اس روز روزہ رکھنا مستحب ہے۔ اور حضرت رسولِ خدا
اور امیر المومنین کی زیارت پڑھیں جو زیارات کے باب میں بیان کی گئی ہے۔

اس ماہ کی آٹھویں تاریخ کو حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت واقع ہوئی
اور حضور صاحب الامر صلوات اللہ علیہ امامت کے منصب جلیل پر فائز ہوئے۔ لہذا ان
دونوں حضرات کی زیارت پڑھنی چاہیئے۔

اس مہینہ کی نویں تاریخ کو عید کا دن ہے۔ جو عید شجاع کے نام سے مشہور ہے
بنا بر قول بعض علماء اس تاریخ کو عمر بن سعد قاتل سید الشہداء جہنم واصل ہوا۔ لہذا دوستانِ
آلِ محمد علیہم السلام کو چاہیئے کہ اس روز خوشی کریں۔ عمدہ و فاخرہ لباس پہنیں خوشبو لگائیں۔
عید منائیں۔ جو شخص اس روز کو عید قرار دے گا۔ خداوندِ عالم اس کو ثواب عظیم عطا فرمائے گا
اور اس مہینہ کی سترھویں تاریخ بروز جمعۃ المبارک بوقت طلوعِ صبح ولادت باسعادت جناب
رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ سُنّت ہے کہ اس روز غسل کریں۔ خدا کی راہ
میں صدقہ دیں۔ مُسرّت کا اظہار کریں۔ اور مشاہد مقدسہ خصوصاً روضۂ مبارک جناب رسولِ خدا

حضرت امیر المومنینؑ کی زیارت سے مشرف ہوں۔ اگر وہاں نہ پہنچ سکیں تو دور کے شہروں میں زیارت رسولِ خدا پڑھیں۔ اور اس تاریخ کو حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کی بھی ولادت ہے۔ زیارت جامعہ پڑھنی چاہیئے۔

ماہ ربیع الثانی

اس مہینہ کی دسویں تاریخ کو حضرت امام حسن عسکری علیہ السّلام کی ولادت باسعادت ہے۔ اور بہت مُبارک دن ہے۔ لہٰذا مستحب ہے کہ مومنین روزہ رکھیں۔ اعمالِ خیر بجا لائیں۔ اور آپ کی زیارت کے سلسلہ میں زیارت جامعہ پڑھیں۔

ماہ جمادی الاوّل

اس مہینہ کی تیسری تاریخ ولادت حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام ہے۔ یہ دن نہایت مُبارک ہے۔ مستحب ہے کہ مومنین اس دن روزہ رکھیں۔ صدقہ دیں، عبادات اور اعمالِ خیر بجالائیں۔ اور آپؑ کی زیارت کے لیئے زیارت جامعہ پڑھیں اور اسی روز حضرت اُمیر المومنین علیہ السّلام نے بصرہ فتح کیا۔ لہٰذا ان کی زیارت بھی اس روز پڑھنا مناسب ہے۔

ماہ جمادی الاخریٰ

اس مہینہ کی تیسری تاریخ سیّدۂ عالم جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کی وفات حسرت آیات اور اسی مہینہ کی بیسویں تاریخ آں معصومہ سلام اللہ علیہا کی ولادت باسعادت ہے۔ لہٰذا مومنین کا ایمانی فریضہ ہے کہ تیسری تاریخ کو اُن معصومہ کے مراسم تعزیت بجا لائیں۔ اور آپؑ کے مصائب ذکر کر کے اظہارِ غم کریں۔ اور آپؑ کے دشمنوں پر لعنت کریں اور بیسویں تاریخ کو خوشی کریں۔ اس نعمت کے شکریہ میں روزہ رکھیں، صدقہ دیں۔ اعمالِ خیر بجالائیں۔ اور ان دونوں تاریخوں میں آں معصومہ کی زیارت پڑھیں۔ یہ زیارت مختصر اور معتبر ہے۔ اور ہر وقت پڑھی جاسکتی ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا سَیِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا وَالِدَةَ الْحُجَجِ عَلَی النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ اَیَّتُهَا الْمَظْلُوْمَةُ الْمَمْنُوْعَةُ حَقَّهَا پھر کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اَمَتِكَ

وَابْنَةِ نَبِیِّكَ وَزَوْجَةِ وَصِیِّ نَبِیِّكَ صَلٰوةً تُزْلِفُهَا فَوْقَ زُلْفٰی عِبَادِكَ الْمُکْرَمِیْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَاَهْلِ الْاَرَضِیْنَ۔

اس کے بعد نماز زیارت پڑھیں۔ اور خداوند عالم سے مغفرت طلب کریں۔ وہ گناہ معاف فرمائے گا اور داخل جنّت کرے گا۔ اور اگر ممکن ہو تو نماز جناب سیّدہ صلوات اللہ علیہا بھی پڑھیں جو سُنّتی نمازوں میں بیان ہو چکی ہے۔

ماہ رجب

رجب کا مہینہ اُن چار مہینوں میں سے ہے جن کے احترام کے لحاظ سے کافروں سے لڑائی حرام ہے۔ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ رجب خدا کا مہینہ ہے۔ شعبان میرا مہینہ ہے۔ اور ماہِ رمضان میری اُمّت کے لئے استغفار کا مہینہ ہے۔ جو شخص ماہِ رجب میں ایک روزہ بھی رکھے گا تو وہ خدا کی خوشنودی کا مستحق ہوگا حضرت امیر المومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص اوّل رجب یا وسط رجب یا آخر رجب میں ایک روزہ رکھے اُس کے گذشتہ گناہ بخشے جائیں گے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جناب رسولِ خدا نے فرمایا کہ جو شخص تین روز رجب میں روزے رکھے۔ خداوند عالم اُس کو ہر روزہ کے عوض میں سال بھر کے روزوں کا ثواب عطا فرمائے گا اور جو آٹھ روزے رکھے تو خداوند عالم اُس کا حساب آسان فرمائے گا اور جو رجب کے پُورے مہینہ میں روزے رکھے تو خداوند عالم اپنی خوشنودی و رضامندی اس کے واسطے لکھ دیگا جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر روزہ رکھنے پر قادر نہ ہو تو ہر روز ان تسبیحات کو سو مرتبہ پڑھے۔ سُبْحَانَ الْاِلٰهِ الْجَلِیْلِ سُبْحَانَ مَنْ لَا یَنْبَغِی التَّسْبِیْحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ الْاَعَزِّ الْاَکْرَمِ سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَهُوَ لَهٗ اَهْلٌ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ ماہِ رجب میں ہر روز صبح و شام ہر نماز کے بعد اس دعا کو پڑھا کرو۔ یَا مَنْ اَرْجُوْهُ لِکُلِّ خَیْرٍ وَّاٰمَنُ سَخَطَهٗ عِنْدَ کُلِّ شَرٍّ یَا مَنْ یُّعْطِی الْکَثِیْرَ بِالْقَلِیْلِ یَا مَنْ یُّعْطِیْ مَنْ سَئَلَهٗ یَا مَنْ

تُعْطِیْ مَنْ لَمْ یَسْئَلْهُ وَمَنْ لَمْ یَعْرِفْهُ تَحَنُّنًا مِنْهُ وَرَحْمَةً اَعْطِنِیْ
بِمَسْئَلَتِیْ اِیَّاكَ جَمِیْعَ خَیْرِ الدُّنْیَا وَجَمِیْعَ خَیْرِ الْاٰخِرَةِ وَاصْرِفْ
عَنِّیْ بِمَسْئَلَتِیْ اِیَّاكَ جَمِیْعَ شَرِّ الدُّنْیَا وَشَرِّ الْاٰخِرَةِ فَاِنَّهٗ غَیْرُ
مَنْقُوْصٍ مَا اَعْطَیْتَ وَزِدْنِیْ مِنْ فَضْلِكَ یَا كَرِیْمُ۔ پس حضرت بائیں
ہاتھ میں اپنی ریش مبارک لے کر اپنے داہنے ہاتھ کی انگشت سبابہ کو داہنی جانب اور بائیں
جانب حرکت دیتے تھے۔ اور یہ دعا پڑھتے تھے یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یَا ذَا النَّعْمَاءِ
وَالْجُوْدِ یَا ذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ حَرِّمْ شَیْبَتِیْ عَلَی النَّارِ۔ اور ہاتھ اس وقت تک
نہ روکتے تھے جب تک کہ ریش مبارک آنسوؤں سے تر نہ ہو جاتی تھی۔

اس مہینہ کی پہلی شب کو غسل سنّت ہے۔ اور منقول ہے کہ اس مہینہ کی پہلی اور پندرہویں
اور آخری شب میں غسل کرنے کا بہت زیادہ ثواب ہے۔ منقول ہے کہ جب ماہ رجب کا
چاند دیکھے تو یہ پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ
وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

اور شب اوّل اور روز اوّل اور پندرھویں شب کو زیارت حضرت امام حسین
علیہ السّلام پڑھنے کا بہت ثواب ہے۔ اس مہینہ کے پہلے جمعہ کو سو مرتبہ سورۃ قل ہو اللہ
پڑھنے کا بہت ثواب ہے اور اس مہینہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز
پڑھنے کی بہت فضیلت وارد ہے۔ اس نماز کی ترکیب سنّتی نمازوں میں تفصیل سے بیان
ہو چکی ہے۔ اور اس ماہ میں کثرت سے طلب مغفرت کریں اور کہیں اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ
اَسْئَلُهُ التَّوْبَةَ وارد ہے کہ اس شب بیس رکعت نماز پڑھے۔ ہر دو رکعت پر ایک
سلام اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورۃ قل ہو اللہ پڑھے کہ دنیا و آخرت کی بلاؤں سے
بے خوف ہوگا۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ ماہ رجب کی شب
اوّل کو بعد نماز عشاء یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ مَلِیْكٌ وَاَنَّكَ
عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ مُقْتَدِرٌ وَاَنَّكَ مَا تَشَاءُ مِنْ اَمْرٍ یَكُنْ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ
وَاٰلِهٖ یَا مُحَمَّدُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ اِلَی اللّٰهِ رَبِّیْ وَرَبِّكَ لِیُنْجِحَ بِكَ طَلِبَتِیْ
اَللّٰهُمَّ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ وَّبِالْاَئِمَّةِ مِنْ اَهْلِ بَیْتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ
اَنْجِحْ طَلِبَتِیْ۔ پس اپنی حاجت خدا سے طلب کرے اور ہر شب اس مہینے میں ہزار مرتبہ
کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور منقول ہے کہ جو کوئی تمام ماہ رجب میں ہزار بار کہے تو سو ہزار حسنہ
اس کے واسطے لکھے جائیں گے اور خدا بہشت میں اس کے لیے ایک گھر بنوائے گا۔ اور تمام
ماہ میں ہزار بار سورۃ قل ہو اللہ احد پڑھے۔ اور وارد ہوا ہے کہ تمام ماہ اس استغفار کو
ہر سو بار پڑھنے کی بہت فضیلت ہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ اور صبح و شام اس ماہ میں بلکہ تمام سال ستر مرتبہ
کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اور سنّت ہے کہ ہر روز ماہ رجب میں یہ دعا
پڑھے۔ اور بروایت سیّد ابن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دعا جامع ترین دعا ہے
اور ہر وقت پڑھ سکتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ صَبْرَ الشَّاكِرِیْنَ لَكَ وَ
عَمَلَ الْخَائِفِیْنَ مِنْكَ وَیَقِیْنَ الْعَابِدِیْنَ لَكَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْعَلِیُّ
الْعَظِیْمُ وَاَنَا عَبْدُكَ الْبَائِسُ الْفَقِیْرُ وَاَنْتَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ وَاَنَا
الْعَبْدُ الذَّلِیْلُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَامْنُنْ بِغِنَاكَ
عَلٰی فَقْرِیْ وَبِحِلْمِكَ عَلٰی جَهْلِیْ وَبِقُوَّتِكَ عَلٰی ضَعْفِیْ یَا قَوِیُّ
یَا عَزِیْزُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الْاَوْصِیَاءِ الْمَرْضِیِّیْنَ
وَاكْفِنِیْ مَا اَهَمَّنِیْ مِنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
وارد ہے کہ ہر روز ماہ رجب میں یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِالْمَوْلُوْدَیْنِ
فِیْ رَجَبٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ الثَّانِیْ وَابْنِهٖ عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُنْتَجَبِ
وَاَتَقَرَّبُ بِهِمَا اِلَیْكَ خَیْرَ الْقُرَبِ یَا مَنْ اِلَیْهِ الْمَعْرُوْفُ طُلِبَ
وَفِیْمَا لَدَیْهِ رُغِبَ اَسْئَلُكَ سُؤَالَ مُقْتَرِفٍ مُذْنِبٍ قَدْ
اَوْبَقَتْهُ ذُنُوْبُهٗ وَاَوْثَقَتْهُ عُیُوْبُهٗ فَطَالَ عَلَی الْخَطَایَا دُؤُوْبُهٗ
وَمِنَ الرَّزَایَا خُطُوْبُهٗ یَسْئَلُكَ التَّوْبَةَ وَحُسْنَ الْاَوْبَةِ وَالنُّزُوْعِ

عَنِ الْحَوْبَةِ وَمِنَ النَّارِ فَكَاكَ رَقَبَتِهِ وَالْعَفْوَ عَمَّا فِي رِبْقَتِهِ فَأَنْتَ

يَا مَوْلَايَ أَعْظَمُ أَمَلِهِ وَثِقَتِهِ اَللّٰهُمَّ وَأَسْأَلُكَ بِمَسَائِلِكَ الشَّرِيفَةِ

وَوَسَائِلِكَ الْمُنِيفَةِ أَنْ تَتَغَمَّدَنِي فِي هٰذَا الشَّهْرِ بِرَحْمَةٍ مِنْكَ

وَاسِعَةٍ وَنِعْمَةٍ وَازِعَةٍ وَنَفْسٍ بِمَا رَزَقْتَهَا قَانِعَةٍ إِلَى نُزُولِ الْحَافِرَةِ

وَمَحَلِّ الْآخِرَةِ وَمَا هِيَ إِلَيْهِ صَائِرَةٌ۔ اگر ماہِ رجب کے روزے رکھنا دشوار

ہوں یا عاجز ہو تو بدل روزہ مستحب ہے کہ ایک درہم تصدق کرے یا ایک مد (احتیاطاً)

تین پاؤ گندم یا جو دے۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر شب یا ہر روز ماہِ رجب و ماہِ شعبان

و ماہِ رمضان میں تین تین مرتبہ الحمد اور آیۃ الکرسی اور سورۃ قل ھو اللہ اور سورۃ قل یا ایہا

الکفرون اور سورۃ قل اعوذ برب الفلق اور سورۃ قل اعوذ برب الناس پڑھے اور کہے

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ

وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ اور تین مرتبہ کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

وَآلِ مُحَمَّدٍ اور تین مرتبہ کہے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

اور چار سو مرتبہ کہے۔ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ تو خداوند عالم اس کے گناہ

بخش دے گا۔ اگرچہ شمار میں قطراتِ باراں و برگِ درختاں و کفِ دریا کے برابر ہوں

حضرت نے فرمایا کہ اگر تمام عمر میں ایک دفعہ اس عمل کو بجا لائے تو خداوند عالم ہر حرف کے

عوض میں ستر ہزار نیکیاں اس کو عطا فرمائے گا۔ اور خداوند عالم اس کو وہ نعمتیں عطا کرے گا

کہ کسی آنکھ نے نہ دیکھی ہوں اور نہ کسی کان نے سنی ہوں۔

روایت میں وارد ہے کہ پندرھویں رجب کی شب کو بارہ رکعت نماز دو دو کرکے پڑھے

اور ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد جو سورۃ چاہے پڑھے اور فارغ ہونے کے بعد سورۃ حمد

اور سورۃ قل اعوذ برب الفلق اور سورۃ قل اعوذ برب الناس اور سورۃ قل ھو اللہ اور

آیۃ الکرسی کو چار چار مرتبہ پڑھے۔ پھر چار مرتبہ کہے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ۔ اس کے بعد کہے اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ

بِهِ شَيْئًا وَمَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

اس مہینہ کی پہلی تاریخ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی ولادت، تیسری تاریخ

حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی شہادت اور بنا بر اقوی پانچویں تاریخ آپ کی ولادت

دسویں تاریخ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی ولادت اور تیرھویں تاریخ مولائے کائنات

ابو الائمہ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کی ولادت ہے۔ پندرھویں تاریخ شہادت

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور پچیسویں تاریخ شہادت حضرت امام موسٰی کاظم

علیہ السلام ہے۔ ان تاریخوں میں زیارتِ جامعہ پڑھنی چاہیئے۔ اور اس مہینہ کی چوبیس تاریخ

کو فتح خیبر ہے۔ لہٰذا اس نعمت کے شکر میں اس روز روزہ رکھیں اور ستائیسویں تاریخ جنابِ

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث برسالت ہوئے۔ لہٰذا اس تاریخ روزہ رکھیں

اور حضرت کی زیارت پڑھیں۔

ماہِ رجب کی پہلی اور پندرھویں اور آخری شب میں جاگنا اور عبادت میں مشغول رہنا

ثوابِ عظیم کا باعث ہے۔ اور غسل کرنا ایسا ہے کہ جیسے ماں کے پیٹ سے پاک اور بیگناہ

پیدا ہوا۔ بہترین اعمال نصف ماہِ رجب دعائے امِّ داؤد ہے جو حاجات بر آنے، اور

تکالیف دور کرنے اور ظالموں کے مظالم رفع کرنے میں بیحد مجرب ہے۔

عَمَلِ اُمِّ دَاوٗد

دعائے امِّ داؤد کے بارہ میں روایتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ فاطمہ مادرِ داؤد ابن الحسن

پسرزادہ حسن مجتبیٰ علیہ السلام جناب صادق آلِ محمدؐ کی دایہ تھیں اور آپ کو دودھ پلایا تھا۔ جب

محمد بن عبد اللہ بن الحسن نے مدینہ میں خروج کیا۔ اور منصور دوانقی کے لشکر نے آکر ان کو قتل

کیا۔ اور ان کے بھائی محمد کو بھی شہید کیا۔ اور عبد اللہ بن الحسن کو اور حسنی سادات کی ایک

جماعت کو طوق و زنجیر میں قید کرکے مدینہ سے عراق لے گئے۔ داؤد بھی ان میں تھے فاطمہ

مادرِ داؤد کہتی ہیں کہ ایک مدت تک داؤد کی کوئی خبر مجھ کو نہ ملی۔ ہمیشہ الحاح و زاری کے ساتھ

دعائیں کرتی رہی۔ اور میری التجا پر برادران مومن اور دیگر بزرگ و صلحا بھی دعائیں کرتے

لیکن قبولیت دُعا کا کوئی اثر مجھے محسوس نہیں ہوتا تھا۔ میرا رنج و ملال بڑھتا گیا۔ یہاں تک کہ غم سے میں لاغر و نحیف ہو گئی۔ اور داؤد کی ملاقات سے بالکل مایوس ہو گئی۔ اسی اثنا میں میں نے سُنا کہ حضرت صادق علیہ السّلام کا مزاج ناساز ہے۔ میں آپ کی عیادت کو گئی۔ حضرت نے داؤد کا حال دریافت فرمایا۔ اُس کا نام سُن کر میں روئی اور کہا آپؑ پر فدا ہوں۔ داؤد تو عراق میں قید ہے۔ اور میں اُس کی ملاقات سے مایوس ہو چکی ہوں۔ آپ سے التماس ہے کہ آپ اُس کے لیئے دُعا کیجئے۔ کیونکہ وہ آپ کا رضاعی بھائی ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ آپ اُس دُعا سے کیوں غافل ہیں جو دعائے استفتاح اور دُعائے اجابت و نجاح ہے اور وہ دعا ہے کہ اُس کے لیئے آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور اس کے پڑھنے والے کے استقبال کے لئے فرشتے آتے ہیں۔ اور اُس کو قبولیت دعا کی خوش خبری دیتے ہیں۔ پس حضرت نے اُس عمل کی ترکیب تعلیم فرمائی۔ اور فرمایا کہ اس دعا کی حفاظت کرو۔ اور نا اہل کو تعلیم نہ کرو۔ کیونکہ دعا نہایت جلیل القدر ہے اور اس میں اسم اعظم ہے۔

اُمِ داؤد کہتی ہیں کہ اس دعا کو حضرت نے لکھ کر مجھے دیا۔ اور میں نے ماہِ رجب میں جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا عمل کیا۔ اور سولھویں شب ماہ رجب بعد افطار روزہ و نماز تھوڑی دیر عبادت کر کے میں سوئی۔ خواب میں دیکھا کہ جناب رسولِ خدا مجھ کو فرماتے ہیں کہ اے مادرِ داؤد بشارت ہو تجھ کو کہ جمیع ملائکہ اور مُرسلین اور شہداء تیرے مددگار اور شفیع ہیں اور خوش ہو کہ حق تعالیٰ تیرے فرزند کا محافظ ہے۔ اور بہت جلد انشاء اللہ وہ تیرے پاس آتا ہے۔ میں خواب سے بیدار ہوئی۔ اور اتنے عرصہ میں کہ ایک بہت تیز سوار عراق سے مدینہ میں آسکتا ہے داؤد میرے پاس آگیا۔ اُس نے کہا کہ اے اماں میں قیدخانہ میں نہایت سختی سے طوق و زنجیر میں گرفتار تھا۔ اور رہائی سے نا اُمیدی تھی۔ جب ماہِ رجب کی پندرھویں تاریخ آئی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ تم جائے نماز پر بیٹھی ہو۔ اور تمہارے گرد کچھ بزرگ ہیں جو تسبیحِ خدا میں مشغول ہیں۔ ان میں سے ایک بزرگوار نے جن کے متعلق مجھے گمان ہوا کہ وہ میرے جدِ امجد جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ مجھ سے ارشاد فرمایا کہ بشارت ہو کہ تیری ماں کی دعا تیرے حق میں قبول ہوئی۔ جب میں خواب سے بیدار ہوا تو

منصور دوانقی کے سرکارے قیدخانہ پر پہنچے۔ اور مجھ کو طلب کیا۔ اور رات ہی میں مجھ کو منصور کے پاس لے گئے۔ منصور نے حکم دیا کہ میری زنجیریں کاٹی جائیں۔ اور دس ہزار درہم دیئے۔ اور ایک تیز رفتار اونٹ پر مجھ کو سوار کر کے جلدی سے مدینہ بھجوا دیا۔

اس عمل کا طریقہ جو حضرتؑ نے تعلیم فرمایا یہ ہے کہ ماہ رجب کی تیرھویں اور چودھویں اور پندرھویں کو روزہ رکھے۔ اور پندرھویں تاریخ زوال کے وقت یا قریب زوال غسل کرے اور جب زوال ہو جائے تو پاکیزہ کپڑے پہن کر تنہائی کے مقام پر جائے کہ جہاں کوئی شخص اس نہ آئے۔ اور دو دو رکعت کر کے آٹھ رکعتیں نافلہ ظہر کی پڑھے۔ پھر آداب و شرائط کے ساتھ فریضۂ ظہر بجالائے۔ اور نماز ظہر کے بعد مزید دو رکعت جس سورۃ کے ساتھ چاہے پڑھے اور اس کے بعد سو مرتبہ کہے یَا قَاضِیَ حَوَائِجِ الطَّالِبِیْنَ ط پھر آٹھ رکعت نافلۂ عصر پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد تین مرتبہ سورۃ قل ھو اللہ اور ایک مرتبہ سورۃ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر پڑھے۔ پھر فریضۂ عصر خضوع و خشوع کے ساتھ بجالائے۔ نمازوں سے فارغ ہونے کے بعد پاکیزہ فرش پر بیٹھے۔ اور سو مرتبہ سورۃ حمد اور سو مرتبہ سورۃ قل ھو اللہ اور دس مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے۔ پھر ایک ایک مرتبہ یہ سورتیں پڑھے۔ سورۃ انعام (پارہ ۷)، سورۃ بنی اسرائیل (پارہ ۱۵)، سورۃ کہف (پارہ ۱۵)، سورۃ لقمان (پارہ ۲۱)، سورۃ یٰسین (پارہ ۲۲)، سورۃ والصافات (پارہ ۲۳)، سورۃ حٰم سجدہ (پارہ ۲۴)، سورۃ شوریٰ (پارہ ۲۵)، سورۃ دخان (پارہ ۲۵)، سورۃ فتح (پارہ ۲۶)، سورۃ واقعہ (پارہ ۲۷)، سورۃ ملک (پارہ ۲۹)، سورۃ قلم (پارہ ۲۹)، اور سورۃ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ (پارہ ۳۰) سے لے کر آخر قرآن تک اگر یہ سب سورتیں نہ پڑھ سکے تو ان کے بدلے ہزار مرتبہ سورۃ قل ھو اللہ اور احتیاطاً اول سو مرتبہ سورۃ حمد اور دس مرتبہ آیۃ الکرسی بھی پڑھے۔ ایک روایت کے بموجب سورۃ حمد سے قبل سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہے۔ اور آیۃ الکرسی کے بعد سو مرتبہ درود پڑھے اور پھر یہ دُعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ الَّذِيْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ

شيءٍ وهو السميع البصير العليم الخبير شهد الله انه لا اله الا
هو والملئكة واولوا العلم قائما بالقسط لا اله الا هو العزيز
الحكيم ان الدين عند الله الاسلام وبلغت رسلك الكرام وانا
على ذلك من الشاهدين اللهم لك الحمد ولك المجد ولك
العز ولك الفخر ولك القهر ولك النعمة ولك العظمة و
لك الرحمة ولك المهابة ولك السلطان ولك البهاء ولك
الامتنان ولك التسبيح ولك التقديس ولك التهليل ولك التكبير
ولك ما يرى ولك ما لا يرى ولك ما فوق السموات العلى ولك ما
تحت الثرى ولك الارضون السفلى ولك الآخرة والاولى ولك ما
تحب وترضى به من الثناء والحمد والشكر والنعماء اللهم
صل على محمد عبدك ورسولك وامينك وحبيبك وآل محمد
اللهم صل على جبرائيل امينك على وحيك والقوي على امرك
والمطاع في سمواتك ومحال كراماتك المتحمل لكلماتك
الناصر لانبيائك المدمر لاعدائك اللهم صل على ميكائيل
ملك رحمتك والمخلوق لرأفتك والمستغفر المعين لاهل
طاعتك اللهم صل على اسرافيل حامل عرشك وصاحب
الصور المنتظر لامرك والوجل المشفق من خيفتك اللهم صل
على عزرائيل قابض ارواح جميع خلقك اللهم صل على حملة
العرش الطاهرين وعلى ملائكة الذكر اهل التأمين على دعاء
المؤمنين وعلى السفرة الكرام البررة الطيبين وعلى ملائكتك
الكرام الكاتبين وعلى ملئكة الجنان وخزنة النيران وملك
الموت والاعوان يا ذا الجلال والاكرام اللهم صل على ابينا
آدم بديع فطرتك الذي اكرمته بسجود ملائكتك ابحته

جنتك اللهم صل على امنا حواء المطهرة من الرجس المصفاة
من الدنس المفضلة من الانس المترددة بين محال القدس
اللهم صل على هابيل وشيث وادريس ونوح وهود وصالح
وابراهيم واسمعيل واسحق ويعقوب ويوسف والاسباط و
لوط وشعيب وايوب وموسى وهارون ويوشع وميشا والخضر
ذي القرنين ويونس والياس واليسع وذي الكفل وطالوت و
داود وسليمان وزكريا وشعيا ويحيى وتورخ ومتى وارميا
وحيقوق ودانيال وعزير وعيسى وشمعون وجرجيس والحواريين
والاتباع وخالد وحنظلة ولقمان اللهم صل على محمد وآل
محمد وارحم محمدا وآل محمد وبارك على محمد وآل
محمد كما صليت ورحمت وباركت على ابراهيم وآل
ابراهيم انك حميد مجيد. اللهم صل على الاوصياء والسعداء
والشهداء وائمة الهدى اللهم صل على الابدال والاوتاد
والسياح والعباد والمخلصين والزهاد واهل الجد والاجتهاد
واخصص محمدا واهل بيته بافضل صلواتك واجزل كراماتك
وبلغ روحه وجسده مني تحية وسلاما وزده فضلا وشرفا
وكرما حتى تبلغه اعلى درجات اهل الشرف من النبيين
والمرسلين والافاضل المقربين. اللهم صل على من سميت
ومن لم اسم من ملائكتك وانبيائك ورسلك واهل طاعتك
واوصل صلواتي اليهم والى ارواحهم واجعلهم اخواني فيك
واعواني على دعائك اللهم اني استشفع بك اليك وبكرمك
الى كرمك وبجودك الى جودك وبرحمتك الى رحمتك و
باهل طاعتك اليك واسئلك اللهم بكل ما سألك به

أحد منهم من مسئلة شريفة غير مردودة وبما دعوك به
من دعوة مجابة غير مخيبة يا الله يا رحمن يا رحيم يا حليم
يا كريم يا عظيم يا جليل يا منيل يا جميل يا كفيل يا وكيل
يا مقيل يا مجير يا خبير يا منير يا منيع يا مديل يا محيل يا
كبير يا قدير يا بصير يا شكور يا عفو يا بر يا طهر يا طاهر
يا قاهر يا ظاهر يا باطن يا ساتر يا محيط يا مقتدر يا حفيظ يا
متجبر يا قريب يا ودود يا حميد يا مجيد يا مبدئ يا معيد
يا شهيد يا محسن يا مجمل يا منعم يا مفضل يا قابض يا باسط
يا هادي يا مرسل يا مرشد يا مسدد يا معطي يا مانع يا
دافع يا رافع يا باقي يا واقي يا خلاق يا رزاق يا وهاب يا تواب
يا فتاح يا نفاح يا مرتاح يا من بيده كل مفتاح يا نفاع
يا رؤوف يا عطوف يا كافي يا شافي يا معافي يا مكافي يا وفي
يا مهيمن يا عزيز يا جبار يا متكبر يا سلام يا مؤمن يا
أحد يا صمد يا نور يا مدبر يا فرد يا وتر يا قدوس يا
ناصر يا مونس يا باعث يا وارث يا عالم يا حاكم يا بادي
يا متعالي يا مصور يا مسلم يا متحبب يا قائم يا دائم يا عليم
يا حكيم يا جواد يا باري يا بار يا سار يا عدل يا فاصل يا
ديان يا حنان يا منان يا سميع يا بصير يا بديع يا خفير
يا معين يا ناشر يا غافر يا قديم يا كريم يا مسهل
يا ميسر يا مميت يا محيي يا نافع يا رازق يا مقتدر يا مسبب
يا مغيث يا مغني يا مقني يا خالق يا راصد يا واحد يا حاضر
يا جابر يا حافظ يا شديد يا غياث يا عائد يا قابض يا
منيب يا مبين يا ظاهر يا مجيب يا متفضل يا مستجيب

يا عادل يا بصير يا مؤمل يا مسدي يا أواب يا واقي يا راشد
يا ملك يا رب يا مذل يا معز يا ماجد يا رازق يا ولي يا فاضل
يا سبحان يا باسط يا من علا فاستعلى فكان بالمنظر الأعلى يا من
قرب فدنى وبعد فنأى وعلم السر وأخفى يا من إليه التدبير و
له المقادير يا من العسير عليه سهل يسير يا من هو على ما
يشاء قدير يا مرسل الرياح يا فالق الإصباح يا باعث الأرواح
يا ذا الجود والسماح يا راد ما قد فات يا ناشر الأموات يا
جامع الشتات يا رازق من يشاء بغير حساب يا فاعل ما يشاء
كيف يشاء يا ذا الجلال والإكرام يا حي يا قيوم يا حي حين لا
حي يا حي يا محيي الموتى يا حي لا إله إلا أنت بديع السموات و
الأرض يا إلهي وسيدي صل على محمد وآل محمد وارحم
محمدا وآل محمد وبارك على محمد وآل محمد كما صليت
وباركت ورحمت وترحمت على إبراهيم وآل إبراهيم
إنك حميد مجيد وارحم ذلي وفقري وفاقتي وانفرادي
ووحدتي وخضوعي بين يديك واعتمادي عليك وتضرعي إليك
أدعوك دعاء الخاضع الذليل الخاشع الخائف المشفق البائس
المهين الحقير الجائع الفقير العائذ المستجير المقر بذنبه
المستغفر منه المستكين لربه دعاء من أسلمته ثقته و
رفضته أحبته وعظمت فجيعته دعاء حرق حزين
ضعيف مهين بائس مستكين بك مستجير اللهم وأسألك
بأنك مليك وأنك ما تشاء من أمر يكون وأنك على ما
تشاء قدير وأسألك بحرمة هذا الشهر الحرام والبيت الحرام
والبلد الحرام والركن والمقام والمشاعر العظام وبحق

نبیک محمد علیه وآله السلام یا من وهب لآدم شیثاً ولابراهیم اسمٰعیل واسحٰق ویا من ردّ یوسف علیٰ یعقوب ویا من کشف بعد البلاء ضرّ ایوب یا رادّ موسیٰ علیٰ امّه ویا زائد الخضر فی علمه ویا من وهب لداود سلیمان ولزکریا یحییٰ ولمریم عیسیٰ یا حافظ بنت شعیب ویا کافل ولد ام موسیٰ اسئلک ان تصلّی علیٰ محمد وآل محمد وان تغفر لی ذنوبی کلها وتعطینی سؤلی کلّه وتجیرنی من عذابک وتوجب لی رضوانک وامانک واحسانک وغفرانک وجنانک واسئلک ان تفکّ عنّی کلّ حلقة بینی وبین من یؤذینی وتفتح لی کلّ باب وتلیّن لی کلّ صعب وتسهّل لی کلّ عسیر وتخرس عنّی کلّ ناطق بشرّ وتکفّ عنّی کلّ باغ وتکبت لی کلّ عدوّ لی وحاسد وتمنع منّی کلّ ظالم وتکفینی کلّ عائق یحول بینی وبین حاجتی ویحاول ان یفرّق بینی وبین طاعتک ویثبّطنی عن عبادتک یا من الجم الجنّ المتمرّدین وقهر عتاة الشیاطین واذلّ رقاب المتجبّرین وردّ کید المتسلّطین عن المستضعفین اسئلک بقدرتک علیٰ ما تشآء وتسهیلک لما تشآء کیف تشآء ان تجعل قضاء حاجتی فیما تشآء ۔ پس سجدے میں جائے دونوں رخساروں کو خاک پر رکھے اور کہے۔

اللّٰهمّ لک سجدت وبک اٰمنت وعلیک توکّلت فارحم ذلّی وفاقتی واجتهادی وتضرّعی ومسکنتی وفقری الیک یا ربّ۔

پس حضرتؑ نے فرمایا کہ سعی کرکے آنسو آنکھ سے باہر آئے۔ اگرچہ بقدر سرِ مگسؑ ہو کہ وہ علامت ہے قبولیت دعا کی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ سجدے میں ایک مرتبہ یہ دعا پڑھے۔ اللّٰهمّ لک سجدت وبک اٰمنت فارحم ذلّی وخضوعی بین یدیک وفقری وفاقتی الیک وارحم انفرادی وخشوعی واجتهادی بین یدیک وتوکّلی علیک اللّٰهمّ بک استفتح وبک استنجح وبمحمد عبدک ورسولک وآله اتوجّه الیک اللّٰهمّ سهّل لی کلّ حزونة وذلّل لی کلّ صعوبة واعطنی من الخیر اکثر ممّا ارجو وعافنی من الشرّ واصرف عنّی السّوٓء ۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ سجدہ میں سو مرتبہ کہے۔ یا قاضی حوائج الطّالبین اقض حاجتی بلطفک یا خفیّ الالطاف ۔ اور اس عمل کے بارہ میں احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ علاوہ ماہِ رجب کے ہر مہینہ کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں کو روزہ رکھ کر یہ عمل ہو سکتا ہے بلکہ جمعہ کے دن یا ماہِ ذی الحجہ کی نویں تاریخ جو روز عرفہ ہے یا اور متبرک دنوں میں بغیر روزہ کے بھی یہ عمل کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر سوائے ماہِ رجب اور ذی قعدہ اور ذی الحجہ اور محرم کے یہ دعا پڑھی جائے تو بجائے بحرمة هذا الشّهر الحرام کے صرف بحرمة الشّهر الحرام کہے۔

اعمال شب و روز مبعث۔ وارد ہے کہ چھبیسویں ماہِ رجب کو روزہ رکھے۔ اور چھبیسویں کو روزہ رکھے۔ اور اس سے زیادہ ستائیسں رجب کے روزہ کا ثواب ہے اور اسی روز حضرت رسالت مآبؐ مبعوث ہوئے۔ روزہ اس روز کا برابر ہے۔ روزہ ستر برس کے بروایتے ساٹھ برس کے۔ پس روزہ رکھے اور غسل سنّت ہے۔ صلوات بھیجے۔ اور آں حضرتؐ اور حضرت امیر المومنینؑ کی شب و روز زیارت بجالائے اور تمام رات عبادت میں بسر کرے۔ خدا ثوابِ عظیم عطا فرمائے گا۔ بعد نماز عشا سو رہے آخر شب اٹھے یا پیش از نصف شب بارہ رکعت نماز دو دو رکعت کرکے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد کے ایک چھوٹا سورہ اور دوسرا یاسین پڑھے۔ اگر مشکل ہو تو ان رکعتوں کو بیٹھے بیٹھے پڑھے اور سورۂ یٰسین کو قرآن سے دیکھ کر پڑھے۔ جب فارغ ہو تو جس طرح نماز ختم کی ہے اسی طرح بیٹھا رہے یعنی وضع نشست نہ بدلے اور پھر سورۃ الحمد اور چاروں قل اور انّا انزلنا اور آیۃ الکرسی ہر ایک سات سات مرتبہ پڑھے۔ پھر یہ دعا پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ عِزِّكَ عَلٰی اَرْكَانِ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَی الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَبِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ الْاَعْظَمِ الْاَعْظَمِ وَذِكْرِكَ الْاَعْلٰی الْاَعْلٰی الْاَعْلٰی وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ كُلِّهَا اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَفْعَلَ بِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ۔

پس جو حاجت چاہے طلب کرے۔ انشاء اللہ مستجاب ہوگی۔ اور بسندِ معتبر منقول ہے کہ اس روز بارہ رکعت نماز بجالائے۔ ہر دو رکعت میں سلام اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے جو سورۃ کہ ممکن ہو پڑھے۔ جب فارغ ہو تو سورۃ الحمد اور چاروں قل ہر ایک چار چار مرتبہ پڑھے اور پھر چار مرتبہ کہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ پس چار مرتبہ کہے۔ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّیْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا۔ اور چار مرتبہ کہے۔ لَا اُشْرِكُ بِرَبِّیْ اَحَدًا۔

اور بسندِ معتبر منقول ہے کہ اٹھائیسویں ماہ رجب کو روزہ رکھے اور انتیسویں اور تیسویں کا روزہ بھی فضیلت رکھتا ہے۔

ماہ شعبان

ماہِ شعبان کی فضیلت و عظمت ماہِ رجب سے زیادہ ہے اور یہ مہینہ سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منسوب ہے۔ اس ماہ میں شروع سے آخر تک برابر روزے رکھنے کا بڑا اجر و ثواب ہے۔ اور استغفار و صلوات بھی اس مہینہ میں کثرت سے پڑھنا چاہیئے تاکہ جو بداعمالیاں گذشتہ مہینوں میں ازراہِ عصیان و جہالت ہوئی ہیں اُن کا کفارہ ہو جائے۔ جناب صادقِ آلِ محمد علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسولِ خدا نے فرمایا کہ ماہ شعبان میرا مہینہ اور ماہِ رمضان خدا کا مہینہ ہے پس جو شخص ایک روز میرے مہینہ میں روزہ رکھے بروزِ قیامت میں اُس کی شفاعت کروں گا اور جو دو روزے رکھے گا اُس کے گذشتہ گناہ بخشے جائیں گے۔ اور جو تین روزے رکھے گا اُس کو ندا کی جائے گی کہ اپنے عمل کو از سرِ نو بجالا۔ کیونکہ اب تیرا کوئی گناہ باقی نہیں رہا۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ماہِ شعبان میں کچھ صدقہ دے۔ اگرچہ آدھا خرما ہی ہو تو خداوند عالم اُس کے جسم کو آتشِ جہنم پر حرام فرمائے گا۔ اور جو شخص تین روز ماہ شعبان کے آخر میں روزہ رکھے۔ اور ماہِ رمضان کے روزوں سے ملا دے تو خداوند عالم دو مہینوں کے پے در پے روزوں کا ثواب اُس کو عطا فرمائے گا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بہترین دعا ماہ شعبان میں استغفار ہے جو شخص اس ماہ میں ہر روز ستّر مرتبہ کرے گا ایسا ہے کہ دوسرے مہینوں میں اُس نے ہزار مرتبہ استغفار کیا ہے۔ ایک شخص نے پوچھا کہ یا حضرت استغفار کس طرح کرنا چاہیئے فرمایا کہو اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَسْئَلُهُ التَّوْبَةَ اور بسند معتبر منقول ہے کہ ہر روز اس طرح ستّر مرتبہ استغفار پڑھنے کا بہت زیادہ ثواب ہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ ط

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص ماہِ شعبان میں ہزار مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ کہے تو خداوند عالم اُس کو ثوابِ عظیم عطا فرمائے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ماہ شعبان کے روزہ سے غافل نہ ہونا۔ کیونکہ اس ماہ کے روزہ کا بہت ثواب ہے۔ اور اس ماہ میں بہترین اعمال تعلق کرنا ہے اور بسندِ معتبر منقول ہے کہ جناب امام زین العابدین علیہ السلام ہر روز ماہِ شعبان میں بوقت زوال اور شب پانزدہم اس صلوٰۃ کو پڑھتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ شَجَرَةِ النُّبُوَّةِ وَمَوْضِعِ الرِّسَالَةِ وَمُخْتَلَفِ الْمَلٰٓئِكَةِ وَمَعْدَنِ الْعِلْمِ وَاَهْلِ بَیْتِ الْوَحْیِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ الْفُلْكِ الْجَارِیَةِ فِی

اللُّجَجِ الْغَامِرَةِ يَأْمَنُ مَنْ رَكِبَهَا وَيَغْرَقُ مَنْ تَرَكَهَا الْمُتَقَدِّمُ
لَهُمْ مَارِقٌ وَالْمُتَأَخِّرُ عَنْهُمْ زَاهِقٌ وَاللَّازِمُ لَهُمْ لَاحِقٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ الْكَهْفِ الْحَصِيْنِ وَغِيَاثِ الْمُضْطَرِّ الْمُسْتَكِيْنِ وَمَلْجَاِ
الْهَارِبِيْنَ وَمَنْجَا الْخَائِفِيْنَ وَعِصْمَةِ الْمُعْتَصِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً كَثِيْرَةً طَيِّبَةً تَكُوْنُ لَهُمْ رِضًى وَّ
بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَدَاءً وَّقَضَاءً بِحَوْلٍ مِّنْكَ وَقُوَّةٍ يَا رَبَّ
الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ الطَّيِّبِيْنَ الْاَبْرَارِ
الْاَخْيَارِ الَّذِيْنَ اَوْجَبْتَ لَهُمْ حُقُوْقَهُمْ وَفَرَضْتَ طَاعَتَهُمْ
وَوِلَايَتَهُمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاعْمُرْ قَلْبِيْ
بِطَاعَتِكَ وَلَا تُخْزِنِيْ بِمَعْصِيَتِكَ وَارْزُقْنِيْ مُوَاسَاةَ مَنْ قَتَّرْتَ
عَلَيْهِ مِنْ رِّزْقِكَ بِمَا وَسَّعْتَ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَنَشَرْتَ عَلَيَّ مِنْ
عَدْلِكَ وَاَحْيَيْتَنِيْ تَحْتَ ظِلِّكَ وَهٰذَا شَهْرُ نَبِيِّكَ سَيِّدِ
رُسُلِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ شَعْبَانُ الَّذِيْ حَفَفْتَهٗ مِنْكَ بِالرَّحْمَةِ
وَالرِّضْوَانِ الَّذِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
يَدْاَبُ فِيْ صِيَامِهٖ وَقِيَامِهٖ فِيْ لَيَالِيْهِ وَاَيَّامِهٖ بُخُوْعًا لَّكَ
فِيْ اِكْرَامِهٖ وَاِعْظَامِهٖ اِلٰى مَحَلِّ حِمَامِهٖ اَللّٰهُمَّ فَاَعِنَّا عَلَى
الْاِسْتِنَانِ بِسُنَّتِهٖ فِيْهِ وَنَيْلِ الشَّفَاعَةِ لَدَيْهِ اَللّٰهُمَّ وَاجْعَلْهُ
لِيْ شَفِيْعًا مُّشَفَّعًا وَّطَرِيْقًا اِلَيْكَ مَهْيَعًا وَّاجْعَلْنِيْ لَهٗ مُتَّبِعًا
حَتّٰى اَلْقَاكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَنِّيْ رَاضِيًا وَّعَنْ ذُنُوْبِيْ غَاضِيًا
قَدْ اَوْجَبْتَ لِيْ مِنْكَ الرَّحْمَةَ وَالرِّضْوَانَ وَاَنْزَلْتَنِيْ دَارَ الْقَرَارِ
وَمَحَلَّ الْاَخْيَارِ ۔ اس ماہ کی تیسری تاریخ بہت مبارک ہے اس میں حضرت
سید الشہداء امام حسینؑ کی ولادت باسعادت ہوئی ہے پس بطور شکر یہ روزہ رکھو اور
اس دعا کو پڑھو ۔ دعا یہ ہے ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ الْمَوْلُوْدِ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ
بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اسْتِهْلَالِهٖ وَوِلَادَتِهٖ بَكَتْهُ السَّمَاءُ وَمَنْ فِيْهَا وَالْاَرْضُ
وَمَنْ عَلَيْهَا وَلَمَّا يَطَاْ لَابَتَيْهَا قَتِيْلِ الْعَبْرَةِ وَسَيِّدِ الْاُسْرَةِ
الْمَمْدُوْدِ بِالنُّصْرَةِ يَوْمَ الْكَرَّةِ الْمُعَوَّضِ مِنْ قَتْلِهٖ اَنَّ الْاَئِمَّةَ
مِنْ نَسْلِهٖ وَالشِّفَاءَ فِيْ تُرْبَتِهٖ وَالْفَوْزَ مَعَهٗ فِيْ اَوْبَتِهٖ وَالْاَوْصِيَاءَ
مِنْ عِتْرَتِهٖ بَعْدَ قَائِمِهِمْ وَغَيْبَتِهٖ حَتّٰى يُدْرِكُوا الْاَوْتَارَ وَ
يَثْاَرُوا الثَّارَ وَيُرْضُوا الْجَبَّارَ وَيَكُوْنُوْا خَيْرَ اَنْصَارٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِمْ مَعَ اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَللّٰهُمَّ فَبِحَقِّهِمْ اِلَيْكَ اَتَوَسَّلُ
وَاَسْئَلُ سُؤَالَ مُقْتَرِفٍ وَّمُعْتَرِفٍ مُّسِيْءٍ اِلٰى نَفْسِهٖ مِمَّا فَرَّطَ
فِيْ يَوْمِهٖ وَاَمْسِهٖ يَسْئَلُكَ الْعِصْمَةَ اِلٰى مَحَلِّ رَمْسِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعِتْرَتِهٖ وَاحْشُرْنَا فِيْ زُمْرَتِهٖ وَبَوِّئْنَا مَعَهٗ
دَارَ الْكَرَامَةِ وَمَحَلَّ الْاِقَامَةِ اَللّٰهُمَّ وَكَمَا اَكْرَمْتَنَا
بِمَعْرِفَتِهٖ فَاَكْرِمْنَا بِزُلْفَتِهٖ وَارْزُقْنَا مُرَافَقَتَهٗ وَسَابِقَتَهٗ
وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ يُّسَلِّمُ لِاَمْرِهٖ وَيُكْثِرُ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِ عِنْدَ ذِكْرِهٖ
وَعَلٰى جَمِيْعِ اَوْصِيَائِهٖ وَاَهْلِ اَصْطِفَائِهِ الْمَمْدُوْدِيْنَ مِنْكَ بِالْعَدَدِ
الْاِثْنَيْ عَشَرَ النُّجُوْمِ الزُّهْرِ وَالْحُجَجِ عَلٰى جَمِيْعِ الْبَشَرِ اَللّٰهُمَّ
وَهَبْ لَنَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ خَيْرَ مَوْهِبَةٍ وَّاَنْجِحْ لَنَا فِيْهِ كُلَّ
طَلِبَةٍ كَمَا وَهَبْتَ الْحُسَيْنَ لِمُحَمَّدٍ جَدِّهٖ وَعَاذَ فُطْرُسُ بِمَهْدِهٖ
فَنَحْنُ عَائِذُوْنَ بِقَبْرِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ نَشْهَدُ تُرْبَتَهٗ وَنَنْتَظِرُ
اَوْبَتَهٗ اٰمِيْنَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۔
اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت اور غسل زیارت اس روز مستحب ہے
[illegible]ویں شب دو رکعت نماز اور چودھویں شب چار رکعت نماز اور پندرھویں شب
[illegible] نماز پڑھنا سنت ہے ۔ اور ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ یٰسین

ملک، سورۂ قل ہو اللہ پڑھے۔ اگر یہ سورتیں یاد نہ ہوں تو قرآن میں دیکھ کر پڑھ سکتا ہے۔ اور ان تینوں دنوں میں روزہ رکھنا مستحب ہے۔

نیمۂ شعبان

شب نیمۂ شعبان اور روز نیمۂ شعبان دونوں بے حد مبارک ہیں۔ پندرھویں شب جو شب برات کے نام سے موسوم و مشہور ہے۔ بڑی مبارک رات ہے۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شعبان کی پندرھویں رات کو عبادت میں بسر کرو۔ اور دن کو روزہ رکھو۔ یقیناً اول شب سے آخر شب تک خدا کی جانب سے ندا کی جاتی ہے کہ آیا کوئی استغفار کرنے والا ہے کہ اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرے تاکہ میں اس کے گناہوں کو بخشوں۔ آیا کوئی ایسا ہے کہ روزی طلب کرے اور میں اس کی روزی زیادہ کروں۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص چاہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی روحیں اس سے مصافحہ کریں تو وہ شعبان کی پندرھویں شب کو حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے لہٰذا ہر مومن کو چاہیئے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت پڑھے (جو زیارات کے باب میں مذکور ہے)، اور چونکہ اس شب کی بڑی فضیلت و عظمت یہ ہے کہ حضور امام آخر الزمان صاحب الامر علیہ السلام کی ولادت باسعادت اس شب کی صبح کو واقع ہوئی اس لئے سنت ہے کہ اس شب میں یہ دعا پڑھی جائے جو بمنزلہ حضرت کی زیارت کے ہے۔

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ لَيْلَتِنَا هٰذِهِ وَمَوْلُودِهَا وَحُجَّتِكَ وَمَوْعُودِهَا الَّتِي قَرَنْتَ إِلَىٰ فَضْلِهَا فَضْلاً فَتَمَّتْ كَلِمَتُكَ صِدْقاً وَعَدْلاً لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِكَ وَلَا مُعَقِّبَ لِآيَاتِكَ نُورُكَ الْمُتَأَلِّقُ وَضِيَاؤُكَ الْمُشْرِقُ وَالْعَلَمُ النُّورُ فِي طَخْيَاءِ الدَّيْجُورِ الْغَائِبُ الْمَسْتُورُ جَلَّ مَوْلِدُهُ وَكَرُمَ مَحْتِدُهُ وَالْمَلَائِكَةُ شُهَّدُهُ وَاللّٰهُ نَاصِرُهُ وَمُؤَيِّدُهُ إِذَا آنَ مِيعَادُهُ وَالْمَلَائِكَةُ أَمْدَادُهُ سَيْفُ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَنْبُو وَنُورُهُ الَّذِي لَا يَخْبُو وَذُو الْحِلْمِ الَّذِي لَا يَصْبُو مَدَارُ الدَّهْرِ وَنَوَامِيسُ الْعَصْرِ وَوُلَاةُ الْأَمْرِ وَالْمُنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الذِّكْرُ وَمَا يَتَنَزَّلُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَأَصْحَابُ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ تَرَاجِمَةُ وَحْيِهِ وَوُلَاةُ أَمْرِهِ وَنَهْيِهِ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلَىٰ خَاتِمِهِمْ وَقَائِمِهِمُ الْمَسْتُورِ عَنْ عَوَالِمِهِمُ اللّٰهُمَّ وَأَدْرِكْ بِنَا أَيَّامَهُ وَظُهُورَهُ وَقِيَامَهُ وَاجْعَلْنَا مِنْ أَنْصَارِهِ وَاقْرِنْ ثَارَنَا بِثَارِهِ وَاكْتُبْنَا فِي أَعْوَانِهِ وَخُلَصَائِهِ وَأَحْيِنَا فِي دَوْلَتِهِ نَاعِمِينَ وَبِصُحْبَتِهِ غَانِمِينَ وَبِحَقِّهِ قَائِمِينَ وَمِنَ السُّوءِ سَالِمِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَىٰ أَهْلِ بَيْتِهِ الصَّادِقِينَ وَعِتْرَتِهِ النَّاطِقِينَ وَالْعَنْ جَمِيعَ الظَّالِمِينَ وَاحْكُمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ يَا أَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ۔

وارد ہے کہ اس شب کو چار رکعت نماز پڑھے دو سلام سے اور ہر رکعت میں بعد الحمد سو مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھے اور بعد نماز یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي إِلَيْكَ فَقِيرٌ وَمِنْ عَذَابِكَ خَائِفٌ وَبِكَ مُسْتَجِيرٌ رَبِّ لَا تُبَدِّلِ اسْمِي وَلَا تُغَيِّرْ جِسْمِي رَبِّ لَا تَجْهَدْ بَلَائِي رَبِّ لَا تُشْمِتْ بِي أَعْدَائِي أَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذُ بِرَحْمَتِكَ مِنْ عَذَابِكَ وَأَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَىٰ نَفْسِكَ وَفَوْقَ مَا يَقُولُ الْقَائِلُونَ فِيكَ۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص اس شب میں سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور سو مرتبہ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اور سو مرتبہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہے تو خداوند عالم اس کے گذشتہ گناہ بخش دے گا اور دنیا و آخرت کی حاجتیں بر لائے گا۔

وارد ہے کہ شب نیمۂ شعبان میں دس رکعت نماز دو دو کرکے پڑھیں اور ہر رکعت
میں سورۃ الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ قل ھو اللہ پڑھیں۔ پھر سجدہ کریں اور یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدَ سَوَادِیْ وَخَیَالِیْ وَبَیَاضِیْ یَا عَظِیْمَ کُلِّ عَظِیْمٍ اِغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیَ الْعَظِیْمَ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُہٗ غَیْرُکَ یَا عَظِیْمُ۔

بہترین دعا اس شب میں بلکہ ہر شب جمعہ میں دعائے کمیل ہے جو ادعیۂ ماثورہ کے باب میں درج ہے۔ غرضیکہ اس شب مبارکہ میں جاگنا اور تلاوتِ قرآن اور دعا و نماز میں بسر کرنا آتشِ جہنم سے آزادی اور دعا قبول ہونے کا باعث ہے پھر علی الصباح اس عریضہ کا پیش کرنا معمولِ مومنین ہے جو حضور صاحب الامر علیہ السلام کی خدمت اقدس میں استغاثہ ہے جو حسب ذیل ہے۔

عریضۂ حاجت

بحضور پُر نور شہنشاہِ دوران حضرت صاحب العصر والزمان عجل اللہ فرجہٗ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط کَتَبْتُ اِلَیْکَ یَا مَوْلَایَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْکَ مُسْتَغِیْثًا بِکَ وَشَکَوْتُ مَا نَزَلَ بِیْ مُسْتَجِیْرًا بِاللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ بِکَ مِنْ اَمْرٍ قَدْ اَھَمَّنِیْ وَاَشْغَلَ قَلْبِیْ وَاَطَالَ فِکْرِیْ وَسَلَبَنِیْ بَعْضَ لُبِّیْ وَغَیَّرَ خَطِیْرَ نِعْمَۃِ اللّٰہِ عِنْدِیْ وَاَسْلَمَنِیْ عِنْدَ تَخَیُّلِ وُرُوْدِہِ الْخَلِیْلُ وَتَبَرَّاَ مِنِّیْ عِنْدَ تَرَائِیْ اِقْبَالِہٖ اِلَیَّ الْحَمِیْمُ وَعَجَزَتْ عَنْ دِفَاعِہٖ حِیْلَتِیْ وَخَانَنِیْ فِیْ تَحَمُّلِہٖ صَبْرِیْ وَقُوَّتِیْ فَلَجَاْتُ فِیْہِ اِلَیْکَ وَتَوَکَّلْتُ وَتَوَسَّلْتُ فِی الْمَسْئَلَۃِ اللّٰہِ جَلَّ ثَنَاؤُہٗ عَلَیْہِ وَعَلَیْکَ فِیْ دِفَاعِہٖ عَنِّیْ عِلْمًا بِمَکَانِکَ مِنَ اللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَلِیِّ التَّدْبِیْرِ وَمَالِکِ الْاُمُوْرِ وَاثِقًا بِکَ فِی الْمُسَارَعَۃِ فِی الشَّفَاعَۃِ اِلَیْہِ جَلَّ ثَنَاؤُہٗ فِیْ اَمْرِیْ مُتَیَقِّنًا لِاِجَابَتِہٖ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِیَّاکَ بِاِعْطَآءِ سُؤْلِیْ وَاَنْتَ

یَا مَوْلَایَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْکَ جَدِیْرٌ بِتَحْقِیْقِ ظَنِّیْ وَتَصْدِیْقِ اَمَلِیْ فِیْکَ فِیْ اَمْرِ۔

یہاں اپنی حاجات و پریشانیاں لکھیں۔۔

فِیْمَا لَا طَاقَۃَ لِیْ بِحَمْلِہٖ وَلَا صَبْرَ لِیْ عَلَیْہِ وَاِنْ کُنْتُ مُسْتَحِقًّا لَہٗ وَلِاَضْعَافِہٖ بِقَبِیْحِ اَفْعَالِیْ وَتَفْرِیْطِیْ فِی الْوَاجِبَاتِ الَّتِیْ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فَاَغِثْنِیْ یَا مَوْلَایَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْکَ عِنْدَ اللَّھْفِ وَقَدِّمِ الْمَسْئَلَۃَ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ اَمْرِیْ قَبْلَ حُلُوْلِ التَّلَفِ وَشَمَاتَۃِ الْاَعْدَآءِ فَبِکَ بُسِطَتِ النِّعْمَۃُ عَلَیَّ وَاَسْئَلُ اللّٰہَ جَلَّ جَلَالُہٗ لِیْ نَصْرًا عَزِیْزًا وَفَتْحًا قَرِیْبًا فِیْہِ بُلُوْغُ الْاٰمَالِ وَخَیْرُ الْمَبَادِیْ وَخَوَاتِیْمُ الْاَعْمَالِ وَالْاَمْنُ مِنَ الْمَخَاوِفِ کُلِّھَا فِیْ کُلِّ حَالٍ اِنَّہٗ جَلَّ ثَنَاؤُہٗ لِمَا یَشَآءُ فَعَّالٌ لِمَا یُرِیْدُ وَھُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ فِی الْمَبْدَاِ وَالْمَآلِ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ؛

یہاں اپنا نام لکھیں؛

ھدایات:۔ زعفران سے عریضہ کے درمیان میں اپنی حاجات لکھ کر نیچے اپنا نام لکھے۔ اور خوشبو یعنی عطر لگا کر آٹے یا پاک مٹی میں رکھ کر دریا یا نہر یا گہرے کنویں میں علی الصبح ڈالے۔ جس وقت عریضہ دریا میں ڈالنے کا ارادہ کرے تب جناب حسین بن روح کا نام پکارے۔

یا حسین بن روح! اور یہ دعا پڑھ کر عریضہ ڈال دے۔

یَا حُسَیْنَ بْنَ رَوْحٍ سَلَامٌ عَلَیْکَ اَشْھَدُ اَنَّ وَفَاتَکَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَنَّکَ حَیٌّ عِنْدَ اللّٰہِ مَرْزُوْقٌ وَقَدْ خَاطَبْتُکَ فِیْ حَیٰوتِکَ الَّتِیْ لَکَ عِنْدَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فَھٰذِہٖ رُقْعَتِیْ وَحَاجَتِیْ اِلٰی مَوْلٰنَا صَاحِبِ الْاَمْرِ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَسَلِّمْھَا اِلَیْہِ فَاَنْتَ الثِّقَۃُ الْاَمِیْنُ؛

ماہ رمضان

ماہِ رمضان المبارک ماہِ خداوندِ عالم ہے۔ اور شریف ترین مہینہ ہے یہ وہ مہینہ ہے کہ جس میں رحمت و بہشت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ حضرت امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ماہِ شعبان کے آخر میں ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس کا ملخص یہ ہے کہ اے لوگو! آگاہ ہو جاؤ کہ خدا کا مہینہ برکت و رحمت و مغفرت لے کر تمہارے پاس آیا ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے کہ خدا کے نزدیک سب مہینوں سے بہتر ہے۔ اس کے دن تمام دنوں سے اور اس کی راتیں تمام راتوں سے بہتر ہیں۔ اس مہینہ میں تمہارا سانس لینا تسبیح کا ثواب رکھتا ہے۔ تمہارا سونا بمنزلۂ عبادت ہے۔ تمہارے عمل مقبول ہیں اور تمہاری دعائیں مستجاب ہیں۔ پس تم صدقِ نیّت سے خداوندِ عالم سے سوال کرو کہ وہ اس مبارک مہینہ میں روزہ رکھنے اور قرآن پڑھنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ اے لوگو! تم میں سے کسی مومن کا اس مہینہ میں روزہ کھلوائے گا۔ اس کو خدائے بزرگ و برتر ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا۔ اور اس کے گذشتہ گناہ بخشے جائیں گے یہ سن کر کچھ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سب روزہ افطار کرانے کی قدرت نہیں رکھتے۔ حضرت نے فرمایا کہ آتشِ جہنم سے پرہیز کرو۔ اور روزہ داروں کا روزہ افطار کراؤ۔ اگرچہ آدھے خرمے سے ہو یا ایک گھونٹ پانی ہو۔ پھر فرمایا کہ جو اس مہینہ مجھ پر اور میری اولاد پر کثرت سے صلوٰت بھیجے گا۔ خداوندِ عالم اس کے اعمال کی ترازو روزِ قیامت جاری فرمائے گا۔ اور جو شخص اس مہینہ میں قرآن کی ایک آیت پڑھے گا تو اس کو اس قدر ثواب مرحمت فرمائے گا جتنا کہ اور مہینوں میں ختم قرآن کا ہوتا ہے۔ لوگو! اس مہینہ میں بہشت کے دروازے کھلے ہوئے ہوتے ہیں۔ لہٰذا خدا سے دعا کرو کہ تمہارے لئے ان کو بند نہ کرے۔ اور اس مہینہ میں جہنم کے دروازے بند ہوتے ہیں خدا سے سوال کرو کہ تمہارے لئے ان کو نہ کھولے۔ اور اس مہینہ میں شیطان مقید ہو

ہیں۔ پس تم خدا سے دعا کرو کہ تم پر شیطان کو مسلط نہ کرے۔

اس مہینہ کی پندرھویں تاریخ کو سبطِ اکبر حضرت امام حسن مجتبےٰ علیہ السّلام کی ولادت باسعادت ہے۔ لہٰذا زیارتِ جامعہ اس روز پڑھنی چاہیئے۔ اور اکیسویں تاریخ حضرت ابو الائمہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام کی شہادت ہے۔ پس حضرت کی زیارت پڑھنی چاہیئے۔

آدابِ دخولِ ماہِ رمضان

ہلالِ ماہِ رمضان کا طلب کرنا سنّت ہے۔ اور بعض علماء اسے واجب جانتے ہیں۔ پس چاند دیکھے تو رُو بقبلہ ہو کر ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرے۔ اور ہلال کو خطاب کر کے یہ کہے۔ رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالْمُسَارَعَةِ اِلٰى مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَهْرِنَا هٰذَا وَارْزُقْنَا خَيْرَهٗ وَعَوْنَهٗ وَاصْرِفْ عَنَّا ضُرَّهٗ وَشَرَّهٗ وَبَلَآئَهٗ وَفِتْنَتَهٗ۔ اور بہترین دعا دعائے صحیفۂ کاملہ ہے۔ جو دعائے ہلال کے بیان میں مذکور ہے۔ روایت میں ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم رؤیت ہلال ماہ رمضان کے وقت قبلہ رُو ہو کر یہ فرماتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالْعَافِيَةِ الْمُجَلَّلَةِ وَدِفَاعِ الْاَسْقَامِ وَالْعَوْنِ عَلَى الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ وَالْقِيَامِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْنَا لِشَهْرِ رَمَضَانَ وَتَسَلَّمْهُ مِنَّا وَسَلِّمْنَا فِيْهِ حَتّٰى يَنْقَضِيَ عَنَّا شَهْرُ رَمَضَانَ وَقَدْ عَفَوْتَ عَنَّا وَغَفَرْتَ لَنَا وَرَحِمْتَنَا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جب ہلال ماہِ رمضان کی طرف نظر کرے تو یہ کہے۔ اَللّٰهُمَّ قَدْ حَضَرَ شَهْرُ رَمَضَانَ وَقَدِ افْتَرَضْتَ عَلَيْنَا صِيَامَهٗ وَاَنْزَلْتَ فِيْهِ الْقُرْاٰنَ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ

الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰی صِيَامِهٖ وَتَقَبَّلْهُ مِنَّا وَسَلِّمْنَا فِيْهِ وَسَلِّمْنَا مِنْهُ وَسَلِّمْهُ لَنَا فِيْ يُسْرٍ مِّنْكَ وَعَافِيَةٍ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ۔

شبِ اوّل میں مجامعت[1] سنّت ہے۔ اور یہ اسی مہینہ کی خصوصیت ہے۔ بخلاف اس کے دوسرے مہینوں کی شب اول میں جماع مکروہ ہے۔ اور شب اوّل میں غسل سنّت ہے کہ غسل کرنے والے کو اُس سال خارشِ بدن نہ ہوگی۔ نہر جاری میں غسل کرے۔ اور تیس چلو پانی سر پر ڈالے کہ آئندہ ماہ رمضان تک طہارت معنوی ہو جائے گی اور شبِ اوّل میں زیارت امام حسین علیہ السّلام نزدیک و دُور سے سُنّت ہے جو موجب ثواب عظیم ہے۔ شبِ اوّل ماہ رمضان کے روزوں کی نیت کرے اور پھر ہر شب[2] نیت کرے کہ میں ماہ رمضان کا روزہ رکھتا ہوں یا رکھتی ہوں ادا واجب قربۃً الی اللّٰہ۔ الفاظ کا زبان پر لانا معتبر نہیں ہے بلکہ قصد و ارادہ کا دل میں پیدا کرنا لازم ہے۔ منقول ہے کہ جو شخص شب اوّل یا روزِ اوّل دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ انا فتحنا پڑھے اور دوسری رکعت میں بعد سورۃ حمد جو سورۃ چاہے پڑھے تو خداوند عالم اس سال کی جمیع آفات و بلیات سے محفوظ رکھے گا۔ روزِ اوّل غسل کرنا آبِ جاری میں سُنّت ہے۔ اور وارد ہے کہ جو روزِ اوّل ایک چلو گلاب میں ڈالے تو وہ خواری و پریشانی سے نجات پائے گا۔ اور اگر ہر روز اسی طرح کرے تو اُس روز بلاؤں سے ایمن میں ہوگا اور اُس سال مرضِ سرسام سے بے خطر رہے گا۔

بہترین اعمال تلاوت قرآنِ مجید ہے۔ اور ہر چیز کی ایک بہار ہے اور قرآن شریف کی بہار ماہِ رمضان المبارک ہے۔ کثرت سے صلوٰۃ پڑھنا اور استغفار کا ورد کرنا بہتر اور موجبِ کفارۂ گناہانِ گذشتہ ہے۔ شب و روز کے نوافل حتی الامکان ترک نہ کرے اور طاق راتوں میں خصوصاً آخری دس تاریخوں میں ہر شب غسل سنّت ہے۔

---

[2] احوط یہ ہے کہ شب اوّل میں پورے مہینے کے روزوں کی نیت کرے اور ہر شب علیحدہ بھی نیت کرتا رہے ۱۲

[1] ہمبستری

اعمال شب و روز

حضرت ائمہ علیہم السّلام سے منقول ہے کہ ہر نماز کے بعد ماہِ رمضان میں یہ دعا پڑھے۔ يَا عَلِيُّ يَا عَظِيْمُ يَا غَفُوْرُ يَا رَحِيْمُ اَنْتَ الرَّبُّ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ وَهٰذَا شَهْرٌ عَظَّمْتَهٗ وَكَرَّمْتَهٗ وَشَرَّفْتَهٗ وَفَضَّلْتَهٗ عَلَی الشُّهُوْرِ وَهُوَ الشَّهْرُ الَّذِيْ فَرَضْتَ صِيَامَهٗ عَلَیَّ وَهُوَ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ فِيْهِ الْقُرْاٰنَ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ وَجَعَلْتَ فِيْهِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَجَعَلْتَهَا خَيْرًا مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ فَيَا ذَا الْمَنِّ وَلَا يُمَنُّ عَلَيْكَ مُنَّ عَلَیَّ بِفَكَاكِ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ فِيْمَنْ تَمُنُّ عَلَيْهِ وَاَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

منقول ہے کہ جو شخص ہر شب اس ماہ میں یہ دُعا پڑھے مستحق اجرِ عظیم ہوگا دُعا یہ ہے
اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذَا الشَّهْرِ رَمَضَانَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ فِيْهِ الْقُرْاٰنَ وَافْتَرَضْتَ عَلٰی عِبَادِكَ فِيْهِ الصِّيَامَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْزُقْنِيْ حَجَّ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فِيْ عَامِيْ هٰذَا وَفِيْ كُلِّ عَامٍ وَّاغْفِرْ لِيْ تِلْكَ الذُّنُوْبَ الْعِظَامَ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُهَا غَيْرُكَ يَا رَحْمٰنُ يَا عَلَّامُ۔

جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ ہر شب اس ماہِ مبارک میں یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ فِيْمَا تَقْضِيْ وَتُقَدِّرُ مِنَ الْاَمْرِ الْمَحْتُوْمِ فِي الْاَمْرِ الْحَكِيْمِ مِنَ الْقَضَاءِ الَّذِيْ لَا يُرَدُّ وَلَا يُبَدَّلُ اَنْ تَكْتُبَنِيْ مِنْ حُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ الْمَبْرُوْرِ حَجُّهُمُ الْمَشْكُوْرِ سَعْيُهُمُ الْمَغْفُوْرِ ذُنُوْبُهُمُ الْمُكَفَّرِ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ وَاَنْ تَجْعَلَ فِيْمَا تَقْضِيْ وَتُقَدِّرُ اَنْ تُطِيْلَ عُمْرِيْ فِيْ خَيْرٍ وَّعَافِيَةٍ وَّتُوَسِّعَ فِيْ رِزْقِيْ وَتَجْعَلَنِيْ مِمَّنْ تَنْتَصِرُ بِهٖ لِدِيْنِكَ وَلَا تَسْتَبْدِلْ بِيْ

عَيْنِي اور یہ دعا بھی ہر شب پڑھے۔ اللّٰهُمَّ بِرَحْمَتِكَ فِي الصّالِحِينَ فَأَدْخِلْنا وَفِي عِلِّيِّينَ فَارْفَعْنا وَبِكَأْسٍ مِنْ مَعِينٍ مِنْ عَيْنٍ سَلْسَبِيلٍ فَاسْقِنا وَمِنَ الْحُورِ الْعِينِ بِرَحْمَتِكَ فَزَوِّجْنا وَمِنَ الْوِلْدانِ الْمُخَلَّدِينَ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَكْنُونٌ فَأَخْدِمْنا وَمِنْ ثِمارِ الْجَنَّةِ وَلُحُومِ الطَّيْرِ فَأَطْعِمْنا وَمِنْ ثِيابِ السُّنْدُسِ وَالْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ فَأَلْبِسْنا وَلَيْلَةَ الْقَدْرِ وَحَجَّ بَيْتِكَ الْحَرامِ وَقَتْلاً فِي سَبِيلِكَ فَوَفِّقْ لَنا وَصالِحَ الدُّعاءِ وَالْمَسْأَلَةِ فَاسْتَجِبْ لَنا وَإِذا جَمَعْتَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيامَةِ فَارْحَمْنا وَبَراءَةً مِنَ النّارِ فَاكْتُبْ لَنا وَفِي جَهَنَّمَ فَلا تَغُلَّنا وَفِي عَذابِكَ وَهَوانِكَ فَلا تَبْتَلِنا وَمِنَ الزَّقُّومِ وَالضَّرِيعِ فَلا تُطْعِمْنا وَمَعَ الشَّياطِينِ فَلا تَجْعَلْنا وَفِي النّارِ عَلى وُجُوهِنا فَلا تَكْبُبْنا وَمِنْ ثِيابِ النّارِ وَسَرابِيلِ الْقَطِرانِ فَلا تُلْبِسْنا وَمِنْ كُلِّ سُوءٍ يا لا إِلٰهَ إِلّا أَنْتَ بِحَقِّ لا إِلٰهَ إِلّا أَنْتَ فَنَجِّنا۔

اور بسند معتبر منقول ہے کہ حضرت صاحب الامر علیہ السلام نے اپنے شیعوں کو لکھا کہ ہر شب اس ماہ میں یہ دعا پڑھا کرو کہ اس مہینے کی دعاء کو ملائکہ سنتے ہیں۔ اور اس کے صاحب کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ اور وہ جلیل القدر دعا یہ ہے۔ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَفْتَتِحُ الثَّناءَ بِحَمْدِكَ وَأَنْتَ مُسَدِّدٌ لِلصَّوابِ بِمَنِّكَ وَأَيْقَنْتُ أَنَّكَ أَنْتَ أَرْحَمُ الرّاحِمِينَ فِي مَوْضِعِ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَةِ وَأَشَدُّ الْمُعاقِبِينَ فِي مَوْضِعِ النَّكالِ وَالنَّقِمَةِ وَأَعْظَمُ الْمُتَجَبِّرِينَ فِي مَوْضِعِ الْكِبْرِياءِ وَالْعَظَمَةِ اللّٰهُمَّ أَذِنْتَ لِي فِي دُعائِكَ وَمَسْأَلَتِكَ فَاسْمَعْ يا سَمِيعُ مِدْحَتِي وَأَجِبْ يا رَحِيمُ دَعْوَتِي وَأَقِلْ يا غَفُورُ عَثْرَتِي فَكَمْ يا إِلٰهِي مِنْ كُرْبَةٍ قَدْ فَرَّجْتَها وَهُمُومٍ قَدْ كَشَفْتَها وَعَثْرَةٍ قَدْ أَقَلْتَها وَرَحْمَةٍ قَدْ نَشَرْتَها وَحَلْقَةِ بَلاءٍ قَدْ فَكَكْتَها الْحَمْدُ لِلّٰهِ

الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صاحِبَةً وَلا وَلَداً وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيراً الْحَمْدُ لِلّٰهِ بِجَمِيعِ مَحامِدِهِ كُلِّها عَلى جَمِيعِ نِعَمِهِ كُلِّها الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لا مُضادَّ لَهُ فِي مُلْكِهِ وَلا مُنازِعَ لَهُ فِي أَمْرِهِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لا شَرِيكَ لَهُ فِي خَلْقِهِ وَلا شَبِيهَ لَهُ فِي عَظَمَتِهِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْفاشِي فِي الْخَلْقِ أَمْرُهُ وَحَمْدُهُ الظّاهِرِ بِالْكَرَمِ مَجْدُهُ الْباسِطِ بِالْجُودِ يَدَهُ الَّذِي لا تَنْقُصُ خَزائِنُهُ وَلا تَزِيدُهُ كَثْرَةُ الْعَطاءِ إِلّا جُوداً وَكَرَماً إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الْوَهّابُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ قَلِيلاً مِنْ كَثِيرٍ مَعَ حاجَةٍ بِي إِلَيْهِ عَظِيمَةٍ وَغِناكَ عَنْهُ قَدِيمٌ وَهُوَ عِنْدِي كَثِيرٌ وَهُوَ عَلَيْكَ سَهْلٌ يَسِيرٌ اللّٰهُمَّ إِنَّ عَفْوَكَ عَنْ ذَنْبِي وَتَجاوُزَكَ عَنْ خَطِيئَتِي وَصَفْحَكَ عَنْ ظُلْمِي وَسِتْرَكَ عَلى قَبِيحِ عَمَلِي وَحِلْمَكَ عَنْ كَثِيرِ جُرْمِي عِنْدَ ما كانَ مِنْ خَطَئِي وَعَمْدِي أَطْمَعَنِي فِي أَنْ أَسْأَلَكَ ما لا أَسْتَوْجِبُهُ مِنْكَ الَّذِي رَزَقْتَنِي مِنْ رَحْمَتِكَ وَأَرَيْتَنِي مِنْ قُدْرَتِكَ وَعَرَّفْتَنِي مِنْ إِجابَتِكَ فَصِرْتُ أَدْعُوكَ آمِناً وَأَسْأَلُكَ مُسْتَأْنِساً لا خائِفاً وَلا وَجِلاً مُدِلّاً عَلَيْكَ فِيما قَصَدْتُ فِيهِ إِلَيْكَ فَإِنْ أَبْطَأَ عَنِّي عَتَبْتُ بِجَهْلِي عَلَيْكَ وَلَعَلَّ الَّذِي أَبْطَأَ عَنِّي هُوَ خَيْرٌ لِي لِعِلْمِكَ بِعاقِبَةِ الْأُمُورِ فَلَمْ أَرَ مَوْلىً كَرِيماً أَصْبَرَ عَلى عَبْدٍ لَئِيمٍ مِنْكَ عَلَيَّ يا رَبِّ إِنَّكَ تَدْعُونِي فَأُوَلِّي عَنْكَ وَتَتَحَبَّبُ إِلَيَّ فَأَتَبَغَّضُ إِلَيْكَ وَتَتَوَدَّدُ إِلَيَّ فَلا أَقْبَلُ مِنْكَ كَأَنَّ لِيَ التَّطَوُّلَ عَلَيْكَ فَلَمْ يَمْنَعْكَ ذٰلِكَ مِنَ الرَّحْمَةِ لِي وَالْإِحْسانِ إِلَيَّ وَالتَّفَضُّلِ عَلَيَّ بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ فَارْحَمْ عَبْدَكَ الْجاهِلَ وَجُدْ عَلَيْهِ بِفَضْلِ إِحْسانِكَ إِنَّكَ جَوادٌ كَرِيمٌ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مالِكِ الْمُلْكِ مُجْرِي الْفُلْكِ

مُجْرِي الرِّيَاحِ فَالِقِ الْاِصْبَاحِ دَيَّانِ الدِّينِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ عَلٰى حِلْمِهِ بَعْدَ عِلْمِهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى عَفْوِهِ بَعْدَ قُدْرَتِهِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى طُولِ اَنَاتِهِ فِي غَضَبِهِ وَهُوَ قَادِرٌ عَلٰى مَا يُرِيدُ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ خَالِقِ الْخَلْقِ بَاسِطِ الرِّزْقِ فَالِقِ الْاِصْبَاحِ ذِي الْجَلَالِ وَ
الْاِكْرَامِ وَالْفَضْلِ وَالْاِنْعَامِ الَّذِي بَعُدَ فَلَا يُرٰى وَقَرُبَ فَشَهِدَ
النَّجْوٰى تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَيْسَ لَهُ مُنَازِعٌ يُعَادِلُهُ
وَلَا شَبِيهٌ يُشَاكِلُهُ وَلَا ظَهِيرٌ يُعَاضِدُهُ قَهَرَ بِعِزَّتِهِ الْاَعِزَّاءَ
وَتَوَاضَعَ لِعَظَمَتِهِ الْعُظَمَاءُ فَبَلَغَ بِقُدْرَتِهِ مَا يَشَاءُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِي يُجِيبُنِي حِينَ اُنَادِيهِ وَيَسْتُرُ عَلَيَّ كُلَّ عَوْرَةٍ وَاَنَا اَعْصِيهِ
وَيُعَظِّمُ النِّعْمَةَ عَلَيَّ فَلَا اُجَازِيهِ فَكَمْ مِنْ مَوْهِبَةٍ هَنِيئَةٍ قَدْ
اَعْطَانِي وَعَظِيمَةٍ مَخُوفَةٍ قَدْ كَفَانِي وَبَهْجَةٍ مُونِقَةٍ قَدْ اَرَانِي
وَبَلِيَّةٍ مُوبِقَةٍ قَدْ دَرَاَ عَنِّي فَاُثْنِي عَلَيْهِ حَامِدًا وَاَذْكُرُهُ
مُسَبِّحًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَا يُهْتَكُ حِجَابُهُ وَلَا يُغْلَقُ بَابُهُ وَلَا
يُرَدُّ سَائِلُهُ وَلَا يُخَيَّبُ آمِلُهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يُؤْمِنُ الْخَائِفِينَ
وَيُنَجِّي الصَّالِحِينَ وَيَرْفَعُ الْمُسْتَضْعَفِينَ وَيَضَعُ الْمُسْتَكْبِرِينَ
وَيُهْلِكُ مُلُوكًا وَيَسْتَخْلِفُ آخَرِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَاصِمِ الْجَبَّارِينَ
مُبِيرِ الظَّالِمِينَ مُدْرِكِ الْهَارِبِينَ نَكَالِ الظَّالِمِينَ صَرِيخِ
الْمُسْتَصْرِخِينَ مَوْضِعِ حَاجَاتِ الطَّالِبِينَ مُعْتَمَدِ الْمُؤْمِنِينَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي مِنْ خَشْيَتِهِ تَرْعَدُ السَّمَاءُ وَسُكَّانُهَا وَ
تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَعُمَّارُهَا وَتَمُوجُ الْبِحَارُ وَمَنْ يَسْبَحُ فِي
غَمَرَاتِهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ
لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ يَخْلُقُ وَلَمْ يُخْلَقْ وَيَرْزُقُ
وَلَا يُرْزَقُ وَيُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ وَيُمِيتُ الْاَحْيَاءَ وَيُحْيِي الْمَوْتٰى

وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَاَمِينِكَ وَصَفِيِّكَ وَحَبِيبِكَ
وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَحَافِظِ سِرِّكَ وَمُبَلِّغِ رِسَالَاتِكَ اَفْضَلَ وَ
اَحْسَنَ وَاَجْمَلَ وَاَكْمَلَ وَاَزْكٰى وَاَنْمٰى وَاَطْيَبَ وَاَطْهَرَ وَاَسْنٰى
وَاَكْثَرَ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ وَتَحَنَّنْتَ وَسَلَّمْتَ
عَلٰى اَحَدٍ مِنْ عِبَادِكَ وَاَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ وَصَفْوَتِكَ وَاَهْلِ الْكَرَامَةِ
عَلَيْكَ مِنْ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى عَلِيٍّ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَوَصِيِّ رَسُولِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ عَبْدِكَ وَوَلِيِّكَ وَاَخِي رَسُولِكَ وَحُجَّتِكَ عَلٰى
خَلْقِكَ وَآيَتِكَ الْكُبْرٰى وَالنَّبَاِ الْعَظِيمِ وَصَلِّ عَلَى الصِّدِّيقَةِ
الطَّاهِرَةِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ وَصَلِّ عَلٰى
سِبْطَيِ الرَّحْمَةِ وَاِمَامَيِ الْهُدٰى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ
اَهْلِ الْجَنَّةِ وَصَلِّ عَلٰى اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ
بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِيِّ بْنِ مُوسٰى وَمُحَمَّدِ
بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَالْخَلَفِ الْهَادِي الْمَهْدِيِّ
حُجَجِكَ عَلٰى عِبَادِكَ وَاُمَنَائِكَ فِي بِلَادِكَ صَلٰوةً كَثِيرَةً دَائِمَةً
اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلٰى وَلِيِّ اَمْرِكَ الْقَائِمِ الْمُؤَمَّلِ وَالْعَدْلِ
الْمُنْتَظَرِ وَحُفَّهُ بِمَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ وَاَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ
يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ الدَّاعِيَ اِلٰى كِتَابِكَ وَالْقَائِمَ
بِدِينِكَ اِسْتَخْلِفْهُ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفْتَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِ
مَكِّنْ لَهُ دِينَهُ الَّذِي ارْتَضَيْتَهُ لَهُ اَبْدِلْهُ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِ
اَمْنًا يَعْبُدُكَ لَا يُشْرِكُ بِكَ شَيْئًا اَللّٰهُمَّ اَعِزَّهُ وَاَعْزِزْ بِهِ
وَانْصُرْهُ وَانْتَصِرْ بِهِ وَانْصُرْهُ نَصْرًا عَزِيزًا وَافْتَحْ لَهُ فَتْحًا
يَسِيرًا وَاجْعَلْ لَهُ مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا اَللّٰهُمَّ

دینک وسنة نبیک حتی لا یستخفی بشیء من الحق مخافة احد
من الخلق اللهم انا نرغب الیک فی دولة کریمة تعز بها
الاسلام واهله وتذل بها النفاق واهله وتجعلنا فیها من
الدعاة الی طاعتک والقادة الی سبیلک وترزقنا بها کرامة الدنیا
والاخرة اللهم ما عرفتنا من الحق فحملناه وما قصرنا عنه
فبلغناه اللهم المم به شعثنا واشعب به صدعنا وارتق به
فتقنا وکثر به قلتنا واعزز به ذلتنا واغن به عائلنا
واقض به عن مغرمنا واجبر به فقرنا وسد به خلتنا و
یسر به عسرنا وبیض به وجوهنا وفک به اسرنا وانجح
به طلبتنا وانجز به مواعیدنا واستجب به دعوتنا واعطنا
به سؤلنا وبلغنا به من الدنیا والاخرة اٰمالنا واعطنا به
فوق رغبتنا یا خیر المسئولین واوسع المعطین اشف به
صدورنا واذهب به غیظ قلوبنا واهدنا به لما اختلف فیه
من الحق باذنک انک تهدی من تشاء الی صراط مستقیم
وانصرنا به علی عدوک وعدونا اله الحق اٰمین اللهم انا
نشکوا الیک فقد نبینا صلواتک علیه واٰله وغیبة ولینا و
کثرة عدونا وقلة عددنا وشدة الفتن بنا وتظاهر الزمان
علینا فصل علی محمد واٰله واعنا علی ذلک بفتح منک تعجله
وبضر تکشفه ونصر تعزه وسلطان حق تظهره ورحمة
منک تجللناها وعافیة منک تلبسناها برحمتک یا ارحم الراحمین

جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص اس
دعا کو ماہ رمضان میں ہر نماز واجب کے بعد پڑھے تو اس کے گناہ بخشے جائیں گے
دعا یہ ہے۔ اللهم ادخل علی اهل القبور السرور اللهم اغن

کل فقیر اللهم اشبع کل جائع اللهم اکس کل عریان اللهم
اقض دین کل مدین اللهم فرج عن کل مکروب اللهم
رد کل غریب اللهم فک کل اسیر اللهم اصلح کل فاسد
من امور المسلمین اللهم اشف کل مریض اللهم سد فقرنا
بغناک اللهم غیر سوء حالنا بحسن حالک اللهم اقض عنا
الدین واغننا من الفقر انک علی کل شیء قدیر

اعمال سحر

سحر کھانا سنتِ مؤکدہ ہے۔ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے
کہ جناب رسولِ خدا نے ارشاد فرمایا کہ خدا اور فرشتے ان لوگوں پر صلوٰت بھیجتے ہیں جو سحر
کے وقت استغفار کرتے ہیں۔ اور سحری کھاتے ہیں۔ پس تم سحری کھاؤ۔ اگرچہ ایک گھونٹ
پانی ہو۔ اور میری اُمت کو چاہیئے کہ سحر کا کھانا ترک نہ کرے اگرچہ خرمے کا ایک دانہ ہو
سحر و افطار کے وقت سورۃ انا انزلناہ کا پڑھنا بے حد ثواب کا باعث ہے۔
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام یہ دُعا بوقتِ سحر پڑھا کرتے تھے۔ یہ جلیل القدر دُعا ہے
اس میں اسم اعظم ہے جو کوئی اس کو خضوع و خشوع اور رجوعِ قلب سے پڑھے۔ تو
اس کے ذریعہ سے دُعا بہت جلد قبول ہوتی ہے۔ دُعا یہ ہے۔ اللهم انی اسئلک
من بهائک بابهاه وکل بهائک بهی اللهم انی اسئلک
ببهائک کله اللهم انی اسئلک من جمالک باجمله وکل
جمالک جمیل اللهم انی اسئلک بجمالک کله اللهم انی
اسئلک من جلالک باجله وکل جلالک جلیل اللهم انی
اسئلک بجلالک کله اللهم انی اسئلک من عظمتک باعظمها
وکل عظمتک عظیمة اللهم انی اسئلک بعظمتک کلها اللهم
انی اسئلک من نورک بانوره وکل نورک نیر اللهم انی
اسئلک بنورک کله اللهم انی اسئلک من رحمتک باوسعها

وَكُلُّ رَحْمَتِكَ وَاسِعَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ كَلِمَاتِكَ بِاَتَمِّهَا وَكُلُّ كَلِمَاتِكَ تَامَّةٌ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِكَلِمَاتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ كَمَالِكَ
بِاَكْمَلِهِ وَكُلُّ كَمَالِكَ كَامِلٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِكَمَالِكَ كُلِّهِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ اَسْمَائِكَ بِاَكْبَرِهَا وَكُلُّ اَسْمَائِكَ كَبِيْرَةٌ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَسْمَائِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ عِزَّتِكَ
بِاَعَزِّهَا وَكُلُّ عِزَّتِكَ عَزِيْزَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ كُلِّهَا
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ مَشِيَّتِكَ بِاَمْضَاهَا وَكُلُّ مَشِيَّتِكَ مَاضِيَةٌ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمَشِيَّتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ قُدْرَتِكَ
بِالْقُدْرَةِ الَّتِيْ اسْتَطَلْتَ بِهَا عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَكُلُّ قُدْرَتِكَ مُسْتَطِيْلَةٌ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِقُدْرَتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ عِلْمِكَ
بِاَنْفَذِهِ وَكُلُّ عِلْمِكَ نَافِذٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِعِلْمِكَ كُلِّهِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ قَوْلِكَ بِاَرْضَاهُ وَكُلُّ قَوْلِكَ رَضِيٌّ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِقَوْلِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ مَسَائِلِكَ
بِاَحَبِّهَا اِلَيْكَ وَكُلُّ مَسَائِلِكَ اِلَيْكَ حَبِيْبَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
بِمَسَائِلِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ شَرَفِكَ بِاَشْرَفِهِ وَكُلُّ
شَرَفِكَ شَرِيْفٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِشَرَفِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ مِنْ سُلْطَانِكَ بِاَدْوَمِهِ وَكُلُّ سُلْطَانِكَ دَائِمٌ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِسُلْطَانِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ مُلْكِكَ بِاَفْخَرِهِ
وَكُلُّ مُلْكِكَ فَاخِرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمُلْكِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ مِنْ عُلُوِّكَ بِاَعْلَاهُ وَكُلُّ عُلُوِّكَ عَالٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِعُلُوِّكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ مِنْ مَنِّكَ بِاَقْدَمِهِ وَكُلُّ مَنِّكَ قَدِيْمٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمَنِّكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ اٰيَاتِكَ بِاَكْرَمِهَا وَكُلُّ اٰيَاتِكَ كَرِيْمَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

اَسْئَلُكَ بِاٰيَاتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمَا اَنْتَ فِيْهِ مِنَ الشَّاْنِ
وَالْجَبَرُوْتِ وَاَسْئَلُكَ بِكُلِّ شَاْنٍ وَحْدَهُ وَجَبَرُوْتٍ وَحْدَهَا اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمَا تُجِيْبُنِيْ حِيْنَ اَسْئَلُكَ فَاَجِبْنِيْ يَا اَللّٰهُ۔ پس حاجت
طلب کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بر آئے گی۔

یہ دعا مختصر ترین دعائے سحر ہے۔ يَا مَفْزَعِيْ عِنْدَ كُرْبَتِيْ وَيَا غَوْثِيْ
عِنْدَ شِدَّتِيْ اِلَيْكَ فَزِعْتُ وَبِكَ اسْتَغَثْتُ وَبِكَ لُذْتُ لَا اَلُوْذُ
بِسِوَاكَ وَلَا اَطْلُبُ الْفَرَجَ اِلَّا مِنْكَ فَاَغِثْنِيْ وَفَرِّجْ عَنِّيْ يَا مَنْ
يَقْبَلُ الْيَسِيْرَ وَيَعْفُوْ عَنِ الْكَثِيْرِ اِقْبَلْ مِنِّي الْيَسِيْرَ وَاعْفُ عَنِّي
الْكَثِيْرَ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا
تُبَاشِرُ بِهِ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهُ لَنْ يُصِيْبَنِيْ
اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرَضِّنِيْ مِنَ الْعَيْشِ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ يَا عُدَّتِيْ فِيْ كُرْبَتِيْ وَيَا صَاحِبِيْ فِيْ شِدَّتِيْ وَيَا
وَلِيِّيْ فِيْ نِعْمَتِيْ وَيَا غَايَتِيْ فِيْ رَغْبَتِيْ اَنْتَ السَّاتِرُ عَوْرَتِيْ وَالْاٰمِنُ
رَوْعَتِيْ وَالْمُقِيْلُ عَثْرَتِيْ فَاغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

اعمالِ افطار

شرعی غروب آفتاب کے وقت روزہ افطار کرنا چاہئے۔ سنت ہے کہ
نماز مغرب پڑھ کر روزہ افطار کیا جائے۔ لیکن اگر بھوک پیاس زیادہ ہو جس کی وجہ سے
نماز میں اچھی طرح توجہ نہ ہو سکے یا کچھ اور لوگ اس کے ساتھ افطار کے انتظار میں ہوں
تو بہتر ہے کہ نماز مغرب سے قبل افطار کرے۔ نیم گرم پانی سے روزہ افطار کرنا معدہ کو
صاف کرتا ہے۔ بینائی کو قوت دیتا ہے۔ روشنی کو زیادہ کرتا ہے۔ بلغم کو قطع اور
درد سر کو دور کرتا ہے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے
کہ جو شخص حلال غذا سے افطار کرے اس کی نماز اجر و ثواب میں چار [illegible]

برابر ہوتی ہے۔ اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ پانی سے افطار کرنا قلب کے گناہوں کو دھوتا ہے۔ اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص بوقتِ افطار کسی مسکین کو ایک روٹی دے تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ افطار کے وقت یہ کہے۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ۔ وقت افطار اور بعد سحر کھانے کے سورہ انا انزلناہ پڑھے۔ اور بوقتِ افطار یہ کہے۔ یَا عَظِیْمُ یَا عَظِیْمُ اَنْتَ اِلٰھِیْ لَا اِلٰہَ لِیْ غَیْرُکَ اِغْفِرْ لِیَ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ اِلَّا الْعَظِیْمُ اور جب لقمہ اول اٹھائے تو یہ کہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ اِغْفِرْ لِیْ۔

تاریخ وار ادعیہ (دعائیں)

پہلی تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صِیَامِیْ فِیْہِ صِیَامَ الصَّائِمِیْنَ وَقِیَامِیْ فِیْہِ قِیَامَ الْقَائِمِیْنَ وَنَبِّھْنِیْ فِیْہِ عَنْ نَوْمَۃِ الْغَافِلِیْنَ وَھَبْ لِیْ جُرْمِیْ فِیْہِ یَا اِلٰہَ الْعَالَمِیْنَ وَاعْفُ عَنِّیْ یَا عَافِیًا عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ دوسری تاریخ اَللّٰھُمَّ قَرِّبْنِیْ فِیْہِ اِلٰی مَرْضَاتِکَ وَجَنِّبْنِیْ فِیْہِ مِنْ سَخَطِکَ وَنَقِمَاتِکَ وَوَفِّقْنِیْ فِیْہِ لِقِرَاءَۃِ اٰیَاتِکَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ تیسری تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ فِیْہِ الذِّھْنَ وَالتَّنْبِیْہَ وَبَاعِدْنِیْ فِیْہِ مِنَ السَّفَاھَۃِ وَالتَّمْوِیْہِ وَاجْعَلْ لِیْ نَصِیْبًا مِّنْ کُلِّ خَیْرٍ تُنْزِلُ فِیْہِ بِجُوْدِکَ یَا اَجْوَدَ الْاَجْوَدِیْنَ چوتھی تاریخ اَللّٰھُمَّ قَوِّنِیْ فِیْہِ عَلٰی اِقَامَۃِ اَمْرِکَ وَاَذِقْنِیْ فِیْہِ حَلَاوَۃَ ذِکْرِکَ وَاَوْزِعْنِیْ فِیْہِ لِاَدَاءِ شُکْرِکَ بِکَرَمِکَ وَاحْفَظْنِیْ بِحِفْظِکَ وَسِتْرِکَ یَا اَبْصَرَ النَّاظِرِیْنَ پانچویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ فِیْہِ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ فِیْہِ مِنْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ الْقَانِتِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ فِیْہِ مِنْ

اَوْلِیَائِکَ الْمُقَرَّبِیْنَ بِرَاْفَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ چھٹی تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ لَا تَخْذُلْنِیْ فِیْہِ لِتَعَرُّضِ مَعْصِیَتِکَ وَلَا تَضْرِبْنِیْ بِسِیَاطِ نَقِمَتِکَ وَزَحْزِحْنِیْ فِیْہِ مِنْ مُوْجِبَاتِ سَخَطِکَ بِمَنِّکَ وَاَیَادِیْکَ یَا مُنْتَھٰی رَغْبَۃِ الرَّاغِبِیْنَ۔ ساتویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی صِیَامِہٖ وَقِیَامِہٖ وَجَنِّبْنِیْ فِیْہِ مِنْ ھَفَوَاتِہٖ وَاٰثَامِہٖ وَارْزُقْنِیْ فِیْہِ ذِکْرَکَ بِدَوَامِہٖ بِتَوْفِیْقِکَ یَا ھَادِیَ الْمُضِلِّیْنَ۔ آٹھویں تاریخ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ فِیْہِ رَحْمَۃَ الْاَیْتَامِ وَاِطْعَامَ الطَّعَامِ وَاِفْشَاءَ السَّلَامِ وَمُجَانَبَۃَ اللِّئَامِ وَصُحْبَۃَ الْکِرَامِ بِطَوْلِکَ یَا مَلْجَاَ الْاٰمِلِیْنَ نویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیْ فِیْہِ نَصِیْبًا مِّنْ رَحْمَتِکَ الْوَاسِعَۃِ وَاھْدِنِیْ فِیْہِ لِبَرَاھِیْنِکَ السَّاطِعَۃِ وَخُذْ بِنَاصِیَتِیْ اِلٰی مَرْضَاتِکَ الْجَامِعَۃِ بِمَحَبَّتِکَ یَا اَمَلَ الْمُشْتَاقِیْنَ دسویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ فِیْہِ مِنَ الْمُتَوَکِّلِیْنَ عَلَیْکَ وَاجْعَلْنِیْ فِیْہِ مِنَ الْفَائِزِیْنَ لَدَیْکَ وَاجْعَلْنِیْ فِیْہِ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ اِلَیْکَ بِاِحْسَانِکَ یَا غَایَۃَ الطَّالِبِیْنَ گیارہویں تاریخ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیَّ فِیْہِ الْاِحْسَانَ وَکَرِّہْ اِلَیَّ فِیْہِ الْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ وَحَرِّمْ عَلَیَّ فِیْہِ السَّخَطَ وَالنِّیْرَانَ بِعَوْنِکَ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ بارہویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ زَیِّنِّیْ فِیْہِ بِالسِّتْرِ وَالْعَفَافِ وَاسْتُرْنِیْ فِیْہِ بِلِبَاسِ الْقُنُوْعِ وَالْکَفَافِ وَاحْمِلْنِیْ فِیْہِ عَلَی الْعَدْلِ وَالْاِنْصَافِ وَاٰمِنِّیْ فِیْہِ مِنْ کُلِّ مَا اَحْذَرُ وَاَخَافُ بِعِصْمَتِکَ یَا عِصْمَۃَ الْخَائِفِیْنَ۔ تیرھویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ طَھِّرْنِیْ فِیْہِ مِنَ الدَّنَسِ وَالْاَقْذَارِ وَصَبِّرْنِیْ فِیْہِ عَلٰی کَائِنَاتِ الْاَقْدَارِ وَوَفِّقْنِیْ فِیْہِ لِلتُّقٰی وَصُحْبَۃِ الْاَبْرَارِ بِعَوْنِکَ یَا قُرَّۃَ عَیْنِ الْمَسَاکِیْنِ۔ چودھویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ لَا تُؤَاخِذْنِیْ فِیْہِ بِالْعَثَرَاتِ وَاَقِلْنِیْ فِیْہِ مِنَ الْخَطَایَا وَالْھَفَوَاتِ وَلَا تَجْعَلْنِیْ فِیْہِ غَرَضًا لِلْبَلَایَا وَالْاٰفَاتِ بِعِزَّتِکَ یَا عِزَّ الْمُسْلِمِیْنَ

پندرہویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ فِیْهِ طَاعَةَ الْخَاشِعِیْنَ وَاشْرَحْ فِیْهِ
صَدْرِیْ بِاِنَابَةِ الْمُخْبِتِیْنَ بِاَمَانِكَ یَا اَمَانَ الْخَائِفِیْنَ سولہویں تاریخ
اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنِیْ فِیْهِ لِمُوَافَقَةِ الْاَبْرَارِ وَجَنِّبْنِیْ فِیْهِ مُرَافَقَةَ
الْاَشْرَارِ وَاٰوِنِیْ فِیْهِ بِرَحْمَتِكَ اِلٰی دَارِ الْقَرَارِ بِاِلٰهِیَّتِكَ یَا اِلٰ
الْعَالَمِیْنَ۔ سترھویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ اهْدِنِیْ فِیْهِ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَاقْضِ لِ
فِیْهِ الْحَوَائِجَ وَالْاٰمَالَ یَا مَنْ لَّا یَحْتَاجُ اِلَی التَّفْسِیْرِ وَالسُّؤَالِ یَا عَالِمًا
بِمَا فِیْ صُدُوْرِ الْعَالَمِیْنَ۔ اٹھارویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ نَبِّهْنِیْ فِیْهِ لِبَرَكَا
اَسْحَارِهٖ وَنَوِّرْ فِیْهِ قَلْبِیْ بِضِیَاءِ اَنْوَارِهٖ وَخُذْ بِكُلِّ اَعْضَائِیْ اِلَی اتِّبَا
اٰثَارِهٖ بِنُوْرِكَ یَا مُنَوِّرَ قُلُوْبِ الْعَارِفِیْنَ۔ انیسویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ
فِیْهِ حَظِّیْ مِنْ بَرَكَاتِهٖ وَسَهِّلْ سَبِیْلِیْ اِلٰی خَیْرَاتِهٖ وَلَا تَحْرِمْ
قَبُوْلَ حَسَنَاتِهٖ یَا هَادِیًا اِلَی الْحَقِّ الْمُبِیْنِ۔ بیسویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ
افْتَحْ لِیْ فِیْهِ اَبْوَابَ الْجِنَانِ وَاَغْلِقْ عَنِّیْ فِیْهِ اَبْوَابَ النِّیْرَانِ
وَوَفِّقْنِیْ فِیْهِ لِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ یَا مُنْزِلَ السَّكِیْنَةِ فِیْ قُلُوْ
الْمُؤْمِنِیْنَ۔ اکیسویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیْ فِیْهِ اِلٰی مَرْضَاتِ
دَلِیْلًا وَّلَا تَجْعَلْ لِلشَّیْطَانِ فِیْهِ عَلَیَّ سَبِیْلًا وَّاجْعَلِ الْجَنَّةَ لِیْ مَنْ
وَّمَقِیْلًا یَا قَاضِیَ حَوَائِجِ الطَّالِبِیْنَ۔ بائیسویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِ
فِیْهِ اَبْوَابَ فَضْلِكَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ فِیْهِ بَرَكَاتِكَ وَوَفِّقْنِیْ فِیْ
لِمُوْجِبَاتِ مَرْضَاتِكَ وَاَسْكِنِّیْ فِیْهِ بُحْبُوْحَاتِ جَنَّاتِكَ یَا مُجِیْ
دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّیْنَ۔ تیئسویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْنِیْ فِیْهِ مِنَ الذُّنُوْ
وَطَهِّرْنِیْ فِیْهِ مِنَ الْعُیُوْبِ وَامْتَحِنْ قَلْبِیْ فِیْهِ بِتَقْوَی الْقُلُوْ
یَا مُقِیْلَ عَثَرَاتِ الْمُذْنِبِیْنَ۔ چوبیسویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُ
فِیْهِ مَا یُرْضِیْكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِمَّا یُؤْذِیْكَ وَاَسْئَلُكَ التَّوْفِیْقَ فِیْهِ
لِاَنْ اُطِیْعَكَ وَلَا اَعْصِیَكَ یَا جَوَادَ السَّائِلِیْنَ۔ پچیسویں تا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ فِیْهِ مُحِبًّا لِاَوْلِیَائِكَ وَمُعَادِیًا لِاَعْدَائِكَ
مُسْتَنًّا بِسُنَّةِ خَاتَمِ اَنْبِیَائِكَ یَا عَاصِمَ قُلُوْبِ النَّبِیِّیْنَ۔
چھبیسویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ سَعْیِیْ فِیْهِ مَشْكُوْرًا وَّذَنْبِیْ فِیْهِ
مَغْفُوْرًا وَّعَمَلِیْ فِیْهِ مَقْبُوْلًا وَّعَیْبِیْ فِیْهِ مَسْتُوْرًا یَا اَسْمَعَ
السَّامِعِیْنَ۔ ستائیسویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ فِیْهِ فَضْلَ لَیْلَةِ الْقَدْرِ
وَصَیِّرْ اُمُوْرِیْ فِیْهِ مِنَ الْعُسْرِ اِلَی الْیُسْرِ وَاقْبَلْ مَعَاذِیْرِیْ وَ
حُطَّ عَنِّیَ الْوِزْرَ یَا رَءُوْفًا بِعِبَادِهِ الصَّالِحِیْنَ۔ اٹھائیسویں تاریخ اَللّٰھُمَّ
وَفِّرْ حَظِّیْ فِیْهِ مِنَ النَّوَافِلِ وَاَكْرِمْنِیْ فِیْهِ بِاِحْضَارِ الْمَسَائِلِ
وَقَرِّبْ فِیْهِ وَسِیْلَتِیْ اِلَیْكَ مِنْ بَیْنِ الْوَسَائِلِ یَا مَنْ لَّا یَشْغَلُهٗ
اِلْحَاحُ الْمُلِحِّیْنَ۔ انتیسویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ غَشِّنِیْ فِیْهِ بِالرَّحْمَةِ
وَارْزُقْنِیْ فِیْهِ التَّوْفِیْقَ وَالْعِصْمَةَ وَطَهِّرْ قَلْبِیْ مِنْ غَیَاهِبِ
التُّهْمَةِ یَا رَحِیْمًا بِعِبَادِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ تیسویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ
اجْعَلْ صِیَامِیْ فِیْهِ بِالشُّكْرِ وَالْقَبُوْلِ عَلٰی مَا تَرْضَاهُ وَیَرْضَاهُ
الرَّسُوْلُ مُحْكَمَةً فُرُوْعُهٗ بِالْاُصُوْلِ بِحَقِّ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ
اٰلِهِ الطَّاهِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؁

اعمال شب قدر

شب قدر بڑی مبارک رات ہے۔ اور اس کی بہت کچھ فضیلت ہے۔ اس شب کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ یہ وہ رات ہے کہ جس میں شب کے لئے تمام اُمور مال و اولاد تندرستی و بیماری، عزت و ذلت وغیرہ مقدر ہوتے ہیں۔ اور رات بھر ملائکہ حضور صاحب الامر علیہ السلام کے پاس آتے ہیں۔ لہٰذا ہر مومن کو چاہیئے کہ شب بیداری کرے۔ اور عبادت و تلاوت قرآن اور دعاؤں میں مشغول رہے۔ چونکہ شب قدر ماہ رمضان کی انیسویں رات اور اکیسویں

رات اور تیئسویں رات سے باہر نہیں ہے۔ لہٰذا ان تینوں راتوں میں اعمال بجا لائے۔
علی الخصوص تیئسویں شب میں زیادہ اہتمام کرے۔ ان تینوں راتوں میں غسل سنّت مؤکدہ
ہے۔ بہتر ہے کہ غروبِ آفتاب کے قریب غسل کیا جائے تاکہ نماز مغرب وعشاء غسل
کے ساتھ پڑھے۔ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے منقول ہے کہ جو
شخص شب قدر کو دو رکعت نماز بجا لائے۔ اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد سات
مرتبہ سورۂ قل ہو اللہ پڑھے۔ اور نماز سے فارغ ہو کر ستّر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ
اِلَيْهِ کہے تو اپنی جگہ سے نہ اُٹھے گا کہ خداوند عالم اُس کو اور اُس کے ماں باپ کو بخش
دے گا اور ثواب کثیر عطا فرمائے گا۔ اور حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام فرماتے ہیں
کہ ان شبوں میں قرآن مجید ہاتھ میں لے اور کھولے اور اپنے منہ کے سامنے رکھے اور
یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِكِتَابِكَ الْمُنْزَلِ وَمَا فِيْهِ وَفِيْهِ
اِسْمُكَ الْاَكْبَرُ وَاَسْمَآئُكَ الْحُسْنٰى وَمَا يُخَافُ وَيُرْجٰى اَنْ تَجْعَلَنِیْ
مِنْ عُتَقَآئِكَ مِنَ النَّارِ وَتَقْضِیْ حَوَآئِجِیْ لِلدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ پھر اپنی
حاجت خداوند عالم سے طلب کرے۔ انشاء اللہ وہ حاجت پوری ہو گی اور حضرت
امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ قرآن مجید سر پر رکھے اور کہے۔ اَللّٰهُمَّ
بِحَقِّ هٰذَا الْقُرْاٰنِ وَبِحَقِّ مَنْ اَرْسَلْتَهٗ بِهٖ وَبِحَقِّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مَدَحْتَهٗ
فِيْهِ وَبِحَقِّكَ عَلَيْهِمْ فَلَا اَحَدَ اَعْرَفُ بِحَقِّكَ مِنْكَ۔ پس دس
مرتبہ کہے بِكَ يَا اَللّٰهُ اور دس مرتبہ بِمُحَمَّدٍ اور دس مرتبہ بِعَلِیٍّ اور دس مرتبہ
بِفَاطِمَةَ اور دس مرتبہ بِالْحَسَنِ اور دس مرتبہ بِالْحُسَيْنِ اور دس مرتبہ بِعَلِیِّ ابْنِ
الْحُسَيْنِ اور دس مرتبہ بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ اور دس مرتبہ بِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اور
دس مرتبہ بِمُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ اور دس مرتبہ بِعَلِیِّ بْنِ مُوْسٰى اور دس مرتبہ بِمُحَمَّدِ
بْنِ عَلِیٍّ اور دس مرتبہ بِعَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ اور دس مرتبہ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ اور
دس مرتبہ بِالْحُجَّةِ الْقَآئِمِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔
پس جو حاجت رکھتا ہو۔ خدا سے طلب کرے اور زیارت امام حسین علیہ السّلام کی

ان تینوں شبوں میں سُنّتِ مؤکدہ ہے جو باب زیارت میں مذکور ہے۔ اور سو رکعت
نماز تینوں شب پڑھنا سنّت ہے خصوصاً تیئسویں شب کو بجا لائے کہ بڑی فضیلت ہے
اور بہت تاکید ہے۔ اگر طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھے۔ اور اگر اُس شخص کے ذمّہ قضا نمازیں
ہوں تو ان سو رکعتوں کے بدلے اپنی قضا نمازیں پڑھے۔ اور جوشن کبیر اور صلوٰۃ و ذکر الٰہی
جو ہو سکے بجا لائے۔ اور گناہوں کی مغفرت طلب کرے۔ اور مطالب دنیا و آخرت کا خدا
سے سوال کرے۔ اور ماں باپ عزیز و اقارب و برادر مومن زندہ و مردہ کے لئے دعا
کرے۔ اُنیسویں شب کے اعمال مخصوص یہ ہیں کہ علاوہ عمل مذکور کے سو مرتبہ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ کہے اور سو مرتبہ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ اَمِيْرِ
الْمُؤْمِنِيْنَ کہے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْمَا تَقْضِیْ وَتُقَدِّرُ مِنَ
الْاَمْرِ الْمَحْتُوْمِ وَفِيْمَا تَفْرُقُ مِنَ الْاَمْرِ الْحَكِيْمِ فِیْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنَ
الْقَضَآءِ الَّذِیْ لَا يُرَدُّ وَلَا يُبَدَّلُ اَنْ تَكْتُبَنِیْ مِنْ حُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ
الْمَبْرُوْرِ حَجُّهُمُ الْمَشْكُوْرِ سَعْيُهُمُ الْمَغْفُوْرِ ذُنُوْبُهُمُ الْمُكَفَّرِ
عَنْهُمْ سَيِّئَاتُهُمْ وَاجْعَلْ فِيْمَا تَقْضِیْ وَتُقَدِّرُ اَنْ تُطِيْلَ عُمْرِیْ
وَتُوَسِّعَ عَلَیَّ فِیْ رِزْقِیْ وَتُقَدِّرَ لِیْ فِیْ جَمِيْعِ اُمُوْرِیْ مَا هُوَ خَيْرٌ لِّیْ
فِیْ دُنْيَایَ وَاٰخِرَتِیْ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط
پس اپنی حاجت خدا سے طلب کرے۔
اکیسویں شب کو بھی غسل و اعمال و زیارت بجا لائے۔ جس طور پر مذکور ہوا اور
اس شب کی فضیلت شب سابق سے زیادہ ہے۔ اور دہۂ آخر کی دعاؤں میں سے جو
دعا اس شب کی ہے پڑھے۔ اور وہ آگے مذکور ہیں۔ اور:۔
تیئسویں شب کے اعمال بھی یہی ہیں۔ بدستور بجا لائے اور شب بیداری
کرے۔ اور تلاوتِ قرآن اور دعاؤں میں مشغول رہے اور توبہ کرے کہ اس شب میں
حکمتِ الٰہی کے ماتحت مرگ و بلا اور روزی و قضا مقدر ہوتی ہے۔ اور جو کچھ کہ اُس سال
اس شب قدر آئندہ واقع ہونے والا ہوتا ہے۔ پس خوشا حال اُس کا جو عبادت میں شب

بسر کرے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو سورۂ عنکبوت و
سورۂ روم اس شب پڑھے وہ اہل بہشت سے ہے۔ اور سورۂ حٰمٓ دخان اور ہزار بار
سورۂ انّا انزلناہ کا پڑھنا بھی وارد ہے۔ اور زیارت امام حسین علیہ السّلام بجا لائے اور
دعا اس شب کی ادعیۂ دہۂ آخر میں سے پڑھے جو آگے مذکور ہے۔ اور جو شخص اس شب
کو بیداری کرے۔ اور سو رکعت نماز پڑھے۔ حق تعالےٰ اس کی روزی کشادہ کرے گا
اور دشمنوں کے شر سے بچائے گا۔ ڈوبنے اور گھر کے نیچے دبنے اور لقمہ گلے میں پھنسنے اور
جانوروں کے چیر پھاڑ کھانے سے محفوظ رکھے گا۔ اور دعائے جوشن کبیر و صغیر کے اس
شب میں پڑھنے کی بڑی فضیلت وارد ہے۔ اور اس شب یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ امْدُدْ لِيْ فِيْ عُمْرِيْ وَاَوْسِعْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ وَاَصِحَّ لِيْ
جِسْمِيْ وَبَلِّغْنِيْ اَمَلِيْ وَاِنْ كُنْتُ مِنَ الْاَشْقِيَآءِ فَامْحُنِيْ مِنَ
الْاَشْقِيَآءِ وَاكْتُبْنِيْ مِنَ السُّعَدَآءِ فَاِنَّكَ قُلْتَ فِيْ كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ
عَلٰى نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ
وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ۔ اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ اَوْفَرِ
عِبَادِكَ نَصِيْبًا مِّنْ كُلِّ خَيْرٍ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَاَنْتَ مُنْزِلُهٗ
مِنْ نُوْرٍ تَهْدِيْ بِهٖ اَوْ رَحْمَةٍ تَنْشُرُهَا اَوْ رِزْقٍ تَقْسِمُهٗ اَوْ بَلَآءٍ
تَدْفَعُهٗ اَوْ ضُرٍّ تَكْشِفُهٗ وَاكْتُبْ لِيْ مَا كَتَبْتَ لِاَوْلِيَآئِكَ الصَّالِحِيْنَ
الَّذِيْنَ اسْتَوْجَبُوْا مِنْكَ الثَّوَابَ وَاٰمَنُوْا بِرِضَاكَ عَنْهُمْ مِّنَ
الْعِقَابِ يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَافْعَلْ بِيْ ذٰلِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ اور صحیفۂ کاملہ میں
دعائے مکارم الاخلاق اور دعائے توبہ کو ضرور پڑھے اور ان کا ثواب بہت ہے۔ اور وہ یہ ہیں۔

دعائے مکارم الاخلاق

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَبَلِّغْ بِاِيْمَانِيْ اَكْمَلَ الْاِيْمَانِ
وَاجْعَلْ يَقِيْنِيْ اَفْضَلَ الْيَقِيْنِ وَانْتَهِ بِنِيَّتِيْ اِلٰى اَحْسَنِ النِّيَّاتِ وَ

بِعَمَلِيْ اِلٰى اَحْسَنِ الْاَعْمَالِ اَللّٰهُمَّ وَفِّرْ بِلُطْفِكَ نِيَّتِيْ وَصَحِّحْ بِمَا
عِنْدَكَ يَقِيْنِيْ وَاسْتَصْلِحْ بِقُدْرَتِكَ مَا فَسَدَ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاكْفِنِيْ مَا يَشْغَلُنِي الْاِهْتِمَامُ بِهٖ وَاسْتَعْمِلْنِيْ بِمَا
تَسْئَلُنِيْ غَدًا عَنْهُ وَاسْتَفْرِغْ اَيَّامِيْ فِيْمَا خَلَقْتَنِيْ لَهٗ وَاَغْنِنِيْ وَ
اَوْسِعْ عَلَيَّ فِيْ رِزْقِكَ وَلَا تَفْتِنِّيْ بِالنَّظَرِ وَاَعِزَّنِيْ وَلَا تَبْتَلِيَنِّيْ
بِالْكِبْرِ وَعَبِّدْنِيْ لَكَ وَلَا تُفْسِدْ عِبَادَتِيْ بِالْعُجْبِ وَاَجْرِ لِلنَّاسِ
عَلٰى يَدَيَّ الْخَيْرَ وَلَا تَمْحَقْهُ بِالْمَنِّ وَهَبْ لِيْ مَعَالِيَ الْاَخْلَاقِ
وَاعْصِمْنِيْ مِنَ الْفَخْرِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّلَا
تَرْفَعْنِيْ فِي النَّاسِ دَرَجَةً اِلَّا حَطَطْتَنِيْ عِنْدَ نَفْسِيْ مِثْلَهَا وَلَا تُحْدِثْ
لِيْ عِزًّا ظَاهِرًا اِلَّا اَحْدَثْتَ لِيْ ذِلَّةً بَاطِنَةً عِنْدَ نَفْسِيْ بِقَدَرِهَا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمَتِّعْنِيْ بِهُدًى صَالِحٍ لَا
اَسْتَبْدِلُ بِهٖ وَطَرِيْقَةِ حَقٍّ لَا اَزِيْغُ عَنْهَا وَنِيَّةِ رُشْدٍ لَا اَشُكُّ
فِيْهَا وَعَمِّرْنِيْ مَا كَانَ عُمْرِيْ بِذْلَةً فِيْ طَاعَتِكَ فَاِذَا كَانَ عُمْرِيْ
مَرْتَعًا لِلشَّيْطَانِ فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ قَبْلَ اَنْ يَسْبِقَ مَقْتُكَ اِلَيَّ اَوْ
يَسْتَحْكِمَ غَضَبُكَ عَلَيَّ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ خَصْلَةً تُعَابُ مِنِّيْ اِلَّا اَصْلَحْتَهَا
وَلَا عَآئِبَةً اُؤَنَّبُ بِهَا اِلَّا حَسَّنْتَهَا وَلَا اُكْرُوْمَةً فِيَّ نَاقِصَةً اِلَّا
اَتْمَمْتَهَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَبْدِلْنِيْ مِنْ
بِغْضَةِ اَهْلِ الشَّنَاٰنِ الْمَحَبَّةَ وَمِنْ حَسَدِ اَهْلِ الْبَغْيِ الْمَوَدَّةَ وَ
مِنْ ظِنَّةِ اَهْلِ الصَّلَاحِ الثِّقَةَ وَمِنْ عَدَاوَةِ الْاَدْنَيْنَ الْوَلَايَةَ
وَمِنْ عُقُوْقِ ذَوِي الْاَرْحَامِ الْمَبَرَّةَ وَمِنْ خِذْلَانِ الْاَقْرَبِيْنَ
النُّصْرَةَ وَمِنْ حُبِّ الْمُدَارِيْنَ تَصْحِيْحَ الْمِقَةِ وَمِنْ رَدِّ الْمُلَابِسِيْنَ
كَرَمَ الْعِشْرَةِ وَمِنْ مَرَارَةِ خَوْفِ الظَّالِمِيْنَ حَلَاوَةَ الْاَمَنَةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاجْعَلْ لِّيْ يَدًا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِيْ وَ

لِسَاناً عَلَى مَنْ خَاصَمَنِي وَظَفَراً بِمَنْ عَانَدَنِي وَهَبْ لِي مَكْراً عَلَى
مَنْ كَايَدَنِي وَقُدْرَةً عَلَى مَنِ اضْطَهَدَنِي وَتَكْذِيباً لِمَنْ قَصَبَنِي
وَسَلَامَةً مِمَّنْ تَوَعَّدَنِي وَوَفِّقْنِي لِطَاعَةِ مَنْ سَدَّدَنِي وَمُتَابَعَةِ
مَنْ أَرْشَدَنِي اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَدِّدْنِي لِأَنْ
أُعَارِضَ مَنْ غَشَّنِي بِالنُّصْحِ وَأَجْزِيَ مَنْ هَجَرَنِي بِالْبِرِّ وَأُثِيبَ
مَنْ حَرَمَنِي بِالْبَذْلِ وَأُكَافِيَ مَنْ قَطَعَنِي بِالصِّلَةِ وَأُخَالِفَ
مَنِ اغْتَابَنِي إِلَى حُسْنِ الذِّكْرِ وَأَنْ أَشْكُرَ الْحَسَنَةَ وَأُغْضِيَ عَنِ
السَّيِّئَةِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَحَلِّنِي بِحِلْيَةِ الصَّالِحِينَ
وَأَلْبِسْنِي زِينَةَ الْمُتَّقِينَ فِي بَسْطِ الْعَدْلِ وَكَظْمِ الْغَيْظِ وَإِطْفَاءِ
النَّائِرَةِ وَضَمِّ أَهْلِ الْفُرْقَةِ وَإِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ وَإِفْشَاءِ
الْعَارِفَةِ وَسَتْرِ الْعَائِبَةِ وَلِينِ الْعَرِيكَةِ وَخَفْضِ الْجَنَاحِ وَحُسْنِ
السِّيرَةِ وَسُكُونِ الرِّيحِ وَطِيبِ الْمُخَالَقَةِ وَالسَّبْقِ إِلَى الْفَضِيلَةِ
وَإِيثَارِ التَّفَضُّلِ وَتَرْكِ التَّعْيِيرِ وَالْإِفْضَالِ عَلَى غَيْرِ الْمُسْتَحِقِّ وَالْقَوْلِ
بِالْحَقِّ وَإِنْ عَزَّ وَاسْتِقْلَالِ الْخَيْرِ وَإِنْ كَثُرَ مِنْ قَوْلِي وَفِعْلِي
وَاسْتِكْثَارِ الشَّرِّ وَإِنْ قَلَّ مِنْ قَوْلِي وَفِعْلِي وَأَكْمِلْ ذٰلِكَ لِي
بِدَوَامِ الطَّاعَةِ وَلُزُومِ الْجَمَاعَةِ وَرَفْضِ أَهْلِ الْبِدَعِ وَمُسْتَعْمِلِ
الرَّأْيِ الْمُخْتَرَعِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاجْعَلْ أَوْسَعَ
رِزْقِكَ عَلَيَّ إِذَا كَبِرْتُ وَأَقْوَى قُوَّتِكَ فِيَّ إِذَا نَصِبْتُ وَلَا تَبْتَلِيَنِّي
بِالْكَسَلِ عَنْ عِبَادَتِكَ وَلَا الْعَمَى عَنْ سَبِيلِكَ وَلَا بِالتَّعَرُّضِ
لِخِلَافِ مَحَبَّتِكَ وَلَا مُجَامَعَةِ مَنْ تَفَرَّقَ عَنْكَ وَلَا مُفَارَقَةِ
مَنِ اجْتَمَعَ إِلَيْكَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي
أَصُولُ بِكَ عِنْدَ الضَّرُورَةِ وَأَسْأَلُكَ عِنْدَ الْحَاجَةِ وَأَتَضَرَّعُ
إِلَيْكَ عِنْدَ الْمَسْكَنَةِ وَلَا تَفْتِنِّي بِالْاسْتِعَانَةِ بِغَيْرِكَ إِذَا اضْطُرِرْتُ

وَلَا بِالْخُضُوعِ لِسُؤَالِ غَيْرِكَ إِذَا افْتَقَرْتُ وَلَا بِالتَّضَرُّعِ إِلَى مَنْ
دُونَكَ إِذَا رَهِبْتُ فَأَسْتَحِقَّ بِذٰلِكَ خِذْلَانَكَ وَمَنْعَكَ وَإِعْرَاضَكَ
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ فِي رُوعِي مِنَ
التَّمَنِّي وَالتَّظَنِّي وَالْحَسَدِ ذِكْراً لِعَظَمَتِكَ وَتَفَكُّراً فِي قُدْرَتِكَ
وَتَدْبِيراً عَلَى عَدُوِّكَ وَمَا أَجْرَى عَلَى لِسَانِي مِنْ لَفْظَةِ فُحْشٍ أَوْ هُجْرٍ
أَوْ شَتْمِ عِرْضٍ أَوْ شَهَادَةِ بَاطِلٍ أَوِ اغْتِيَابِ مُؤْمِنٍ غَائِبٍ أَوْ سَبِّ
حَاضِرٍ وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ نُطْقاً بِالْحَمْدِ لَكَ وَإِغْرَاقاً فِي الثَّنَاءِ
عَلَيْكَ وَذَهَاباً فِي تَمْجِيدِكَ وَشُكْراً لِنِعْمَتِكَ وَاعْتِرَافاً بِإِحْسَانِكَ
وَإِحْصَاءً لِمِنَنِكَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَلَا أُظْلَمَنَّ وَأَنْتَ
مُطِيقٌ لِلدَّفْعِ عَنِّي وَلَا أَظْلِمَنَّ وَأَنْتَ الْقَادِرُ عَلَى الْقَبْضِ مِنِّي وَلَا
أَضِلَّنَّ وَقَدْ أَمْكَنَتْكَ هِدَايَتِي وَلَا أَفْتَقِرَنَّ وَمِنْ عِنْدِكَ وُسْعِي
وَلَا أَطْغَيَنَّ وَمِنْ عِنْدِكَ وُجْدِي اللّٰهُمَّ إِلَى مَغْفِرَتِكَ وَفَدْتُ
وَإِلَى عَفْوِكَ قَصَدْتُ وَإِلَى تَجَاوُزِكَ اشْتَقْتُ وَبِفَضْلِكَ وَثِقْتُ وَ
لَيْسَ عِنْدِي مَا يُوجِبُ لِي مَغْفِرَتَكَ وَلَا فِي عَمَلِي مَا أَسْتَحِقُّ بِهِ
عَفْوَكَ وَمَا لِي بَعْدَ أَنْ حَكَمْتُ عَلَى نَفْسِي إِلَّا فَضْلُكَ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَآلِهِ وَتَفَضَّلْ عَلَيَّ اللّٰهُمَّ وَأَنْطِقْنِي بِالْهُدَى وَأَلْهِمْنِي التَّقْوَى
وَوَفِّقْنِي لِلَّتِي هِيَ أَزْكَى وَاسْتَعْمِلْنِي بِمَا هُوَ أَرْضَى اللّٰهُمَّ اسْلُكْ
بِيَ الطَّرِيقَةَ الْمُثْلَى وَاجْعَلْنِي عَلَى مِلَّتِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَى اللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَمَتِّعْنِي بِالْاقْتِصَادِ وَاجْعَلْنِي مِنْ أَهْلِ
السَّدَادِ وَمِنْ أَدِلَّةِ الرَّشَادِ وَمِنْ صَالِحِي الْعِبَادِ وَارْزُقْنِي فَوْزَ الْمَعَادِ
وَسَلَامَةَ الْمِرْصَادِ اللّٰهُمَّ خُذْ لِنَفْسِكَ مِنْ نَفْسِي مَا يُخَلِّصُهَا وَ
أَبْقِ لِنَفْسِي مِنْ نَفْسِي مَا يُصْلِحُهَا فَإِنَّ نَفْسِي هَالِكَةٌ أَوْ تَعْصِمَهَا
اللّٰهُمَّ أَنْتَ عُدَّتِي إِنْ حَزِنْتُ وَأَنْتَ مُنْتَجَعِي إِنْ حُرِمْتُ

استعانتي إن كرثت وعندك مما فات خلف ولما فسد صلاح
وفيما أنكرت تغيير فامنن علي قبل البلاء بالعافية وقبل
الطلب بالجدة وقبل الضلال بالرشاد واكفني مؤونة معرة
العباد وهب لي أمن يوم المعاد وامنحني حسن الإرشاد اللهم
صل على محمد وآله وادرأ عني بلطفك واغذني بنعمتك و
أصلحني بكرمك وداوني بصنعك وأظلني في ذراك وجللني
رضاك ووفقني إذا اشتكلت علي الأمور لأهداها وإذا تشابهت
الأعمال لأزكاها وإذا تناقضت الملل لأرضاها اللهم صل
على محمد وآله وتوجني بالكفاية وسمني حسن الولاية
وهب لي صدق الهداية ولا تفتني بالسعة وامنحني حسن
الدعة ولا تجعل عيشي كدا ولا ترد دعائي علي ردا فإني لا أجعل
لك ضدا ولا أدعو معك ندا اللهم صل على محمد وآله وامنعني
من السرف وحصن رزقي من التلف ووفر ملكتي بالبركة فيه و
أصب بي سبيل الهداية للبر فيما أنفق منه اللهم صل على محمد
وآله واكفني مؤونة الاكتساب وارزقني من غير احتساب فلا
أشتغل عن عبادتك بالطلب ولا أحتمل إصر تبعات المكسب
اللهم فأطلبني بقدرتك ما أطلب وأجرني بعزتك مما أرهب
اللهم صل على محمد وآله وصن وجهي باليسار ولا تبتذل
جاهي بالإقتار فأسترزق أهل رزقك وأستعطي شرار خلقك
فأفتتن بحمد من أعطاني وأبتلى بذم من منعني وأنت من
دونهم ولي الإعطاء والمنع اللهم صل على محمد وآله وارزقني
صحة في عبادة وفراغا في زهادة وعلما في استعمال وورعا
في إجمال اللهم اختم بعفوك أجلي وحقق في رجاء رحمتك

أملي وسهل إلى بلوغ رضاك سبلي وحسن في جميع أحوالي عملي
اللهم صل على محمد وآله ونبهني لذكرك في أوقات الغفلة
واستعملني بطاعتك في أيام المهلة وانهج لي إلى محبتك سبيلا
سهلة أكمل لي بها خير الدنيا والآخرة اللهم صل على محمد
وآله كأفضل ما صليت على أحد من خلقك قبله وأنت مصل
على أحد بعده وآتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقني
برحمتك عذاب النار آمين آمين إنك على كل شيء قدير
وهو عليك يسير يا أوسع الواهبين وأكرم الأجودين فصل على
محمد وآله الطاهرين وعلى جميع المرسلين وعبادك المؤمنين
إنك ذو رحمة قريبة من المحسنين۔

دعائے توبہ: اللهم إنه يحجبني عن مسألتك خلال
ثلث وتحدوني عليها خلة واحدة يحجبني أمر أمرت به
فأبطأت عنه ونهي نهيتني عنه فأسرعت إليه ونعمة
أنعمت بها علي فقصرت في شكرها ويحدوني على مسألتك
تفضلك على من أقبل بوجهه إليك ووفد بحسن ظنه إليك
إذ جميع إحسانك تفضل وإذ كل نعمك ابتداء فها أنا
ذا يا إلهي واقف بباب عزك وقوف المستسلم الذليل وسائلك
على الحياء مني سؤال البائس المعيل مقر لك بأني لم أستسلم
وقت إحسانك إلا بالإقلاع عن عصيانك ولم أخل في الحالات
كلها من امتنانك فهل ينفعني يا إلهي إقراري عندك بسوء
ما اكتسبت وهل ينجيني منك اعترافي لك بقبيح ما ارتكبت
أم أوجبت لي في مقامي هذا سخطك أم لزمني في وقت
دعاي مقتك سبحانك لا أيأس منك وقد فتحت لي باب التوبة

اِلَيْكَ بَلْ اَقُولُ مَقَالَ الْعَبْدِ الذَّلِيْلِ الظَّالِمِ لِنَفْسِهِ الْمُسْتَخِفِّ بِحُرْمَةِ رَبِّهِ الَّذِي عَظُمَتْ ذُنُوبُهُ فَجَلَّتْ وَاَدْبَرَتْ اَيَّامُهُ فَوَلَّتْ حَتّٰى اِذَا رَاٰى مُدَّةَ الْعَمَلِ قَدِ انْقَضَتْ وَغَايَةَ الْعُمُرِ قَدِ انْتَهَتْ وَاَيْقَنَ اَنَّهُ لَا مَحِيصَ لَهُ مِنْكَ وَلَا مَهْرَبَ لَهُ عَنْكَ تَلَقَّاكَ بِالْاِنَابَةِ وَاَخْلَصَ لَكَ التَّوْبَةَ فَقَامَ اِلَيْكَ بِقَلْبٍ طَاهِرٍ نَقِيٍّ ثُمَّ دَعَاكَ بِصَوْتٍ حَائِلٍ خَفِيٍّ قَدْ تَطَاْطَاَ لَكَ فَانْحَنٰى وَنَكَّسَ رَاْسَهُ فَانْثَنٰى قَدْ اَرْعَشَتْ خَشْيَتُهُ رِجْلَيْهِ وَغَرَّقَتْ دُمُوعُهُ خَدَّيْهِ يَدْعُوكَ بِيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَيَا اَرْحَمَ مَنِ انْتَابَهُ الْمُسْتَرْحِمُونَ وَيَا اَعْطَفَ مَنْ اَطَافَ بِهِ الْمُسْتَغْفِرُونَ وَيَا مَنْ عَفْوُهُ اَكْثَرُ مِنْ نَقِمَتِهِ وَيَا مَنْ رِضَاهُ اَوْفَرُ مِنْ سَخَطِهِ وَيَا مَنْ تَحَمَّدَ اِلٰى خَلْقِهِ بِحُسْنِ التَّجَاوُزِ وَيَا مَنْ عَوَّدَ عِبَادَهُ قَبُولَ الْاِنَابَةِ وَيَا مَنِ اسْتَصْلَحَ فَاسِدَهُمْ بِالتَّوْبَةِ وَيَا مَنْ رَضِيَ مِنْ فِعْلِهِمْ بِالْيَسِيرِ وَيَا مَنْ كَافٰى قَلِيلَهُمْ بِالْكَثِيرِ وَيَا مَنْ ضَمِنَ لَهُمْ اِجَابَةَ الدُّعَاءِ وَيَا مَنْ وَعَدَهُمْ عَلٰى نَفْسِهِ بِتَفَضُّلِهِ حُسْنَ الْجَزَاءِ مَا اَنَا بِاَعْصٰى مَنْ عَصَاكَ فَغَفَرْتَ لَهُ وَمَا اَنَا بِاَلْوَمِ مَنِ اعْتَذَرَ اِلَيْكَ فَقَبِلْتَ مِنْهُ وَمَا اَنَا بِاَظْلَمِ مَنْ تَابَ اِلَيْكَ فَعُدْتَ عَلَيْهِ اَتُوبُ اِلَيْكَ فِي مَقَامِي هٰذَا تَوْبَةَ نَادِمٍ عَلٰى مَا فَرَطَ مِنْهُ مُشْفِقٍ مِمَّا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ خَالِصِ الْحَيَاءِ مِمَّا وَقَعَ فِيهِ عَالِمٍ بِاَنَّ الْعَفْوَ عَنِ الذَّنْبِ الْعَظِيمِ لَا يَتَعَاظَمُكَ وَاَنَّ التَّجَاوُزَ عَنِ الْاِثْمِ الْجَلِيلِ لَا يَسْتَصْعِبُكَ وَاَنَّ احْتِمَالَ الْجِنَايَاتِ الْفَاحِشَةِ لَا يَتَكَاَّدُكَ وَاَنَّ اَحَبَّ عِبَادِكَ اِلَيْكَ مَنْ تَرَكَ الْاِسْتِكْبَارَ عَلَيْكَ وَجَانَبَ الْاِصْرَارَ وَلَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ وَاَنَا اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِنْ اَنْ اَسْتَكْبِرَ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُصِرَّ وَاَسْتَغْفِرُكَ

لِمَا قَصَّرْتُ فِيهِ وَاَسْتَعِينُ بِكَ عَلٰى مَا عَجَزْتُ عَنْهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ وَهَبْ لِي مَا يَجِبُ عَلَيَّ لَكَ وَعَافِنِي مِمَّا اَسْتَوْجِبُهُ مِنْكَ وَاَجِرْنِي مِمَّا يَخَافُهُ اَهْلُ الْاِسَاءَةِ فَاِنَّكَ مَلِيءٌ بِالْعَفْوِ مَرْجُوٌّ لِلْمَغْفِرَةِ مَعْرُوفٌ بِالتَّجَاوُزِ لَيْسَ لِحَاجَتِي مَطْلَبٌ سِوَاكَ وَلَا لِذَنْبِي غَافِرٌ غَيْرُكَ حَاشَاكَ وَلَا اَخَافُ عَلٰى نَفْسِي اِلَّا اِيَّاكَ اِنَّكَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاقْضِ حَاجَتِي وَاَنْجِحْ طَلِبَتِي وَاغْفِرْ ذَنْبِي وَاٰمِنْ خَوْفَ نَفْسِي اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَّذٰلِكَ عَلَيْكَ يَسِيرٌ اٰمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ۔

جمعۃ الوداع اور اعمال دہہ آخر

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ سے منقول ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں ماہ رمضان کے آخری جمعہ کے روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب حضرتؐ کی نظر مجھ پر پڑی تو فرمایا اے جابر ماہِ رمضان کا یہ آخری جمعہ ہے۔ اس کو وداع کرو اور کہو۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ صِيَامِنَا اِيَّاهُ فَاِنْ جَعَلْتَهُ فَاجْعَلْنِي مَرْحُومًا وَّلَا تَجْعَلْنِي مَحْرُومًا۔ وارد ہے کہ آخر دس شبوں میں ہر شب یہ دعا پڑھے۔ اَعُوذُ بِجَلَالِ وَجْهِكَ الْكَرِيمِ اَنْ يَنْقَضِيَ عَنِّي شَهْرُ رَمَضَانَ اَوْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ مِنْ لَيْلَتِي هٰذِهِ وَلَكَ قِبَلِي ذَنْبٌ اَوْ تَبِعَةٌ تُعَذِّبُنِي عَلَيْهِ۔ اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ آں حضرتؑ آخر کی ہر شب کو یہ دعا پڑھتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فِي كِتَابِكَ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي اُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَعَظِّمْتَ حُرْمَةَ شَهْرِ رَمَضَانَ بِمَا اَنْزَلْتَ فِيهِ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَخَصَصْتَهُ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ وَجَعَلْتَهَا خَيْرًا مِنْ

اَلْفِ شَهْرٍ اَللّٰهُمَّ وَهٰذِهٖ اَيَّامُ شَهْرِ رَمَضَانَ قَدِ انْقَضَتْ وَ
لَيَالِيْهِ قَدْ تَصَرَّمَتْ وَقَدْ صِرْتُ يَا اِلٰهِيْ مِنْهُ اِلٰى مَا اَنْتَ اَعْلَمُ
بِهٖ مِنِّيْ وَاَحْصٰى لِعَدَدِهٖ مِنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ فَاَسْئَلُكَ بِمَا سَاَلَكَ
بِهٖ مَلٰٓئِكَتُكَ الْمُقَرَّبُوْنَ وَاَنْبِيَآؤُكَ الْمُرْسَلُوْنَ وَعِبَادُكَ
الصَّالِحُوْنَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَفُكَّ رَقَبَتِيْ
مِنَ النَّارِ وَتُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ وَاَنْ تَتَفَضَّلَ عَلَيَّ بِعَفْوِكَ
وَكَرَمِكَ وَتَتَقَبَّلَ تَقَرُّبِيْ وَتَسْتَجِيْبَ دُعَآئِيْ وَتَمُنَّ عَلَيَّ
بِالْاَمْنِ يَوْمَ الْخَوْفِ مِنْ كُلِّ هَوْلٍ اَعْدَدْتَّهٗ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلٰهِيْ
وَاَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَبِجَلَالِكَ الْعَظِيْمِ اَنْ تَنْقَضِيَ اَيَّامُ
شَهْرِ رَمَضَانَ وَلَيَالِيْهِ وَلَكَ قِبَلِيْ تَبِعَةٌ اَوْ ذَنْبٌ تُؤَاخِذُنِيْ
بِهٖ اَوْ خَطِيْئَةٌ تُرِيْدُ اَنْ تَقْتَصَّهَا مِنِّيْ لَمْ تَغْفِرْهَا لِيْ سَيِّدِيْ سَيِّدِيْ سَيِّدِيْ
اَسْئَلُكَ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اِذْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ بِلَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اِنْ كُنْتَ رَضِيْتَ عَنِّيْ
فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ فَازْدَدْ عَنِّيْ رِضًا وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ رَضِيْتَ عَنِّيْ فَمِنَ
الْاٰنَ فَارْضَ عَنِّيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا اَللّٰهُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ
يَا مَنْ لَّمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اور اس دعا کو بہت
پڑھنا چاہیے۔ يَا مُلَيِّنَ الْحَدِيْدِ لِدَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا كَاشِفَ الضُّرِّ
وَالْكُرَبِ الْعِظَامِ عَنْ اَيُّوْبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَيْ مُفَرِّجَ هَمِّ يَعْقُوْبَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ اَيْ مُنَفِّسَ غَمِّ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَافْعَلْ
بِيْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَلَا تَفْعَلْ بِيْ مَا اَنَا اَهْلُهٗ۔

اور ستائیسویں شب کو بھی غسل سنت ہے۔ اور حضرت امام زین العابدین
علیہ السلام اس شب کو بار بار یہ دعا پڑھتے تھے۔ اول شب سے تا آخر شب اَللّٰهُمَّ
ارْزُقْنِي التَّجَافِيْ عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْاِنَابَةَ اِلٰى دَارِ الْخُلُوْدِ وَالْاِسْتِعْدَادَ
لِلْمَوْتِ قَبْلَ حُلُوْلِ الْفَوْتِ۔ اور انتیسویں تاریخ اور شب آخر کو بھی غسل سنت
ہے۔ اور زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام شب آخر کو پڑھنا بہت ثواب ہے
اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آخر شب ماہ مبارک کو یہ دعا
پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ صِيَامِيْ لِشَهْرِ رَمَضَانَ وَ
اَعُوْذُ بِكَ اَنْ يَّطْلُعَ فَجْرُ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اِلَّا وَقَدْ غَفَرْتَ لِيْ اور سنت
ہے کہ یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَحَبِّ مَا دُعِيْتَ بِهٖ وَاَرْضٰى
مَا رَضِيْتَ بِهٖ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّعَنْ اَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَ
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَلَا تَجْعَلْ وَدَاعَ شَهْرِيْ
هٰذَا وَدَاعَ خُرُوْجِيْ مِنَ الدُّنْيَا وَلَا وَدَاعَ اٰخِرِ عِبَادَتِكَ وَوَفِّقْنِيْ
فِيْهِ لِلَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاجْعَلْهَا لِيْ خَيْرًا مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَّعَ تَضَاعُفِ
الْاَجْرِ وَالْاِجَابَةِ وَالْعَفْوِ عَنِ الذَّنْبِ بِرِضَى الرَّبِّ۔ ایک روایت
میں وارد ہے کہ آخر شب سورۂ انعام و سورۂ کہف و سورۂ یٰس پڑھے اور سو مرتبہ کہے
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔ اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دہۂ
آخر کی ہر شب کی ایک ایک دعا مخصوص وارد ہے۔ اور یہ دعائیں بہت جلیل القدر
ہیں۔ اور مطالب دنیا و آخرت پر مشتمل ہیں۔

دعائے شب بست و یکم ۲۱:- يَا مُوْلِجَ اللَّيْلِ فِي النَّهَارِ وَيَا مُوْلِجَ
النَّهَارِ فِي اللَّيْلِ وَمُخْرِجَ الْحَيِّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجَ الْمَيِّتِ مِنَ
الْحَيِّ يَا رَازِقَ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا اَللّٰهُ
يَا رَحِيْمُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ لَكَ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى وَالْاَمْثَالُ
الْعُلْيَا وَالْكِبْرِيَآءُ وَالْاٰلَآءُ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ اسْمِيْ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السُّعَدَآءِ وَرُوْحِيْ
مَعَ الشُّهَدَآءِ وَاِحْسَانِيْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَاِسَآءَتِيْ مَغْفُوْرَةً وَّاَنْ تَهَبَ
لِيْ يَقِيْنًا تُبَاشِرُ بِهٖ قَلْبِيْ وَاِيْمَانًا يُّذْهِبُ الشَّكَّ عَنِّيْ

ترضيني بما قسمت لي وآتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار الحريق وارزقني فيها ذكرك وشكرك والرغبة إليك والإنابة والتوبة والتوفيق لما وفقت له محمداً وآل محمد عليه وعليهم السلام۔

دعائے شب بست و دوم :۔ يا سالخ النهار من الليل فإذا نحن مظلمون ومجري الشمس لمستقرها بتقديرك يا عزيز يا عليم ومقدر القمر منازل حتى عاد كالعرجون القديم يا نور كل نور ومنتهى كل رغبة وولي كل نعمة يا الله يا رحمن يا الله يا قدوس يا أحد يا واحد يا فرد يا الله يا الله يا الله لك الأسماء الحسنى والأمثال العليا والكبرياء والآلاء أسألك أن تصلي على محمد وأهل بيته وأن تجعل اسمي في هذه الليلة في السعداء وروحي مع الشهداء وإحساني في عليين وإساءتي مغفورة وأن تهب لي يقيناً تباشر به قلبي وإيماناً يذهب الشك عني وترضيني بما قسمت لي وآتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار الحريق وارزقني فيها ذكرك وشكرك والرغبة إليك والإنابة والتوبة والتوفيق لما وفقت له محمداً وآل محمد عليه وعليهم السلام۔

دعائے شب بست و سوم :۔ يا رب ليلة القدر وجاعلها خيراً من ألف شهر ورب الليل والنهار والجبال والبحار والظلم والأنوار والأرض والسماء يا بارئ يا مصور يا حنان يا منان يا الله يا رحمن يا الله يا قيوم يا الله يا بديع يا الله يا الله يا الله لك الأسماء الحسنى والأمثال العليا والكبرياء والآلاء

أسألك أن تصلي على محمد وآل محمد وأن تجعل اسمي في هذه الليلة في السعداء وروحي مع الشهداء وإحساني في عليين وإساءتي مغفورة وأن تهب لي يقيناً تباشر به قلبي وإيماناً يذهب الشك عني وترضيني بما قسمت لي وآتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار الحريق وارزقني فيها ذكرك وشكرك والرغبة إليك والإنابة والتوبة والتوفيق لما وفقت له محمداً وآل محمد صلواتك عليه وعليهم۔

دعائے شب بست و چہارم :۔ يا فالق الإصباح وجاعل الليل سكناً والشمس والقمر حسباناً يا عزيز يا عليم يا ذا المن والطول والقوة والحول والفضل والإنعام يا ذا الجلال والإكرام يا الله يا رحمن يا الله يا فرد يا وتر يا الله يا ظاهر يا باطن يا حي لا إله إلا أنت يا الله يا الله لك الأسماء الحسنى والأمثال العليا والكبرياء والآلاء أسألك أن تصلي على محمد وآل محمد وأن تجعل اسمي في هذه الليلة في السعداء وروحي مع الشهداء وإحساني في عليين وإساءتي مغفورة وأن تهب لي يقيناً تباشر به قلبي وإيماناً يذهب الشك عني ورضاً بما قسمت لي وآتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار الحريق وارزقني فيها ذكرك وشكرك والرغبة إليك والإنابة والتوبة والتوفيق لما وفقت له محمداً وآل محمد عليه وعليهم السلام۔

دعائے شب بست و پنجم :۔ يا جاعل الليل لباساً والنهار معاشاً والأرض مهاداً والجبال أوتاداً يا الله يا قاهر يا الله يا جبار

یا اللہ یا سمیع یا اللہ یا قریب یا اللہ یا مجیب یا اللہ یا اللہ لک الاسماء الحسنٰی والامثال العلیا والکبریاء والآلاء اسئلک ان تصلی علی محمد و آل محمد و ان تجعل اسمی فی ہذہ اللیلۃ فی السعداء و روحی مع الشہداء و احسانی فی علیین و اسائتی مغفورۃ و ان تہب لی یقینا تباشر بہ قلبی و ایمانا یذہب الشک عنی و رضا بما قسمت لی و اٰتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاٰخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار الحریق وارزقنی فیہا ذکرک و شکرک والرغبۃ الیک والانابۃ والتوبۃ والتوفیق لما وفقت لہ محمدا و آل محمد صلواتک علیہ وعلیہم

دعائے شب بست وششم - یا جاعل اللیل والنہار آیتین یا من محا آیۃ اللیل وجعل آیۃ النہار مبصرۃ لتبتغوا فضلا منہ و رضوانا یا مفصل کل شیء تفصیلا یا اللہ یا ماجد یا وہاب یا اللہ یا جواد یا اللہ یا اللہ یا اللہ لک الاسماء الحسنٰی والامثال العلیا والکبریاء والآلاء اسئلک ان تصلی علی محمد و آل محمد و ان تجعل اسمی فی ہذہ اللیلۃ فی السعداء و روحی مع الشہداء و احسانی فی علیین و اسائتی مغفورۃ و ان تہب لی یقینا تباشر بہ قلبی و ایمانا یذہب الشک عنی و ترضینی بما قسمت لی و اٰتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاٰخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار الحریق وارزقنی فیہا ذکرک و شکرک والرغبۃ الیک والانابۃ والتوبۃ والتوفیق لما وفقت لہ محمدا و آل محمد علیہ وعلیہم السلام۔

دعائے شب بست وہفتم - یا مادّ الظل ولو شئت لجعلتہ ساکنا وجعلت الشمس علیہ دلیلا ثم قبضتہ الیک قبضا یسیرا یا ذا الحول والطول والکبریاء والآلاء لا الہ الا انت عالم الغیب والشہادۃ الرحمٰن الرحیم لا الہ الا انت یا قدوس یا سلام یا مؤمن یا مہیمن یا عزیز یا جبار یا متکبر یا اللہ یا خالق یا باری یا مصور یا اللہ یا اللہ یا اللہ لک الاسماء الحسنٰی والامثال العلیا والکبریاء والآلاء اسئلک ان تصلی علی محمد و آل محمد و ان تجعل اسمی فی ہذہ اللیلۃ فی السعداء و روحی مع الشہداء و احسانی فی علیین و اسائتی مغفورۃ و ان تہب لی یقینا تباشر بہ قلبی و ایمانا یذہب الشک عنی و ترضینی بما قسمت لی و اٰتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاٰخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار الحریق وارزقنی فیہا ذکرک و شکرک والرغبۃ الیک والانابۃ والتوبۃ والتوفیق لما وفقت لہ محمدا و آل محمد صلی اللہ علیہ وعلیہم

دعائے شب بست وہشتم - یا خازن اللیل فی الہواء و یا خازن النور فی السماء و مانع السماء ان تقع علی الارض الا باذنہ و حابسہما ان تزولا یا علیم یا عظیم یا غفور یا دائم یا اللہ یا وارث یا باعث من فی القبور یا اللہ یا اللہ یا اللہ لک الاسماء الحسنٰی والامثال العلیا والکبریاء والآلاء اسئلک ان تصلی علی محمد و آل محمد و ان تجعل اسمی فی ہذہ اللیلۃ فی السعداء و روحی مع الشہداء و احسانی فی علیین و اسائتی مغفورۃ و ان تہب لی یقینا تباشر بہ قلبی و ایمانا یذہب الشک عنی و ترضینی بما قسمت لی و اٰتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاٰخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار الحریق وارزقنی فیہا ذکرک و شکرک والرغبۃ الیک والرہبۃ

منك والتوبة والانابة والتوفيق لما وفقت له محمدا و آل محمد صلواتك عليه وعليهم۔

دعائے شب بست ونہم۔ یا مکور اللیل علی النھار و مکور النھار علی اللیل یا علیم یا حکیم یا رب الارباب وسید السادات لا الٰہ الا انت یا من ھو اقرب الی من حبل الورید یا اللہ یا اللہ یا اللہ لک الاسماء الحسنیٰ والامثال العلیا والکبریاء والآلاء اسئلک ان تصلی علی محمد وآل محمد وان تجعل اسمی فی ھذہ اللیلة فی السعداء وروحی مع الشھداء واحسانی فی علیین واسائتی مغفورة وان تھب لی یقینا تباشر بہ قلبی وایمانا یذھب الشک عنی وترضینی بما قسمت لی وآتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار الحریق وارزقنی فیھا ذکرک وشکرک والرغبة الیک والتوبة والانابة والتوفیق لما وفقت له محمدا وآل محمد صلواتک علیه وعلیھم۔

دعائے شب سی ام۔ الحمد للہ لا شریک له الحمد للہ کما ینبغی لکرم وجھه وعز جلاله وکما ھو اھله یا قدوس یا نور یا نور القدس یا سبوح یا منتھی التسبیح یا رحمٰن یا فاعل الرحمة یا اللہ یا علیم یا کبیر یا اللہ یا لطیف یا جلیل یا اللہ یا سمیع یا بصیر یا اللہ یا اللہ یا اللہ لک الاسماء الحسنیٰ والامثال العلیا والکبریاء والآلاء اسئلک ان تصلی علی محمد وآل محمد وان تجعل اسمی فی ھذہ اللیلة فی السعداء وروحی مع الشھداء واحسانی فی علیین واسائتی مغفورة وان تھب لی یقینا تباشر بہ قلبی وایمانا یذھب الشک عنی وترضینی بما قسمت لی وآتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار الحریق وارزقنی فیھا ذکرک وشکرک والرغبة الیک والتوبة والانابة والتوفیق لما وفقت له محمدا وآل محمد صلواتک علیه وعلیھم۔

ماہ شوال

شب عید بڑی بابرکت و عظمت رات ہے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص شب عید عبادت میں بسر کرے اُس کا دل اُس روز نہ مرے گا جس دن کہ خوف کی وجہ سے لوگوں کے دل مُردہ ہوں گے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ میرے پدر بزرگوار عید کی رات عبادت و نماز میں صبح تک بسر فرماتے تھے۔ اور تمام رات مسجد میں رہتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ اے فرزند آج کی رات شب قدر سے کم نہیں ہے۔ اس شب میں غسل سنت ہے۔ اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت پڑھنی چاہیئے۔ شب کے اعمال مختصراً یہ ہیں کہ دو رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد ہزار مرتبہ اور اگر دشوار ہو تو سو مرتبہ سورۃ قل ہو اللہ پڑھے۔ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۃ مذکور پڑھے۔ اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد سجدہ میں جائے اور سو مرتبہ کہے۔ اَتُوبُ اِلَی اللہِ اور پھر کہے۔ یا ذا المن والجود یا ذا المن والطول یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیه وآله صل علی محمد وآله۔ پس خدا سے اپنی حاجت طلب کرے جو انشاء اللہ بر آئے گی۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص اس نماز کو پڑھے جس حاجت کو خدا سے مانگے پوری ہوگی۔ اور اس کے گناہ اگرچہ بے حد ہوں تو بھی خدا بخش دے گا۔ اور شب عید میں نماز مغرب اور نماز عشاء کے بعد اور بروز عید نماز صبح اور نماز عید کے بعد ان تکبیروں کا پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔ اللہ اکبر علی ما ھدانا وله الشکر علی ما اولانا۔

عید کے دن سُنّت ہے کہ اوّل روز خرمے سے افطار کرے۔ اور چھت کے نیچے غسل کرنا اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت پڑھنا سنّت مؤکدہ ہے۔ آج کے روز دو چیزوں کا ذکر ضروری ہے۔ ایک فطرہ، دوسری نمازِ عید۔

فطرہ

فطرہ واجب ہے۔ اور شریعت میں اس کی بہت تاکید ہے۔ اور شرائط کے ہوتے ہوئے اسے ترک کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ جو شخص تشہد میں محمدؐ و آلِ محمدؐ پر صلوات نہ بھیجے تو اُس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ اسی طرح اگر عمداً فطرہ ادا نہ کیا جائے تو روزے قبول نہ ہوں گے۔ فطرہ نفس کو تمام روحانی کثافتوں سے پاک کرتا ہے۔ اور اس کے ادا کرنے والا دوسرے سال تک ہر بلا سے محفوظ رہے گا۔ فطرہ ہر ایسے شخص پر واجب ہے جو بالغ و عاقل ہو اور آزاد ہو۔ یعنی کسی کا غلام و کنیز نہ ہو۔ اور غنی ہو[1]۔ یعنی سال بھر کے کھانے کا سبب رکھتا ہو۔ خواہ نقد اتنا روپیہ موجود ہو یا ملازمت ایسی ہو جو مستقل حیثیت رکھتی ہے۔ اور بسر اوقات کے لئے کافی ہے یا پیشہ ایسا کرتا ہے جو عموماً اس کے مصارف کو پورا کر دیتا ہے۔ اور اُس سے سال بھر بآسانی گزار لیتا ہے۔ پس اگر ایسا نہ ہو تو وہ فقیر ہے۔ اور اُس پر فطرہ دینا واجب نہیں۔ البتہ مستحب ہے۔ اور اگر ایک صاع (احتیاطاً پونے ۳ سیر) سے زیادہ نہ ہو۔ تو بہتر یہ ہے کہ اپنے عیال میں جو کہ فقیر ہیں، دست گردان کرے یعنی کسی ایک کو بحیثیت فطرہ دے۔ اور وہ دوسرے کو دے اور وہ تیسرے کو۔ حتیٰ کہ آخری شخص[2] تک پہنچ جائے۔ پس اُس کا جی چاہے تو عیال ہی سے کسی شخص کو دے دے یا کسی اور فقیر کو دے۔ پس جب یہ شرطیں جس شخص میں پائی جائیں تو اُس کا

---

[1] غنی ہونا شرطِ وجوب ہے شرطِ صحت نہیں ہے۔ یعنی اگر غیر غنی شخص بھی ادا کرنا چاہے تو ادا کر سکتا ہے کوئی امر مانع نہیں ہے (آقائے محسن حکیم مدظلہ)

[2] بشرطیکہ سب بالغ، عاقل اور مسلمان ہوں ۱۲

اپنا فطرہ بھی واجب ہے۔ اور اُس شخص کا بھی جو عیال میں داخل ہو۔ خواہ اس کا نفقہ فطرہ دینے والے پر واجب ہو یا نہ ہو۔ اور وہ بالغ ہو یا نابالغ۔ اور آزاد ہو یا غلام و کنیز۔ اسی طرح اُس مہمان کا فطرہ بھی واجب ہے۔ جو عیال میں محسوب ہو جائے۔ اگرچہ وہ آخر ماہ رمضان میں جب کہ عید کا چاند ظاہر ہو، مہمان ہوا ہو۔ البتہ چاند ہو چکنے کے بعد مہمان ہو تو اُس کا فطرہ میزبان کے ذمّہ واجب نہیں ہے۔ اور اگر میزبان فقیر ہو۔ اور مہمان غنی ہو تو خود مہمان پر اپنا فطرہ واجب ہوگا۔

فطرہ چاند رات کو غروب آفتاب کے وقت سے واجب ہو جاتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ رات ہی میں علیحدہ کر لے اور فطرہ نکالنے میں نمازِ عید کے وقت سے زیادہ تاخیر[1] جائز نہیں ہے۔ اور اگر نمازِ عید کے بعد تک نہ نکالا ہو تو احوط یہ ہے کہ عید کی شام تک بہ نیتِ[2] قربت دے اور قضا یا ادا کی تصریح[3] نہ کرے۔ اور اگر فطرہ علیحدہ کر لیا ہو تو کسی خاص مستحق کے انتظار میں تاخیر جائز ہے۔

فطرہ کی مقدار ایک صاع ہے جو ایک عربی وزن ہے جو اسی تولہ کے سیر کے حساب سے تقریباً سوا تین سیر بنتا ہے۔ احتیاطاً ساڑھے تین سیر دینا بہتر ہے۔ ایک فطرہ میں اس قدر گیہوں یا جَو یا خُرما وغیرہ جو چیز کھانے میں زیادہ استعمال ہوتی ہو، مستحق کو دی جائے۔ اور اگر بجائے جنس کے اس کی وہ قیمت دی جائے جو نکالنے کے وقت ہو تو بھی کافی ہے۔

مستحقین فطرہ فقراء ہیں۔ اور بہتر یہ ہے کہ اعزّا کو غیروں پر ترجیح دے۔ اور اعزّا کے بعد ہمسایوں کو اور ان کے بعد اہلِ علم کو اوروں پر مقدم کرے۔ اور زمانۂ غیبتِ امام میں بہتر یہ ہے کہ مجتہد جامع الشرائط کے حوالے کرے اور فطرہ لینے والے کے

---

[1] یہ حکم بربنا احتیاط (وجوبی) ہے ۱۲۔ [2] زکوٰۃ فطرہ کے ادا کرنے کا وقت روزِ عید ظہر تک ہے اور بنابر احتیاط واجب وقتِ ظہر سے تاخیر نہ کرے (آقائے محسن حکیم) [3] بلکہ احوط یہ ہے کہ قبل زوال فطرہ دیدے یا علیحدہ کرے اور اگر زوال سے بھی تاخیر ہو تو اسی دن دیدے یا علیحدہ کرے بلکہ اگر اُس دن بھی نہ دے تب بھی (احوط) (وجوبی) یہ ہے کہ فطرہ دے ۱۲

لئے شرط ہے کہ سیّد نہ ہو۔ لیکن اگر فطرہ دینے والا بھی سیّد ہو تو جائز ہے۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ جو فقیر فطرہ لے اُس کا نفقہ فطرہ دینے والے پر واجب نہ ہو۔ اور اگر زوجہ اپنا فطرہ فقیر شوہر کو دے تو جائز ہے۔ ایک محتاج کو ایک فطرہ سے کم نہ دینا چاہیئے[1] لیکن کئی فطرے ایک کو دے سکتے ہیں۔

نماز عید

عید کی نماز غیبت امام زماں علیہ السّلام کے زمانہ میں سُنّت ہے۔ اور اس کا وقت طلوع آفتاب سے لے کر زوالِ آفتاب تک ہے۔ تنہا بھی اور جماعت کے ساتھ بھی پڑھی جا سکتی ہے۔ اس نماز کی دو رکعت ہیں۔ یوں نیّت کرے کہ نماز عید فطر پڑھتا ہوں سُنّت قربۃً الی اللہ۔ پس تکبیرۃ الاحرام یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے۔ رکعت اوّل میں سُورۃ الحمد اور یہ سورۃ پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلَی ۝ الَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی ۝ وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰی ۝ وَالَّذِیْ اَخْرَجَ الْمَرْعٰی ۝ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰی ۝ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰی ۝ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا یَخْفٰی ۝ وَنُیَسِّرُكَ لِلْیُسْرٰی ۝ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰی ۝ سَیَذَّكَّرُ مَنْ یَّخْشٰی ۝ وَیَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَی ۝ الَّذِیْ یَصْلَی النَّارَ الْكُبْرٰی ۝ ثُمَّ لَا یَمُوْتُ فِیْهَا وَلَا یَحْیٰی ۝ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰی ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰی ۝ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ۝ وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی ۝ اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی ۝ صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی ۝ پھر ہاتھ اٹھا کے قنوت پڑھے۔ اور دعاءِ قنوت یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اَهْلَ الْكِبْرِیَآءِ وَالْعَظَمَةِ وَاَهْلَ الْجُوْدِ وَالْجَبَرُوْتِ وَاَهْلَ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَةِ وَاَهْلَ التَّقْوٰی وَالْمَغْفِرَةِ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذَا الْیَوْمِ الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ لِلْمُسْلِمِیْنَ

[1] اگر فقراء اتنے زیادہ ہوں کہ اُن کو ایک فطرہ بھی نہ دیا جا سکتا ہو تو کم دینا محلّ اشکال ہے (آقائے محسن مدظلہ)

عِیْدًا وَّلِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ ذُخْرًا وَّشَرَفًا وَّكَرَامَةً وَّمَزِیْدًا اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُدْخِلَنِیْ فِیْ كُلِّ خَیْرٍ اَدْخَلْتَ فِیْهِ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُخْرِجَنِیْ مِنْ كُلِّ سُوْٓءٍ اَخْرَجْتَ مِنْهُ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَوٰتُكَ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ مَا سَئَلَكَ بِهٖ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ الْمُخْلَصُوْنَ۔

اس کے بعد تکبیر کہے۔ اور پھر ہاتھ اٹھا کر یہی دُعا قنوت پڑھے۔ اسی طرح ہر مرتبہ تکبیر کہہ کے پانچ مرتبہ یہی قنوت پڑھے۔ پس رکوع و سجود بجا لائے۔ اور کھڑا ہو۔ اور دوسری رکعت میں بعد الحمد کے یہ سورۃ پڑھے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۝ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ۝ وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰهَا ۝ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۝ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۝ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۝ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ۝ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰهَا ۝ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰهَا ۝ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْیٰهَا ۝ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۝ فَدَمْدَمَ عَلَیْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰهَا ۝ وَلَا یَخَافُ عُقْبٰهَا ۝

اس کے بعد ہاتھ اٹھا کے پھر وہی قنوت پڑھے۔ بعدہٗ تکبیر کہے۔ اور پھر وہی قنوت پڑھے۔ اسی طرح ہر مرتبہ تکبیر کہہ کے چار مرتبہ وہی قنوت پڑھے۔ بعد ازاں رکوع و سجود و تشہد و سلام کہہ کر نماز کو تمام کرے۔ (اس کے بعد دو خطبے پڑھے جو صفحہ ۶۱۶ تا ۶۲۰ پر درج ہیں)

ماہ ذیقعدہ

ذی قعدہ کا مہینہ بھی حرمت والے مہینوں میں سے ہے کہ جن میں جدال و قتال حرام ہے۔ اس مہینہ کی گیارھویں تاریخ ولادت حضرت امام رضا علیہ السّلام اور آخری

تاریخ شہادت حضرت امام محمد تقی علیہ السلام ہے۔ ان تاریخوں میں زیارتِ جامعہ پڑھنی چاہیئے۔ اور اس مہینہ کی پچیسویں تاریخ دحو الارض ہے۔ یعنی اس روز کعبہ کے نیچے زمین بچھائی گئی۔ اور پہلے جس روز آسمان سے زمین پر رحمت نازل ہوئی، یہی دن تھا۔ اسی روز کعبہ نصب ہوا۔ اور اسی روز کعبہ کی تعظیم کا حضرت آدم علیہ السلام کو حکم ہوا۔ بے حد مبارک تاریخ ہے۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس روز روزہ رکھے اور اس شب عبادت میں بسر کرے۔ اس کے لئے ایسے سو سال کی عبادت لکھی جائے گی جن میں دنوں کے روزے رکھے ہوں۔ اور راتوں میں عبادت کی ہو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس روز دن چڑھے دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے۔ ہر رکعت میں الحمد کے بعد پانچ مرتبہ سورۃ والشمس پڑھے اور نماز ختم کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ يَا مُقِيْلَ الْعَثَرَاتِ اَقِلْنِيْ عَثْرَتِيْ يَا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ اَجِبْ دَعْوَتِيْ يَا سَمِيْعَ الدَّعَوَاتِ اِسْمَعْ صَوْتِيْ وَارْحَمْنِيْ وَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِيْ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

ماہِ ذی الحجہ

ذی الحجہ کا مہینہ بے حد مبارک اور محترم ہے۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص پہلی تاریخ روزہ رکھے۔ خداوند عالم اُس کو ثواب کثیر عطا فرمائیگا آٹھویں تاریخ کو "یوم ترویہ" کہتے ہیں۔ بڑا بابرکت دن ہے۔ اس روز غسل کرنا سنت ہے۔ اس دن کا روزہ ساٹھ برس کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔ پھر نویں تاریخ جسے "روز عرفہ" کہتے ہیں، یہ شب و روز دونوں بے حد مبارک ہیں۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ شبِ عرفہ میں دعا قبول ہوتی ہے۔ یہ شب خداوند عالم سے مناجات کی رات ہے جو شخص اس شب توبہ کرے اُس کی توبہ قبول ہوگی۔ اس شب میں غسل اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت سُنّت مؤکدہ ہے جو شخص حج میں شریک نہ ہو سکے۔ اور نہ کربلا میں حاضر ہونے کا موقع ملے تو اسے چاہیئے کہ

کسی بلند مقام پر یا وسیع جنگل میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت پڑھے پھر شام تک ذکر خدا میں مشغول رہے تاکہ اُن لوگوں کے ثواب میں شریک ہو جو حج میں مصروف ہیں۔ حضرت امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب دعا میں مشغول ہو تو چاہیئے کہ سو مرتبہ اللہ اکبر اور سو مرتبہ الحمد للہ اور سو مرتبہ سبحان اللہ اور سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ اور سو مرتبہ قل ہو اللہ اور سو مرتبہ انا انزلناہ اور سو مرتبہ آیۃ الکرسی اور سو مرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور سو مرتبہ درود پڑھے۔ پھر دعا میں مشغول ہو۔ اور بہترین دعا صحیفۂ کاملہ کی دعا ہے۔ اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دعائے روز عرفہ یہ منقول ہے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ تَقُوْلُ وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ وَفَوْقَ مَا يَقُوْلُ الْقَائِلُوْنَ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ وَلَكَ بَرَاءَتِيْ وَبِكَ حَوْلِيْ وَمِنْكَ قُوَّتِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ وَسْوَاسِ الصَّدْرِ وَمِنْ شَتَاتِ الْاَمْرِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الرِّيَاحِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيَاحُ وَاَسْئَلُكَ خَيْرَ اللَّيْلِ وَخَيْرَ النَّهَارِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ لَحْمِيْ نُوْرًا وَّفِيْ دَمِيْ نُوْرًا وَّعِظَامِيْ وَعُرُوْقِيْ وَمَقَامِيْ وَمَقْعَدِيْ وَمَدْخَلِيْ وَمَخْرَجِيْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِيَ النُّوْرَ يَا رَبِّ الْيَوْمَ اَلْقَاكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے یہ دعا منقول ہے۔ اَللّٰهُمَّ كَمَا سَتَرْتَ عَلَيَّ مَا لَمْ اَعْلَمْ فَاغْفِرْ لِيْ مَا تَعْلَمُ وَكَمَا وَسِعَنِيْ عِلْمُكَ فَلْيَسَعْنِيْ عَفْوُكَ وَكَمَا بَدَأْتَنِيْ بِالْاِحْسَانِ فَاَتِمَّ نِعْمَتَكَ بِالْغُفْرَانِ وَكَمَا اَكْرَمْتَنِيْ بِمَعْرِفَتِكَ فَاشْفَعْهَا بِمَغْفِرَتِكَ وَكَمَا عَرَّفْتَنِيْ وَحْدَانِيَّتَكَ فَاَكْرِمْنِيْ بِطَاعَتِكَ وَكَمَا عَصَمْتَنِيْ مِمَّا لَمْ اَكُنْ اَعْتَصِمُ مِنْهُ اِلَّا بِعِصْمَتِكَ

نَاغْفِرْلِیْ مَالَوْشِئْتَ عَصَمْتَنِیْ مِنْہُ یَاجَوَّادُ یَاکَرِیْمُ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔ اور حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے یہ دُعا منقول ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ اِنْ تُعَذِّبْنِیْ فَبِاُمُوْرٍ قَدْ سَلَفَتْ مِنِّیْ وَاَنَا بَیْنَ یَدَیْكَ بِرُمَّتِیْ وَاِنْ تَعْفُ عَنِّیْ فَاَھْلُ الْعَفْوِ اَنْتَ یَا اَھْلَ الْعَفْوِ یَا اَحَقَّ مَنْ عَفَا اِغْفِرْلِیْ وَلِاِخْوَانِیْ۔

اس مہینہ کی ساتویں تاریخ حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام کی شہادت ہے۔ لہٰذا زیارت جامعہ پڑھنی چاہیئے جو باب زیارات میں مذکور ہے۔

عیدالاضحیٰ

دسویں تاریخ ذی الحجہ کو عیدالاضحٰے یعنی عید قربان ہے۔ یہ دن اور رات بہت مبارک ہیں۔ یہ رات اُن چار شبوں میں سے ہے۔ جن میں جاگنے اور عبادت کی بے حد تاکید ہے۔ اس شب و روز میں غسل و زیارت امام حسین علیہ السّلام سُنّتِ مؤکدہ ہے اور عید قربان کی نماز کی ترکیب بھی وہی ہے جو ماہ شوال میں عید الفطر کے متعلق بیان کی گئی ہے۔ اور مستحب ہے کہ عید قربان کے روز نماز ظہر سے بارہویں تاریخ کی نماز صبح تک ہر نماز کے بعد یہ تکبیریں پڑھے۔ اور جو لوگ مقامِ منیٰ میں ہوں وہ تیرھویں تاریخ کی نماز صبح تک تکبیریں پڑھیں۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا ھَدَانَا اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا رَزَقَنَا مِنْ بَھِیْمَۃِ الْاَنْعَامِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَبْلَانَا ۃ

قربانی

عید قربان کو قربانی کرنا سنّتِ مؤکدہ ہے بلکہ جو شخص قدرت رکھتا ہے۔ اُس پر بعض فقہاء کے نزدیک واجب ہے۔ اور قربانی گیارہویں اور بارہویں تاریخ کو بھی ہو سکتی ہے۔ اور حج میں تیرھویں کو بھی کر سکتے ہیں۔ ایک مرتبہ حضرت اُمّ سلمہؓ اُمّ المومنین نے

جناب رسُولِ خدا صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کی خدمت میں عرض کیا کہ عید قربان قریب ہے میرے پاس قربانی کے جانور کی قیمت نہیں۔ آیا میں قرض لے کر قربانی کر سکتی ہوں تو حضرت نے فرمایا۔ ہاں قرض لے کر قربانی کرو۔ یقیناً وہ قرض ادا ہو جائے گا۔ قربانی کے لئے اونٹ یا گائے یا بھیڑ یا بکرا ہونا چاہیئے۔ سُنّت ہے کہ اگر اونٹ یا گائے ہو تو مادہ اور اگر بھیڑ یا بکری ہو تو نر۔ بہتر ہے کہ ذی الحجہ کے پہلے دہیہ میں جانور کو خرید لے لیکن اس جانور کی قربانی کرنا مکروہ ہے جو گھر میں پلا ہو۔ اونٹ پانچ سال یا زیادہ کا ہو۔ اور گائے یا بکری دوسرے برس میں ہو بلکہ اگر پُورے دو سال کی ہو تو بہتر ہے اور بھیڑ چھ مہینے کی کافی ہے اگر سات مہینے کی ہو گئی ہو تو بہتر ہے۔ اور جانور کے اعضاء میں کسی قسم کا عیب یا نقص نہ ہو۔ اندھا اور کانا اور لنگڑا، سینگ ٹوٹا، کان کٹا اور بہت دُبلا نہ ہو۔ اور ضعیف، بوڑھا اور بیمار بھی نہ ہو۔ اور خصّی بھی نہ ہو۔ اگر بغیر خصی کا جانور ممکن نہ ہو تو جائز ہے۔ اور سُنّت ہے کہ خود اپنے ہاتھ سے ذبح کرے۔ اگر نہ کر سکے تو قصاب کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے۔ اور شرائط ذبح کے مطابق ذبح کرنا چاہیئے اور سُنّت ہے کہ بوقتِ ذبح یہ دعا پڑھے۔

وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ پس ذبح کرے اور کہے۔ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ۔ اور اگر اس کے ساتھ مل کر کئی آدمیوں نے قربانی کی ہے تو کہے اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا۔ اور کسی دوسرے ایک شخص کی طرف سے ہے تو کہے اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْہُ۔ اور اگر کئی اشخاص کی طرف سے ہے تو کہے اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْھُمْ بہتر یہ ہے کہ مِنْہُ یا مِنَّا کی جگہ پر اُن لوگوں کا نام لیا جائے جن کی طرف سے قربانی ہے۔ سنّت ہے کہ قربانی کی کھال اور کھر اور پائے وغیرہ مستحق کو دے دیئے جائیں اور ان چیزوں کو قصاب کی اُجرت میں لگا دینا یا کھال یا اُس کی قیمت کو تصدق نہ کرنا عمل صحیح نہیں ہے اور اگر قصاب مومن پریشان حال ہو تو بطور تصدق اُسے دیدے۔ گوشت کا

ایک حصّہ فقراء و مساکین میں تقسیم کرے۔ ایک حصّہ ہمسایوں کو دے۔ اور ایک حصّہ اپنے اور اپنے عیال کے تصرف میں لائے۔ اور نماز عید پڑھنے کے بعد قربانی کے گوشت سے افطار کرے۔ اگر ایک جانور اپنے لئے اور ایک اپنے اہل و عیال کے لئے قربانی کرے تو بہتر ہے بلکہ اگر اپنے ماں باپ اور اولاد اور دوسرے عزیزوں کی طرف سے جو مر گئے ہوں، قربانیاں کرے تو بھی اچھا ہے۔ اور اگر صرف ایک ہی قربانی اپنے اور اپنے عیال کی طرف سے کرے تو بھی کافی ہے۔ بلکہ اگر ایک شخص قربانی پر قادر نہ ہو تو سات آدمی بلکہ ستر آدمیوں تک ایک قربانی میں شریک ہو سکتے ہیں۔

عید غدیر

ماہِ ذی الحجہ کی اٹھارویں تاریخ عید غدیر ہے کہ اسی دن خداوند عالم نے دین کو کامل فرمایا اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے غدیر خم کے موقع پر حضرت امیر المومنین علیہ السّلام کو اپنا خلیفہ و جانشین مقرر فرمایا۔ یہ بے حد مبارک روز ہے حضرت امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے کہ بروز قیامت عرشِ خدا کے سامنے چار روز ایسی زیب زینت کے حاضر کئے جائیں گے۔ جس طرح دلہن کو آراستہ کرتے ہیں ایک روز جمعۃ المبارک، ایک روز عید الفطر، ایک روز عید قربان اور ایک روز عید غدیر اور ان سب میں عید غدیر کا دن ایسا ہوگا کہ جیسے ستاروں میں چاند ہوتا ہے۔ یہ دعا کے قبول ہونے کا دن ہے۔ عمدہ لباس پہننے کا دن ہے۔ محمد و آلِ محمد علیہم السّلام پر صلوات بھیجنے کا دن ہے۔ گناہوں کے ترک کرنے کا دن ہے۔ خدا کی عبادت کرنے کا دن ہے اور روزہ داروں کے روزے کھلوانے کا دن ہے۔ یہ وہ دن ہے کہ جس میں ایک مومن دوسرے مومن کا چہرہ دیکھ کر تبسم کرے اور جو ایسا کرے گا تو خداوند عالم بروز قیامت اُس پر رحمت کی نظر فرمائے گا۔ اُس کی حاجتیں بر لائے گا۔ جو مومن اس روز ایک دوسرے سے معانقہ و مصافحہ کرے تو یہ کلمات کہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَنَا مِنَ الْمُتَمَسِّكِيْنَ بِوِلَايَةِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْاَئِمَّةِ الْمَعْصُوْمِيْنَ

علیہم السّلام۔ آج دن کے روزہ کا بہت بڑا ثواب ہے۔ اور آج صدقہ دینا بھی بے حد اجر کا باعث ہے۔ چنانچہ ایک درہم صدقہ کا ثواب ہزار درہم صدقہ کے ثواب کے برابر ہے سُنّت ہے کہ اس روز اوّل وقت غسل کرے۔ اور قبل زوال دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں ایک مرتبہ الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ قل ہو اللہ اور دس مرتبہ سورۃ انّا انزلناہ اور دس مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھنی چاہیئے۔ یہ نماز ثواب عظیم کا موجب ہے۔ اس کے بعد جو دعا کی جائے خداوند عالم قبول فرمائے گا۔ اور اگر کسی وجہ سے یہ نماز نہ پڑھ سکے تو دو رکعت نماز جس سورۃ کے ساتھ چاہے پڑھے۔ بہتر یہ ہے کہ زوال کے قریب پڑھے۔ کیونکہ یہی وہ وقت تھا کہ رسولِ خدا نے امیر المومنین علیہ السّلام کو غدیر خم پر اپنا قائم مقام مقرر کیا۔ اور اگر پہلی رکعت میں ایک دفعہ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ پڑھے تو بہتر ہوگا پھر نماز سے فارغ ہو کر سجدہ میں جائے۔ اور سو مرتبہ شُكْرًا لِلّٰهِ کہے۔ پھر سجدے سے اٹھ کر بیٹھے۔ اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّكَ وَاحِدٌ اَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَكَ كُفُوًا اَحَدٌ وَّاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ يَا مَنْ هُوَ كُلَّ يَوْمٍ فِيْ شَاْنٍ كَمَا كَانَ مِنْ شَاْنِكَ اَنْ تَفَضَّلْتَ عَلَيَّ بِاَنْ جَعَلْتَنِيْ مِنْ اَهْلِ اِجَابَتِكَ وَاَهْلِ دِيْنِكَ وَاَهْلِ دَعْوَتِكَ وَوَفَّقْتَنِيْ لِذٰلِكَ فِيْ مُبْتَدَءِ خَلْقِيْ تَفَضُّلًا مِّنْكَ وَكَرَمًا وَّجُوْدًا ثُمَّ اَرْدَفْتَ الْفَضْلَ فَضْلًا وَّالْجُوْدَ جُوْدًا وَّالْكَرَمَ كَرَمًا رَاْفَةً مِّنْكَ وَرَحْمَةً اِلٰى اَنْ جَدَّدْتَ ذٰلِكَ الْعَهْدَ لِيْ تَجْدِيْدًا بَعْدَ تَجْدِيْدِكَ خَلْقِيْ وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا نَاسِيًا سَاهِيًا غَافِلًا فَاَتْمَمْتَ نِعْمَتَكَ بِاَنْ ذَكَّرْتَنِيْ ذٰلِكَ وَمَنَنْتَ بِهٖ عَلَيَّ وَهَدَيْتَنِيْ لَهٗ فَلْيَكُنْ مِّنْ شَاْنِكَ يَا اِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ اَنْ تُتِمَّ لِيْ ذٰلِكَ وَلَا تَسْلُبْنِيْهِ حَتّٰى تَتَوَفَّانِيْ عَلٰى ذٰلِكَ وَاَنْتَ عَنِّيْ رَاضٍ فَاِنَّكَ اَحَقُّ الْمُنْعِمِيْنَ اَنْ تُتِمَّ نِعْمَتَكَ عَلَيَّ اَللّٰهُمَّ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاَجَبْنَا دَاعِيَكَ بِمَنِّكَ فَلَكَ الْحَمْدُ

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَبِرَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَدَّقْنَا وَاَجَبْنَا دَاعِيَ
اللّٰهِ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فِيْ مُوَالَاةِ مَوْلٰينَا وَمَوْلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَخِيْ رَسُوْلِهٖ وَالصِّدِّيْقِ
الْاَكْبَرِ وَالْحُجَّةِ عَلٰى بَرِيَّتِهٖ الْمُؤَيِّدِ بِهٖ نَبِيَّهٗ وَدِيْنَهُ الْحَقَّ
الْمُبِيْنَ عَلَمًا لِدِيْنِ اللّٰهِ وَخَازِنًا لِعِلْمِهٖ وَعَيْبَةِ غَيْبِ اللّٰهِ وَ
مَوْضِعِ سِرِّ اللّٰهِ وَاَمِيْنِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ وَشَاهِدِهٖ فِيْ بَرِيَّتِهٖ
اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ
فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا
مَعَ الْاَبْرَارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ فَاِنَّا يَا رَبَّنَا بِمَنِّكَ وَلُطْفِكَ اَجَبْنَا
دَاعِيَكَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ وَصَدَّقْنَاهُ وَصَدَّقْنَا مَوْلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
وَكَفَرْنَا بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ فَوَلِّنَا مَا تَوَلَّيْنَا وَاحْشُرْنَا مَعَ
اَئِمَّتِنَا فَاِنَّا بِهِمْ مُؤْمِنُوْنَ مُوْقِنُوْنَ وَلَهُمْ مُسَلِّمُوْنَ اٰمَنَّا بِسِرِّهِمْ
وَعَلَانِيَتِهِمْ وَشَاهِدِهِمْ وَغَائِبِهِمْ وَحَيِّهِمْ وَمَيِّتِهِمْ وَرَضِيْنَا
بِهِمْ اَئِمَّةً وَّقَادَةً وَّسَادَةً وَّحَسْبُنَا بِهِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ اللّٰهِ دُوْنَ
خَلْقِهٖ لَا نَبْتَغِيْ بِهِمْ بَدَلًا وَّلَا نَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهِمْ وَلِيْجَةً
بَرِئْنَا اِلَى اللّٰهِ مِنْ كُلِّ مَنْ نَّصَبَ لَهُمْ حَرْبًا مِّنَ الْجِنِّ
وَالْاِنْسِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَكَفَرْنَا بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ
وَالْاَوْثَانِ الْاَرْبَعَةِ وَاَشْيَاعِهِمْ وَاَتْبَاعِهِمْ وَكُلِّ مَنْ وَّالَاهُمْ
مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ مِنْ اَوَّلِ الدَّهْرِ اِلٰى اٰخِرِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نُشْهِدُكَ
اَنَّا نَدِيْنُ بِمَا دَانَ بِهٖ مُحَمَّدٌ وَّاٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ
وَقَوْلُنَا مَا قَالُوْا وَدِيْنُنَا مَا دَانُوْا بِهٖ مَا قَالُوْا بِهٖ قُلْنَا مَا دَانُوْا

دِنَّا وَمَا اَنْكَرُوْا اَنْكَرْنَا وَمَنْ وَّالَوْا وَالَيْنَا وَمَنْ عَادَوْا عَادَيْنَا وَمَنْ
لَعَنُوْا لَعَنَّا وَمَنْ تَبَرَّؤُوْا مِنْهُ تَبَرَّاْنَا مِنْهُ وَمَنْ تَرَحَّمُوْا عَلَيْهِ تَرَحَّمْنَا
عَلَيْهِ اٰمَنَّا وَسَلَّمْنَا وَرَضِيْنَا وَاتَّبَعْنَا مَوَالِيَنَا صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ
اَللّٰهُمَّ فَتَمِّمْ لَنَا ذٰلِكَ وَلَا تَسْلُبْنَاهُ وَاجْعَلْهُ مُسْتَقَرًّا ثَابِتًا عِنْدَنَا
وَلَا تَجْعَلْهُ مُسْتَعَارًا وَّاَحْيِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا عَلَيْهِ وَاَمِتْنَا اِذَا اَمَتَّنَا
عَلَيْهِ اٰلُ مُحَمَّدٍ اَئِمَّتُنَا فَبِهِمْ نَاْتَمُّ وَاِيَّاهُمْ نُوَالِيْ وَعَدُوَّهُمْ
عَدُوَّ اللّٰهِ نُعَادِيْ فَاجْعَلْنَا مَعَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ
الْمُقَرَّبِيْنَ فَاِنَّا بِذٰلِكَ رَاضُوْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

پھر سجدہ میں جائے اور سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور سو مرتبہ شُکْرًا لِلّٰہ کہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ عمل بجا لائے گا تو ایسا ہے کہ گویا اس نے غدیر خم پر رسولِ خدا کے سامنے امیر المومنینؑ کی خلافت پر بیعت کی۔ اور یہ عمل کرنے والا شخص اُن لوگوں کی مانند ہے جو حضور صاحب الامر علیہ السّلام کے ساتھ آپ کے زیرِ علم ہوں گے۔ شبِ غدیر اور روزِ غدیر کو زیارت جناب امیر علیہ السّلام کی پڑھنا نہایت درجہ فضیلت رکھتا ہے جو زیارات کے باب میں مذکور ہے۔ بنا بر قول مشہور یہ ہے کہ آج کے روز مومنین باہم صیغۂ اخوت پڑھتے ہیں۔ چاہیے کہ ایک مومن اپنا دایاں ہاتھ اپنے برادر مومن کے داہنے ہاتھ پر رکھے اور یہ کہے۔ آخَيْتُكَ فِي اللّٰهِ وَصَافَيْتُكَ فِي اللّٰهِ وَصَافَحْتُكَ فِي اللّٰهِ وَعَاهَدْتُ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ وَكُتُبَهٗ وَرُسُلَهٗ وَاَنْبِيَآءَهٗ وَالْاَئِمَّةَ الْمَعْصُوْمِيْنَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ عَلٰى اَنِّيْ اِنْ كُنْتُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَالشَّفَاعَةِ وَاُذِنَ لِيْ بِاَنْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ لَا اَدْخُلُهَا اِلَّا وَاَنْتَ مَعِيْ۔ پس وہ برادر مومن کہے۔ قَبِلْتُ۔ بعدہٗ کہے۔ اَسْقَطْتُ عَنْكَ جَمِيْعَ حُقُوْقِ الْاُخُوَّةِ مَا خَلَا الدُّعَآءِ وَالزِّيَارَةِ وَالشَّفَاعَةِ۔

عیدِ مُباہلہ

ذی الحجہ کی چوبیسویں تاریخ کو روزِ عیدِ مباہلہ ہے کہ جس میں آیہ مباہلہ نازل ہونے کے بعد نصاریٰ پر نفرین کرنے اور اُن پر عذاب کے نازل ہونے کی دُعا کے لئے جناب رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حکم خداوندی کے ماتحت حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السّلام اور حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور امام حسن و امام حسین علیہما السّلام کو ساتھ لے کر دولت سرا سے باہر تشریف لائے۔ جب یہ پانچوں بزرگوار اُس مقام کے قریب پہنچے جو مباہلہ کے لئے مقرر تھا۔ تو نجران کے نصاریٰ ان نورانی اور پاکیزہ صورتوں کو دیکھ کر گھبرا اُٹھے۔ ان کو ایسا معلوم ہونے لگا کہ آسمان و زمین میں نزولِ عذاب کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔ ان میں سے جو سب سے بڑا عالم تھا وہ کہنے لگا کہ خدا کی قسم میں اس وقت ایسے چند مقدس چہرے دیکھ رہا ہوں کہ وہ اگر پہاڑ کو اپنے مقام سے ہٹ جانے کی دُعا کریں تو وہ بھی ہٹ جائے گا۔ اور اُس نے اپنی قوم سے کہا کہ ان سے ہرگز ہرگز مباہلہ نہ کرنا ورنہ سب کے سب ہلاک ہو جاؤ گے۔ چنانچہ نصاریٰ نے مباہلہ کی جرأت نہ کی اور ذلت کے ساتھ صلح کی اور جزیہ دینا قبول کیا۔ پس یہ دن دوستانِ محمدؐ و آلِ محمد علیہم السّلام کے لئے بڑی خوشی کا دن ہے کہ اس روز اسلام کو فتحِ عظیم حاصل ہوئی۔ اور خداوند عالم نے پنج تن پاکؑ کا خاص شرف دنیا کے سامنے ظاہر فرمایا۔ اسی روز حضرت امیرالمومنین علی علیہ السّلام نے بحالتِ رکوع سائل کو انگشتری عطا فرمائی۔ جس پر آپ کی شان میں آیۂ ولایت نازل ہوئی اس تاریخ غسل کرنا اور روزہ رکھنا سنّت ہے۔ اور زیارت جامعہ کا پڑھنا مناسب ہے۔ فقراء و مساکین کو صدقہ دینا موجب ثوابِ عظیم ہے۔ اس تاریخ کی نماز بھی مثل نماز عید غدیر قبل از زوال دو رکعت ہے۔ ہر رکعت میں ایک دفعہ سورۃ الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ قل ہو اللہ اور دس مرتبہ سورۃ انا انزلناہ اور دس مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے۔ اس کے بعد جو حاجت چاہے طلب کرے۔ انشاء اللہ العزیز قبول ہوگی۔ اور اس روز وہ دعاء

پڑھنی چاہیئے۔ جو جبرئیلِ امین رسولِ خدا کے پاس اُس دن لے کر نازل ہوئے۔ اس دعاء کی بہت کچھ فضیلت و عظمت منقول ہے۔ جب کوئی اس دعا کو مانگتا ہے تو وہ مستجاب ہوتی ہے۔ وہ دعا یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ اللھم انی اسئلک من بھائک بابھاہ وکل بھائک بھی اللھم انی اسئلک ببھائک کلہ اللھم انی اسئلک من جلالک باجلہ وکل جلالک جلیل اللھم انی اسئلک بجلالک کلہ اللھم انی اسئلک من جمالک باجملہ وکل جمالک جمیل اللھم انی اسئلک بجمالک کلہ اللھم انی ادعوک کما امرتنی فاستجب لی کما وعدتنی اللھم انی اسئلک من عظمتک باعظمھا وکل عظمتک عظیمۃ اللھم انی اسئلک بعظمتک کلھا اللھم انی اسئلک من نورک بانورہ وکل نورک نیر اللھم انی اسئلک بنورک کلہ اللھم انی اسئلک من رحمتک باوسعھا وکل رحمتک واسعۃ اللھم انی اسئلک برحمتک کلھا اللھم انی ادعوک کما امرتنی فاستجب لی کما وعدتنی اللھم انی اسئلک من کمالک باکملہ وکل کمالک کامل اللھم انی اسئلک بکمالک کلہ اللھم انی اسئلک من کلماتک باتمھا وکل کلماتک تامۃ اللھم انی اسئلک بکلماتک کلھا اللھم انی اسئلک من اسمائک باکبرھا وکل اسمائک کبیرۃ اللھم انی اسئلک باسمائک کلھا اللھم انی ادعوک کما امرتنی فاستجب لی کما وعدتنی اللھم انی اسئلک من عزتک باعزھا وکل عزتک عزیزۃ اللھم انی اسئلک بعزتک کلھا اللھم انی اسئلک من مشیتک بامضاھا وکل مشیتک ماضیۃ اللھم انی اسئلک بمشیتک کلھا اللھم انی اسئلک بقدرتک التی استطلت بھا علی کل

شَيْءٍ وَكُلُّ قُدْرَتِكَ مُسْتَطِيلَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِقُدْرَتِكَ كُلِّهَا
اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَدْعُوكَ كَمَا اَمَرْتَنِي فَاسْتَجِبْ لِي كَمَا وَعَدْتَنِي
اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ عِلْمِكَ بِاَنْفَذِهِ وَكُلُّ عِلْمِكَ نَافِذٌ اَللّٰهُمَّ
اِنِّي اَسْئَلُكَ بِعِلْمِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ قَوْلِكَ بِاَرْضَاهُ
وَكُلُّ قَوْلِكَ رَضِيٌّ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِقَوْلِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي
اَسْئَلُكَ مِنْ مَسَائِلِكَ بِاَحَبِّهَا وَكُلُّ مَسَائِلِكَ اِلَيْكَ حَبِيبَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّي
اَسْئَلُكَ بِمَسَائِلِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَدْعُوكَ كَمَا اَمَرْتَنِي فَاسْتَجِبْ
لِي كَمَا وَعَدْتَنِي اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ شَرَفِكَ بِاَشْرَفِهِ وَ
كُلُّ شَرَفِكَ شَرِيفٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِشَرَفِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ
اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ سُلْطَانِكَ بِاَدْوَمِهِ وَكُلُّ سُلْطَانِكَ دَائِمٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّي
اَسْئَلُكَ بِسُلْطَانِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ مُلْكِكَ بِاَفْخَرِهِ
وَكُلُّ مُلْكِكَ فَاخِرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِمُلْكِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي
اَدْعُوكَ كَمَا اَمَرْتَنِي فَاسْتَجِبْ لِي كَمَا وَعَدْتَنِي اَللّٰهُمَّ اِنِّي
اَسْئَلُكَ مِنْ عَلَائِكَ بِاَعْلَاهُ وَكُلُّ عَلَائِكَ عَالٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ
بِعَلَائِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ آيَاتِكَ بِاَعْجَبِهَا وَكُلُّ آيَاتِكَ
عَجِيبَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِآيَاتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ
مِنْ مَنِّكَ بِاَقْدَمِهِ وَكُلُّ مَنِّكَ قَدِيمٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِمَنِّكَ
كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَدْعُوكَ كَمَا اَمَرْتَنِي فَاسْتَجِبْ لِي كَمَا وَعَدْتَنِي
اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِمَا اَنْتَ فِيهِ مِنَ الشُّؤُونِ وَالْجَبَرُوتِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِكُلِّ شَأْنٍ وَكُلِّ جَبَرُوتٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِمَا تُجِيبُنِي
بِهِ حِينَ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُكَ بِبَهَاءِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
اَسْئَلُكَ بِجَلَالِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُكَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي
اَدْعُوكَ كَمَا اَمَرْتَنِي فَاسْتَجِبْ لِي كَمَا وَعَدْتَنِي اَللّٰهُمَّ

اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ رِزْقِكَ بِاَعَمِّهِ وَكُلُّ رِزْقِكَ عَامٌّ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ
بِرِزْقِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ عَطَائِكَ بِاَهْنَئِهِ وَكُلُّ عَطَائِكَ
هَنِيءٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِعَطَائِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِكَ
بِاَعْجَلِهِ وَكُلُّ خَيْرِكَ عَاجِلٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِخَيْرِكَ كُلِّهِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ بِاَفْضَلِهِ وَكُلُّ
فَضْلِكَ فَاضِلٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِفَضْلِكَ كُلِّهِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَدْعُوكَ كَمَا اَمَرْتَنِي فَاسْتَجِبْ لِي كَمَا وَعَدْتَنِي
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَابْعَثْنِي عَلَى الْاِيمَانِ بِكَ
وَالتَّصْدِيقِ بِرَسُولِكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ وَالْوِلَايَةِ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ
وَالْبَرَائَةِ مِنْ عَدُوِّهِ وَالْاِيتِمَامِ بِالْاَئِمَّةِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
فَاِنِّي قَدْ رَضِيتُ بِذٰلِكَ يَا رَبِّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ
رَسُولِكَ فِي الْاَوَّلِينَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْآخِرِينَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
فِي الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْمُرْسَلِينَ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدًا
الْوَسِيلَةَ وَالشَّرَفَ وَالْفَضِيلَةَ وَالدَّرَجَةَ الْكَبِيرَةَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَقَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيمَا آتَيْتَنِي
وَاحْفَظْنِي فِي غَيْبَتِي وَفِي كُلِّ غَائِبٍ هُوَ لِي اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَآلِ مُحَمَّدٍ وَابْعَثْنِي عَلَى الْاِيمَانِ بِكَ وَالتَّصْدِيقِ بِرَسُولِكَ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَسْئَلُكَ خَيْرَ الْخَيْرِ رِضْوَانَكَ وَالْجَنَّةَ
وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الشَّرِّ سَخَطِكَ وَالنَّارِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاحْفَظْنِي مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَمِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ وَمِنْ كُلِّ
عُقُوبَةٍ وَمِنْ كُلِّ فِتْنَةٍ وَمِنْ كُلِّ بَلَاءٍ وَمِنْ كُلِّ شَرٍّ وَمِنْ كُلِّ مَكْرُوهٍ
وَمِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَمِنْ كُلِّ آفَةٍ نَزَلَتْ اَوْ تَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى
الْاَرْضِ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَفِي هٰ

فِیْ هٰذَا الشَّهْرِ وَفِیْ هٰذِهِ السَّنَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَّاقْسِمْ لِیْ مِنْ کُلِّ سُرُوْرٍ وَّمِنْ کُلِّ بَهْجَةٍ وَّمِنْ کُلِّ اسْتِقَامَةٍ وَّمِنْ
کُلِّ فَرَجٍ وَّمِنْ کُلِّ عَافِیَةٍ وَّمِنْ کُلِّ سَلَامَةٍ وَّمِنْ کُلِّ کَرَامَةٍ
وَّمِنْ کُلِّ رِزْقٍ وَّاسِعٍ حَلَالٍ طَیِّبٍ وَّمِنْ کُلِّ نِعْمَةٍ وَّمِنْ کُلِّ سَعَةٍ
نَزَلَتْ اَوْ تَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ فِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِیْ هٰذِهِ
اللَّیْلَةِ وَفِیْ هٰذَا الْیَوْمِ وَفِیْ هٰذَا الشَّهْرِ وَفِیْ هٰذِهِ السَّنَةِ اَللّٰهُمَّ
اِنْ کَانَتْ ذُنُوْبِیْ قَدْ اَخْلَقَتْ وَجْهِیْ عِنْدَكَ وَحَالَتْ بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ
وَغَیَّرَتْ حَالِیْ عِنْدَكَ فَاِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِیْ لَا یُطْفَا
وَبِوَجْهِ مُحَمَّدٍ حَبِیْبِكَ الْمُصْطَفٰی وَبِوَجْهِ وَلِیِّكَ عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی
وَبِحَقِّ اَوْلِیَآئِكَ الَّذِیْنَ انْتَجَبْتَهُمْ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَّاَنْ تَغْفِرَ لِیْ مَا مَضٰی مِنْ ذُنُوْبِیْ وَاَنْ تَعْصِمَنِیْ فِیْمَا بَقِیَ مِنْ عُمُرِیْ
وَاَعُوْذُ بِكَ اَللّٰهُمَّ اَنْ اَعُوْدَ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ مَّعَاصِیْكَ اَبَدًا مَّا اَبْقَیْتَنِیْ
حَتّٰی تَتَوَفَّانِیْ وَاَنَا لَكَ مُطِیْعٌ وَّاَنْتَ عَنِّیْ رَاضٍ وَّاَنْ تَخْتِمَ لِیْ
عَمَلِیْ بِاَحْسَنِهٖ وَتَجْعَلَ لِیْ ثَوَابَهُ الْجَنَّةَ وَاَنْ تَفْعَلَ بِیْ مَا اَنْتَ
اَهْلُهٗ یَا اَهْلَ التَّقْوٰی وَیَا اَهْلَ الْمَغْفِرَةِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْنِیْ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

عید نوروز

نوروز وہ دن ہے کہ جس روز آفتاب برج حمل میں داخل ہوتا ہے جس کی تاریخ
بحساب شمسی اکیس مارچ ہوتی ہے۔ اس دن کے بہت فضائل ہیں۔ حضرت معلّی بن خنیس
سے جو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے خاص صحابی تھے، منقول ہے وہ کہتے ہیں
میں نوروز کے دن حضرت کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ وہ دن
ہے کہ خداوند عالم نے اس روز بندوں کی روحوں سے اقرار لیا کہ اس کو وحدہ لا شریک
سمجھیں اور کسی کو اس کی عبادت میں شریک قرار نہ دیں۔ یہی پہلا وہ دن ہے کہ جس میں
آفتاب نے اپنی پہلی کرن زمین پر ڈالی۔ اسی دن حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی نے طوفان
کے بعد کوہ جودی پر قرار پکڑا۔ اس روز خداوند عالم نے اُن چند ہزار آدمیوں کو زندہ فرمایا
جو طاعون کے خوف سے بھاگ گئے تھے اور دفعۃً خدا نے اُن سب کو موت دیدی۔ ایک
مدت کے بعد جب اُن کی ہڈیاں رہ گئیں تو ایک پیغمبر کا وہاں گزر ہوا۔ اس نے خداوند عالم
سے سوال کیا کہ پالنے والے مجھے دکھا دے کہ تو کس طرح بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرتا ہے
خداوند عالم کی طرف سے وحی ہوئی کہ تم ان ہڈیوں پر پانی چھڑکو۔ چنانچہ اس نبی نے ان
پر پانی چھڑکا۔ وہ سب بقدرت خدا زندہ ہوگئے۔ اسی وجہ سے سنت ہے کہ مومنین اس
روز ایک دوسرے پر پانی چھڑکیں یا خود اپنے اُوپر پانی ڈالیں اور غسل کریں۔ جو لوگ زندہ
ہوئے وہ تیس ہزار تھے اور وہ پیغمبر حضرت حزقیل تھے۔ اسی روز امیر المومنین نے دوش
مبارک رسولؐ پر چڑھ کر خانہ کعبہ میں بت شکنی کی۔ عید غدیر کا یہی روز تھا۔ اور اسی روز
بعد قتل عثمان حضرت امیر المومنینؑ کو خلافت ظاہری بھی حاصل ہوئی۔ اسی روز امیر المومنینؑ
نے خارجیوں سے جنگ نہروان میں فتح پائی۔ اور اسی روز حضور صاحب العصر عجل اللہ فرجہ
کا ظہور ہوگا۔ اور اسی روز باقی امام بھی دنیا کی طرف رجعت کریں گے۔ پھر صادق آل محمد
علیہ السلام نے معلّی سے فرمایا کہ یہ روز ہمارا اور ہمارے شیعوں کا ہے۔ اس روز غسل کرو
پاک و پاکیزہ کپڑے پہنو۔ خوشبو لگاؤ۔ روزہ رکھو۔ اور نماز ظہرین اور نوافل سے فارغ ہو
کر چار رکعت دو دو کرکے اس طرح بجالاؤ کہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ
انا انزلناہ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ قل یا ایھا الکافرون اور تیسری
رکعت میں الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ قل ھو اللہ اور چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد دس دس
مرتبہ سورۃ قل اعوذ برب الفلق اور سورۃ قل اعوذ برب الناس پڑھو۔ اور نماز کے بعد
سجدۂ شکر میں جاکر یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ الْاَوْصِیَآءِ
الْمَرْضِیِّیْنَ وَجَمِیْعِ اَنْبِیَآئِكَ وَرُسُلِكَ بِاَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ وَبَارِكْ عَلَیْهِمْ
بِاَفْضَلِ بَرَکَاتِكَ وَصَلِّ عَلٰی اَرْوَاحِهِمْ وَاَجْسَادِهِمْ اَللّٰهُمَّ

محمدٍ وَّ اٰلِ محمدٍ وَّبارِكْ لَنا فِي يَوْمِنا هٰذَا الَّذِي فَضَّلْتَهٗ وَكَرَّمْتَهٗ وَشَرَّفْتَهٗ وَعَظَّمْتَ خَطَرَهٗ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِي فِيْمَا اَنْعَمْتَ بِهٖ عَلَيَّ حَتّٰى لَا اَشْكُرَ اَحَدًا غَيْرَكَ وَوَسِّعْ عَلَيَّ فِي رِزْقِي يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَللّٰهُمَّ مَا غَابَ عَنِّي فَلَا يَغِيْبَنَّ عَنِّي عَوْنُكَ وَحِفْظُكَ وَمَا فَقَدْتُ مِنْ شَيْءٍ فَلَا تُفْقِدْنِي عَوْنَكَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا اَتَكَلَّفَ مَا لَا اَحْتَاجُ اِلَيْهِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

حضرت فرماتے ہیں کہ جب تم ایسا کروگے تو تمہارے پچاس سال کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ اور یا ذالجلال والاکرام بہت کہتے رہو۔ اور بعض روایات میں ہے کہ تحویل کے وقت یہ دعا پڑھے بلکہ لکھا ہے کہ تین سو چھیاسٹھ مرتبہ پڑھے۔ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ يَا مُدَبِّرَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَا مُحَوِّلَ الْحَوْلِ وَالْاَحْوَالِ حَوِّلْ حَالَنَا اِلٰى اَحْسَنِ الْحَالِ، اور مشہور ہے کہ جو شخص یہ سات سلام نوروز کے دن مشک و زعفران سے چینی کے برتن میں لکھ کر گلاب سے دھو کر پیئے۔ تو وہ سال بھر تک درد و رنج اور جانوروں کے زہر سے محفوظ رہے گا۔ سَلَامٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعَالَمِيْنَ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ سَلَامٌ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ سَلَامٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهَارُوْنَ سَلَامٌ عَلٰى اِلْيَاسِيْنَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خَالِدِيْنَ سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔ اور مرقوم ہے کہ تحویل کے وقت مشک و زعفران سے یہ نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے یا پئیے الا۔ ۹ ۱۱۱ ۹ ۱۱۱ لآ ۱۱۱ عہ یحطے۔ اور منقول ہے کہ جو شخص سورۃ بنی اسرائیل (پ۱۵)، سورۃ نور (پ۱۸)، سورۃ حدید (پ۲۷)، سورۃ حشر (پ۲۸)، سورۃ صف (پ۲۸)، سورۃ معارج (پ۲۹) اور سورۃ اعلیٰ (پ۳۰) کی تلاوت نوروز کے دن کرے گا وہ تمام سال ہر قسم کی بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔ اور اسی دن یہ دعا سال بھر تمام بلاؤں سے محفوظ رہنے کے لئے پانی پر پڑھ کر مکان کے چاروں گوشوں میں چھڑکتے اور پیتے ہیں۔ اَللّٰهُ رَبِّي رَبِّيَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبِّيَ اللّٰهُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ حَسْبُنَا اللّٰهُ رَبِّي اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنَ الْقَحْطِ وَالطَّاعُوْنِ وَالْغَرَقِ

وَالْحَرْقِ وَالْمَوْتِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ وَشَرِّ كِتَابٍ سَبَقَ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ پھر سات مرتبہ پڑھے اِنَّا مُوْقِنُوْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَمَظْهَرِ لُطْفِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ؛

آبِ نیساں

نوروز سے تئیس دن کے بعد نیساں کا مہینہ شروع ہو جاتا ہے جو تیس روز کا ہے اس مہینے میں جو پانی برستا ہے، اُسے آبِ نیساں کہتے ہیں۔ جو شخص اُس پانی کو جمع کرکے اور اس پر سورۃ الحمد اور آیۃ الکرسی اور چاروں قل: قل یا ایھا الکافرون: قل ھو اللہ، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس اور سورۃ انا انزلناہ کو ستر ستر دفعہ پڑھے۔ اور پھر ستر مرتبہ اللہ اکبر اور ستر مرتبہ لا الٰہ الا اللہ اور ستر مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اور پھر اُسے پیئے تو خداوند عالم اُس کے دل کو نور و روشنی اور فہم و فراست و بینائی سے بھر دے گا۔ اور اُس کی زبان پر کلماتِ حکمت جاری کرے گا۔ اور اُس کے دل سے خیانت و غیبت اور بخل و حسد اور غرور و تکبر و حرص کو دُور کرے گا۔ اور اُسے تمام آفات و بلیّات سے محفوظ رکھے گا۔ اور جو کوئی شخص سات روز تک صبح و شام اس پانی (آبِ نیساں) کو پئے گا۔ تو اُس کے جسم اور ہڈیوں اور رگوں سے ہر قسم کے درد اور بیماریاں اور روگ دُور ہو جائیں گے۔ اور جس ع.. ت کے لڑکا نہ ہوتا ہو۔ اور وہ اس نیّت سے اس پانی کو پئے تو خداوند عالم اُس کو فرزند عطا فرمائے گا۔ اور جو عورت بانجھ ہو تو وہ بفضلِ خدا حاملہ ہو جائے گی۔

...ہ...

کتاب الحاجات و التعویذات

اس میں حاجتوں یعنی ادائے قرض، وسعت رزق ازالۂ مصیبت و دفع خوف و نظر بد اور علاج امراض، اور تعویذات و نقش اور اعمالِ سفر درج ہیں۔

اٹھائیسواں باب

بیان اعمال حاجات و وسعت رزق و ادائے قرض وغیرہ

آلام و مشکلات اور مصائب و شدائد کے دفعیہ و ازالہ کے لئے اور حاجات و مطالب میں کامیابی و کامرانی کے واسطے حضرت آئمہ معصومین علیہم السّلام سے بہت سی نمازیں اور دعائیں اور اوراد منقول ہیں جو مومن یا مومنہ صدق دل سے رجوع قلب اور الحاح و زاری کے ساتھ ان اعمال کو بجالائے تو انشاءاللہ العزیز اُسے کامیابی حاصل ہوگی۔ چند اعمال و ادعیہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

نمازِ حاجت

پہلی نماز۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص کسی غم میں مبتلا ہو تو دو رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد ایک ہزار مرتبہ سُورۃ توحید اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد ایک دفعہ سورۃ توحید پڑھے۔ اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد خداوند عالم سے طلبِ حاجت کرے۔

دوسری نماز۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ جب کسی کو کوئی حاجت پیش آئے تو غسل کرے اور پاکیزہ کپڑے پہن کر مکان کی چھت پر دو رکعت نماز بجالائے۔ اور بعد ختم نماز سجدہ میں سو مرتبہ کہے یَا جِبْرَئِیْلُ یَا مُحَمَّدُ اَنْتُمَا کَافِیَانِ فَاکْفِیَانِیْ وَاَنْتُمَا حَافِظَانِ فَاحْفِظَانِیْ وَاَنْتُمَا کَالِیَانِ فَاکْلِیَانِیْ۔ حضرت فرماتے ہیں کہ جو شخص اس عمل کو بجالائے۔ خداوند عالم اس کی حاجات برلائے گا۔

تیسری نماز۔ انہی حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص کوئی حاجت رکھتا ہو۔ آدھی رات کو غسل کرے۔ پاکیزہ لباس پہنے۔ اور ایک کورے گھڑے یا لوٹے کو پانی سے بھر کر اس پر دس مرتبہ سورۃ انا انزلناہ پڑھے۔ اور پانی کو اپنی جا نماز کے گرد اور مقام سجدہ پر چھڑک کر پھر دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۃ انا انزلناہ پڑھے۔ بعد ختم نماز دعا مانگے جو انشاء اللہ قبول ہوگی۔

چوتھی نماز۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ بروز جمعہ قبل نماز فریضہ چار رکعت نماز دو دو کر کے پڑھے۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۃ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور پندرہ مرتبہ سورۃ توحید (سورۃ قل ھو اللہ) اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ ایک مرتبہ اور سورۃ توحید پندرہ مرتبہ اور تیسری رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ایک مرتبہ اور سورۃ توحید پندرہ مرتبہ اور چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ ایک مرتبہ اور سورۃ توحید پندرہ مرتبہ پڑھے۔ اور نماز کے بعد ہاتھوں کو بلند کر کے اپنی حاجت طلب کرے۔ انشاء اللہ اس کی حاجت روا ہوگی۔

پانچویں نماز۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کسی شخص کو کوئی حاجت درپیش ہو تو وضو کرے۔ اور دو رکعت نماز مثل نماز صبح بجا لائے اور سلام کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ مَلِكٌ وَّاَنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مُّقْتَدِرٌ وَّبِاَنَّكَ مَا تَشَآءُ مِنْ اَمْرٍ یَّكُوْنُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ یَا مُحَمَّدُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ رَبِّكَ وَرَبِّیْ لِیُنْجِحَ لِیْ بِكَ طَلِبَتِیْ اَللّٰهُمَّ بِنَبِیِّكَ اَنْجِحْ لِیْ طَلِبَتِیْ بِمُحَمَّدٍ۔ پھر اپنی حاجت طلب کرے جو انشاء اللہ پوری ہوگی۔

اعمال وسعت رزق

حسب ذیل امور موجب سعادت و برکت اور وسعت رزق کا باعث ہیں۔

تعقیبات نماز صبح و عصر کا پڑھنا بعد نماز صبح طلوع آفتاب تک جا نماز پر بیٹھے رہنا مؤذن کی اذان سن کر اس کے الفاظ خود بھی دہرانا۔ صدقہ دینا۔ خویش و اقرباء سے نیکی کرنا۔ خیانت نہ کرنا۔ محسن کا شکریہ ادا کرنا۔ حرص و طمع ترک کرنا۔ جھوٹی قسم سے پرہیز کرنا۔ کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دھونا۔ جو چیز دسترخوان پر گرے اس کا کھا لینا۔ گھر کے صحن میں جھاڑو دینا۔ پاخانہ میں کلام نہ کرنا۔ صبح کو طلب رزق میں جانا۔ استغفار کرنا۔ غروب آفتاب کے وقت چراغ روشن کرنا۔ یاقوت و فیروزہ وغیرہ کی انگوٹھی پہننا۔ برادر مومن کے لئے غائبانہ دعا کرنا۔ نماز پنجگانہ نہایت رجوع قلب سے پڑھنا اور رات کو باوضو سونا۔

حسب ذیل امور نحوست اور فقیری و تنگدستی کا باعث ہیں۔ گھر میں کوڑا کرکٹ رکھنا۔ رات کو جھاڑو دینا۔ مکڑی کا جالا گھر میں رکھنا۔ حمام میں پیشاب کرنا۔ بحالت جنابت کچھ کھانا۔ کھڑے ہو کر کنگھی کرنا۔ مغرب و عشا کے درمیان سونا۔ نماز صبح کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے سو جانا۔ جو فقیر رات کو سوال کرے اسے کچھ نہ دینا۔ زنا کرنا۔ جھوٹ بولنا۔ گانا سننا۔ اظہار حرص کرنا۔ عزیزوں سے بدی کرنا۔ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا۔ جلدی جلدی نماز پڑھنا۔ منہ سے چراغ بجھانا۔ لہسن۔ پیاز کے چھلکے جلانا۔ پیشاب کرنے کی جگہ پر وضو کرنا۔ قبر پر بیٹھنا۔ چوکھٹ پر بیٹھنا۔ بکریوں کے درمیان سے گزرنا۔ دانتوں سے ناخن کاٹنا اور پانی رات کو کھلا رکھنا۔

نماز وسعت رزق۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے۔ کہ مع مستحبات کے وضو کامل کرے۔ اور دو رکعت نماز بجا لائے۔ اور رکوع و سجود میں مستحبات ادا کرے۔ پھر نماز کے بعد یہ دعا پڑھے۔ یَا مَاجِدُ یَا وَاحِدُ یَا كَرِیْمُ اَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِمُحَمَّدٍ نَّبِیِّكَ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَا مُحَمَّدُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ رَبِّكَ وَرَبِّیْ وَرَبِّ كُلِّ شَیْءٍ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَیْتِهٖ وَاَسْئَلُكَ نَفْحَةً كَرِیْمَةً مِّنْ نَّفَحَاتِكَ وَفَتْحًا یَّسِیْرًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا

اَلْهَمِّ بِهِ شَغْلِيْ وَاقْضِ بِهِ دَيْنِيْ وَاسْتَعِيْنُ بِهِ عَلٰی عِيَالِيْ۔

دیگر نماز برائے زیادتی رزق۔ منقول ہے کہ ایک سائل نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں مال دار تھا۔ سب مال تلف ہو گیا۔ اب تنگدستی و عسرت میں مبتلا ہوں۔ حضرت نے فرمایا کہ جب تو گھر سے بازار جانے کا ارادہ کرے تو مسجد میں جا کر دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھے اور یہ کہے۔

غَدَوْتُ بِحَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهِ وَغَدَوْتُ بِلَا حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ وَّلٰكِنْ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ يَا رَبِّ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ اَلْتَمِسُ مِنْ فَضْلِكَ كَمَا اَمَرْتَنِيْ فَيَسِّرْ لِيْ ذٰلِكَ وَاَنَا خَافِضٌ فِيْ عَافِيَتِكَ۔

وسعتِ رزق کی دعائیں

(۱) حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے وسعتِ رزق کے لیے یہ دعا منقول ہے۔ يَا رَازِقَ الْمُقِلِّيْنَ يَا رَاحِمَ الْمَسَاكِيْنِ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِيْنِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَهْلِ بَيْتِهِ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاكْفِنِيْ مَا اَهَمَّنِيْ

(۲) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ زیادتی رزق کے لیے نماز فریضہ کے درمیان سجدہ کی حالت میں یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ وَيَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ اُرْزُقْنِيْ وَارْزُقْ عِيَالِيْ مِنْ فَضْلِكَ فَاِنَّكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

(۳) جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دفع افلاس کے لیے یہ دعا مروی ہے۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ۔

(۴) آنحضرت صلعم سے بیماری و تنگدستی دور کرنے کے لیے یہ دعا بھی منقول ہے۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهُ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا۔

(۵) حضرت آئمہ معصومین علیہم السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس دعا کو بروز جمعہ ستر مرتبہ پڑھے، اس پر تین جمعہ گزرنے نہیں پاتے مگر یہ کہ خدا اس کو اپنے فضل سے غنی کر دیتا ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا مُفِيْدُ يَا غَفُوْرُ يَا وَدُوْدُ اَغْنِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

(۶) ہر روز یہ دعا بھی بیس مرتبہ پڑھنا وارد ہے۔ وسعتِ روزی حاصل ہوگی۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ فَاِنَّهُ لَا يَمْلِكُهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ۔

(۷) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر دروازے طلب معاش کے کسی پر بند ہو جائیں تو یہ دعا پوست آہو پر لکھ کر اس کپڑے میں رکھے جو وہ پہنتا ہو یا اپنے پاس رکھے۔ اور اپنے سے جدا نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کا رزق وسیع کرے گا۔ اور طلب معاش کے دروازے ایسے راستے سے کھول دے گا کہ جہاں گمان بھی نہ ہو۔

اَللّٰهُمَّ لَا طَاقَةَ لِفُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ بِالْجَهْدِ وَلَا صَبْرَ لَهُ عَلَى الْبَلَاءِ وَلَا قُوَّةَ لَهُ عَلَى الْفَقْرِ وَالْفَاقَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّلَا تَحْظُرْ عَلٰی فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ رِزْقَكَ وَلَا تُقَتِّرْ عَلَيْهِ سَعَةَ مَا عِنْدَكَ وَلَا تَحْرِمْهُ فَضْلَكَ وَلَا تَحْسِمْهُ مِنْ جَزِيْلِ قِسَمِكَ وَلَا تَكِلْهُ اِلٰی خَلْقِكَ وَلَا اِلٰی نَفْسِهِ فَيَعْجِزَ عَنْهَا وَيَضْعُفَ عَنِ الْقِيَامِ فِيْمَا يُصْلِحُهُ وَيُصْلِحُ مَا قِبَلَهُ بَلْ تَفَرَّدْ بِلَمِّ شَعَثِهِ وَتَوَلَّ لِيْ كِفَايَتَهُ وَانْظُرْ اِلَيْهِ فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِهِ اِنَّكَ اِنْ وَكَلْتَهُ اِلٰی خَلْقِكَ لَمْ يَنْفَعُوْهُ وَاِنْ اَلْجَاْتَهُ اِلٰی اَقْرِبَائِهِ حَرَمُوْهُ وَاِنْ اَعْطَوْهُ اَعْطَوْهُ قَلِيْلًا نَكِدًا وَاِنْ مَنَعُوْهُ مَنَعُوْهُ كَثِيْرًا وَاِنْ بَخِلُوْا فَهُمْ لِلْبُخْلِ اَهْلٌ اَللّٰهُمَّ اَغْنِ

وَعَلَى اللّٰهِ فَهُوَ كَلُّوا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ۔

(اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھے) مِنْ فَضْلِكَ وَلَا تُخْلِهٖ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُضْطَرٌّ اِلَيْكَ فَقِيْرٌ اِلٰى مَا فِيْ يَدَيْكَ وَاَنْتَ غَنِيٌّ عَنْهُ وَاَنْتَ بِهٖ خَبِيْرٌ عَلِيْمٌ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔

(۸) خواص قرآنی سورتوں میں ہے کہ جو کوئی سورۃ حجر (پارہ ۱۳) لکھ کر اپنی جیب میں رکھے یا اپنے بازو پر باندھے، خداوند عالم اُس کے رزق کو وسیع فرماتا ہے۔ سورۃ القارعۃ (پارہ ۳۰) کے بارے میں یہی وارد ہے۔ سورۃ یوسف (پارہ ۱۲) کو لکھ کر اور اُس کو پانی سے دھو کر اُسے پینا بھی موجب زیادتی رزق ہے۔ اور جو کوئی سورۃ فاطر (پارہ ۲۲) کی ان آیات کو روئی کے کپڑے کے چار پارچوں پر لکھ کر مالِ تجارت میں رکھے، تو تجارت میں برکت اور منفعت میں زیادتی ہوگی۔ وہ آیات یہ ہیں۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ۔

ادعیہ ادائے قرض

پہلی دعا۔ بروز جمعہ یہ دعا پڑھے اور بغیر قید جمعہ بھی وارد ہوئی ہے۔ اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ۔

دوسری دعا۔ یہ دعا حضرت عیسٰی علیہ السلام نے ایک قرض دار شخص کو تعلیم فرمائی کہ اسے پڑھے تاکہ خداوند عالم اُس کا قرض ادا کرے۔ اگرچہ کتنا ہی زیادہ ہو۔ اَللّٰهُمَّ يَا فَارِجَ الْهَمِّ وَمُنَفِّسَ الْغَمِّ وَمُذْهِبَ الْاَحْزَانِ وَمُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ وَرَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا اَنْتَ رَحْمَانِيْ وَرَحْمَانُ كُلِّ شَيْءٍ فَارْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ وَتَقْضِيْ بِهَا عَنِّيَ الدَّيْنَ۔

تیسری دعا۔ یہ دعا کثرت سے پڑھنا ادائے قرض کا باعث ہے۔ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِحُرْمَةِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ اقْضِ عَنِّيْ دَيْنِيْ۔

چوتھی دعا۔ قرض کی ادائیگی کے لئے یہ دعا بھی وارد ہے۔ يَا مَنْ يَّكْفِيْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَا يَكْفِيْ مِنْهُ شَيْءٌ يَّا اَللّٰهُ يَا رَبِّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاقْضِ عَنِّيَ الدَّيْنَ وَافْعَلْ بِيْ كَذَا وَكَذَا (کذا وکذا) کی جگہ اپنی حاجات عرض کرے۔

پانچویں دعا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ یا مولا میرا قرض لوگوں سے وصول نہیں ہوتا۔ حضرت نے فرمایا کہ تو یہ دعا پڑھ کر اس سے ان لوگوں پر تیرے قرض کی ادائیگی آسان ہو جائے گی۔ اَللّٰهُمَّ هَبْ لِيْ لَحْظَةً مِّنْ لَّحَظَاتِكَ تُيَسِّرُ عَلٰى غُرَمَائِيْ بِهَا الْقَضَاءَ وَتُيَسِّرُ لِيْ بِهَا الْاِقْتِضَاءَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

چھٹی دعا۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ جو شخص معمولی طریقہ پر دو رکعت نماز پڑھ کر اس کو پڑھے تو خداوند عالم اُس کے قرض کو ادا فرمائیگا اگرچہ اس قدر سونا ہو کہ جس سے روئے زمین بھر جائے۔ وہ دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تُوْلِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ يَّا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا تُعْطِيْ مِنْهُمَا مَنْ تَشَآءُ وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَآءُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاقْضِ عَنِّيْ دَيْنِيْ۔

ساتویں دعا۔ جو حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ادائے قرض کے لیے پڑھا

کرتے تھے وہ دعا یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ اللھم صل علی محمد و آل محمد وھب لی العافیۃ من دین تخلق به وجھی و یحار فیه ذھنی و یتشعب له فکری و یطول بممارسته شغلی و اعوذ بک یا رب من ھم الدین و فکرہ و شغل الدین و سھرہ فصل علی محمد و آله و اعذنی منه و استجیر بک یا رب من ذلته فی الحیاۃ و من تبعته بعد الوفاۃ فصل علی محمد و آله و اجرنی منه بوسع فاضل او کفاف واصل اللھم صل علی محمد و آله واحجبنی من السرف و الازدیاد و قومنی بالبذل و الاقتصاد و علمنی حسن التقدیر و اقبضنی بلطفک عن التبذیر و اجر من اسباب الحلال ارزاقی و وجه فی ابواب البر انفاقی و ازو عنی من المال ما یحدث لی مخیلۃ او تادیا الی بغی او ما اتعقب منه طغیانا اللھم حبب الی صحبۃ الفقراء و اعنی علی صحبتھم بحسن الصبر و ما زویت عنی من متاع الدنیا الفانیۃ فاذخرہ لی فی خزائنک الباقیۃ واجعل ما خولتنی من حطامھا و عجلت لی من متاعھا بلغۃ الی جوارک و وصلۃ الی قربک و ذریعۃ الی جنتک انک ذو الفضل العظیم و انت الجواد الکریم۔

انتیسواں باب

بعض خوفناک امور کے متعلق اعمال

مصیبت و غم و الم

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس پر کوئی مصیبت نازل ہو تو اول بہ نیت طلب حاجت غسل کرے پھر دو رکعت نماز بجا لائے۔ اور بعد فراغت نماز یہ دعا پڑھے۔ یا فارج الھم و کاشف الغم یا رحمن الدنیا و الآخرۃ و رحیمھما فرج ھمی واکشف غمی یا اللہ الواحد الاحد الصمد الذی لم یلد و لم یولد و لم یکن له کفوا احد اعصمنی و طھرنی و اذھب ببلیتی۔ اس کے بعد آیۃ الکرسی اور سورۃ قل اعوذ برب الفلق اور سورۃ قل اعوذ برب الناس پڑھے۔

(۲) جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے منقول ہے کہ جس وقت کوئی شخص غم میں مبتلا ہو یا کوئی تکلیف درپیش ہو تو یہ دعا پڑھے۔ اللہ ربی لا اشرک به شیئا توکلت علی الحی الذی لا یموت۔

(۳) حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کسی مہم کے درپیش ہونے یا کسی حادثہ و اندوہ کے نازل ہونے کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے یا من تحل به عقد المکارہ و یا من یفثا به حد الشدائد و یا من یلتمس منه المخرج الی روح الفرج ذلت لقدرتک الصعاب و تسببت بلطفک الاسباب و جری بقدرتک القضاء و مضت علی ارادتک الاشیاء فھی بمشیتک دون قولک مؤتمرۃ و بارادتک دون نھیک منزجرۃ انت المدعو للمھمات و انت المفزع فی الملمات لا یندفع منھا الا ما دفعت و لا ینکشف منھا الا ما کشفت و قد نزل بی یا رب ما قد تکادنی ثقله و الم بی ما قد بھظنی حمله و بقدرتک اوردته علی و بسلطانک وجھته الی فلا مصدر لما اوردت و لا صارف لما وجھت و لا فاتح لما اغلقت و لا مغلق لما فتحت و لا میسر لما عسرت و لا ناصر لمن خذلت فصل علی محمد و آله و افتح لی یا رب باب الفرج بطولک و اکسر عنی سلطان الھم بحولک و انلنی حسن النظر فیما شکوت و اذقنی حلاوۃ الصنع فیما سالت وھب لی من لدنک

فَرَجًا هَنِيْئًا وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ عِنْدِكَ مَخْرَجًا وَّحِيًّا وَّلَا تَشْغَلْنِيْ بِالْاِهْتِمَامِ عَنْ تَعَاهُدِ فُرُوْضِكَ وَاسْتِعْمَالِ سُنَّتِكَ فَقَدْ ضِقْتُ لِمَا نَزَلَ بِيْ يَا رَبِّ ذَرْعًا وَّامْتَلَاْتُ بِحَمْلِ مَا حَدَثَ عَلَيَّ هَمًّا وَّاَنْتَ الْقَادِرُ عَلٰى كَشْفِ مَا مُنِيْتُ بِهٖ وَدَفْعِ مَا وَقَعْتُ فِيْهِ فَافْعَلْ بِيْ ذٰلِكَ وَاِنْ لَّمْ اَسْتَوْجِبْهُ مِنْكَ يَا ذَا الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَذَا الْمَنِّ الْكَرِيْمِ فَاَنْتَ قَادِرٌ يَّا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اٰمِيْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

ادعیہ دفع خوف وغیرہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ محل خوف میں یہ دعا پڑھے۔ يَا كَافِيًا مِّنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَا يَكْفِيْ مِنْكَ شَيْءٌ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِكْفِنِيْ مَا اَهَمَّنِيْ مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ

(۲) دعائے کفایۃ البلاء بڑی مشہور دعا ہے جس کا پڑھنا ہر قسم کے خوف و ڈر سے امن و امان میں ہونے کا باعث ہے۔ اَللّٰهُمَّ بِكَ اُسَاوِرُ وَبِكَ اُحَاوِلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اَنْتَصِرُ وَبِكَ اَمُوْتُ وَبِكَ اَحْيٰى اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ خَلَقْتَنِيْ وَرَزَقْتَنِيْ وَسَتَرْتَنِيْ وَسَتَرْتَنِيْ وَبَيْنَ الْعِبَادِ بِلُطْفِكَ خَوَّلْتَنِيْ اِذَا هَوَيْتُ رَدَدْتَنِيْ وَاِذَا عَثَرْتُ اَقَلْتَنِيْ وَاِذَا مَرِضْتُ شَفَيْتَنِيْ وَاِذَا دَعَوْتُكَ اَجَبْتَنِيْ يَا سَيِّدِيْ اِرْضَ عَنِّيْ فَقَدْ اَرْضَيْتَنِيْ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ

(۳) حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جب تو کسی جابر حاکم کے پاس جائے جس سے تو خوف زدہ ہو۔ پس جس وقت تیری نظر اس پر پڑے اس دعا کو پڑھ ظالم کے ظلم سے محفوظ ہو جائے گا۔ يَا مَنْ لَّا يُضَامُ وَلَا يُرَامُ وَبِهٖ تَوَاصَلَتِ الْاَرْحَامُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاكْفِنِيْ شَرَّهٗ بِحَوْلِكَ

(۴) انہی حضرت سے روایت ہے کہ جب کسی حاکم کے پاس جائے تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ آخر تک پہلے اپنی داہنی طرف پڑھے۔ پھر اسی طرح بائیں جانب پڑھے۔ پھر آگے پھر پیچھے۔ پھر اوپر پھر نیچے کی طرف پڑھے۔ اور اگر حاکم ستمگار کے پاس جانا ہو تو جب اس کے چہرہ پر نظر پڑے۔ تو تین مرتبہ اسی کو پڑھے۔ اور پڑھتے وقت بائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کرتا جائے اور جب تک اس کے سامنے رہے۔ انگلیوں کو نہ کھولے۔

(۵) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص کسی جابر و ظالم حاکم کے سامنے جائے اور اس سے ترساں ہو تو جس وقت اس کے مقابل ہو کہے كٓهٰيٰعٓصٓ اور ہر حرف پر داہنے ہاتھ کی ایک ایک انگلی بند کرتا جائے پھر کہے حٰمٓ عٓسٓقٓ اور اسی طرح بائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کرے۔ اور اس کے بعد کہے۔ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا۔ پھر اس کے سامنے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھول دے شر سے محفوظ رہے گا۔

(۶) ظلم ظالم کے دفع کرنے کے لئے ایک مشت خاک ایسی لے کہ جس پر دھوپ نہ پڑی ہو۔ یہ آیت پڑھے اور دشمن کے منہ پر چھڑکے۔ خداوند عالم دشمن کو ذلیل و مغلوب فرمائے گا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ طٰسٓمٓ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ۝

(۷) جو شخص اس دعا کو ہر روز سات مرتبہ پڑھے وہ دشمنوں کے شر سے محفوظ رہے گا۔ اور وہ سب اس کے مطیع و منقاد ہو جائیں گے۔ وہ دعا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ سَخِّرْ لِيْ اَعْدَآئِيْ كَمَا سَخَّرْتَ الرِّيْحَ لِسُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَلَيِّنْهُمْ كَمَا لَيَّنْتَ الْحَدِيْدَ لِدَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذَلِّلْهُمْ كَمَا ذَلَّلْتَ فِرْعَوْنَ لِمُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَهَرْهُمْ كَمَا قَهَرْتَ اَبَا جَهْلٍ لِّمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ كٓهٰيٰعٓصٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا

يَرْجِعُوْنَ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ۔

رہائی قید کے لئے دُعائیں

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس قید خانہ میں جبرئیل آئے۔ اور کہا کہ اے یوسف ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرو۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّارْزُقْنِيْ مِنْ حَيْثُ اَحْتَسِبُ وَمِنْ حَيْثُ لَا اَحْتَسِبُ۔

(۲) وارد ہے کہ جو قیدی ان کلمات کو پڑھے۔ حق تعالےٰ اسے جلد نجات دے گا۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ۔

(۳) اگر کوئی شخص قید میں اس دعا کو ہر روز سات مرتبہ پڑھے۔ چند روز میں رہائی پائے۔ يَا مَنْ كَفَانِيْ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِيْعًا وَّلَمْ يَكْفِنِيْ مِنْ خَلْقِهٖ اَحَدٌ سِوَاهُ يَا اَحَدُ مَنْ لَّا اَحَدَ لَهٗ اِنْقَطَعَ الرَّجَاءُ اِلَّا مِنْكَ يَا اَللّٰهُ فَاَغِثْنِيْ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ۔

(۴) ان کلمات کو قید میں بہت پڑھے۔ انشاءاللہ تعالےٰ جلد رہائی ہو جائے گی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

(۵) جو شخص قید میں سورۃ طور یا سورۃ انفطار یا سورۃ انا انزلناہ کو بہت پڑھے انشاءاللہ تعالےٰ بہت جلد قید سے رہائی پائے گا۔

گم شدہ اشیاء کے لئے دُعائیں

اگر کوئی شخص غائب ہو۔ اور اس کی خبر نہ آتی ہو تو نصف شب کے بعد اٹھ کر گوشہ خانہ میں کھڑا ہو جائے۔ اور بتوجہ ستر مرتبہ کہے۔ يَا مُعِيْدُ رُدَّ عَلَيَّ فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ انشاءاللہ ہفتہ

میں خدا چاہے تو خبر آئے۔

(۲) ایک کاغذ کے چاروں گوشوں پر اَلشَّهِيْدُ الْحَقُّ لکھے۔ اور نام گم شدہ کا کاغذ کے درمیان لکھے۔ اور نصف شب میں زیر آسمان کھڑے ہو کر ستر مرتبہ یہی اسم کہے انشاءاللہ گم شدہ اور غائب کی خبر معلوم ہو گی۔

(۳) یہ دعا پڑھے۔ يَا جَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ اِجْمَعْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ...... اس چیز کا نام لے جو کھو گئی ہو۔ اللہ تعالےٰ بسلامت پہنچا دے گا۔

(۴) اگر کوئی بھاگ گیا یا غائب ہو اس کے واپس لانے کے لئے اس دعا کو لکھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ السَّمَآءَ سَمَآؤُكَ وَالْاَرْضَ اَرْضُكَ وَالْبَرَّ بَرُّكَ وَالْبَحْرَ بَحْرُكَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَكَ فَاجْعَلِ الْاَرْضَ بِمَا رَحُبَتْ عَلٰى یہاں اس کا اور اس کے باپ کا نام لکھے۔ اَضْيَقَ مِنْ مَّسْكِ جَمَلٍ وَّ خُذْ بِسَمْعِهٖ وَبَصَرِهٖ وَقَلْبِهٖ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ

اور اس دعا کے گرد آیۃ الکرسی لکھے۔ اور تین دن ہوا میں معلق لٹکائے۔ پھر اس جگہ دفن کر دے جہاں وہ سوتا تھا۔

(۵) جب کوئی شخص بھاگ جائے تو اس دعا کو لکھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اس کے آگے اس کا نام لکھے۔ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِهٖ اِذَآ اَخْرَجَهَا لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ۔ اس کے بعد اس تعویذ کو لپیٹ کر لکڑی کی دو کھپچیوں میں رکھ کر جس گھر میں وہ سوتا تھا اس کے کسی تاریک گوشہ میں رکھ کر بھاری پتھر کے نیچے دبا دے انشاءاللہ گم شدہ کی خبر جلد ملے گی۔

(۶) سورۃ عبس و تولّی اور سورۃ والعادیات (پارہ ۳۰) کا پڑھنا گم شدہ کے ملنے اور غائب کی خبر آنے کا باعث ہے۔

ادعیہ دفع شیاطین و دفع سحر

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شیاطین جن و انس کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے یہ دعا منقول ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؁

(۲) حضرت جبرئیل نے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس دیو کے دفع کرنے کے لئے جو حضرت کی طرف شعلۂ آتش ہاتھ میں لئے آ رہا تھا۔ یہ دعا تعلیم کی۔ جس وقت حضرت نے اس دعا کو پڑھا وہ دیو منہ کے بل گر پڑا اور وہ آگ بھی خاموش ہو گئی وہ دعا یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْهِ اللّٰهِ وَكَلِمَاتِهِ التَّآمَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ ؁

(۳) حرز ابودجانہ۔ جس کے متعلق ابودجانہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا حضرت میں شیاطین جن سے بہت تکلیف میں ہوں۔ گھر کے صحن میں ایسی چیز دیکھتا ہوں جو گھٹتی بڑھتی ہے۔ اس کی آواز مثل بجلی اور بھنبھنا کی صدا کی طرح ہے۔ اس سے آگ کے شعلے میری طرف آتے ہیں۔ جناب رسول اکرمؐ نے جناب امیر علیہ السلام کو بلا کر اس حرز کے لکھنے کا حکم دیا اور مجھ کو عطا فرمایا میں نے اس کو اپنے پاس رکھا اور سوتے وقت سر کے نیچے رکھ دیا۔ جب میری آنکھ کھلی تو دیکھا کہ کوئی فریاد کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ اے ابودجانہ آپ نے ہم کو جلا دیا۔ جب تک میں زندہ ہوں۔ کبھی بھی تمہارے گھر نہ آؤں گا۔ اور نہ وہاں جاؤں گا جہاں یہ حرز ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اِلٰى مَنْ طَرَقَ الدَّارَ مِنَ الْعُمَّارِ وَالزُّوَّارِ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْحَقِّ سَعَةً فَاِنْ تَكُ عَاشِقًا مُّوْلِعًا اَوْ فَاجِرًا مُّقْتَحِمًا هٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ يَنْطِقُ عَلَيْنَا وَعَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وَرُسُلُنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ اُتْرُكُوْا صَاحِبَ كِتَابِيْ هٰذَا وَانْطَلِقُوْا اِلٰى عَبَدَةِ الْاَصْنَامِ وَاِلٰى مَنْ يَّزْعُمُ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ حٰمٓ عٓسٓقٓ تَفَرَّقَتْ اَعْدَآءُ اللّٰهِ وَبَلَغَتْ حُجَّةُ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ؁

(۴) دفع سحر کے لئے نماز شب کے بعد بوقت سحر یہ دعا سات مرتبہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطَانًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا بِاٰيَاتِنَا اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغَالِبُوْنَ ؁

(۵) جناب امیر المومنین علیہ السلام سے کسی نے اپنے متعلق سحر کی شکایت کی حضرت نے فرمایا کہ ہرن کے پوست پر ان کلمات کو لکھ کر اپنے بازو وغیرہ پر باندھ لے پھر تجھ کو کوئی ضرر نہ پہنچے گا۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ۔

(۶) جناب امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص یہ دعا پڑھے اگر تمام جن وانس جمع ہوں گے۔ اس شخص کو ضرر نہ پہنچا سکیں گے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَاِلَى اللّٰهِ وَفِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَسْلَمْتُ نَفْسِىْ وَاِلَيْكَ وَجَّهْتُ وَجْهِىْ وَاِلَيْكَ اَلْجَاْتُ ظَهْرِىْ وَاِلَيْكَ فَوَّضْتُ اَمْرِىْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِىْ بِحِفْظِ الْاِيْمَانِ مِنْ بَيْنِ يَدَىَّ وَمِنْ خَلْفِىْ وَعَنْ يَمِيْنِىْ وَعَنْ شِمَالِىْ وَمِنْ فَوْقِىْ وَمِنْ تَحْتِىْ وَمِنْ قِبَلِىْ وَادْفَعْ عَنِّىْ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ فَاِنَّهٗ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ۔

(۷) سورۃ یٰس (پارہ ۲۲) کو لکھ کر اپنے پاس رکھنا اور سورۃ جاثیہ (پارہ ۲۵) اپنے سرہانے رکھنا جنات کے شر سے حفاظت کا باعث ہے۔

ادعیۂ دفع نظر بد!

(۱) حضرت امام حسن علیہ السلام سے روایت ہے کہ نظر بد کی تاثیر کو روکنے کے لئے اس آیت کو پڑھو۔ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ۔

(۲) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص ایسی زینت کرے کہ جس پر نظر بد کا خوف ہو تو گھر سے نکلتے وقت سورۃ قل اعوذ برب الفلق اور سورۃ قل اعوذ برب الناس پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے۔

(۳) تعویذ جو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسن و امام حسین علیہما السلام کے لئے تحریر فرمایا وہ یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ يَا ذَا السُّلْطَانِ الْعَظِيْمِ وَالْمَنِّ الْقَدِيْمِ وَالْوَجْهِ الْكَرِيْمِ ذَا الْكَلِمَاتِ التَّامَّاتِ وَالدَّعَوَاتِ الْمُسْتَجَابَاتِ عَافِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ مِنْ اَنْفُسِ الْجِنِّ وَاَعْيُنِ الْاِنْسِ

(۴) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اس تعویذ سے اپنی عورتوں اور اولاد کو خدا کی پناہ میں دو۔ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ وَاَسْمَائِهِ الْحُسْنٰى كُلِّهَا عَامَّةً مِّنْ شَرِّ السَّامَّةِ وَالْهَامَّةِ وَمِنْ شَرِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۔

حفاظت جان و مال کے لئے دعائیں

(۱) جو شخص اول روز یا اول شب میں اس دعا کو پڑھے۔ وہ اس روز و شب میں سانپ اور بچھو وغیرہ اور چور کے ضرر سے محفوظ رہے گا۔ اَللّٰهُمَّ عَقَدْتُ زُبَانِىَ الْعَقْرَبِ وَلِسَانَ الْحَيَّةِ وَيَدَ السَّارِقِ بِقَوْلِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

(۲) جو شخص صبح و شام اس دعا کو پڑھے۔ کسی گزند پہنچانے والے سے اس کو ضرر نہ پہنچے گا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَىْءٌ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

(۳) اگر ڈوبنے یا جلنے کا خوف ہو تو کہے۔ اِنَّ وَلِىَّ اللّٰهُ الَّذِىْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔

اگر سورۃ مائدہ (پارہ ۶) لکھ کر گھر میں یا صندوق میں رکھی جائے تو وہ گھر اور صندوق چوری سے محفوظ رہے گا۔ اور اگر سورۃ اعراف (پ ۸) گلاب و زعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھے تو دشمن اور سانپ اور درندہ وغیرہ کے ضرر سے اور راستہ بھول جانے سے محفوظ رہے گا اور جو شخص سورۃ توبہ (پ ۱۰) کو لکھ کر مال تجارت یا اپنی ٹوپی میں رکھے تو چور اور آگ سے محفوظ رہے گا۔

تیسواں باب

بیان اعمال و ادعیہ متعلق امراض وغیرہ

ثواب بیماری و عیادت مریض و ادعیہ بیماری

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص ایک شب بیمار رہے اور جو شرط قبولیت ہے اُس کو قبول کرے اور جو تکلیف اٹھائی ہے۔ اُس سے کسی کو مطلع نہ کرے اور صبح کو شکر خدا بجا لائے تو خداوند عالم اُس کو ثواب عظیم مرحمت فرماتا ہے۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن کی بیماری اُس کو گناہوں سے پاک کرنے والی اور خدا کی رحمت ہے۔ اور کافر کی بیماری اس کے لئے عذاب و لعنت ہے حدیث میں ہے کہ خداوند عالم جب کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے تو بخار یا درد سر یا درد چشم ان تینوں میں سے ایک نہ ایک تحفہ اُس کے لئے بھیج دیتا ہے۔ روایت میں ہے کہ جب کسی مومن کو بخار ہوتا ہے تو اُس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں کہ جیسے درخت سے پتے گرتے ہیں۔ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص کسی بیمار کی حاجت میں سعی کرے خواہ کامیاب ہو یا ناکام۔ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے احادیث میں عیادت کرنے والوں کے لئے بے انتہا مدارج ثواب وارد ہیں۔ پس مریض کو چاہیے کہ اپنی بیماری کی اطلاع برادران ایمانی کو دے تاکہ وہ اس کی عیادت کرکے ثواب حاصل کریں۔ اور مریض کو بھی ثواب ہو۔ پھر جس وقت لوگ تیمارداری کو آئیں تو اُن کو داخل ہونے کی اجازت دے شاید انہیں میں سے کسی کی دعا سے وہ شفایاب ہو جائے اس لئے کہ ہر شخص کی ایک دُعا مستجاب ہوا کرتی ہے بلکہ عیادت کرنے والوں کو بھی چاہیئے کہ مریض سے التماس دعا کریں کیونکہ بیمار کی دُعا مثل فرشتوں کی دعا کے ہے۔ حضرات آئمہ علیہم السلام سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص کسی بیمار کی عیادت کو جائے تو اس کے پاس سات مرتبہ پڑھے۔ اُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّ مِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ۔

منقول ہے کہ جب کسی کا بیٹا بیمار ہو تو ماں کو چاہیئے کہ اسی گھر کی چھت پر جائے جس میں وہ لڑکا بیمار پڑا ہے اور سر برہنہ کرکے بالوں کو زیر آسمان کھولے اور سجدہ میں جاکر اس طرح دعا کرے۔ اَللّٰهُمَّ رَبِّ اَنْتَ اَعْطَيْتَهٗ وَاَنْتَ وَهَبْتَهٗ لِيْ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ هِبَتَكَ الْيَوْمَ جَدِيْدَةً اِنَّكَ قَادِرٌ مُقْتَدِرٌ۔ اس عمل سے انشاء اللہ العزیز فرزند شفایاب ہو جائے گا۔

دیگر ۔ مریض کا داہنا بازو پکڑ کر ستر مرتبہ سورۃ الحمد پڑھنا موجب شفا و رحمت ہے اگر اس قدر نہ پڑھے تو چالیس مرتبہ پڑھے اور اگر اس سے کم کرے تو سات مرتبہ پڑھے۔ ورنہ کم از کم ایک مرتبہ عیادت کرنے والے کو اس کا پڑھنا مناسب ہے کیونکہ حدیث میں ہے کہ اگر ستر مرتبہ سورۃ الحمد مردہ پر پڑھی جائے اور وہ زندہ ہو جائے تو کوئی تعجب نہیں دوسری حدیث میں ہے کہ جس شخص کے لئے سورۃ الحمد باعث شفا نہ ہو اس کو کسی چیز سے شفا نہ ہوگی۔ سورۃ تحریم (پ ۲۸) کا مریض پر پڑھنا مرض کو زائل کرتا ہے۔ سورۃ والعصر اور سورۃ مجادلہ (پ ۲۸) کا مریض پر پڑھنا بھی موجب شفا ہے۔ اور سورۃ والتین (پارہ ۳۰) کو اگر کسی کھانے کی چیز پر پڑھے اور وہ مریض کھائے تو شفا حاصل ہوگی۔ نیز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنی اولاد میں سے کسی کو ان کی بیماری میں یہ تعلیم فرمائی۔ اَللّٰهُمَّ اشْفِنِيْ بِشِفَائِكَ وَدَاوِنِيْ بِدَوَائِكَ وَعَافِنِيْ مِنْ بَلَائِكَ فَاِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ ۔ نیز وہ دعا جو جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو جب کہ آپ مریض تھے تعلیم فرمائی یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ تَعْجِيْلَ عَافِيَتِكَ وَصَبْرًا عَلٰى بَلِيَّتِكَ وَخُرُوْجًا مِنَ الدُّنْيَا اِلٰى رَحْمَتِكَ ۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ طلب شفا کے لئے یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ يَا مُنْزِلَ الشِّفَآءِ وَمُذْهِبَ الدَّآءِ اَنْزِلْ عَلٰى مَا بِيْ مِنْ دَآءٍ شِفَآءً ۔ منقول ہے کہ ان آیات کو لکھ کر مریض اپنے پاس رکھے

شفا پائے گا۔ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۖ لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُكَ ۗ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَىٰ۔

صدقہ: ہر زمانہ میں فقراء و مساکین کو خدا کی راہ میں صدقہ دینا آسمانی و زمینی بلاؤں کے رد کرنے والا اور گناہوں کے معاف ہونے کا موجب ہے۔ صدقہ سے بڑھ کر رزق و آمدنی میں ترقی کرنے والی کوئی دوسری چیز نہیں۔ صدقہ دینے سے خداوند عالم کی برکتیں اور رحمتیں ہم کنار ہوتی ہیں۔ صدقہ دینے والا مستحق ثواب عظیم ہوتا ہے۔ لہٰذا حالتِ بیماری میں خصوصاً ہر شخص کو چاہیے کہ صدقہ دے اور حسبِ توفیق فقراء و مومنین کے ساتھ سلوک کرے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ صدقہ دینا طولِ عمر کا باعث اور ستر قسم کی بلاؤں کو دفع کرتا ہے۔

عمل گندم۔ داؤد بن رزنی سے منقول ہے کہ میں ایک مرتبہ مدینہ میں سخت بیمار ہوا۔ یہ خبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو بھی پہنچی۔ حضرت نے مجھ کو لکھا کہ تمہاری بیماری کی خبر معلوم ہوئی۔ تم ایک صاع (احتیاطاً ۲ ½ سیر) گیہوں منگواؤ اور چت لیٹ کر وہ گیہوں اپنے سینہ پر ڈالو اور یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي إِذَا سَأَلَكَ بِهِ الْمُضْطَرُّ كَشَفْتَ مَا بِهِ مِنْ ضُرٍّ وَمَكَّنْتَ لَهُ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْتَهُ خَلِيفَتَكَ عَلَىٰ خَلْقِكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُعَافِيَنِي مِنْ عِلَّتِي پھر اٹھ کر سیدھے بیٹھو اور اپنے گرد کے گیہوں ایک جگہ جمع کرو۔ اور یہی دعا پڑھو۔ اور اس گیہوں کے چار حصے کر کے چار مسکینوں کو اسی وقت دو اور پھر یہی دعا پڑھو۔ داؤد کہتے ہیں کہ حضرت کے حکم کے موافق میں نے عمل کیا۔ شفایاب ہو گیا۔ اور میرے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی یہ عمل کیا سب نے شفا پائی۔

عمل گوسفند۔ منقول ہے کہ اگر کوئی مریض اچھا نہ ہوتا ہو تو تین یا پانچ یا سات گوسفند صحیح و بے عیب حلال قیمت سے خریدیں۔ اور ایک ایک کو بیمار کے گرد پھرائیں اور یہ دعا پڑھتے جائیں۔ اَللّٰهُمَّ يَا مُنْزِلَ الشِّفَاءِ وَمُذْهِبَ الدَّاءِ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَنْزِلْ عَلَىٰ هٰذَا الْمَرِيضِ الشِّفَاءَ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ پھر ان کو ذبح کر کے مستحقین کو تقسیم کریں اور کھال وغیرہ بھی مستحقین کو دیدیں۔

آبِ نیسان۔ بارش کا وہ پانی جو نوروز سے تیئس دن کے بعد ماہِ نیسان شروع ہونے پر تیس دن کے اندر برسے۔ آبِ نیسان ہے۔ اس پانی پر وہ عمل کرنے کے بعد جو عید نوروز کے بیان میں ذکر کیا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ پانی سات دن تک ہر روز صبح و شام پئے۔ اس کے جسم اور رگوں اور ہڈیوں سے تمام درد اور بیماریاں دفع ہو جائیں گی۔

خاکِ شفا۔ حضرت سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کے حرم مبارکہ کی خاک پاک سوائے موت کے ہر مرض کی دوا ہے۔ پس جو کوئی بقصدِ شفا خاک پاک کو کھانے کا ارادہ کرے۔ تو وہ ایسی خاکِ شفا مہیا کرے جو کیفیت مخصوصہ کے ساتھ اپنے مقام سے اٹھائی گئی ہو۔ اس میں سے ایک چنے کے دانے سے کچھ کم مقدار داہنے ہاتھ میں لے کر بوسہ دے۔ آنکھوں سے لگائے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ التُّرْبَةِ الْمُبَارَكَةِ الطَّاهِرَةِ وَرَبَّ النُّورِ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ وَرَبَّ الْجَسَدِ الَّذِي سَكَنَ فِيهِ وَرَبَّ الْمَلَائِكَةِ الْمُوَكَّلِينَ بِهِ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ هٰذَا الطِّينَ أَمَانًا مِنْ كُلِّ خَوْفٍ وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ۔ اور اپنی بیماری کا نام لے کر پھر بسم اللہ کہہ کر خاکِ شفا کھائے اور اوپر سے تھوڑا سا آبِ زمزم یا آبِ نیسان یا معمولی پانی پئے۔ پھر یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ رِزْقًا وَاسِعًا وَعِلْمًا نَافِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ التُّرْبَةِ الْمُبَارَكَةِ وَرَبَّ الْوَصِيِّ الَّذِي وَارَتْهُ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ هٰذَا الطِّينَ لِي شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَأَمَانًا مِنْ كُلِّ سُوءٍ وَخَوْفٍ وَعِزًّا مِنْ كُلِّ ذُلٍّ وَعَافِيَةً مِنْ كُلِّ سُوءٍ وَغِنًى مِنْ كُلِّ فَقْرٍ۔

واضح ہو کہ خاکِ شفا کو مقدار مذکور سے زیادہ یا بغیر ضرورت کے کھانا

ہے۔ شدید ضرورت پر ایسا عمل کرے اور مقدار میں بھی نہایت احتیاط سے کام لے۔ کیونکہ حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص بغیر قصد شفا کے خاک پاک کو کھائے یا مقدار مذکور سے زیادہ استعمال کرے تو ایسا ہے کہ اس نے ہمارا گوشت کھایا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کو کوئی بیماری لاحق ہو ہر روز بوقت صبح چالیس روز تک چالیس دفعہ یہ دعا پڑھے انشاء اللہ شفا ہوگی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

حدیث قدسی میں خداوند عالم نے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد فرمایا کہ اے محمدؐ جو کوئی مریض یہ دعا پڑھے۔ اس کو میں شفا عطا کروں گا۔ يَا مُصَحِّحَ اَبْدَانِ مَلَائِكَتِهِ وَيَا مُفَرِّغَ تِلْكَ الْاَبْدَانِ لِطَاعَتِهِ وَيَا خَالِقَ الْاٰدَمِيِّيْنَ صَحِيْحًا وَّمُبْتَلًى وَّيَا مُعَرِّضَ اَهْلِ السَّقَمِ وَاَهْلِ الصِّحَّةِ لِلْاَجْرِ وَالْبَلِيَّةِ وَيَا مُدَاوِيَ الْمَرْضٰى وَشَافِيَهُمْ بِطِبِّهِ وَيَا مُفَرِّجًا عَنْ اَهْلِ الْبَلَاءِ بَلَايَاهُمْ بِجَلِيْلِ رَحْمَتِهِ قَدْ نَزَلَ بِيْ مِنَ الْاَمْرِ مَا رَفَضَنِيْ فِيْهِ اَقَارِبِيْ وَاَهْلِيْ وَالصَّدِيْقُ وَالْبَعِيْدُ وَمَا شَمِتَ بِيْ فِيْهِ اَعْدَائِيْ حَتّٰى صِرْتُ مَذْكُوْرًا بِبَلَائِيْ فِيْ اَفْوَاهِ الْمَخْلُوْقِيْنَ وَاَعْيَتْنِيْ اَقَاوِيْلُ اَهْلِ الْاَرْضِ بِقِلَّةِ عِلْمِهِمْ بِدَوَاءِ دَائِيْ وَطِبِّ دَائِيْ فِيْ عِلْمِكَ عِنْدَكَ مُثْبَتٌ فَانْفَعْنِيْ بِطِبِّكَ فَلَا طَبِيْبَ اَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْكَ وَلَا رَحِيْمَ اَشَدُّ تَعَطُّفًا مِنْكَ عَلَيَّ قَدْ غَيَّرَتْ بَلِيَّتُكَ نِعَمَكَ عَلَيَّ فَحَوِّلْ ذٰلِكَ عَنِّيْ اِلَى الْفَرَجِ وَالرَّخَاءِ اِنَّكَ وَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ لَمْ اَرْجُهُ مِنْ غَيْرِكَ فَانْفَعْنِيْ بِطِبِّكَ وَدَاوِنِيْ بِدَوَائِكَ يَا رَحِيْمُ۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو مریض اس دعا کو پڑھے انشاء اللہ وہ شفا پائے گا۔ اِلٰهِيْ كُلَّمَا اَنْعَمْتَ عَلَيَّ بِنِعْمَةٍ قَلَّ لَكَ عِنْدَهَا شُكْرِيْ وَكُلَّمَا ابْتَلَيْتَنِيْ بِبَلِيَّةٍ قَلَّ لَكَ عِنْدَهَا صَبْرِيْ فَيَا مَنْ قَلَّ شُكْرِيْ

عِنْدَ نِعْمَتِهِ فَلَمْ يَحْرِمْنِيْ وَيَا مَنْ قَلَّ صَبْرِيْ عِنْدَ بَلَائِهِ فَلَمْ يَخْذُلْنِيْ وَيَا مَنْ رَاٰنِيْ عَلَى الْمَعَاصِيْ فَلَمْ يُعَاقِبْنِيْ وَيَا مَنْ رَاٰنِيْ عَلَى الْخَطَايَا فَلَمْ يَفْضَحْنِيْ عَلَيْهَا صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَاشْفِنِيْ مِنْ مَّرَضِيْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی عارضہ میں مبتلا ہو تو وہ اپنا ہاتھ اس مقام پر رکھے اور یہ آیت پڑھے شفا ہوگی۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظَّالِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا۔

دیگر۔ ہر مرض کے لئے نماز واجب کے بعد سات مرتبہ سجدہ گاہ پر ہاتھ پھیرے اور اس کے بعد ہاتھ مقام درد و مرض پر پھیرے اور ہر مرتبہ یہ دعا پڑھے۔ يَا مَنْ كَبَسَ الْاَرْضَ عَلَى الْمَاءِ وَسَدَّ الْهَوَاءَ بِالسَّمَاءِ وَاخْتَارَ لِنَفْسِهِ اَحْسَنَ الْاَسْمَاءِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّافْعَلْ بِيْ مَا اَنْتَ اَهْلُهُ وَارْزُقْنِيْ مِنَ الْخَيْرِ مَا اَرْجُوْ وَمَا لَا اَرْجُوْ وَعَافِنِيْ۔ نام مرض کا لے۔

دیگر۔ منہاج المومنین میں ہے کہ خداوند عالم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ جو کوئی میرا بندہ بیمار ہو۔ اور اس کے علاج معالجے سے حکیم عاجز آ گئے ہوں تو یہ دعا پڑھے یا لکھ کر پانی سے دھوئے اور پئے انشاء اللہ شفا پائے گا۔ يَا مُصَحِّحَ اَبْدَانِ الْمَلَائِكَةِ وَيَا خَالِقَ الْاٰدَمِيِّ صَحِيْحًا يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ۔

ادعیہ خاص امراض

بخار

جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دفع بخار کے لئے جناب امیر علیہ السلام کو دعا تعلیم فرمائی جسے حضرت نے پڑھا۔ اور اسی وقت شفا حاصل ہوئی وہ دعا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ جِلْدِيَ الرَّقِيْقَ وَعَظْمِيَ الدَّقِيْقَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فَوْرَةِ الْحَرِيْقِ يَا اُمَّ مِلْدَمٍ اِنْ كُنْتِ اٰمَنْتِ بِاللّٰهِ فَلَا تَاْكُلِيْ

اللَّحْمَ وَلَا تَشْرَبِي الدَّمَ وَلَا تَفُورِي مِنَ الْفَمِ وَانْتَقِلِي إِلَى مَنْ يَزْعُمُ
أَنَّ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ فَإِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ۔

دیگر۔ برائے دفع بخار۔ کاغذ کے تین ٹکڑوں کو لے کر ایک پرچہ پر لکھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَى۔

اور دوسرے پرچہ پر لکھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ
مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِينَ اور تیسرے پرچہ پر لکھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ۔ اس کے بعد ہر پرچہ
کاغذ پر تین مرتبہ سورۃ توحید پڑھے۔ اور بخار کے مریض کو دے کہ وہ ہر روز صبح ایک پارچہ
کاغذ کھائے۔ انشاء اللہ شفا حاصل ہوگی۔

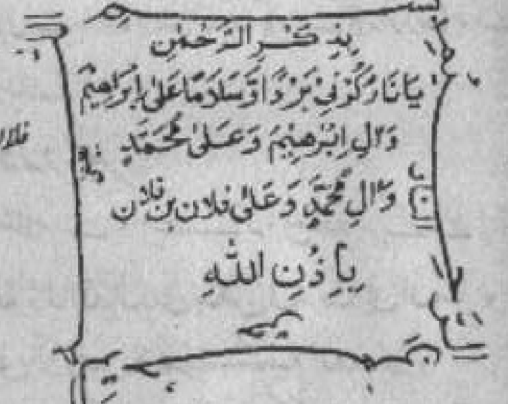
دیگر۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ جو شخص بخار میں مبتلا
ہو۔ اُسے چاہیئے کہ گھر میں مقامِ خلوت میں دو رکعت نماز بجالائے۔ بعد فراغت نماز
اپنا منہ دائیں طرف زمین پر رکھے۔ اور دس بار یہ دعا پڑھے یَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ
أَتَشَفَّعُ بِكِ إِلَى اللّٰهِ فِيمَا نَزَلَ بِي۔ انشاء اللہ اس کا بخار اُتر جائے گا۔

دیگر۔ جسے بخار آ رہا ہو۔ اُسے چاہیئے کہ ہزار مرتبہ سورۃ توحید پڑھے اور اس کے بعد
جناب سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا واسطہ دے کر اللہ تعالیٰ سے طلبِ شفا
کرے۔ انشاء اللہ بخار سے آرام آجائے گا۔

دیگر۔ دُعائے نور پڑھے جو جناب سیدہ فاطمہ زہرا علیہا السلام سے منقول ہے۔
چاہیئے کہ بیمار اسے صبح و شام پڑھے یا لکھ کر اپنے پاس رکھے شفا پائے گا اور اگر تندرست
آدمی اس کا ورد رکھے بخار سے محفوظ رہے گا وہ دُعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ النُّورِ بِسْمِ اللّٰهِ النُّورِ
النُّورِ بِسْمِ اللّٰهِ نُورٌ عَلَى نُورٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي هُوَ مُدَبِّرُ الْأُمُورِ
بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي خَلَقَ النُّورَ مِنَ النُّورِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَ النُّورَ
مِنَ النُّورِ وَأَنْزَلَ النُّورَ عَلَى الطُّورِ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ وَالسَّقْفِ
الْمَرْفُوعِ فِي كِتَابٍ مَسْطُورٍ فِي رَقٍّ مَنْشُورٍ بِقَدَرٍ مَقْدُورٍ عَلَى
نَبِيٍّ مَحْبُورٍ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هُوَ بِالْعِزِّ مَذْكُورًا وَبِالْفَخْرِ
مَشْهُورٌ وَعَلَى السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ مَشْكُورٌ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ

دیگر۔ حضرت امام رضا علیہ السّلام سے مروی ہے کہ صاحبِ تپ یہ نقش اپنے پاس
رکھے۔ انشاء اللہ شفا پائے گا۔



فلاں بن فلاں کی جگہ مریض اور اس کے
باپ کا نام لکھے

دیگر۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السّلام سے روایت ہے کہ پوست آہو پر لکھ کر
تعویذ بنا کر گلے میں ڈالے۔ انشاء اللہ بخار سے آرام حاصل ہوگا۔ يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا
وَسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ۔

دیگر۔ ان آیات کو لکھ کر والے بازو پر بخار والے شخص کے باندھا جائے جو موجبِ
شفا ہے (فلاں بن فلاں کی جگہ مریض اور اس کے باپ کا نام لکھے) بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ
بِهِ الْأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَى بَلْ لِلّٰهِ الْأَمْرُ جَمِيعًا يَا شَافِي يَا
كَافِي يَا مُعَافِي وَبِالْحَقِّ أَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ بِاسْمِ فلان بن فلان
بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَنِ اللّٰهِ وَإِلَى اللّٰهِ وَلَا غَالِبَ إِلَّا اللّٰهُ۔

دیگر۔ تپ لرزہ کے دفعیہ کے لئے ان آیات کو لکھ کر اپنے بازو پر باندھے انشاء اللہ شفایابی ہوگی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُوْنَ۔

دیگر۔ خواص سورۃ میں ہے کہ سورۃ عنکبوت (پارہ ۲۰) کو لکھ کر پانی سے دھوئے۔ اور جس شخص کو چوتھیا بخار آتا ہو وہ اسے پی لے۔ انشاء اللہ بخار جاتا رہے گا۔ اور صاحب درد اسے پی لے تو اس کا درد زائل ہوجائے گا۔

درد سر

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ دفع درد سر کے لئے ہاتھ سر پر پھیرے اور سات مرتبہ کہے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِيْ سَكَنَ لَهٗ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

دیگر۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کسی نے شکایت کی کہ ہفتہ میں دو مرتبہ میرے آدھے سر میں درد ہوتا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ جس طرف درد ہوتا ہے اس طرف ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ پڑھو۔ يَا ظَاهِرًا مَوْجُوْدًا وَيَا بَاطِنًا غَيْرَ مَفْقُوْدٍ اُرْدُدْ عَلٰى عَبْدِكَ الضَّعِيْفِ اَيَادِيْكَ الْجَمِيْلَةَ عِنْدَهٗ وَاَذْهِبْ عَنْهُ مَا بِهٖ مِنْ اَذًى اِنَّكَ رَحِيْمٌ قَدِيْرٌ۔

دیگر۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص درد شقیقہ میں مبتلا ہو وہ ان آیات کو پڑھے شفا ہوگی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ رَبَّنَا اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔

دیگر۔ درد شقیقہ اور آدھے سر کے درد سے شفا کے لئے یہ دعا لکھ کر جانب درد پر لگائے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ لَسْتَ بِاِلٰهٍ اِسْتَحْدَثْنَاهُ وَلَا بِرَبٍّ يَبِيْدُ ذِكْرُهٗ وَلَا مَعَكَ شُرَكَآءُ يَقْضُوْنَ مَعَكَ وَلَا كَانَ قَبْلَكَ اِلٰهٌ نَدْعُوْهُ وَنَتَعَوَّذُ بِهٖ وَنَتَضَرَّعُ اِلَيْهِ وَنَدَعُكَ وَلَا اَعَانَكَ عَلٰى خَلْقِنَا مِنْ اَحَدٍ فَنَشُكُّ فِيْكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ عَافِ فلان بن فلان وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَيْتِهٖ (فلاں بن فلاں کی جگہ مریض اور اس کے باپ کا نام لکھے)

دیگر۔ خواص سورۃ میں ہے کہ ہاتھ سے ماتھے کو پکڑ کر سورۃ الحمد اور سورۃ توحید اور سورۃ فلق اور سورۃ ناس کا پڑھنا اور پھر ہاتھوں کو منہ پر ملنا شفائے درد سر کا باعث ہے۔ سورۃ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ (پارہ ۳۰) اور سورۃ نٓ وَالْقَلَمِ (پارہ ۲۹) کو لکھ کر اپنے پاس رکھنے سے درد سر جاتا رہتا ہے۔

درد چشم

آنکھ کے درد سے شفا کے لئے یہ دعا پڑھنی چاہئے۔ يَا قَرِيْبُ يَا مُجِيْبُ يَا سَمِيْعَ الدُّعَآءِ يَا لَطِيْفًا لِّمَا تَشَآءُ رُدَّ عَلَيَّ بَصَرِيْ۔

دیگر۔ ضعفِ چشم کے ازالہ کے لئے یہ دعا پڑھے۔ اُعِيْذُ نُوْرَ بَصَرِيْ بِنُوْرِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يُطْفَاُ اور ہاتھ آنکھوں پر ملے۔ پھر آیۃ الکرسی پڑھے۔

دیگر۔ اَلْحَيُّ کو انیس مرتبہ پانی پر پڑھے۔ اور اس سے آنکھوں کو دھو ڈالے۔ آشوبِ چشم دفع ہوگا۔

دیگر۔ اَلشَّكُوْرُ۔ کو پانی پر پڑھ کر اس سے دکھتی ہوئی آنکھوں کو دھونا صحت کا باعث ہے۔

دیگر۔ روئی کو پانی میں تر کرکے آنکھ پر رکھے اور کہے عَيْنُ الشَّمْسِ فِيْ لُجَّةِ الْبَحْرِ يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ۔

برائے حفاظت و صحتِ چشم ہر روز کہے وَجَعَلْنَاهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا۔

دیگر۔ سورۂ فصلت لکھ کر اُسے آبِ باراں سے دھوئے اور اُس پانی سے سرمہ پیسے۔ اور وہ سرمہ آنکھوں میں لگائے۔ سرخی و دردِ چشم وغیرہ زائل ہوگا۔

دیگر۔ ان آیات کو خاکِ شفا اور آبِ زمزم سے کسی برتن پر لکھے اور اس کو دھو کر کسی شیشی میں محفوظ کرلے اور اس کی سلائی آنکھوں میں لگائے تاکہ سب آفات سے آنکھیں سالم ہوں۔ وہ آیات یہ ہیں۔ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَیْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِیَّةٍ وَّلَا غَرْبِیَّةٍ یَّكَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ وَیَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ۔

خواص سورہ میں ہے کہ سورہ رحمٰن (پارہ ۲۷) کو لکھ کر بازو پر باندھنے سے آشوبِ چشم جاتا رہتا ہے۔ اور سورہ اذا الشمس کورت (پارہ ۳۰) کو آنکھوں پر پڑھنا باعثِ قوتِ بینائی ہے۔ اور جالا اور سپید اس سے زائل ہوتے ہیں۔ اور سورہ لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا (پارہ ۳۰) کو لکھ کر بازو پر باندھنے سے وہ سفیدی زائل ہوجاتی ہے جو آنکھ میں پڑجائے۔ اور سورہ وَیْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ (پارہ ۳۰) کو آنکھ پر پڑھنا دردِ چشم کے زائل ہونے کا باعث ہے۔ اور سورہ قل ہو اللہ احد کو دکھتی ہوئی آنکھ پر پڑھنا موجب صحتِ چشم ہے۔

دیگر۔ راوی کہتا ہے کہ میری آنکھ سے دکھائی نہ دیتا تھا۔ ایک شب میں نے جناب امیر علیہ السلام کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے فرمایا۔ عناب کو باریک پیس کر آنکھ میں لگا۔ جب اُس نے لگایا۔ آنکھیں روشن ہوگئیں۔

دردِ گوش و دندان

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ مقام دردِ گوش پر ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ کہا جائے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ سَكَنَ لَهٗ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ انشاء اللہ درد رفع ہوگا۔

مکارم الاخلاق میں ہے کہ اس آیت کو سات بار روغنِ یاسمن یا روغنِ بنفشہ پر پڑھے اور اُس روغن کو کان میں ٹپکائے۔ انشاء اللہ شفا حاصل ہوگی وہ آیت یہ ہے۔ كَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِیْٓ اُذُنَیْهِ وَقْرًا اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا۔

دیگر۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہاتھ دردِ دندان کے مقام پر رکھ کر سورہ فاتحہ اور سورہ توحید اور سورہ قدر ایک ایک مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد کہے۔ وَتَرَی الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِیَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِیْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَیْءٍ اِنَّهٗ خَبِیْرٌ بِمَا تَفْعَلُوْنَ۔

دیگر۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ چاہیے کہ ہاتھ موضع سجود پر ملے اور پھر دندان درد ناک پر اُسے ملے اور کہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الشَّافِیْ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

دیگر۔ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جسے دردِ دندان کی شکایت ہو اُسے چاہیے کہ اپنی انگلی دکھتے دانتوں پر رکھے اور سات مرتبہ کہے هُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ۔

دردِ پہلو

جو شخص ذات الجنب (نمونیہ) میں مبتلا ہو۔ تین مرتبہ مقام درد پر ہاتھ پھیرے اور ہر بار کہے۔ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ عَلٰی مَا یَشَآءُ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ۔

دیگر۔ اس آیت کو بوقتِ سحر کاغذ پر لکھ کر مریض ذات الجنب کے بازو پر باندھا جائے انشاء اللہ درد زائل ہوگا اور مریض کو شفا حاصل ہوگی۔ وہ آیت یہ ہے۔

وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ وَاِنْ یَّمْسَسْكَ بِخَیْرٍ فَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

....

قولنج و فالج و سل و صرع وغیرہ

حضرات آئمہ علیہم السلام سے روایت ہے کہ قولنج و مرض فالج کے لئے سورۃ الحمد اور سورۃ توحید اور سورۃ فلق اور سورۃ والناس کسی تختی پر لکھے۔ پھر اس کے نیچے اس دعا کو لکھ کر بارش کے پانی سے دھوئے، اور ناشتے کے وقت مریض اس کو پئے۔ انشاء اللہ شفا پائے گا دعا یہ ہے۔ اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الْكَرِيْمِ وَبِعِزَّتِهِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ وَ بِقُدْرَتِهِ الَّتِيْ لَا يَمْتَنِعُ مِنْهَا شَيْءٌ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْوَجَعِ وَمِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَمِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ مِنْهُ۔

دیگر۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس کو سل کا عارضہ ہو اسے چاہیئے کہ اس دعا کو تین مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ مریض شفا پائے گا۔ دعا یہ ہے۔ يَا اَللّٰهُ يَا رَبَّ الْاَرْبَابِ وَسَيِّدَ السَّادَاتِ وَيَا اِلٰهَ الْاٰلِهَةِ وَيَا مَلِكَ الْمُلُوْكِ وَيَا جَبَّارَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِشْفِنِيْ وَعَافِنِيْ مِنْ دَائِيْ هٰذَا فَاِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ اَتَقَلَّبُ فِيْ قَبْضَتِكَ وَنَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس کسی کو صرع (مرگی) کا مرض ہو، اس پر یہ دعا پڑھی جائے۔ عَزَمْتُ عَلَيْكَ يَا رِيْحُ بِالْعَزِيْمَةِ الَّتِيْ عَزَمَ بِهَا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ عَلٰى جِنِّ وَادِي الصَّفْرَاءِ فَاَجَابُوْا وَاَطَاعُوْا لَمَّا اَجَبْتِ وَاَطَعْتِ وَخَرَجْتِ عَنْ فلان بن فلان (فلاں بن فلاں کی جگہ مریض اور اس کی ماں کا نام لے)۔

دیگر۔ اس آیت کو صاحب صرع پر پڑھا جائے اور لکھ کر اس کے پاس رہے۔ وہ آیت یہ ہے۔ وَمَا لَنَا اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰنَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَا اٰذَيْتُمُوْنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ۔

دیگر۔ خواص سورۃ میں ہے کہ سورۃ البقر کو لکھ کر اس کو دھویا جائے، اور پانی مریض صرع پر چھڑکیں۔ مرض زائل ہوگا اور سورۃ رحمٰن (پارہ ۲۷) کو لکھ کر مصروع کے پاس رکھنا موجب صحت ہے۔ اور سورۃ تحریم (پارہ ۲۸) کو صرع کے مریض پر پڑھنا شفا کا باعث ہے۔ اور سورۃ واللیل کان میں پڑھنے سے مریض کو ہوش آجاتا ہے۔ اور ایک پیالہ پانی پر سورۃ الحمد اور سورۃ معوذتین (سورۃ قل اعوذ برب الفلق و سورۃ قل اعوذ برب الناس) پڑھ کر اس پانی کو مریض صرع کے سر اور منہ پر چھڑکا جائے۔ انشاء اللہ آرام آجائے گا۔

دیگر۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ بواسیر کے مریض پر یہ دعا پڑھی جائے۔ يَا جَوَادُ يَا مَاجِدُ يَا رَحِيْمُ يَا قَرِيْبُ يَا مُجِيْبُ يَا بَارِئُ يَا رَحِيْمُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّارْدُدْ عَلَيَّ نِعْمَتَكَ وَاكْفِنِيْ اَمْرَ وَجَعِيْ۔

دیگر۔ مریض بواسیر پر سورۃ سبح اسم پڑھنے سے مرض جاتا رہتا ہے۔

دیگر۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ سورۃ یٰسین کو شہد سے لکھ کر اسے دھوئے اور پئے۔ بواسیر کا عارضہ دور ہو جائے گا۔

جذام و برص

مکارم الاخلاق میں ہے کہ ان آیات کو صاحب جذام پر پڑھا جائے اور لکھ کر اس پر باندھا جائے۔ انشاء اللہ شفا حاصل ہوگی۔ آیات یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاۤءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰۤئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْۤ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ بِاسْمِ (اس کے آگے مریض اور اس کی ماں کا نام لکھے)۔

دیگر۔ اگر جذام و داغ سفید ہو جائے تو تین روزے ایام بیض یعنی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ کو رکھے اور بوقت افطار سو بار اَلْمَجِيْدُ کہے۔ انشاء اللہ مرض جاتا رہیگا۔

دیگر۔ خاک تربت امام حسین علیہ السلام تین روز کھائے۔ (کھانے کا طریقہ پہلے بیان ہو چکا ہے)۔

دیگر۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت ہے کہ گائے کا گوشت سویق دستی کے ساتھ کھانے سے برص جاتا رہتا ہے۔

دیگر۔ اَلشَّافِیْ تین سو اکانوے مرتبہ دوا پر پڑھ کر مریض کو کھلائیں۔ انشاءاللہ شفاء حاصل ہوگی۔

مرض وبا چیچک وطاعون وغیرہ

اس شکل کو لکھ کر دفع چیچک کے لئے مریض کے بازو پر باندھیں تاکہ آبلے نہ نکلیں اور اگر ظاہر ہونے لگے ہیں تو کمی کے ساتھ برآمد ہوں ←

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ	رَبِّ الْعَالَمِیْنَ	اَلرَّحْمٰنِ	اَلرَّحِیْمِ
مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ	اِیَّاکَ	نَعْبُدُ	وَاِیَّاکَ
نَسْتَعِیْنُ	اِھْدِنَا الصِّرَاطَ	الْمُسْتَقِیْمَ	صِرَاطَ الَّذِیْنَ
اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ	غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ	عَلَیْھِمْ	وَلَا الضَّآلِّیْنَ

دیگر۔ طاعون سے محفوظ رہنے کے لئے ہر روز اس طرح سے دعا کرنا مشہور ہے۔

یَا مَنْ لَطِیْفٌ لَمْ یَزَلْ اُلْطُفْ بِنَا فِیْمَا نَزَلْ

اَنْتَ الْقَوِیُّ نَجِّنَا عَنْ قَھْرِکَ یَوْمَ الْخَلَلْ

دیگر۔ جب وبا شروع ہو تو وقتاً فوقتاً اس دعا کو پڑھے بلکہ لکھ کر دروازہ پر چسپاں کرے۔ انشاءاللہ تعالےٰ محفوظ رہے گا۔ اَللّٰھُمَّ یَا وَلِیَّ الْوِلَآءِ وَیَا کَاشِفَ الضُّرِّ وَالْبَلَآءِ وَیَا سَامِعَ الدُّعَآءِ اَجِرْنِیْ عَنِ الْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْوَبَآءِ وَالْجَلَآءِ بِحَقِّ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی وَعَلِیِّ الْمُرْتَضٰی وَفَاطِمَۃَ الزَّھْرَآءِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

خنازیر وغیرہ

حضرت امام رضا علیہ السّلام سے مروی ہے کہ اس دعا کو مریض خنازیر پر پڑھنے سے شفا حاصل ہوتی ہے۔ یَا رَءُوْفُ یَا رَحِیْمُ یَا رَبِّ یَا سَیِّدِیْ۔

دیگر۔ مکارم الاخلاق میں ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السّلام کی کنیز کی گردن پر خنازیر نکل آئی۔ حضرت نے مذکورہ بالا دعا سے تعلیم فرمائی۔ چنانچہ اس دعا کے بار بار پڑھنے سے اُسے شفا حاصل ہوگئی۔

دیگر۔ تین روز میں ہر روز تین بار خنازیر پر پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَھُوَ یَا مُرُکَ اَنْ لَّا تَکْبَرَ۔ پس تین بار کہے اِبْتَدَا بِاللَّسِّ قَبْلَ اَنْ تَبْتَدِئَ بِکَ اور ہر بار آب دہن اُس پر ڈالے۔ انشاءاللہ شفا نصیب ہوگی۔

نسیان

جناب رسالت مآب صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام سے فرمایا کہ اگر تم چاہو کہ جس چیز کو سنو اُسے حفظ کرلو تو ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرو۔

سُبْحَانَ مَنْ لَّا یَعْتَدِیْ عَلٰی اَھْلِ مَمْلَکَتِہٖ سُبْحَانَ مَنْ لَّا یَاْخُذُ اَھْلَ الْاَرْضِ بِاَلْوَانِ الْعَذَابِ سُبْحَانَ الرَّءُوْفِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّبَصَرًا وَّفَھْمًا وَّعِلْمًا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

دیگر برائے قوت حافظہ ودفع نسیان سورۃ حشر کو شیشہ کے پیالے پر لکھ کر اور آب باراں سے دھو کر پیے۔ صاحب حافظہ ہوگا۔

دیگر۔ ان آیات کو لکھ کر اپنے بازو پر باندھے۔ نسیان میں کمی ہوجائے گی وَلَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْکَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِہٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْھُمْ زَھْرَۃَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا لِنَفْتِنَھُمْ فِیْہِ وَرِزْقُ رَبِّکَ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْھَا لَا نَسْئَلُکَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُکَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلتَّقْوٰی۔

دیگر۔ ہر روز نماز صبح کے بعد قبل اس کے کہ کوئی لفظ کہے یہ دعا پڑھے۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ فَلَا یَفُوْتُ شَیْئًا عِلْمُہٗ وَلَا یَئُوْدُہٗ حافظہ تیز ہوجائیگا اور نسیان کم ہوجائے گا۔

دیگر۔ جو شخص نماز میں کثیرالسہو ہو اُسے چاہیئے کہ یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِیْثِ الْمُخْبِثِ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔

دیگر۔ روزہ رکھنا، قرآن کی تلاوت کرنا، مسواک کرنا اور آیۃ الکرسی پڑھنا، قوتِ حافظہ کا باعث ہیں۔ اور قبر کی تختی پڑھنا، ترش سیب کھانا، سبز دھنیا استعمال کرنا، ٹھہرے پانی میں پیشاب کرنا اور چوہے کا جھوٹا کھانا۔ نسیان و بھول کا موجب ہیں۔

تسخیر و محبت

اگر زوجہ تابعدار نہ ہو تو سورۃ زخرف لکھ کر دھوئے اور اُسے پلائے انشاءاللہ تعالےٰ فرمانبردار ہو جائے گی۔

دیگر۔ بروز جمعہ ہزار بار شیرینی پر اَلْوَدُوْدُ پڑھے جسے کھلائے محبت ہو گی۔ اور زن و شوہر کے مابین اُلفت و موافقت کے لئے کھانے پر پڑھ کر کھلائے۔

دیگر۔ عزیز و اقارب میں عزت کے لئے نماز صبح کے بعد ننانوے بار اَلْمَجِیْدُ پڑھے۔

دیگر۔ زن و شوہر میں ناچاقی ہو تو اَلْمَانِعُ بہت کہے موافقت ہو گی۔

دیگر۔ اگر کسی مومنہ کا شوہر مکروہاتِ دنیا میں گرفتار ہو۔ اور زوجہ سے لاپرواہی برتتا اور محبت نہ کرتا ہو تو چاہیئے کہ زوجہ دو رکعت نماز اس ترتیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سات مرتبہ یہ آیۂ مجیدہ پڑھے۔ عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّجْعَلَ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ عَادَیْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً وَاللّٰهُ قَدِیْرٌ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ جب سلام کے بعد نماز ختم کرے تو ستر مرتبہ یہ درود پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَیْهِ اس کے بعد ستر مرتبہ یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ لَیِّنْ قَلْبَ فلاں بن فلانہ درمیاں شوہر اور اس کی ماں کا نام لے، كَمَا لَیَّنْتَ الْحَدِیْدَ لِدَاوُدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَسَخِّرْ لِیْ كَمَا سَخَّرْتَ الرِّیْحَ لِسُلَیْمَانَ ابْنِ دَاوُدَ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ وَاَلِّفْ بَیْنَنَا كَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَخَدِیْجَةَ عَلَیْهَا السَّلَامُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

اکتیسواں باب

اعمال و ادعیہ سفر

سفر کے لئے بہترین دن روز شنبہ اس کے بعد منگل و جمعرات ہیں۔ اور بدترین دن سفر کے لئے پیر و بدھ ہیں۔ اور بروز جمعہ نمازِ جمعہ یا ظہر سے قبل سفر ممنوع ہے اور سفر کے لئے مہینوں کی بدترین تاریخیں تیسری، چوتھی، پانچویں، آٹھویں، تیرھویں، اٹھارھویں، اکیسویں، چوبیسویں، پچیسویں اور چھبیسویں ہیں۔ اور قمر در عقرب کی تاریخیں بھی نحس ترین ہیں۔ سُنّت ہے کہ جب کوئی شخص سفر کا ارادہ کرے تو روانگی سے قبل غسل کرے اور دو رکعت نماز بجا لائے۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سُورۃ توحید اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ پڑھے اور بعد فراغت نماز کہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَوْدِعُكَ نَفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ وَذُرِّیَّتِیْ وَدُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ وَاَمَانَتِیْ وَخَاتِمَةَ عَمَلِیْ اور کچھ خاکِ شفا اس کی تسبیح ساتھ ہونی چاہیئے۔ اور اُسے اُٹھاتے وقت کہے اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ طِیْنَةُ قَبْرِ الْحُسَیْنِ وَلِیِّكَ اتَّخَذْتُهَا حِرْزًا لِّمَا اَخَافُ وَلِمَا لَا اَخَافُ اور گھر سے نکلتے وقت کہے بِسْمِ اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ۔ اور یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ حَسْبِیَ اللّٰهُ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ اُمُوْرِیْ كُلِّهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ اور یہ دعا بھی پڑھے۔ اَعُوْذُ بِمَا عَاذَتْ بِهٖ مَلَائِكَةُ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْیَوْمِ الْجَدِیْدِ الَّذِیْ اِذَا غَابَتْ شَمْسُهٗ لَمْ تَعُدْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ غَیْرِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیَاطِیْنِ وَمِنْ شَرِّ السِّبَاعِ وَالْهَوَامِّ وَمِنْ شَرِّ رُكُوْبِ الْمَحَارِمِ كُلِّهَا اُجِیْرُ نَفْسِیْ بِاللّٰهِ مِنْ كُلِّ سُوْٓءٍ۔ اس کے بعد دس مرتبہ سورۃ قل ہو اللہ پڑھ کر گھر سے روانہ ہو۔ خداوند عالم اس کے جان و مال کو محفوظ رکھے گا۔ اور سفر میں کامیابی اور ہر قسم کے ضرر و نقصان

سے حفاظت رہے گی۔ پھر دروازہ پر کھڑے ہو کر اُس طرف منہ کرے کہ جدھر جانے کا قصد ہے اور تسبیح جناب سیدہ اور الحمد اور آیۃ الکرسی منہ کے سامنے اور داہنی طرف اور بائیں طرف پڑھے اور کہے۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ وَاحْفَظْ مَامَعِیْ وَسَلِّمْنِیْ وَسَلِّمْ مَا مَعِیْ وَبَلِّغْنِیْ وَبَلِّغْ مَامَعِیْ بِبَلَاغِكَ الْحَسَنِ الْجَمِیْلِ۔ اور جو کچھ ہو صدقہ دے۔ اور صدقہ دیتے وقت کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اشْتَرَیْتُ بِھٰذِہِ الصَّدَقَۃِ سَلَامَتِیْ وَسَلَامَۃَ سَفَرِیْ چاہیئے کہ سفر میں سورۃ طور (پارہ ۲۷) اور سورۃ صف (پارہ ۲۸) اور سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ پڑھتا رہے تاکہ تمام بلاؤں سے محفوظ رہے۔ اور اگر دریا کا سفر ہو تو کشتی جہاز وغیرہ میں سوار ہوتے وقت کہے بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اگر دریا میں تلاطم دیکھے تو بائیں جانب تکیہ کرے۔ اور داہنی جانب سے موج کی جانب اشارہ کرکے کہے۔ قَرِّیْ بِقَرَارِ اللّٰہِ وَاسْکُنِیْ بِسَکِیْنَۃِ اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اور جب دریا میں زیادہ اضطراب ہو۔ اور غرق ہونے کے قریب کی نوبت آجائے تو خاکِ شفا دریا میں ڈالے۔ تلاطم ٹھہر جائے گا۔ اور سورۃ محمد (پارہ ۲۶) اور سورۃ اقرا (پارہ ۳۰) کا دریا پر پڑھنا تلاطم و طغیانی سے سلامتی کا باعث ہے۔

روایت میں ہے کہ عقیق کی انگوٹھی اپنے پاس رکھے جس پر یہ دعا کندہ ہو۔ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اور دوسری طرف عقیق کے مُحَمَّدٌ وَّعَلِیٌّ کندہ ہو تو چور سے بے خطر ہوگا۔ اور سنّت ہے کہ سر پر عمامہ ہو۔ اور تحت الحنک بھی ہو۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ میں اس شخص کا جو سفر کے ارادہ سے گھر سے نکلے اور سر پر عمامہ تحت الحنک کے ساتھ بندھا ہو اس بات کا ضامن ہوں کہ وہ چور سے اور ڈوبنے جلنے وغیرہ سے محفوظ رہے گا۔ اگر راستہ بھول جائے تو کہے:۔ یَاصَالِحُ یَا اَبَا صَالِحٍ اَرْشِدُوْنَا اِلَی الطَّرِیْقِ یَرْحَمُکُمُ اللّٰہُ اور اگر تنہا سفر کرے تو کہے مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِیْ وَاَعِنِّیْ عَلٰی وَحْدَتِیْ وَاَدِّ غَیْبَتِیْ؛

کتاب الزیارات و الخطبات

(اس میں چہاردہ معصومین کی زیارتیں اور جمعہ و عیدین کے مشہور و معروف خطبے درج ہیں:)

تئیسواں باب

زیاراتِ چہاردہ معصومین علیہم السّلام

ایام متبرکہ ہیں اور اُن ایام میں جن میں چہاردہ معصومین علیہم السّلام کی ولادت باسعادت اور وفات حسرت آیات واقع ہوئی ہے۔ زیارت پڑھنا مستحب اور موجب صد خیر و برکت اور باعث مغفرت ذنوب ہے۔ مومنین باصفا کو لازم و واجب ہے کہ ایام متبرکہ کی نسبت کے لحاظ سے آداب و شرائط کے ساتھ زیارات بجالائیں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ جو شخص جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم کی زیارت کرے۔ بروز قیامت اُس کی شفاعت بذمہ آنحضرتؐ ہوگی۔ اور جس کی آل حضرت شفاعت فرمائیں گے وہ ضرور جنتی ہے۔ ایسا ہی اجر و ثواب جناب امیر المومنین علیہ السّلام اور جناب فاطمہ زہرا سیدۃ النساء العالمین سلام اللہ علیہا۔ حضرت امام حسن مجتبےٰ و حضرت امام حسین شہید کربلا و دیگر آئمہ معصومین علیہم السّلام کے مشاہد مقدسہ کی زیارت میں ہے غسل کرنا پاک و پاکیزہ لباس پہننا۔ خوشبو لگانا اور خضوع و خشوع اور رجوعِ قلب سے انگشتِ شہادت سے اشارہ کر کے زیارت پڑھنا آدابِ زیارات میں داخل ہے۔ یہاں پر وہ مختصر زیارات نقل کی جاتی ہیں جو ہر مقام بعید پر ہر معصوم کے لئے پڑھی جا سکتی ہیں۔

زیارت جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صِفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْنَ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ نَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ فِيْ سَبِيْلِ رَبِّكَ وَعَبَدْتَهٗ حَتّٰى اَتٰكَ الْيَقِيْنُ فَجَزَاكَ اللّٰهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْضَلَ مَا جَزٰى نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ پھر چار رکعت نماز زیارت جس سورت کے ساتھ چاہے دو دو رکعت کر کے پڑھے۔

زیارت جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ خَلِيْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ صَفِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ اَمِيْنِ اللّٰهِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ خَيْرِ خَلْقِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ اَفْضَلِ اَنْبِيَآءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَةَ نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ وَلِيِّ اللّٰهِ وَخَيْرِ الْخَلْقِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الصِّدِّيْقَةُ الشَّهِيْدَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الرَّضِيَّةُ الْمَرْضِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْفَاضِلَةُ الزَّكِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْحَوْرَآءُ الْاِنْسِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا التَّقِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمُحَدَّثَةُ الْعَلِيْمَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمَظْلُوْمَةُ الْمَغْصُوْبَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمُضْطَهَدَةُ الْمَقْهُوْرَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى رُوْحِكِ وَبَدَنِكِ اَشْهَدُ اَنَّكِ مَضَيْتِ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكِ وَاَنَّ مَنْ سَرَّكِ فَقَدْ سَرَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَمَنْ جَفَاكِ فَقَدْ جَفَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَمَنْ اٰذَاكِ فَقَدْ اٰذٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَمَنْ وَصَلَكِ فَقَدْ وَصَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَمَنْ قَطَعَكِ فَقَدْ قَطَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وآلہ لانک بضعۃ منہ وروحہ الذی بین جنبیہ
اشہد اللہ ورسلہ وملائکتہ انی راض عمن رضیت عنہ ساخط
علی من سخطت علیہ متبرء ممن تبرئت منہ موال لمن والیت
معاد لمن عادیت مبغض لمن ابغضت محب لمن احببت
وکفی باللہ شہیدا وحسیبا وجازیا ومثیبا ط پھر درود شریف پڑھ کر
دو رکعت نماز زیارت بجالائے۔

زیارت حضرت امیر المومنین علیہ السلام

یہ زیارت جو زیارت ششم کے نام سے مشہور ہے۔ روضہ مبارک میں اور دوسرے شہروں
میں ہر وقت اور ہر جگہ پڑھ سکتے ہیں حضرتؑ کی قبر مطہر کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور کہے۔

السلام علیک یا امیر المومنین السلام علیک یا صفوۃ اللہ السلام
علیک یا امین اللہ السلام علی من اصطفاہ اللہ واختصہ واختارہ
من بریتہ السلام علیک یا خلیل اللہ ما دجی اللیل وغسق واضاء
النہار واشرق السلام علیک ما صمت صامت ونطق ناطق وذر
شارق ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علی مولانا امیر المومنین
علی ابن ابی طالب صاحب السوابق والمناقب والنجدۃ ومبید
الکتائب الشدید الباس العظیم المراس المکین الاساس ساقی
المومنین بالکاس من حوض الرسول المکین الامین السلام علی
صاحب النہی والفضل والطوائل والمکرمات والنوائل السلام
علی فارس المومنین ولیث الموحدین وقاتل المشرکین ووصی
رسول رب العالمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علی من ایدہ
اللہ بجبرئیل واعانہ بمیکائیل وازلفہ فی الدارین وحباہ بکل
ما تقر بہ العین وصلی اللہ علیہ وعلی آلہ الطاہرین وعلی

اولادہ المنتجبین وعلی الائمۃ الراشدین الذین امروا بالمعروف
ونہوا عن المنکر وفرضوا علینا الصلوات وامروا بایتاء الزکوۃ
وعرفونا صیام شہر رمضان وقرائۃ القرآن السلام علیک یا
امیر المومنین ویعسوب الدین وقائد الغر المحجلین السلام
علیک یا باب اللہ السلام علیک یا عین اللہ الناظرۃ ویدہ
الباسطۃ واذنہ الواعیۃ وحکمتہ البالغۃ ونعمتہ السابغۃ
ونقمتہ الدامغۃ السلام علی قسیم الجنۃ والنار السلام علی
نعمۃ اللہ علی الابرار ونقمتہ علی الفجار السلام علی سید المتقین
الاخیار السلام علی اخی رسول اللہ وابن عمہ وزوج ابنتہ والمخلوق
من طینتہ السلام علی الاصل القدیم والفرع الکریم السلام
علی الثمر الجنی السلام علی ابی الحسن علی السلام علی شجرۃ طوبی
وسدرۃ المنتہی السلام علی آدم صفوۃ اللہ ونوح نبی اللہ وابراہیم
خلیل اللہ وموسی کلیم اللہ وعیسی روح اللہ ومحمد حبیب
اللہ ومن بینہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین
وحسن اولئک رفیقا السلام علی نور الانوار وسلیل الاطہار
وعناصر الاخیار السلام علی والد الائمۃ الابرار السلام علی
حبل اللہ المتین وجنبہ المکین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
السلام علی امین اللہ فی ارضہ وخلیفتہ والحاکم بامرہ
والقیم بدینہ والناطق بحکمتہ والعامل بکتابہ اخ
الرسول وزوج البتول وسیف اللہ المسلول السلام علی
صاحب الدلالات والآیات الباہرات والمعجزات القاہرات
الزاہرات والمنجی من الہلکات الذی ذکرہ اللہ فی محکم
الآیات فقال اللہ تعالی وانہ فی ام الکتاب لدینا لعلی حکیم

السلام علی اسم الله الرضی ووجهه المضیئ وجنبه العلی و رحمة الله وبرکاته السلام علی حجج الله واوصیائه وخاصة الله واصفیائه وخالصته وامنائه ورحمة الله وبرکاته قصدتک یا مولای یا امین الله وحجته زائرا عارفا بحقک موالیا لاولیائک معادیا لاعدائک متقربا الی الله بزیارتک فاشفع لی عند الله ربی و ربک فی خلاص رقبتی من النار وقضاء حوائجی حوائج الدنیا والاخرة۔

زیارت حضرت امام حسن علیہ السّلام

اوقات شریفہ میں مثلاً حضرت کے روز ولادت و روز وفات کو آنحضرت کی زیارت پڑھنی اولیٰ و انسب ہے۔ زیارت یہ ہے۔ السلام علیک یا بقیة المؤمنین وابن اول المسلمین وکیف لا تکون کذلک وانت سبیل الھدی وحلیف التقی وخامس اصحاب الکساء غذتک ید الرحمة وربیت فی حجر الاسلام ورضعت من ثدی الایمان فطبت حیا وطبت میتا غیر ان الانفس غیر طیبة بفراقک ولا شاکة فی الحیوة لک یرحمک الله۔ اس کے بعد دو رکعت نماز زیارت بجا لائے۔

زیارت حضرت امام حسین علیہ السّلام

گھر کے صحن میں یا کوٹھے پر جا کر داہنی طرف اور بائیں طرف جانب آسمان نظر کرے اور بالائے سر دیکھے۔ پھر حضرت کی قبر مطہر کی طرف بقصد زیارت اشارہ کر کے پڑھے۔ السلام علیک یا ابا عبد الله السلام علیک یا ابن رسول الله السلام علیک ورحمة الله وبرکاته السلام علیک یا وارث آدم صفوة الله السلام علیک یا وارث نوح نبی الله السلام علیک یا وارث ابراھیم خلیل الله السلام علیک یا وارث موسی کلیم الله السلام علیک یا وارث عیسی روح الله السلام علیک یا وارث

محمد حبیب الله السلام علیک یا وارث امیر المؤمنین ولی الله السلام علیک یا ابن محمد المصطفی السلام علیک یا ابن علی المرتضی السلام علیک یا ابن فاطمة الزھراء السلام علیک یا ابن خدیجة الکبری السلام علیک یا ثار الله وابن ثاره والوتر الموتور اشھد انک قد اقمت الصلوة واتیت الزکوة وامرت بالمعروف ونھیت عن المنکر واطعت الله ورسوله حتی اتاک الیقین فلعن الله امة قتلتک ولعن الله امة ظلمتک ولعن الله امة سمعت بذالک فرضیت به۔ یا مولای یا ابا عبد الله اشھد انک کنت نورا فی الاصلاب الشامخة والارحام المطھرة لم تنجسک الجاھلیة بانجاسھا ولم تلبسک من مدلھمات ثیابھا واشھد انک من دعائم الدین وارکان المؤمنین واشھد انک الامام البر التقی الرضی الزکی الھادی المھدی واشھد ان الائمة من ولدک کلمة التقوی واعلام الھدی والعروة الوثقی والحجة علی اھل الدنیا واشھد الله وملائکته وانبیاءه ورسله انی بکم مؤمن وبایابکم موقن بشرائع دینی وخواتیم عملی وقلبی لقلبکم سلم وامری لامرکم متبع صلوات الله علیکم وعلی ارواحکم وعلی اجسادکم وعلی اجسامکم وعلی شاھدکم وعلی غائبکم وعلی ظاھرکم وعلی باطنکم۔ اس کے بعد دو رکعت نماز زیارت پڑھیں اور اگر نماز زیارت پڑھنے سے قبل پڑھ لیں تب بھی کوئی حرج نہیں پھر حضرت اکبرؑ کی زیارت کا قصد کر کے پڑھیں۔

السلام علیک یا ابن رسول الله السلام علیک یا ابن نبی الله السلام علیک یا ابن امیر المؤمنین السلام علیک یا ابن الحسین الشھید السلام علیک ایھا الشھید وابن الشھید السلام علیک ایھا المظلوم وابن

المظلوم ولعن الله امة قتلتك ولعن الله امة ظلمتك ولعن الله
امة سمعت بذلك فرضيت به۔

پھر باقی سب شہدائے کربلا کی زیارت کا قصد کریں اور کہیں۔ السلام عليكم
يا اولياء الله واحباءه السلام عليكم يا اصفياء الله واوداءه السلام
عليكم يا انصار دين الله السلام عليكم يا انصار رسول الله السلام
عليكم يا انصار امير المؤمنين السلام عليكم يا انصار فاطمة الزهراء
سيدة نساء العالمين السلام عليكم يا انصار ابي محمد الحسن
بن علي الزكي الناصح السلام عليكم يا انصار ابي عبد الله بابي انتم
وامي طبتم وطابت الارض التي فيها دفنتم وفزتم فوزا عظيما
فياليتني كنت معكم فافوز معكم۔

زیارت حضرت امام زین العابدین و حضرت امام محمد باقر و حضرت امام جعفر صادق علیہم السلام

زیارت جامعہ ہے

السلام على اولياء الله واصفيائه السلام على امناء الله واحبائه
السلام على انصار الله وخلفائه السلام على محال معرفة الله السلام على
مساكن ذكر الله السلام على مظهري امر الله ونهيه السلام على الدعاة
الى الله السلام على المستقرين في مرضات الله السلام على المخلصين
في طاعة الله السلام على الادلاء على الله السلام على الذين من والاهم
فقد والى الله ومن عاداهم فقد عادى الله ومن عرفهم فقد عرف
الله ومن جهلهم فقد جهل الله ومن اعتصم بهم فقد اعتصم
بالله ومن تخلى منهم فقد تخلى من الله عز وجل واشهد الله اني
سلم لمن سالمكم وحرب لمن حاربكم مؤمن بسركم وعلانيتكم
مفوض في ذلك كله اليكم لعن الله عدو آل محمد من الجن

والانس وابرأ الى الله منهم وصلى الله على محمد وآله وسلم۔

مختصر زیارت حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

حدیث میں ہے کہ راوی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی زیارت کا ثواب کس قدر ہے؟ آپ نے فرمایا جس قدر حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا ثواب ہے۔ زیارت یہ ہے۔

السلام عليك يا ابا جعفر محمد بن علي البر التقي الامام
الوفي السلام عليك ايها الرضي الزكي السلام عليك يا ولي الله السلام عليك يا نجي الله
السلام عليك يا سفير الله السلام عليك يا سر الله السلام عليك
يا ضياء الله السلام عليك يا سناء الله السلام عليك يا كلمة الله
السلام عليك يا رحمة الله السلام عليك ايها النور الساطع السلام
عليك ايها البدر الطالع السلام عليك ايها الطيب من الطيبين
السلام عليك ايها الطاهر من المطهرين السلام عليك ايها
الآية العظمى السلام عليك ايها الحجة الكبرى السلام عليك
ايها المطهر من الزلات السلام عليك ايها المنزه عن المعضلات
السلام عليك ايها العلي عن نقص الاوصاف السلام عليك ايها
الرضي عند الاشراف السلام عليك يا عمود الدين اشهد انك
ولي الله وحجته في ارضه وانك جنب الله وخيرة الله ومستودع
علم الله وعلم الانبياء وركن الايمان وترجمان القرآن و
اشهد ان من اتبعك على الحق والهدى وان من انكرك ونصب
لك العداوة على الضلالة والردى ابرء الى الله واليك منهم
في الدنيا والآخرة والسلام عليك ما بقيت وبقي الليل والنهار

مختصر زیارت حضرت امام رضا علیہ السلام

منقول ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جو شخص میری غربت میں زیارت کریگا خداوند عالم اس کو اجر کثیر و ثواب جمیل عطا فرمائے گا۔ بروز قیامت وہ شخص ہمارے زمرہ میں داخل ہوگا۔ اور اُسے درجاتِ عالیہ عطا ہوں گے اور ہمارا رفیق ہوگا۔ زیارت یہ ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ فِيْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمُوْدَ الدِّيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اٰدَمَ صِفْوَةِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوْحٍ نَّبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اِسْمٰعِيْلَ ذَبِيْحِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوْسٰى كَلِيْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيْسٰى رُوْحِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ وَّلِيِّ اللّٰهِ وَوَصِيِّ رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بَاقِرِ عِلْمِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ الْبَارِّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ الشَّهِيْدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوَصِيُّ الْبَارُّ التَّقِيُّ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَعَبَدْتَ اللّٰهَ مُخْلِصًا حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْحَسَنِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

زیارت حضرت امام محمد تقی و حضرت امام علی نقی و حضرت امام حسن عسکری علیہم السلام

ایام متبرکہ و اوقات شریفہ میں مثلاً روز ہائے ولادت و شہادت میں ان حضرات کی زیارت پڑھنا افضل و اولیٰ ہے پس زیارت جامعہ جو مذکور ہوئی پڑھنی کافی ہوگی۔ اس کے بعد دو رکعت نماز زیارت پڑھنی چاہیے۔

زیارت حضور صاحب الامر امام زمانہ عجل اللہ فرجہ

آنحضرت کی زیارت سرداب میں اور تمام شہروں میں اور اُن کے اجداد طاہرین کے ضریح ہائے مقدسہ میں پڑھنی خوب ہے۔ مستحب ہے کہ ہر روز بعد نماز صبح حضور صاحب العصرؑ کی زیارت پڑھی جائے۔ زیارت یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلَايَ صَاحِبَ الزَّمَانِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَنْ جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِيْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَسَهْلِهَا وَجَبَلِهَا حَيِّهِمْ وَمَيِّتِهِمْ وَعَنْ وَالِدَيَّ وَوَلَدِيْ وَعَنِّيْ مِنَ الصَّلَوَاتِ وَالتَّحِيَّاتِ زِنَةَ عَرْشِ اللّٰهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ وَمُنْتَهٰى رِضَاهُ وَعَدَدَ مَا اَحْصَاهُ كِتَابُهٗ وَاَحَاطَ بِهٖ عِلْمُهٗ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُجَدِّدُ لَهٗ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِيْ كُلِّ يَوْمٍ عَهْدًا وَّعَقْدًا وَّبَيْعَةً فِيْ رَقَبَتِيْ اَللّٰهُمَّ كَمَا شَرَّفْتَنِيْ بِهٰذَا التَّشْرِيْفِ وَفَضَّلْتَنِيْ بِهٰذِهِ الْفَضِيْلَةِ وَخَصَصْتَنِيْ بِهٰذِهِ النِّعْمَةِ فَصَلِّ عَلٰى مَوْلَايَ وَسَيِّدِيْ صَاحِبِ الزَّمَانِ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ اَنْصَارِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَالذَّابِّيْنَ عَنْهُ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُسْتَشْهَدِيْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ طَائِعًا غَيْرَ مُكْرَهٍ فِي الصَّفِّ الَّذِيْ نَعَتَّ اَهْلَهٗ فِيْ كِتَابِكَ فَقُلْتَ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ عَلٰى طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ وَاٰلِهٖ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ بَيْعَةٌ لَّهٗ فِيْ عُنُقِيْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

مختصر زیارت جامعہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر وقت خصوصاً عرفہ کے

دن اور ہر مقام پر ہر معصوم کے لئے اس طرح زیارت پڑھ سکتے ہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللهِ مِنْ خَلْقِهٖ وَاَمِيْنَهٗ عَلٰى وَحْيِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ اَنْتَ حُجَّةُ اللهِ عَلٰى خَلْقِهٖ وَبَابُ عِلْمِهٖ وَوَصِيُّ نَبِيِّهٖ وَالْخَلِيْفَةُ مِنْ بَعْدِهٖ فِيْ اُمَّتِهٖ لَعَنَ اللهُ اُمَّةً غَصَبَتْكَ حَقَّكَ وَقَعَدَتْ مَقْعَدَكَ وَاَنَا بَرِئٌ مِنْهُمْ وَمِنْ شِيْعَتِهِمْ اِلَيْكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ الْبَتُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَيْنَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْكِ وَعَلَيْهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ لَعَنَ اللهُ اُمَّةً غَصَبَتْكِ حَقَّكِ وَمَنَعَتْكِ مَا جَعَلَ اللهُ لَكِ حَلَالًا اَنَا بَرِئٌ اِلَيْكِ مِنْهُمْ وَمِنْ شِيْعَتِهِمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا مُحَمَّدِ ن الْحَسَنَ الزَّكِيَّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ لَعَنَ اللهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَبَايَعَتْ فِيْ اَمْرِكَ وَشَايَعَتْ اَنَا بَرِئٌ اِلَيْكَ مِنْهُمْ وَمِنْ شِيْعَتِهِمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَبِيْكَ وَجَدِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ لَعَنَ اللهُ اُمَّةً اِسْتَحَلَّتْ دَمَكَ وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَاسْتَبَاحَتْ حَرِيْمَكَ وَلَعَنَ اللهُ اَشْيَاعَهُمْ وَلَعَنَ اللهُ الْمُمَهِّدِيْنَ لَهُمْ بِالتَّمْكِيْنِ مِنْ قِتَالِكُمْ اَنَا بَرِئٌ اِلَى اللهِ وَاِلَيْكَ مِنْهُمْ وَمِنْ شِيْعَتِهِمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا الْحَسَنِ مُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُوْسٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ صَاحِبَ الزَّمَانِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى عِتْرَتِكَ الطَّاهِرَةِ الطَّيِّبَةِ يَا مَوَالِيَّ كُوْنُوْا شُفَعَائِيْ فِيْ حَطِّ وِزْرِيْ وَخَطَايَايَ اٰمَنْتُ بِاللهِ وَبِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاَتَوَلّٰى اٰخِرَكُمْ بِمَا اَتَوَلّٰى اَوَّلَكُمْ وَبَرِئْتُ مِنَ الْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى يَا مَوَالِيَّ اَنَا سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاكُمْ وَوَلِيٌّ لِمَنْ وَالَاكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَعَنَ اللهُ ظَالِمِيْكُمْ وَغَاصِبِيْكُمْ وَلَعَنَ اللهُ اَشْيَاعَهُمْ وَاَتْبَاعَهُمْ وَاَهْلَ مَذْهَبِهِمْ وَاَبْرَأُ اِلَى اللهِ وَاِلَيْكُمْ مِنْهُمْ۔

زیارت حضرت ابو الفضل العباس علیہ السلام

آپ کی قبر منور کی طرف رخ کرکے بخضوع وخشوع اس طرح زیارت پڑھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ الْمُطِيْعُ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَمَغْفِرَتُهٗ وَرِضْوَانُهٗ وَعَلٰى رُوْحِكَ وَبَدَنِكَ اَشْهَدُ وَاُشْهِدُ اللهَ اَنَّكَ مَضَيْتَ عَلٰى مَا مَضٰى بِهِ الْبَدْرِيُّوْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ الْمُنَاصِحُوْنَ لَهٗ فِيْ جِهَادِ اَعْدَائِهِ الْمُبَالِغُوْنَ فِيْ نُصْرَةِ اَوْلِيَائِهِ الذَّابُّوْنَ عَنْ اَحِبَّائِهٖ فَجَزَاكَ اللهُ اَفْضَلَ الْجَزَاءِ وَاَكْثَرَ الْجَزَاءِ وَاَوْفَرَ الْجَزَاءِ وَاَوْفٰى جَزَاءِ اَحَدٍ مِمَّنْ وَفٰى بِبَيْعَتِهٖ وَاسْتَجَابَ لَهٗ دَعْوَتَهٗ وَاَطَاعَ وُلَاةَ اَمْرِهٖ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَالَغْتَ فِي النَّصِيْحَةِ وَاَعْطَيْتَ غَايَةَ الْمَجْهُوْدِ فَبَعَثَكَ اللهُ فِي الشُّهَدَاءِ وَجَعَلَ رُوْحَكَ مَعَ اَرْوَاحِ السُّعَدَاءِ وَاَعْطَاكَ مِنْ جِنَانِهٖ اَفْسَحَهَا مَنْزِلًا وَاَفْضَلَهَا غُرَفًا وَرَفَعَ ذِكْرَكَ فِيْ عِلِّيِّيْنَ فِي الْعَالَمِيْنَ وَحَشَرَكَ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا اَشْهَدُ اَنَّكَ لَمْ تَهِنْ وَلَمْ تَنْكُلْ وَاَنَّكَ مَضَيْتَ عَلٰى بَصِيْرَةٍ مِنْ اَمْرِكَ

مُقْتَدِيًا بِالصَّالِحِيْنَ وَمُتَّبِعًا لِلنَّبِيِّيْنَ فَجَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ وَبَيْنَ رَسُوْلِهٖ وَاَوْلِيَآئِهٖ فِيْ مَنَازِلِ الْمُخْبِتِيْنَ فَاِنَّهٗ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ۔

زیاراتِ ایّامِ ہفتہ

روز شنبہ (ہفتہ)

روز شنبہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات و سلام بھیجنے کا مخصوص دن ہے جس کا طریق یہ ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صِفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْنَ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ نَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ وَجَاهَدْتَّ فِيْ سَبِيْلِ رَبِّكَ وَعَبَدْتَّهٗ حَتّٰى اَتٰىكَ الْيَقِيْنُ فَجَزَاكَ اللّٰهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْضَلَ مَا جَزٰى نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

روز یک شنبہ (اتوار)

روز یک شنبہ یعنی اتوار حضرت امیر المومنین علیہ السلام پر اس طریق میں درود سلام کا مخصوص دن ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَى الشَّجَرَةِ النَّبَوِيَّةِ وَالدَّوْحَةِ الْهَاشِمِيَّةِ الْمُضِيْئَةِ الْمُثْمِرَةِ بِالنُّبُوَّةِ الْمُوْنِقَةِ بِالْاِمَامَةِ وَعَلٰى ضَجِيْعَيْكَ اٰدَمَ وَنُوْحٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُحْدِقِيْنَ بِكَ وَالْحَآفِّيْنَ بِقَبْرِكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ هٰذَا يَوْمُ الْاَحَدِ وَهُوَ يَوْمُكَ وَبِاسْمِكَ وَاَنَا ضَيْفُكَ

فِيْهِ وَجَارُكَ فَاَضِفْنِيْ يَا مَوْلَايَ وَاَجِرْنِيْ فَاِنَّكَ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الضِّيَافَةَ وَمَاْمُوْرٌ بِالْاِجَارَةِ فَافْعَلْ مَا رَغِبْتُ اِلَيْكَ فِيْهِ وَرَجَوْتُهٗ مِنْكَ بِمَنْزِلَتِكَ وَاٰلِ بَيْتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَنْزِلَتِهٖ عِنْدَكُمْ وَبِحَقِّ ابْنِ عَمِّكَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

روز دوشنبہ (پیر)

روز دوشنبہ (پیر) کا دن مخصوص ہے حضرت امام حسن و حضرت امام حسین علیہما السلام کی زیارت سے جو اس طرح بجالانی چاہیئے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صِفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْنَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صِرَاطَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَيَانَ حُكْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاصِرَ دِيْنِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا السَّيِّدُ الزَّكِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْبَرُّ الْوَفِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْقَآئِمُ الْاَمِيْنُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَالِمُ بِالتَّاْوِيْلِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْهَادِي الْمَهْدِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الطَّاهِرُ الزَّكِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا التَّقِيُّ النَّقِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْحَقُّ الْحَقِيْقُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الشَّهِيْدُ الصِّدِّيْقُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَّرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَعَبَدْتَّ اللّٰهَ مُخْلِصًا وَّجَاهَدْتَّ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ حَتّٰى اَتٰىكَ الْيَقِيْنُ۔

فعليك السلام مني ما بقيت وبقي الليل والنهار وعلى اهل بيتك الطيبين الطاهرين انا يا مولاي مولى لك ولاهل بيتك سلم لمن سالمكم وحرب لمن حاربكم مؤمن بسركم وجهركم وظاهركم وباطنكم لعن الله اعدائكم من الاولين والآخرين وانا ابرء الى الله تعالى منهم يا مولاي يا ابا محمد يا مولاي يا ابا عبد الله هذا يوم الاثنين وهو يومكما وباسمكما وانا فيه ضيفكما فاضيفاني واحسنا ضيافتي فنعم من استضيف به انتما وانا فيه من جواركما فاجيراني فانكما مامووران بالضيافة والاجارة فصلى الله عليكما وآلكما الطيبين۔

روز سہ شنبہ (منگل)

روز سہ شنبہ (منگل) حضرت امام زین العابدین و حضرت امام محمد باقر و حضرت امام جعفر صادق علیہم السلام کی زیارت کا مخصوص دن ہے۔ لہٰذا یہ زیارت پڑھے۔

السلام عليكم يا خزان علم الله السلام عليكم يا تراجمة وحي الله السلام عليكم يا ائمة الهدى السلام عليكم يا اعلام التقى السلام عليكم يا اولاد رسول الله انا عارف بحقكم مستبصر بشانكم معاد لاعدائكم موال لاوليائكم بابي انتم وامي صلوات الله عليكم اللهم اني اتوالى آخرهم كما توليت اولهم وابرء من كل وليجة دونهم واكفر بالجبت والطاغوت واللات والعزى صلوات الله عليكم يا موالي ورحمة الله وبركاته السلام عليك يا سيد العابدين وسلالة الوصيين السلام عليك يا باقر علم النبيين السلام عليك يا صادقا مصدقا في القول والفعل يا موالي هذا يومكم وهو يوم الثلثاء وانا فيه ضيف لكم ومستجير بكم فاضيفوني واجيروني بمنزلة الله عندكم واهل بيتكم الطيبين الطاهرين۔

روز چہار شنبہ (بدھ)

روز چہار شنبہ (بدھ) حضرت امام موسیٰ کاظم و حضرت امام علی رضا و حضرت امام محمد تقی و حضرت امام علی نقی علیہم السلام کی زیارت کا مخصوص دن ہے پس ان کی زیارت اس طرح بجالائی جائے۔ السلام عليكم يا اولياء الله السلام عليكم يا حجج الله السلام عليكم يا نور الله في ظلمات الارض السلام عليكم صلوات الله عليكم وعلى اهل بيتكم الطيبين الطاهرين بابي انتم وامي لقد عبدتم الله مخلصين وجاهدتم في الله حق جهاده حتى اتاكم اليقين فلعن الله اعدائكم من الجن والانس اجمعين وانا ابرء الى الله واليكم منهم يا مولاي يا ابا ابراهيم موسى بن جعفر يا مولاي يا ابا الحسن علي بن موسى يا مولاي يا ابا جعفر محمد بن علي يا مولاي يا ابا الحسن علي بن محمد انا مولى لكم مؤمن بسركم وجهركم متضيف بكم في يومكم هذا وهو يوم الاربعاء ومستجير بكم فاضيفوني واجيروني باهل بيتكم الطيبين الطاهرين۔

روز پنجشنبہ (جمعرات)

روز پنجشنبہ (جمعرات) حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے مخصوص ہے اور آپ کی زیارت اس طرح پڑھی جائے۔ اور روز جمعہ کے لئے صفحہ ٦١٢ دیکھیں۔

السلام عليك يا ولي الله السلام عليك يا حجة الله وخالصته السلام عليك يا امام المؤمنين ووارث المرسلين وحجة رب العالمين صلى الله عليك وعلى اهل بيتك الطيبين الطاهرين يا مولاي يا ابا محمد الحسن بن علي انا مولى لك ولاهل بيتك وهذا يومك وهو يوم الخميس وانا ضيفك فيه ومستجير بك فيه فاحسن ضيافتي واجارتي بحق اهل بيتك الطيبين الطاهرين۔

زیارت ناحیہ مقدسہ

یہ زیارت حضرت صاحب العصر علیہ السّلام نے اپنے جد مظلوم حضرت امام حسینؑ کی بارگاہ میں پیش کی ہے

اَلسَّلَامُ عَلٰی اٰدَمَ صِفْوَةِ اللّٰهِ مِنْ خَلِیْقَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی شَیْثٍ وَلِیِّ
اللّٰهِ وَخِیَرَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی اِدْرِیْسَ الْقَآئِمِ لِلّٰهِ بِحُجَّتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی نُوْحٍ الْمُجَابِ
فِیْ دَعْوَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی هُوْدٍ الْمَمْدُوْدِ مِنَ اللّٰهِ بِمَعُوْنَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی
صَالِحٍ الَّذِیْ وَجَّهَهُ اللّٰهُ بِکَرَامَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ الَّذِیْ
حَبَاهُ اللّٰهُ بِخُلَّتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی اِسْمٰعِیْلَ الَّذِیْ فَدَاهُ اللّٰهُ بِذِبْحٍ
عَظِیْمٍ مِنْ جَنَّتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی اِسْحَاقَ الَّذِیْ جَعَلَ اللّٰهُ النُّبُوَّةَ فِیْ
ذُرِّیَّتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی یَعْقُوْبَ الَّذِیْ رَدَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ بَصَرَهٗ بِرَحْمَتِهٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی یُوْسُفَ الَّذِیْ نَجَّاهُ اللّٰهُ مِنَ الْجُبِّ بِعَظَمَتِهٖ اَلسَّلَامُ
عَلٰی مُوْسٰی الَّذِیْ فَلَقَ اللّٰهُ الْبَحْرَ لَهٗ بِقُدْرَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی هَارُوْنَ
الَّذِیْ خَصَّهُ اللّٰهُ بِنُبُوَّتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی شُعَیْبٍ الَّذِیْ نَصَرَهُ اللّٰهُ عَلٰی
اُمَّتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی دَاوٗدَ الَّذِیْ تَابَ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِ خَطِیْئَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی
سُلَیْمَانَ الَّذِیْ ذَلَّتْ لَهُ الْجِنُّ بِعِزَّتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَیُّوْبَ الَّذِیْ
شَفَاهُ اللّٰهُ مِنْ عِلَّتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی یُوْنُسَ الَّذِیْ اَنْجَزَ اللّٰهُ مَضْمُوْنَ
عِدَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی زَکَرِیَّا الصَّابِرِ فِیْ مِحْنَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی یَحْیٰی
الَّذِیْ اَزْلَفَهُ اللّٰهُ بِشَهَادَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی عُزَیْرٍ الَّذِیْ اَحْیَاهُ اللّٰهُ
بَعْدَ مِیْتَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی عِیْسٰی رُوْحِ اللّٰهِ وَکَلِمَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ
حَبِیْبِ اللّٰهِ وَصِفْوَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ
خُصَّ بِاُخُوَّتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ ابْنَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی
اَبِیْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ وَصِیِّ اَبِیْهِ وَخَلِیْفَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَی الْحُسَیْنِ
الَّذِیْ سَمَحَتْ نَفْسُهٗ بِمُهْجَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ فِیْ سِرِّهٖ
وَعَلَانِیَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ جَعَلَ اللّٰهُ الشِّفَآءَ فِیْ تُرْبَتِهٖ اَلسَّلَامُ

عَلٰی مَنِ الْاِجَابَةُ تَحْتَ قُبَّتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ الْاَئِمَّةُ مِنْ ذُرِّیَّتِهٖ اَلسَّلَامُ
عَلَی ابْنِ خَاتَمِ الْاَنْبِیَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَی ابْنِ سَیِّدِ الْاَوْصِیَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَی ابْنِ
فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَی ابْنِ خَدِیْجَةَ الْکُبْرٰی اَلسَّلَامُ عَلَی ابْنِ
سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی اَلسَّلَامُ عَلَی ابْنِ جَنَّةِ الْمَاْوٰی اَلسَّلَامُ عَلَی ابْنِ
زَمْزَمَ وَالصَّفَا اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُرَمَّلِ بِالدِّمَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمَهْتُوْکِ
الْخِبَآءِ اَلسَّلَامُ عَلٰی خَامِسِ اَصْحَابِ الْکِسَآءِ اَلسَّلَامُ عَلٰی غَرِیْبِ
الْغُرَبَآءِ اَلسَّلَامُ عَلٰی شَهِیْدِ الشُّهَدَآءِ اَلسَّلَامُ عَلٰی قَتِیْلِ الْاَدْعِیَآءِ
اَلسَّلَامُ عَلٰی سَاکِنِ کَرْبَلَآءَ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ بَکَتْهُ مَلٰٓئِکَةُ السَّمَآءِ
اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ ذُرِّیَّتُهُ الْاَزْکِیَآءُ اَلسَّلَامُ عَلٰی یَعْسُوْبِ الدِّیْنِ اَلسَّلَامُ
عَلٰی مَنَازِلِ الْبَرَاهِیْنِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَئِمَّةِ السَّادَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْجُیُوْبِ
الْمُضَرَّجَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی الشِّفَاهِ الذَّابِلَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی النُّفُوْسِ الْمُصْطَلَمَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَرْوَاحِ الْمُخْتَلَسَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَجْسَادِ الْعَارِیَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْجُسُوْمِ الشَّاحِبَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَی الدِّمَآءِ السَّآئِلَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَعْضَآءِ الْمُقَطَّعَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی الرُّؤُوْسِ الْمُشَالَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَی النِّسْوَةِ الْبَارِزَاتِ اَلسَّلَامُ عَلٰی حُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰبَآئِکَ الطَّاهِرِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اَبْنَآئِکَ
الْمُسْتَشْهَدِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی ذُرِّیَّتِکَ النَّاصِرِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
وَعَلَی الْمَلٰٓئِکَةِ الْمُضَاجِعِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَی الْقَتِیْلِ الْمَظْلُوْمِ اَلسَّلَامُ عَلٰی
اَخِیْهِ الْمَسْمُوْمِ اَلسَّلَامُ عَلٰی عَلِیِّ الْکَبِیْرِ اَلسَّلَامُ عَلَی الرَّضِیْعِ الصَّغِیْرِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَبْدَانِ
السَّلِیْبَةِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْعِتْرَةِ الْقَرِیْبَةِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُجَدَّلِیْنَ فِی الْفَلَوَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی النَّازِحِیْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَی الْمَدْفُوْنِیْنَ بِلَا اَکْفَانٍ اَلسَّلَامُ عَلَی الرُّؤُوْسِ الْمُفَرَّقَةِ
عَنِ الْاَبْدَانِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُحْتَسِبِ الصَّابِرِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمَظْلُوْمِ بِلَا
نَاصِرٍ اَلسَّلَامُ عَلٰی سَاکِنِ التُّرْبَةِ الزَّاکِیَةِ اَلسَّلَامُ عَلٰی صَاحِبِ
الْقُبَّةِ السَّامِیَةِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ طَهَّرَهُ الْجَلِیْلُ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ افْتَخَرَ بِهٖ

جبرائيل السلام على من ناغاه في المهد ميكائيل السلام على من نكثت
ذمته السلام على من هتكت حرمته السلام على من أريق بالظلم
دمه السلام على المغسل بدم الجراح السلام على المجرع بكاسات
الرماح السلام على المضام المستباح السلام على المنحور في الورى
السلام على من دفنه أهل القرى السلام على المقطوع الوتين السلام
على المحامي بلا معين السلام على الشيب الخضيب السلام على الخد
التريب السلام على البدن السليب السلام على الثغر المقروع
بالقضيب السلام على الرأس المرفوع السلام على الأجسام العارية
في الفلوات تنهشها الذئاب العاديات وتختلف إليها السباع
الضاريات السلام عليك يا مولاي وعلى الملائكة المرفوفين
حول قبتك الحافين بتربتك الطائفين بعرصتك الواردين
لزيارتك السلام عليك فإني قصدت إليك ورجوت الفوز
لديك السلام عليك سلام العارف بحرمتك المخلص في ولايتك
المتقرب إلى الله بمحبتك البريء من أعدائك سلام من قلبه بمصابك
مقروح ودمعه عند ذكرك مسفوح سلام المفجوع الحزين
الواله المستكين سلام من لو كان معك بالطفوف وقى بنفسه
حد السيوف وبذل حشاشته دونك للحتوف وجاهد بين يديك
ونصرك على من بغى عليك وفداك بروحه وجسده وماله و
ولده وروحه لروحك فداء وأهله لأهلك وقاء فلئن أخرتني
الدهور وعاقني عن نصرك المقدور ولم أكن لمن حاربك
محاربا ولمن نصب لك العداوة مناصبا فلأندبنك صباحا
ومساء ولأبكين لك بدل الدموع دما حسرة عليك وتأسفا
على ما دهاك وتلهفا حتى أموت بلوعة المصاب وغصة الاكتئاب

أشهد أنك قد أقمت الصلاة وآتيت الزكاة وأمرت بالمعروف
ونهيت عن المنكر والعدوان وأطعت الله وما عصيته وتمسكت
به فأرضيته وخشيته وراقبته واستجبته وسننت السنن
وأطفأت الفتن ودعوت إلى الرشاد وأوضحت سبل السداد
وجاهدت في الله حق الجهاد وكنت لله طائعا ولجدك محمد
صلى الله عليه وآله تابعا ولقول أبيك سامعا وإلى وصية
أخيك مسارعا ولعماد الدين رافعا وللطغيان قامعا وللطغاة
مقارعا وللأمة ناصحا وفي غمرات الموت سابحا وللفساق
مكافحا وبحجج الله قائما وللإسلام والمسلمين راحما و
للحق ناصرا وعند البلاء صابرا وللدين كالئا وعن حوزته
مراميا تحوط الهدى وتنصره وتبسط العدل وتنشره و
تنصر الدين وتظهره وتكف العابث وتزجره وتأخذ للدني
من الشريف وتساوي في الحكم بين القوي والضعيف كنت ربيع
الأيتام وعصمة الأنام وعز الإسلام ومعدن الأحكام وحليف
الإنعام سالكا طرائق جدك وأبيك مشبها في الوصية لأخيك
وفي الذمم رضي الشيم ظاهر الكرم متهجدا في الظلم قويم
الطرائق كريم الخلائق عظيم السوابق شريف النسب منيف
الحسب رفيع الرتب كثير المناقب محمود الضرائب جزيل
المواهب حليم رشيد منيب جواد شديد عليم إمام شهيد
أواه منيب حبيب مهيب كنت للرسول صلى الله عليه وآله
ولدا وللقرآن سندا وللأمة عضدا وفي الطاعة مجتهدا حافظا
للعهد والميثاق ناكبا عن سبل الفساق باذلا للمجهود طويل
الركوع والسجود زاهدا في الدنيا زهد الراحل عنها ناظ

الیها بعین المستوحشین منها آمالک عنها مکفوفة و همتک عن
زینتها مصروفة و الحاظک عن بهجتها مطروفة و رغبتک فی
الآخرة معروفة حتی اذا الجور مد باعه و اسفر الظلم قناعه و
دعی الغی اتباعه و انت فی حرم جدک قاطن و للظالمین مباین
جلیس البیت و المحراب معتزل عن اللذات و الشهوات تنکر
المنکر بقلبک و لسانک علی حسب طاقتک و امکانک ثم اقتضاک
العلم للانکار و لزمک ان تجاهد الفجار فسرت فی اولادک و
اهالیک و شیعتک و موالیک و صدعت بالحق و البینة و دعوت
الی الله بالحکمة و الموعظة الحسنة و امرت باقامة الحدود
و الطاعة للمعبود و نهیت عن الخبائث و الطغیان و واجهوک
بالظلم و العدوان فجاهدتهم بعد الایعاد الیهم و تاکید
الحجة علیهم فنکثوا ذمامک و بیعتک و اسخطوا ربک و جدک
و بدؤک بالحرب فثبت للطعن و الضرب و طحنت جنود الفجار
و اقتحمت قسطل الغبار مجالدا بذی الفقار کانک علی المختار
فلما راوک ثابت الجاش غیر خائف و لا خاش نصبوا لک غوائل
مکرهم و قاتلوک بکیدهم و شرهم و امر اللعین جنوده
فمنعوک الماء و وروده و ناجزوک القتال و عاجلوک النزال
و رشقوک بالسهام و النبال و بسطوا الیک اکف الاصطلام و لم
یرعوا لک ذماما و لا راقبوا فیک اثاما فی قتلهم اولیاءک
و نهبهم رحالک و انت مقدم فی الهبوات و محتمل للاذیات
قد عجبت من صبرک ملائکة السموات فاحدقوا بک من کل
الجهات و اثخنوک بالجراح و حالوا بینک و بین الرواح و لم
یبق لک ناصر و انت صابر محتسب تذب عن نسوتک و اولادک

حتی نکسوک عن جوادک فهویت الی الارض جریحا تطؤک الخیول
بحوافرها و تعلوک الطغاة ببواترها قد رشح للموت جبینک و
اختلفت بالانقباض و الانبساط شمالک و یمینک تدیر طرفا
خفیا الی رحلک و بیتک و قد شغلت بنفسک عن ولدک و اهالیک
و اسرع فرسک شاردا الی خیامک محمحما باکیا فلما راین
النساء جوادک مخزیا و سرجک علیه ملویا برزن من الخدور
ناشرات الشعور علی الخدود لاطمات عن الوجوه سافرات
و بالعویل داعیات و بعد العز مذللات و الی مصرعک مبادرات
و الشمر جالس علی صدرک و مولغ سیفه علی نحرک قابض علی
شیبتک بیده ذابح لک بمهنده قد سکنت حواسک و خفیت
انفاسک و رفع علی القناة راسک و سبی اهلک کالعبید و صفدوا
فی الحدید فوق اقتاب المطیات تلفح وجوههم حر الهاجرات
یساقون فی البراری و الفلوات ایدیهم مغلولة الی الاعناق
یطاف بهم فی الاسواق فالویل للعصاة الفساق لقد قتلوا
بقتلک الاسلام و عطلوا الصلوة و الصیام و نقضوا السنن و الاحکام
و هدموا قواعد الایمان و حرفوا آیات القرآن و هملجوا فی البغی
و العدوان لقد اصبح رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم من
اجلک موتورا و عاد کتاب الله مهجورا و غودر الحق اذ قهرت
مقهورا و فقد بفقدک التکبیر و التهلیل و التحریم و التحلیل
و التنزیل و التاویل و ظهر بعدک التغییر و التبدیل و الالحاد
و التعطیل و الاهواء و الاضالیل و الفتن و الاباطیل فقام ناعیک
عند قبر جدک الرسول صلی الله علیه و آله فنعاک الیه بالدمع
الهطول قائلا یا رسول الله قتل سبطک و فتاک و استبیح اهلک

وَحِمَاكَ وَسُبِيَتْ بَعْدَكَ ذَرَارِيْكَ وَوَقَعَ الْمَحْذُورُ بِعِتْرَتِكَ وَذَوِيْكَ فَانْزَعَجَ الرَّسُولُ وَبَكَى قَلْبُهُ الْمَهُوْلُ وَعَزَّاهُ بِكَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالْاَنْبِيَاءُ وَفُجِعَتْ بِكَ اُمُّكَ الزَّهْرَاءُ وَاخْتَلَفَتْ جُنُوْدُ الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ تُعَزِّيْ اَبَاكَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاُقِيْمَتْ لَكَ الْمَاٰتِمُ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ وَلَطَمَتْ عَلَيْكَ الْحُوْرُ الْعِيْنُ وَبَكَتِ السَّمَاءُ وَسُكَّانُهَا وَالْجِنَانُ وَخُزَّانُهَا وَالْاَهْضَابُ وَاَقْطَارُهَا وَالْبِحَارُ وَحِيْتَانُهَا وَمَكَّةُ وَبُنْيَانُهَا وَالْجِنَانُ وَوِلْدَانُهَا وَالْبَيْتُ وَالْمَقَامُ وَالْمَشْعَرُ الْحَرَامُ وَالْحِلُّ وَالْاِحْرَامُ اَللّٰهُمَّ فَبِحُرْمَةِ هٰذَا الْمَكَانِ الْمُنِيْفِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَتِهِمْ وَاَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ يَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِيْنَ وَيَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ وَيَا اَحْكَمَ الْحَاكِمِيْنَ بِمُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ رَسُوْلِكَ اِلَى الْعَالَمِيْنَ اَجْمَعِيْنَ وَبِاَخِيْهِ الْاَنْزَعِ الْبَطِيْنِ الْعَالِمِ الْمَكِيْنِ عَلِيٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَبِفَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ وَبِالْحَسَنِ الزَّكِيِّ عِصْمَةِ الْمُتَّقِيْنَ وَبِاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ اَكْرَمِ الْمُسْتَشْهَدِيْنَ وَبِاَوْلَادِهِ الْمَقْتُوْلِيْنَ وَبِعِتْرَتِهِ الْمَظْلُوْمِيْنَ وَبِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ وَبِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قِبْلَةِ الْاَوَّابِيْنَ وَبِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَصْدَقِ الصَّادِقِيْنَ وَبِمُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ مُظْهِرِ الْبَرَاهِيْنِ وَبِعَلِيِّ بْنِ مُوْسٰى نَاصِرِ الدِّيْنِ وَبِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قُدْوَةِ الْمُهْتَدِيْنَ وَبِعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ اَزْهَدِ الزَّاهِدِيْنَ وَبِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَّارِثِ الْمُسْتَخْلَفِيْنَ وَبِالْحُجَّةِ عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِيْنَ الْاَبَرِّيْنَ اٰلِ طٰهٰ وَيٰسٓ وَاَنْ تَجْعَلَنِيْ فِي الْقِيٰمَةِ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ الْمُطْمَئِنِّيْنَ الْفَائِزِيْنَ الْفَرِحِيْنَ الْمُسْتَبْشِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْنِيْ فِي الْمُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ وَانْصُرْنِيْ عَلَى الْبَاغِيْنَ وَاكْفِنِيْ

كَيْدَ الْحَاسِدِيْنَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ مَكْرَ الْمَاكِرِيْنَ وَاقْبِضْ عَنِّيْ اَيْدِيَ الظَّالِمِيْنَ وَاجْمَعْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ السَّادَةِ الْمَيَامِيْنِ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُقْسِمُ عَلَيْكَ بِنَبِيِّكَ الْمَعْصُوْمِ وَبِحُكْمِكَ الْمَحْتُوْمِ وَنَهْيِكَ الْمَكْتُوْمِ وَبِهٰذَا الْقَبْرِ الْمَلْمُوْمِ الْمُوَسَّدِ فِيْ كَنَفِهِ الْاِمَامُ الْمَعْصُوْمُ الْمَقْتُوْلُ الْمَظْلُوْمُ اَنْ تَكْشِفَ مَا بِيْ مِنَ الْغُمُوْمِ وَتَصْرِفَ عَنِّيْ شَرَّ الْقَدَرِ الْمَحْتُوْمِ وَتُجِيْرَنِيْ مِنَ النَّارِ ذَاتِ السَّمُوْمِ اَللّٰهُمَّ جَلِّلْنِيْ بِنِعْمَتِكَ وَرَضِّنِيْ بِقَسْمِكَ وَتَغَمَّدْنِيْ بِجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ وَبَاعِدْنِيْ مِنْ مَّكْرِكَ وَنِقْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ مِنَ الزَّلَلِ وَسَدِّدْنِيْ فِي الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ وَافْسَحْ لِيْ فِيْ مُدَّةِ الْاَجَلِ وَاَعْفِنِيْ مِنَ الْاَوْجَاعِ وَالْعِلَلِ وَبَلِّغْنِيْ بِمَوَالِيَّ وَبِفَضْلِكَ اَفْضَلَ الْاَمَلِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاقْبَلْ تَوْبَتِيْ وَارْحَمْ عَبْرَتِيْ وَاَقِلْ عَثْرَتِيْ وَنَفِّسْ كُرْبَتِيْ وَاغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لِيْ فِيْ هٰذَا الْمَشْهَدِ الْمُعَظَّمِ وَالْمَحَلِّ الْمُكَرَّمِ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا عَيْبًا اِلَّا سَتَرْتَهٗ وَلَا غَمًّا اِلَّا كَشَفْتَهٗ وَلَا رِزْقًا اِلَّا بَسَطْتَهٗ وَلَا جَاهًا اِلَّا عَمَرْتَهٗ وَلَا فَسَادًا اِلَّا اَصْلَحْتَهٗ وَلَا اَمَلًا اِلَّا بَلَّغْتَهٗ وَلَا دُعَاءً اِلَّا اَجَبْتَهٗ وَلَا مُضَيَّقًا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا شَمْلًا اِلَّا جَمَعْتَهٗ وَلَا اَمْرًا اِلَّا اَتْمَمْتَهٗ وَلَا مَالًا اِلَّا كَثَّرْتَهٗ وَلَا خُلُقًا اِلَّا حَسَّنْتَهٗ وَلَا اِنْفَاقًا اِلَّا اَخْلَفْتَهٗ وَلَا حَالًا اِلَّا عَمَّرْتَهٗ وَلَا حَسُوْدًا اِلَّا قَمَعْتَهٗ وَلَا عَدُوًّا اِلَّا اَرْدَيْتَهٗ وَلَا شَرًّا اِلَّا كَفَيْتَهٗ وَلَا مَرَضًا اِلَّا شَفَيْتَهٗ وَلَا بَعِيْدًا اِلَّا اَدْنَيْتَهٗ وَلَا شَعَثًا اِلَّا لَمَمْتَهٗ وَلَا سُؤَالًا اِلَّا اَعْطَيْتَهٗ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْعَاجِلَةِ وَثَوَابَ الْاٰجِلَةِ اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِيْ

بجلالك عن الحرام وبفضلك عن جميع الانام اللهم انی اسئلك علما نافعا وقلبا خاشعا ويقينا شافيا وعملا زاكيا وصبرا جميلا واجرا جزيلا اللهم ارزقنی شكر نعمتك علی وزد فی احسانك وكرمك الی واجعل قولی فی الناس مسموعا وعملی عندك مرفوعا واثری فی الخيرات متبوعا وعدوی مقموعا اللهم صل علی محمد وال محمد الاخيار فی اناء الليل واطراف النهار واكفنی شر الاشرار وطهرنی من الذنوب والاوزار واجرنی من النار واحلنی دار القرار واغفر لی ولجميع اخوانی فيك واخواتی المومنين والمومنات برحمتك وكرمك يا ارحم الراحمين۔

روزِ جمعہ

روزِ جمعۃ المبارک حضرت قائم آلِ محمد صاحب الامر عجل اللہ فرجہ سے مخصوص ہے۔ اور اسی روز حضور صاحب العصر علیہ السلام ظہور فرمائیں گے۔ حضور کی اس طرح زیارت بجالائی جائے۔

السلام عليك يا حجة الله فی ارضه السلام عليك يا عين الله فی خلقه السلام عليك يا نور الله الذی يهتدی به المهتدون ويفرج به عن المومنين السلام عليك ايها المهذب الخائف السلام عليك ايها الولی الناصح السلام عليك يا سفينة النجاة السلام عليك يا عين الحيوة السلام عليك صلی الله عليك وعلی اهل بيتك الطيبين الطاهرين السلام عليك عجل الله لك ما وعدك من النصر وظهور الامر السلام عليك يا مولای انا مولاك عارف باولاك واخراك اتقرب الی الله تعالی بك وباهل بيتك وانتظر ظهورك وظهور الحق علی يديك واسئل الله ان يصلی علی محمد وال محمد وان يجعلنی من المنتظرين لك والتابعين والناصرين لك علی اعدائك والمستشهدين بين يديك فی جملة اوليائك يا مولای يا صاحب الزمان صلوات الله عليك وعلی اهل بيتك هذا يوم الجمعة وهو يومك المتوقع فيه ظهورك والفرج فيه للمومنين علی يديك وقتل الكافرين بسيفك وانا يا مولای فيه ضيفك وجارك وانت يا مولای كريم من اولاد الكرام ومامور بالضيافة والاجارة فاضفنی واجرنی صلوات الله عليك وعلی اهل بيتك الطيبين الطاهرين

نزيلك حيث ما اتجهت ركابی ۞ وضيفك حيث كنت من البلاد

خطبۂ اولیٰ یومِ جمعہ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی كان موجودا قبل حدوث الاشياء ويبقی بعد فناء الاشياء تفرد بالاولية والقدم ووسم كل شیء ما عداه بالفناء والعدم كما قال عز شانه كل شیء هالك الا وجهه وكل نفس ذائقة الموت وقال كل من عليها فان ويبقی وجه ربك ذو الجلال والاكرام سبحان من لا يخفی عليه اختلاف النيات ولا يعزب عنه معاصی العباد فی الخلوات سبحان الله الذی منه خلقة العباد واليه المعاد فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره نشهد ان لا اله الا هو الملك الذی لا ينازع فی ملكه ولا يضاد فی حكمه يعذب من يشاء بما يشاء كيف يشاء ويرحم من يشاء بما يشاء كيف يشاء تعذيبه المسيئين عدل وعفوه تفضل ونشهد ان محمدا سيد المرسلين وخير المبشرين والمنذرين

صلى الله عليه وآله الهداة المهديين من ركب سفينتهم نجا واهتدى ومن تخلف عنها ضل فغرق وهوى اوصيكم عباد الله بالاعتصام بالتقوى فانه حبل متين وعروة وثقى وبمبادرتكم الموت قبل حلوله واعداد العمل الصالح قبل نزوله فانه وارد واقع نازل فان تفروا منه او كنتم في بروج مشيدة الله الله عباد الله فان كل حي في الدنيا الى فناء وكل مدة فيها الى انتهاء فوا عجباه كيف هذه الغفلة وانما نحن كركب وقوف من ابناء السبيل سيضرب عليهم طبل الرحيل فيرتحلون عما قليل وا اسفاه الى متى تلك الرقدة ونحن في دار بالبلاء محفوفة و بالغدر معروفة لا يدوم احوالها ولا تسلم نزالها العيش فيها مذموم والامان فيها معدوم كيف لا تعتبرون واخوانكم قد سلكوا في بطون البرزخ سبيلا وفقدت اجسادهم وعميت اخبارهم امدا طويلا جيران لا يتانسون واحباء لا يتزاورون واغربتاه من بيت وحدتنا ومنزل وحشتنا ومحط حفرتنا و مفرد غربتنا وامصيبتاه ما اسرع الطلب وابعد السفر واقل الزاد وا نفساه اذا اسلمنا الاحباء الى الملائكة الغلاظ الشداد واحزناه اذا انقطع ذكرنا عن خواطر الاحباء والاقرباء واكلت الديدان محاسننا وتصرمت الاعضاء فليبك الباكون قبل ان لا ينفع البكاء وليستغفرن عن الخطيئات التي تحول بين الامهات والاباء ان احسن الحديث وابلغ الموعظة كتاب الله اعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم والعصر ان الانسان لفي خسر الا الذين امنوا و عملوا الصالحت وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر ؕ اس کے بعد پیشنماز بیٹھ جائے اور تین مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر اٹھ کر دوسرا خطبہ پڑھے۔

خطبۂ ثانیہ یوم جمعہ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي لا اله الا هو الحليم الكريم غافر الذنب وقابل التوب وهو الغفور الرحيم سبحان من سبقت رحمته غضبه وبسط اليدين بالرحمة سبحان من لم يكلف نفسا الا دون وسعها وعفا عن السيئات ولم يجازها سبحان من لا يزداد على معاصي العباد الا كرما وجودا وعلى كثرة الذنوب الا عفوا وصفحا نشهد ان لا اله الا هو العطوف على العباد بجوده والعواد على المذنبين بحلمه ونشهد ان محمدا نبيه وحبيبه سيد المرسلين وشفيع المذنبين بعثه رحمة للعلمين صلى الله عليه وآله الداعين الى سبيل الله بالحكمة والموعظة الحسنة قادة الامم واولياء النعم ومعدن الرحمة اوصيكم عباد الله بالتوبة عما سلف من ذنوبكم والانابة عن الاوزار التي اثقلت ظهوركم فانه تعالى كريم بكم رؤف عليكم يقبل اليسير ويعفوا عن الكثير قال الله تعالى وقوله الحق توبوا الى الله توبة نصوحا عسى ربكم ان يكفر عنكم سيئاتكم ويدخلكم جنات تجري من تحتها الانهار وقال قل يا عبادي الذين اسرفوا على انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ان الله يغفر الذنوب جميعا انه هو الغفور الرحيم الا قد امركم الله في محكم كتابه بالصلوة على نبيه وحبيبه فقال تعليما لكم وتشريفا لصفيه ان الله وملائكته يصلون على النبي يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما اللهم صل على سيد المرسلين وشفيع المذنبين نبينا محمد صلى الله عليه وآله وعلى

إِمَامِ الْمُسْلِمِينَ وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ
أَبِي طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلَى سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ وَبِضْعَةِ
خَاتَمِ النَّبِيِّينَ سَيِّدَتِنَا فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهَا
وَعَلَى الْحَسَنِ الْمُجْتَبَى وَالْحُسَيْنِ الشَّهِيدِ بِكَرْبَلَاءَ وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ
وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِيِّ بْنِ مُوسَى
وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مَوْلَانَا صَاحِبِ الزَّمَانِ مَاحِي آثَارِ الْبِدَعِ
وَالطُّغْيَانِ هَادِمِ بِنْيَةِ الشِّرْكِ وَالنِّفَاقِ حَاصِدِ فُرُوعِ الْبَغْيِ وَالشِّقَاقِ
صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آبَائِهِ الْكِرَامِ مَا اتَّصَلَ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامُ
اللّٰهُمَّ عَجِّلْ فَرَجَهُ وَسَهِّلْ مَخْرَجَهُ وَاكْحُلْ نَاظِرَنَا بِنَظْرَةٍ مِنَّا إِلَيْهِ
وَاجْعَلْنَا مِنَ الْمُسْتَشْهَدِينَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفَضَّلْ عَلَى أُمَرَائِنَا الْمُؤْمِنِينَ
بِمَزِيدِ التَّوْفِيقَاتِ وَازْدِيَادِ الْإِقْبَالِ وَعُلُوِّ الدَّرَجَاتِ اللّٰهُمَّ افْعَلْ
بِنَا مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَلَا تَفْعَلْ بِنَا مَا نَحْنُ أَهْلُهُ بِجَاهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
الْمَعْصُومِينَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ
يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعُهُ الذِّكْرَى إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ
ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝

خطبۂ اولیٰ عید الفطر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَفْوُهُ تَفَضُّلٌ وَعُقُوبَتُهُ عَدْلٌ يَسْتُرُ عَلَى مَنْ لَوْ يَشَاءُ
فَضَحَهُ وَيَجُودُ عَلَى مَنْ لَوْ يَشَاءُ مَنَعَهُ سُبْحَانَ مَنْ بَنَى أَفْعَالَهُ عَلَى التَّفَضُّلِ
وَأَجْرَى قُدْرَتَهُ عَلَى التَّجَاوُزِ سُبْحَانَ مَنْ فَتَحَ لِعَفْوِ عِبَادِهِ بَابَ
التَّوْبَةِ وَحُسْنِ الْأَوْبَةِ وَتَفَضَّلَ عَلَى أَعْمَالِهِمِ الْخَيْرِ بِالْجَزَاءِ

بِالزِّيَادَةِ فَقَالَ وَقَوْلُهُ الْحَقُّ وَتُوبُوا إِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَصُوحًا عَسَى رَبُّكُمْ
أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
وَقَالَ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا
هَدَانَا وَلَهُ الشُّكْرُ عَلَى مَا أَوْلَانَا سُبْحَانَ اللّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِدِينِهِ
الَّذِي اصْطَفَاهُ وَسَبِيلِهِ الَّذِي ارْتَضَاهُ وَبَصَّرَنَا لِمَا يُوجِبُ الزُّلْفَةَ
لَدَيْهِ وَالْوُصُولَ إِلَيْهِ فَآثَرَنَا الصِّيَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ
الْقُرْآنُ وَجَعَلَ فِيهِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ الَّتِي هِيَ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ وَهُوَ
شَهْرُ اللّٰهِ وَسَيِّدُ الشُّهُورِ وَغُرَّتُهَا وَهُوَ شَهْرُ التَّوْبَةِ وَشَهْرُ الْمَغْفِرَةِ
وَشَهْرُ الْجَائِزَةِ نَوْمُنَا فِيهِ عِبَادَةٌ وَأَنْفَاسُنَا فِيهِ تَسْبِيحٌ وَعَمَلُنَا فِيهِ
مَقْبُولٌ وَدُعَاؤُنَا فِيهِ مُسْتَجَابٌ نَحْمَدُهُ عَلَى مَا اصْطَفَانَا بِفَضْلِهِ دُونَ
الْأُمَمِ الْمَاضِيَةِ وَأَهْلِ الْقُرُونِ الْخَالِيَةِ فَصُمْنَا نَهَارَهُ وَقُمْنَا لَيْلَهُ
عَلَى تَقْصِيرٍ وَأَدَّيْنَا فِيهِ مِنْ حَقِّهِ قَلِيلًا مِنْ كَثِيرٍ حَتَّى فَارَقَنَا عِنْدَ
تَمَامِ وَقْتِهِ وَانْقِطَاعِ مُدَّتِهِ فَنَحْنُ مُوَدِّعُوهُ وِدَاعَ مَنْ عَزَّ فِرَاقُهُ
عَلَيْنَا وَأَوْحَشَنَا انْصِرَافُهُ عَنَّا فَنَحْنُ قَائِلُونَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ اللّٰهِ
الْأَكْبَرَ وَعِيدَ أَوْلِيَائِهِ الْأَعْظَمَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَكْرَمَ مَصْحُوبٍ
مِنَ الْأَوْقَاتِ وَيَا خَيْرَ شَهْرٍ فِي الْأَيَّامِ وَالسَّاعَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ مِنْ
قَرِينٍ جَلَّ قَدْرُهُ مَوْجُودًا وَأَفْجَعَ فِرَاقُهُ مَفْقُودًا السَّلَامُ عَلَيْكَ مِنْ
شَهْرٍ لَا تُنَافِسُهُ الْأَيَّامُ وَمِنْ شَهْرٍ هُوَ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلَامٌ السَّلَامُ عَلَيْكَ
كَمَا وَرَدْتَ عَلَيْنَا بِالْبَرَكَاتِ وَغَسَلْتَ عَنَّا دَنَسَ الْخَطِيئَاتِ السَّلَامُ
عَلَيْكَ مِنْ مَطْلُوبٍ قَبْلَ وَقْتِهِ وَمَحْزُونٍ عَلَيْهِ عِنْدَ فِرَاقِهِ السَّلَامُ
عَلَيْكَ وَعَلَى فَضْلِكَ الَّذِي حُرِمْنَاهُ وَعَلَى مَا كَانَ مِنْ بَرَكَاتِكَ سُلِبْنَاهُ
اللّٰهُمَّ فَارْحَمْنَا بِرَحْمَتِكَ وَاعْصِمْنَا بِعَافِيَتِكَ وَامْدُدْنَا بِعِصْمَتِكَ

واغفر لنا وتب علينا فانك انت التواب الرحيم نحمدك اللهم
كما انت اهله ونستعينك ونستغفرك ونشهد ان لا اله الا انت
وحدك لا شريك لك ونشهد ان محمدا عبدك ورسولك ارسلته
الى الناس كافة بشيرا ونذيرا ونزلت عليه القرآن تبيانا لكل شيء
وايضاحا وتفصيلا ونشهد انه بلغ رسالاتك وجاهد في الله حق
جهاده وعبدك حتى اتاه اليقين صلى الله عليه وآله المعصومين
الا ان هذا اليوم يوم جعله الله لكم عيدا وجعلكم له اهلا
فاذكروا الله يذكركم وكبروه وعظموه وسبحوه ومجدوه
وادعوه يستجب لكم واستغفروه يغفر لكم وتضرعوا وابتهلوا
وتوبوا وانيبوا وادوا فطرتكم فانها سنة نبيكم وفريضة
واجبة من ربكم فليخرجها كل امرء منكم عن نفسه وعن
عياله كلهم ذكرهم وانثاهم صغيرهم وكبيرهم صاعا
مما غلب من قوتكم وتعاونوا على البر والتقوى وتراحموا
وتعاطفوا وادوا فرائض الله عليكم فيما امركم به من
ايقاع المكتوبات واقامة الجماعة والجمعات واداء الزكوة
وصيام شهر رمضان وحج بيت الله الحرام والامر بالمعروف
والنهي عن المنكر والاحسان الى فقرآء المومنين سيما ذوي
الارحام منكم والى نسآءكم وما ملكت ايمانكم واتقوا الله
مما نهاكم عنه من اتيان الفواحش وشرب المسكرات والجور
وترك الواجبات عصمنا الله واياكم بالتقوى وجعل الآخرة
خيرا لنا ولكم من هذه الدنيا ان احسن الحديث وابلغ الموعظة
كلام الله اعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم
قل هو الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد

خطبۂ ثانیہ عید الفطر

بسم الله الرحمن الرحيم

الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله والله اكبر الله اكبر ولله الحمد
الله اكبر على ما هدانا وله الشكر على ما اولانا الحمد لله الذي لم
يجعلنا زنادقة مضلين ولا مبتدعة شاكين مرتابين ولا عن اهلبيت
نبيه منحرفين نحمده على ما هدانا وما كنا لنهتدي لولا ان
هدانا الله والحمد لله رب العلمين ونشهد ان لا اله الا الله
الواحد الاحد الصمد الذي لم يتخذ صاحبة ولا ولدا وان محمدا
عبده ورسوله المجتبى وان عليا ولي الله وسيد الاوصياء وان
ذريته المعصومين ائمتنا وسادتنا وقادتنا الى الجنة بهم
نتولى ومن اعدائهم نتبرء اللهم وال من والاهم واخذل
من خذلهم آمين رب العالمين اوصيكم عباد الله بتقوى الله
واغتنام طاعته واعداد العمل الصالح في هذه الايام الفانية
الخالية قبل ان يهجم عليكم الموت الذي لا مهرب منه ولا مفر
ان الله وملائكته يصلون على النبي يا ايها الذين آمنوا صلوا عليه
وسلموا تسليما اللهم صل على محمد عبدك ورسولك وحبيبك
وصفيك افضل صلواتك على انبيائك واوليائك اللهم صل على
امير المومنين وقائد الغر المحجلين وسيد الوصيين اسد الله
الغالب علي بن ابي طالب عليه السلام وال من والاه وعاد من
عاداه اللهم صل على فاطمة بنت نبيك محمد وال من
والاها وعاد من عاداها اللهم صل على الحسن والحسين امامي
المسلمين ووال من والاهما وعاد من عاداهما اللهم صل على

عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَّجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَّعَلِيِّ بْنِ مُوسَى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَّالِ مَنْ وَّالَاهُمْ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى الْحُجَّةِ الْخَلَفِ الْقَآئِمِ بِالْحَقِّ الْمُنْتَظَرِ الْمَهْدِيِّ الَّذِي بِبَقَآئِهٖ بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَبِيُمْنِهٖ رُزِقَ الْوَرٰى وَبِوُجُوْدِهٖ ثَبَتَتِ الْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ وَبِهٖ تَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا اَللّٰهُمَّ اكْشِفْ هٰذِهِ الْغُمَّةَ عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بِحُضُوْرِهٖ وَعَجِّلْ لَنَا اَللّٰهُمَّ ظُهُوْرَهٗ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا وَّنَرَاهُ قَرِيْبًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَشْهَدُ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ اَئِمَّتُنَا الرَّاشِدُوْنَ الْمَهْدِيُّوْنَ الْمَعْصُوْمُوْنَ الْمُكَرَّمُوْنَ نَحْنُ سِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَهُمْ وَحَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا تَوْفِيْقَ الطَّاعَةِ وَبُعْدَ الْمَعْصِيَةِ وَصِدْقَ النِّيَّةِ وَعِرْفَانَ الْحُرْمَةِ وَاَكْرِمْنَا بِالْهُدٰى وَالْاِسْتِقَامَةِ وَسَدِّدْ اَلْسِنَتَنَا بِالصَّوَابِ وَالْحِكْمَةِ وَامْلَأْ قُلُوْبَنَا بِالْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ وَطَهِّرْ بُطُوْنَنَا مِنَ الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ وَاكْفُفْ اَيْدِيَنَا عَنِ الظُّلْمِ وَالسَّرِقَةِ وَاغْضُضْ اَبْصَارَنَا عَنِ الْفُجُوْرِ وَالْخِيَانَةِ وَاسْدُدْ اَسْمَاعَنَا عَنِ اللَّغْوِ وَالْغِيْبَةِ وَتَفَضَّلْ عَلٰى عُلَمَآئِنَا بِالزُّهْدِ وَالنَّصِيْحَةِ وَعَلَى الْمُتَعَلِّمِيْنَ بِالْجُهْدِ وَالرَّغْبَةِ وَعَلَى الْمُسْتَمِعِيْنَ بِالْاِتِّبَاعِ وَالْمَوْعِظَةِ وَعَلٰى مَرْضَى الْمُسْلِمِيْنَ بِالشِّفَآءِ وَالصِّحَّةِ وَعَلٰى مَوْتَاهُمْ بِالرَّحْمَةِ وَالْمَغْفِرَةِ وَعَلٰى مَشَآئِخِنَا بِالْوَقَارِ وَالسَّكِيْنَةِ وَعَلَى الشَّبَابِ بِالْاِنَابَةِ وَالتَّوْبَةِ وَعَلَى النِّسَآءِ بِالْحَيَآءِ وَالْعِفَّةِ وَعَلَى الْاَغْنِيَآءِ بِالتَّوَاضُعِ وَالسَّعَةِ وَعَلَى الْفُقَرَآءِ بِالصَّبْرِ وَالْقَنَاعَةِ وَعَلَى الْغُرَبَآءِ بِالْاَمْنِ وَالسَّلَامَةِ وَعَلَى الْغُزَاةِ بِالنَّصْرِ وَالْغَلَبَةِ وَعَلَى الْاُسَرَآءِ بِالْخَلَاصِ وَالرَّاحَةِ وَعَلَى الْاُمَرَآءِ بِالْعَدْلِ وَالشَّفَقَةِ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ بِالْاِنْصَافِ

وَحُسْنِ السِّيْرَةِ وَعَلَى التُّجَّارِ بِالْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَبَارِكْ لِلْحُجَّاجِ وَالزُّوَّارِ فِي الزَّادِ وَالنَّفَقَةِ وَاقْضِ مَا اَوْجَبْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا ذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لَنَا اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ يَّذَّكَّرُ فَتَنْفَعُهُ الذِّكْرٰى.

خطبۂ اُولیٰ عید الضحیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا هَدَانَا وَلَهُ الشُّكْرُ عَلٰى مَآ اَوْلَانَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَنَا مِنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَآ اَبْلَانَا سُبْحَانَ اللّٰهِ الَّذِي ابْتَلَى الْبَرَايَا بِاَنْوَاعِ الْبَلَايَا لِئَلَّا يُبْطِلَ الْجَزَآءُ وَلِتَحْسِيْنِ الْعَطَايَا فَبَعَثَ الرُّسُلَ وَنَصَبَ هُدَاةَ خَيْرِ السُّبُلِ ضَعِيْفَةَ الْحَالَاتِ قَوِيَّةً فِي عَزَآئِمِ النِّيَّاتِ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهُمْ اُولِي قُوَّةٍ شَدِيْدَةٍ فَظَلَّتِ الْاَعْنَاقُ لَهُمْ خَاضِعِيْنَ وَخَفَضَتْ لَهُمْ اَجْنِحَةُ الْمُتَكَبِّرِيْنَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا جَعَلَ عَظَمَةَ الْاِخْتِبَارِ وَالْبَلَآءِ سَبَبًا لِّمَزِيْدِ الْمَثُوْبَةِ وَالْجَزَآءِ فَحَشَرَ الْخَلَآئِقَ بِاَجْمَعِهِمْ بِاَحْجَارٍ وَّجُدْرَانٍ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَا تُبْصِرُ وَلَا تَسْمَعُ اِبْتِلَآءً عَظِيْمًا وَّامْتِحَانًا شَدِيْدًا وَلَوْ اَرَادَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اَنْ يَّضَعَ بَيْتَهُ الْحَرَامَ وَالْمَشَاعِرَ الْعِظَامَ بَيْنَ جَنَّاتٍ وَّاَنْهَارٍ وَسَهْلٍ وَّقَرَارٍ لَّكَانَ قَدْ صَغُرَ قَدْرُ الْجَزَآءِ عَلٰى حَسْبِ ضُعْفِ الْبَلَآءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَضَعَ الْبَيْتَ بِبَكَّةَ بَيْتًا مُّبَارَكًا وَّهُدًى لِّلْعَالَمِيْنَ وَجَعَلَهٗ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ كَآفَّةً وَّمَا مَنًّا لِّلْعَاكِفِيْنَ وَالْعَابِدِيْنَ اِعْمَلُوْا عِبَادَ اللّٰهِ

فی مثل هذا الیوم العظیم ابتلی الله ابراهیم الخلیل بذبح ولده اسمعیل فرای الخلیل علیه السلام فی المنام وهو بین الرکن والمقام انه لولده ذابح ولدمه سافح فانتبه علیه السلام من رقدته مرهوبا ومن منامه مرعوبا وقال لابنه یا خیر البنین ویا سلالة النبیین انی اری فی المنام عیانا انی اذبحک قربانا فانظر ماذا تری یا سید الوری فقال یا ابت افعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء الله من الصابرین فاذا فریت منی الاوداج وفارلک الدم الثجاج فاحسبنی عند الله فرضا اذ جعل الله ذلک علیک فرضا وضم ثوبک عن دمی لئلا تراه الشفیقة امی واقرء علیها سلامی منبعا واردد الیها قمیصی مسلیا وقل لها ان ابنک فقد مولاه الکریم الی دار الخلد والنعیم فلما انتهت مقالته وانتهت وصیته شده الخلیل شدا وثیقا واضجعه اضجاعا رفیقا فاقبلت الطیر علیه عاکفة واصبحت الارض والجبال راجفة والملائکة متفزعة والوحوش متسرعة والسماء من فوقهم تضج والارض من تحتهم تضج رحمة للطفل الصغیر وتعجبا من صبر الشیخ الکبیر فلما قد رای الله صدق نیته و اخلاص طویته وقوة صبره عند بلیته نادی ارحم الراحمین یا ابراهیم قد صدقت الرؤیا انا کذلک نجزی المحسنین ان هذا لهو البلاء المبین وفدیناه بذبح عظیم فنهض عند ذلک الخلیل بالمدیة الی ما اتاه جبرئیل من الفدیة فذبحها قربانا وجهر علیها بسم الله عیانا فاجراها الله فی عقبه سنة اکمل علیکم بها المنة الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله والله اکبر الحمد لله والله اکبر علی ما هدانا وله الشکر علی ما اولانا الذی تفضل علینا بالانعام والاکرام ورزقنا من بهیمة الانعام وصلی الله علی سیدنا محمد بن الذبیحین المبعوث علی کافة الانام وعلی اله الکرام ما دام عود العید وحج بیت الله الحرام الا ان هذا الیوم یوم قد جرت السنة باراقة دم سائل تکون عالیة اثمانها کاملة فی ارکانها فاذا وجبت جنوبها فکلوا منها و اطعموا القانع والمعتر کذلک سخرناها لکم لعلکم تشکرون ان احسن الحدیث وابلغ الکلام کلام الله الملک العلام اعوذ بالله من الشیطن الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم انا اعطینک الکوثر فصل لربک وانحر ان شانئک هو الابتر ط

خطبۂ ثانیہ عید الضحیٰ

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله نحمده ونستعینه ونستهدیه ونؤمن به ونتوکل علیه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یهدی الله فلا مضل له ومن یضلل الله فلا هادی له واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له واشهد ان محمدا عبده ورسوله ارسله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون وجعله رحمة للعالمین بشیرا ونذیرا وداعیا الی الله باذنه وسراجا منیرا من یطع الله ورسوله فقد رشد ومن یعصهما فقد غوی اوصیکم عباد الله بتقوی الله الذی ینفع بطاعته من اطاعه والذی یضر بمعصیته من عصاه الذی الیه معادکم وعلیه حسابکم فان التقوی وصیة الله فیکم وفی الذین من قبلکم قال الله تعالی ولقد وصینا الذین اوتوا الکتاب من قبلکم وایاکم ان اتقوا الله وان تکفروا فان لله ما فی السموت وما فی الارض

وكان الله غنيا حميدا انتفعوا بموعظة الله والزموا كتابه فانه ابلغ الموعظة وخير الامور في المعاد عاقبة ولقد اتخذ الله الحجة فلا يهلك من هلك الا عن بينة ولا يحيى من حيّ الا عن ابينة وقد بلّغ رسول الله الذي ارسل به فالزموا وصيته وما ترك فيكم من بعده من الثقلين كتاب الله واهل بيته الذين لا يضلّ من تمسّك بهما ولا يهتدي من تركهما اللّهمّ صلّ على محمّد عبدك و رسولك سيد المرسلين وامام المتقين ورسول ربّ العالمين اللّهمّ صلّ على امير المؤمنين ووصيّ رسول ربّ العالمين وال من والاه وعاد من عاداه اللّهمّ صلّ على فاطمة بنت نبيك محمّد وال من والاها وعاد من عاداها اللّهمّ صلّ على الحسن والحسين امامي المسلمين وال من والاهما وعاد من عاداهما اللّهمّ صلّ على عليّ ابن الحسين ومحمّد بن عليّ وجعفر بن محمّد وموسى بن جعفر وعليّ بن موسى ومحمّد بن عليّ وعليّ بن محمّد والحسن بن عليّ ووال من والاهم وعاد من عاداهم اللّهمّ صلّ وسلّم على الحجة الخلف القائم بالحقّ المنتظر المهديّ الذي ببقائه بقيت الدنيا وبيمنه رزق الورى وبوجوده ثبتت الارض والسماء وبه تملأ الارض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا اللّهمّ افتح له فتحا يسيرا وانصره نصرا عزيزا اللّهمّ اظهر به دينك وسنّة نبيك حتى لا يستخفي بشيء من الحقّ مخافة احد من الخلق اللّهمّ انّا نرغب اليك في دولة كريمة تعزّ بها الاسلام واهله وتذلّ بها النفاق واهله وتجعلنا فيها من الدعاة الى طاعتك والقادة الى سبيلك وترزقنا بها كرامة الدنيا والاخرة اللّهمّ ما حمّلتنا من الحقّ فعرّفناه وما قصرنا عنه فعلّمناه اللّهمّ ارزقنا توفيق الطاعة وبعد المعصية وصدق النية وعرفان الحرمة

واكرمنا بالهدى والاستقامة وسدّد السنتنا بالصواب والحكمة واملأ قلوبنا بالعلم والمعرفة وطهّر بطوننا من الحرام والشبهة واكفف ايدينا عن الظلم والسرقة واغضض ابصارنا عن الفجور والخيانة واسدد اسماعنا عن اللغو والغيبة وتفضّل على علمائنا بالزهد والنصيحة وعلى المتعلمين بالجهد والرغبة وعلى المستمعين بالاتّباع والموعظة وعلى مرضى المسلمين بالشفاء والصحة وعلى موتاهم بالرحمة والمغفرة وعلى مشايخنا بالوقار والسكينة وعلى الشباب بالانابة والتوبة وعلى النساء بالحياء والعفة وعلى الاغنياء بالتواضع والسعة وعلى الفقراء بالصبر والقناعة وعلى الغرباء بالامن والسلامة وعلى الغزاة بالنصر والغلبة وعلى الاسراء بالخلاص والراحة وعلى الامراء بالعدل والشفقة وعلى الرعية بالانصاف وحسن السيرة وعلى التجار بالخير والبركة وبارك للحجاج والزوار في الزاد والنفقة واقض ما اوجبت عليهم من الحجّ والعمرة بفضلك ورحمتك يا ذا الجود والكرم اللّهمّ استجب لنا انّ الله يامر بالعدل والاحسان وايتاء ذي القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغي يعظكم لعلكم تذكرون اللّهمّ اجعلنا ممن يذكر فتنفعه الذكرى ـ

ضمیمہ مفیدہ

مع

ملحقات جدیدہ

مسائلِ متفرقہ

فرمودہ اعلم دوران، افقہ زمان، اعلم العلماء مجتہد اعظم آقائے آقا سید محسن طباطبائی حکیم نجفی مدظلہ العالی علیٰ رؤس المسلمین۔

مسئلہ ۔ اگر مردہ مجتہد زندہ سے اعلم ہو تو اس کی تقلید پر تمام مسائل میں باقی رہنا واجب ہے۔ اور اگر زندہ مجتہد اس سے اعلم ہو تو پھر زندہ کی طرف رجوع کرنا واجب ہے۔ اور اگر دونوں مجتہد حیّ اور مجتہد میّت مساوی ہوں تو پھر مقلّد کو اختیار ہے کہ جس کی جی چاہے تقلید کرے اگرچہ زندہ کی تقلید کرنا بہتر ہے۔

مسئلہ (۲) صرف اونٹ نجاست خور کا پسینہ نجس ہے۔ ہر حیوان نجاست خور کا پسینہ نجس نہیں ہے۔

مسئلہ (۳) احتیاط مستحب یہ ہے کہ پنڈلی کے جدا ہونے کی جگہ تک پاؤں کا مسح کرے اور ہاتھ کو پاؤں پر رکھ کر اگر تھوڑا سا کھینچے کہ جس پر مسح صادق آجائے تو کافی ہوگا

مسئلہ (۴) تمام غسلوں کی نیّت سے ایک ہی غسل کافی ہے اور وضو کی بھی احتیاج نہیں۔ اگر ان میں سے ایک غسلِ جنابت ہو۔ جنابت کا قصد کرے یا غیر جنابت غسل کا، مگر غیر جنابت کی حالت میں احتیاطاً وضو کرنا چاہیئے۔ اور اگر نہ تمام غسلوں کی نیت کرے اور نہ اُن میں سے کسی ایک کی بلکہ صرف قربت کی نیّت کرے تو ظاہراً یہ غسل باطل ہے مگر یہ کہ اجمالاً تمام کی نیّت ہو جائے۔

مسئلہ (۵) امام علیہ السّلام کے زمانہ میں جمعہ کے دن واجب ہے کہ نماز ظہر کی بجائے نماز جمعہ کو پڑھے لیکن موجودہ زمانے میں جب کہ امام علیہ السلام غائب ہیں اگر کوئی شخص نماز جمعہ پڑھنا چاہے تو پڑھ لے۔ لیکن اس کے لئے احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز ظہر کو بھی بعد میں پڑھے۔

مسئلہ (۶) "اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ" اذان و اقامت کا جزء نہیں لیکن شہادتین کے بعد یہ جملہ کہنا بہ نیّت قربت مستحب ہے۔

مسئلہ (۷) بڑھا مرد یا بوڑھی عورت اگر روزہ رکھنے سے معذور ہوں تو ان پر کفارہ مدکا وجوب مشکل ہے۔ جہاں دینا ہے تو احتیاط یہ ہے کہ گندم سے ہو بلکہ دو مد ہونے چاہئیں۔

مسئلہ (۸) خمس کو ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف خواہ مستحق موجود ہو یا نہ۔ منتقل کیا جا سکتا ہے۔ البتہ اگر مستحق کے موجود ہوتے ہوئے ایک شہر سے دوسرے شہر میں منتقل کر کے لے جانا فوریت کے منافی ہو تو پھر احتیاط اس میں ہے کہ بغیر حاکم شرع کی اجازت سے نقل نہ کرے۔

مسئلہ (۹) مال خمس سہم امام علیہ السّلام کا اختیار مجتہد عادل کو ہے اگرچہ غیر اعلم ہو۔ اور اس کا مصرف وہ موارد ہیں جن میں امام علیہ السّلام کی خوشنودی و رضا شامل ہو یعنی مومنین کی ضروریات کا رفع کرنا اور اہلِ علم حضرات کی حاجتوں کو پورا کرنا اور ترویج و اشاعتِ دین کے مقام کو اہمیت حاصل ہے۔

مسئلہ (۱۰) اگر تحصیلِ علم مستحب ہو۔ اور وہ کسب کرنے پر قادر ہو۔ اور وہ کسب اس کی شان کے لائق ہو تو پھر اسے زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی۔ اور اگر کسب کرنے پر قادر نہ ہو۔ یا وہ کسب اس کی شایانِ شان نہ ہو تو پھر اُسے سہم فقرا سے زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔

مسئلہ (۱۱) وہ جنس جو بعض شہروں میں تو وزن یا پیمائش سے فروخت ہوتی ہو۔ اور بعض دوسرے شہروں میں گن کر فروخت ہوتی ہو تو اُس کا ہر ایک شہر میں اُسی شہر کے رواج کے تحت حکم ہوگا۔ یعنی جہاں وزن ہوگا وہاں سود ہوگا۔ اور جہاں وزن کے ساتھ فروخت نہ ہو تو وہاں سود نہ ہوگا۔

مسئلہ (۱۲) اگر جنس ایک رہے صرف صنف بدل جائے جیسے گندم اور آٹا تو ان میں سود حرام ہوگا۔ اور اگر ایک چیز دوسری سے پیدا ہو تو یہ دو جنسیں ہوں گی اور سود ان میں ثابت نہ ہوگا۔ جیسے دودھ اور مکھن۔

مسئلہ (۱۳) مجتہد میّت کی تقلید پر باقی رہنے کا جواز اقوی ہے۔ لیکن ابتداءً مردہ مجتہد کی تقلید جائز نہیں۔

مسئلہ (۱۴) اگر نمازِ میّت میں متعدد صفیں ہوں اور سب لوگ فرادیٰ نماز پڑھیں۔ تو نماز کی صحت محلِ تامل ہے۔

مسئلہ (۱۵) میّت کو قبر سے نکال کر مشاہدِ مشرفہ معصومین علیہم السّلام میں منتقل بنابر اقویٰ جائز ہے۔

مسئلہ (۱۶) بغرض تیمم زمین پر باہم دونوں ہتھیلیوں کو مارنا اور بنابر احوط دو مرتبہ مارنا چاہیئے۔ ایک مرتبہ تو پیشانی اور دونوں ہاتھوں کے مسح کے لئے اور دوسری مرتبہ صرف ہاتھوں کے مسح کے لئے۔

مسئلہ (۱۷) احتیاط واجب اس میں ہے کہ زوج خود عورت کی طرف سے اپنے ساتھ عقد پڑھنے میں وکیل نہ بنے۔

مسئلہ (۱۸) عام متعارف بندوق کے شکار کا حلال ہونا بعید نہیں۔ خصوصاً جب گولی مخروطی شکل کی ہو۔ البتہ چھوٹی چھوٹی گولیاں جنہیں چھرّے کہتے ہیں ان میں اشکال ہے۔

مسئلہ (۱۹) زندہ مچھلی کا کھانا جائز ہے۔

مسئلہ (۲۰) جب مچھلی کو زندہ پانی سے باہر نکال کر دو ٹکڑے کر دیا جائے تو اگر اس کا ایک ٹکڑا جو ابھی زندہ ہو۔ دوبارہ پانی میں جا پڑے تو اس کا کھانا بھی حلال ہے۔

مسئلہ (۲۱) اگر شوہر بیوی کو نذر کرنے سے روک دے تو پھر عورت نذر نہیں کر سکتی۔ البتہ جب شوہر کے حق کے منافی نہ ہو تو پھر شوہر کی اجازت کے معتبر ہونے میں اشکال ہے اگرچہ اعتبار بعید نہیں۔

مسئلہ (۲۲) اگر نذر اطاعت کے کام کرنے کی ہو تو پھر دو رکعت نماز یا ایک دن کا روزہ رکھنا کافی ہوگا۔ اور اگر نذر کرے کہ ایک حین روزہ رکھوں گا تو اُسے چھ ماہ کے روزے رکھنے ہوں گے۔ اور اگر نذر کرے کہ ایک زمانہ روزہ رکھوں گا تو اُسے پانچ دن روزے رکھنے ہوں گے۔

مسئلہ (۲۳) اگر باپ بیٹے کو اور شوہر بیوی کو قسم کھانے سے منع کریں تو پھر بیٹے اور بیوی کی قسم صحیح نہ ہوگی۔

مسئلہ (۲۴) جب بیٹا باپ کی اور بیوی شوہر کی اجازت کے بغیر قسم کھائے تو باپ اور

شوہر کو حق حاصل ہے کہ وہ ان کی قسم کو ختم کر دیں۔

مسئلہ (۲۵) جب انسان مجبوری یا بھول جانے کی وجہ سے قسم پر عمل نہ کرے تو اُس پر کفارہ واجب نہیں۔ یہی حکم ہے اس کے لئے جب کوئی اُسے مجبور کرے کہ وہ اپنی قسم پر عمل نہ کرے اسی طرح اُس وسواسی شخص کی قسم کہ جو کہتا ہے کہ "واللہ ابھی نماز میں مشغول ہوتا ہوں" اور پھر وہ اپنے وسواس کی وجہ سے نماز میں مشغول نہ ہو۔ اور اگر اس کا وسواس اس حد تک پہنچ چکا ہو کہ وہ شخص بے اختیار اپنی قسم پر عمل نہ کر رہا ہو تو پھر اس پر بھی کفارہ نہیں۔

مسئلہ (۲۶) اگر وقف خراب ہو جائے تو پھر بھی وہ وقف سے خارج نہیں ہوگا۔ مسجد میں حکم یہی ہے لیکن اس کے علاوہ دوسری چیزوں سے جب وہ فائدہ اٹھانا ممکن نہ ہو۔ کہ جس کے لئے وقف تھیں تو وقف باطل ہو جائے گا۔ اور وہ چیزیں مطلق صدقہ ہو جائیں گی۔

مسئلہ (۲۷) بیوی منقولات جیسے حیوانات وغیرہ سے وارث ہوگی۔ اسی طرح مکان درخت، لکڑیوں وغیرہ سے بھی وارث ہوگی لیکن وارث اگر اسے اس کی قیمت دے تو اسے قبول کر لینی واجب ہوگی۔ میوہ درخت، کھیتی جو شوہر کے مرنے کے وقت موجود تھی خود ان سے ارث لے سکتی ہے لیکن بیوی زمین سے خواہ گھر کی ہو یا باغات کی یا زراعتی ہو۔ کسی سے بھی نہ عین سے اور نہ اُس کی قیمت سے وارث ہوگی۔

مسئلہ (۲۸) جب کوئی شخص مر جائے تو اس کے بالغ وارث اپنے حصہ سے مرنیوالے کی عزاداری مثل فاتحہ وغیرہ میں خرچ کر سکتے ہیں لیکن وہ نابالغ وارث کے حصہ سے کوئی روپیہ وغیرہ مرنے والے کی عزاداری پر خرچ نہیں کر سکتے۔

مسئلہ (۲۹) جب کوئی انسان کسی کی غیبت کرے تو اس کے لئے احتیاط واجب ہے کہ اگر دنگہ فساد وغیرہ پیدا نہ ہو تو اس شخص سے جا کر معافی مانگے اور اس سے کہے کہ وہ اس کو حلال کر دے۔ اور اگر معافی مانگنا ممکن نہ ہو تو پھر اس کے لئے خدا سے گناہوں کی بخشش کے لئے دعا کرے۔

مسئلہ (۳۰) حاکم شرع کی اجازت کے بغیر کوئی بھی شخص ایسے شخص کے مال کو جو خمس نہیں دیتا حاکم شرع کو دینے کی غرض سے نہیں اٹھا لے جا سکتا۔

مسئلہ (۳۱) وہ آواز اور طرز جو لہو و لعب کی محافل کے ساتھ مخصوص ہے۔ وہ غنا ہے۔ اور حرام ہے۔ اگر یہ نوحہ یا مجلس امام حسین علیہ السلام یا قرآن کو اسی طرز کے ساتھ جو غنا ہے پڑھے تو بھی حرام ہے (جیسا کہ آج کل ہماری مجالس میں سینما و گراموفون وغیرہ کی طرز و آواز پر قصیدے بنا کر پڑھے جاتے ہیں یہ بھی حرام ہیں) البتہ صرف اچھی آواز اور خوش الحانی سے کہ جس سے غنا نہ بنے مجالس و قرآن کا پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ (۳۲) وہ انعامات وغیرہ جو بینک اُن اشخاص کو اپنی طرف سے دیتا ہے کہ جن کا حساب بینک میں ہوتا ہے چونکہ وہ لوگوں کو تشویق دلانے کی غرض سے اپنی طرف سے دیتا ہے اور جس سے کسی کو ضرر و نقصان نہیں پہنچتا لہٰذا حلال و جائز ہے۔

مسئلہ (۳۳) گلی و کوچہ و بازار میں کہ جہاں عورتیں گذرتی ہیں ماتم کرنا جائز ہے۔ جب کہ ماتم داروں کے سینے قمیص وغیرہ سے پوشیدہ ہوں۔ اور اسی طرح ماتمی دستوں کے ساتھ علم وغیرہ لے کر جانا بھی جائز ہے۔ لیکن انہیں چاہیئے کہ آلاتِ لہو و لعب اپنے ساتھ استعمال نہ کریں۔

مسئلہ (۳۴) ہبہ میں اور ہدیہ میں اور جو کچھ ڈھونڈنے سے ملے یا وصیت کے ذریعہ سے منتقل ہو۔ اور اگر مال میں زیادتی ہو جائے (جیسے جانوروں کے بچے پیدا ہو جائیں) تو اس زیادتی میں اور اُس میراث میں جو غیر متوقع طور پر ہاتھ لگے بنا بر احوط خمس دینا ہوگا۔

مسئلہ (۳۵) اقویٰ یہ ہے کہ نماز واجب کے وقت نوافل یومیہ کے علاوہ مستحب نماز پڑھنا بھی جائز ہے۔

مسئلہ (۳۶) واجب ہے کہ جہاں پر نماز پڑھے وہ پوری جگہ ایسی نجاست سے جو نماز گذار کے جسم یا لباس میں سرایت کر سکتی ہو، پاک ہو۔ پس اگر وہ جگہ خشک ہو۔ اور نجاست سرایت نہ کرے تو نماز صحیح ہے مگر جائے سجدہ اگر نجس ہو تو نماز صحیح نہیں ہوگی۔ اگرچہ خشک ہی ہو بلکہ مستحب ہے کہ تمام جگہ پاک ہو۔

مسئلہ (۳۷) اگر ذکر رکوع یا ذکر سجود بھول جائے اور رکوع یا سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد یاد آئے تو نماز صحیح ہوگی مگر پلٹ نہیں سکتا۔ اگرچہ ابھی بعد کے رکن میں نہ بھی داخل ہوا

ہو، کیونکہ اُس کا محل گزر چکا۔ پس لازم ہے کہ اس کمی کی وجہ سے سجدۂ سہو بجا لائے۔

مسئلہ (۳۸) اگر یہ پتہ نہ چلے کہ خلفِ اکبر کون ہے تو پھر دونوں لڑکوں پر وجوبِ کفائی کی طرح والدین کی عبادات بجا لانے کا حکم ہے۔

مسئلہ (۳۹) جب قضا نمازیں ایک دن کی ہوں جیسے ظہر اور عصر ایک دن کی تو ترتیب سے ان کی قضا بجا لانا واجب ہے۔ اور اگر ایک دن کی نہ ہوں تو پھر ترتیب وار بجا لانے میں اشکال ہے۔ اگرچہ احتیاط اسی میں ہے۔

مسئلہ (۴۰) جب کسی انسان کی کسی جگہ پر کوئی ملک و جائداد ہو۔ اور وہ چھ ماہ اس ملک و جائداد میں رہ بھی چکا ہو تو وہ جگہ اُس کا وطن ہوگا لیکن اگر وہاں کے قصدِ وطنیت سے اعراض کر چکا ہو تو پھر وہ جگہ وطن نہ ہوگی۔ اگرچہ ملک بھی موجود ہو۔ اور چھ ماہ بھی رہ چکا ہو۔

مسئلہ (۴۱) جب یہ صادق آجائے کہ کسی کا سفر کرنا اُس کا شغل و عمل ہے تو وہ نماز پوری پڑھے گا اگرچہ پہلا سفر ہی کیوں نہ ہو۔

مسئلہ (۴۲) افعالِ نماز میں گمان کا یقین کے حکم میں ہونا مشکل ہے لہٰذا بجا لانے کے گمان میں نماز کے بعد اس نماز کا اعادہ کرے اور نہ بجا لانے کے گمان کے وقت واپس لوٹ کر اس چیز کو بجا لائے اور پھر اعادۂ نماز بھی کرے۔

مسئلہ (۴۳) وہ چیز جو باپ اپنی بیٹی کو بطور جہیز دیتا ہے اگر تو باپ صلح یا بخشش کے طور پر اپنی لڑکی کا ملک قرار دے تو پھر وہ لڑکی سے واپس نہیں لے سکتا اور اگر اس نے جہیز اپنی لڑکی کا ملک قرار نہ دیا ہو تو پھر وہ اُسے واپس لے سکتا ہے۔

٭٭٭

مسائل بطور سوال و جواب

منقول از بیان الخمس

سوال (۱) آیۂ قرآن وَاعْلَمُوٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ الخ لفظ "غنیمت" ان ساتوں قسموں کو شامل ہے جن کا کثیر احادیث میں ذکر ہے یا لفظ غنیمت سے مراد صرف وہ مال ہے جو جنگ کے بعد کفار سے لوٹ میں جبر و قہر سے حاصل ہو۔ مذہب اہل بیتؑ و مسلک شیعیانِ اہل بیتؑ میں غنیمت سے مراد فائدہ مکتسبہ ہے یا صرف لوٹ کا مال۔

جواب۔ باسمہ تعالیٰ۔ مراد مطلق غنیمت ہے مگر مراد کا استثنا ہوا ہے۔ اسے رسالۂ توضیح سے جاننا چاہیئے۔

سوال (۲) آیۂ مذکورہ میں ذوی القربیٰ سے مراد ائمہ زمانہ ہیں جو آں حضرتؐ کے بعد اُن کی جگہ حجّتِ خدا اور امامِ خلق ہوئے ہیں۔ یا ذوی القربیٰ سے مراد تمام سادات ہیں۔

جواب:۔ ذوی القربیٰ سے مُراد بالخصوص آئمہ طاہرین علیہم السّلام ہیں اور سہم سادات کے حق دار سادات بنی ہاشم ہیں۔

سوال (۳) سہمِ امام کسے کہتے ہیں اور کن حصّوں کو سہم امام کہا جاتا ہے اور کیا امامِ زمانہ پر یہ فرض ہے کہ وہ سہم امام صرف سادات پر تقسیم کریں یا انہیں یہ حق حاصل ہے کہ جہاں ضرورت ہو۔ اور مصلحت سمجھیں صرف یا تقسیم کریں اگرچہ غیر سادات بھی ہوں۔

جواب:۔ سہمِ امام سے مراد خدا اور رسول اور ذوی القربیٰ کے حصّے ہیں۔ اور سہمِ سادات سے مراد یتامیٰ و مساکین اور ابن سبیل کے حِصّے ہیں۔

سوال (۴) حضرات آئمہ معصومین علیہم السلام سہم امام سادات سے مختص رکھتے تھے۔ یا حسبِ ضرورت و مصلحت صرف فرماتے تھے۔ اگر صورتِ دوم درست ہے تو کن کن پر اور کس کس کام پر صرف فرماتے تھے۔

جواب۔ اپنی نظر میں جہاں مصلحت سمجھتے صَرف فرماتے تھے۔

سوال (۵) کیا بوقتِ ضرورت سہمِ امام کا ایک حصّہ مجتہد جامع الشرائط کی اجازت سے علومِ دین کی تحصیل پر صرف کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ مجتہد کی اجازت سے جس کی تقلید ہو جائز ہے۔

سوال۔ (۶) غیبتِ امامؑ کے زمانہ میں کیا شیعوں کو خمس معاف کر دیا گیا ہے یا جاری ہے اور جو چیز شیعوں پر معاف کر دی گئی ہے۔ وہ خمس ہے یا انفال ہیں؟

جواب۔ جو چیز معاف کر دی گئی ہے۔ وہ میدانِ جنگ کے لوٹ کے مال اور انفال ہیں۔

سوال (۷) غیبتِ امامؑ کے زمانہ میں کیا مجتہد جامع الشرائط کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ فرمان وعمل ائمہ طاہرین علیہم السلام کے مطابق خمس اور خاص کر سہمِ امام تقسیم فرمائیں یا نہیں۔

جواب۔ حاکمِ شرع اور نائبِ امام کی نظر میں اگر وہ ان اُمور میں سے ہے جہاں سہمِ امام صرف ہو سکتا ہے تو درست ہے۔ جیسا کہ رسالہ کی طرف رجوع کرنے سے واضح ہو جائیگا۔

سوال (۸) زید زمین و مکان اور دیگر اموال رکھتا ہے۔ اور ہر سال اخراجات سے زیادہ منفعت حاصل کرتا ہے جو اخراجات سال کے بعد بچ جاتے ہیں مگر اس نے کبھی اس کا خمس ادا نہیں کیا۔ اسی طرح اُسے معلوم ہے کہ اُس کے آباو اجداد بھی یہی جائداد رکھتے تھے بلکہ اُس کی آمدنی سے مزید جائداد خریدتے تھے مگر خمس کسی نے ادا نہیں کیا تو اس صورت میں زید پر واجب ہے کہ وہ اپنی جدّی و پدری اور اپنی کمائی ہوئی جائداد کے ہر حصّہ سے زمین یا مکان یا سامانِ خانگی وغیرہ سے خمس ادا کرے۔ اگر لازم ہے تو کیا ایسا کرنے سے وہ بری الذمّہ ہو جائے گا۔

جواب۔ مالِ میراث میں اگر باپ دادا کے خمس ادا کرنے یا نہ کرنے کا علم و یقین نہ ہو، تو اس مال کو صحیح سمجھیں۔ اور اگر یہ یقین ہے کہ خمس واجب تھا اور یہ نہیں ادا کیا گیا تو چاہیئے کہ ادا کرے۔ البتہ سال کے منافع میں جو سال کے خرچ سے بچ رہے اُس کا خمس ادا کرنا لازم ہے۔ پس انشاء اللہ بری الذمّہ ہو جائے گا۔

سوال (۹) بعض فقہاء فرماتے ہیں۔ اور اپنی کتب و رسائل میں لکھتے ہیں کہ جو مال بذریعہ تجارت یا بذریعہ مشاہرہ ملازمت یا اُجرت یا حق الخدمت وغیرہ ایسے شخص سے حاصل ہو

جس نے باوجود خمس حاصل ہونے کے پھر بھی ادا نہیں کیا۔ محصل پر لازم ہے کہ قبل از استعمال اس کا خمس ادا کرے ورنہ اس کا استعمال درست نہ ہوگا۔

جواب۔ جو منافع سال کے خرچہ سے بچیں۔ ان پر خمس واجب ہے، سال پورا ہو جانے کے بعد، رہا سلسلہ خدمت و محنت و مزدوری یا ملازمت وغیرہ تو وہ اگر حکومت کی ہے تو حاکمِ شرع کی اجازت ضروری ہے، یعنی بحیثیتِ وکیل ہونے کے اُجرت یا تنخواہ حاصل کرے پھر تسک کرے اور آخر سال میں جو خرچ سے بچ رہے اُس سے خمس ادا کرے۔

نمازِ حضرت صاحب العصرؑ والزمان عجّل اللہ تعالیٰ فرجہٗ

(عطیہ مولانا نقوی مدظلہ العالی)

یہ نماز دو رکعت ہے۔ رکعت اول میں سورۂ حمد تلاوت کرنے کے وقت جب آیۂ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ پر پہنچیں اُسے سو مرتبہ کہیں اور آخری مرتبہ سورۂ کو تمام کریں اور اس کے بعد سورۂ توحید یعنی سورۂ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ایک مرتبہ پڑھیں۔ دوسری رکعت بھی اسی طریقے سے بجا لائیں اور نماز ختم کرنے کے بعد کھڑے ہو کر یہ دعا رجوعِ قلب سے پڑھیں، انشاء اللہ جملہ اُمورِ عظیمہ میں کامیابی حاصل ہوگی، تصفیۂ قلب، تزکیۂ نفس، اطمینان، روحانیت و نورانیت کے درجہ پر فائز ہوں گے۔ یہ نماز عجیب و غریب اسرار کی حامل ہے، شبِ جمعہ آخر شب یہ نماز پڑھنی چاہیئے، ورنہ ہر ایک شب پڑھی جا سکتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ عَظُمَ الْبَلَآءُ وَبَرِحَ الْخَفَآءُ وَانْکَشَفَ الْغِطَآءُ وَضَاقَتِ الْاَرْضُ بِمَا وَسِعَتِ السَّمَآءُ وَاِلَیْكَ یَا رَبِّ الْمُشْتَکٰی وَعَلَیْكَ الْمُعَوَّلُ فِی الشِّدَّۃِ وَالرَّخَاءِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْنَ اَمَرْتَنَا بِطَاعَتِھِمْ وَعَجِّلْ اَللّٰھُمَّ فَرَجَھُمْ بِقَآئِمِھِمْ وَاَظْھِرْ اِعْزَازَہٗ یَا مُحَمَّدُ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا مُحَمَّدُ اِکْفِیَانِیْ فَاِنَّکُمَا کَافِیَایَ یَا مُحَمَّدُ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا مُحَمَّدُ اُنْصُرَانِیْ فَاِنَّکُمَا نَاصِرَایَ یَا مُحَمَّدُ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا مُحَمَّدُ اِحْفَظَانِیْ

فانکما حافظای یا مولای یا صاحب الزمان یا مولای یا صاحب الزمان
یا مولای یا صاحب الزمان الغوث الغوث الغوث ادرکنی ادرکنی ادرکنی
الامان الامان الامان۔

ترجمہ۔ بارالٰہا! بلائیں بڑھ گئی ہیں، گناہ جو پوشیدہ تھے ظاہر ہو گئے ہیں، پردہ کھل گیا ہے۔ زمین باوجود آسمان کی وسعت کے تنگ ہو گئی ہے۔ اے پالنے والے تجھ سے اپنی شکایت کرتا ہوں اور تکلیف و مصیبت کے وقت تجھ سے ہی مدد کا خواستگار ہوں۔ پروردگارا! تو محمدؐ و آلِ محمدؐ پر اپنی رحمتِ کاملہ نازل فرما جن کی اطاعت کا تو نے ہی حکم دیا ہے۔ بارالٰہا تو ان کے قائم (آلِ محمدؐ) کے ساتھ ان کی کشائش میں تعجیل فرما اور ان کے اعزاز و منزلت کو ظاہر فرما۔ اے محمد مصطفےٰ اور اے علی مرتضیٰ! آپ حضرات میری کفایت فرمایئے۔ یقیناً آپ کی کفایت میرے لئے کافی ہے۔ میری نصرت فرمایئے اس لئے کہ آپ ہی میرے ناصر و مددگار ہیں۔ میری حفاظت کیجئے، یقیناً آپ ہی میرے محافظ و معین ہیں۔ اے میرے آقا و مولا۔ اے شہنشاہِ زمانہ! اے فریاد رس! میری فریاد کو پہنچئے، میری نصرت و امداد کیجئے اور اپنی پناہ میں رکھیئے تاکہ جمیع آفات سے مامون رہوں۔

دعائے معرفت

رجوع الی الامام الزمان عجل اللہ فرجہ کے لئے یہ دعا ہر روز بعد نماز صبح پڑھنی چاہیئے انشاء اللہ العزیز تصفیۂ قلب حاصل ہوگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھم عرفنی نفسک فانک ان لم تعرفنی نفسک لم اعرف رسولک
اللّٰھم عرفنی رسولک فانک ان لم تعرفنی رسولک لم اعرف حجتک
اللّٰھم عرفنی حجتک فانک ان لم تعرفنی حجتک ضللت عن دینی۔

ترجمہ۔ بارالٰہا! تو مجھے اپنی ذات کی معرفت مرحمت فرما۔ پس اگر تو نے مجھے اپنی ذات کی معرفت سے شناسا نہ کیا تو میں یقیناً تیرے رسول کو نہ پہچان سکوں گا

پروردگارا! تو مجھے اپنے رسول (محمد مصطفےٰؐ) کی معرفت نصیب کر کیونکہ اگر میں تیرے رسولؐ کی معرفت سے محروم رہا تو مجھے تیری حجت کی معرفت حاصل نہ ہوگی۔ خداوندا! تو مجھے اپنی حجت (امام آخر الزمان عجل اللہ فرجہ) کی معرفت عطا کر کیونکہ اگر تو نے اپنی حجت کی معرفت نہ عنایت فرمائی تو میں یقیناً اپنے دین سے گمراہ ہو جاؤں گا۔

زیارت حضرت زینب خاتون علیہا السلام

السلام علیکِ یا بنت رسول اللہ السلام علیکِ یا بنت نبی اللہ
السلام علیکِ یا بنت محمد المصطفٰی و سید الانبیاء و المرسلین
السلام علیکِ یا بنت ولی اللہ السلام علیکِ یا بنت علی المرتضٰی
سید الاوصیاء و الصدیقین السلام علیکِ یا بنت فاطمۃ الزھراء
سیدۃ النساء العالمین السلام علیکِ یا اخت الحسن و الحسین
سیدی شباب اھل الجنۃ اجمعین السلام علیکِ ایتھا السیدۃ
الزکیۃ السلام علیکِ ایتھا الداعیۃ الخفیۃ السلام علیکِ ایتھا التقیۃ
النقیۃ السلام علیکِ ایتھا العالمۃ الغیر المعلمۃ السلام علیکِ
ایتھا المظلومۃ السلام علیکِ ایتھا المھمومۃ السلام علیکِ ایتھا
المغمومۃ السلام علیکِ ایتھا المضروبۃ السلام علیکِ ایتھا الماسورۃ
السلام علیکِ ایتھا الصدیقۃ الصغرٰی السلام علیکِ یا صاحبۃ المصیبۃ
العظمٰی السلام علیکِ یا زینب الکبرٰی و العصمۃ الصغرٰی اشھد انکِ
کنتِ صابرۃ مجللۃ معظمۃ مکرمۃ محدثۃ مخدرۃ موقرۃ فی جمیع حالاتکِ
و منقلباتکِ و مصائبکِ و امتحاناتکِ حتی فی اشدھا و امرھا و ھی و اللہ وقوفکِ فی
ھذا المکان و اخوکِ العطشان مصروع فی عمق الحائر من کثرت جراحات
السیف و السنان و الشمر جالس علی صدرہٖ و حزننا علیہ و علیکِ

يا بنت الزهراء و يا بنت خديجة الكبرى اشهد انك قد نصحت لله و لرسوله و لامير المؤمنين و لفاطمة و الحسن و الحسين و نصرتهم بقلبك و لسانك و جاهدت في الله حق جهاده فنعم الاخت انت للحسين و نعم الاخ لك ابو عبد الله صلوات الله و سلامه عليكما و على من احبكما و نصركما لعن الله امة سلبت قناعك و ضربت بكعب الرماح على اعضائك و حرقت خيامك و عسرت عيالك و لعن الله امة سمعت بذالك فرضيت به و لم تحزن يا سيدتي و مولاتي انا زائر لك و لاخيك الحسين و محبكما و معينكما فاشفعوا لي و لآبائي و امهاتي و اجدادي و اسئل الله عز و جل بحقك و بحق جدك و ابيك امير المؤمنين و امك فاطمة الزهراء و اخاك الحسن و الحسين السلام عليكم يا اهل بيت النبوة و مختلف الملائكة و مهبط الوحي التنزيل و رحمة الله و بركاته

مناجات (خمسة عشر [15]) حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

پہلی مُناجات (توبہ کرنے والوں کے لئے)

الٰهي البستني الخطايا ثوب مذلتي و جللني التباعد منك لباس مسكنتي و امات قلبي عظيم جنايتي فاحيه بتوبة منك يا املي و بغيتي و يا سؤلي و منيتي فبعزتك ما اجد لذنوبي سواك غافرا و لا ارى لكسري غيرك جابرا و قد خضعت بالانابة اليك و عنوت بالاستكانة لديك فان طردتني من بابك فبمن الوذ و ان رددتني عن جنابك فبمن اعوذ فوا اسفا من خجلتي و افتضاحي و الهفا من سوء عملي و اجترامي اسئلك يا غافر الذنب الكبير و يا جابر العظم الكسير ان تهب لي موبقات الجرائر و تستر علي فاضحات السرائر و لا تخلني في مشهد القيامة من برد عفوك

و مغفرتك و لا تعرني من جميل صفحك و سترك الٰهي ظلل على ذنوبي غمام رحمتك و ارسل على عيوبي سحاب رافتك الٰهي هل يرجع العبد الآبق الا الى مولاه ام هل يجيره من سخطه احد سواه الٰهي ان كان الندم على الذنب توبة فاني و عزتك من النادمين و ان كان الاستغفار من الخطيئة حطة فاني لك من المستغفرين لك العتبى حتى ترضى الٰهي بقدرتك علي تب علي و بحلمك اعف عني و بعلمك بي ارفق بي الٰهي انت الذي فتحت لعبادك بابا الى عفوك سميته التوبة فقلت توبوا الى الله توبة نصوحا فما عذر من اغفل دخول الباب بعد فتحه الٰهي ان كان قبح الذنب من عبدك فليحسن العفو من عندك الٰهي ما انا باول من عصاك فتبت عليه و تعرض لمعروفك فجدت عليه يا مجيب المضطر يا كاشف الضر يا عظيم البر يا عليما بما في السر يا جميل الستر استشفعت اليك بجودك و كرمك و توسلت بجنابك و ترحمك فاستجب دعائي و لا تخيب فيك رجائي و تقبل توبتي و كفر خطيئتي بمنك و رحمتك يا ارحم الراحمين

دوسری مناجات (شکوہ کرنے والوں کے لئے)

الٰهي اشكو نفسا بالسوء امارة و الى الخطيئة مبادرة و بمعاصيك مولعة و بسخطك متعرضة تسلك بي مسالك المهالك و تجعلني عندك اهون هالك كثيرة العلل طويلة الامل ان مسها الشر تجزع و ان مسها الخير تمنع ميالة الى اللعب و اللهو مملوة بالغفلة و السهو تسرع بي الى الحوبة و تسوفني بالتوبة الٰهي اليك اشكو عدوا يضلني و شيطانا يغويني قد ملا بالوسواس صدري و احاطت هواجسه بقلبي يعاضد لي الهوى و يزين لي حب الدنيا و يحول بيني و بين الطاعة و الزلفى الٰهي اليك اشكو قلبا قاسيا مع الوسواس متقلبا و بالرين و الطبع متلبسا و عينا من البكاء من خوفك جامدة و الى ما تسرها طامحة

إلهي لا حول لي ولا قوة إلا بقدرتك ولا نجاة لي من مكاره الدنيا إلا بعصمتك فأسألك ببلاغة حكمتك ونفاذ مشيتك أن لا تجعلني بغير جودك متعرضا ولا تصيرني للفتن غرضا وكن لي على الأعداء ناصرا وعلى المخازي والعيوب ساترا ومن البلاء واقيا وعن المعاصي عاصما برأفتك ورحمتك يا أرحم الراحمين.

تیسری مناجات (اللہ سے خوف رکھنے والوں کے لئے)

إلهي أتراك بعد الإيمان بك تعذبني أم بعد حبي إياك تبعدني أم مع رجائي لرحمتك وصفحك تحرمني أم مع استجارتي بعفوك تسلمني حاشا لوجهك الكريم أن تخيبني ليت شعري أللشقاء ولدتني أمي أم للعناء ربتني فليتها لم تلدني ولم تربني وليتني علمت أمن أهل السعادة جعلتني وبقربك وجوارك خصصتني فتقر بذلك عيني وتطمئن له نفسي إلهي هل تسود وجوها خرت ساجدة لعظمتك أو تخرس ألسنة نطقت بالثناء على مجدك وجلالتك أو تطبع على قلوب انطوت على محبتك أو تصم أسماعا تلذذت بسماع ذكرك في إرادتك أو تغل أكفا رفعتها الآمال إليك رجاء رأفتك أو تعاقب أبدانا عملت بطاعتك حتى نحلت في مجاهدتك أو تعذب أرجلا سعت في عبادتك إلهي لا تغلق على موحديك أبواب رحمتك ولا تحجب مشتاقيك عن النظر إلى جميل رؤيتك إلهي نفس أعززتها بتوحيدك كيف تذلها بمهانة هجرانك وضمير انعقد على مودتك كيف تحرقه بحرارة نيرانك إلهي أجرني من أليم غضبك وعظيم سخطك يا حنان يا منان يا رحيم يا رحمن يا جبار يا قهار يا غفار يا ستار نجني برحمتك من عذاب النار وفضيحة العار إذا امتاز الأخيار من الأشرار وحالت الأحوال وهالت الأهوال وقرب المحسنون وبعد المسيئون ووفيت كل نفس ما كسبت وهم لا يظلمون.

چوتھی مناجات (اُمیدواروں کے لئے)

يا من إذا سأله عبد أعطاه وإذا أمل ما عنده بلغه مناه وإذا أقبل عليه قربه وأدناه وإذا جاهره بالعصيان ستر على ذنبه وغطاه وإذا توكل عليه أحسبه وكفاه إلهي من الذي نزل بك ملتمسا قراك فما قريته ومن الذي أناخ ببابك مرتجيا نداك فما أوليته أيحسن أن أرجع عن بابك بالخيبة مصروفا ولست أعرف سواك مولى بالإحسان موصوفا كيف أرجو غيرك والخير كله بيدك وكيف أؤمل سواك والخلق والأمر لك أأقطع رجائي منك وقد أوليتني ما لم أسأله من فضلك أم تفقرني إلى مثلي وأنا أعتصم بحبلك يا من سعد برحمته القاصدون ولم يشق بنقمته المستغفرون كيف أنساك ولم تزل ذاكري وكيف ألهو عنك وأنت مراقبي إلهي بذيل كرمك أعلقت يدي ولنيل عطاياك بسطت أملي فأخلصني بخالصة توحيدك واجعلني من صفوة عبيدك يا من كل هارب إليه يلتجئ وكل طالب إياه يرتجي يا خير مرجو ويا أكرم مدعو ويا من لا يرد سائله ولا يخيب آمله يا من بابه مفتوح لداعيه وحجابه مرفوع لراجيه أسألك بكرمك أن تمن علي من عطائك بما تقر به عيني ومن رجائك بما تطمئن به نفسي ومن اليقين بما تهون به علي مصيبات الدنيا وتجلو به عن بصيرتي غشوات العمى برحمتك يا أرحم الراحمين.

پانچویں مناجات (اللہ کی طرف رغبت کرنے والوں کے لئے)

إلهي إن كان قل زادي في المسير إليك فلقد حسن ظني بالتوكل عليك وإن كان جرمي قد أخافني من عقوبتك فإن رجائي قد أشعرني بالأمن من نقمتك وإن كان ذنبي قد عرضني لعقابك فقد آذنني حسن ثقتي بتوبتك وإن أنامتني الغفلة عن الاستعداد للقائك فقد نبهتني المعرفة بكرمك وآلائك وإن أوحش ما بيني و

بَيْنَ فَرْطِ الْعِصْيَانِ وَالطُّغْيَانِ فَقَدْ اَنَسَنِي بُشْرُ الْغُفْرَانِ وَالرِّضْوَانِ
اَسْئَلُكَ بِسُبُحَاتِ وَجْهِكَ وَ بِاَنْوَارِ قُدْسِكَ وَاَبْتَهِلُ اِلَيْكَ بِعَوَاطِفِ رَحْمَتِكَ
وَلَطَآئِفِ بِرِّكَ اَنْ تُحَقِّقَ ظَنِّيْ بِمَآ اُؤَمِّلُهُ مِنْ جَزِيْلِ اِكْرَامِكَ وَجَمِيْلِ
اِنْعَامِكَ فِي الْقُرْبٰى مِنْكَ وَالزُّلْفٰى لَدَيْكَ وَالتَّمَتُّعِ بِالنَّظَرِ اِلَيْكَ وَهَا اَنَا
مُتَعَرِّضٌ لِنَفَحَاتِ رَوْحِكَ وَعَطْفِكَ وَمُنْتَجِعٌ غَيْثَ جُوْدِكَ وَلُطْفِكَ فَارٌّ مِنْ سَخَطِكَ اِلٰى
رِضَاكَ هَارِبٌ مِنْكَ اِلَيْكَ رَاجٍ اَحْسَنَ مَا لَدَيْكَ مُعَوِّلٌ عَلٰى مَوَاهِبِكَ مُفْتَقِرٌ اِلٰى رِعَايَتِكَ اِلٰهِيْ
مَا بَدَءْتَ بِهٖ مِنْ فَضْلِكَ فَتَمِّمْهُ وَمَا وَهَبْتَ لِيْ مِنْ كَرَمِكَ فَلَا تَسْلُبْهُ وَمَا
سَتَرْتَهٗ عَلَيَّ بِحِلْمِكَ فَلَا تَهْتِكْهُ وَمَا عَلِمْتَهٗ مِنْ قَبِيْحِ فِعْلِيْ فَاغْفِرْهُ
اِلٰهِيْ اسْتَشْفَعْتُ بِكَ اِلَيْكَ وَاسْتَجَرْتُ بِكَ مِنْكَ اَتَيْتُكَ طَامِعًا فِيْ اِحْسَانِكَ
رَاغِبًا فِي امْتِنَانِكَ مُسْتَسْقِيًا وَابِلَ طَوْلِكَ مُسْتَمْطِرًا غَمَامَ فَضْلِكَ طَالِبًا مَرْضَاتَكَ
قَاصِدًا جَنَابَكَ وَارِدًا شَرِيْعَةَ رِفْدِكَ مُلْتَمِسًا سَنِيَّ الْخَيْرَاتِ مِنْ عِنْدِكَ وَافِدًا
اِلٰى حَضْرَةِ جَمَالِكَ مُرِيْدًا وَجْهَكَ طَارِقًا بَابَكَ مُسْتَكِيْنًا لِعَظَمَتِكَ وَجَلَالِكَ
فَافْعَلْ بِيْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ مِنَ الْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ وَلَا تَفْعَلْ بِيْ مَا اَنَا اَهْلُهٗ مِنَ الْعَذَابِ وَالنِّقْمَةِ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۞

چھٹی مناجات (شکر کرنے والوں کے لئے)

اِلٰهِيْ اَذْهَلَنِيْ عَنْ اِقَامَةِ شُكْرِكَ تَتَابُعُ طَوْلِكَ وَاَعْجَزَنِيْ عَنْ اِحْصَآءِ
ثَنَآئِكَ فَيْضُ فَضْلِكَ وَشَغَلَنِيْ عَنْ ذِكْرِ مَحَامِدِكَ تَرَادُفُ عَوَآئِدِكَ وَاَعْيَانِيْ
عَنْ نَشْرِ عَوَارِفِكَ تَوَالِيْ اَيَادِيْكَ وَهٰذَا مَقَامُ مَنِ اعْتَرَفَ بِسُبُوْغِ النَّعْمَآءِ وَقَابَلَهَا
بِالتَّقْصِيْرِ وَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْاِهْمَالِ وَالتَّضْيِيْعِ وَاَنْتَ الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ الْبَرُّ
الْكَرِيْمُ الَّذِيْ لَا يُخَيِّبُ قَاصِدِيْهِ وَلَا يَطْرُدُ عَنْ فِنَآئِهٖ اٰمِلِيْهِ بِسَاحَتِكَ
تَحُطُّ رِحَالَ الرَّاجِيْنَ وَبِعَرْصَتِكَ تَقِفُ اٰمَالُ الْمُسْتَرْفِدِيْنَ فَلَا تُقَابِلْ
اٰمَالَنَا بِالتَّخْيِيْبِ وَالْاِيَاسِ وَلَا تُلْبِسْنَا سِرْبَالَ الْقُنُوْطِ وَالْاِبْلَاسِ اِلٰهِيْ
تَصَاغَرَ عِنْدَ تَعَاظُمِ اٰلَآئِكَ شُكْرِيْ وَتَضَآءَلَ فِيْ جَنْبِ اِكْرَامِكَ اِيَّايَ ثَنَآئِيْ
وَنَشْرِيْ جَلَّلَتْنِيْ نِعَمُكَ مِنْ اَنْوَارِ الْاِيْمَانِ حُلَلًا وَضَرَبَتْ عَلَيَّ لَطَآئِفُ بِرِّكَ
مِنَ الْعِزِّ كِلَلًا وَقَلَّدَتْنِيْ مِنَنُكَ قَلَآئِدَ لَا تُحَلُّ وَطَوَّقَتْنِيْ اَطْوَاقًا لَا تُفَلُّ
فَاٰلَآؤُكَ جَمَّةٌ ضَعُفَ لِسَانِيْ عَنْ اِحْصَآئِهَا وَنَعْمَآؤُكَ كَثِيْرَةٌ قَصُرَ فَهْمِيْ عَنْ
اِدْرَاكِهَا فَضْلًا عَنِ اسْتِقْصَآئِهَا فَكَيْفَ لِيْ بِتَحْصِيْلِ الشُّكْرِ وَشُكْرِيْ اِيَّاكَ يَفْتَقِرُ اِلٰى
شُكْرٍ فَكُلَّمَا قُلْتُ لَكَ الْحَمْدُ وَجَبَ عَلَيَّ لِذٰلِكَ اَنْ اَقُوْلَ لَكَ الْحَمْدُ اِلٰهِيْ فَكَمَا
غَذَّيْتَنَا بِلُطْفِكَ وَرَبَّيْتَنَا بِصُنْعِكَ فَتَمِّمْ عَلَيْنَا سَوَابِغَ النِّعَمِ وَادْفَعْ عَنَّا مَكَارِهَ
النِّقَمِ وَاٰتِنَا مِنْ حُظُوْظِ الدَّارَيْنِ اَرْفَعَهَا وَاَجَلَّهَا عَاجِلًا وَاٰجِلًا وَلَكَ الْحَمْدُ
عَلٰى حُسْنِ بَلَآئِكَ وَسُبُوْغِ نَعْمَآئِكَ حَمْدًا يُوَافِقُ رِضَاكَ وَيَمْتَرِيْ
الْعَظِيْمَ مِنْ بِرِّكَ وَنَدَاكَ يَا عَظِيْمُ يَا كَرِيْمُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

ساتویں مناجات (اللہ کی اطاعت کرنے والوں کے لئے)

اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنَا طَاعَتَكَ وَجَنِّبْنَا مَعْصِيَتَكَ وَيَسِّرْ لَنَا بُلُوْغَ مَا نَتَمَنّٰى مِنِ
ابْتِغَآءِ رِضْوَانِكَ وَاَحْلِلْنَا بُحْبُوْحَةَ جِنَانِكَ وَاقْشَعْ عَنْ بَصَآئِرِنَا سَحَابَ
الْاِرْتِيَابِ وَاكْشِفْ عَنْ قُلُوْبِنَا اَغْشِيَةَ الْمِرْيَةِ وَالْحِجَابِ وَاَزْهِقِ الْبَاطِلَ
عَنْ ضَمَآئِرِنَا وَاَثْبِتِ الْحَقَّ فِيْ سَرَآئِرِنَا فَاِنَّ الشُّكُوْكَ وَالظُّنُوْنَ لَوَاقِحُ الْفِتَنِ
وَمُكَدِّرَةٌ لِصَفْوِ الْمَنَائِحِ وَالْمِنَنِ اَللّٰهُمَّ احْمِلْنَا فِيْ سُفُنِ نَجَاتِكَ وَمَتِّعْنَا
بِلَذِيْذِ مُنَاجَاتِكَ وَاَوْرِدْنَا حِيَاضَ حُبِّكَ وَاَذِقْنَا حَلَاوَةَ وُدِّكَ وَقُرْبِكَ
وَاجْعَلْ جِهَادَنَا فِيْكَ وَهَمَّنَا فِيْ طَاعَتِكَ وَاَخْلِصْ نِيَّاتِنَا فِيْ مُعَامَلَتِكَ
فَاِنَّا بِكَ وَلَكَ وَلَا وَسِيْلَةَ لَنَا اِلَيْكَ اِلَّا اَنْتَ اِلٰهِيْ اجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُصْطَفَيْنَ
الْاَخْيَارِ وَاَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ الْاَبْرَارِ السَّابِقِيْنَ اِلَى الْمَكْرُمَاتِ الْمُسَارِعِيْنَ
اِلَى الْخَيْرَاتِ الْعَامِلِيْنَ لِلْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ السَّاعِيْنَ اِلٰى رَفِيْعِ الدَّرَجَاتِ
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَبِالْاِجَابَةِ جَدِيْرٌ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ -

آٹھویں مناجات (اللہ کی طرف ارادہ کرنے والوں کے لئے)

سُبْحَانَكَ مَا أَضْيَقَ الطُّرُقَ عَلَى مَنْ لَمْ تَكُنْ دَلِيلَهُ وَمَا أَوْضَحَ الْحَقَّ عِنْدَ مَنْ هَدَيْتَهُ سَبِيلَهُ إِلٰهِي فَاسْلُكْ بِنَا سُبُلَ الْوُصُولِ إِلَيْكَ وَسَيِّرْنَا فِي أَقْرَبِ الطُّرُقِ لِلْوُفُودِ عَلَيْكَ قَرِّبْ عَلَيْنَا الْبَعِيدَ وَسَهِّلْ عَلَيْنَا الْعَسِيرَ الشَّدِيدَ وَأَلْحِقْنَا بِعِبَادِكَ الَّذِينَ هُمْ بِالْبِدَارِ إِلَيْكَ يُسَارِعُونَ وَبَابَكَ عَلَى الدَّوَامِ يَطْرُقُونَ وَإِيَّاكَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَعْبُدُونَ وَهُمْ مِنْ هَيْبَتِكَ مُشْفِقُونَ الَّذِينَ صَفَّيْتَ لَهُمُ الْمَشَارِبَ وَبَلَّغْتَهُمُ الرَّغَائِبَ وَأَنْجَحْتَ لَهُمُ الْمَطَالِبَ وَقَضَيْتَ لَهُمْ مِنْ فَضْلِكَ الْمَآرِبَ وَمَلَأْتَ لَهُمْ ضَمَائِرَهُمْ مِنْ حُبِّكَ وَرَوَّيْتَهُمْ مِنْ صَافِي شِرْبِكَ فَبِكَ إِلَى لَذِيذِ مُنَاجَاتِكَ وَصَلُوا وَمِنْكَ أَقْصَى مَقَاصِدِهِمْ حَصَّلُوا فَيَا مَنْ هُوَ عَلَى الْمُقْبِلِينَ عَلَيْهِ مُقْبِلٌ وَبِالْعَطْفِ عَلَيْهِمْ عَائِدٌ مُفْضِلٌ وَبِالْغَافِلِينَ عَنْ ذِكْرِهِ رَحِيمٌ رَؤُوفٌ وَبِجَذْبِهِمْ إِلَى بَابِهِ وَدُودٌ عَطُوفٌ أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَنِي مِنْ أَوْفَرِهِمْ مِنْكَ حَظّاً وَأَعْلَاهُمْ عِنْدَكَ مَنْزِلاً وَأَجْزَلِهِمْ مِنْ وُدِّكَ قِسْماً وَأَفْضَلِهِمْ فِي مَعْرِفَتِكَ نَصِيباً فَقَدِ انْقَطَعَتْ إِلَيْكَ هِمَّتِي وَانْصَرَفَتْ نَحْوَكَ رَغْبَتِي فَأَنْتَ لَا غَيْرُكَ مُرَادِي وَلَكَ لَا لِسِوَاكَ سَهَرِي وَسُهَادِي وَلِقَاؤُكَ قُرَّةُ عَيْنِي وَوَصْلُكَ مُنَى نَفْسِي وَإِلَيْكَ شَوْقِي وَفِي مَحَبَّتِكَ وَلَهِي وَإِلَى هَوَاكَ صَبَابَتِي وَرِضَاكَ بُغْيَتِي وَرُؤْيَتُكَ حَاجَتِي وَجِوَارُكَ طَلَبِي وَقُرْبُكَ غَايَةُ سُؤْلِي وَفِي مُنَاجَاتِكَ رَوْحِي وَرَاحَتِي وَعِنْدَكَ دَوَاءُ عِلَّتِي وَشِفَاءُ غُلَّتِي وَبَرْدُ لَوْعَتِي وَكَشْفُ كُرْبَتِي فَكُنْ أَنِيسِي فِي وَحْشَتِي وَمُقِيلَ عَثْرَتِي وَغَافِرَ زَلَّتِي وَقَابِلَ تَوْبَتِي وَمُجِيبَ دَعْوَتِي وَوَلِيَّ عِصْمَتِي وَمُغْنِيَ فَاقَتِي وَلَا تَقْطَعْنِي عَنْكَ وَلَا تُبْعِدْنِي مِنْكَ يَا نَعِيمِي وَجَنَّتِي وَيَا دُنْيَايَ وَآخِرَتِي يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۞

نویں مناجات (محبت کرنے والوں کے لئے)

إِلٰهِي مَنْ ذَا الَّذِي ذَاقَ حَلَاوَةَ مَحَبَّتِكَ فَرَامَ مِنْكَ بَدَلاً وَمَنْ ذَا الَّذِي أَنِسَ بِقُرْبِكَ فَابْتَغَى عَنْكَ حِوَلاً إِلٰهِي فَاجْعَلْنَا مِمَّنِ اصْطَفَيْتَهُ لِقُرْبِكَ وَوِلَايَتِكَ وَأَخْلَصْتَهُ لِوُدِّكَ وَمَحَبَّتِكَ وَشَوَّقْتَهُ إِلَى لِقَائِكَ وَرَضَّيْتَهُ بِقَضَائِكَ وَمَنَحْتَهُ بِالنَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَحَبَوْتَهُ بِرِضَاكَ وَأَعَذْتَهُ مِنْ هَجْرِكَ وَقِلَاكَ وَبَوَّأْتَهُ مَقْعَدَ الصِّدْقِ فِي جِوَارِكَ وَخَصَصْتَهُ بِمَعْرِفَتِكَ وَأَهَّلْتَهُ لِعِبَادَتِكَ وَهَيَّمْتَ قَلْبَهُ لِإِرَادَتِكَ وَاجْتَبَيْتَهُ لِمُشَاهَدَتِكَ وَأَخْلَيْتَ وَجْهَهُ لَكَ وَفَرَّغْتَ فُؤَادَهُ لِحُبِّكَ وَرَغَّبْتَهُ فِيمَا عِنْدَكَ وَأَلْهَمْتَهُ ذِكْرَكَ وَأَوْزَعْتَهُ شُكْرَكَ وَشَغَلْتَهُ بِطَاعَتِكَ وَصَيَّرْتَهُ مِنْ صَالِحِي بَرِيَّتِكَ وَاخْتَرْتَهُ لِمُنَاجَاتِكَ وَقَطَعْتَ عَنْهُ كُلَّ شَيْءٍ يَقْطَعُهُ عَنْكَ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ دَأْبُهُمُ الْاِرْتِيَاحُ إِلَيْكَ وَالْحَنِينُ وَدَهْرُهُمُ الزَّفْرَةُ وَالْأَنِينُ جِبَاهُهُمْ سَاجِدَةٌ لِعَظَمَتِكَ وَعُيُونُهُمْ سَاهِرَةٌ فِي خِدْمَتِكَ وَدُمُوعُهُمْ سَائِلَةٌ مِنْ خَشْيَتِكَ وَقُلُوبُهُمْ مُتَعَلِّقَةٌ بِمَحَبَّتِكَ وَأَفْئِدَتُهُمْ مُنْخَلِعَةٌ مِنْ مَهَابَتِكَ يَا مَنْ أَنْوَارُ قُدْسِهِ لِأَبْصَارِ مُحِبِّيهِ رَائِقَةٌ وَسُبُحَاتُ وَجْهِهِ لِقُلُوبِ عَارِفِيهِ شَائِقَةٌ يَا مُنَى قُلُوبِ الْمُشْتَاقِينَ وَيَا غَايَةَ آمَالِ الْمُحِبِّينَ أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ كُلِّ عَمَلٍ يُوصِلُنِي إِلَى قُرْبِكَ وَأَنْ تَجْعَلَكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا سِوَاكَ وَأَنْ تَجْعَلَ حُبِّي إِيَّاكَ قَائِداً إِلَى رِضْوَانِكَ وَشَوْقِي إِلَيْكَ ذَائِداً عَنْ عِصْيَانِكَ وَامْنُنْ بِالنَّظَرِ إِلَيْكَ عَلَيَّ وَانْظُرْ بِعَيْنِ الْوُدِّ وَالْعَطْفِ إِلَيَّ وَلَا تَصْرِفْ عَنِّي وَجْهَكَ وَاجْعَلْنِي مِنْ أَهْلِ الْإِسْعَادِ وَالْحُظْوَةِ عِنْدَكَ يَا مُجِيبُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۞

دسویں مناجات (اللہ کی طرف وسیلہ پکڑنے کے لئے)

إِلٰهِي لَيْسَ لِي وَسِيلَةٌ إِلَيْكَ إِلَّا عَوَاطِفُ رَأْفَتِكَ وَلَا لِي ذَرِيعَةٌ إِلَيْكَ إِلَّا عَوَارِفُ رَحْمَتِكَ وَشَفَاعَةُ نَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَمُنْقِذِ الْأُمَّةِ مِنَ الْغُمَّةِ فَاجْعَلْهُمَا لِي سَبَباً إِلَى نَيْلِ غُفْرَانِكَ وَصَيِّرْهُمَا لِي وُصْلَةً إِلَى الْفَوْزِ

بِرِضْوانِكَ وَقَدْ حَلَّ رَجائي بِحَرَمِ كَرَمِكَ وَحَطَّ طَمَعي بِفِناءِ جُودِكَ فَحَقِّقْ فيكَ اَمَلي وَاخْتِمْ بِالْخَيْرِ عَمَلي وَاجْعَلْني مِنْ صَفْوَتِكَ الَّذينَ اَحْلَلْتَهُمْ بُحْبُوحَةَ جَنَّتِكَ وَبَوَّأْتَهُمْ دارَ كَرامَتِكَ وَاَقْرَرْتَ اَعْيُنَهُمْ بِالنَّظَرِ اِلَيْكَ يَوْمَ لِقائِكَ وَاَوْرَثْتَهُمْ مَنازِلَ الصِّدْقِ في جِوارِكَ يا مَنْ لا يَفِدُ الْوافِدُونَ عَلى اَكْرَمَ مِنْهُ وَلا يَجِدُ الْقاصِدُونَ اَرْحَمَ مِنْهُ يا خَيْرَ مَنْ خَلا بِهِ وَحيدٌ وَيا اَعْطَفَ مَنْ اَوى اِلَيْهِ طَريدٌ اِلى سَعَةِ عَفْوِكَ مَدَدْتُ يَدي وَبِذَيْلِ كَرَمِكَ اَعْلَقْتُ كَفّي فَلا تُوْلِنِي الْحِرْمانَ وَلا تُبْلِني بِالْخَيْبَةِ وَالْخُسْرانِ يا سَميعَ الدُّعاءِ يا اَرْحَمَ الرّاحِمينَ ۝

گیارھویں مناجات (اللہ کی طرف محتاج لوگوں کے لئے)

اِلهي كَسْري لا يَجْبُرُهُ اِلّا لُطْفُكَ وَحَنانُكَ وَفَقْري لا يُغْنيهِ اِلّا عَطْفُكَ وَاِحْسانُكَ وَرَوْعَتي لا يُسَكِّنُها اِلّا اَمانُكَ وَذِلَّتي لا يُعِزُّها اِلّا سُلْطانُكَ وَاُمْنِيَّتي لا يُبَلِّغُنيها اِلّا فَضْلُكَ وَخَلَّتي لا يَسُدُّها اِلّا طَوْلُكَ وَحاجَتي لا يَقْضيها غَيْرُكَ وَكَرْبي لا يُفَرِّجُهُ سِوى رَحْمَتِكَ وَضُرّي لا يَكْشِفُهُ غَيْرُ رَاْفَتِكَ وَغُلَّتي لا يُبَرِّدُها اِلّا وَصْلُكَ وَلَوْعَتي لا يُطْفيها اِلّا لِقاؤُكَ وَشَوْقي اِلَيْكَ لا يَبُلُّهُ اِلَّا النَّظَرُ اِلى وَجْهِكَ وَقَراري لا يَقِرُّ دُونَ دُنُوّي مِنْكَ وَلَهْفَتي لا يَرُدُّها اِلّا رَوْحُكَ وَسُقْمي لا يَشْفيهِ اِلّا طِبُّكَ وَغَمّي لا يُزيلُهُ اِلّا قُرْبُكَ وَجُرْحي لا يُبْرِئُهُ اِلّا صَفْحُكَ وَرَيْنُ قَلْبي لا يَجْلُوهُ اِلّا عَفْوُكَ وَوَسْواسُ صَدْري لا يُزيحُهُ اِلّا اَمْرُكَ فَيا مُنْتَهى اَمَلِ الْآمِلينَ وَيا غايَةَ سُؤْلِ السّائِلينَ وَيا اَقْصى طَلِبَةِ الطّالِبينَ وَيا اَعْلى رَغْبَةِ الرّاغِبينَ وَيا وَلِيَّ الصّالِحينَ وَيا اَمانَ الْخائِفينَ وَيا مُجيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرّينَ وَيا ذُخْرَ الْمُعْدِمينَ وَيا كَنْزَ الْبائِسينَ وَيا غِياثَ الْمُسْتَغيثينَ وَيا قاضِيَ حَوائِجِ الْفُقَراءِ وَالْمَساكينِ وَيا اَكْرَمَ الْاَكْرَمينَ وَيا اَرْحَمَ الرّاحِمينَ

لَكَ تَخَضُّعي وَسُؤالي وَاِلَيْكَ تَضَرُّعي وَابْتِهالي اَسْئَلُكَ اَنْ تُنيلَني مِنْ رَوْحِ رِضْوانِكَ وَتُديمَ عَلَيَّ نِعَمَ امْتِنانِكَ وَها اَنَا بِبابِ كَرَمِكَ واقِفٌ وَلِنَفَحاتِ بِرِّكَ مُتَعَرِّضٌ وَبِحَبْلِكَ الشَّديدِ مُعْتَصِمٌ وَبِعُرْوَتِكَ الْوُثْقى مُتَمَسِّكٌ اِلهي اِرْحَمْ عَبْدَكَ الذَّليلَ ذَا اللِّسانِ الْكَليلِ وَالْعَمَلِ الْقَليلِ وَامْنُنْ عَلَيْهِ بِطَوْلِكَ الْجَزيلِ وَاَسْكِنْ تَحْتَ ظِلِّكَ الظَّليلِ يا كَريمُ يا جَميلُ يا اَرْحَمَ الرّاحِمينَ ۝

بارھویں مناجات (عارفین کے لئے)

اِلهي قَصُرَتِ الْاَلْسُنُ عَنْ بُلُوغِ ثَنائِكَ كَما يَليقُ بِجَلالِكَ وَعَجَزَتِ الْعُقُولُ عَنْ اِدْراكِ كُنْهِ جَمالِكَ وَانْحَسَرَتِ الْاَبْصارُ دُونَ النَّظَرِ اِلى سُبُحاتِ وَجْهِكَ وَلَمْ تَجْعَلْ لِلْخَلْقِ طَريقاً اِلى مَعْرِفَتِكَ اِلّا بِالْعَجْزِ عَنْ مَعْرِفَتِكَ اِلهي فَاجْعَلْنا تَرَسَّخَتْ اَشْجارُ الشَّوْقِ اِلَيْكَ في حَدائِقِ صُدُورِهِمْ وَاَخَذَتْ لَوْعَةُ مَحَبَّتِكَ بِمَجامِعِ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ اِلى اَوْكارِ الْاَفْكارِ يَأْوُونَ وَفي رِياضِ الْقُرْبِ وَالْمُكاشَفَةِ يَرْتَعُونَ وَمِنْ حِياضِ الْمَحَبَّةِ بِكَأْسِ الْمُلاطَفَةِ يَكْرَعُونَ وَشَرايِعَ الْمُصافاتِ يَرِدُونَ قَدْ كُشِفَ الْغِطاءُ عَنْ اَبْصارِهِمْ وَانْجَلَتْ ظُلْمَةُ الرَّيْبِ عَنْ عَقائِدِهِمْ وَضَمائِرِهِمْ وَانْتَفَتْ مُخالَجَةُ الشَّكِّ عَنْ قُلُوبِهِمْ وَسَرائِرِهِمْ وَانْشَرَحَتْ بِتَحْقيقِ الْمَعْرِفَةِ صُدُورُهُمْ وَعَلَتْ لِسَبْقِ السَّعادَةِ فِي الزَّهادَةِ هِمَمُهُمْ وَعَذُبَ في مَعينِ الْمُعامَلَةِ شِرْبُهُمْ وَطابَ في مَجْلِسِ الْاُنْسِ سِرُّهُمْ وَاَمِنَ في مَواطِنِ الْمَخافَةِ سِرْبُهُمْ وَاطْمَاَنَّتْ بِالرُّجُوعِ اِلى رَبِّ الْاَرْبابِ اَنْفُسُهُمْ وَتَيَقَّنَتْ بِالْفَوْزِ وَالْفَلاحِ اَرْواحُهُمْ وَقَرَّتْ بِالنَّظَرِ اِلى مَحْبُوبِهِمْ اَعْيُنُهُمْ وَاسْتَقَرَّ بِاِدْراكِ السُّؤْلِ وَنَيْلِ الْمَأْمُولِ قَرارُهُمْ وَرَبِحَتْ في بَيْعِ الدُّنْيا بِالْآخِرَةِ تِجارَتُهُمْ اِلهي ما اَلَذَّ خَواطِرَ الْاِلْهامِ بِذِكْرِكَ عَلَى الْقُلُوبِ وَما اَحْلَى الْمَسيرَ اِلَيْكَ بِالْاَوْهامِ في مَسالِكِ الْغُيُوبِ وَما اَطْيَبَ طَعْمَ حُبِّكَ وَما اَعْذَبَ شِرْبَ قُرْبِكَ فَاَعِذْنا مِنْ طَرْدِكَ

وَالعَادِكَ وَاجْعَلْنَا مِنْ اَخَصِّ عَارِفِيكَ وَاَصْلِحِ عِبَادِكَ وَاَصْدَقِ طَائِعِيكَ وَاَخْلَصِ عُبَّادِكَ يَا عَظِيمُ يَا جَلِيلُ يَا كَرِيمُ يَا مُنِيلُ بِرَحْمَتِكَ وَمَنِّكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝

تیرھویں مناجات (اللہ کا ذکر کرنے والوں کے لئے)

اِلٰهِي لَوْلَا الْوَاجِبُ مِنْ قَبُولِ اَمْرِكَ لَنَزَّهْتُكَ مِنْ ذِكْرِي اِيَّاكَ عَلٰى اَنَّ ذِكْرِي لَكَ بِقَدْرِي لَا بِقَدْرِكَ وَمَا عَسٰى اَنْ يَبْلُغَ مِقْدَارِي حَتّٰى اُجْعَلَ مَحَلًّا لِتَقْدِيسِكَ وَمِنْ اَعْظَمِ النِّعَمِ عَلَيْنَا جَرَيَانُ ذِكْرِكَ عَلٰى اَلْسِنَتِنَا وَاِذْنُكَ لَنَا بِدُعَائِكَ وَتَنْزِيهِكَ وَتَسْبِيحِكَ اِلٰهِي فَاَلْهِمْنَا ذِكْرَكَ فِي الْخَلَاءِ وَالْمَلَاءِ وَاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْاِعْلَانِ وَالْاِسْرَارِ وَفِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَاٰنِسْنَا بِالذِّكْرِ الْخَفِيِّ وَاسْتَعْمِلْنَا بِالْعَمَلِ الزَّكِيِّ وَالسَّعْيِ الْمَرْضِيِّ وَجَازِنَا بِالْمِيزَانِ الْوَفِيِّ اِلٰهِي بِكَ هَامَتِ الْقُلُوبُ الْوَالِهَةُ وَعَلٰى مَعْرِفَتِكَ جُمِعَتِ الْعُقُولُ الْمُتَبَايِنَةُ فَلَا تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ اِلَّا بِذِكْرِكَ وَلَا تَسْكُنُ النُّفُوسُ اِلَّا عِنْدَ رُؤْيَاكَ اَنْتَ الْمُسَبَّحُ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَالْمَعْبُودُ فِي كُلِّ زَمَانٍ وَالْمَوْجُودُ فِي كُلِّ اَوَانٍ وَالْمَدْعُوُّ بِكُلِّ لِسَانٍ وَالْمُعَظَّمُ فِي كُلِّ جَنَانٍ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ لَذَّةٍ بِغَيْرِ ذِكْرِكَ وَمِنْ كُلِّ رَاحَةٍ بِغَيْرِ اُنْسِكَ وَمِنْ كُلِّ سُرُورٍ بِغَيْرِ قُرْبِكَ وَمِنْ كُلِّ شُغْلٍ بِغَيْرِ طَاعَتِكَ اِلٰهِي اَنْتَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ يَا اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيرًا وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَاَصِيلًا وَقُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فَاذْكُرُونِي اَذْكُرْكُمْ فَاَمَرْتَنَا بِذِكْرِكَ وَوَعَدْتَنَا عَلَيْهِ اَنْ تَذْكُرَنَا تَشْرِيفًا لَنَا وَتَفْخِيمًا وَاِعْظَامًا وَهَا نَحْنُ ذَاكِرُوكَ كَمَا اَمَرْتَنَا فَاَنْجِزْ لَنَا مَا وَعَدْتَنَا يَا ذَاكِرَ الذَّاكِرِينَ وَيَا خَيْرَ الْحَاكِمِينَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝

چودھویں مناجات (اللہ سے پناہ مانگنے والوں کے لئے)

اَللّٰهُمَّ يَا مَلَاذَ اللَّائِذِينَ وَيَا مَعَاذَ الْعَائِذِينَ وَيَا مُنْجِيَ الْهَالِكِينَ وَيَا عَاصِمَ الْبَائِسِينَ الْمُسْتَكِينِينَ وَيَا رَاحِمَ الْمَسَاكِينِ وَيَا مُجِيبَ الْمُضْطَرِّينَ وَيَا كَنْزَ الْمُفْتَقِرِينَ وَيَا جَابِرَ الْمُنْكَسِرِينَ وَيَا مَاْوَى الْمُنْقَطِعِينَ وَيَا نَاصِرَ الْمُسْتَضْعَفِينَ وَيَا مُجِيرَ الْخَائِفِينَ وَيَا مُغِيثَ الْمَكْرُوبِينَ وَيَا حِصْنَ اللَّاجِينَ اِنْ لَمْ اَعُذْ بِعِزَّتِكَ فَبِمَنْ اَعُوذُ وَاِنْ لَمْ اَلُذْ بِقُدْرَتِكَ فَبِمَنْ اَلُوذُ وَقَدْ اَلْجَاَتْنِي الذُّنُوبُ اِلَى التَّشَبُّثِ بِاَذْيَالِ عَفْوِكَ وَاَحْوَجَتْنِي الْخَطَايَا اِلَى اسْتِفْتَاحِ اَبْوَابِ صَفْحِكَ وَدَعَتْنِي الْاِسَاءَةُ اِلَى الْاِنَاخَةِ بِفِنَاءِ عِزِّكَ وَحَمَلَتْنِي الْمَخَافَةُ مِنْ نِقْمَتِكَ عَلَى التَّمَسُّكِ بِعُرْوَةِ عَطْفِكَ وَمَا حَقُّ مَنِ اعْتَصَمَ بِحَبْلِكَ اَنْ يُخْذَلَ وَلَا يَلِيقُ بِمَنِ اسْتَجَارَ بِعِزِّكَ اَنْ يُسْلَمَ اَوْ يُهْمَلَ اِلٰهِي فَلَا تُخْلِنَا مِنْ حِمَايَتِكَ وَلَا تُعْرِنَا مِنْ رِعَايَتِكَ وَذُدْنَا عَنْ مَوَارِدِ الْهَلَكَةِ فَاِنَّا بِعَيْنِكَ وَفِي كَنَفِكَ وَلَكَ اَسْاَلُكَ بِاَهْلِ خَاصَّتِكَ مِنْ مَلَائِكَتِكَ وَالصَّالِحِينَ مِنْ بَرِيَّتِكَ اَنْ تَجْعَلَ عَلَيْنَا وَاقِيَةً تُنْجِينَا مِنَ الْهَلَكَاتِ وَتُجَنِّبُنَا مِنَ الْاٰفَاتِ وَتُكِنُّنَا مِنْ دَوَاهِي الْمُصِيبَاتِ وَاَنْ تُنْزِلَ عَلَيْنَا مِنْ سَكِينَتِكَ وَاَنْ تُغَشِّيَ وُجُوهَنَا بِاَنْوَارِ مَحَبَّتِكَ وَاَنْ تُؤْوِيَنَا اِلٰى شَدِيدِ رُكْنِكَ وَاَنْ تَحْوِيَنَا فِي اَكْنَافِ عِصْمَتِكَ بِرَاْفَتِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝

پندرھویں مناجات (زاہدین کے لئے)

اِلٰهِي اَسْكَنْتَنَا دَارًا حَفَرَتْ لَنَا حُفَرَ مَكْرِهَا وَعَلَّقَتْنَا بِاَيْدِي الْمَنَايَا فِي حَبَائِلِ غَدْرِهَا فَاِلَيْكَ نَلْتَجِئُ مِنْ مَكَائِدِ خُدَعِهَا وَبِكَ نَعْتَصِمُ مِنَ الْاِغْتِرَارِ بِزَخَارِفِ زِينَتِهَا فَاِنَّهَا الْمُهْلِكَةُ طُلَّابَهَا الْمُتْلِفَةُ حُلَّالَهَا الْمَحْشُوَّةُ بِالْاٰفَاتِ الْمَشْحُونَةُ بِالنَّكَبَاتِ اِلٰهِي فَزَهِّدْنَا فِيهَا

وَسَلِّمْنَا مِنْهَا بِتَوْفِيقِكَ وَعِصْمَتِكَ وَانْزِعْ عَنَّا جَلَابِيبَ مُخَالَفَتِكَ وَتَوَلَّ اُمُوْرَنَا بِحُسْنِ كِفَايَتِكَ وَاَدِمْ مَزِيْدَنَا مِنْ سَعَةِ رَحْمَتِكَ وَاَجْمِلْ صِلَاتِنَا مِنْ فَيْضِ مَوَاهِبِكَ وَاغْرِسْ فِيْ اَفْئِدَتِنَا اَشْجَارَ مَحَبَّتِكَ وَاَتْمِمْ لَنَا اَنْوَارَ مَعْرِفَتِكَ وَاَذِقْنَا حَلَاوَةَ عَفْوِكَ وَلَذَّةَ مَغْفِرَتِكَ وَاَقْرِرْ اَعْيُنَنَا يَوْمَ لِقَآئِكَ بِرُؤْيَتِكَ وَاَخْرِجْ حُبَّ الدُّنْيَا مِنْ قُلُوْبِنَا كَمَا فَعَلْتَ بِالصّٰلِحِيْنَ مِنْ صَفْوَتِكَ وَالْاَبْرَارِ مِنْ خَاصَّتِكَ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ وَيَآ اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ ۝

مناجاتِ مذکورہ کے پڑھنے سے قلب نُورانی ہوتا ہے حاجتیں برآتی ہیں تزکیہ نفس اور جلائے باطن ہوتا ہے گناہوں کی طرف میلان نہیں ہوتا۔ عبادت میں دل لگتا ہے اور ان کا پڑھنا مشتمل ہے فوائدِ کثیرہ پر جس کی تفصیل کی اس کتاب مختصر میں گنجائش نہیں ہے

ادعیہ مخصوصہ انبیا علیہم السّلام

دعائے حضرت پیغمبر آخر الزّماں صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم

یہ دعا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غار میں تلاوت فرمائی ہے اور شرِ کفار سے محفوظ رہے۔ پیغمبرِ خُدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص اس دعا کو پڑھے گا۔ خُدا اُس کی اعانت اور مدد فرمائے گا جس طرح اس نے میری مدد کی اور ہزار دل پیغمبروں کی تبلیغ کا ثواب عطا کرے گا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا مُؤْنِسَ الْمُسْتَوْحِشِيْنَ يَآ اَنِيْسَ الْمُتَفَرِّدِيْنَ وَيَا ظَهْرَ الْمُنْقَطِعِيْنَ وَيَا مَالَ الْمُقِلِّيْنَ وَيَا قُوَّةَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ وَيَا كَنْزَ الْفُقَرَآءِ وَيَا مَوْضِعَ شَكْوَى الْغُرَبَآءِ وَيَا مُتَفَرِّدًا بِالْجَلَالِ وَيَا مَعْرُوْفًا بِالنَّوَالِ وَيَا كَثِيْرَ الْاِفْضَالِ اَغِثْنِيْ عِنْدَ كُرْبَتِيْ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ ۔

دُعائے حضرت آدم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

کفعمی نے نقل کیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السّلام نے رُکنِ یمانی کی طرف دو رکعت نماز ادا کی اور یہ دعا پڑھی۔ مروی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو وحی ہوئی کہ جو شخص تیری ذرّیت سے اس دعا کو پڑھے تو وہ مجھ سے جو چیز چاہے اس کو عطا کروں گا اور جس چیز سے چاہے دور رکھوں گا اور اس کے دل سے دُنیا کی محبت زائل کروں گا اور اس کے سینہ کو حکمت اور دانش سے بھر دوں گا۔ دعا یہ ہے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا تُبَاشِرُ بِهٖ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَنْ يُّصِيْبَنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرَضِّنِيْ مِنَ الْعَيْشِ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۝

دُعائے حضرتِ نوح علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

مروی ہے کہ جب حضرت نوحؑ نے پانی اور اُس کی موجوں کی طرف نگاہ کی تو جناب نوح علیہ السّلام پر ہول طاری ہوا تب حق سبحانہٗ وتعالےٰ نے حضرت نوح علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہزار بار کہو تو نجات ملے گی چنانچہ حضرت نوح علیہ السّلام نے بموجب حکم عمل کیا۔ خداوند تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السّلام کو طوفان سے نجات دی۔

دعائے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

وارد ہے کہ جناب ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں پھینکا گیا تو حضرت نے یہ دُعا تلاوت فرمائی جس کی برکت سے آگ ان پر گلزار کر دی گئی۔ علماء نے اس دُعا کے بہت سے خواص لکھے ہیں۔ ہر مشکل وقت میں اس کی تلاوت باعثِ نجات ہے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ اَنْتَ الْمَرْهُوْبُ رَهِبَ مِنْكَ جَمِيْعُ خَلْقِكَ يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ اَنْتَ الرَّفِيْعُ

فِیْ عَرْشِکَ فَوْقَ سَبْعِ سَمٰوَاتِکَ وَاَنْتَ الْمُظِلُّ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَّلَا یُظِلُّ شَیْءٌ عَلَیْکَ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ اَنْتَ اَعْظَمُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ فَلَا یَصِفُ اَحَدٌ عَظَمَتَکَ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا نُوْرَ النُّوْرِ قَدِ اسْتَضَآءَ بِنُوْرِکَ اَھْلُ سَمٰوَاتِکَ وَاَرْضِیْکَ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ تَعَالَیْتَ اَنْ یَّکُوْنَ لَکَ شَرِیْکٌ وَّتَکَبَّرْتَ اَنْ یَّکُوْنَ لَکَ ضِدٌّ یَا نُوْرَ النُّوْرِ یَا مُنَوِّرَ کُلِّ نُوْرٍ لَّا خَامِدَ لِنُوْرِکَ یَا مَلِیْکَ کُلِّ مَلِیْکٍ یَفْنٰی غَیْرُکَ یَا نُوْرَ النُّوْرِ یَا مَنْ مَّلَاَ اَرْکَانَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بِعَظَمَتِہٖ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا ھُوَ یَا ھُوَ یَا مَنْ لَّیْسَ کَھُوَ اِلَّا ھُوَ اَغِثْنِیْ السَّاعَۃَ یَا مَنْ اَمْرُہٗ کَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ ھُوَ اَقْرَبُ اٰھِیًا شَرَاھِیًا اَدُوْنَایَ اَمَسَاوُثِ اٰلِ شَدَایَ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا رَبَّاہُ یَا رَبَّاہُ یَا رَبَّاہُ یَا رَبَّاہُ یَا غَایَۃَ مُنْتَھٰی رَغْبَتَاہُ -

دعائے حضرتِ یعقوب علیہ السّلام

کفعمی میں منقول ہے کہ ملک الموت نے یہ دعا حضرتِ یعقوبؑ کو تعلیم کی جب آنحضرتؑ نے اس دعا کو پڑھا تو صبح ہونے سے پہلے یوسف علیہ السلام کا پیراہن جناب یعقوب علیہ السلام کی خدمت میں بھجوا دیا گیا۔ شرِ ظالمان کے لئے یہ دعا پڑھنا چاہئے:

یَا ذَا الْمَعْرُوْفِ الَّذِیْ لَا یَنْقَطِعُ اَبَدًا وَّلَا یُحْصِیْہِ غَیْرُہٗ یَا کَثِیْرَ الْخَیْرِ یَا قَدِیْمَ الْاِحْسَانِ یَا دَآئِمَ الْمَعْرُوْفِ یَا مَعْرُوْفًا بِالْمَعْرُوْفِ یَا مَنْ ھُوَ بِالْخَیْرِ مَوْصُوْفٌ اَکْفِنَا شَرَّ مَا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ -

دعائے حضرتِ یوسف علیہ السّلام

کتاب المصباح میں کفعمی نے اور کتاب قصص الانبیاء میں سعد بن ہبت اللہ راوندی نے نقل کیا ہے کہ جبرئیلؑ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو تعلیم دی کہ جب آپ نے یہ دعا پڑھی

تو زندانِ چاہ سے نجات پائی - جب کوئی شخص کسی ظالم کی قید میں ہو - تو اس دعا کا پڑھنا باعثِ نجات ہوتا ہے -

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ لِیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّتَرْزُقَنِیْ مِنْ حَیْثُ اَحْتَسِبُ وَمِنْ حَیْثُ لَآ اَحْتَسِبُ -

یہ دعا تفسیر طبرسی میں اور تفسیر علی ابن ابراہیم میں بعینہٖ منقول ہے اور لکھا ہے کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام نے اس دعا کو پڑھا تو حق سبحانہ و تعالیٰ نے اس کی برکت سے حضرت یوسف علیہ السلام کی تمام مشکلات کو زندانِ چاہ میں آسان کر دیا اور قید سے نجات دی اور عورتوں کے کید و مکر سے خلاصی ہوئی اور مصر کی بادشاہی اس رب العزت نے بخشی -

دُعائے حضرتِ ایوب علیہ السّلام

کتاب مصباح میں کفعمی نے نقل کیا ہے کہ جناب حضرت ایوب علیہ السلام نے اس دعا کو پڑھا ہے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ الْیَوْمَ فَاَعِذْنِیْ وَاَسْتَجِیْرُ بِکَ الْیَوْمَ مِنْ جَھْدِ الْبَلَآءِ فَاَجِرْنِیْ وَاَسْتَغِیْثُ بِکَ الْیَوْمَ فَاَغِثْنِیْ وَاَسْتَصْرِخُکَ الْیَوْمَ عَلٰی عَدُوِّکَ وَعَدُوِّیْ فَاَصْرِخْنِیْ وَاَسْتَنْصِرُکَ الْیَوْمَ فَانْصُرْنِیْ وَاَسْتَعِیْنُ بِکَ الْیَوْمَ اَبْجِرِیْ فَاَعِنِّیْ وَاَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ فَاکْفِنِیْ وَاَعْتَصِمُ بِکَ فَاَعْصِمْنِیْ وَاٰمِنُ بِکَ فَاٰمِنِّیْ وَاَسْئَلُکَ فَاَعْطِنِیْ وَاَسْتَرْزِقُکَ فَارْزُقْنِیْ وَاَسْتَغْفِرُکَ فَاغْفِرْلِیْ وَاَدْعُوْکَ فَاذْکُرْنِیْ وَاَسْتَرْحِمُکَ فَارْحَمْنِیْ -

دُعائے جناب موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام

کتاب مصباح میں کفعمی نے نقل کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس دعا کو طلب کفایت شرِ فرعون میں پڑھا اور حق تعالیٰ نے اس دعا کی برکت سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نصرت اور

فرعون پر فتح دی۔ پس اعدا پر فتح حاصل ہونے کے لئے اس دعا کا پڑھنا خاصیتِ عجیبہ رکھتا ہے اور وہ دعائے جلیل القدر یہ ہے :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا فِيْهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَمَا فَوْقَهُنَّ وَمَا تَحْتَهُنَّ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَدْرَءُ بِكَ فِيْ نَحْرِهٖ وَاَسْتَعِيْنُكَ عَلَيْهِ فَاكْفِنِيْهِ بِمَا شِئْتَ ۝

دُعائے یوشع بن نون علیہ السلام

وہ دُعائے عجیب الخواص جس کو حضرت یوشع بن نون علیہ السلام نے پڑھا ہے اور اس کی مدد سے آفتاب ایک مدت تک ایک مرکز پر رہا۔ دعا یہ ہے :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الطُّهْرِ الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ الْمُقَدَّسِ الْمُبَارَكِ الْمَخْزُوْنِ الْمَكْنُوْنِ الْمَكْتُوْبِ عَلٰى سُرَادِقِ الْحَمْدِ وَسُرَادِقِ الْمَجْدِ وَسُرَادِقِ الْقُدْرَةِ وَسُرَادِقِ السُّلْطَانِ وَسُرَادِقِ السَّرَآئِرِ اَدْعُوْكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ النُّوْرُ الْبَارُّ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الصَّادِقُ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ بَدِيْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَنُوْرُهُنَّ وَقِيَامُهُنَّ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ حَنَّانٌ نُوْرٌ دَائِمٌ قُدُّوْسٌ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ ۝

دُعائے حضرت خضر و الیاس علیہما السلام

مصباح میں کفعمی نے نقل کیا ہے کہ جناب خضر و الیاس علیہما السلام نے اس دعا کو پڑھا :-

بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كُلُّ نِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ الْخَيْرُ كُلُّهٗ بِيَدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا يَصْرِفُ السُّوْٓءَ اِلَّا اللّٰهُ۔

دعائے جناب یونس بن متی علیہ السلام

کتاب حیوٰۃ الحیوان اور کتاب مصباح کفعمی میں منقول ہے کہ حضور پیغمبر (روحی فداہ) نے فرمایا کہ آیا تم چاہتے ہو کہ میں بتلاؤں تمہیں ایسا کلمہ کہ اگر کوئی صاحب کرب اس کو پڑھے گا تو اس کی برکت سے حق سبحانہ و تعالیٰ اس شخص کے کرب و تکلیف کو زائل کرے گا اور جو بندہ مسلمان اس دعا کے بعد کوئی حاجت خدا تعالیٰ سے طلب کرے وہ اس کی حاجت روا ہوگی اور دُعا اس کی مستجاب ہوگی۔ وہ کلمہ میرے بھائی یونس کی دُعا ہے جس کو خدائے تعالیٰ نے حکایت فرمایا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ اور کتاب جامع الجامع میں علامہ طبرسی نے ذکر کیا ہے کہ جب نزولِ عذاب سے قوم یونس علیہ السلام کو خوف ہوا تو انہوں نے یہ دعا پڑھی :

اَللّٰهُمَّ اِنَّ ذُنُوْبَنَا قَدْ عَظُمَتْ وَجَلَّتْ وَاَنْتَ اَعْظَمُ مِنْهَا وَاَجَلُّ فَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَلَا تَفْعَلْ بِنَا مَا نَحْنُ اَهْلُهٗ پس رفع ہوا عذاب اُن کا اور محفوظ رہے۔

دعائے حضرت ہُود علیہ السلام

حضرت امام جعفر صادق آل محمد علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضور ختمی رسالت سرورِ کائنات (روحی فداہ) مسجد میں داخل ہوئے دیکھا کہ ایک شخص سجدے میں ہے اور یہ دعا پڑھ رہا ہے

مَا عَلَيْكَ يَا رَبِّ لَوْ اَرْضَيْتَ عَنِّيْ كُلَّ مَنْ لَهٗ قِبَلِيْ تَبِعَةٌ وَغَفَرْتَ لِيْ مَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ وَاَدْخَلْتَنِيْ الْجَنَّةَ فَاِنَّ مَغْفِرَتَكَ لِلظَّالِمِيْنَ وَاَنَا مِنَ الظَّالِمِيْنَ

پس حضورؐ نے فرمایا اے ساجد اپنا سر سجدے سے اُٹھا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے تیری دُعا قبول کی۔ یہ وہ دعا ہے کہ جو بندہ مومن اس کو پڑھے گا خدائے تعالیٰ اس کی دعا کو مستجاب کرے گا یہ دُعا میرے بھائی ہُودؑ کی ہے۔

دعائے جناب داؤد علیہ السلام

مروی ہے کہ جب حضرتِ داؤد علیہ السلام نے اس دُعا کو پڑھا تو حق سبحانہٗ عزّوجل نے آنحضرتؑ کو وحی بھیجی کہ اے داؤدؑ! تم نے فرشتگان حفظ (یعنی کراماً کاتبین) کو تعب میں ڈال دیا ہے مراد یہ ہے کہ وہ اس کا ثواب کثیرہ بوجہ زیادتی کے لکھ نہیں سکتے۔ وہ دُعائے عجیب الخاصیت یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ دَائِمًا مَعَ دَوَامِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ بَاقِيًا مَعَ بَقَائِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ خَالِدًا مَعَ خُلُوْدِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِيْ لِكَرَمِ وَجْهِكَ وَعِزِّ جَلَالِكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

دعائے جناب سلیمان علیہ السّلام

مروی ہے کہ جناب سلیمان علیہ السلام نے اِس دعا کو قفل بستہ پر تلاوت فرمایا جس کی برکت سے وہ قفل بستہ کھل گیا۔ تمام رُکے ہوئے کاموں کے لئے یہ دعا عجیب الاثر ہے:

اَللّٰهُمَّ بِنُوْرِكَ اهْتَدَيْتُ وَبِفَضْلِكَ اسْتَغْنَيْتُ وَبِنِعْمَتِكَ اَصْبَحْتُ وَاَمْسَيْتُ هٰذِهٖ ذُنُوْبِيْ بَيْنَ يَدَيْكَ اَسْتَغْفِرُكَ مِنْهَا وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ؛

دعائے حضرتِ آصف بن برخیا علیہ السّلام

مروی ہے کہ تختِ بلقیس کو اس دعائے عجیب الاثر کی تلاوت سے حاضر کیا اور حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام اِس دعا کی تاثیر سے مردے زندہ کرتے تھے۔ لعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسم اعظم اِس دعا میں ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ الطَّاهِرُ الْمُطَهَّرُ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرَضِيْنَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالُ الْمَنَّانُ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَفْعَلَ بِیْ كَذَا وَكَذَا بجائے کذا وکذا حاجت طلب کرے۔

دعائے جناب عیسیٰ بن مریم علیہ السلام

مروی ہے کہ جب حضرت رُوح اللہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے اِس دعا کو پڑھا تو حق سبحانہٗ وتعالیٰ عزّوجل نے آنجناب کو آسمان پر اٹھا لیا۔ اور یہودیوں کے شر سے ہمیشہ کے لئے نجات دی اور منقول ہے کہ حضرت پیغمبرؐ اولادِ عبدالمطلب کو مکرر سفارش فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ سے اِس دعا کو پڑھ کر سوال کرو۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جو شخص خلوصِ دل سے اِس دعا کو پڑھے۔ اس کے اثر سے عرشِ الٰہی لرز اُٹھے گا اِس وقت خدائے تعالیٰ فرماتا ہے اے ملائکہ گواہ رہو کہ میں نے اِس بندۂ مخلص کی دُعا قبول کی اور اس کی دینی و دنیوی تمام حاجتوں کو بر لایا۔ وہ دعائے مبارک یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اَدْعُوْكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ الْاَعَزِّ وَاَدْعُوْكَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ الصَّمَدِ وَاَدْعُوْكَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ الْوِتْرِ وَاَدْعُوْكَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ الْكَبِيْرِ الْمُتَعَالِ الَّذِیْ هُوَ اَثْبَتَ اَرْكَانَكَ كُلَّهَا اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَكْشِفَ عَنِّیْ مَا اَصْبَحْتُ فِيْهِ وَاَمْسَيْتُ ؛

ادعیہ دوازدہ گانہ منسوب بہ ائمہ اثناعشر علیہم السلام

دعائے حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام۔ منقول ہے کہ جو اِس دعا کو کسی دیوانے پر پڑھے تو وہ ہوش میں آجائے گا اور عسرتِ ولادت کے وقت پڑھے تو ولادت میں آسانی ہوگی پڑھنے والے کا گھر آگ سے محفوظ رہے گا اگر چالیس مرتبہ اس کو پڑھے تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے اگر یہ دعا سلطانِ جابر کے واسطے پڑھے تو اس کے شر سے محفوظ رہے گا اور جو اس کو سوتے وقت پڑھے ہر حرف کے عوض میں خدائے تعالیٰ دس لاکھ مَلک مقرر کرے گا جو اس کے لئے استغفار کریں گے اور حسنات لکھیں گے اور فضائل دعا کے بے شمار ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ حَیٌّ لَا تَمُوْتُ وَصَادِقٌ لَا تَكْذِبُ وَقَاهِرٌ لَا تُقْهَرُ وَبَدِیٌّ لَا

تَنفَدُ وَقَرِیبٌ لَا تَبعُدُ وَقَادِرٌ لَا تُضَادُّ وَغَافِرٌ لَا تَظلِمُ وَصَمَدٌ لَا تَطعَمُ
وَقَیُّومٌ لَا تَنَامُ وَمُجِیبٌ لَا تَسأَمُ وَجَبَّارٌ لَا تُعَانُ وَعَظِیمٌ لَا تُرَامُ وَعَالِمٌ
لَا تُعَلَّمُ وَقَوِیٌّ لَا تَضعُفُ وَعَلِیمٌ لَا تَجهَلُ وَجَلِیلٌ لَا تُوصَفُ وَوَفِیٌّ
لَا تُخلِفُ وَغَالِبٌ لَا تُغلَبُ وَعَادِلٌ لَا تَحِیفُ وَغَنِیٌّ لَا تَفتَقِرُ وَکَبِیرٌ لَا
تُغَادَرُ وَحَلِیمٌ لَا تَجُورُ وَوَکِیلٌ لَا تَخِیبُ وَفَردٌ لَا تَستَشِیرُ وَوَهَّابٌ لَا
تَمَلُّ وَعَزِیزٌ لَا تَستَذِلُّ وَسَمِیعٌ لَا تَذهَلُ وَجَوَادٌ لَا تَبخَلُ وَحَافِظٌ لَا تَغفُلُ
وَقَائِمٌ لَا تَسهُو وَدَائِمٌ لَا تَفنٰی وَمُحتَجِبٌ لَا تُرٰی وَبَاقٍ لَا تَبلٰی وَوَاحِدٌ
لَا تُشَبَّهُ وَمُقتَدِرٌ لَا تُنَازَعُ یَا کَرِیمُ الجَوَادُ المُتَکَرِّمُ یَا ظَاهِرُ یَا قَاهِرُ اَنتَ
القَادِرُ المُقتَدِرُ یَا عَزِیزُ المُتَعَزِّزُ یَا مَن یُنَادٰی مِن کُلِّ فَجٍّ عَمِیقٍ بِاَلسِنَةٍ
شَتّٰی وَلُغَاتٍ مُختَلِفَةٍ وَحَوَائِجَ مُتَتَابِعَةٍ لَا یَشغَلُکَ شَیءٌ عَن شَیءٍ اَنتَ الَّذِی
لَا تُفنِیکَ الدُّهُورُ وَلَا تُحِیطُ بِکَ الاَمکِنَةُ وَلَا تَاخُذُکَ سِنَةٌ وَّلَا نَومٌ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّیَسِّر لِی مَا اَخَافُ عُسرَهٗ وَفَرِّج عَنِّی مَا اَخَافُ کُربَتَهٗ وَ
سَهِّل لِی مَا اَخَافُ حُزُونَتَهٗ سُبحَانَکَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنتَ اِنِّی کُنتُ مِنَ الظّٰلِمِینَ ۝

دعائے حضرت امام حسن علیہ السلام

یہ دعائے جلیل ہر کام کے لئے اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ہے اور مشتمل ہے فوائد بے شمار پہ

بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

یَا عُدَّتِی عِندَ کُربَتِی یَا غِیَاثِی عِندَ شِدَّتِی یَا وَلِیِّی فِی نِعمَتِی یَا مُنجِحِی
فِی حَاجَتِی یَا مَفزَعِی فِی وَرطَتِی یَا مُنقِذِی مِن هَلَکَتِی یَا کَالِئِی فِی
وَحدَتِی اِغفِر لِی خَطِیئَتِی وَیَسِّر لِی اَمرِی وَاجمَع لِی شَملِی وَاَنجِح لِی
طَلِبَتِی وَاَصلِح لِی شَاْنِی وَاکفِنِی مَا اَهَمَّنِی وَاجعَل لِی مِن اَمرِی فَرَجًا
وَّمَخرَجًا وَّلَا تُفَرِّق بَینِی وَبَینَ العَافِیَةِ اَبَدًا مَّا اَبقَیتَنِی وَفِی الاٰخِرَةِ
اِذَا تَوَفَّیتَنِی بِرَحمَتِکَ یَا اَرحَمَ الرَّاحِمِینَ ۝

دعائے حضرت امام حسین علیہ السلام

اس دعا کو بعد نماز پڑھنا چاہیئے۔ منقول ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے گا حق سبحانہٗ تعالیٰ اس کو حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ محشور فرمائے گا اور آنجناب اس کے شفیع ہوں گے آخرت میں اور خدا تعالیٰ اس کے کرب کو دور کر دے گا۔ اور قرض ادا کر دے گا اور ہر امر مشکل کو آسان کر دے گا اور راہِ ہدایت اس کے لئے واضح فرمائے گا اور اس کو اس کے دشمن پہ غالب فرمائے گا اور سینہ اس کا کشادہ کر دے گا اور شہادت وحدانیت کی موت کے وقت تلقین فرمائے گا۔ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسئَلُکَ بِکَلِمَاتِکَ وَمَعَاقِدِ عَرشِکَ وَسُکَّانِ سَمٰوَاتِکَ اَن تَستَجِیبَ لِی فَقَد رَهِقَنِی مِن اَمرِی عُسرٌ فَاَسئَلُکَ اَن تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَن تَجعَلَ لِی مِن عُسرِی یُسرًا ۝

دعائے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام منقول ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے حشر اس کا امام زین العابدین علیہ السلام کے ساتھ ہوگا اور آنجناب اس کو خود جنت میں داخل فرمائیں گے۔
بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ۝ یَا دَائِمُ یَا دَیمُومُ یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ یَا کَاشِفَ الغَمِّ وَیَا فَارِجَ الهَمِّ وَیَا بَاعِثَ الرُّسُلِ وَیَا صَادِقَ الوَعدِ ۝

دعائے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام: یہ دعا مشتمل ہے فوائد کثیرہ پہ ہر امر کے لئے پڑھ سکتا ہے۔ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ اَللّٰهُمَّ اِن کَانَ لِی عِندَکَ رِضوَانٌ وَّوُدٌّ فَاغفِر لِی وَلِمَن تَبِعَنِی مِن اِخوَانِی وَاٰبَائِی وَطَیِّب مَا فِی صُلبِی ۝

دعائے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام۔ منقول ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے گا خدائے تعالیٰ اس کو بروئے نورانی محشور فرمائے گا اور وہ ہمراہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے داخلِ بہشت ہوگا
بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ۝ یَا مَن هُوَ دَانٍ غَیرُ مُتَدَانٍ یَا اَرحَمَ الرَّاحِمِینَ اِجعَل لِشِیعَتِی وَلِاِخوَانِی وَاَحِبَّائِی مِنَ النَّارِ وِقَاءً لَّهُم عِندَکَ رِضًی وَاغفِر ذُنُوبَهُم وَیَسِّر اُمُورَهُم وَاقضِ دُیُونَهُم وَاستُر عَورَاتِهِم وَهَب لَهُمُ الکَبَائِرَ الَّتِی بَینَکَ وَبَینَهُم یَا مَن لَا یَخَافُ الضَّیمَ وَلَا تَاخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَومٌ اِجعَل لِی مِن کُلِّ غَمٍّ فَرَجًا ۝

دعائے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ۔ منقول ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے گا خدائے تعالیٰ اس کی حاجت کو بر لائے گا اور روز قیامت اس کو جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے ساتھ محشور فرمائے گا اور داخل بہشت کرے گا انشاءاللہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ يَا خَالِقَ الْخَلْقِ وَ يَا بَاسِطَ الرِّزْقِ وَ فَالِقَ الْحَبِّ وَ بَارِئَ النَّسَمِ وَ مُحْيِيَ الْمَوْتٰى وَ مُمِيْتَ الْاَحْيَاءِ وَ دَائِمَ الثَّبَاتِ وَ مُخْرِجَ النَّبَاتِ اِفْعَلْ بِيْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ ۝

دعائے حضرت امام رضا علیہ السلام ۔ اس دعا کا پڑھنے والا ہمیشہ حق پر رہے گا اور گمراہ نہ ہوگا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِي الْهُدٰى وَ ثَبِّتْنِيْ عَلَيْهِ وَ احْشُرْنِيْ عَلَيْهِ اٰمِنًا ۝

دعائے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام ۔ کہ جو اس دعا کو پڑھے گا حضرت امام محمد تقی علیہ السلام بروز قیامت اس کے شفیع ہوں گے يَا مَنْ لَا شَبِيْهَ لَهٗ وَ لَا مِثَالَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ تُفْنِي الْمَخْلُوْقِيْنَ وَ تَبْقٰى اَنْتَ حَلُمْتَ عَمَّنْ عَصَاكَ وَ فِي الْمَغْفِرَةِ رِضَاكَ

دعائے حضرت امام علی نقی علیہ السلام منقول ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے گا امام علی نقی علیہ السلام اس کے شفیع ہوں گے اور اس کو خود داخل بہشت فرمائیں گے۔ يَا نُوْرُ يَا بُرْهَانُ يَا مُنِيْرُ يَا مُبِيْنُ يَا رَبِّ اكْفِنِيْ شَرَّ الشُّرُوْرِ وَ اٰفَاتِ الدُّهُوْرِ وَ اَسْئَلُكَ النَّجَاةَ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ۝

دعائے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام منقول ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے گا خدا تعالیٰ اس کو آنجناب کے ساتھ محشور فرمائے گا اور آتش دوزخ سے نجات دے گا اگرچہ اس پر واجب ہو گئی ہو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ يَا عَزِيْزَ الْعِزِّ فِيْ عِزِّهٖ اَعِزَّنِيْ بِعِزَّتِكَ وَ اَيِّدْنِيْ بِنَصْرِكَ وَ اَبْعِدْ عَنِّيْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَ ادْفَعْ عَنِّيْ بِدَفْعِكَ وَ اجْعَلْنِيْ مِنْ خِيَارِ خَلْقِكَ يَا وَاحِدُ يَا اَحَدُ يَا فَرْدُ يَا صَمَدُ ۝

دعائے حضرت حجۃ منتظر سلام اللہ علیہ و عجل اللہ فرجہ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِلٰهِيْ بِحَقِّ مَنْ نَاجَاكَ وَ بِحَقِّ مَنْ دَعَاكَ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ تَفَضَّلْ عَلٰى فُقَرَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ بِالْغِنَاءِ وَ الثَّرْوَةِ وَ عَلٰى مَرْضَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ بِالشِّفَاءِ وَ الصِّحَّةِ وَ عَلٰى اَحْيَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ بِاللُّطْفِ وَ الْكَرَمِ وَ عَلٰى اَمْوَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ بِالْمَغْفِرَةِ وَ الرَّحْمَةِ وَ عَلٰى غُرَبَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ بِالرَّدِّ اِلٰى اَوْطَانِهِمْ سَالِمِيْنَ غَانِمِيْنَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝

نقوش ایام ہفتہ

از حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

بروز اتوار

جو شخص بروز اتوار اس نقش کو دیکھے آتش دوزخ سے نجات پائے گا اور جملہ کام اس پر آسان ہوں گے اور خلق و اکابر و اشراف میں معزز ہوگا اور اس کے دشمن مقہور ہوں گے۔

اِنَّا فَتَحْنَا	لَكَ فَتْحًا	مُّبِيْنًا	يَا سُبُّوْحُ	يَا قُدُّوْسُ
١	١١ء١	٩٧	١٨١	٢٥٨
٨٧	٧	٢	٥٩٥	ء و
ع	ع ١٨	١ و ٢	٥ ء ١	٥ ع ٥٥
١ و ٢	ء و	سح	ع ١	١٨
لَا	اِلٰهَ	اِلَّا اللّٰهُ	مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ	اللّٰهِ

بروز پیر

جو شخص اس نقش کو بروز پیر دیکھے ہر قسم کی بلاؤں و آفاتِ ارضی و سماوی اور دشمنوں سے محفوظ رہے گا اور لوگوں میں محبوب ہوگا اور دعا اس کی مستجاب ہوگی ۔

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ	وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ	وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ	فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا	وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ
۱	۱۸۱	۸	۷	۱۵
۸	ع	۷	۱۷۳	۵ عہ
۶	۱ ع	۲۷۲	۷	۶ ۸
ع۲	۱۸	ع ۳	۷	ع ۷۱
لَآ اِلٰهَ	اِلَّا اللّٰهُ	مُحَمَّدٌ	رَّسُوْلُ	اللّٰهِ

بروز منگل

جو کوئی شخص اس نقش کو بروز منگل دیکھے۔ جملہ آفات و بلیات سے خداوند تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا اور گناہانِ کبیرہ و صغیرہ کی عقوبت سے اللہ تعالیٰ کی امان میں رہے گا اور مُراد قبول ہوگی۔

یَا نُوْرَ النُّوْرِ	یَا مُنَوِّرُ	النُّوْرِ	یَا خَالِقَ	النُّوْرِ
و ۱	۱۸	و ۷۱	۸	ع و
۳ع۵	۷	ع ۲	۷	۷۲
۲۲	۲۴	۲	۲	۳ ع ۵
۳ و	۵ عہ	۱ ع	ع ۷	عہ ۴۴
لَآ اِلٰهَ	اِلَّا اللّٰهُ	مُحَمَّدٌ	رَّسُوْلُ	اللّٰهِ

بروز بُدھ

جو شخص اس نقش کو بروز بدھ دیکھے جملہ بلاؤں اور آفتوں سے اُس مہینے محفوظ رہے گا اور خلائق کی نظر میں محترم رہے گا اور اس کی حاجت مشروعہ خداوند تعالیٰ بر لائے گا ۔

یَا اَللّٰهُ	یَا فَتَّاحُ	یَا اَللّٰهُ	یَا قُدُّوْسُ	یَا رَزَّاقُ
۱	۱۸۱	۸۱۸۸	۱۱۸	و۸
و	۱۸	۷	۳	۳
ع	ع	۲۱	۲۸۲	۳
۱۴	عہ	ع	عہ	۵۲۵
۱	۸۱	۱۱	۲۸	۳

بروز جُمعرات

جو شخص اس نقش کو بروز جمعرات دیکھے وہ تمام خلائق کی نظر میں عزیز محترم ہووے اور دولت ملے اور جملہ آفات و بلیات سے محفوظ رہے اور دنیا و آخرت کی کام روائی ہو۔

یَا بَدُّوْحُ	یَا وَدُوْدُ	یَا اَللّٰهُ	یَا فَتَّاحُ	یَا سُبُّوْحُ
۱	۲۱	۱۰۰	۷	۲۰۲
۱۲	۶	۱۳	۳	۲
عہ	ع	و	و	۱ و
۲	و	و ۱۲	ع	۱ وو
ع۹	۸	۳۱	۳	۳

بروز جمعہ

ملیقاً	ملیقاً	انت تعلم	ماف قلوبہم	ملیقاً
۱	ع ۱	۲	ع	۱۸
ع	۵ع۵	۵۵۷۸	۱۲	۱۲
۷۲	ع	۱۲	ع ۵	۱۳
۵۲۵	ع	۱۳۱	ع وا	۳ ی
لَآ اِلٰہَ	اِلَّا اللّٰہُ	مُحَمَّدٌ	رَّسُوْلُ	اللّٰہِ

جو کوئی اس نقش کو بروز جمعہ دیکھے اس روز سے اُس کے دشمن دوست ہوجائیں اور مراد حسب دلخواہ برآوے اور خلائق کی نظر میں عزیز و مکرم ہوجائے اور جملہ بلیات سے محفوظ رہے۔

بروز ہفتہ

وَاُفَوِّضُ	اَمْرِیْ	اِلَی اللّٰہِ	اِنَّ اللّٰہَ	بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ
مُحَمَّدٌ عَلِیْ	۵۳	۷۶	۱۲۰۲	۷
۱۷۳	ے	۱۲	ع	۱۷
۶	۷۰و	۸۱۷۵	وا	۱۷
۱۸	۱۷	۶و	ع	۱۰۷۱
لَآ	اِلٰہَ	اِلَّا اللّٰہُ	مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ	اللّٰہِ

جو شخص اس نقش کو بروز شنبہ دیکھے جملہ بلاؤں اور آفتوں سے ہفتہ آئندہ تک حفاظت خداوند تعالیٰ میں محفوظ رہیگا اور روبروئے بادشاہان و امرا ہیبت سے بچے گا اور جو اس کو دیکھے گا محبت کرے گا اور ہر گونہ مخاجات سے امن میں رہے گا